إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ٩ (الحجر)

بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

قرآنِ مجید

ترجمہ، تفسیر مع لغاتِ القرآن

ابو محمد مصلح رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾ (الحجر)

بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

قرآن مجید

ترجمہ، تفسیر مع لغاتِ القرآن

ابو محمد مصلح رحمۃ اللہ علیہ

NOT FOR SALE

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب : قرآن مجید مع ترجمہ، تفسیر ولغاتِ القرآن

مترجم ومفسر : مولانا ابو محمد مصلحؒ

صفحات : 848

اشاعت : ~~2015~~ 2017ء

بہ اہتمام : میر امیر علی

ناشر : میر راشد علی

تزئین وگرافکس : ارشاد سہیل عمری، **سہیل گرافکس**

سعید آباد، حیدرآباد Cell: 9246161020

طباعت : فیانسی پرنٹرس، حیدرآباد Cell: 9849501542

Email: Fancy_printers@yahoo.com

ملنے کا پتہ

مکان میر عظمت علی

علی مانور 10-1-128/1/2/C، دوسری منزل، مانصاحب ٹینک، حیدرآباد۔28

فون نمبر: **09059919928**

سورتوں کی فہرست

سورہ نمبر	نام سورۃ	ترتیب نزول	صفحہ نمبر
۱	الفاتحة	۵	6
۲	البقرة	۸۷	7
۳	آل عمران	۸۹	78
۴	النساء	۹۲	115
۵	المائدة	۱۱۲	154
۶	الانعام	۵۵	184
۷	الاعراف	۳۹	216
۸	الانفال	۸۸	252
۹	التوبة	۱۱۳	265
۱۰	یونس	۵۱	289
۱۱	ھود	۵۲	306
۱۲	یوسف	۵۳	323
۱۳	الرعد	۹۶	342
۱۴	ابراھیم	۷۲	351
۱۵	الحجر	۵۴	359
۱۶	النحل	۷۰	367
۱۷	بنی اسرائیل	۵۰	387
۱۸	الکھف	۶۹	404
۱۹	مریم	۴۴	423
۲۰	طٰهٰ	۴۵	432
۲۱	الانبیآء	۷۳	447
۲۲	الحج	۱۰۳	459
۲۳	المؤمنون	۷۴	473
۲۴	النور	۱۰۲	483
۲۵	الفرقان	۴۲	496
۲۶	الشعرآء	۴۷	506
۲۷	النمل	۴۸	521
۲۸	القصص	۴۹	533
۲۹	العنکبوت	۸۵	548
۳۰	الروم	۸۴	558
۳۱	لقمٰن	۵۷	566
۳۲	السجدة	۷۵	572
۳۳	الاحزاب	۹۰	576
۳۴	سبا	۵۸	589
۳۵	فاطر	۴۳	599
۳۶	یٰسٓ	۴۱	606
۳۷	الصّٰفّٰت	۵۶	614
۳۸	صٓ	۳۸	623
۳۹	الزمر	۵۹	632
۴۰	المؤمن	۶۰	644
۴۱	حٰمٓ السجدہ	۶۱	656
۴۲	الشورٰی	۶۲	664
۴۳	الزخرف	۶۳	672
۴۴	الدخان	۶۴	682
۴۵	الجاثیة	۶۵	686
۴۶	الاحقاف	۶۶	691
۴۷	محمّد	۹۵	697
۴۸	الفتح	۱۱۱	703
۴۹	الحجرات	۱۰۶	709
۵۰	قٓ	۳۴	713
۵۱	الذّٰریٰت	۶۷	717
۵۲	الطور	۷۶	721
۵۳	النجم	۲۳	725
۵۴	القمر	۳۷	729
۵۵	الرحمٰن	۹۷	734
۵۶	الواقعة	۴۶	738

سورہ نمبر	نام سورۃ	ترتیب نزول	صفحہ نمبر
۵۷	الحدید	۹۴	743
۵۸	المجادلة	۱۰۵	749
۵۹	الحشر	۱۰۱	754
۶۰	الممتحنة	۹۱	758
۶۱	الصف	۱۰۹	762
۶۲	الجمعة	۱۱۰	765
۶۳	المنافقون	۱۰۴	768
۶۴	التغابن	۱۰۸	770
۶۵	الطلاق	۹۹	773
۶۶	التحریم	۱۰۷	776
۶۷	الملك	۷۷	779
۶۸	القلم	۲	782
۶۹	الحاقة	۷۸	785
۷۰	المعارج	۷۹	788
۷۱	نوح	۷۱	791
۷۲	الجن	۴۰	793
۷۳	المزمل	۳	796
۷۴	المدثر	۴	798
۷۵	القیٰمة	۳۱	801
۷۶	الدھر	۹۸	803
۷۷	المرسلات	۳۳	805
۷۸	النبأ	۸۰	808
۷۹	النازعات	۸۱	810
۸۰	عبس	۲۴	812
۸۱	التكویر	۷	814
۸۲	الانفطار	۸۲	816
۸۳	المطففین	۸۶	817
۸۴	الانشقاق	۸۳	819
۸۵	البروج	۲۷	820
۸۶	الطارق	۳۶	822
۸۷	الاعلیٰ	۸	823
۸۸	الغاشیة	۶۸	824
۸۹	الفجر	۱۰	825
۹۰	البلد	۳۵	827
۹۱	الشمس	۲۶	829
۹۲	اللیل	۹	830
۹۳	الضحیٰ	۱۱	831
۹۴	الشرح	۱۲	832
۹۵	التین	۲۸	833
۹۶	العلق	۱	833
۹۷	القدر	۲۵	835
۹۸	البیّنة	۱۰۰	835
۹۹	الزلزال	۹۳	837
۱۰۰	العٰدیٰت	۱۴	837
۱۰۱	القارعة	۳۰	838
۱۰۲	التكاثر	۱۶	839
۱۰۳	العصر	۱۳	839
۱۰۴	الھُمزة	۳۲	840
۱۰۵	الفیل	۱۹	841
۱۰۶	قریش	۲۹	842
۱۰۷	الماعون	۱۷	842
۱۰۸	الكوثر	۱۵	843
۱۰۹	الكافرون	۱۸	844
۱۱۰	النصر	۱۱۴	844
۱۱۱	اللھب	۶	845
۱۱۲	الاخلاص	۲۲	845
۱۱۳	الفلق	۲۰	846
۱۱۴	الناس	۲۱	847

اِستِعَاذَہ

اَللّٰہ	اللہ	سَاتھ	بِ	میں پناہ پکڑتا ہوں	اَعُوْذُ
رَجِیْم	مردود	شَیْطَانِ	شیطان	سے	مِنَ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ○

شیطان مردود سے میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

تفسیر

جب قرآن مجید پڑھا جائے تو سب سے پہلے ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ'' پڑھنا چاہیے؛ تا کہ شیطان مردود کسی قسم کا خلل نہ ڈال سکے اور قرآن مجید کے پڑھنے کا پوری طرح فائدہ حاصل ہو، بُرے خیال دل سے نکل جائیں اور اللہ تعالیٰ کا مبارک خیال اپنا اثر کرے، قرآن کے پڑھنے سے شیطان کی سب چالیں معلوم ہوتی ہیں، اس لیے یہ مردود نہیں چاہتا کہ کوئی شخص قرآن مجید کو معنی و مطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے پڑھے، اس لیے وہ سب سے زیادہ یہیں پر زور لگاتا ہے؛ لہٰذا اس کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہیے۔

فائدہ

قرآن مجید کو معنی و مطلب کے ساتھ پڑھنا اور اس پر عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجانا ہے اور ہر طرح سے شیطان مردود کے شر سے بچ جانا ہے۔

بسملہ

نہایت رحم والا	اَلرَّحِیْمِ	بڑا مہربان	اَلرَّحْمٰنِ	نام سے	بِسْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تفسیر

ہر کام سے پہلے اللہ کا نام لینا چاہیے؛ تا کہ اس کام میں برکت ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد شریک حال رہے، دنیا کے کام دو ہی طرح کے ہیں: اچھے یا بُرے، اچھا کام وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اور قرآن مجید میں لکھا ہے، اور بُرا کام وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں فرمایا اور یہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے، اس لیے بھی قرآن مجید کو معنی و مطلب کے ساتھ ہمیشہ پڑھتے رہنا چاہیے؛ تا کہ اچھا اور بُرا کام ہر وقت یاد رہے۔ ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی عادت کر لینے سے آدمی پھر کوئی بُرا کام نہیں کر سکتا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے اسی کام پر پکارا جا سکتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہو اور پھر بغیر اللہ تعالیٰ کا نام لیے کوئی کام کرنا بھی نہیں ہے؛ اس لیے بُرا کام چھوٹ جائے گا اور آدمی کرے گا تو اچھا ہی کام کرے گا۔ غور کرنا چاہیے کہ جب صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اتنا بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے تو پھر ساری قرآن مجید سے کس قدر فائدہ ہوگا۔

یاد رکھنے کی بات

جس کام پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے؛ اس لیے بسملہ کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔

آیات ۷	۱۔ سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۵	رکوع ۱

اَلۡ سب حَمۡدُ تعریف لِ واسطے رَبِّ پالنے والا عٰلَمِیۡنَ بہت سے جہان
مٰلِكِ مالک یَوۡمِ دن دِیۡنِ انصاف اِیَّاكَ تجھ ہی کو نَعۡبُدُ ہم پوجتے ہیں
وَ اور نَسۡتَعِیۡنُ ہم مدد چاہتے ہیں اِهۡدِ چلا، لے چل نَا ہم کو صِرَاطَ راستہ
مُسۡتَقِیۡمَ سیدھا اَلَّذِیۡنَ ان لوگوں کا اَنۡعَمۡتَ انعام کیا تونے عَلٰی پر، اوپر هِمۡ ان، وہ
غَیۡرِ نہیں، نہ مَغۡضُوۡبِ غضب کیا گیا لَا نہیں، نہ ضَآلِّیۡنَ گمراہ، بھٹکنے والے

منزل ۱

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اِیَّاكَ

سب تعریفیں اللہ (ہی) کے واسطے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، انصاف کے دن کا مالک ہے،

نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ

(خدایا) ہم آپ کی ہی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد چاہتے ہیں (اے میرے اللہ) آپ ہمیں سیدھے راستے پر لے چلئے۔ ان کے

عَلَیۡهِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۝ ع ۱

راستے پر جن پر آپ کا انعام ہوا۔ نہ ان کے راستے پر جن پر آپ کا غضب ہوا اور نہ ان کے راستے پر جو گمراہ ہوئے۔ (آمین)

تفسیر

اس سورہ شریف کا نام "امّ القرآن" اور "اساس القرآن" بھی ہے، پورے تیس پارے قرآن مجید میں جتنی باتیں ہیں ان کا خلاصہ اس میں موجود ہے اور امام و منفرد کو نماز میں اس کا پڑھنا واجب ہے، اس طرح گویا نماز کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ پورے قرآن مجید کا مطلب ذہن میں آجاتا اور آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے، پھر ایسا شخص جو صبح سو کر اٹھتے ہی صبح کی نماز میں اس کو پڑھ لیتا ہے وہ ظہر کے وقت تک کیونکر کوئی برا کام کر سکتا ہے، ظہر کے بعد عصر، عصر کے بعد مغرب۔ اور مغرب کے بعد عشاء کی نماز میں بھی اسی کو دہراتا اور اسی پر عمل کرتے رہتا ہے، لہٰذا گناہ کرنے کا رات و دن میں کوئی موقع ہی نہیں۔ اسی لیے نماز کی تعریف میں ہے: "اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ" "بے شک نماز بڑے اور چھوٹے سارے گناہ سے روک دیتی ہے" سبحان اللہ! اسلام کیسا اچھا مذہب ہے جس کی ایک عبادت کی یہ خوبی ہے، دنیا کا ایسا کوئی مذہب نہیں جس کی پانچ منٹ کی عبادت میں اس کی پوری مذہبی کتاب اس طرح دہرائی جاتی ہو۔

حدیث شریف

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ سورۂ فاتحہ جیسی کوئی سورت نہ توریت و انجیل و زبور ہی میں نازل ہوئی اور نہ قرآن مجید ہی میں اتری۔ (مسند احمد، ترمذی، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

آیات: ۲۸۶	۲- سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ مَدَنِیَّۃٌ ۸۷	رکوعات: ۴۰

ذٰلِكَ	یہ، یہی	كِتَابٌ	کتاب	رَيْبَ	شک، شبہ	فِیْ	میں
فِيْهِ	اس میں	هُدًى	راہ بتلانے والی	مُتَّقِيْنَ	پرہیزگار	يُؤْمِنُوْنَ	ایمان لاتے ہیں
غَيْبِ	چھپی ہوئی چیز	يُقِيْمُوْنَ	قائم رکھتے ہیں	صَلٰوةَ	نماز	مِمَّا	ان چیزوں میں سے، جو کچھ
رَزَقْنَا	دیا ہم نے	يُنْفِقُوْنَ	خرچ کرتے ہیں	مَا	جو	اُنْزِلَ	اتاری گئی
اِلَيْكَ	تیری طرف	قَبْلِ	پہلے	مِنْ قَبْلِكَ	تجھ سے پہلے	آخِرَةِ	مرنے کے بعد کی باتیں
يُوْقِنُوْنَ	یقین رکھتے ہیں	اُولٰٓئِكَ	یہی لوگ	مُفْلِحُوْنَ	کامیاب، مراد پانے والے	اِنَّ	بے شک
كَفَرُوْا	کفر کیا، نہ مانا	سَوَآءٌ	کچھ فرق نہیں، یکساں	ءَ	خواہ، یا	اَنْذَرْتَ	تونے ڈرایا
اَمْ	یا	لَمْ	نہ، نہیں	تُنْذِرْ	تونے ڈرایا	خَتَمَ	مہر کردی
قَلْبٌ	قلب، دل	قُلُوْبٌ	بہت سے قلوب	سَمْعٌ	کان	اَبْصَارٌ	آنکھیں
غِشَاوَةٌ	پردہ	عَذَابٌ	سزا، تکلیف	عَظِيْمٌ	سخت، بڑا		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
الٓمّٓ۔ یہ (قرآن ہی ایک) کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کی رہنما ہے جو غیب کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں
بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ
اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارا دیا ہوا (ہمارے بتائے ہوئے طریقہ پر) خرچ کرتے ہیں اور (اے محمدؐ پرہیزگار وہ ہیں) جو قرآن پر (بھی)
اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴
ایمان لاتے ہیں اور ان (آسمانی کتابوں) پر (بھی) جو آپؐ سے پہلے (پیغمبروں پر) اتاری گئیں اور آخرت پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ
(تو) یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے (بتائے ہوئے) طریقے پر ہیں اور یہی کامیاب (زندگی والے) ہیں، (لیکن اے محمدؐ!) جن لوگوں نے
كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ خَتَمَ اللّٰهُ
(قرآنی تعلیم سے) انکار کیا (اور اپنے کو حق کے سننے اور قبول کرنے کے لائق نہ رکھا تو) ان کے لیے تمہارا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے، وہ (اب)
عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ۗ وَ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫
ایمان لانے والا نہیں۔ (یہی سبب ہے کہ) اللہ نے (بھی) ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑ گیا
وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۷ ع
(کہ وہ نہ اب اس کو سمجھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں)، اور (انجام کار) ان پر بڑا عذاب ہونے والا ہے۔

الجزء ۱
معانقۃ ۱
ع ۱

تفسیر

اس سورہ کو سورۂ بقرہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس کے آٹھویں رکوع میں بنی اسرائیل کو ایک سبب سے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ بندے نے سورہ فاتحہ میں سیدھے راستہ کی طلب اور دعا کی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں بتایا کہ سیدھا راستہ یہ ہے کہ ہماری اس نازل کی ہوئی کتاب (قرآن) میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ ہو اور بلا چون وچرا اس پر عمل کیا جائے۔

پھر متقی لوگوں کا بیان ہے کہ جو (١) خدا پر بے دیکھے ایمان لے آئیں (٢) پابندی کے ساتھ نماز ادا کریں (٣) اللہ کا دیا اس کے بتائے ہوئے طریقہ پر خرچ کریں (٤) تمام آسمانی کتابوں پر جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں اور (٥) روز آخرت پر پورا پورا یقین رکھیں۔ یعنی یہ کہ ہم کو ایک روز مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر خدا کے سامنے اپنے اچھے برے اعمال کا حساب دینے کے لیے حاضر ہونا ہے، تو ایسے لوگوں کے لیے دنیا اور آخرت میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔ لیکن جو اس کے برعکس ان اچھی باتوں سے انکار کریں گے تو وہ عذاب کے مستحق ہوں گے، کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر، آنکھ، کان اور دل رکھتے ہوئے گمراہی اختیار کرلی اور خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری۔

فائدہ

قرون اولیٰ میں مسلمانوں نے اسی کتاب کے ذریعہ دینی اور دنیوی ترقی کی، کیونکہ وہ اسے سمجھ کر اور عمل کی نیت سے پڑھتے تھے، اب بھی اس کتاب کے ذریعہ مسلمان دین و دنیا ہر دو کی نعمتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ وہ عمل کی نیت سے اسے سمجھ کر پڑھنا شروع کردیں۔

نَاسِ	لوگ، آدمی	مَنْ	جو، جس	يَقُوْلُ	کہتے ہیں، کہتا ہے
آمَنَّا	ہم ایمان لائے	مَا	نہ، نہیں	مُؤْمِنِيْنَ	ایمان لانیوالے/ ایمان والے
يُخَادِعُوْنَ	فریب دیتے ہیں	آمَنُوْا	ایمان لائے، ایمان لاچکے	يَخْدَعُوْنَ	فریب دیتے ہیں
اِلاَّ	لیکن، مگر	اَنْفُسَ	جانوں، ذات	يَشْعُرُوْنَ	سمجھتے، شعور رکھتے
مَرَضٌ	بیماری	زَادَ	زیادہ کردیا	اَلِيْمٌ	دردناک
بِمَا	اس سبب سے	كَانُوْا	تھے	يَكْذِبُوْنَ	جھوٹے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں
اِذَا	جب	قِيْلَ	کہا جاتا ہے	لَا تُفْسِدُوْا	فساد نہ کرو
اَرْضِ	زمین	قَالُوْا	کہتے ہیں	اِنَّمَا	اس کے سوا نہیں
مُصْلِحُوْنَ	اصلاح کرنیوالے	اَلَآ	آگاہ ہو	مُفْسِدُوْنَ	فساد کرنے والے
لٰكِنْ	لیکن، مگر	آمِنُوْا	ایمان لاؤ	كَمَا	جیسا
آمَنَ	ایمان لائے	اَ	کیا	نُؤْمِنُ	ہم ایمان لائیں
سُفَهَآءُ	بیوقوف	يَعْلَمُوْنَ	جانتے ہیں	لَقُوْا	ملتے ہیں
خَلَوْا	تنہا ہوجاتے ہیں	اِلٰى	طرف، تک	شَيٰطِيْنِ	بہت سے شیطان، سرداروں
اِنَّا	بے شک ہم	مَعَ	ساتھ	مَعَكُمْ	تمہارے ساتھ
مُسْتَهْزِءُوْنَ	ٹھٹھا کرتے ہیں	يَسْتَهْزِئُ	ٹھٹھا کرتا ہے	يَمُدُّ	ڈھیل دیتا ہے، چھوڑتا ہے
طُغْيَانِ	نافرمانی، سرکشی	يَعْمَهُوْنَ	اندھے ہیں، بھٹکے پھر رہے ہیں	اِشْتَرَوْا	مول لی، خریدا
ضَلٰلَةَ	گمراہی	فَ	پس، پھر	رَبِحَتْ	فائدہ پایا، سود مند ہوئی

تِجَارَةٌ	تجارت، سوداگری	مُهْتَدِيْنَ	راہ پانے والے	مَثَلُ	مثال، کہاوت
كَ	مانند، ایسا، جیسا	اِسْتَوْقَدَ	روشن کرے، جلائے	نَارًا	آگ، دوزخ
لَمَّا	جب	اَضَاءَتْ	روشن کردیا، ظاہر کردیا	حَوْلَ	اردگرد، آس پاس
ذَهَبَ	لے گیا، سلب کیا	نُوْرِ	نور، روشنی	تَرَكَ	چھوڑ دیا
ظُلُمٰتٍ	اندھیرے	يُبْصِرُوْنَ	دیکھتے ہیں	صُمٌّ	بہرے
بُكْمٌ	گونگے	عُمْيٌ	اندھے	يَرْجِعُوْنَ	رجوع ہوں گے، لوٹیں گے
اَوْ	یا	صَيِّبٌ	مینہ، بارش	سَمَاءِ	آسمان
بَرْقٌ	بجلی، چمک	يَجْعَلُوْنَ	کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اَصَابِعَ	انگلیاں
اٰذَانٌ	کانوں	صَوَاعِقِ	کڑک	حَذَرَ	ڈر
مَوْتٌ	موت	مُحِيْطٌ	گھیرنے والا	كٰفِرِيْنَ	بہت سے کافر
يَكَادُ	قریب ہے	يَخْطَفُ	اچک لے جائے	كُلَّمَا	جب جب
اَضَاءَ	روشنی دیتی ہے	مَشَوْا	چلتے ہیں	اَظْلَمَ	اندھیرا کرتی ہے
قَامُوْا	کھڑے رہتے ہیں	لَوْ	اگر	شَاءَ چاہے	لَ البتہ، ضرور
كُلِّ	کل، سب، ہر	شَيْءٍ	چیز	قَدِيْرٌ	اختیار رکھنے والا، قدرت والا

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸﴾ وقف لازم

اور کچھ لوگ ایسے (بھی) ہیں جو کہتے ہیں: ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، مگر (سچ یہ ہے کہ) وہ ایمان والے نہیں،

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؕ﴿۹﴾

یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں؛ حالانکہ خود ہی دھوکے میں ہیں ؛ مگر سمجھ نہیں رکھتے،

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢۙ بِمَا كَانُوْا

ان کے دلوں میں (پہلے سے کفر کا) روگ تھا۔ (قرآن کے انکار کے سبب) اللہ نے اس روگ کو اور زیادہ کردیا، سو ان کے لیے (بھی) ان کی

يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

جھوٹ کے سبب دردناک عذاب ہے، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی زمین پر فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں: ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

ہرگز نہیں، یہی لوگ فسادی ہیں، لیکن سمجھ نہیں رکھتے۔ اور جب ان سے (سچے) ایمان والوں کی طرح

كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ

ایمان لانے کو کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں: کیا ہم (ان) بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں، خبردار، بیوقوف یہی ہیں ،

وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى

مگر جانتے نہیں۔ اور جب یہ (منافق) ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے کو ایمان والے کہتے ہیں، اور جب اپنے شیطانوں کے پاس

شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ

ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم (تو در اصل) تمہارے ساتھ ہیں (اور ان مسلمانوں سے) تمسخر کرتے ہیں، (مگر درحقیقت) اللہ ان سے مذاق

بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

کررہا ہے وہ ان کو ڈھیل دیے جاتا ہے کہ اپنی سرکشی (کے طوفان) میں غوطے کھاتے رہیں۔یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے

الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾ مَثَلُهُمْ

بدلے گمراہی مول لی (لیکن) نہ (تو ان کو) ان کی تجارت فائدہ دینے والی ہوئی اور نہ یہ ہدایت پانے والے ہوئے۔ ان کی مثال

كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ

ایسی (سمجھو) جیسے ایک شخص (محمد ﷺ) نے آگ روشن کی (یعنی ان پر قرآن پیش کیا) لیکن جب آگ کی روشنی سے آس پاس کی ہر چیز ظاہر

بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ

ہوئی (حرام و حلال وغیرہ معلوم ہوگیا) تو اللہ نے ان (کے دل کی آنکھوں) کا نور چھین لیا، اور انکو اندھیرے میں چھوڑ دیا (کہ اب) ان کو کچھ

عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ

سجھائی نہیں دیتا، (کانوں سے) بہرے، (منہ سے) گونگے، (آنکھوں سے) اندھے ہیں، اس لیے (حق کی طرف) لوٹ نہیں سکتے یا (پھر ان

فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ

منافقوں کی مثال ایسی ہے) جیسے آسمان سے پانی کا برسنا کہ اس میں (کالی گھٹاؤں سے) اندھیرے (بھی) ہیں، بادل کی گرج (بھی)، چمک

اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

(بھی)، (اس لیے) یہ موت کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیتے ہیں، حالانکہ (اس کا کوئی فائدہ نہیں،) اللہ تعالیٰ (تو ہر

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ

طرف سے) کافروں کو گھیرے ہوئے ہے، بجلی (کی یہ حالت ہے جیسے) ان کی بینائی کو اچک لے جائے گی جب بجلی چمکی (چند قدم) چلے اور

اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ

جب اندھیرا چھا گیا، کھڑے ہوگئے، اور (سچ تو یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ چاہے تو (یوں بھی) ان کے سننے اور دیکھنے کی قوت سلب کرلے،

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ ع ۲

بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے منافقوں کا حال بیان کیا ہے۔ منافق اسے کہتے ہیں جو ظاہر میں تو ایمان لائے؛ لیکن دل سے کافر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ایسے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اللہ کو دھوکا دے رہے ہیں، حالانکہ وہ خود دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں کہ اس دنیا میں چند روز رہ کر آخر قیامت کے دن پچھتائیں گے اور اس دن اپنے نفاق کا بدلہ پائیں گے۔

پھر یہ بتایا ہے کہ یہ لوگ ایمانداروں کو بیوقوف کہتے ہیں، حالانکہ خود بیوقوف ہیں؛ کیونکہ ایمان والوں نے تو سیدھی راہ پکڑ لی، اور روشنی کی طرف آ گئے، مگر وہ سیدھی راہ کی موجودگی میں اور روشنی کے ہوتے ہوئے اسے چھوڑ کر ادھر ادھر خواہشات کے پیچھے پڑے بھٹک رہے ہیں۔ اور یہ بتلایا ہے کہ انہوں نے گویا آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی اور یہ کتنی نقصان دینے والی تجارت ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک شخص سونا دے کر کوئلے لے لے، یا ہیرے دے کر پتھر لے لے، ایسا بیوقوف شخص کہیں کا بھی نہ رہا، یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ چند روزہ عیش کے بدلے ہمیشہ کا عیش کھو دیا، پھر ان کے بارے میں دو مثالیں دی گئیں جو ان کی حالت کا صحیح صحیح نقشہ پیش کرتی ہیں۔

فائدہ

دوسری مثال قرآنی بارش ہے جو سراپا سیرابی و زندگی ہے؛ لیکن اس سے بھی ان کو کوئی فائدہ نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا	اے	اُعْبُدُوْا	عبادت کرو	خَلَقَ	پیدا کیا
لَعَلَّ	تاکہ	تَتَّقُوْنَ	تم بچو	الَّذِيْ	جس نے
جَعَلَ	بنایا، کیا	فِرَاشًا	بچھونا	بِنَآءً	چھت
مَآءً	پانی	اَخْرَجَ	نکالا	ثَمَرٰتِ	پھلوں
رِزْقًا	رزق	لَا تَجْعَلُوْا	نہ ٹھہراؤ، نہ مقرر کرو	اَنْدَادًا	شریک، ہم پلہ
اَنْتُمْ	تم	تَعْلَمُوْنَ	جانتے ہو	اِنْ	اگر
كُنْتُمْ	تم تھے، تم ہو	نَزَّلْنَا	ہم نے نازل کی، ہم نے اتارا	عَبْدِ	بندہ
فَاْتُوْا	بنا لاؤ، لے آؤ	سُوْرَةٍ	سورہ، محدود ٹکڑا	اُدْعُوْا	پکارو، بلا لو
شُهَدَآءَ	مدد کرنے والے، گواہ	دُوْنِ	الگ، سوائے	صٰدِقِيْنَ	سچے
تَفْعَلُوْا	تم کرو گے	لَنْ	ہرگز نہیں	اِتَّقُوْا	بچو، ڈرو
الَّتِيْ	جس کا، جو	وَقُوْدُ	ایندھن	هَا	اس، اس کا
حِجَارَةُ	پتھر	اُعِدَّتْ	تیار کی گئی	بَشِّرْ	خوشخبری دے
عَمِلُوْا	کام کیے	صٰلِحٰتِ	اچھے، مناسب	اَنَّ	یہ کہ
جَنّٰتٍ	باغ، جنتیں	تَجْرِيْ	بہتی ہیں	تَحْتِ	نیچے
اَنْهٰرُ	نہریں	رُزِقُوْا	روزی دیئے جائیں گے	ثَمَرَةٍ	میوے، پھل
هٰذَا	یہ	اُتُوْا	دیئے جائیں گے	مُتَشَابِهًا	ملتا جلتا
اَزْوَاجٌ	بیویاں، عورتیں	مُطَهَّرَةٌ	پاک، صاف	خٰلِدُوْنَ	ہمیشہ رہنے والے
يَسْتَحْيٖ	شرم کرتا ہے، حیا کرتا ہے	اَنْ يَّضْرِبَ	یہ کہ بیان کرے	بَعُوْضَةً	مچھر
فَوْقَ	اوپر	اَمَّا	لیکن	حَقُّ	حق، سچائی
فَيَقُوْلُوْنَ	پس کہتے ہیں	مَاذَا	کیا	اَرَادَ	چاہا
يُضِلُّ	گمراہ کرتا ہے	كَثِيْرًا	بہتیرے	يَهْدِيْ	راہ دکھاتا ہے
فٰسِقِيْنَ	نافرمانی کرنے والے	يَنْقُضُوْنَ	توڑتے ہیں	عَهْدَ	وعدہ، قول، قرار
بَعْدِ	پیچھے	مِيْثَاقِ	مضبوط	يَقْطَعُوْنَ	کاٹتے ہیں
اَمَرَ	حکم دیا، کام	يُّوْصَلَ	ملایا جائے	خٰسِرُوْنَ	گھاٹے میں آجانے والے

كَيْفَ	بھلا، کیونکر، کیسے	تَكْفُرُوْنَ	انکار کرتے ہو	اَمْوَاتًا	بے جان، مردے		
اَحْيَا	جلایا، زندہ کیا	ثُمَّ	پھر	يُمِيْتُ	مارے گا، موت دے گا		
يُحْيِيْ	جلائے گا، زندہ کرے گا	تُرْجَعُوْنَ	لے جائے جاؤ گے، پھیرے جاؤ گے	هُوَ	وہ	جَمِيْعًا	سب
اِسْتَوٰى	ارادہ کیا	سَوّٰىهُنَّ	درست کیا ان کو	سَبْعَ	سات	عَلِيْمٌ	جاننے والا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾
لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے گزرے ہیں پیدا کیا۔ اس لیے کہ تم (دوزخ سے) بچو،
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۠ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ
جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت ، اور آسمان سے پانی برسا کر اس سے تمہارے کھانے کے لیے پھل
بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ
پیدا کیے، پس (کسی کو) اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم جانتے ہو (کہ اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے)، اور وہ جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر
فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ
(قرآن) اتارا ہے، اگر تم کو (اس میں) شک ہو تو اس جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے (تمام) مددگاروں کو بلا لو اگر تم
دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ
سچے ہو۔ پھر اگر یہ (بھی) نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے تو (اس کے انکار سے باز آؤ اور) دوزخ کی آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی
الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور پتھر ہوں گے (اور) وہ منکروں کے لیے تیار ہے، (اے محمدؐ) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے ان کو خوشخبری
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا
سنا دو۔ کہ ان کے لیے (بہشت کے) باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ، جب ان کو ان میں سے کوئی میوہ کھانے کو
مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۭ
دیا جائے گا تو بول اٹھیں گے ایسا (تو) ہم کو پہلے (بھی) مل چکا ہے اور (یہ اس لئے کہ) ملتی جلتی چیزیں (ان کے سامنے) لائی جائیں گی
وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ڎ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ
اور (اسکے علاوہ) اس میں (ان کے لیے) پاک وصاف بیویاں ہوں گی اور وہ ان (باغوں) میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کسی مثال کے بیان
اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ
کرنے میں نہیں شرماتا چاہے وہ (مثال) مچھر کی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر (کسی اور حقیر چیز کی) تو جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ (تو) یقین
اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ
رکھتے ہیں کہ یہ (مثال) بالکل ٹھیک ہے (اور) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے، لیکن جو لوگ منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ بھلا اس (چھوٹی سی

وقف لازم

بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا

چیز) کی مثال بیان کرنے سے خدا کو کیا غرض ، ایسی (ہی) مثال سے خدا بہت سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت

الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿٢٦﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَ يَقْطَعُوْنَ

دیتا ہے مگر اس سے گمراہ ان ہی کو کرتا ہے جو بدکار ہیں۔ جو پکا وعدہ کرنے کے بعد خدا کا عہد توڑ دیتے ہیں اور جن (تعلقات) کے

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾

جوڑے رکھنے کو خدا نے فرمایا ان کو قطع کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں، یہی لوگ (آخرکار) نقصان اٹھائیں گے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ

(لوگو!) تم (بھی) خدا کا کیونکر انکار کرسکتے ہو، حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تمہیں جاندار بنایا پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ

(دوبارہ) زندہ کرے گا اور پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے، وہی ہے جس نے زمین میں تمہارے (فائدے) کے لئے تمام چیزیں

ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ ع ٣

پیدا کردیں پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان درست کردیئے اور وہ تو ہر چیز سے واقف ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے ، یعنی انسانی زندگی کا مقصد اللہ کے حکموں پر چلنا ہے۔ اس بات کو دوسری جگہ اور بھی کھول کر بیان کر دیا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ہم نے جن اور آدمیوں کو صرف اپنی عبادت یعنی اپنے حکموں پر چلنے کے لیے پیدا کیا ہے، پھر اپنی قدرت کا اور بندوں پر اپنی مہربانیوں کو ذکر فرماتا ہے، پھر عبدیت کی تعلیم دینے والی کتاب کے بے مثال اور معبود واحد کی طرف سے ہونے کا بیان ہے، اس کا ثبوت بھی کافی ہے کہ اس کی مثال آج تک کوئی ایک سورۃ بھی نہ بنا سکا۔

قرآن شریف کے انکار کرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور ان کے ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور اس بات کا بھی ذکر ہے کہ انسان خدا کا انکار نہیں کرسکتا اور اس کے لیے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آسمان و زمین کی ہر چیز اس پر گواہ ہے۔ بلکہ خود انسان کا وجود بھی اس کا شاہد ہے۔

اِذْ	جب	قَالَ	کہا	مَلٰٓئِكَةِ	فرشتے
اِنِّيْ	بیشک میں، ضرور میں	جَاعِلٌ	بنانے والا	خَلِيْفَةً	نائب
تَجْعَلُ	تو بناتا ہے، کرتا ہے	يُّفْسِدُ	فساد کرے گا	يَسْفِكُ	بہائے گا
دِمَآءَ	خون، لہو	نُسَبِّحُ	ہم تسبیح کرتے ہیں	اَعْلَمُ	میں زیادہ جانتا ہوں
عَلَّمَ	علم دیا، سکھایا	اٰدَمَ	آدم	اَسْمَآءَ	بہت سے نام
كُلَّ	سب، تمام	عَرَضَ	پیش کیا، عرض کیا	اَنْۢبِـُٔوْنِيْ	مجھ کو بتاؤ، بیان کرو

هٰٓؤُلَآءِ	یہ سب	سُبْحٰنَ	پاک ہے	عِلْمَ	علم، جاننا
عَلَّمْتَنَا	تونے ہم کو علم دیا	اَنْتَ	تو	حَکِیْمُ	حکمت والا
اَنْۢبَاَ	بتادیئے	تُبْدُوْنَ	تم ظاہر کرتے ہو	تَکْتُمُوْنَ	تم چھپاتے ہو
اُسْجُدُوْا	سجدہ کرو	اِبْلِیْسَ	ابلیس، شیطان	اَبٰی	انکار کیا، نہ مانا
اِسْتَکْبَرَ	تکبر کیا، غرور میں آ گیا	کَانَ	تھا	اُسْکُنْ	سکونت اختیار کر، رہا کر
کُلَا	تم دونوں کھاؤ	رَغَدًا	بافراغت، اطمینان کیساتھ	حَیْثُ	جس جگہ، جہاں کہیں
شِئْتُمَا	تم دونوں چاہو	لَا تَقْرَبَا	تم دونوں قریب نہ جانا	شَجَرَةَ	درخت، پیڑ
تَکُوْنَا	تم دونوں ہو جاؤ گے	ظٰلِمِیْنَ	ظالموں، بہت سے ظالم	اَزَلَّ	لغزش میں لایا
اِهْبِطُوْا	اتر جاؤ	عَدُوٌّ	دشمن	مُسْتَقَرٌّ	ٹھکانا
مَتَاعٌ	فائدہ	حِیْنٍ	وقت	تَلَقّٰی	سیکھ لئے
کَلِمٰتٍ	چند کلمات	تَابَ	توجہ فرمائی	تَوَّابُ	پھیرنے والا، توجہ فرمانے والا
یَاْتِیَنَّ	ضرور آئے گی	تَبِعَ	پیروی کی	هُدَایَ	میری ہدایت
یَحْزَنُوْنَ	غم کھائیں گے	کَذَّبُوْا	جھٹلایا، انہوں نے نہ مانا	اَصْحٰبُ	لوگ

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ قَالُوْۤا
اور (اے محمدؐ! اس واقعہ کو بھی سنو کہ) جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں تو وہ بولے،
اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ
(اے خدا) کیا تو ایسی مخلوق کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گی اور خونریزی کرے گی ہم تیری حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس
وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا
میں لگے رہتے ہیں، فرمایا: میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ چنانچہ خدا نے آدمؑ کو ہر (ضروری) چیز کا نام بتا دیا، پھر ان (چیزوں)
ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۳۱
کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ: اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو تو (ذرا) ان (چیزوں) کے نام تو بتاؤ؟ (عاجز ہو کر) کہنے
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝۳۲ قَالَ
لگے: (اے الٰہی!) تو پاک ہے۔ ہمیں تو (واقعی) اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے عطا کیا ہے، اور تو بہت علم و حکمت والا ہے۔ پھر خدائے تعالیٰ نے
یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ
آدمؑ سے کہا: فرشتوں کو ان (چیزوں) کے نام بتا دو، چنانچہ آدمؑ نے انہیں ان (چیزوں) کے نام بتائے۔ خدائے تعالیٰ نے کہا: میں نے
اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۳۳
تم کو بتایا نہیں تھا کہ میں زمین اور آسمان کی (ہر) چھپی بات سے واقف ہوں اور تم جو ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اس کا بھی علم رکھتا ہوں۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى

اور (اے محمدؐ اوہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب سربسجود ہو گئے، ابلیس

وَاسْتَكْبَرَ ۤ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

نے (سجدہ سے) انکار کیا اور تکبر میں آ گیا اور (اس طرح) نافرمانوں (کے زمرے) میں مل گیا، ہم نے آدمؑ سے کہا: تم اپنی بیوی سمیت

وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

(اس) باغ میں رہو اور اس میں جہاں سے طبیعت چاہے خوب کھاؤ؛ لیکن اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ

مگر شیطان نے (اپنی تدبیر سے) ان دونوں کو بہکا دیا اور جس باغ میں وہ رہتے تھے اس میں سے نکلوا دیا اور ہم نے کہا: اتر جاؤ، تم ایک

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ

دوسرے کے دشمن بن کر رہو گے اور ایک خاص وقت تک کے لیے زمین تمہارے لیے ٹھہرنے اور فائدہ حاصل کرنے کی جگہ قرار دی گئی۔ پھر آدمؑ نے

مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ

اپنے رب کی طرف سے چند کلمات سیکھ لیے تو خدائے تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی، بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پھر ہمارا حکم

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

ہوا کہ یہاں سے تم سب کے سب اتر جاؤ، (مگر یاد رکھو) جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو اس ہدایت پر عمل کرے گا اسے نہ کسی

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

قسم کا خوف ہوگا اور نہ غم۔ اور جو (کوئی) ہماری آیتوں کو نہ مانے گا؛ بلکہ الٹا جھٹلائے گا تو وہ دوزخی ہوگا اور دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام جو سب آدمیوں کے باپ ہیں اور حضرت حوا علیہا السلام کے پیدا ہونے کی غرض کا ذکر ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی تعظیم کی۔ اور ابلیس نے اس سے انکار کیا۔ آدم علیہ السلام کو جنت میں رہنے کی جگہ ملی، پھر ابلیس کا بہ سبب دشمنی ان کو بہکانے اور جنت سے نکلوانے کا ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے قصور کا اقرار کیا۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے ان کی خطا معاف کر دی، لیکن ابلیس نے غرور کیا اور بے ادبی سے باز نہ آیا۔ اس لیے راندۂ درگاہ ہوا۔ اس کے بعد اس کا ذکر ہے کہ جو لوگ ہماری بھیجی ہوئی ہدایت پر عمل کریں گے انہیں دنیا و آخرت میں کبھی کا بھی خوف و خطر اور حزن و ملال نہیں ہوگا، لیکن جو لوگ ہماری آیات کو نہ مانیں گے وہ یاد رکھیں کہ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اس میں طرح طرح کے عذاب کی سختیاں جھیلتے رہیں گے۔

فائدہ

ہمیں بھی اس ہدایت خداوندی پر چل کر امن و سلامتی اور آرام کی زندگی حاصل کرنی چاہیے، اور دوزخ سے پناہ مانگنی چاہیے۔

یٰبَنِیْٓ	اے بیٹو، اے اولاد	اِسْرَآءِیْلَ	خدا کا بندہ، حضرت یعقوب کا لقب	اُذْكُرُوْا	یاد کرو
نِعْمَتِیَ	میری نعمت	اَنْعَمْتُ	میں نے نعمت کی	اَوْفُوْا	وفا کرو، پورا کرو

اُوْفِ	میں پورا کروں گا	اِیَّایَ	مجھ ہی سے	فَارْهَبُوْنِ	تم لوگ ڈرو مجھ سے
مُصَدِّقًا	تصدیق کرنے والی	اَوَّلَ	پہلے	تَشْتَرُوْا	خریدو، مول لو
ثَمَنًا	قیمت، معاوضہ	قَلِیْلًا	تھوڑا، قلیل	اِتَّقُوْنِ	مجھ سے ڈرو
تَلْبِسُوْا	ملاؤ، مخلوط کرو	بَاطِلِ	ناحق	اٰتُوْا	ادا کرو، دو
اِرْكَعُوْا	رکوع کرو	رٰكِعِیْنَ	رکوع کرنے والے	تَاْمُرُوْنَ	تم حکم کرتے ہو
بِرّ	نیک کام، بھلائی	تَنْسَوْنَ	تم بھول جاتے ہو	تَتْلُوْنَ	تلاوت کرتے ہو، پڑھتے ہو
تَعْقِلُوْنَ	تم سمجھتے ہو	اِسْتَعِیْنُوْا	مدد مانگو	صَبْرِ	استقلال، مستقل مزاجی
كَبِیْرَةٌ	بڑا، دشوار	خٰشِعِیْنَ	خشوع والے، عاجزی کرنے والے	یَظُنُّوْنَ	جانتے ہیں، خیال کرتے ہیں
مُلٰقُوْا	ملنے والے	رٰجِعُوْنَ	پھر جانے والے، لوٹ کر آنے والے		

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ

اے بنی اسرائیل! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے (بارہا) تم پر نازل کیں، اور تم اپنے عہد کو پورا کرو، میں بھی اپنے عہد کو

بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾ وَ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

پورا کروں گا، اور صرف مجھ ہی سے ڈرو، اور میں نے جو (یہ قرآن) نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ یہ تمہارے پاس (پہلے سے) جو (کتابیں)

وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۫

موجود ہیں اس کی تصدیق کرنے والا ہے اور (یہ جانتے ہوئے) انکار کرنے میں تم سبقت نہ کرو، اور میری آیات کو قلیل معاوضہ پر

وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ

فروخت نہ کرو اور (ہمیشہ) مجھ سے ڈرتے رہو، اور ہمارے احکامات کو (اپنی من گھڑت یعنی) باطل (باتوں) میں ملا (ملا) کر مشتبہ نہ کرو اور

وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿٤٣﴾

جانتے بوجھتے حق (باتوں) کو نہ چھپاؤ اور (دیکھو) نماز قائم کرو، زکوۃ دیتے رہو اور مسلمانوں کے ساتھ رکوع (وسجود) بجا لاؤ۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا

(تمہیں) کیا (ہوگیا کہ) لوگوں کو (تو) نیکی کا حکم دیتے ہو اور (خود) اپنے کو بھولے جاتے ہو؛ حالانکہ تم (تو) کتاب پڑھتے ہو پھر بھی عقل

تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى

سے کام نہیں لیتے، (اور ہم سے) صبر اور نماز (کی قوتوں) کے ذریعہ مدد چاہو اور نماز تو (سب ہی پر) شاق گزرتی ہے، مگر اللہ سے ڈرنے

الْخٰشِعِیْنَ ﴿٤٥﴾ ۙ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ ع ٥

والوں پر نہیں، جنہیں پختہ یقین ہے کہ انہیں (ایک دن) اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف (آخر کار) لوٹ کر جانا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں قوم یہود کو قرآن مجید پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے اور ناحق کو حق میں ملانے سے منع کیا گیا ہے، نماز پڑھنے،

زکات ادا کرنے اور مسلمانوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی تاکید کی گئی ہے اور دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود اس پر عمل نہ کرنے کو برا قرار دیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے اور عاجزی کرنے والوں کی تعریف کی ہے، نماز پڑھنے اور مستقل مزاج رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ گو اس رکوع میں مخاطب صرف بنی اسرائیل ہیں۔ لیکن درحقیقت یہ ہمارے لئے اور سب قوموں کے لئے نصیحت ہے؛ تاکہ ان جیسی برائیاں آگئی ہوں تو دور کرلیں۔

فائدہ

خدا کی نعمتوں کو یاد کرنا چاہیے، اس کا احسان ماننا چاہیے، وعدے کو پورا کرنا چاہیے، دنیا کے بدلے دین کو نہیں بیچنا چاہیے۔

جس کو یقین ہوگا کہ اس کو مرنا ضروری ہے اور خدا کے سامنے حاضر ہونا یقینی ہے، اس کے لئے نماز کا پابندی کے ساتھ ادا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

فَضَّلْتُ	فضیلت دی میں نے، رتبہ دیا	تَجْزِیْ	جزا دے گا، بدلہ دے گا	یُقْبَلُ	قبول کی جائے گی، مانی جائے گی
شَفَاعَةٌ	سفارش	یُؤْخَذُ	لیا جائے گا، پکڑا جائے گا	عَدْلٌ	بدلہ، عوض
یُنْصَرُوْنَ	وہ مدد دیے جائیں گے	نَجَّیْنَا	ہم نے نجات دی	اٰلِ	قوم، ساتھی، متعلقین
فِرْعَوْنَ	مصر کے بادشاہ کا خطاب	یَسُوْمُوْنَ	پہنچاتے ہیں	سُوْٓءَ	سخت، برا
یُذَبِّحُوْنَ	ذبح کرتے تھے، گلا کاٹتے تھے	اَبْنَآءَ	بیٹے، لڑکے	یَسْتَحْیُوْنَ	وہ جیتا رکھتے تھے
نِسَآءَ	لڑکیاں، بیٹیاں، عورتیں	بَلَآءٌ	آزمائش	فَرَقْنَا	ہم نے پھاڑا
بَحْرَ	دریا، سمندر	اَنْجَیْنَا	ہم نے بچالیا	اَغْرَقْنَآ	ہم نے ڈبو دیا
تَنْظُرُوْنَ	تم دیکھتے تھے	وٰعَدْنَا	ہم نے وعدہ کیا	مُوْسٰی	ایک پیغمبر کا نام
اَرْبَعِیْنَ	چالیس	لَیْلَةً	رات	عِجْلَ	بچھڑا، گائے کا بچہ
عَفَوْنَا	بخش دیا، معاف کردیا	تَشْکُرُوْنَ	تم شکر کرتے ہو	اٰتَیْنَا	ہم نے دیا
فُرْقَانَ	فرق کرنیوالی چیز	تَهْتَدُوْنَ	تم ہدایت پاتے ہو	ظَلَمْتُمْ	تم نے ظلم کیا
اِتِّخَاذِ	پکڑا	تُوْبُوْا	تم توبہ کرو	بَارِیِٕ	خالق، پیدا کرنے والا
حَتّٰی	یہاں تک، اس وقت تک	نَرَی	ہم دیکھیں، دیکھ لیں	جَهْرَةً	صاف، ظاہر
صٰعِقَةُ	بجلی کی کڑک، چمک	بَعَثْنَا	ہم نے اٹھایا، زندہ کیا	غَمَامَ	بدلی، بادل
مَنَّ	ترنجبین، ایک قسم کا جما ہوا میٹھا	سَلْوٰی	بٹیر، ایک پرندہ	کُلُوْا	تم لوگ کھاؤ
طَیِّبٰتِ	پاک چیزیں، ستھری، صاف	ظَلَمُوْنَا	انہوں نے ہم پر ظلم کیا	اُدْخُلُوْا	داخل ہو تم لوگ
بَابَ	دروازہ	سُجَّدًا	سجدے کرتے ہوئے، اطاعت کرتے ہوئے		
قُوْلُوْا	تم کہو	حِطَّةٌ	ہم بخشش مانگتے ہیں، توبہ ہے		
نَغْفِرْ	ہم معاف کردیں گے، بخش دیں گے	خَطٰیٰکُمْ	تمہاری خطائیں، تمہارے گناہ	سَنَزِیْدُ	بہت جلد ہم زیادہ کریں گے
مُحْسِنِیْنَ	احسان کرنے والے	بَدَّلَ	بدل دیا، پھیر دیا	رِجْزًا	آفت، بلا

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾

اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمتیں (بھی) یاد کرو، جو میں نے تم کو دیں، کہ میں نے تم کو تمام دنیا کے لوگوں پر فضیلت دی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا
(پس تمہیں چاہیے کہ) اس دن سے ڈرو جس دن کوئی (آدمی) کسی کے ذرہ بھر (بھی) کام نہیں آسکے گا، نہ (کسی کے حق میں) کسی کی
شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ
سفارش قبول کی جائے گی نہ کسی (کے گناہوں) کا بدلہ کوئی چیز ہوسکے گی اور نہ کسی کو (کوئی) مدد مل سکے گی۔ اور (اس احسان کو بھی یاد کرو)
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی، انہوں نے تمہیں سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا، یہاں تک کہ تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے
نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ
تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور یہ سب تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔ اور (پھر اس احسان کو بھی
الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اِذْ
یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ کر تمہیں بچا لیا اور تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعونیوں کو (اسی دریا میں) غرق کردیا۔ اور
وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ
پھر جب ہم نے موسیٰ سے چالیس رات (میں توریت دینے) کا وعدہ کیا اور (وہ توریت لینے گئے تو) تم نے ان کے جاتے ہی بچھڑے کو پوجنا
ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾
شروع کردیا اور تمہارا (ایسا کرنا صریح) ظلم تھا۔ ہم نے پھر بھی اس کے بعد تم کو معاف کردیا، (یہ) اس لیے کہ تم (اس مہربانی کو یاد
وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾
رکھتے ہوئے) شکر گزار بنو۔ اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو کہ تمہاری ہدایت کے لیے) ہم نے موسیٰ کو توریت اور فرقان دیا؛ تاکہ تم ہدایت پاؤ،
وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ
اور (یہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے قوم! تم نے بچھڑے کو پوج کر
الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ
اپنے آپ کو تباہ کیا ہے، اب اپنے خالق کی جناب میں توبہ کرو، (وہ اس طرح کہ) ایک دوسرے کو قتل کرو اور تمہارے رب کے حکم کے
بَارِىِٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَاِذْ
مطابق یہ تمہارے لیے بہتر ہے، چنانچہ تمہارے رب نے تمہاری توبہ قبول کرلی (اور) وہ تو ہے ہی معاف کرنے والا اور مہربان۔ اور (پھر
قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً
تمہیں یہ بھی یاد ہوگا) جب تم نے موسیٰ سے صاف کہہ دیا کہ اے موسیٰ! ہم تو تمہاری کسی بات پر یقین نہیں کریں گے جب تک کہ اللہ کو
فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ
(خود اپنی آنکھوں سے) کھلم کھلا نہ دیکھ لیں (اور تم اس انتظار میں تھے کہ) اللہ تم کو نظر آئے کہ تم پر یکایک بجلی گری (اور تم مردہ ہو کر رہ

بَعۡدِ مَوۡتِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ وَ ظَلَّلۡنَا عَلَيۡكُمُ

گئے، ہم نے پھر بھی احسان کیا) اور (اس بجلی سے) مردہ ہوجانے کے بعد تم کو دوبارہ زندگی دی ؛ تاکہ (اس احسان کے عوض) شکر گزار رہو۔

الۡغَمَامَ وَاَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكُمُ الۡمَنَّ وَالسَّلۡوٰى ؕ كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا

اور تم پر بادل کا سایہ بنایا اور تمہارے (کھانے کے) لیے تمہیں منّ وسلویٰ (جیسا پاکیزہ رزق بے مشقت) دیا (اور تمہیں اجازت دیدی کہ اس)

رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَ مَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۵۷﴾

پاکیزہ رزق میں سے جو ہم نے تم کو دے رکھا ہے خوب کھاؤ (اور پیو۔ اگر اس پر بھی کسی نے شکر ادا نہیں کیا تو) اس نے ہمارا کیا بگاڑا اپنے ہی حق

وَ اِذۡ قُلۡنَا ادۡخُلُوۡا هٰذِهِ الۡقَرۡيَةَ فَكُلُوۡا مِنۡهَا حَيۡثُ شِئۡتُمۡ رَغَدًا

میں برا کیا۔ اور جب ہم نے حکم دیا کہ اس شہر میں داخل ہوجاؤ اور وہاں جہاں سے تم چاہو خوب کھاؤ (پیو، مگر اتنا کرو کہ شہر کے) دروازے میں داخل

وَّادۡخُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ وَ سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾

ہوتے وقت (اس فاتحانہ داخلہ کے شکریہ میں میرے سامنے) سر جھکا کر اور یہ کہتے ہوئے (گزرو) کہ (اے اللہ ہمارے گناہ کو) معاف کردے،

فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ

تو ہم تمہارے (پچھلے) گناہوں کو معاف کردیں گے، اور (جو اس کے بعد) نیک کام کریں گے انہیں اور بھی نعمتیں دیں گے، لیکن (اس پر بھی)

ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ ع

ظالموں نے جو کچھ ان سے کہا گیا تھا اس کو بدل کر کچھ اور ہی کہا تو ہم نے (بھی) ان کی (اس) نافرمانی کے بدلے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی بنی اسرائیل یعنی یہود پر انعامات خداوندی اور ان کے کفران نعمت کا ذکر ہے، پھر اس عذاب کا ذکر ہے جو ان کی نافرمانی کے بدلے ان پر نازل ہوا۔ ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کے لاکھوں احسان ہیں، ہمیں چاہیے کہ یہودیوں کی طرح کفران نعمت نہ کریں ؛ بلکہ شکریہ ادا کریں، ورنہ انہیں کی طرح ہم بھی عذاب میں مبتلا کر دیئے جائیں گے۔ قیامت کا دن بڑا خطرناک ہے، کوئی کسی کا نہ ہوگا، ہر شخص کو اس کے اعمال کام آئیں گے۔ فرعون کا قصہ قرآن مجید میں جگہ جگہ آئے گا۔ یہاں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس رکوع میں گائے کے بچے کا ذکر ہے، جس کو یہود پوجنے لگے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے واقعات بھی ہیں۔ جو آیات سے ظاہر ہیں۔

اِسۡتَسۡقٰى	پانی طلب کیا، مانگا	اِضۡرِبۡ	مارتو	عَصَا	سونٹا، لاٹھی، عصاء
فَجَرَتۡ	پھوٹ پڑے، بہ نکلے	اِثۡنَتَا عَشۡرَةَ	بارہ	عَيۡنًا	چشمے
اُنَاسٍ	آدمی، گروہ	مَشۡرَبَ	گھاٹ، پینے کی جگہ	اِشۡرَبُوۡا	پیو تم
لَا تَعۡثَوۡا	تم نہ ہوجاؤ	اُدۡعُ	مانگ تو، پکار تو	يُخۡرِجۡ	وہ نکالے
تُنۡۢبِتُ	اگاتی ہے، پیدا کرتی ہے	بَقۡلِ	سبزی، ساگ، ترکاری	قِثَّآءِ	ککڑی
فُوۡمِ	گیہوں	عَدَسِ	مسور کی دال	بَصَلِ	پیاز
تَسۡتَبۡدِلُوۡنَ	تم بدلوانا چاہتے ہو	اَدۡنٰى	ناقص، معمولی	مِصۡرًا	شہر

سَاَلْتُمْ	تم نے سوال کیا، مانگا	ضُرِبَتْ	ڈالدی گئی، لگادی گئی	ذِلَّۃُ	ذلت وخواری
مَسْکَنَۃُ	غریبی، مسکینی	بَآءُوْ	وہ لوٹے، آگئے	بِاَنَّھُمْ	اس سب سے کہ
یَقْتُلُوْنَ	قتل کرتے تھے، مارڈالتے تھے	نَبِیّٖنَ	نبیوں کو، اللہ کے رسول کو	بِغَیْرِ الْحَقِّ	ناحق
عَصَوْا	انہوں نے نافرمانی کی	یَعْتَدُوْنَ	وہ حد سے نکل جاتے تھے، دائرہ اطاعت سے نکل جاتے تھے		

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ

اور (وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ ؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا (کہ اے موسیٰ! اس) پتھر پر اپنی لاٹھی ماردو۔

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا

(ان کا لاٹھی مارنا تھا کہ) اس میں سے بارہ چشمے جاری ہوگئے، اور ہر ایک قبیلہ نے اپنا اپنا پنگھٹ (یعنی پانی لینے کی جگہ) پہچان لیا، (پھر حکم

وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝٦٠ وَ اِذْ

دیا گیا کہ دیکھو اب) اللہ کے (دیئے ہوئے) رزق میں سے کھاؤ اور پیو اور (دیکھنا) زمین میں فساد پھیلانے والے نہ بن جانا اور (اے بنی

قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا

اسرائیل!) جب تم نے (حضرت موسیٰ ؑ سے) کہا: اے موسیٰ! ہم تو ایک کھانے پر کبھی صبر نہ کریں گے، اس لیے آپ اپنے پروردگار

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ

سے ہمارے لیے ان چیزوں کو مانگئے جو زمین اگاتی ہے، جیسے ساگ، ککڑیاں، گیہوں مسور اور پیاز،

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا

(موسیٰ ؑ نے حیران ہو کر) کہا: کیا ادنیٰ چیز کو اعلیٰ کے بدلے مانگ رہے ہو؟ (اچھا تو اس) شہر میں چلے جاؤ۔

فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ

(وہاں) جو تم مانگ رہے ہو مل جائے گا، (ان ہی حرکتوں کے سبب) ان پر ذلت اور مسکنت مسلط کردی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں

مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ

گرفتار ہوگئے یہ بدلہ تھا اس بات کا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے، اور (یہاں تک کہ) ناحق پیغمبروں کے قتل کے درپے ہوجاتے تھے،

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝٦١ ع

اور یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کا بیان ہے اور یہود کی نالائقی اور نافرمانی پر ان کے سزا کے مستحق ہونے کا ذکر ہے اور ان کی کم عقلی کو ایک واقعہ کے ذریعہ یاد دلایا ہے کہ کس طرح اعلیٰ درجہ کی چیز کو چھوڑ کر وہ معمولی درجے کی چیزیں مانگنے لگے، اس کی مثال یوں سمجھو کہ کسی کا آقا اپنے غلام کو عمدہ عمدہ کھانے دے اور وہ اس سے انکار کردے کہ میں تو وہی معمولی

ساگ یا دال روٹی ہی کھاؤں گا تو اس آقا کو اس کی اس حماقت پر کتنا غصہ آئے گا، لیکن خدائے تعالیٰ نے یہود کی اس گستاخی کو بھی معاف کر دیا۔ اور ان کی من مانی چیزیں انہیں دیں، ہاں یہ ضرور ہوا کہ ان کے پے در پے گستاخیوں نے انہیں خدائے تعالیٰ کی نظر میں ذلیل وخوار کر دیا اور وہ سخت مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔

هَادُوْا	یہودی ہوگئے	نَصٰرٰی	نصرانی، عیسائی	صٰبِـِٕیْنَ	بے دین
اَجْرُ	بدلہ	یَحْزَنُوْنَ	غم کھاتے ہیں	مِیْثَاقَ	عہد، اقرار
خُذُوْا	پکڑو، اختیار کرو	قُوَّةٍ	مضبوط	تَوَلَّیْتُمْ	پھر گئے تم
فَضْلُ	مہربانی، بزرگی	رَحْمَتُ	مہربانی، رحمت	اِعْتَدَوْا	حد سے نکل گئے
سَبْتِ	ہفتہ کا دن، سنیچر	قِرَدَةً	بندر	خٰسِـِٕیْنَ	ذلت والے، ذلیل
نَكَالًا	عبرت ناک، سبق آموز	بَیْنَ یَدَیْ	آگے، سامنے	خَلْفَ	پیچھے، مابعد
مَوْعِظَةً	نصیحت	یَاْمُرُ	حکم کرتا ہے	تَذْبَحُوْا	ذبح کرو، حلال کرو
بَقَرَةً	گائے، بیل	هُزُوًا	ٹھٹھا، مذاق	جٰهِلِیْنَ	بہت سے جاہل، نادان
یُبَیِّنْ	بیان کرے	مَاهِیَ	وہ کیا ہے	فَارِضٌ	بوڑھا ہے
بِكْرٌ	بچہ ہے	عَوَانٌ	پٹھا ہو، جوان ہو	بَیْنَ	درمیان، بیچ
تُؤْمَرُوْنَ	تمہیں حکم ملا ہو	لَوْنُ	رنگ	صَفْرَآءُ	زرد
فَاقِعٌ	بھڑکیلا، شوخ	تَسُرُّ	خوش کرتا ہے، بھلا معلوم ہوتا ہے	نٰظِرِیْنَ	بہت سے دیکھنے والے
تَشٰبَهَ	مشابہ ہوگیا	شَآءَ	چاہے، چاہا	مُهْتَدُوْنَ	ہدایت پانے والے
ذَلُوْلٌ	ذلیل کیا ہوا، خدمت لیا ہوا	تُثِیْرُ	پھاڑتا ہے، جوتتا ہے	تَسْقِی	سیراب کرتا ہے
حَرْثَ	کھیت، کھیتی	مُسَلَّمَةٌ	مسلم، تندرست	لَاشِیَةَ	نہ کوئی داغ دھبہ
اَلْـٰٔنَ	اب، اس وقت	جِئْتَ	تو لایا، آپ لائے	كَادُوْا	نزدیک تھے، قریب تھے

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَ الصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ

بے شک جو مسلمان ہوں خواہ یہود خواہ نصاریٰ یا دوسرے بے دین۔ (الغرض ان میں سے) جو (کوئی) خدا پر اور قیامت کے دن پر

الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ

ایمان لائے، اور اچھے اچھے کام کرتا رہے تو وہ اپنے کیے کا بدلہ اپنے پروردگار کے یہاں ضرور پائے گا، اس کیلئے نہ (تو کسی طرح کا) خوف ہوگا

وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۶۲ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ

اور نہ (کسی طرح کی) غمگینی۔ اور (اے بنی اسرائیل وہ وقت بھی یاد کرو) جبکہ ہم نے تم سے قول وقرار لیا، اس حال میں کہ طور پہاڑ کو

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۶۳

تمہارے اوپر معلق کردیا (اور کہا کہ) جو (کتاب) ہم نے تم کو دی ہے اس کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور اس کے حکموں کو (ہمیشہ) یاد

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ

رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ پھر تم اسکے بعد پھر گئے، (سچ تو یہ ہے کہ) اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم نقصان اٹھانے

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ

والوں میں سے ہوجاتے۔ اور ان لوگوں کا حال جانتے ہو جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے دن میں زیادتی کی تو ہم نے (بھی) ان سے کہہ دیا

كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

کہ ذلیل وخوار بندر ہوجاؤ پس (اس واقعہ کو) ان لوگوں کے لیے جو اس وقت موجود تھے اور ان لوگوں کے لیے جو انکے بعد آنے والے تھے

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ

عبرت اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت بنا دیا۔ اور (وہ زمانہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے (یہ سیدھی سادی بات) کہی تھی کہ

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۗ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۗ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

خدا کا حکم ہے کہ ایک گائے ذبح کرو وہ لوگ کہنے لگے: کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو، (موسیٰ نے) کہا: نعوذ باللہ! کیا میں جاہلوں جیسا

الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۗ قَالَ

کام کروں گا، (یہ سن کر) وہ بولے: اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ گائے کیسی ہو، موسیٰ نے کہا

اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۗ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۗ فَافْعَلُوْا

کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا، درمیانی عمر کی ہو اب جو کچھ حکم ملا ہے اس کو

مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۗ

کرڈالو، پھر وہ کہنے لگے: اپنے پروردگار سے ہمارے لیے درخواست کیجئے کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ اس کا رنگ کیسا ہو، موسیٰ

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا

نے کہا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زرد رنگ کی ہو اور اس کا رنگ خوب گہرا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ اپنے

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۗ

پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ اور کیا کیا صفتیں رکھتی ہو، کیونکہ اس رنگ کی بہت سی گائیں دکھائی دیتی ہیں

وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ

اور اب خدا نے چاہا تو ہم ضرور پتہ لگا لیں گے۔ موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے۔ ایسی گائے ہو جو نہ کبھی ہل میں جوتی گئی ہو

الْاَرْضَ وَ لَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۗ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۗ

نہ کبھی آبپاشی کے کام میں لائی گئی ہو، صحیح سالم ہو، داغ دھبے سے بالکل پاک ہو، (تب) وہ (عاجز آکر) کہنے لگے: (ہاں!) اب آپ

فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧١﴾ ع ٨ ١٠ ٨

نے ٹھیک پتہ دیا، چنانچہ انہوں نے گائے کو ذبح کیا، اگرچہ وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو یہ بات بتلائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں ہے، جو کوئی بھی ایمان لائے گا اور لائق بنے گا وہ دین اور دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جائے گا، پھر یہود کی شرارتوں اور ان پر عذاب کا ذکر ہے جو آیات سے ظاہر ہیں۔

اِدّٰرَءۡ	اختلاف کیا، ایک دوسرے پر الزام لگایا	مُخۡرِجٌ	نکالنے والا، ظاہر کرنے والا	یُحۡیِ	زندہ کرتا ہے
مَوۡتٰی	مُردے	یُرِیۡ	دکھاتا ہے	قَسَتۡ	سخت ہوگئے
اَشَدُّ	بہت زیادہ	قَسۡوَۃً	سخت	یَتَفَجَّرُ	جاری ہوتا ہے، پھوٹ کر نکلتا ہے
یَشَّقَّقُ	پھٹ جاتا، شق ہو جاتا ہے	لَمَا	البتہ وہ ہے جو	یَہۡبِطُ	گر پڑتا ہے
خَشۡیَۃِ	خوف، ڈر	تَطۡمَعُوۡنَ	تم توقع رکھتے ہو	یَسۡمَعُوۡنَ	سنتے تھے
یُحَرِّفُوۡنَ	بدل ڈالتے	خَلَا	اکیلے ہوتے، تنہا ہوتے	تُحَدِّثُوۡنَ	کہہ دیتے ہو
فَتَحَ	بنا دیا، کھول دیا	یُحَآجُّوۡا	حجت پکڑیں	یُسِرُّوۡنَ	چھپاتے ہیں
یُعۡلِنُوۡنَ	ظاہر کرتے ہیں	اُمِّیُّوۡنَ	ان پڑھ	اَمَانِیَّ	آرزوئیں، دل خوش کن باتیں
وَیۡلٌ	خرابی ہے	یَشۡتَرُوۡا	لیں، خریدیں	تَمَسَّ	چھوئے گی
مَعۡدُوۡدَۃً	گنتی کے، چند	یُخۡلِفَ	خلاف کرتا ہے	بَلٰی	ہاں ہاں، کیوں نہیں
سَیِّئَۃً	برائی	اَحَاطَتۡ	احاطہ کرلیا، گھیر لیا	خَطِیۡٓـئَتُہٗ	خطا، گناہ، قصور

وَاِذۡ قَتَلۡتُمۡ نَفۡسًا فَادّٰرَءۡتُمۡ فِیۡہَا ؕ وَ اللّٰہُ مُخۡرِجٌ مَّا

اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم (میں سے کسی) نے ایک آدمی کا خون کر دیا تھا، (اور اس کی نسبت آپس میں جھگڑتے) اور ایک دوسرے پر

کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ ﴿ۚ۷۲﴾ فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡہُ بِبَعۡضِہَا ؕ کَذٰلِکَ یُحۡیِ اللّٰہُ

الزام رکھتے تھے اور جو بات تم چھپاتے تھے اللہ کو اس کا پردہ فاش کرنا منظور تھا، پس ہم نے کہا کہ گائے کے گوشت کا کوئی ٹکڑا مردے کی

الۡمَوۡتٰی ۙ وَیُرِیۡکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ

نعش سے چھو دو، (اور دیکھو) اسی طرح اللہ (قیامت کے دن) مردوں کو زندہ کرے گا، اور تم کو (دنیا میں) اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تاکہ تم

مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَہِیَ کَالۡحِجَارَۃِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَۃً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الۡحِجَارَۃِ

عقل سے کام لو۔ پھر اس کے بعد تمہارے دل ایسے سخت ہوگئے کہ گویا پتھر ہیں، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، کیونکہ پتھروں میں سے

لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنۡہُ الۡاَنۡہٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنۡہَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخۡرُجُ مِنۡہُ الۡمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنۡہَا

بعض تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں، اور اس میں سے پانی نکل

لَمَا یَہۡبِطُ مِنۡ خَشۡیَۃِ اللّٰہِ ؕ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطۡمَعُوۡنَ

آتا ہے، بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اللہ کے ڈر سے لڑھک جاتے ہیں اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو، اللہ اس سے بے خبر نہیں۔ کیا اب

اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ

بھی تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے کہنے سے ایمان لاویں گے؛ حالانکہ ان ہی لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہوگزرے ہیں جو خدا

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَ اِذَا لَقُوا

کا کلام سنتے تھے اور سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل ڈالتے تھے۔ اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایماندار ہیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

اور جب تنہائی میں ایک دوسرے کے پاس ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم مسلمانوں کو وہ بات بتلائے دیتے ہو جو خدا نے تم پر ظاہر کی ہے

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَ لَا

جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے پروردگار کے سامنے اسی بات کو سند پکڑیں گے کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے، تو کیا ان لوگوں کو یہ بات

يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ

معلوم نہیں کہ جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ان سب کو اللہ جانتا ہے۔ اور ان میں سے بعض اَن پڑھ تو ایسے ہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ النصف

جنہیں کتابی علم کچھ بھی نہیں ہے، لیکن خیالی پلاؤ میں مگن رہتے ہیں، پس افسوس ہے ان پر جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر

الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۖ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ

لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، (یہ سب کچھ اس لیے کرتے ہیں) تاکہ اس کے ذریعہ تھوڑے سے دام حاصل کریں،

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ قَالُوْا

پس افسوس اس پر ہے جو کچھ ان کے ہاتھ لکھتے ہیں اور افسوس اس پر ہے جو کچھ وہ اس کے ذریعہ کماتے ہیں، (اس پر بھی) وہ کہتے

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ

ہیں کہ گنتی کے چند روز کے سوا دوزخ کی آگ ہم کو نہیں چھوئے گی۔ (اے محمدؐ) آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ سے

يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٠﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

کوئی قرار لیا کہ اللہ اپنے قرار کے خلاف نہیں کرے گا۔ یا بے جانے سمجھے اللہ پر افتراء باندھتے ہو۔ کیوں نہیں جو قصداً برائی

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨١﴾

کرے اور گناہوں نے اسے (چاروں طرف سے) گھیر لیا ہو، تو ایسے لوگ دوزخی ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے،

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع ٩ ١١

اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی لوگ جنتی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

تفسیر

اس سے پہلے کے رکوع کے آخر میں گائے کا قصہ شروع ہوا تھا، اس کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا

ہے اور بتایا ہے کہ قیامت کے دن آدمیوں کا دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لیے کچھ مشکل نہیں، جو عقلمند اور سعادتمند ہیں وہ ہماری کسی طاقت سے انکار نہیں کر سکتے، اس کے بعد شقاوت اور سعادت مندی کی نہایت ہی اچھی مثال دی گئی ہے، اخیر میں یہود کی شرارت کا ذکر کر کے اس خیال کو غلط ثابت کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور نالائقی کرنے کے بعد اس کی رحمت کا مستحق ہونا ممکن ہے؛ بلکہ ایسے لوگوں کے لیے دوزخ کی آگ کے سوا کچھ بھی نہیں، جنت اور جنت کی نعمتیں تو صرف ایمان اور عمل صالح والوں کے لیے ہیں۔

فائدہ

دل کا سخت ہو جانا ہزار بیماریوں کی ایک بیماری ہے۔ خدا کے کلام میں تحریف کرنا بڑا گناہ ہے، منافقت سے خدا کی پناہ ہو، خدا ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے، دنیا کمانے کے لیے دین کو ڈھال نہیں بنانا چاہیے، بروں کا برا نتیجہ ہوگا، اور اچھوں کے ساتھ قیامت کے دن اچھا معاملہ کیا جائے، جس کے لیے ایمان اور عمل صالح ہونا ضروری ہے۔

وَالِدَيْنِ	ماں باپ	ذِي	صاحب، والا	قُرْبٰى	قریبی، رشتہ دار
يَتٰمٰى	بہت سے یتیم	مَسٰكِيْنِ	بہت سے مسکین	حُسْنًا	اچھی بات، نیک بات
مُعْرِضُوْنَ	منہ موڑنے والے	تَسْفِكُوْنَ	تم خون بہاتے ہو	دِيَارِ	بہت سے گھر
اَقْرَرْتُمْ	تم نے اقرار کیا	تَشْهَدُوْنَ	تم گواہ ہو	تَظٰهَرُوْنَ	مدد کرتے ہو
اِثْمِ	گناہ	عُدْوَانِ	تعدی، ظلم	يَّاْتُوْا	وہ آتے ہیں
اُسٰرٰى	قیدی (اَسِیْرٌ کی جمع)	تُفٰدُوْا	تم فدیہ دیتے ہو	مُحَرَّمٌ	حرام، ناجائز
اِخْرَاجُ	نکالنا، باہر کرنا	تُؤْمِنُوْنَ	تم ایمان لاتے ہو	يَفْعَلُ	کرتا ہے، کرے گا
خِزْيٌ	رسوائی	حَيٰوةِ	زندگی، حیات	يُرَدُّوْنَ	وہ پھیرے جائیں گے
يُخَفَّفُ	ہلکا کیا جاوے گا	يُنْصَرُوْنَ	ان کی مدد کی جائے گی		

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۗ وَبِالْوَالِدَيْنِ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ سوائے ایک اللہ کے (اور کسی کی) عبادت نہ کرنا، ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں

اِحْسَانًا وَّ ذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا

اور مسکینوں کے ساتھ نیکی کرنا، اور (جب) عام لوگوں سے (بات چیت کرنا تو بھی) نرمی (و ملائمت) سے (سیدھی سادی) بات کہو، نماز پر

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٨٣﴾ وَ اِذْ

جمے رہو، زکوٰۃ (بھی) دیا کرو، لیکن سوائے چند ایک کے تم سب پھر گئے، اور تم سب (اقرار سے) پھر جانے والے ہو، اور (اے بنی اسرائیل)

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ

جب ہم نے تم سے یہ عہد لیا کہ آپس میں خونریزی نہیں کرو گے اور ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر نہیں کرو گے تو تم نے (اس کو) مان

ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ

لیا، اور تم (اس کے) شاہد ہو، (یہ جانتے بوجھتے کے بعد) پھر تم وہی ہو کہ آپس میں قتل و خونریزیاں (بھی) کرتے ہو اور (مل ملا کر اپنی قوم کے

وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۫ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ

بیکسوں پر ظلم و ستم کرتے ہوئے) ان کو گھر سے بے گھر بھی کر دیتے ہو، اور تمہارا یہ کام صریح بدکاری اور زیادتی ہے؛ (لیکن اس کے

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ

بعد) کوئی قوم ان لوگوں کو (، جن کو تم خود گھروں سے نکالتے ہو،) غلام بنالے تو (پھر) تم (ہی) فدیہ دیکر چھڑا دیتے ہو حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ

پر حرام تھا، (یہ) کیا (ہے کہ) کتاب کے ایک حصہ کو مانتے ہو اور دوسرے سے انکار کرتے ہو، (اب تم خود ہی کہو کہ) ایسی قوم کی سزا

ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ

اور کیا ہوسکتی ہے کہ اسے دنیا کی زندگی میں ذلیل و رسوا کیا جائے اور قیامت کے دن انہیں سخت عذاب میں ڈالا جائے گا،

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫

اور (یاد رکھو) جو بھی تم کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہیں، یہی وہ لوگ ہیں جو آخرت کے بدلے دنیا خریدتے ہیں،

فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع ۱۰

ان سے نہ تو کسی طرح عذاب کم کیا جائے گا اور نہ کسی طرح کی ان کی مدد کی جائے گی۔

تفسیر

اس رکوع کے اوّل حصہ میں تو ان اچھی باتوں کا ذکر ہے جو توراۃ کے اندر بھی تھیں، اس کے بعد ان باتوں کا ذکر ہے جن کے کرنے سے آدمی کے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں اور دین و دنیا ہر دو میں آدمی ذلیل و رسوا ہوجاتا ہے۔

فائدہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کسی حیثیت سے بھی کسی کی عبادت نہیں کرنی چاہیے کہ اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ ماں باپ کی ہمیشہ خدمت کرنی چاہیے، نیک سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے، رشتہ داروں کا، یتیموں کا اور محتاجوں کا حق ادا کرنا چاہیے، ہر شخص کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے، نرمی سے گفتگو کرنا چاہیے، خونریزی سے بچنا چاہیے، وطن سے بے وطن نہیں کرنا چاہیے، بدکاری اور ناانصافی پر کسی کی مدد نہیں کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پورے طور سے ایمان لانا چاہیے، یہ نہیں کہ جس حکم کو جی چاہا مانا اور جس کو جی نہ چاہا نہ مانا۔

قَفَّيْنَا	ہم نے ایک دوسرے کے پیچھے بھیجے			رُسُلِ	بہت سے رسول
عِيْسٰى	ایک پیغمبر کا نام	اِبْنَ	بیٹا	مَرْيَمَ	حضرت عیسیٰ کی ماں کا نام
الْبَيِّنٰتِ	صاف دلیلیں، معجزے	اَيَّدْنَا	ہم نے تائید کی، مدد کی	رُوْحِ الْقُدُسِ	فرشتہ، جبرئیل کا لقب
جَآءَ	آیا، آئے	تَهْوٰى	خواہش کرتی ہے	غُلْفٌ	پردے
لَعَنَ	پھٹکار بھیجی، لعنت بھیجی	يَسْتَفْتِحُوْنَ	فتح کی التجا کرتے ہیں	عَرَفُوْا	پہچانا انہوں نے
بِئْسَ	بہت برا	بَغْيًا	سرکشی کرتے ہوئے	عِبَادِ	بہت سے بندے

مُهِيْنٌ	ذلیل کرنیوالا، رسوا کرنیوالا	وَرَآءَ	پیچھے، علیحدہ، علاوہ	لِمَ	کس لئے، کیوں
اَنْۢبِيَآءَ	بہت سے نبی	اِسْمَعُوْا	تم سنو	سَمِعْنَا	ہم نے سنا
عَصَيْنَا	ہم نے نہ مانا	اُشْرِبُوْا	پلائی گئی	كَانَتْ	تھی، ہے
خَالِصَةً	خالص بلا شرکت	دُوْنِ	سوا، علاوہ	تَمَنَّوُا	آرزو کرو، تمنا کرو
يَّتَمَنَّوْهُ	تم اس کی تمنا کروگے	اَبَدًا	ہمیشہ، ہر وقت	تَجِدَنَّ	تم ضرور پاؤ گے
اَحْرَصَ	زیادہ حریص، طمع کرنے والا	يَوَدُّ	چاہتا ہے، آرزو کرتا ہے	يُعَمَّرُ	عمر دیا جائے، زندہ رکھے جائیں
سَنَةٍ	برس، سال	مُزَحْزِحِ	ہٹانے والا، چھڑانے والا	بَصِيْرٌ	دیکھنے والا

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى

یقیناً ہم نے موسیٰ کو (توریت جیسی) کتاب دی تھی اور اس کے بعد (اسی کی اشاعت اور تبلیغ کے لیے) لگاتار رسول بھیجتے رہے اور عیسیٰ کو تو

ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا

واضح دلیلیں دیں اور ان کی روح القدس سے مدد کی (اور کیا تم نے یہ نہیں کیا کہ) جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسا حکم لے کر آئے جس

لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿٨٧﴾

کے ماننے کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم نے سرکشی کرنی شروع کردی پس بعضوں کو تم نے جھٹلایا اور بعضوں کے قتل کے درپے ہوگئے،

وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا

اور یہ (یہود) کہتے ہیں کہ ہمارے دل پر پردے ہیں (کسی کی بات اثر نہیں کرتی نہیں)؛ بلکہ ان کے انکار کی وجہ سے اللہ کی لعنت ان پر

مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

ہے، بہت ہی کم ہیں جو ایمان لے آئیں، اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایسی کتاب (قرآن) آگئی جو ان کے پاس موجود توراۃ کی

لِّمَا مَعَهُمْ لا وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا صلے فَلَمَّا جَآءَهُمْ

تصدیق کرتی ہے اور اس سے پہلے کافروں کے مقابلہ میں (اسی کتاب کے طفیل) فتح کی دعا مانگا کرتے تھے، جب اچھی طرح پہچان لیا کہ وہ

مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

یہی کتاب ہے (جسکو ہم چاہتے تھے) تو منکر ہوگئے، ایسے منکروں پر اللہ کی مار۔ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کا انکار کر کے بہت بری چیز

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ

کے بدلے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے اور ضد پر اتر آئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت سے اور فضل سے (وحی)

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ج فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ط وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾

نازل کرتا ہے، (ان ہی باتوں کی وجہ سے) دوہرے غضب میں آگئے اور ایسے کافروں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے اتاری ہے اس پر ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں ہم تو صرف اسی کتاب (توریت) کو مانیں گے جو

وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ

ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور اس کے علاوہ جو بھی ہو اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ بالکل حق ہے اور ان کی تصدیق کرتی ہے جو ان

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ

کے پاس ہے، ان سے پوچھو کہ اگر تم توریت کو (ہی صحیح طور پر) مانتے ہو تو اس سے پہلے (جو) نبی (اللہ کی طرف سے توریت کی تبلیغ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ

کے لیے آئے ان) کو قتل کیوں کیا، (اے بنی اسرائیل) یقیناً موسیٰ تمہارے پاس (بالکل) واضح دلیلیں لیکر آئے، مگر تم نے اس وقت

مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

(بھی) بچھڑے کو پوجنا شروع کردیا اور تمہاری یہ حرکت سراسر ظالمانہ تھی، اور جب ہم نے تم سے ایک مضبوط عہد لیا اور طور پہاڑ کو

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

تمہارے اوپر لا معلق کیا، (پھر کہا کہ) جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اس پر ہمت کے ساتھ عمل کرو، اور (ان کے احکام کو غور سے) سنو (تاکہ یاد

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَ اُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ

رکھو، سننے والوں نے منہ سے تو) کہہ دیا کہ ہم نے (اچھی طرح) سن لیا مگر (دل سے) نہیں مانا اور (بات تو یہ تھی کہ) ان کے دل میں ان

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

کے کفر کی وجہ سے بچھڑا بس رہا تھا، ان سے کہہ دیجئے کہ (اگر) تمہارا ایمان تم سے ایسی حرکتیں کرواتا ہے تو یہ بہت برا ایمان ہے، اگر تم

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ

اہل ایمان ہو اور ان سے کہیے کہ اگر (تمہارے دعوے کے مطابق) اللہ کے نزدیک آخرت (کا آرام) صرف تمہارا ہی حصہ ہے اور دوسرے

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَ لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا

لوگوں کا نہیں تو پھر (ذرا) موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو اور اللہ (تو) ان ظالموں کو (اچھی طرح) جانتا ہے کہ ابدالاباد تک (ایسی) تمنائیں

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے نہیں کرسکتے، (تمنا نہ کرنے کی وجہ ان کی سزا سے بچنا چاہتے ہیں،) ان کو تو عام لوگوں اور مشرکوں سے بھی زیادہ

عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ معانقة ۲

دنیا کی زندگی کا خواہشمند دیکھے گا ان (میں سے ہر ایک) کی یہ خواہش ہے کہ ہزار (ہزار) سال تک زندہ رہیں، حالانکہ ان کی ہزار سالہ زندگی

وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع ۱۱

بھی عذاب سے نہیں بچا سکتی؛ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ (تو) ان کی (ہر ایک) حرکت کو (جو یہ کررہے ہیں) دیکھ رہا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قرآن کا انکار کرنے پر انسان عذاب الٰہی کا مستحق ہوجاتا ہے، پھر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اس

قرآن سے انکار کرتے ہیں وہ دراصل کسی چیز کو ماننا ہی نہیں چاہتے، جیسے کہ یہود یہ جانتے ہوئے کہ قرآن برحق ہے انکار کیے جارہے ہیں، یہ اسی طرح تورات کو بھی نہیں مانتے، اخیر میں یہ بتلایا گیا ہے کہ مجرم اور گنہگار موت سے اس لیے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے کیے کی سزا سے بچنا چاہتے ہیں، مگر موت کو وہ کسی طرح ٹال نہیں سکتے اور اس عذاب کو بھی نہیں ٹال سکتے جو ان کے برے اعمال کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔

فائدہ

خدا کا حکم انسان کی خواہش کے مطابق نہیں ہوسکتا، انسان تو خود خدا کی مرضی کی اتباع کے لیے ہے، اگر اچھی بات کا کسی کے دل پر اثر نہ ہو تو یہ سمجھ لو کہ اس پر خدا کی لعنت ہے۔ پیغمبر آخر الزماں، اسلام اور قرآن کا ہر مذہب والوں کو پہلے ہی سے انتظار تھا؛ کیونکہ ان کی آسمانی کتابوں میں اس کی خبر تھی، مگر جب خدا نے بھیج دیا تو لگے انکار کرنے، یہ ان کی کم بختی کی نشانی ہے۔

موت سے وہی ڈرے گا جو خدا تعالیٰ کا نافرمان ہوگا، کوئی ہزار برس بھی زندہ رہا تو کیا ایک دن مرنا ضرور ہے۔

جِبْرِيْلَ	فرشتے کا نام جو وحی لاتے تھے	مِيْكٰىلَ	فرشتے کا نام	نَبَذَ	پھینک دیا اس نے		
ظُهُوْرِ	جمع ظہر کی، پیٹھ، پشت	اِتَّبَعُوْا	وہ پیروی کرتے ہیں	تَتْلُوْا	وہ پڑھتے ہیں، یا تلاوت کرتے ہیں		
مُلْكِ	بادشاہت، سلطنت	سُلَيْمٰنَ	بادشاہ اور پیغمبر کا نام	سِحْرَ	جادو، سحر		
مَلَكَيْنِ	دو فرشتے	بَابِلَ	شہر کا نام	هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ	فرشتوں کے نام		
يُعَلِّمٰنِ	وہ سکھاتے ہیں	فِتْنَةٌ	آزمائش، امتحان	مَرْءِ	مرد، شوہر		
زَوْجِ	بیوی، ساتھی	يَنْفَعُ	نفع دیتا ہے، فائدہ پہنچاتا ہے	خَلَاقٍ	حصہ	مَثُوْبَةٌ	ثواب، معاوضہ

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ

(اے پیغمبرؐ) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ جو جبرئیل کا دشمن ہے (وہ اللہ کا دشمن ہے)؛ کیونکہ جبرئیل نے تو خدا کے حکم سے یہ قرآن

بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّبُشْرٰى

آپ کے دل میں ڈالا ہے، جو ان (تمام کتابوں) کی جو ان سے پہلے ہیں تصدیق کرتی ہے، اور جو اس پر ایمان لاتے ہیں ان کی رہبری کرتا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ

ہے اور انہیں (کامیابی کی) بشارت دیتا ہے۔ جو اللہ اور اس کے فرشتے اور رسولوں اور جبرئیل اور میکائیل کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے تو یقیناً

فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَ مَا يَكْفُرُ بِهَآ

اللہ (بھی) ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ اور یقیناً ہم نے (تو) آپ کی طرف (بالکل) صاف صاف آیات اتاری ہیں اور صرف فاسق ہی ان کا

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

انکار کرسکتے ہیں۔ اور کیا جب کبھی انہوں نے عہد باندھا تو ان میں سے ایک جماعت نے اس کو پس پشت نہیں ڈال دیا، بلکہ اکثر نے

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ

(تو سرے سے) مانا ہی نہیں۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایسا رسول آیا جو اس کتاب کو سچا بتاتا تھا، جو ان کے پاس تھی تو اہل

مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

کتاب میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو (بھی) پس پشت ڈال دیا، جیسا کہ انہیں معلوم ہی نہیں (کہ یہ اللہ کی کتاب ہے)۔

وَ اتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ

اور ایسے لوگوں نے اس چیز کی پیروی شروع کردی جو شیطانوں نے سلیمانؑ کی بادشاہت کے زمانہ میں (سلیمانؑ کے نام سے) گڑھ لیا تھا،

وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ

حالانکہ سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا؛ بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھانے لگے، اور (اس جادو کی پیروی شروع کردی،

بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا

جو) بابل میں ہاروت و ماروت (دو فرشتوں) پر اتارا گیا تھا، اور وہ کسی کو سکھاتے وقت یہ کہتے تھے کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں، لہٰذا تم کفر

تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ

میں نہ پڑو، پس وہ ان سے جادو سیکھتے اور اس جادو سے شوہر اور بیوی میں نفاق ڈالتے تھے، اور خدا کے حکم کے سوا کسی کا بھی کچھ

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ

بگاڑ تھوڑے ہی کرسکتے ہیں اور سیکھتے بھی وہ چیزیں ہیں جو ان کو نقصان دے اور فائدہ نہ دے سکے اور یقیناً یہ جانتے ہیں کہ جس نے ایسی

عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۟ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا

جنس خریدی (یعنی جادو جیسی) تو آخرت میں اس کے لیے کچھ بھی نہیں، کاش انہیں علم ہوتا کہ کس قدر بری چیز کے بدلے اپنی جانوں کو بیچ رہے ہیں

يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع ۱۲ ۱۲

(اور کیا ہی اچھا ہوتا) جو وہ یہ جان لیتے کہ اگر وہ ایمان لائیں گے اور پرہیزگار بن جائیں تو خدا کی طرف سے بہت اچھا اجر ملے گا۔

تفسیر

حضرت جبرئیلؑ وہ فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں پر وحی لاتے رہے، اور وحی کے ذریعہ منافقوں اور کافروں کو عذاب سے ڈرایا جاتا رہا، انہوں نے بجائے نصیحت حاصل کرنے اور اپنی شرارتوں سے باز آنے کے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ فرشتے جبرئیلؑ وغیرہ ہمارے دشمن ہیں، جو ایسی وحی لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جو فرشتوں سے دشمنی رکھے اور میری نازل کی ہوئی کتاب یعنی قرآن کا انکار کرے، وہ حقیقت میں ان فرشتوں سے نہیں بلکہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے؛ کیونکہ فرشتے تو میرے حکم کے تابع ہیں، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کو پس پشت ڈالنے سے یعنی ان کی تعلیمات کو نظر انداز کرنے سے خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے، مسلمانوں کو خاص طور پر اس سے ڈرنا چاہیے۔ سب سے اخیر میں یہودیوں کی اس بات کو جھٹلایا گیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام جادوگر تھے، یا ہاروت وماروت جادو سکھاتے تھے؛ کیونکہ سلیمان علیہ السلام تو خداوند کریم کے پیغمبر ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتے اور فرشتے خدا کے حکم کے تابع ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتے، اور کوئی چیز بغیر خدا کے حکم کے نہ نقصان پہنچا سکتی ہے نہ فائدہ۔

فائدہ

قرآن قلب نبی آخر الزماںؐ پر نازل ہوا ہے؛ اس لیے اس کی جگہ دل ہے، کیوں نہ ہو، محبوب کا کلام بھی محبوب ہوتا ہے، سب

سے مفلس وہ ہے جس کا عاقبت میں کوئی حصہ نہ ہو اور دنیا کے بدلے دین کو بیچ ڈالے۔

رَاعِ	متوجہ ہو	اُنْظُرْ	نظر کرو، متوجہ ہو	اِسْمَعُوْا	سنو
یَوَدُّ	دوست رکھتے ہیں، پسند کرتے ہیں			یَخْتَصُّ	خاص کرتا ہے
اَهْلِ الْكِتٰبِ	کتاب والے جیسے یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میرے پاس ہے۔				
نَنْسَخْ	منسوخ کرتے ہیں	نُنْسِ	بھلا دیتے ہیں، ذہنوں سے فراموش کر دیتے ہیں		
نَاْتِ	ہم لاتے ہیں	وَلِیّ	دوست	نَصِیْرٍ	مددگار
تُرِیْدُوْنَ	تم ارادہ کرتے ہو	تَسْـَٔلُوْا	تم سوال کرو، پوچھو	سُئِلَ	سوال کیا گیا
یَتَبَدَّلِ	بدل ڈالے	قَدْ	بیشک، تحقیق	وَدَّ	دوست رکھتے ہیں، چاہتے ہیں
یَرُدُّوْنَ	لوٹائیں، پھیر دیں	حَسَدًا	حسد کی بنا پر، بوجہ حسد کے	تَبَیَّنَ	بیان کیا، ظاہر ہوا
فَاعْفُوْا	تو معاف کرو	اِصْفَحُوْا	درگزر کرو، خیال نہ کرو	تَجِدُوْهُ	اس کو پاؤ گے
مَا تُقَدِّمُوْا	جو آگے بھیجو گے، مرنے سے پہلے جو اچھے کام کرو گے			یَدْخُلَ	داخل ہوگا
هَاتُوْا	لاؤ	بُرْهَانَ	دلیل، سند	اَسْلَمَ	اسلام لایا، سر جھکایا، سونپ دیا
وَجْهَ	منہ، چہرہ	مُحْسِنٌ	احسان کرنیوالا، نیکی کرنیوالا		

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ

اے ایمان والو! (پیغمبر علیہ السلام کو متوجہ کرنا ہو تو) ''راعنا'' مت کہو، بلکہ ''انظرنا'' کہو، اور (وہ جو کچھ کہیں وہ دل لگا کر) سنو، (باقی

وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا

رہے) کافر لوگ (تو ان) کے لیے دردناک عذاب ہے، اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہیں (ذرا بھی) اس بات پر خوش

الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

نہیں ہیں کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر کوئی خیر (یعنی قرآن) نازل کیا جائے، لیکن اللہ (تو) جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے

مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ

چن لیتا ہے، کیونکہ وہ بڑا فضل والا ہے۔ ہم جو کسی آیت (کے حکم کو) منسوخ کردیتے ہیں یا فراموش ہوجانے دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا

بِخَیْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ

اسی کی مثل نازل بھی کردیتے ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین کی

اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ

بادشاہی اللہ ہی کے واسطے ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہارا دوست اور مددگار ہو۔ (مسلمانو!) کیا تم (بھی) چاہتے ہو کہ

وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ؕ

جس طرح پہلے زمانہ میں حضرت موسیٰؑ سے (بیہودہ) سوالات کیے گئے تھے ویسے ہی تم بھی اپنے رسول سے (بیہودہ) سوالات کرو، (یاد رکھو)

وَ مَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ

جس (کسی) نے بھی ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو چاہتے

الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ

ہیں کہ تم لوگوں کو ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹا دیں، (یہ سب کچھ محض) حسد کی وجہ سے (کرتے ہیں) جو کہ ان کے دلوں میں

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ

ہے، ورنہ سچائی (تو) ان پر ظاہر ہو چکی ہے، (خیر) تم لوگ معاف اور درگزر کرتے جاؤ، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے، بلاشبہ وہ ہر

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

چیز پر قادر ہے۔ اور نمازیں پابندی سے پڑھتے جاؤ اور زکوۃ دیئے جاؤ (؛ کیونکہ) جو کچھ بھلائی پہلے سے اپنے واسطے بھیجو گے اس کو خدا کے

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ قَالُوْا

یہاں پاؤ گے، کیونکہ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کو دیکھ رہا ہے۔ (یہود) کہتے ہیں کہ یہودیوں (کے) اور (نصاریٰ کہتے

لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ

ہیں کہ) نصرانیوں کے سوا کوئی جنت میں ہرگز نہیں جا سکتا، یہ تو صرف ان کے دل بہلانے کی باتیں ہیں، (ورنہ اے پیغمبر!) آپ (ان

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ

سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو (ذرا) اپنی دلیل (تو) پیش کرو، سن لو (سچ تو یہ ہے کہ) جس (کسی) نے (بھی) اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا چہرہ

مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع ۱۳ ۹ ۱۴

جھکا دیا اور اچھے کام (بھی) کرتا رہا تو وہ اپنے پروردگار کے یہاں اپنا بدلہ (ضرور) پائے گا، نہ اسے کچھ خوف ہوگا نہ کسی طرح کا غم ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں مسلمانوں کو دوسری قوموں کی شرارت سے آگاہ رہنے اور بچے رہنے کی تعلیم دی گئی ہے، پھر ان سے درگزر کرنے کو کہا گیا ہے، پھر نماز و زکات کی تعلیم اور مرنے سے پہلے نیکیوں کا ذخیرہ کر لینے کی تاکید ہے اور اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ بغیر مسلمان ہوئے دوسری قوموں کا جنتی ہونا ناممکن ہے۔

لَيْسَ	نہیں، نہ	يَتْلُوْنَ	تلاوت کرتے ہیں	كَذٰلِكَ	اسی طرح
يَحْكُمُ	حکم کرے گا، فیصلہ کرے گا	فِيْمَا	جس میں	يَخْتَلِفُوْنَ	اختلاف کرتے ہیں
اَظْلَمُ	بہت بڑا ظالم	مِمَّنْ	کون جو	مَنَعَ	منع کرتا ہے، روکتا ہے
مَسٰجِدَ	(جمع واحد مسجد) بہت سی مسجدیں	يُذْكَرَ	ذکر کیا جائے، عبادت کیا جائے	سَعٰى	کوشش کی
خَرَابِ	ویران، برباد	خَآئِفِيْنَ	خوف کرتے ہوئے، ڈرتے ہوئے	مَشْرِقُ	مشرق، پورب
مَغْرِبُ	مغرب، پچھم	اَيْنَمَا	جس طرف	ثَمَّ	وہیں، اسی جگہ

وَاسِعٌ	وسعت والا	وَلَدًا	اولاد	بَلْ	بلکہ
قٰنِتُوْنَ	فرمانبردار	بَدِيْعُ	پیدا کرنے والا، موجد	قَضٰى	مقرر کرتا ہے، پورا کرتا ہے
كُنْ	ہوجا	فَيَكُوْنُ	ہوجاتا ہے، ہوجائے گا	يُكَلِّمُ	کلام کرتا ہے، بات کرتا ہے
تَاْتِيْ	آئے	بَيَّنَّا	ہم نے بیان کیا	بَشِيْرًا	خوشخبری دینے والا
نَذِيْرًا	ڈرانے والا	تَرْضٰى	راضی ہوں گے	مِلَّةٌ	مذہب، دھرم
اِتَّبَعْتَ	پیروی کی تو نے	اَهْوَآءَ	خواہشیں		

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۖ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى
یہود کہتے ہیں کہ عیسائی کسی راہ پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہود کسی راہ پر نہیں، حالانکہ دونوں
شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ
(اللہ کی) کتاب پڑھتے ہیں ،ٹھیک ایسی ہی بات یہ جاہل لوگ بھی کہتے ہیں (اچھا سن لو)، قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان (حاکم
فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ
ہوگا) جس بات میں یہ جھگڑتے ہیں (ان سب کا) فیصلہ کردے گا۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو خدا کی مسجد میں خدا کے نام
مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ
لیے جانے کو روکے،اور اس کے برباد کرنے کی کوشش کرے، یہ لوگ اس لائق نہیں کہ مسجد میں قدم رکھیں
يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ڛ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾
مگر ڈرتے ڈرتے، ایسے ہی لوگوں کے لیے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ اور (دیکھو) پورب ہو یا پچھم (ساری دنیا)
وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾
اللہ ہی کی ہے، جس طرف (بھی) تم رُخ کرلو، ادھر ہی اللہ کا رُخ ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے۔
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
اور وہ یہ (بھی) کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اولاد رکھتا ہے، (حالانکہ) وہ (ان سب چیزوں سے) پاک ہے، زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی
كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا
کا ہے اور وہ سب اس کے تابعدار ہیں۔(اور وہی) آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے، جب کسی کام (کے کرنے) کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی
فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا
نسبت کہتا ہے کہ ''ہوجا'' وہ کام (فوراً) ہوجاتا ہے، اور جو کچھ جاہل کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بات چیت کیوں نہیں کرتا، یا ہمارے
يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ۭ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی، ان سے پہلے جو لوگ ہوگزرے ہیں وہ بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے، اس بارے میں پہلے اور پچھلے سب

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

کے دل ایک جیسے ہیں، اور ہم نے تو یقین رکھنے والوں کے لیے کتنی ہی نشانیاں بیان کردی ہیں۔ (اے پیغمبر!) ہم نے آپ کو سچا دین

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۹﴾

دیکر بھیجا ہے، آپ (ایمان والوں کو) خوشخبری دینے والے اور (کافروں کو عذاب سے) ڈرانے والے ہیں اور دوزخیوں کے متعلق آپ

وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ

سے نہ پوچھا جائے گا، (اے پیغمبر!) یہود و نصاریٰ آپ سے خوش ہونے والے نہیں، جب تک آپ ان کے مذہب کی پیروی نہ کرو، کہہ دو کہ

هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ لَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ

حقیقی راہ تو وہی ہے جو اللہ نے بتلائی ہے اور (یاد رکھو) قرآن کے اترنے پر بھی اگر تم آپ ان کے خواہشات کی پیروی کی تو پھر اللہ سے بچانے

مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ

والا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا، اور جن لوگوں کو ہم نے قرآن مجید دیا ہے وہ اس کو پڑھتے رہتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے،

تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ع ۱۴ ۹ ۱۴

یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو اس کا انکار کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے تباہی و بربادی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہود اور نصاریٰ کے آپس میں جھگڑنے کا ذکر ہے، پھر مسجد کے آباد رکھنے والوں کی بڑائی اور ویران کرنے والوں کی برائی بیان کی گئی ہے، ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے اور جو کچھ ہے اسی کا ہے، نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ ہم ان چیزوں سے پاک ہیں، پھر جہالت کی برائی بیان کرکے قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا ذکر ہے، اور اسی پر مسلمانوں کو جمع رہنے کی تاکید ہے۔

اِبْتَلٰی	آزمایا، امتحان لیا	اِبْرٰهٖمَ	حضرت ابراہیمؑ	كَلِمٰتٍ	چند باتیں
اَتَمَّ	پورا کیا، بجالایا	اِمَامًا	امام	ذُرِّیَّةٌ	اولاد
یَنَالُ	پہنچے گا، پائے گا	بَیْتَ	گھر، خانہ، جگہ	مَثَابَةً	ثواب، عبادت خانہ
اٰمِنًا	امن والا	مَقَامِ	مقام، جگہ	مُصَلًّی	جائے نماز، نماز پڑھنے کی جگہ
اِسْمٰعِیْلَ	اسمٰعیل علیہ السلام	طَهِّرَا	تم دونوں پاک کرو	طَآئِفِیْنَ	طواف کرنے والے
عٰكِفِیْنَ	اعتکاف کرنے والے	سُجُوْدِ	سجدہ کرنے والے	اِجْعَلْ	کردے
اُمَتِّعُ	فائدہ دوں گا	اَضْطَرُّ	بے بس کرونگا	مَصِیْرُ	پھر جانے کی جگہ
یَرْفَعُ	اٹھاتا ہے	قَوَاعِدَ	بنیادیں	تَقَبَّلْ	قبول فرما
مِنَّا	ہم سے	مُسْلِمَیْنِ	دو مسلم، دو فرمانبردار	اُمَّةً	امت، ایک جماعت

مَنَاسِكَ	عبادت کے طریقے	تُبْ	متوجہ ہو	اِبْعَثْ	بھیج، اٹھا
حِكْمَةَ	حکمت، عقل کی باتیں	يُزَكِّيْ	پاک کرے	عَزِيْزُ	زبردست، غالب

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو (وقتاً فوقتاً) میں نے تم پر کیں، اور (اس بات کو بھی کہ) میں نے تمہیں تمام عالم پر فضیلت
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ
دی تھی، اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی کے ذرہ برابر (بھی) کام نہیں آئے گا نہ کسی سے فدیہ لیا جائے گا اور نہ کسی کی شفارش
وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ
قبول کی جائے گی اور نہ ان کی مدد ہوگی، (کیا وہ واقعہ بھول گئے ہو) جب ابراہیم کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور ابراہیمؑ
فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ قَالَ
نے انہیں پورا کر دکھایا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا: اچھا اب تمہیں تمام آدمیوں کا پیشوا بناتا ہوں، وہ بولے میری اولاد میں سے بھی، اللہ تعالیٰ نے
لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
فرمایا: (ہاں لیکن) میرا عہد ظالموں کے بارے میں نہیں ہے، اور (اے بنی اسرائیل وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے
وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
لیے عبادت اور امن کی جگہ قرار دیا، اور (حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالو اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل (علیہما السلام) سے
وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ
عہد لے لیا تھا کہ وہ دونوں میرے گھر کو طواف، اعتکاف، اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک اور صاف کرتے رہیں، (اور
قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ
تمہیں یاد ہوگا) جب (ہم سے) ابراہیمؑ نے یہ دعا مانگی کہ اے میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا اور اس میں رہنے والوں کو پھلوں سے
اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا
رزق عطا فرما، جو بھی ان میں سے اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائیں، تو جواب ملا (کہ ہاں یہ بھی ہوگا؛ لیکن) جو (ہماری آیات سے) انکار
ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ
کرے گا تو اسے (گو دنیا میں) میں تھوڑا نفع پہنچاؤں گا (لیکن آخر کار) اسے دوزخ کے عذاب کی طرف چار و ناچار چلنے کا حکم ہوگا اور وہ (لوٹ
الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ
آنے کے لیے) بری جگہ ہے، اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور کہہ رہے تھے کہ) ہمارے
اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ
پروردگار! ہماری اس خدمت کو قبول فرما اور بیشک تو ہر بات کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بندہ بنالے،

ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

اور ہماری آل و اولاد میں سے (بھی) ایک فرمانبردار امت پیدا کردے اور ہمیں عبادت کے طریقے بتادے، اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو بہت

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ

توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما، جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۵/۸/۱۵

اور ان کو کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں (کفر وشرک کی نجاست سے) پاک کردے، بیشک تو (سب پر) غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بنی اسرائیل کو قیامت سے ڈرایا گیا ہے کہ اس دن صرف اچھے عمل کام آئیں گے کسی کی سفارش کام نہ آئے گی، اس لیے تم کو چاہیے کہ اس کتاب قرآن پر ایمان لاؤ؛ کیونکہ یہ اس رسول کی طرف بھیجی گئی ہے جس کے لیے تمہارے پیشوا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بناتے وقت دعا مانگی تھی، اب تمہارا اس سے انکار کرنا گویا ابراہیم علیہ السلام کے دین سے منکر ہونا ہے۔ قرآن پر ایمان لانے سے ہر قوم نفع اٹھا سکتی ہے، کیونکہ یہ کتاب تمام قوموں کے لئے مشترکہ ہدایت نامہ ہے، جو اس کتاب پر عمل کرے گا کامیاب ہوگا اور جو اس کو نہ مانے گا اس کی دین و دنیا خراب ہوگی۔

سَفِهَ	بیوقوف، نادان، کم عقل	مِلَّةِ	مذہب، دھرم	يَرْغَبُ	پھرتا ہے، روگردانی کرتا ہے
اَسْلِمْ	مسلم ہو، اسلام لاؤ	صٰلِحِيْنَ	نیک بندے، جمع صَالِحٌ کی	اِصْطَفَيْنَا	ہم نے چن لیا، پسند کرلیا
حَضَرَ	حاضر ہوئی، آئی	وَصّٰى	وصیت کی	اَسْلَمْتُ	میں مطیع ہوا، اسلام لایا
حَنِيْفًا	یک سو، جس میں کجی نہ ہو	خَلَتْ	گزر گئے، چل بسے	اِلٰهًا	معبود، پوجنے کی چیز
اَحْسَنُ	بہتر، اچھا، بہت خوب	صِبْغَةَ رنگ		شِقَاقٍ	خلاف، مخالف	اَسْبَاطِ اولاد، اہل وعیال
اَعْمَالُ	جمع عَمَلٌ، بہت سے کام	اَتُحَآجُّوْنَنَا	کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو	عٰبِدُوْنَ	عبادت کرنے والا، جمع عَابِدٌ کی
شَهَادَةً	شہادت، گواہی	كَتَمَ	چھپاتا ہے، پردہ پوشی کرتا ہے	مُخْلِصُوْنَ	جمع مُخْلِصٌ کی، خالص کرنے والے

وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي

اور ملت ابراہیمی سے وہی رُوگردانی کرے گا جو اپنی ذات ہی سے احمق ہو، اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں بھی (اپنا) منتخب

الدُّنْيَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ

بندہ قرار دیا اور آخرت میں (بھی) وہ صالحین سے ہوں گے، (تمہیں یاد ہے) جب ان کے پروردگار نے ان سے کہا تھا: اسلام لاؤ، تو وہ بولے

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ

میں تو رب العالمین کا فرمانبردار ہوتا ہوں، اور انہوں نے اس بات کو اپنے بیٹوں اور یعقوبؑ کو وصیت کردی کہ اے بیٹو!

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین اسلام کو پسند فرمایا ہے ؛ اس لیے تم اسلام کے علاوہ کسی اور حالت پر جان مت دینا ، کیا تم اس وقت

شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ

موجود تھے جب یعقوبؑ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا، (بتاؤ) میرے بعد تم کس کی عبادت کیا کروگے، وہ

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ

بولے ہم آپ کے معبود اور آپ کے باپ داداؤں یعنی ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ کے معبود واحد ہی کی عبادت کریں گے اور ہم اس کے

وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

مطیع ہیں۔ (تو اے بنی اسرائیل! ایسے فرمانبرداروں کی) امت گزر چکی، اور ان کو ان کے کیے کا پھل ملے گا اور (رہے تم سو) تم (بھی ہماری

مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ قَالُوْا

نافرمانی کی وجہ سے) اپنے کیے کا مزہ چکھو گے،اور تم سے تمہارے آباؤ و بزرگان دین کے اعمال کے بارے میں کچھ نہ پوچھا جائے گا۔(اے

كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ

مسلمانو!) یہ لوگ (تم سے) کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہونا راہ ہدایت پر آنا ہے، جواب دو (کہ نہیں)؛ بلکہ ملت ابراہیمی کی اتباع یکسوئی

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى

کے ساتھ کرنا راہ ہدایت پر آنا ہے اور وہ مشرکین سے نہ تھے۔ پھر کہہ دو: ہم تو اللہ پر ایمان لائے اور اس قرآن پر جو اس نے ہماری طرف

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى

نازل کیا اور جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر کتابیں نازل ہوئیں، اور جو (حکمت کی باتیں) موسیٰ عیسیٰ اور ہر نبی کو

وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

اس کے رب کی طرف سے عطا کی گئیں اور ہم (تمہاری طرح) نبیوں میں تفریق (بھی) نہیں کرتے اور ہم اسی خدا کے مطیع ہیں۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ

پھر اگر یہ لوگ تمہاری طرح ایمان لے آئیں تو (سمجھ لو کہ) یہ ہدایت پا گئے اور اگر اس سے منہ موڑیں تو ضدی ہیں، (اے محمد ﷺ) اللہ

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ

آپ کو ان (کے شر) سے (بچانے کے لیے) کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے، (آپ کہہ دیجئے کہ) ہم تو خدائی رنگ میں رنگے جاچکے

مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ

ہیں، بھلا اللہ کے رنگ سے بہتر کونسا رنگ ہوسکتا ہے اور ہم تو اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم ہم سے اللہ کے بارے میں

وَهُوَ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ

جھگڑتے ہو کہ وہ ہمارا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) اور (دیکھو) ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں، اور تمہارے اعمال تمہارے لیے

مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

ہیں اور ہم تو اسی پروردگار کی خاص عبادت کرتے ہیں، (اے محمدؐ) کیا وہ کہتے ہیں کہ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ و یعقوبؑ اور ان کی اولاد

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ

یہودی یا نصرانی تھے۔ (ان سے ذرا) پوچھئے کہ وہ زیادہ جانتے ہیں یا اللہ۔ (اور اتنا کہہ دیجئے کہ) اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہوسکتا جو

شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ

خدا کی بھیجی ہوئی شہادت کو چھپائے رکھے، (جیسے تم کر رہے ہو) اور اللہ تمہارے (ان) کاموں سے بے خبر (تو) نہیں ہے۔ (ابراہیمؑ وغیرہ

قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ

کی) امت تو گزر چکی، (تمہیں ان سے کیا) وہ اپنا پاویں گے اور تم اپنا کیا پاؤ گے، اور تم سے ان کے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہوگا

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع ١٦

(بلکہ تمہارے اعمال پوچھے جائیں گے)۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتلایا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین بھی یہی دین اسلام تھا اور انہوں نے اپنے بیٹوں اور ان کی اولاد کی اولاد کو بھی یہی وصیت کی تھی کہ ہمیشہ مسلمان رہیں اور صرف ایک خدا کی عبادت کرتے رہیں، پھر بنی اسرائیل سے کہا گیا ہے کہ تمہارا یہ کہنا فضول ہے کہ یہودی یا نصرانی ہوجانے سے راہ ہدایت پر آسکتے ہو، نہیں! بلکہ اصلی سیدھا راستہ وہی ہے جو تمہارے پہلے بزرگان دین اور انبیاء کا راستہ ہے، یعنی اسلام، پھر مسلمانوں سے خطاب ہے کہ ان سے کہہ دو کہ ہم ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور ہر نبی کی طرف جو کتابیں نازل کی گئیں، اور جو احکامات انہیں ملے، ان پر بھی اور ہم کسی میں تفریق نہیں کرتے، اے یہودیو! اگر تم بھی اس طرح ایمان لے آؤ تو ہدایت پاؤ گے ورنہ تمہیں تمہاری ہٹ دھرمی کی سزا مل کر رہے گی، خدا تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں، تمہارا یہ کہنا کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد یہودی تھے یا نصرانی۔ اللہ کو تم سے زیادہ علم ہے اور تم جان بوجھ کر جو ٹھیک باتوں کو جھٹلا رہے ہو تو اس کی سزا ضرور پاؤ گے۔

سَيَقُوْلُ	ضرور کہیں گے، عنقریب کہیں گے	وَلّٰى	پھیر دیا	قِبْلَةِ	قبلہ
وَسَطًا	وسط معتدل بہتر	يَتَّبِعُ	تابع ہوتا ہے پیروی کرتا ہے	يَنْقَلِبُ	پھر جاتا ہے، پیچھے ہٹ جاتا ہے
عَقِبَيْهِ	ایڑیاں	يُضِيْعَ	ضائع کرے گا	رَءُوْفٌ	شفیق، شفقت کرنے والا
تَقَلُّبَ	پھرنا، اٹھنا	نُوَلِّيَنَّ	ہم ضرور پھیر دیں گے	شَطْرَ	طرف
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	کعبہ شریف	حَيْثُ	جہاں کہیں	يَعْرِفُوْنَ	پہچانتے ہیں
مُمْتَرِيْنَ	شک کرنے والے، شبہ کرنے والے				

الجزء ۲

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ

اب تو بیوقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمان اپنے قبلہ (بیت المقدس) سے کیوں پھر گئے، آپ فرما دیجئے کہ پورب

الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ

ہو یا پچھم سب اللہ ہی کے لیے ہے جسے وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ پر چلاتا ہے، اور (مسلمانو! جس طرح ہم نے اب تم کو ٹھیک قبلہ بتا دیا ہے)

اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

اسی طرح ہم نے تم کو معتدل (بہتر) اُمت بنایا ہے تاکہ اور لوگوں کے مقابلہ میں گواہ بنو، اور تمہارے مقابلہ میں رسول اللہ گواہ بنیں اور (اے

وَ مَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ

محمدؐ!) آپ جدھر نماز پڑھتے تھے ہم نے اسے اس لیے قبلہ ٹھہرا دیا تھا تاکہ معلوم ہوجائے کہ کون لوگ اللہ کے رسول کی پیروی کرنے

مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ

میں سچے ہیں اور کون الٹے پاؤں پھر جانے والے ہیں اور (اس میں شک نہیں کہ) ہدایت یافتہ لوگوں کے سوا اور سب کے لیے (اس

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

معاملہ میں) بڑی سخت آزمائش تھی اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کردے وہ تو لوگوں پر بڑی نرمی کرنے والا ہے اور رحمت والا ہے۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠

ہم آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں، یقین کیجئے عنقریب ہم آپ کا رخ ایسے قبلہ کی طرف پھرا دینے والے ہیں

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

جس سے آپ خوش ہوجائیں، اچھا اب آپ اپنا منہ (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف پھیر لیا کیجئے اور (مسلمانو!) تم لوگ بھی جہاں

شَطْرَهٗ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ

کہیں ہوا کرو (نماز میں) اسی طرف منہ کر لیا کرو، اور جن لوگوں کو کتابیں دی گئی ہیں، وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک ان کے رب کا حکم

وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ لَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ

ہے اور اللہ ان کی کاروائیوں سے بے خبر نہیں، اگر آپ اہل کتاب کے سامنے تمام دلیلیں پیش کردیں جب بھی یہ لوگ آپ کے قبلہ کی

اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَ مَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَ مَا بَعْضُهُمْ

پیروی کرنے والے نہیں اور آپ بھی ان کے قبلہ کی پیروی نہیں کرسکتے، (حقیقت تو یہ ہے کہ) ان میں سے کوئی فریق بھی دوسرے

بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ

فریق کے قبلہ کی پیروی کرنے والا نہیں۔ (مسلمانو! یاد رکھو) اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی باوجودیکہ (اس بارے میں)

وقف لازم

الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ

تمہیں علم حاصل ہوچکا ہے تو یقیناً نافرمانی کرنے والوں میں سے ہوجاؤ گے، جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ محمدؐ کو اس طرح

وقف منزل

كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچان لیتے ہیں (لیکن اس پر بھی) ان میں ایک گروہ ایسا ہے جو جان بوجھ کر سچائی کو چھپاتا ہے۔

ع ۱۷

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

(اے محمدؐ!) آپ کا رب جو کچھ کہے وہی حق ہے آپ ہرگز شک نہ کیجئے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا قبلہ برحق ہے اور اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس سمت کو چاہے قبلہ قرار دے اس میں کسی کو اعتراض کا موقع نہیں اور امت محمدیہ ﷺ کی تعریف ہے، ہٹ دھرمی کی برائیاں بیان کی گئی ہیں پھر اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی خواہشوں کے سوا دوسرے کی خواہشوں پر نہیں چلنا چاہئے؛ کیونکہ ساری خرابیوں کی جڑ یہی ہے۔

وِجْهَةٌ	ایک طرف	مُوَلِّيْ	منہ پھیرنے والا، رخ کرنے والا	اِسْتَبِقُوْا	دوڑو، سبقت کرو
خَيْرٰتِ	بھلائی، نیکی	فَوَلِّ	پھیر	لِئَلَّا	تاکہ نہ
لَا تَخْشَوْا	نہ ڈرو	لِاُتِمَّ	تاکہ پوری کروں؛ تاکہ تمام کروں	اُشْكُرُوْا	شکر کرو
لَا تَكْفُرُوْنِ	میری ناشکری نہ کرو				

وقف النبی

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ

(دیکھو) ہر ایک (گروہ) کے لیے ایک سمت (مقرر) ہے جس کی طرف وہ (عبادت کے وقت) منہ پھیر لیتا ہے، پس نیکیوں میں ایک دوسرے

مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

سے سبقت (لے جانے کی کوشش) کرو خواہ تم کہیں بھی ہوگے مگر اللہ تم کو اکٹھا کردے گا؛ کیونکہ اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ

(اے محمدؐ!) آپ جہاں کہیں سے بھی نکلیں اپنا منہ (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف کرلیا کریں، بیشک (یہ قبلہ) تمہارے رب کی

مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

طرف سے حق ہے اور اللہ تمہارے کیے ہوئے کاموں سے (ہرگز) بے خبر نہیں، اور (اے محمدؐ!) آپ جس جگہ سے بھی باہر جائیں اپنا

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ

منہ مسجد حرام کی طرف رکھئے اور (اے ایمان والو!) تم (بھی) اپنا منہ اسی طرف کرلیا کرو

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

تاکہ آدمیوں کو تم سے حجت کرنے کا موقع نہ ملے البتہ جو لوگ بے انصاف ہیں تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو (اس کے علاوہ یہ

معانقة ۳

وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا

حکم تم کو اس لیے دیا گیا ہے کہ) ہم اپنی نعمت تم پر پوری کریں، اور تم ہدایت یافتہ ہو۔ ایسا ہی (ایک احسان ہم نے تم پر یہ بھی کیا ہے کہ)

مِنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ

تمہارے میں سے ایک رسول تمہاری طرف بھیجا جو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے تم کو پاک کرتا ہے، قرآن مجید اور حکمت سکھاتا ہے اور ایسی

مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ ع ١٨ ٥ ٢

ایسی باتیں بتاتا ہے جسے تم نہیں جانتے تھے، تو مجھے یاد کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میرا احسان مانو اور میری ناشکری مت کرو۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی مسجد حرام کے قبلہ بنائے جانے کا ذکر ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ کعبہ کا قبلہ بنایا جانا اور رسول خدا کا تشریف لانا، اور قرآن جیسی کتاب کا اترنا ایسی باتیں ہیں جن کا ہر مسلمان کو شکریہ ادا کرنا چاہیے، بلکہ دوسری قوموں کو بھی۔

فائدہ

اچھے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے کا حکم ہے۔ خوف صرف خدا ہی کا کرنا چاہیے۔ قرآن حکمت کی باتیں بھی سکھاتا ہے، یہ بڑی بات ہے کہ بندے جب خدا کو یاد کرتے ہیں تو خدا بھی ان کو یاد کرتا ہے، خدا کا احسان ماننا چاہیے اور اس کی شکر گزاری کرنی چاہیے، ناشکری کے پاس بھی نہیں جانا چاہیے۔

صٰبِرِيْنَ	جمع صابر کی، صبر کرنے والا	نَبْلُوَنَّ	ہم ضرور آزمائیں گے	جُوْع	بھوک
نَقْصٍ	نقصان، کمی، گھاٹا	اَمْوَالٍ	جمع مال کی، بہت مال	اَصَابَتْ	پہنچی، آئی
صَلٰوةٌ	درود، رحمت، نماز	صَفَا	خانہ کعبہ کے نزدیک ایک پہاڑ	مَرْوَةَ	خانہ کعبہ کے نزدیک ایک پہاڑ ہے
شَعَآئِرِ	نشانیاں، یادگاریں	اِعْتَمَرَ	عمرہ کرے، چھوٹا حج کرے	جُنَاحَ	خرابی، گناہ
يَطَّوَّفَ	طواف کرتا ہے، چکر لگاتا ہے	تَطَوَّعَ	خوشی سے کرتا ہے	شَاكِرٌ	قدردان
يَلْعَنُ	لعنت کرے گا یا کرتا ہے	لٰعِنُوْنَ	لعنت کرنے والے	تَابُوْا	انہوں نے توبہ کی
اَصْلَحُوْا	انہوں نے اصلاح کی	بَيَّنُوْا	بیان کیا انہوں نے، ظاہر کیا، واضح کیا	اَتُوْبُ	میں توبہ کرتا ہوں، باز آتا ہوں
مَاتُوْا	وہ مرے، فوت ہوگئے	اَجْمَعِيْنَ	سب کے سب	يُنْظَرُوْنَ	وہ ڈھیل دیے جائیں گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ وَ لَا

مسلمانو! صبر اور نماز کے ذریعہ (خدا کی) مدد چاہو اور یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے، اور (دیکھو) جو اللہ کے

تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾

راستے میں لڑتے ہوئے مارے جائیں انہیں مردہ (ہرگز) نہ کہو، بلکہ وہ (تو ہمیشہ کے لیے) زندہ ہوگئے؛ لیکن تم اس کو نہیں سمجھ سکتے،

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ

اور ہم ضرور کچھ خوف کچھ بھوک (کی سختی) کچھ مال اور جان اور پھلوں (یا فصلوں) کے نقصان وغیرہ سے تمہیں آزمائیں گے

وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا

اور (اے محمدؐ!) آپ ایسے صبر کرنے والوں کو (جنت کی) خوشخبری دے دیجئے کہ جب وہ مصیبت سے دوچار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

(پیدا ہی) اسی اللہ کے لیے ہوئے ہیں اور (مرنے کے بعد) اسی کی طرف جانا ہے، ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی خاص وعام رحمتیں

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ

نازل ہوتی ہیں اور ایسے ہی لوگ ہیں جو کہ ہدایت یافتہ ہیں، صفا اور مروہ یقیناً خدا کی قائم کی ہوئی نشانیوں میں سے ہیں پس جو کوئی بیت

حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ

اللہ (یعنی خانہ کعبہ کا) حج کرے یا عمرہ کرے تو کوئی بری بات نہیں، اگر وہ ان دونوں پہاڑوں کا طواف (بھی) کرلے اور جو اپنی خوشی سے

خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ

کوئی نیک کام کرے تو اللہ نیکوکاروں کا بڑا قدر دان ہے اور وہ صاحب علم ہے، اور ضرور ایسے لوگوں پر جو ہماری نازل کی ہوئی صاف اور واضح

وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ

دلیلوں کو اور ہدایت کی باتوں کو بعد اس کے کہ ہم نے عام لوگوں کی ہدایت کے لیے انہیں کتاب میں بیان کردیا ہے، چھپاتے ہیں، اللہ کی

وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا

پھٹکار ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی بھی ان پر لعنت، لیکن جو لوگ (اپنی اس حرکت سے) باز آکر اپنی اصلاح کرلیں اور (ان واضح دلیلوں

فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور ہدایت کی باتوں کو) بیان کرنا شروع کردیں، میں بھی ان پر متوجہ ہوجاؤں گا؛ کیونکہ میں تو ہوں ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان۔

كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ

ہاں ایسے لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے، فرشتوں کی طرف سے اور تمام

اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ ۙ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

لوگوں کی طرف سے لعنت برستی ہے، وہ اس لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے اور نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا اور نہ ان کو مہلت ملے گی۔

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ ع ۱۹ / ۱۱

(لوگو!) اور تمہارا ایک ہی معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں خدائے تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو زندگی کہا گیا ہے، پھر ان چیزوں کا ذکر ہے جن سے آدمی کی ہمت اور صبر کا پتہ چلتا ہے اس کے بعد مستقل مزاج آدمیوں کی تعریف کی گئی ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ حج کرنا بھی خدا کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، پھر ایسے آدمیوں پر جو حق کو چھپاتے ہیں اور قرآن کی تعلیم سے انکار کرتے ہیں لعنت کی گئی ہے، بعد میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی انکار کرنے سے باز آئے تو اللہ بہت ہی رحم کرنے والا ہے، معاف کردے گا۔

فائدہ

صبر اور صلوٰۃ بڑی چیزیں ہیں، ایسوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوجاتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہوجائے پھر اور کیا باقی رہ جاتا ہے،

سبحان اللہ۔ کفر کی موت سے خدا کی پناہ۔ ایسوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں، مگر اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو ایمان والے ہوں گے ان کی طرف دیکھے گا۔ مصرعہ :

قربان نگاہے توش شوم باز نگاہے

ترجمہ: میں تیری صرف ایک نگاہ پر قربان ہو گیا، ایک نگاہ اور کیجئے۔

اِخۡتِلَافِ	آنا جانا، پھرنا، بدلنا	نَهَارِ	دن	فُلۡكِ	کشتی، جہاز
بَثَّ	بکھیر دیئے، بھلا دیئے	دَآبَّةٍ	جانور، حیوانات، چوپائے	تَصۡرِيۡفِ	پھیرنا، بدلنا، چلانا
رِيۡحِ	جمع ریح کی، ہوائیں	سَحَابِ	بادل، بدلیاں	مُسَخَّرِ	مقید، باندھے ہوئے، تابع
يُحِبُّوۡنَ	وہ محبت کرتے ہیں	تَبَرَّاَ	بیزار ہو گئے، الگ ہو گئے	اِتَّبَعُوۡا	ان کی پیروی کی گئی
اِتَّبِعُوۡا	انہوں نے پیروی کی	رَاَوُا	انہوں نے دیکھا	تَقَطَّعَتۡ	کٹ گئے، جدا ہو گئے
اَسۡبَابُ	رشتے، جوڑ، رسیاں	كَرَّةً	بار بار پھرنا، دوبارہ آنا	حَسَرٰتٍ	افسوس، جمع حسرۃ کی
خٰرِجِيۡنَ	باہر نکلنے والے، خارج ہونے والے				

اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ

اور یقیناً ان آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور جہازوں میں جو سمندر میں چلتے ہیں

فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ

جن سے لوگوں کو بہت فائدے حاصل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آسمان سے پانی برسانے میں جس سے مردہ زمین میں جان آجاتی ہے

بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ

اور اس زمین پر یہ جاندار پھیلانے میں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادل کے آسمان اور زمین کے درمیان معلق کرنے میں، سوچنے سمجھنے

بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ (١٦٤) وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّتَّخِذُ مِنۡ

والوں کے لیے (اس کے رحیم اور رحمن ہونے کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا (کو مانتے ہوئے اس) کے سوا

دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡدَادًا يُّحِبُّوۡنَهُمۡ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡٓا

دوسروں کو بھی اس کا شریک بنا لیتے ہیں، اور ان سے اتنی ہی محبت رکھتے ہیں جتنی کہ اللہ سے اور جو صرف اللہ پر ایمان رکھتے ہیں

اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوۡ يَرَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡٓا اِذۡ يَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ

(حقیقت میں) ان کی محبت تو اللہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے، کاش ایسے لوگ جو خدا کا شریک بنا لیتے ہیں وہ جب (دنیا میں) کسی مصیبت کو

اَنَّ الۡقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعَذَابِ (١٦٥) اِذۡ تَبَرَّاَ

دیکھتے تو اس بات کا خیال کر لیتے کہ تمام قوت اور طاقت صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہ بہت سخت عذاب دینے والا ہے، اور (قیامت

الَّذِيۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَتَقَطَّعَتۡ بِهِمُ

کے دن) وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی جب یہ دیکھیں گے کہ تمام رشتے کٹ چکے ہیں اور (اللہ کا) عذاب سامنے ہے تو ان سے

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ

جنہوں نے پیروی کی تھی بیزاری کا اظہار کریں گے اور وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کہیں گے : ہمیں پھر دنیا میں جانے کی اجازت

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

مل جائے تو ہم بھی ان سے اسی طرح بیزاری ظاہر کردیں جس طرح (آج) انہوں نے ہم سے ظاہر کی ہے، اسی طرح اللہ ان کے اعمال

عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع

کو باعث (پشیمانی اور) حسرت (کا موجب) بنا کر دکھائے گا اور وہ دوزخ کی آگ سے کسی طرح نکل نہیں سکیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر انسان سوچے سمجھے تو وہ ہر چیز میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر سکتا ہے، اس کے بعد بتلایا گیا ہے کہ جس سے محبت کی جائے وہ صرف اللہ ہی ہے، کیونکہ اور جو بھی ہیں مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور قیامت میں تو ہر ایک دوسرے سے جدا ہو جائے گا اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے سے محبت کرے گا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا، اسلئے ہمیں چاہیے کہ قرآن کی پیروی کریں اور صرف اللہ تعالیٰ سے محبت رکھیں۔

فائدہ

دنیا میں لوٹ کر دوبارہ آنا نہیں ہے، جو کچھ کرنا ہو اسی زندگی میں کر لینا چاہیے ورنہ پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

حَلٰلًا	حلال، جائز	طَيِّبًا	پاکیزہ، ستھرا	خُطُوٰتِ	قدموں	مُبِيْنٌ	ظاہر، کھلا، صریح
يَاْمُرُ	حکم دیتا ہے	سُوْٓءِ	برائی، بری بات، گناہ	فَحْشَآءِ	بے حیائی	اَلْفَيْنَا	ہم نے پایا
يَنْعِقُ	چلاتا ہے، پکارتا ہے	دُعَآءً	بلانا، پکارنا، آواز دینا	نِدَآءً	پکار، آواز	اِيَّاهُ	اسی کی، اسی کو
حَرَّمَ	اس نے حرام کیا	اَلْمَيْتَةَ	مردہ	دَمَ	خون، لہو	لَحْمَ	گوشت
اُهِلَّ	پکارا گیا، نام سے بلایا	اضْطُرَّ	بے بس ہوا	بَاغٍ	بغاوت کرنے والا، حد سے نکلنے والا	عَادٍ	عادت بنانے والا
غَفُوْرٌ	بخشنے والا	بُطُوْنِ	جمع بطن، پیٹ	مَغْفِرَةِ	بخشش		

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ

اے لوگو! زمین میں جو پاک اور ستھری چیزیں ہیں وہی کھاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

تمہارا صریح دشمن ہے، اور وہ (ضرور) تمہیں بری اور نالائق باتوں کا حکم دے گا اور تم سے اللہ کے متعلق ایسی باتیں کہلوائے گا جن

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ

کو تم نہیں جانتے اور جب ایسے لوگوں سے (جو شیطان کے پنجے میں پھنس جاتے ہیں) کہا جاتا ہے کہ اس قرآن کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے

اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

تو وہ کہتے ہیں ہم تو اسی راستہ کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ داداؤں کو چلتے پایا، خواہ ان کے باپ داداؤں کو سیدھے راستے کا پتہ

وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً

بھی نہ ہو اور نہ سمجھدار ہی ہوں ،اور ان کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی چلّا رہا ہو اور ایسے کو پکار رہا ہو جو سوائے شور وغوغا کے کچھ

وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا

نہ سمجھ سکتا ہو، یہ تو اسی طرح کے گونگے اور بہرے ہیں یہ تو کبھی نہیں سوچیں گے (کہ انہیں کیا کہا جارہا ہے)، اے مسلمانو! (اگر تم

مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ

اللہ ہی کے بندے بننے کا دعویٰ کرتے ہو تو صرف) ان پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں اور اسی خدا کا شکر کرو اگر تم

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ

خاص کر اسی کے بندے ہو۔ بے شک جوتم پر حرام (کیا گیا) ہے (وہ) مردار (ہے) جانوروں کا خون اور سور کا گوشت اور وہ چیز ہے جو خدا کے

اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ

سوا کسی اور کے نام سے پکاری گئی ہو، ہاں جو (بھوک سے بے قرار و) بے بس ہو (کر ان چیزوں میں سے بھی تھوڑا سا کھالے) مگر عادت نہ

اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بنائے اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے ،یقیناً ایسے لوگ جو اللہ کی اتاری ہوئی کتاب

مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۙ اُولٰٓىٕكَ مَا یَاْكُلُوْنَ

کے حکم کو چھپاتے ہیں اور اس چھپانے کے عوض تھوڑا سا دنیا کا مال لیتے ہیں یہ لوگ (اس مال کو) نہیں کھاتے بلکہ (یہ سمجھیں کہ

فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا

اپنے پیٹوں کو آگ سے بھر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن بات کرنے کا موقع بھی نہیں دے گا اور نہ (ان کے گناہوں کو معاف

یُزَكِّیْهِمْ ۚۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ

کر کے) ان کو پاک کرے گا اور (وہ یاد رکھیں) ان کے لئے دردناک عذاب ہے، یہی وہ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی

بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَاۤ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اور مغفرت کے بدلے عذاب مول لے لیا، یہ کتنا دوزخ کی آگ پر صبر کیے بیٹھے ہیں ، اور یہ سب صرف اس لیے ہے کہ اللہ نے ایک (بالکل

نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع ۲۱ ع ۹ م ۵

سچی اور) برحق کتاب اتاری، مگر انہوں نے محض ضد کی وجہ سے اس سے اختلاف کیا، اور (اس کے قبول کرنے سے) دور رہتے رہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حلال اور حرام چیزوں کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ صرف پاکیزہ اور حلال چیزیں کھانی چاہئیں اور سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی کے حکم کی تابعداری نہیں کرنی چاہیے۔ اور باپ دادا کی رسمیں اگر قرآن کے خلاف ہوں تو ان کو چھوڑ دینا چاہیے، اس کے علاوہ قرآن کی تعلیم کو چھپانا نہیں چاہیے؛ بلکہ عام لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیے اور اختلاف سے بھی بچنا چاہیے، کیونکہ قرآن اختلاف

کے لیے نہیں؛ بلکہ اتفاق کے لیے ہے۔

فائدہ

اکل حلال اور صدق مقال کو لازمی سمجھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو قیامت کے دن ہم کلامی کا شرف بخشے گا، جو لوگ دوزخ کی آگ سے نہیں ڈرتے ان پر تعجب ہے۔

اَلْبِرَّ	بھلائی، نیکی، اچھا کام	قِبَلَ	طرف، جانب، سمت	اٰتَی	دیا، بخشا
اِبْنَ السَّبِیْلِ	مسافر، راہ چلنے والا	سَآىِٕلِیْنَ	سوال کرنے والا، مانگنے والا	رِقَابِ	گردن یعنی غلامی، گردن کا پھنسا ہونا
مُوْفُوْنَ	پورا کرنے والا	بَاْسَآءِ	تنگی، مفلسی، فقیری	ضَرَّآءِ	تکلیف، بیماری
بَاْسِ	لڑائی جنگ	کُتِبَ	لکھا گیا، فرض کیا گیا	قِصَاصُ	برابری کرنا، بدلہ لینا یا دینا
حُرُّ	آزاد	اُنْثٰی	عورت، مونث	عُفِیَ	معاف کیا جائے
اَخِیْ	میرا بھائی	مَعْرُوْفِ	اچھی طرح بھلائی	اَدَآءٌ	ادا کرنا، پورا کرنا
اِعْتَدٰی	حد سے گزرے، زیادتی کرے	اُولِی الْاَلْبَابِ	عقلمند، صاحب فہم وبصیرت	تَرَكَ	چھوڑا اس نے
خَیْرًا	مال، بہت سامان	سَمِیْعٌ	بہت سننے والا	مُوْصٍ	وصیت کرنے والا
جَنَفًا	گناہ، زیادتی، بدعنوانی	اَصْلَحَ	اس نے اصلاح کی		

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

(اور) نیکی یہی نہیں ہے کہ تم (نماز پڑھتے وقت) منہ مشرق کو یا مغرب کو کرلو؛ بلکہ نیکی (اسی کا حصہ) ہے جو اللہ پر ایمان لایا

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓىِٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی

اور (اس نے) قیامت پر یقین کیا اور ملائکہ اور تمام آسمانی کتابوں اور نبیوں کو (بھی) مانا اور اس نے اللہ کی محبت کی وجہ سے

الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَالسَّآىِٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ

(اپنا) مال قریبی رشتہ داروں یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں کو اور غلاموں کے آزاد کرانے میں دیا

الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ

اور نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کیا اور زکات دی اور (اسی طرح) جب کسی سے وعدہ کیا تو اس کو پورا کیا اور وہ لوگ جو تنگی، مصیبت

وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

اور جنگ کے وقت صبر کریں یہی ہیں جنہوں نے (خدا کے کہے کو) پورا کر دکھایا، اور انہی کو پرہیزگار کہا جاسکتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ

اے مسلمانو! جب کوئی قتل کیا جائے تو اس کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا جاتا ہے، آزاد کے بدلے آزاد پکڑا جائے،

وَ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی ؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ

غلام کے بدلے میں غلام، عورت کے بدلے میں عورت۔ (ہاں) جس کو اس مقتول کے بھائی بند کچھ معاف کردیں تو اچھے طریقے سے

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ۗ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّنْ

(مدعی کو) مطالبہ کرنا ہے اور خوبی کے ساتھ اسے (مقتول کے ورثا کو) ادا کرنا ہے اسے کہا جائے پورا کردے، اور یہ تخفیف اللہ کی طرف

رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

سے ہے اور (اس کی) رحمت (کی وجہ سے کہی گئی) ہے، (لیکن یاد رکھو) جو اس کے بعد (بھی کسی قسم کی) زیادتی کرے گا اس کے

اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

لیے بہت تکلیف دینے والا عذاب ہے، اور (اس کے قتل کے) بدلہ لینے میں تمہارے لئے اے عقل وفہم رکھنے والو (تمہاری) زندگی ہے؛

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ

تاکہ آئندہ (قتل وفساد سے) بچو اور جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے تو اس پر فرض ہے کہ (مرنے سے پہلے) اگر کچھ مال

لِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾

چھوڑا ہے تو (اپنے) ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں معروف طریقے سے وصیت کرجائے، (اور) پرہیزگاروں پر (تو یہ) لازم ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۗ

اور اگر کوئی (سننے والا اس وصیت کو) سننے کے بعد (اس میں کوئی) رد و بدل کرے تو اس کا گناہ بدلنے والوں کے ذمہ ہوگا (اور یاد رکھو

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ

اللہ) سننے والا، جاننے والا ہے۔ ہاں اگر کسی نے بے ڈھب اور خلاف شرع وصیت سے ڈرتے ہوئے جن کے حق میں وصیت کی تھی ان

بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع ۲۲

میں کسی طرح کم وبیش کر کے صلح کرادی تو اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ اللہ معاف کرنے والا اور (سب پر) رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں نیکی کی حقیقت کو بتایا گیا ہے، اس کے علاوہ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی صحیح معنوں میں مسلمان بننا چاہے تو وہ اسلام کے تمام قانون کی اتباع کرے، حتی کہ وصیت بھی قرآن کے کہنے کے مطابق کرے، اگر وہ خلاف کرے گا تو اسے بدل دیا جائے گا، یعنی یہ وصیت صحیح نہیں ہوگی۔

فائدہ

اللہ تعالی کی محبت ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے، اس راہ میں وہ سب صرف کردینا چاہیے جو ممکن اور میسر ہے۔

صِيَامُ	روزے	اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ	گنتی کے چند دن	مَرِيْضًا	بیمار
عِدَّةٌ	گنتی	اُخَرَ	دوسرے	يُطِيْقُوْنَ	طاقت رکھتے ہیں
فِدْيَةٌ	بدلہ	تَصُوْمُوْا	تم روزے رکھو	شَهْرُ	مہینہ، ماہ
رَمَضَانَ	رمضان، روزے والا مہینہ	قُرْاٰنُ	قرآن، پڑھنے کی چیز	شَهِدَ	حاضر ہو، موجود ہو
فَلْيَصُمْهُ	پس چاہیے کہ اس کا روزہ رکھے	يُرِيْدُ	ارادہ رکھتا ہے	يُسْرَ	آسانی

عُسْرَ تنگی، سختی، دشواری — تُكْمِلُوا پورا کرو — تُكَبِّرُوا بڑائی کرو — سَاَلَ سوال کیا، سوال کریں
اُجِيْبُ جواب دیتا ہوں، قبول کرتا ہوں — دَعْوَةَ پکار — دَاعِ پکارنے والا — دَعَانِ مجھے پکارتا ہے
فَلْيَسْتَجِيْبُوْا چاہیے کہ قبول کرے — لِيْ میرے واسطے — يَرْشُدُوْنَ بھلائی پاویں
اُحِلَّ حلال کی گئی — رَفَثُ بے حجاب ہونا، مشغول ہونا — هُنَّ وہ عورتیں — لِبَاسٌ لباس، پردہ
تَخْتَانُوْنَ تم خیانت کرتے ہو — عَفَا معاف کیا — بَاشِرُوْا مباشرت کرو، ملا کرو — اِبْتَغُوْا ڈھونڈو، تلاش کرو
يَتَبَيَّنَ ظاہر ہوتا ہے — الْخَيْطُ دھاگا، رشتہ — الْاَبْيَضُ سفید، اجلا — الْاَسْوَدِ سیاہ، کالا
الْفَجْرِ صبح، فجر — اَتِمُّوا پورا کرو — عٰكِفُوْنَ اعتکاف کرنے والے — تُدْلُوْا رجوع کرو، کھینچ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
اے ایمان والو! تم پر روزے (رکھنا) اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر (بھی) تھا، (اور یہ اس لیے)
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ، (یہ روزے) گنتی کے دنوں میں ہیں، (اس پر بھی) جو شخص تم میں سے بیمار ہو، یا سفر میں ہو تو (ان کی) گنتی دوسرے
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ
دنوں میں پوری کرے اور جو روزہ رکھنے کی سرے سے طاقت نہیں رکھتے تو وہ (ہر روزہ کے) عوض میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں، اور جو
فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
(ایسے) نیک کام خوشی سے کرنا چاہے تو (یہ) اس کے لیے اور بھی اچھا ہے اور (اے ایمان والو!) تمہارا روزے رکھنا تمہارے ہی لیے فائدہ مند
تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ
ہے اگر تم سمجھو۔ ماہ رمضان وہ (مبارک مہینہ) ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام بنی نوع آدم کے لیے سراپا ہدایت نامہ ہے
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
اور ہدایت کی کھلی دلیلیں رکھتا ہے اور حق و باطل میں تمیز کراتا ہے تو جو (بھی) تم میں سے اس ماہ (رمضان) کو (اپنی زندگی میں) پائے تو
فَلْيَصُمْهُ ؕ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ
اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا مسافر ہو وہ اور دنوں میں (پورے مہینے کی) گنتی (کو پوری) کرے (اور یہ حکم اس لیے ہے کہ)
اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا
اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے اور تم پر سختی کرنا پسند نہیں کرتا اور (یہ اس لیے بھی) تا کہ تم (عدت یعنی) گنتی (پوری) کرو اور خدا کی بڑائی
اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ
بیان کرو کہ اس نے تمہیں راہ ہدایت بتا دی اور (اس لیے بھی) تا کہ تم شکر گزار بندے بن جاؤ۔ اور (اے محمدؐ!) جس وقت میرے بندے
عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ
میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دیجئے کہ) میں ان کے (بالکل) قریب ہوں (اور ہر ایک) پکارنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ

بھی وہ مجھے پکاریں پس ان لوگوں کو چاہیے کہ وہ میری پکاری (یعنی قرآنی احکام) کو قبول کریں۔ اور چاہیے کہ مجھ پر (کامل طور پر) ایمان لے

لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ

آئیں؛ تاکہ وہ راہ راست پالیں، اے مسلمانو!) روزوں کی راتوں میں تمہارے لیے اپنی بیویوں کے پاس جانا جائز کیا گیا ہے، وہ تمہارا پردہ ہیں

عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ

اور تم ان کا پردہ ہو، خدائے تعالیٰ نے جان لیا ہے کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کرتے ہو تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کردیا،

فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ

اب ان سے (بلاشبہ) مباشرت کرو اور جو (اولاد) خدا نے تمہارے لیے لکھ چھوڑی ہے اسے حاصل کرو اور (رات کو) کھاؤ پیو، یہاں تک کہ صبح کی

الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ

سپیدی رات کی سیاہی میں سے ظاہر ہوجائے پھر رات تک روزہ رکھو اور اعتکاف کی حالت میں عورتوں سے

وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ

مباشرت مت کرو، بس یہ چند اللہ کی مقرر شدہ حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھنا، اللہ تو اسی طرح اپنی آیات لوگوں کے لیے

يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ

خوب کھول کھول کر بیان کردیتا ہے؛ تاکہ وہ اس سے ڈرتے رہیں۔ اور ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ، اور (اس کے بارے میں)

وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٨٨﴾ ع ۲۳

حاکموں کے پاس اس غرض سے جھگڑے لے کر نہ جاؤ؛ تاکہ لوگوں کے مال میں سے (جو ہاتھ لگے) کھا جاؤ اس حال میں کہ تم (اس کی سنگینی کو) جانتے ہو۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کے نازل ہونے کا بیان ہے، پھر ماہ رمضان میں روزے رکھنے اور ان کے مسائل کا ذکر اور اعتکاف کے احکام ہیں، پھر جھوٹی مقدمہ بازی سے روکا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ حاکموں کے پاس ایسے مقدمے لے کر نہیں جانا چاہیے، خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کے حکم پر چلنا چاہیے، اس کے علاوہ اور مسائل بھی ہیں۔

فائدہ

خدا سے زیادہ کوئی قریب نہیں، پھر تعجب ہے کہ ایسے اعلیٰ کو چھوڑ کر انسان ادنیٰ کو پکارے۔

اَہِلَّۃِ چاند، چاندوں	مَوَاقِیْتُ اوقات	اِنْتَھَوْا باز رہو، رک جاؤ	لَا تَکُوْنَ نہ رہے	
یَکُوْنَ ہوجائے	اَلشَّھْرُ الْحَرَامُ حرمت والا مہینہ	تَھْلُکَۃِ ہلاکت	اُحْصِرْتُمْ تم گھر جاؤ	
اِسْتَیْسَرَ میسر ہو	ھَدْیِ ہدیہ، قربانی	رُءُوْسَ سروں: جمع، راس واحد	یَبْلُغَ پہنچے	
مَحِلَّہٗ حلال ہونے کی جگہ	اَذًی ایذا، تکلیف	صَدَقَۃٍ خیرات	نُسُکٍ قربانی	
اَمِنْتُمْ تم امن میں رہو	تَمَتَّعَ فائدہ اٹھایا	لَمْ یَجِدْ نہ پائے	ثَلٰثَۃِ تین	سَبْعَۃٍ سات
رَجَعْتُمْ پھر جاؤ تم	عَشَرَۃٌ دس	کَامِلَۃٌ کامل، پورا	حَاضِرِ رہنے والے	عِقَابِ عذاب، درد

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ
(اے محمدؐ!) لوگ آپ سے نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، (ان سے) کہہ دیجئے کہ یہ آدمیوں کے فائدے کے لیے
وَالْحَجِّ ؕ وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ
اور حج کا وقت بتانے کا ذریعہ ہیں، اور (حج میں) یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم گھروں کے پچھواڑوں میں ہو کر داخل ہو اور نیکی تو یہ ہے
مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾
کہ (کوئی شخص حرام سے) بچے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آئے اور خدا سے ڈرتے رہو؛ تاکہ تمہیں فلاح وسعادت حاصل ہو۔
وَ قَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
اور راہ خدا میں جو تم سے مقاتلہ کرتے ہیں ان سے تم بھی لڑو لیکن زیادتی نہ کرو؛ کیونکہ خدا تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ
نہیں کرتا۔ اور ایسے (مفسدوں) کو جہاں بھی پاؤ تہ تیغ کر ڈالو، اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا اسی طرح تم بھی انہیں وہاں سے
اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى
نکال دو، کیونکہ (یہ) فتنہ (اور فساد اس) قتل سے (کہیں) بڑھ کر ہے اور (دیکھو) مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑنا، یہاں تک کہ وہ
يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا
خود نہ لڑیں اور اگر وہ لڑائی کی ٹھان لیں تو تم بھی ان سے لڑو؛ کیونکہ کافروں کو ایسی ہی سزا (دنیا میں) دی جائے گی، پھر اگر وہ لوگ باز
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ
آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے اور یہاں تک لڑو کہ کسی قسم کا فتنہ (وفساد) باقی نہ رہے اور دین اللہ کا ہوجائے،
فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ
اور اگر وہ (لڑائی سے) باز رہیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر زیادتی کا حق نہیں ہے۔ (اور خوب سمجھ لو) حرمت والے مہینوں کا بدلہ حرمت
وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى
والے مہینے ہیں؛ کیونکہ حرمت کا قصاص (بدلہ) حرمت ہے تو جو (بھی) تم پر زیادتی کرے تم کو بھی اس پر اسی طرح زیادتی کا حق حاصل ہے
عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَ اَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ رکھو کہ خدا (ہمیشہ ایسے ہی) ڈرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کرو، (لیکن اتنا نہیں کہ)
وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ ملع
اپنے ہاتھوں (خود کو مفلسی کی وجہ) سے ہلاکت (ہی) میں ڈال لو اور احسان (بھی) کرو؛ کیونکہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے
وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ ۚ
اور حج اور عمرہ کو خدا کے احکام سمجھ کر پورا کرو، اور اگر تم کہیں گھر (کر رہ) جاؤ تو جو (بھی) قربانی میسر آئے (بھیج دو)

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا

اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ (یعنی منیٰ میں) نہ پہنچ جائے اور جو تم میں سے بیمار ہوجائے

اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ

یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے بدلے میں روزے رکھے یا خیرات کردے یا قربانی کرے، پھر جب امن ہوجائے تو جو شخص

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ

عمرے کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانا چاہے تو چاہیے کہ جو میسر ہو قربانی کردے اور جسے (کوئی) قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے ایام

اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

حج میں رکھے اور سات جب واپس آئے اور یہ پورے دس ہوجائے اور یہ حکم اس شخص کے لیے ہے جس کے اہل و عیال مکہ میں

ع ۲۴ ۸ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (۱۹۶)

نہ ہوں اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ (نافرمانوں کو) سخت عذاب دینے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں چاند کے پیدا کرنے کی بعض حکمتیں اور فائدے بیان کیے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا حکم ہے، ساتھ ہی یہ بھی نصیحت کردی گئی ہے کہ ایسے موقع پر زیادتی کرنا ٹھیک نہیں، ہاں فتنہ اور فساد کا مٹانا ضروری ہے؛ کیونکہ وہ قتل سے بھی بڑھ کر بری چیز ہے، اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اچھی بات ہے، اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے، پھر حج کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

حج کا طریقہ

پہلے احرام باندھے پھر آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ جائے، وہاں سے نویں تاریخ کو عرفات میں جاکر رہے، پھر اس دن کا سورج غروب ہونے کے بعد وہاں سے چل کر مزدلفہ میں رات گزارے، پھر عید کی صبح کو منیٰ میں رمی کرنا چاہیے اور قربانی دینے کے بعد سر منڈوا کر احرام کھول دینا چاہیے، پھر مکہ میں کعبہ کا طواف زیارت کرے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر آخری طواف یعنی طواف وداع کرکے وطن کو واپس ہو۔

عمرہ کا بیان

اس میں یہ باتیں ضروری ہیں: (۱) احرام باندھنا (۲) کعبہ کا طواف کرنا (۳) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ اس کے بعد حلق یا تقصیر کرکے احرام سے باہر آجانا چاہیے۔

فائدہ

حج ہو یا عمرہ ہر آدمی اپنے ساتھ تجارت کا مال لے جاکر وہاں تجارت کرسکتا ہے۔ حج کا یہ بھی فائدہ ہے کہ ہر ملک کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، وہ سب مل کر اپنے فائدے اور اسلام کے فائدے کی باتیں سوچ سکتے ہیں، اور اتحاد و مرکزیت کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوسکتا ہے۔

فائدہ

کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ کا دین ساری دنیا میں پھیل جائے، حکومت الٰہی قائم ہوجائے اور اللہ کا حکم ہر جگہ چلنے لگے۔

اَشْهُرٌ مہینے (شہر: مہینہ)	مَّعْلُوْمٰتٌ معلوم، مشہور	فَرَضَ فرض کیا	فِیْهِنَّ ان میں
فُسُوْقَ گناہ کی باتیں، جمع فسق کی	جِدَالَ جھگڑا	تَزَوَّدُوْا توشۂ راہ لیا کرو	
زَادِ خرچ راہ، توشۂ سفر	تَبْتَغُوْا تلاش کرو، ڈھونڈو	اَفَضْتُمْ پھرو تم، واپس آؤ	قَضَیْتُمْ تم پورے کر چکو
عَرَفٰتٍ عرفات، مکہ معظمہ کے قریب ایک میدان		مَشْعَرِ الْحَرَامِ مزدلفہ کے پاس ایک جگہ ہے	
خَلَاقٍ حصہ	حَسَنَةً نیکی بھلائی	وَقِ اور بچا	نَصِیْبٌ حصہ
سَرِیْعُ جلدی، جلد	تَعَجَّلَ عجلت کرے، جلدی کرے	تَاَخَّرَ تاخیر کرے، دیر کرے	تُحْشَرُوْنَ اکٹھے کیے جائیں گے
یُعْجِبُكَ خوش لگتی ہو تجھ کو	اَلَدُّ بہت سخت	خِصَامِ جھگڑالو	یُهْلِكَ ہلاک کرے
حَرْثَ کھیتی	نَسْلَ جانور، مواشی	عِزَّةُ عزت، نخوت	حَسْبُ کافی / مِهَادُ بچھونا، آرامگاہ
یَشْرِیْ بیچتا ہے	اِبْتِغَآءَ چاہنے کے لیے	مَرْضَاتِ رضامندی / سِلْمِ اسلام	كَآفَّةً پوری طرح، سارے
زَلَلْتُمْ لغزش کرنے لگو، ڈگمگا جاؤ	ظُلَلٍ سایہ، ظل واحد	قُضِیَ الْاَمْرُ تمام کیا جائے کام	اُمُوْرُ بہت سے کام

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ

حج کے مہینے مشہور ہیں تو جو بھی ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض کرے تو (وہ) نہ حج میں عورتوں کی طرف رغبت کرے نہ کوئی گناہ کی

وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕؔ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ

وقف النبی ﷺ

بات کرے اور نہ ہی کوئی جھگڑا کرے اور تم جو بھی نیکی (کا کام) کرتے ہو اللہ اسے (خوب) جانتا ہے اور (حج کے لیے) سفر خرچ مہیا کر لو؛

التَّقْوٰی ۫ وَ اتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا

کیونکہ سب سے اچھا زاد راہ سوال سے بچنا ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور اگر (حج میں) تم خدا کا فضل مانگو (یعنی تجارت

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪

کرو) تو کوئی گناہ کی بات نہیں اور جب عرفات سے چلو تو مشعر الحرام کے نزدیک جیسا کہ تمہیں سکھایا گیا ہے خدا کو یاد کرو

وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ

اگرچہ (محمدؐ سے) پہلے تم (ان باتوں سے) بے خبر تھے پھر اور لوگوں کی طرح تم بھی

حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا

چل پڑو، اور خدا سے مغفرت مانگتے رہو بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جب

قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ

تم ارکان حج پورے کر چکو تو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر کیا کرو، چنانچہ تم میں سے

النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾

بعض تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں (سب کچھ) دنیا (ہی) میں دے دے، اور ان کو آخرت میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا

اور ان میں سے کچھ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) خیر و برکت دے اور آخرت میں (بھی) اور ہمیں

عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ الربع

دوزخ کے عذاب سے بچا۔ تو ان لوگوں کے لیے ان کی کمائی کا ثمرہ ہے اور خدا پر (ان کا) حساب کرنا (بڑا) آسان ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ

اور ان چند گنتی کے دنوں میں اللہ کو (خوب) یاد کر، تو جو کوئی دو (ہی) دن میں (مکہ واپس آنے میں) جلدی کرے تو اس پر (بھی) کوئی

اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا

گناہ نہیں، جو اور زیادہ دن ٹھہرا رہا تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ ان کے لیے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور تم اللہ سے ڈرتے رہو

اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور (خوب) سمجھ لو کہ (ایک دن) اس کے سامنے سب جمع ہوں گے (اور اے محمدؐ!) لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کی بات آپ کو

وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَ اِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي

دنیا کی زندگی کے متعلق بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اللہ کو اس پر گواہ بناتا ہے جو اس کے دل میں ہے؛ حالانکہ وہ بہت بڑا جھگڑالو ہے۔ اور یہ

الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ

جب (آپ سے) پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو زمین میں تباہی پھیلاتا ہے، کھیتیاں برباد کرتا ہے جانداروں کی نسلیں برباد کرتا ہے؛ حالانکہ خدا

الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ

(یہ) فساد (کی باتیں) پسند نہیں کرتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے خدا سے ڈر تو (نخوت کے) گھمنڈ میں اور گناہ کرتا ہے، پس اس کے لیے

جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

جہنم کافی ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے، اور (اس کے برعکس) ایسے بھی ہیں جو اپنی جان کو خدا کی رضا حاصل کرنے میں فروخت کر دیتے

اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠

ہیں، اور (اللہ بھی اپنے ایسے) بندوں پر بہت لطف و کرم کرتا ہے، اے مسلمانو! اسلام میں پوری طرح (سب کے سب) داخل

وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

ہوجاؤ، اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو؛ کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور اگر تم واضح دلائل آنے کے بعد (بھی)

مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

ڈگمگا جاؤ تو جان لو کہ خدا زبردست اور حکمت والا ہے، (اے پیغمبر!) کیا یہ مشرک اس بات کے انتظار میں ہیں کہ

اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ ؕ

کب خدا بادلوں کی اوٹ میں نمودار ہو اور (اس کے ساتھ) فرشتے (بھی) اور (عذاب کا) فیصلہ ہی ہوجائے (تو تب ایمان لائیں)، کہہ

ع ۲۵ ۹

وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ع

(دیکھئے: یہ) تمام باتیں اللہ کی طرف پھر جائیں گی (وہ تم سے خود سمجھ لے گا)۔

تفسیر

اس رکوع میں حج کے آداب بیان کیے گئے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ تجارت کی خوبی اور ترغیب بھی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دین ودنیا دونوں کی بھلائی مانگنے کی تعلیم ہے۔ پھر ایام تشریق کا ذکر ہے، پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے جان دینے والوں کی تعریف ہے اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کی برائی اور پوری طرح اسلام میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔

فائدہ

ان کے کیا کہنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے اپنی جان کی بازی لگاتے ہیں اور ان کا کیا پوچھنا جو پورے پورے اللہ کی فرمانبرداری میں لگ گئے ہیں۔

سَلْ	سوال کرتو، پوچھ لے	كَمْ	کتنی، کتنے	زُيِّنَ	زینت دی گئی، سجائی گئی
يَحْكُمَ	وہ حکم کریں یا حکم کرتے ہیں	خَلَوْا	گزرے	مَسَّتْهُمُ	ان کو لگی، ان کو پہنچی
زُلْزِلُوْا	وہ ہلائے گئے	مَتٰى	کب، کس وقت	مَاذَا	کیا چیز، کس چیز
قِتَالُ	لڑائی، جنگ	كُرْهٌ	مکروہ، ناپسندیدہ، برا	عَسٰى	قریب ہے، ممکن ہے
خَيْرٌ	بہتر	شَرٌّ	بدتر، زیادہ برا		

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ ؕ وَ مَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ

(اے پیغمبرؐ! آپ ان) بنی اسرائیل سے پوچھو (تو سہی) کہ ہم نے انہیں (اپنی طرف سے) کتنی واضح نشانیاں دیں اور جو (کوئی) اللہ کی

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا

(دی ہوئی) نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد بدل ڈالے تو اللہ (ضرور ایسے شخص کو) بہت بری طرح پکڑنے والا ہے۔ کافروں کو دنیا کی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا (وقف لازم)

زندگی بہت بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں (وہ یاد رکھیں کہ) قیامت کے دن (یہی ایمان دار) جو (اللہ سے

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ

ڈرتے تھے اور) پرہیزگار تھے ان سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوں گے، رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ ساری

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ

دنیا کے انسان ایک ہی امت تھے (جب انہوں نے اختلاف کیا تو اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے) اللہ نے (بدکاروں کو) ڈرانے اور

وَ مُنْذِرِيْنَ ۪ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا

(نیکوکاروں کو) خوشخبری دینے کے لیے نبی بھیجے اور ان نے ساتھ کتاب برحق (بھی) نازل کی؛ تاکہ وہ اس کے مطابق لوگوں کے بیچ

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

جھگڑے کا فیصلہ کریں اور صاف صاف دلیلیں آجانے کے بعد اختلاف ان ہی لوگوں نے کیا جن کے لیے وہ دلیلیں بیان کی گئیں اور یہ

الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

محض ضد کی بنا پر (اکڑے رہے) اور جن حق باتوں میں وہ جھگڑ رہے تھے اللہ نے ان کو جو مان گئے اپنے فضل و کرم سے (ان باتوں کے

مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ

متعلق) سیدھے راستے کی رہنمائی کردی اللہ (تو) جسے چاہے اسے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔(اے مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ

کہ بغیر ایسی آزمائشوں کے جیسی کہ ان لوگوں پر آتی تھیں، جو تم سے پہلے تھے تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے (سنو جو تم سے پہلے تھے)

قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

انہیں (ہر طرح کی) تنگی اور مصیبت پہنچی اور ان کے قدم اکھڑنے لگے، یہاں تک کہ رسول اور ایمان والے پکار اٹھے کہ خدا کی مدد کب

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿٢١٤﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

آئے گی، (اچانک پردۂ غیب سے مدد یہ کہتی ہوئی نمودار ہوئی کہ) گھبراؤ نہیں اللہ کی مدد (تم سے) دور نہیں، (اے محمدؐ!) آپ سے یہ

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

مسلمان پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ (ان سے) کہہ دیجئے کہ جو مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنا چاہو، تو والدین پر قریبی رشتہ داروں

وَالْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢١٥﴾ كُتِبَ

پر، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو، اور جو (بھی) نیکی تم کرو گے اس کو اللہ اچھی طرح جانتا ہے۔(اور اے مسلمانو! دیکھو)

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ

تم پر جنگ فرض کردی گئی ہے اور تمہیں یہ جنگ بہت بری معلوم ہو رہی ہے، مگر بہت ممکن ہے کہ تم (اللہ کی طرف سے نازل کی

خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

ہوئی) کسی چیز سے نفرت کرو؛ حالانکہ وہی تمہارے لیے بہتر ہو اور تم (اپنی طرف سے) ایک چیز کو (بہت) بہتر سمجھو اور وہ تمہارے لیے

يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢١٦﴾ ع ٢٦ ١٠

بہت بری (ثابت) ہو، (اس کا سبب یہ ہے کہ) اللہ (ہر چیز کی حقیقت کو) جانتا ہے اور تم کو معلوم نہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں فتنہ وفساد کو قتل سے بڑھ کر کہا گیا ہے؛ کیونکہ فتنہ وفساد ہی اصل میں قتل کا سبب ہوتا ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی آزمائش کی جائے گی، اس میں ثابت قدم رہنا چاہیے، اگر کوئی ثابت قدم نہ رہا اور دین اسلام سے پھر گیا تو اس کے سب اعمال ضائع جائیں گے اور جنت کی بجائے اسے دوزخ میں بھیجا جائے گا، اخیر میں کہا گیا کہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہے تاکہ حق باطل پر غالب ہوجائے اور فتنہ وفساد رونما نہ ہونے پائیں، سچ ہے۔

دہر میں مسلم ہے حق کی آزمائش کے لیے
تمغہ ایمان نہیں ملتا نمائش کے لیے

فائدہ

انسان بسا اوقات اپنی خواہشوں کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے رنجیدہ ہو جاتا ہے؛ حالانکہ اس میں بھی کوئی حکمت ہوتی ہے جس کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔

صَدٌّ روکنا، بندکرنا منع کرنا	یَزَالُوْنَ وہ ٹلیں گے، رکیں گے	اَسْتَطَاعُوْا وہ طاقت رکھیں	یَمُتْ مرجائے، فوت ہوجائے
حَبِطَتْ بیکار ہوئے، ضائع ہوئے	هَاجَرُوْا انہوں نے ہجرت کی	جٰهَدُوْا انہوں نے جہاد کیا	یَرْجُوْنَ وہ امید رکھتے ہیں
خَمْر شراب	مَيْسِر جوا	مَنَافِعُ فائدے	عَفْوَ زیادہ، بچاہوا
تَتَفَكَّرُوْنَ تم سوچو، تم فکر کرو	تُخَالِطُوْا تم ان کو آپس میں ملالو	اِخْوَانُ بھائی بند	اَعْنَتَ مصیبت میں ڈالا
عَزِيْزٌ غالب	تَنْكِحُوا تم نکاح کرو	مُشْرِكٰتِ بہت سے مشرک	اَمَةٌ لونڈی، باندی
اَعْجَبَتْ وہ اچھی لگے	عَبْدٌ غلام	يَتَذَكَّرُوْنَ وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں	

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ

(اے محمدؐ!) آپ سے یہ لوگ حرمت والے مہینوں میں لڑائی بھڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں، (ان سے) کہہ دیجئے: ان مہینوں میں لڑائی تو

وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ

ہے بڑا گناہ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی راہ سے روکنا اور خدا ہی کو نہ ماننا اور مسجد حرام سے لوگوں کو روکنا اور جو وہاں کے رہنے والے

اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ

ہیں ان کو وہاں سے نکال دینا اس سے بھی بڑھ کر برا ہے، (کیونکہ ایسا کرنا فتنہ پیدا کرتا ہے) اور فتنہ (ہر صورت میں) لڑائی سے بڑھ کر

يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ

(برا) ہے، اور (اے مسلمانو!) کافروں کا بس چلے تو اس وقت تک تم سے لڑنا بند نہ کریں جب تک کہ تم اسلام سے پھر نہ جاؤ اور (تم

مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

بھی سن رکھو) جو اسلام سے پھر جائے گا اور اسی حالت میں مرجائے گا تو اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع کردیئے

وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جائیں گے ایسے ہی لوگ (حقیقت میں) دوزخی ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس دوزخ میں رہیں گے۔ اور یقیناً وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں

وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ

اور اللہ کے لیے اپنا وطن چھوڑتے ہیں اور اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں (حقیقت میں) ایسے ہی لوگوں کو اللہ کی رحمت کا امیدوار ہونا

وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ

چاہیے اور (یقیناً) اللہ بخشنے والا مہربان ہے، آپ سے یہ لوگ جوئے اور شراب کے متعلق پوچھتے ہیں (ان سے) کہہ دیجئے کہ ان میں

اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ

بہت خرابی ہے اور تھوڑا لوگوں کا (اس میں) نفع (بھی) ہے مگر نقصان فائدے سے (کہیں) بڑھ کر ہے، (ایسے فائدے سے باز ہی رہو تو

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

بہتر ہے) اور یہ (بھی) پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں، (ان سے) کہہ دیجئے کہ جو تمہارے اخراجات سے زیادہ ہو (اسی کو اللہ کی راہ میں خرچ

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ﴿۲۱۹﴾ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

کرو اور دیکھو) اسی طرح اللہ (اپنی) آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے؛ تاکہ تم غور و فکر سے کام لو۔ (اور غور و فکر سے) دنیا و آخرت دونوں

عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

میں (کام کرو، اب یہ) یتیموں سے متعلق پوچھ رہے ہیں، (ان سے) کہہ دیجئے کہ ان کی اصلاح (ہر حال میں) اچھی چیز ہے، اگر تم ان (کی اصلاح

فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ

ہی کے لیے ان) کو اپنے (گھر) میں ملالو تو (کوئی حرج نہیں)، وہ تمہارے بھائی بند (ہی تو) ہیں اور اللہ اصلاح کرنے والے اور فساد پھیلانے

اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَ لَا تَنْكِحُوا

والے کو (خوب) جانتا ہے، اور اگر وہ چاہتا تو تمہیں (اور) تکلیف پہنچاتا، یقیناً اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے اور (دیکھو) جب تک مشرک

الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ

عورتیں ایمان نہ لائیں (ہرگز) ان سے نکاح نہ کرو، خواہ (ان میں سے کوئی) اچھی ہی معلوم ہو اور (اچھی سے اچھی) ایک مشرک عورت سے

وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ

ایماندار لونڈی بہتر ہے اور (مسلمان عورتیں بھی سن لیں کہ) وہ (کبھی) مشرک مردوں سے خواہ وہ کتنے (ہی) اچھے معلوم (کیوں نہ) ہوں

وَ لَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ

شادی نہ کریں جب تک وہ (اللہ پر) ایمان نہ لائیں اور (اچھے سے اچھے) مشرک سے ایک ایماندار غلام (کہیں) بہتر ہے، کیونکہ یہ مشرک (تو

اِلَى النَّارِ ۖۚ وَ اللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ

سب) دوزخ (ہی) کی طرف بلائیں گے اور اللہ اپنی رحمت اور فضل سے تمہیں جنت اور بخشش کی دعوت دیتا ہے اور اپنی آیات (اسی طرح)

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع ۲۷ ۵ ۱۱

کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔

تفسیر

حرمت والے مہینے یعنی جس میں لڑائی جائز نہیں، اس رکوع میں پہلے اس کا بیان ہے، پھر فتنہ کو قتل سے بھی برا کہا گیا ہے اور مرتد ہو کر مرنے کی سزا بیان ہوئی ہے۔

اس کے بعد جو لوگ اللہ کی رحمت کی امیدوار ہوں ان کا ذکر ہے اور شراب اور جوئے کی برائی بیان ہوئی اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے اس کا ذکر ہوا پھر یتیموں کی اصلاح فرمائی اور اصلاح کرنے والے کا فرق بیان کر کے مومنہ اور مشرکہ عورتوں کے درجے بیان کیے گئے اسی طرح مومن مرد اور مشرک مرد کے فرق مراتب بیان ہوئے اور اخیر میں یہ سمجھایا گیا کہ ان آیات کو اس لیے بیان فرمایا ہے کہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

مَحِیْضِ حیض، عورتوں کی ماہواری　اَذًی نجاست، ناپاکی　اِعْتَزِلُوْا کنارہ کرو، دور رہو　یَطْهُرْنَ وہ پاک ہوجائیں
اَنّٰی جہاں سے، جس طرح　شِئْتُمْ تم چاہو، مناسب سمجھو　عُرْضَةً پردہ، آڑ　تَبَرُّوْا تم نیکی کرو
تُصْلِحُوْا تم صلح کرو　اَیْمَانِ قسمیں　حَلِیْمٌ بردبار　یُؤْلُوْنَ عورتوں سے دور رہنے کی قسم کھاتے ہیں
تَرَبُّصُ انتظار کرنا　اَرْبَعَةِ چار　فَآءُوْ پھر آویں، رجوع کریں　عَزَمُوا وہ ارادہ کریں، عزم کریں
مُطَلَّقٰتُ وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی　یَتَرَبَّصْنَ وہ انتظار کریں　یَحِلُّ حلال ہے، جائز ہے
یَکْتُمْنَ وہ عورتیں چھپائیں　اَرْحَامِ جمع رَحِم (بچہ دانی)　هُنَّ وہ عورتیں ہیں　بُعُوْلَةُ خاوند، شوہر، مرد
اَحَقُّ زیادہ حقدار　رَدِّ پھرنا، واپس بلانا　اَرَادُوْٓا وہ ارادے کریں　مَعْرُوْفِ اچھی بات

وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًی ۙ فَاعْتَزِلُوا
(اے محمدؐ!) یہ (مسلمان) آپ سے حیض کے (دنوں میں عورتوں سے میل جول رکھنے کے) متعلق سوال کرتے ہیں ، (ان سے) کہہ دو کہ
النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ ۚ
حیض میں نجاست ہوتی ہے ؛اس لیے ان دنوں عورتوں کو الگ ہی رہنے دو اور ان سے میل جول چھوڑ دو، یہاں تک کہ وہ پاک ہوجائیں، ہاں
فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
جب وہ (اس نجاست یعنی حیض سے) پاک ہوجائیں تو اللہ نے جیسا تمہیں بتلایا ہے ویسے ہی ان سے ملو جلو، بلاشبہ اللہ توبہ کرنے والوں
التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا
سے محبت رکھتا ہے اور وہ پاکیزگی (اور صفائی) والوں کو دوست رکھتا ہے، تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں (کی طرح) ہیں،(ان کی اچھی
حَرْثَكُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا
طرح نگہبانی کرو)، پس جہاں جہاں سے مناسب سمجھو اپنے کھیتوں میں آسکتے ہو اور (کچھ) آئندہ کے لیے بھی اپنی جانوں کا سامان کر رکھو
اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا
اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو (جو) تم (اپنے آئندہ کے لیے کروگے)، اسے (ضرور) پاؤ گے، (اے محمدؐ!) جو (اس قرآن کو) مان لیں
اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَیْنَ
انہیں بشارت دے دیجیے۔اور (اے مسلمانو! دیکھو) اللہ کے نام کو اپنی قسموں کو آڑ (نشانہ) نہ بناؤ، نیکی کرنے ، پرہیز کرنے اور لوگوں میں
النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ
صلح و صفائی کرانے میں اور اللہ (تمہاری باتوں کو) سنتا جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہیں (بے فائدہ اور) فضول قسموں کے متعلق نہیں
اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ
پوچھے گا؛لیکن (صرف) ایسی قسموں کے متعلق تم سے پوچھ گچھ ہوگی جو تم نے سوچ سمجھ کر (دل سے پکا ارادہ کرکے) کھائی ہو اور (دیکھو)
غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ یُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ
اللہ (کتنا) معاف کرنے والا اور حلم والا ہے۔ اور اگر کوئی اپنی بیوی سے نہ ملنے کی قسم کھالے تو (ایسے آدمی کو) چار مہینے کی مہلت ہے (اس

فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ

عرصہ میں) اگر وہ پھر سے میل ملاپ کرلیں تو اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے (ان کو معاف کردے گا) اور اگر ان کا ارادہ بالکل طلاق دینے

فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ

ہی کا ہو تو اللہ (اس کو بھی جانتا ہے کیونکہ اللہ تو) سنتا (بھی) اور (ہر بات) جانتا (بھی) ہے۔ اور جن عورتوں کو طلاق دے دی جائے وہ تین

قُرُوْٓءٍ ؕ وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ

حیض (کی مدت) تک صبر کیے رہیں اور ان کا اللہ پر ایمان ہے اور قیامت کا ان کو یقین ہے تو ان کو کسی طرح مناسب نہیں کہ جو اللہ نے

اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ

ان کے رحموں کے اندر پیدا کیا ہو اس کو چھپائیں اور (اس تین مہینے کے عرصہ میں) اگر (صرف ان کی) اصلاح (وغیرہ) کے لیے

بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ

(انہیں) علیحدہ کیا تھا تو ان کے خاوند کو ان کو پھر سے اپنے پاس بلالینے کا حق حاصل ہے، اور جیسا ان مردوں کا حق ہے قاعدۂ شرعی کے

الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَ لِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ

موافق ویسے ہی مردوں پر (بھی) ان کو حق حاصل ہے، ہاں مردوں کو (اللہ کی طرف سے) ان پر کچھ فضیلت (دی گئی) ہے

وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۲۸﴾ ع ۲۸ ۱۲

اور اللہ زبردست قدرت والا (ہے اور) حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں زیادہ تر عورتوں کے متعلق مسائل بیان ہوئے ہیں پھر اس کے بعد قسم کا بیان ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ فضول قسمیں نہیں کھانی چاہئیں، سب کے اخیر میں طلاق کے متعلق حکم بتائے گئے اور جتایا گیا ہے کہ جیسے مردوں کے حق عورتوں پر ہیں، ویسے ہی عورتوں کے حق مردوں پر ہیں، دونوں کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا چاہیے، ہاں عورتوں پر مردوں کو کچھ فضیلت ضرور ہے اور اس میں بھی حکمتیں ہیں۔

مَرَّتٰنِ	دودفعہ، دوبار	تَسْرِیْحٌ	جدا کردینا، چھوڑ دینا	یُقِیْمَا	دونوں قائم رکھیں
اِفْتَدَتْ	وہ فدیہ دے، وہ بدلہ دے	لَا تَعْتَدُوْا	تم آگے بڑھ نہ جاؤ	یَتَرَاجَعَا	وہ دونوں پھر رجوع کرلیں
ظَنَّآ	دونوں نے گمان کیا، یقین کیا دونوں نے	بَلَغْنَ	وہ عورتیں پہنچیں	اَجَلٌ	ٹھہرایا ہوا وقت، مدت
ضِرَارًا	آپس میں تکلیف دینا	یَعِظُ	وعظ کرتا ہے، نصیحت کرتا ہے		

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ

اور طلاق دو (ہی) مرتبہ دی جاسکتی ہے، پھر (اس کے بعد) شریعت کے مطابق (ان عورتوں کو جن کو طلاق دی جائے) روک لیا جائے یا اچھی

وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ

طرح سے انہیں رخصت دے دی جائے اور (انہیں چھوڑتے وقت یہ) تمہیں کسی طرح مناسب نہیں کہ جو کچھ تم نے انہیں (حق مہر وغیرہ)

شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيمَا

دیا تھا اس میں سے واپس لے لو، ہاں (صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ) اگر میاں بیوی دونوں کو احتمال ہو کہ اللہ کے ضابطوں کو قائم نہ کر سکیں گے،

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ

پھر تمہیں (بھی) ڈر ہو کہ دونوں اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو (اس صورت میں) اگر عورتیں کچھ دے دلا کر طلاق حاصل

فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

کر لیں تو پھر (تمہیں لینے میں) کوئی حرج نہیں، (دیکھو) یہ اللہ کی (قائم کی ہوئی) حدیں ہیں ان سے نکل نہ جانا جو اللہ کی (قائم کی ہوئی) حدوں

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

سے گزرتے ہیں تو ایسے لوگ (سب سے بڑھ کر) ظالم ہیں، اگر (دو طلاقوں کے بعد پھر تیسری بار بھی) کسی نے (اپنی بیوی کو) طلاق دے دی تو اب

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ

وہ اس کے لیے حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس سے کوئی دوسرا مرد نکاح نہ کر لے پھر وہ (بھی کسی وجہ سے) اسے طلاق دیدے

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

پھر اگر وہ یہ یقین رکھیں کہ (اب مرتے دم تک) اللہ کی (بتائی ہوئی) حدیں قائم رکھ سکیں گے تو ایک دوسرے سے (نکاح پڑھا کر) ملاپ کر لیں تو

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

ان پر کوئی گناہ نہیں اور یہ اللہ کی (قائم کی ہوئی) حدیں ہیں، جن کو وہ سمجھنے والوں کے لیے بیان کرتا ہے۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ

اور وہ اپنی (تین مہینے کی) عدت پوری کر لیں تو پھر انہیں شریعت کے مطابق اپنے پاس رکھ لو یا اچھے طریقے سے انہیں علیحدہ کر دو اور ان پر ظلم

يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۙ وَّ اذْكُرُوْا

کرنے کی نیت سے انہیں (ہرگز) نہ روکے رکھو اور جو بھی ایسا کرے وہ (سمجھ لے کہ) اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہے اور (یاد رکھو) اللہ کی آیات کی ہنسی مت اڑاؤ

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ مَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ

اور اللہ تمہیں (بار بار) یہ نصیحت کرتا ہے کہ جو کچھ اس نے کتاب (یعنی قرآن) کو تم پر نازل کیا ہے اور حکمت کی باتیں (تمہیں بتائی ہیں) ان کی نعمتوں

وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ ع ۲۹

کا خیال رکھو اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ تمام چیزوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی عورتوں کے متعلق باتیں ہیں، خصوصاً طلاق جیسے اہم مسئلہ کا بیان ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہر حال میں عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے، یہاں تک کہ طلاق یعنی قطع تعلق کے بعد پیدا ہونے والی صورت میں بھی ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا چاہیے، پھر بتایا گیا ہے کہ قرآن کے احکام ہمارے لیے انعامات ہیں، ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے اور ہرگز ہرگز ان کے خلاف نہیں کرنا چاہیے۔

تَعۡضُلُوۡ تم روکو، منع کرو، بند رکھو تَرَاضَوۡا تم راضی ہو، باہم مان جاؤ اَزۡکٰی زیادہ بہتر، پاکیزہ تر اَطۡهَرُ زیادہ پاک
وَالِدٰتُ مائیں یُرۡضِعۡنَ دودھ پلائیں حَوۡلَیۡنِ دو برس، دو سال کَامِلَیۡنِ پورے پورے دو
یُّتِمَّ وہ پورا کرے رَضَاعَةَ دودھ پلانا مَوۡلُوۡدِ لڑکا، بچہ کِسۡوَةٌ پوشاک، لباس
وُسۡعَ طاقت، ہمت تُضَآرَّ تکلیف دی جائے وَلَدٌ بچہ فِصَالًا دودھ چھڑانا
تَشَاوُرٍ مشورہ سَلَّمۡتُمۡ تم دے دو، سونپ دو یُتَوَفَّوۡنَ وفات پا جاتے ہیں، وہ مرجاتے ہیں
یَذَرُوۡنَ وہ چھوڑ جاتے ہیں فَعَلۡنَ وہ عورتیں کریں عَرَّضۡتُمۡ تم نے پیش کیا، اشارہ کیا خِطۡبَةِ نکاح کا پیغام
اَکۡنَنۡتُمۡ تم نے چھپا رکھا تَذۡکُرُوۡنَ تم ان کو یاد کرو گے سِرًّا چھپ چھپا کر لَا تُوَاعِدُوۡهُنَّ ان عورتوں کو تم وعدہ نہ دو
تَعۡزِمُوۡا تم ارادہ کرو عُقۡدَةَ گرہ کِتٰبُ لکھی ہوئی فَاحۡذَرُوۡهُ پس اس سے ڈرو

وَ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغۡنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعۡضُلُوۡهُنَّ اَنۡ یَّنۡکِحۡنَ اَزۡوَاجَهُنَّ
اور (اے مسلمانو!) جب تم (میں سے کسی) نے بیوی کو طلاق دی اور اس کی عدت پوری ہو چکے تو (پھر) وہ اپنے شوہر سے دوبارہ نکاح
اِذَا تَرَاضَوۡا بَیۡنَهُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ ذٰلِکَ یُوۡعَظُ بِهٖ مَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ یُؤۡمِنُ
کرلینا چاہے تو اور وہ بھی قاعدہ کے موافق اس پر رضامند ہو تو تمہیں انہیں اس سے روکنا نہیں چاہیے اور جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان
بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ ذٰلِکُمۡ اَزۡکٰی لَکُمۡ وَ اَطۡهَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۳۲﴾
رکھنے والے ہیں اللہ ان کو یہ نصیحت کر رہا ہے، یہ تمہارے لئے زیادہ صفائی اور پاکیزگی کی بات ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔
وَ الۡوَالِدٰتُ یُرۡضِعۡنَ اَوۡلَادَهُنَّ حَوۡلَیۡنِ کَامِلَیۡنِ لِمَنۡ اَرَادَ اَنۡ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ
اور اگر کوئی چاہے کہ (طلاق کے بعد بچے کو) دودھ (اس کی ماں ہی سے) پلوائے تو مائیں (پر واجب ہے کہ) اپنی اولاد کو دو سال پورے دودھ
وَ عَلَی الۡمَوۡلُوۡدِ لَهٗ رِزۡقُهُنَّ وَ کِسۡوَتُهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ لَا تُکَلَّفُ نَفۡسٌ اِلَّا
پلائیں اور جو بچہ کا باپ ہے اس پر اس دودھ پلانے والی کا کھانا اور کپڑا اچھی طرح دینا فرض ہے اور کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ
وُسۡعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوۡلُوۡدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَی الۡوَارِثِ مِثۡلُ
تکلیف نہ دی جائے نہ والدہ کو بچے کے لیے (کوئی بے جا) تکلیف دی جائے نہ بچے کے باپ کو اور جو بھی وارث ہو اس کے لیے بھی یہی
ذٰلِکَ ۚ فَاِنۡ اَرَادَا فِصَالًا عَنۡ تَرَاضٍ مِّنۡهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡهِمَا ؕ
حکم ہے، ہاں اگر ماں باپ دونوں رضامندی سے اور آپسی مشورہ سے (دو سال سے پہلے ہی) دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی بری بات نہیں
وَ اِنۡ اَرَدۡتُّمۡ اَنۡ تَسۡتَرۡضِعُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡکُمۡ اِذَا سَلَّمۡتُمۡ مَّاۤ
اور اگر تم نے کسی اور سے دودھ پلوانے کا ارادہ کیا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں، اگر تم دودھ پلوائی مقرر کر کے پوری پوری
اٰتَیۡتُمۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۲۳۳﴾
ادا کردو اور (دیکھو) اللہ سے ڈرتے رہو، اور خیال رکھو کہ جو تم کرتے ہو یقیناً اللہ اسے دیکھتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

اور (اے مسلمانو!) تم میں سے جو مرجاتے ہیں اور (اپنی) بیویاں چھوڑ جاتے ہیں تو ان کی بیویوں پر فرض ہے کہ چار مہینے دس دن صبر

وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ

کریں اور (گھروں میں بیٹھی رہیں، اس کے بعد) جب عدت پوری ہو چکے تو اگر شرع کے مطابق کوئی نکاح (وغیرہ) کرلیں تو تم پر اس کا

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

کچھ گناہ نہیں، (تم انہیں مت روکو اور یاد رکھو) اللہ (تو) جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو (اس سے) خبردار ہے، اور اگر تم (اس عدت کے درمیان)

فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ

اپنے دل میں کسی عورت سے نکاح کا خیال رکھو یا اشارتاً یا کنایۃً اس کو ظاہر (بھی) کردو تو تم پر کوئی گناہ نہیں؛ (کیونکہ) اللہ جانتا ہے کہ تم ان

سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ

عورتوں کا ذکر کروگے، لیکن دیکھو چوری چوری ان سے نکاح کا وعدہ نہ لو، ہاں (وہی) رواج کی بات (جو پہلے بتا دی ہے) کہہ سکتے ہو

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

اور (یاد رکھو) جب تک عدت پوری نہ ہوجائے نکاح کرنے کا ارادہ (بھی) نہ کرو اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ جو کچھ تمہارے دلوں

فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ ع ۱۴

میں ہے اس کو جانتا ہے، پس اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ وہ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ طلاق وغیرہ میں کسی قسم کی بے انصافی نہیں ہونی چاہیے، ماں سے لڑکے کو دودھ پلوایا جائے جبکہ وہ اب تمہاری بیوی نہ ہو تو اس کا معاوضہ پورا پورا دے دینا فرض ہے، پھر یہ کہا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر مرجائے اور وہ چار مہینے دس دن کے بعد کسی سے نکاح کرنا چاہے تو تمہیں برا نہیں ماننا چاہیے؛ کیونکہ اس نکاح کرنے سے برائی اور حرام کاری کا دروازہ بند ہوتا ہے، تمہیں ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے؛ بلکہ اس سے محبت کرنی چاہیے، وہ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

تَمَسُّوْهُنَّ تم نے ان عورتوں کو چھوا	تَفْرِضُوْا تم نے فرض کیا، مقرر کیا	مَتِّعُوْا فائدہ دو ان کو	مُوْسِعِ کشادگی کرنے والا، امیر
مُقْتِرِ تنگدست، غریب	قَدَرُ حیثیت	نِصْفُ آدھا	يَعْفُوْنَ وہ عورتیں معاف کردیں
يَدِ ہاتھ	اَقْرَبُ بہت قریب	تَنْسَوُا بھول جاؤ	حٰفِظُوْا حفاظت کرو
وُسْطٰى درمیانی	صَلٰوةِ الْوُسْطٰى بیچ والی نماز، عصر کی نماز	قُوْمُوْا کھڑے ہوجاؤ	قٰنِتِيْنَ عاجزانہ حیثیت سے
خِفْتُمْ ڈرو تم	رِجَالًا پاپیادہ	رُكْبَانًا سواری کی حالت میں	اِخْرَاجٍ نکالنا

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ

اور اگر تم ان عورتوں کو چھوڑ دو جن کے پاس تم نہیں گئے یا تم نے ان کا مہر (بھی) مقرر نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں،

فَرِيْضَةً ۖ وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

ہاں انہیں نیکی کے طور پر کچھ دے دو، امیر اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق،

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

احسان کرنے والوں پر یہ واجب ہے اور اگر تم عورتوں کے پاس جانے سے پہلے ہی ان کو طلاق دے دو لیکن ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو نصف مہر ادا

وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا

کردو سوا اس کے کہ یا تو خود وہ سارے کا سارا (مہر) معاف کردیں یا ان کا ولی ہی معاف کردے اگر تم پورا ہی دے ڈالو

الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ

تو یہ زیادہ پرہیزگاری ہے اور (آپس میں) ایک دوسرے پر احسان کرنے کو نہ بھولو، تمہارے ہر کام کو خدا دیکھتا رہتا ہے۔

وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

(ان باتوں سے) نمازوں (کو نہ بھولنا ان سب) کی حفاظت کرو خاص کر نماز وسطیٰ کی

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

اور خدا کے سامنے (باادب) عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو، اور خوف کی حالت میں چلتے چلتے (ہی) یا سواری پر ہی

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ

(نماز ادا کرلو) اور جب خوف جاتا رہے تو اسی طرح خدا تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح اس نے

مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَ الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ ۚ

تمہیں وہ باتیں بتائیں ہیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے۔ اور جو لوگ تم میں سے بیویاں چھوڑ مریں تو اپنی

وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ

بیویوں کے لئے وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک نہ نکالی جائیں اور انہیں نان و نفقہ دیا جاتا رہے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ

پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں تو تم پر اس بارے میں کوئی الزام نہیں کہ وہ کوئی اچھی بات (یعنی کسی سے شرعی طور پر نکاح) کرلیں اور خدا

وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾

تعالیٰ زبردست اور حکمت والا ہے اور (ہر قسم کی) مطلقہ عورتوں کو کچھ نہ کچھ نفع دستور کے موافق دینا چاہیے، پرہیزگاروں پر یہ حق ہے۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع ۳۱ ۱۵

خدا تعالیٰ اس طرح تمہارے لیے آیتوں کو وضاحت سے بیان کرتا رہتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

تفسیر

اس رکوع میں اولاً طلاق کے متعلق احکام ہیں، یعنی طلاق دینے کے بعد مہر کتنا ادا کرنا چاہیے، اس کے بعد نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے اور مطلب یہ ہے کہ دنیا کے شغل کہیں اللہ کی عبادت سے غافل نہ کر دیں، نیز نماز کو باادب خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے، اس رکوع میں نماز خوف کا بھی ذکر ہے۔

اُلُوْفٌ جمع الف واحد ہزارہا	یُقْرِضُ قرض دیتا ہے، قرض دے	فَیُضٰعِفَ دوگنا کیا جائے گا	یَقْبِضُ تنگ کرتا ہے اَضْعَافًا دو چند
یَبْصُطُ کشادہ کرتا ہے	مَلَاِ گروہ، جماعت	مَلِكًا بادشاہ	هَلْ کیا
عَسَیْتُمْ ایسا نہ ہو کہ تم	نَبِی اللہ کا پیام لانے والا	طَالُوْتَ ایک بادشاہ کا نام	یُؤْتَ دیا گیا
سَعَةً کشائش، وسعت	زَادَ زیادہ کیا	تَابُوْتُ صندوق، ڈولہ	سَكِیْنَةٌ تسلی، سکون
بَقِیَّةٌ باقی	تَرَكَ چھوڑا	هٰرُوْنَ موسیٰؑ کے بھائی کا نام	تَحْمِلُ اٹھاتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ هُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪

(اے محمدؐ کے ساتھیو!) کیا تم نے ان لوگوں کا حال نہیں سنا جو ہزارہا کی تعداد میں اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکل بھاگے،

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْیَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

تو خدائے تعالیٰ نے کہہ دیا: مرجاؤ (تو وہ سب مر گئے) پھر دوبارہ ان کو زندگی بخش دی، بے شک اللہ بندوں پر بہت فضل کرتا ہے

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

لیکن (اس پر بھی) اکثر لوگ (اس کا) شکر ادا نہیں کرتے، (اے مسلمانو!) خدا کی راہ میں جانیں لڑا دو اور جان لو کہ

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

خدا (تمہاری سب باتیں) سننے اور جاننے والا ہے، ایسا کون ہے جو خدا تعالیٰ (کی راہ میں اس) کو قرض حسنہ دے اور (خدا اس کے بدلے میں)

فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ

کئی گنا زیادہ بڑھا کر اس کو دے۔ اور (جو تنگ دستی سے ڈرتے ہیں، سمجھ لیں کہ) اللہ (جسے چاہتا ہے) تنگدستی اور (جسے چاہتا ہے) فراخی دیتا

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا وقف لازم

ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، کیا تم لوگوں کو موسیٰؑ (کی وفات) کے بعد بنی اسرائیل کی جماعت کا حال معلوم نہیں؟

لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ

جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دے تاکہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں، تو نبی نے کہا کہ (دیکھو) کہیں ایسا نہ ہو کہ

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا تو تم لڑو (ہی) نہیں، وہ بولے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم گھروں سے نکالے جا چکے ہیں

وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَ اَبْنَآىِٕنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا

اور (بیوی) بچوں سے علیحدہ ہو چکے پھر بھی اللہ کی راہ میں نہ لڑیں؟ تو پھر جب ان پر قتال فرض کر دیا گیا تو ان میں سے سوائے چند کے

مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ

سب پھر گئے اور خدا (ایسے) ظالموں سے خوب واقف ہے۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ

طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ

بنا کر بھیجا ہے تو کہنے لگے اسے ہم پر حکومت کیسے مل سکتی ہے؛ حالانکہ ہم اس سے زیادہ حکومت کے حقدار ہیں

وَ لَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً

اور وہ (تو) مالدار (بھی) نہیں ہے، نبی نے کہا کہ خدا نے اسے تم پر بزرگی دی ہے اور اسے علم اور جسم میں بھی زیادتی عطا کی ہے (ان

فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

دلائل کے علاوہ یہ بھی ہے کہ) حکومت اللہ (کے اختیار میں ہے) جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ وسعت دینے والا اور علم کا مالک ہے۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

پھر ان کے نبی نے ان سے (یہ بھی) کہا کہ اس کے بادشاہ ہونے کی ایک نشانی یہ (بھی) ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق جس

وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین کی چیز اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کی آل کی چیزیں ہوں گی جسے فرشتے اٹھائے ہوئے لے آئیں گے اگر

ع ٣٢ ٦ ١٦ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾

تم ایماندار ہو تو اس میں تمہارے لیے نشانی ہے۔

تفسیر

اس میں پہلے تو خدائے تعالیٰ نے اپنی قدرت کا بیان کیا ہے پھر جہاد کے بارے میں حکم ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس سے ڈرنا نہیں چاہیے اور یہ تعلیم دی گئی ہے کہ خدائے تعالیٰ کی راہ میں قرض دینا بہت بڑے ثواب کا موجب ہوگا، پھر طالوت کی بادشاہت اور بنی اسرائیل کا اس سے انکار کرنا بیان ہوا ہے۔

جس قصہ کا شروع رکوع میں بیان ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے، دراصل یہ بھی دنیا میں اسی طرح کے ہزاروں واقعات گزرتے ہیں جن کو اگر انسان دل کی آنکھوں سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اقرار کرنا پڑے اور توفیق باری تعالیٰ ہو تو خدا والا بن جائے اور دراصل قرآن میں ان کا ذکر ہی اسی لیے ہے؛ بلکہ خود قرآن کی طرز عبارت بھی اسی کی ضامن ہے کہ اس کو حقیقی رنگ میں پڑھا جائے تو یہیں سے خدا کا ملنا ممکن ہے اور حاصل قرآن یہی ہے جو پھر حاصل انسانیت اور اصل اسلام بن جاتا ہے۔

اللہ کے راستہ میں جہاد بڑی عبادت ہے، مگر یہ ہے کیا؟ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ بنی نوع انسان ہی کے فائدے کے لیے ہے اور جہاد فی سبیل اللہ جو عبادت ہے اگر اس کا اس رنگ میں اظہار نہ ہوتا تو دنیا کی خرابیاں کبھی دور نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرض مانگنا یہی ہے کہ اپنے ابنائے جنس کو فائدہ پہنچاؤ، مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس کو کتنا بلند پایہ دیا گیا ہے اور کس انداز میں طلب کیا گیا ہے۔ جن کو کچھ بھی عقیدت کا حصہ میسر ہوا ہے ان کے دل سے اس کی لذت پوچھنا چاہیے اور ان کے قلب کی کیفیات کا اندازہ کرنا چاہیے کہ خدا اور بندوں سے قرض طلب کرے، اللہ رے! اس کی بندہ نوازی اور اللہ رے! اس کی بے پناہ شفقت اور شان مولائی۔

جہاد فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں پھر ایک قصہ درج ہے اس میں جو تعلیم پیش کی گئی ہے وہ دو فریقوں کے درمیان جب جنگ ہو تو اس وقت ہر ایک کے لیے کس قدر ضروری ہے اس کو ارباب جنگ ہی جان سکتے ہیں؛ لیکن اس کا یہ پہلو کتنا روشن ہے کہ حق کے لیے جنگ کرنے والوں کے ساتھ خدائی طاقت کارفرما ہوتی ہے اور جب ایسا ہو تو اس فریق سے دوسرا کون ہے جو بازی لے جائے، اسی سلسلہ میں جیسا کہ قرآن کا معجزہ ہے معلوم نہیں کتنی حکمت و موعظت کی فراوانی کر دی گئی ہے؛ بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ ایک حکمران کے لیے کیا ہونا چاہیے، اس راز کو کھول کر رکھ دیا گیا ہے، انہیں اسباب کی بنا پر تو کہا جا سکتا ہے کہ قرآن روئے زمین کی سلطنت بخشتا ہے، حکومت کرنا سکھاتا ہے، لیکن یہ سب اس لیے کہ خدائی حکومت قائم ہو اور انسان خدا کا محکوم بنے، علم اور جسم حکومت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے اور اس سے آج کس کو انکار ہو سکتا ہے، بلکہ غور سے دیکھا جائے تو اسی کو سلطنتیں اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں اور جس نے بھی اس قانون خدائی کی خلاف ورزی کی ذلیل ہو گیا، مغلوب ہو کر پستی کی طرف آرہا، اور پھر کسی سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر یہی گری ہوئی قوم ان دونوں چیزوں یعنی علم اور جسم کو پھر اختیار کر لے تو پھر ان کی دوبارہ کایا پلٹ ہو سکتی ہے، مگر تائید الٰہی اسی کے لیے ہے جو خدا کے لیے یہ سب کرتا ہے اور خدا کی رضامندی اسی کو حاصل ہوگی جس کے قلب میں للٰہیت ہوگی اور جو خدا کے دین کو غالب کرنے کے لیے یہ سب کچھ کرے گا۔

فَصَلَ جدا ہوا	جُنُوۡدِ لشکر (جمع جند)	مُبۡتَلِیۡکُمۡ تمہیں مبتلا کرنے والا	شَرِبَ پیا
لَیۡسَ نہیں	اِغۡتَرَفَ چلو بھر کر پیا	جَاوَزَ حد سے بڑھا	طَاقَۃَ طاقت
جَالُوۡتَ نام بادشاہ	فِئَۃٍ جماعت، گروہ	غَلَبَتۡ غالب آئی	اِذۡنِ حکم
بَرَزُوۡا نکلے، ظاہر ہوئے	اَفۡرِغۡ ڈال دے	ثَبِّتۡ ثابت رکھ	اَقۡدَامَ قدموں (جمع قدم)
ھَزَمُوۡا شکست دیا انہوں نے	دَاوٗدُ داؤد علیہ السلام	یَشَآءُ چاہے، چاہتا ہے	دَفۡعُ ہٹانا
نَتۡلُوۡ ہم تلاوت کریں گے			

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ

اور جب طالوت فوجیں لے کر بڑھے تو کہنے لگے کہ خدا ایک نہر پر تمہاری آزمائش کرے گا جو اس میں سے پانی

فَلَيْسَ مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا

پی لے گا وہ مجھ میں سے نہیں سوائے اس کے جو نہ پیے گا مگر ایک آدھ چلو، تو ان میں سے سوائے چند کے

مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ

سب نے پانی پی لیا اور جب طالوت اوراس کے ایماندار ساتھی آگے بڑھے تو کہنے لگے ہم (تو) جالوت اور اس کے لشکروں

لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

سے مقابلہ کی طاقت اپنے میں نہیں پاتے تو جن لوگوں کو خدا سے ملنے کا یقین تھا وہ بولے کہ (تمہیں پتہ نہیں) کتنے تھوڑے آدمیوں نے

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝٢٤٩ وَلَمَّا بَرَزُوْا

بڑی بڑی جماعتوں پر فتح پائی ہے، محض حکم خداوندی کے ذریعہ، (کیونکہ) وہ استقلال پسندوں کا ساتھ دیتا ہے۔ چنانچہ جب وہ لوگ جالوت

لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کے لیے نکلے تو (خدا تعالی سے یوں) بولے، اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں استقلال ڈال دے اور

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٥٠ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَقَتَلَ دَاوٗدُ

ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما، چنانچہ خدا (نے ان کی دعا قبول کی اور اس) کے حکم سے انہوں نے دشمنوں کو شکست دے

جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ

دی اور داؤدؑ نے جالوت کو قتل کرڈالا اور داؤد کو خدا نے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور جو چاہا علم سکھایا اور خدا (اسی طرح مفسد) لوگوں کو

بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٥١ تِلْكَ

بعض کے ذریعے سے ہٹاتا نہ رہے تو روئے زمین پر فساد برپا ہوجائے! لیکن اللہ تعالی سب جہانوں پر فضل کرتا ہے۔ یہ خدائے تعالی کی

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢٥٢

(ٹھیک ٹھیک) آیتیں ہیں جو ہم آپ کو پڑھ کر بتاتے ہیں اور بلاشبہ آپ رسولوں میں سے (ایک) ہیں۔

فَضَّلَ بڑھادی، فضیلت دی — كَلَّمَ کلام کیا — رُوْح روح، جبرئیل علیہ السلام

قُدُس پاک — يُرِيْدُ ارادہ کرتا ہے

الْبَيِّنٰتُ کھلی دلیلیں

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ نصف الحزب

ان رسولوں کو ہم نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ان میں ایسے ہیں جن سے ہم نے کلام کیا اور بعض کے درجے بڑھا

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

دیئے اور مریمؑ کے بیٹے عیسیٰؑ کو ہم نے کھلی کھلی نشانیاں عطا کیں اور روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد فرمائی اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو

مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ

ایسی کھلی دلیلیں آجانے پر یہ لوگ پیغمبروں کی وفات کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن وہ لگے اختلاف کرنے، چنانچہ کوئی (صحیح تعلیم پر)

مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع ۳۳ ۵ ۱

ایمان لایا اور کوئی اس کا منکر ہوگیا اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو وہ قتل وقتال نہ کرتے؛ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت داؤد علیہ السلام اور جالوت کی لڑائی کا بیان ہے کہ کس طرح خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایمان والوں نے کافروں پر فتح پائی، پھر آنحضرت ﷺ کی نبوت کی اور قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کی گئی۔ اس کے بعد لوگوں کے اختلاف کا ذکر ہے کہ وہ اختلاف انہوں نے نبیوں کی وفات کے بعد کیا اور خدا کو ایسا ہی منظور تھا، ورنہ وہ چاہتا تو سب کے سب ایمان لے آتے۔

بَيْعٌ	تجارت	خُلَّةٌ	دوستی	شَفَاعَةٌ	سفارش	قَيُّوْمُ	ہمیشہ قائم رہنے والا
سِنَةٌ	اونگھ	نَوْمٌ	نیند	خَلْفَ	پیچھے	كُرْسِيُّ	کرسی، بیٹھنے کی جگہ
يَئُوْدُ	تھکاتی ہے	عَلِيُّ	برتر، بلند	اِكْرَاهَ	زبردستی، جبر	رُشْدُ	راہ راست
غَيِّ	گمراہی	طَاغُوْتِ	سرکش، شیطان	اِسْتَمْسَكَ	پکڑلیا	عُرْوَةِ	حلقہ، رسی
وُثْقٰى	مضبوط						

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ

اے مسلمانو! ہمارا دیا (ہماری راہ میں) خرچ کرو، قبل اس کے کہ وہ دن آجائے کہ نہ اس میں خرید وفروخت (ہوسکے گی) نہ کسی کی دوستی

فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

(آڑے آئے گی) اور نہ کسی کی شفاعت سے کام چلے گا اور جو (اس دن کے) منکر ہیں وہ (خود اپنی جانوں پر) ظلم کرنے والے ہیں، (یاد

هُوَ ۚ اَلْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

رکھو!) اللہ کے سوائے کوئی (سچا) معبود نہیں ہے وہ خود زندہ ہے اور ہر چیز کا سنبھالنے والا ہے، نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، آسمانوں

وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا

اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے پھر بھلا کون ہے جو اس کے حکم کے بغیر اس کے سامنے (کسی کی) سفارش کی جرأت کر سکے، وہ

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

لوگوں کے اگلے اور پچھلے سب واقعات سے باخبر ہے وہ اس کے علم میں سے اتنی ہی چیز جان سکتے ہیں جتنی وہ چاہتا ہے اس کی بادشاہت

كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۲۵۵﴾ لَآ

زمین و آسمان (غرض سب چیزوں) پر ہے اور وہ ان کی حفاظت سے تھکتا نہیں ہے اور وہ بہت بلند مرتبت و عالی قدر ہے۔ (اے محمدؐ! ان

اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙۗ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

سے کہہ دیجئے کہ) دین کے بارے میں جبر نہیں ہے، خدائے تعالیٰ نے راہ ہدایت اور گمراہی دونوں کو واضح کر دیا، تو (جو کوئی بھی)

وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

جھوٹے خداؤں سے ہٹ کر سچے خدا پر ایمان لائے تو گویا اس نے ایسی مضبوط رسی پکڑ لی جو ٹوٹنے والی نہیں، اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ

اللہ ایمان والوں کا مددگار ہے، انہیں (کفر کی) ظلمتوں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی میں لے آتا ہے اور کافروں کے حمایتی (وہ) معبودانِ باطل ہیں

ع ۳ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾

جو انہیں روشنی سے اندھیرے کی طرف نکال لے جاتے ہیں تو ایسے (گمراہ) لوگ دوزخی ہوں گے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں آیۃ الکرسی ہے جو "اللہ لا الہ الا ھو" سے شروع ہو کر "وھو العلی العظیم" پر ختم ہوتی ہے، اس آیت میں خدائے تعالیٰ کی صفات کا بیان نہایت اعلیٰ پیرایہ میں کیا گیا ہے، اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ دین کے قبول کرنے یا نہ کرنے میں کسی پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ خدائے تعالیٰ ایمانداروں کا ساتھ دیتا ہے اور روشنی کی طرف لاتا ہے کہ بے کھٹکے جہاں چاہیں چلیں پھریں، لیکن اس کے علاوہ جتنے معبود ہیں سب انہیں اندھیروں میں بھٹکنے مارنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں، کیونکہ وہ خود سزا کے مستحق ہوتے ہیں، اپنے پیروؤں کو کیا بچائیں گے۔

حَآجَّ	جھگڑا کیا	شَمْسِ	آفتاب، سورج	بُهِتَ	مبہوت ہو گیا، بھونچکا ہو گیا	مَرَّ	گذرا
قَرْيَةٍ	گاؤں	خَاوِيَةٌ	گرا ہوا	عُرُوْشِ	چھتیں	اَمَاتَ	مار ڈالا
مِائَةَ	سو، صد	عَامٍ	سال	لَبِثْتَ	تو ٹھہرا	يَتَسَنَّهْ	سڑ گیا
حِمَارِ	گدھا	عِظَامِ	ہڈیاں	نُنْشِزُ	ہم جوڑتے ہیں	نَكْسُوْ	ہم پہناتے ہیں
لَحْمٌ	گوشت	اَرِنِيْ	مجھے دکھا	لِيَطْمَئِنَّ	تاکہ اطمینان ہو جائے	طَيْرِ	پرند
صُرْ	ہلا لو، سدھا لو، قیمہ کر لو	جَبَلٍ	پہاڑ	جُزْءٌ	ٹکڑا	سَعْيًا	بھاگتے ہوئے، دوڑتے ہوئے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ وقف لازم

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے (اس شخص کا قصہ) نہیں سنا جس نے ابراہیمؑ سے ان کے پروردگار کے بارے میں اس وجہ سے جھگڑا کیا کہ اسے

قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۗ

خدا نے حکومت دی تھی، جب ابراہیمؑ نے (اس سے) کہا کہ میرا رب زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے تو وہ بولا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں،

قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

ابراہیمؑ بولے: اچھا میرا رب وہ ہے کہ مشرق سے سورج کو نکالتا ہے اگر تو طاقت رکھتا ہے تو (ذرا) مغرب سے سورج نکال لا

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴿۲۵۸﴾ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی

بس کافر یہ سن کر ہکا بکا رہ گیا؛ کیونکہ اللہ (ایسے) ظالموں کو (کبھی) ٹھیک بات کی ہدایت نہیں کرتا، یا (آپ نے اس شخص کا قصہ سنا) جو ایک بستی

قَرْيَةٍ وَّهِیَ خَاوِيَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰی يُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ

پر گزرا اور وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی، تو وہ (حیران ہو کر) بولا بھلا خدا ایسی ویران بستی کو دوبارہ کیسے آباد کرسکتا ہے؟

فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ

تو اللہ تعالیٰ نے اسے سو سال کے لیے مردہ کر دیا، پھر زندہ کیا، پھر پوچھا: (یہاں) کتنا عرصہ رہے؟ بولا ایک دن یا اس سے بھی کم

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ

جواب ملا: (نہیں) بلکہ تم ایک سو برس تک (یہاں) پڑے رہے، ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھو کہ ابھی تک نہیں بگڑیں، اور پھر

وَانْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَی

اپنے گدھے کو دیکھو یہ ہم نے اس واسطے کیا کہ تمہیں لوگوں کے لیے (اپنی قدرت کی جیتی جاگتی) نشانی (اور ثبوت) بنادیں (لو اب)

الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ

دیکھو کہ ہم ہڈیوں کو کیسے جوڑتے ہیں، اور پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں جب اس نے یہ ہوتا دیکھا تو بولا اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ

اللہ تعالیٰ ہر طرح کی بات پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔ اور (کیا آپ نے وہ واقعہ نہیں سنا کہ) جب ابراہیمؑ نے کہا: اے پروردگار! مجھے دکھا کہ

كَيْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ

تو کیسے مردوں کو زندہ کرے گا، پوچھا: کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟ بولے یقین تو ہے؛ لیکن ذرا اطمینان قلب ہوجائے، (تو خوب ہے،) خدائے

فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا

تعالیٰ نے کہا: اچھا چار پرندے لو، اور انہیں اپنے ساتھ ہلالو، پھر انہیں ٹکڑے کر کے ایک ایک حصہ پہاڑ پر رکھ دو، پھر انہیں بلاؤ، (دیکھو

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾ ع ۳۵ ۴

کہ کیسے) لپکتے ہوئے تمہارے پاس چلے آئیں گے اور جان لو کہ خدا زبردست اور حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے حضرت عزیر علیہ السام کا ذکر ہے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک شخص کے مناظرے کا ذکر ہے کہ کس طرح ابراہیم علیہ السلام نے اسے لاجواب کردیا، مگر اس پر بھی وہ ایمان نہ لایا، ان دونوں قصوں میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ خدائے تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے کی پوری پوری قدرت رکھتا ہے، ہمیں بھی اس پر پورا یقین رکھنا چاہیے کہ ہم مرنے کے بعد پھر دوبارہ

حساب کتاب کے لیے زندہ کیے جائیں گے اور حشر ونشر خدا کے لیے بڑی چیز نہیں۔

حَبَّةٍ	دانہ، اناج	اَنۡۢبَتَتۡ	اُگایا	سَنَابِلَ	خوشے (جمع)	سُنۡۢبُلَةٍ	خوشہ (واحد)
وَاسِعٌ	کشادہ کرنے والا	يُتۡبِعُوۡنَ	پیچھے لاتے	مَنًّا	احسان	مَغۡفِرَةٌ	بخشش
صَدَقَةٍ	خیرات	غَنِيٌّ	بے پرواہ	حَلِيۡمٌ	حلم والا	تُبۡطِلُوۡا	باطل کرو، بیکار کرو
رِئَآءَ	ریاکاری، دکھلاوا	صَفۡوَانٍ	چکنا پتھر	تُرَابٌ	مٹی	اَصَابَ	پہنچا
وَابِلٌ	زور کی بارش	صَلۡدًا	صاف، صفاچٹ	يَقۡدِرُوۡنَ	قدرت رکھتے ہیں	مَرۡضَاتِ	رضامندی
تَثۡبِيۡتًا	ثابت کرنے کیلئے	رَبۡوَةٍ	اونچا ٹیلہ	اُكُلَهَا	لقمہ، کھانے کی چیز	طَلٌّ	پھوار
يَوَدُّ	چاہتا ہے	اَحَدُ	کوئی	نَخِيۡلٍ	کھجوریں	اَعۡنَابٍ	انگور
كِبَرُ	بڑھاپا	ضُعَفَآءُ	ضعیف، کمزور	اِعۡصَارٌ	آندھی، بگولہ	اِحۡتَرَقَتۡ	جل گیا

مَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ

جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک دانہ بوئے جس سے سات بالیاں نکلیں

فِىۡ كُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٢٦١﴾

اور ہر بالی میں سو دانے لگیں اور خدائے تعالیٰ (اسی طرح) جس کی نیکی چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے وہ بہت کشادہ دل اور علم والا ہے،

اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتۡبِعُوۡنَ مَآ اَنۡفَقُوۡا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ

جو لوگ اپنے اموال راہ حق میں خرچ کرتے ہیں اور دینے کے بعد احسان جتانا یا تکلیف دینا ان کا شیوہ نہیں،

لَّهُمۡ اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٢٦٢﴾ قَوۡلٌ مَّعۡرُوۡفٌ

ان لوگوں کے لیے خدا نے (کافی) اجر (لکھ دیا) ہے، نہ انہیں کوئی خوف ہوگا نہ غمگیں ہوں گے۔ ایک اچھا جواب

وَّمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ يَّتۡبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَلِيۡمٌ ﴿٢٦٣﴾

اور درگزر کرنا ایسے صدقے سے بہتر ہے جس کے دیئے پیچھے اس کو ستایا جائے حالانکہ خدا بہت غنی اور بردبار والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى ۙ كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ

اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتاکر اور (دوسروں کو) ستا کر بے کار مت کرلو ایسے شخص کی طرح جو خدا اور یوم آخر پر

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفۡوَانٍ عَلَيۡهِ تُرَابٌ

تو یقین نہیں رکھتا مگر دکھاوے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے، اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک پتھر کی چٹان پر کچھ مٹی ہو پھر اس پر

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلۡدًا ؕ لَا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ

زور کی بارش جو آئی تو مٹی بہاکر پتھر کو صفاچٹ کردی (اسی طرح قیامت کے دن) ان لوگوں کو اپنی کمائی میں سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٢٦٤﴾ وَمَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمُ

اور اللہ تعالیٰ ایسے منکرین کو ہدایت نہیں دیتا ہے اور (اس کے برعکس) ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال کو خدا کی رضا جوئی

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا
اور (ایمان پر) اپنی ثابت قدمی کے لیے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو ایک بلند ٹیلے پر ہو پس جب زور کی بارش وہاں برسی
وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
تو دوگنا پھل پیدا ہو، اور اگر زور کی بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی (اس کے لیے کافی ہو) اور خدا تمہارے اعمال دیکھتا رہتا ہے، کیا تم
بَصِيْرٌ ۝٢٦٥ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ
میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا کہ اس کا ایک باغ ہو جس میں کھجوریں اور انگور ہوں اور اس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں،
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ
اور اس کے لیے ہر طرح کے میوے موجود ہوں اور وہ بوڑھا ہوجائے اور اس کی کمزور و ناتواں اولاد بھی ہو، تو (ایک دم) اس (ایسے
ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
عظیم الشان) باغ کو ایک بگولہ جس میں آگ ہو جلا کر (راکھ کر) ڈالے (نہیں تم نہیں چاہو گے)، خدائے تعالیٰ (اسی طرح) تمہارے
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٦٦ ع
لیے (اپنی) آیات خوب وضاحت کے ساتھ بیان کردیتا ہے تاکہ تم غور وفکر سے کام لو۔

تفسیر

اس رکوع میں صدقات کا بیان ہے اور یہ کہ دکھلاوے کی غرض سے خدائے تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، کسی پر احسان دھرنے کے لیے اسے دینا، یا دینے کے بعد ستانا، یہ سب معیوب چیزیں ہیں، ان باتوں سے صدقہ وخیرات کا پھل نہیں ملے گا، اس لیے صدقہ و خیرات ہمیشہ خدائے تعالیٰ کی رضاجوئی کے لیے ہونا چاہیے نہ کہ دکھلاوے کے لیے۔

طَيِّبٰتِ پاک وعمدہ اشیاء — تَيَمَّمُوا قصد کروتم — خَبِيْثَ ناکارہ، لایعنی، بری — تُغْمِضُوْا تم چشم پوشی کروگے
حَمِيْدٌ قابل تعریف — يَعِدُ وعدہ دلاتا ہے — فَقْرَ افلاس، غربت — فَحْشَآءِ بری بات، برے کلمات — نَفَقَةٍ خرچ کرنا، صرفہ وغیرہ
نَذْرٍ نذر، منت — نِعِمَّا بہتر، خوب ترین — تُؤْتُوْا تم ان کو دو — يُكَفِّرُ ہٹا ڈالے گا — يُوَفَّ پورا کرتا ہے
اُحْصِرُوْا قید کردیئے گئے، روکے گئے — يَسْتَطِيْعُوْنَ استطاعت رکھتے ہیں — ضَرْبًا چلنا پھرنا — يَحْسَبُ گمان کرتا ہے
تَعَفُّفِ پاکدامنی، سوال سے بچے رہنا — تَعْرِفُ تو پہچانے گا — سِيْمَا چہرہ، پیشانی — اِلْحَافًا پیچھے پڑکر، چمٹ کر

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ
اے ایمان والو! تم اپنی کمائی کی عمدہ چیزوں کو (ہماری راہ میں) دو اور وہ چیزیں جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالیں
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْۤا
اور بری چیزیں دینے کا قصد نہ کرو؛ حالانکہ (اگر کوئی اور) تمہیں (وہی چیزیں) دے تو تم ناک بھوں چڑھاتے ہوئے لوگے اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿٢٦٧﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ

کہ اللہ کسی کا محتاج نہیں تعریف کے لائق ہے۔ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برائیوں کی ترغیب دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ

يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

تم سے اپنی مہربانی اور بخشش کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، وہ جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَآ

اور جسے حکمت کی باتیں عطا ہوئیں تو اسے (گویا) بہت بڑی نعمت مل گئی، اور عقلمند ہی نصیحت پکڑتے ہیں، تم جو کچھ (راہ خدا میں)

اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ

خرچ کرتے ہو اور جو بھی نذر مانتے ہو اللہ کو سب معلوم ہے، اور (جو) بے انصاف (بخیلی کرتے ہیں تو ایسے) لوگوں کے لیے کوئی مددگار

اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ

نہیں ہوسکتا، اگر تم سب کے سامنے خیرات دو تو بھی اچھا ہے اور اگر لوگوں کی نظریں بچا کر فقیروں کے حوالے کردو

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾

تو بھی تمہارے لیے اچھا ہے، خدائے تعالیٰ تمہاری برائیاں (خیرات کی وجہ سے) دور کردے گا اور وہ تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

(اے محمدؐ!) آپ کا ذمہ یہ نہیں کہ انہیں راہ ہدایت پر (گھسیٹ) لاؤ بلکہ (یہ تو) اللہ (ہے) جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے، اور اے لوگو! تم جو

مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ

مال بھی خرچ کروگے تو تمہارے لیے (اچھا ہی) ہے؛ کیونکہ تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ کے لیے خرچ کرتے ہو اور جو بھی مال میں سے خرچ کروگے

يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٢﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(قیامت کے دن) پورے کا پورا مل جائے گا اور تمہارا حق نہیں مارا جائے گا۔ خیرات ان محتاجوں کے لیے ہے جو خدا کی راہ میں گھر کر رہ گئے ہوں، اور

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ

زمین پر سفر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے (کہ تجارت سے کما کھائیں) نہ جاننے والا ان کے نہ مانگنے کے سبب انہیں مالدار سمجھ لیتا ہے تو آپ ایسے لوگوں کو انکے

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿٢٧٣﴾ ع ٣٧ ٥

چہرے سے پہچان سکتے ہیں، وہ لوگوں سے پیچھے پڑ پڑ کر نہیں مانگتے اور (اے لوگو!) تم جو بھی مال میں سے خرچ کروگے خدا کو اس کا علم ہے، (اس کا بدلہ دے گا)۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی صدقات کا بیان ہے اور تخصیص کی گئی ہے کہ صدقہ وخیرات کے مستحق محتاج ہیں یا وہ لوگ جو راہ حق میں کسب معاش نہیں کرسکتے اور یہ بتایا گیا ہے کہ خدائے تعالیٰ تمہاری ان خیراتوں کو جانتا ہے، اگر نیک نیتی سے دوگے تو پورا پورا اجر پاؤگے، اسلئے ہمیں چاہیے کہ دکھاوے کیلئے نہیں؛ بلکہ خدا کو خوش کرنے اور دوسروں کو ترغیب دینے کی نیت سے خیرات کیا کریں اور دے کر کسی پر احسان نہ جتایا کریں۔

سِرًّا	پوشیدہ	عَلَانِيَةً	علانیہ، ظاہر	رِبٰوا	سود، بیاج	يَتَخَبَّطُ	مخبوط الحواس کردے، بے عقل کردے
مَسِّ	چھوکر، لپٹ کر	اَحَلَّ	حلال کیا	مَوْعِظَةٌ	موعظت، نصیحت	فَانْتَهٰى	پھر باز رہا
سَلَفَ	گزرا ہوا	عَادَ	پھر لوٹ آئے، عود کر آئے	يَمْحَقُ	مٹاتا ہے	يُرْبِي	بڑھاتا ہے
كَفَّارٍ	ناشکرا	ذَرُوْا	چھوڑ دو	بَقِيَ	باقی رہ گیا، بچ رہا	فَاْذَنُوْا	تیار ہو جاؤ، خبردار ہو جاؤ
حَرْبٍ	محاربہ، لڑائی	تُبْتُمْ	اگر تم توبہ کرو	رُءُوْسُ	جمع راس کی، اصل پونجی	ذُوْ عُسْرَةٍ	تنگدست
نَظِرَةٌ	مہلت	مَيْسَرَةٍ	فراغت، آسودگی				

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ
جو لوگ اپنے مال کو (راہ خدا میں) دن رات، پوشیدہ اور ظاہر (دونوں حالتوں میں) خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٤﴾ اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا — وقف منزل
موجود ہے اور ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم ہوگا جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے نکل کر) ایسے کھڑے ہوں گے جیسے شیطان
كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ
نے کسی کو چھو کر مخبوط کردیا ہو یہ اس لیے ہوگا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ: خرید و فروخت (بھی تو) سود کے مثل ہے۔
مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ — وقف لازم
(پھر یہ کیا کہ) خدا نے خرید و فروخت کو (تو) جائز ٹھہرا دیا اور سود کو حرام کردیا تو (اے لوگو!) جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
نصیحت (کی بات) پہنچ چکی اور وہ باز آ گیا تو (پہلا سود) جو لے چکا ہے وہ اس کا ہوا اور اس کا معاملہ خدا کے حوالے اور (جو نصیحت سنے پیچھے)
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
سود لیتا رہا تو ایسا کرنے والے دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، خدا سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے اور اللہ ناشکروں
اَثِيْمٍ ﴿٢٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ
اور گنہگاروں کو دوست نہیں رکھتا، جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی تو ان کے لیے خدا کے ہاں
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
(بڑا) اجر ہے، انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم ہوگا، اے ایمان والو! خدائے تعالیٰ سے ڈرو
اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا
اور جو سود رہ گیا ہو اسے چھوڑ دو اگر تم واقعی ایمان رکھتے ہو، اگر تم ایسا نہ کرو تو اللہ اور اس کے رسول سے
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٢٧٩﴾
مقابلہ کے لیے تیار رہو، اگر تم باز آجاؤ (اور توبہ کرلو) تو تمہارے لیے تمہاری پونجی ہے (اسے لے سکتے ہو اس طرح) نہ ظلم کرو نہ تم پر ظلم ہو۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾

اور (اگر تمہارا مقروض) تنگدست ہے تو اسے فارغ البالی ہونے تک مہلت دو اور اگر تم معاف ہی کر دو تو یہ تمہارے لیے (بہت) بہتر ہے اگر تم سمجھو

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع ۳۸

اور اس دن سے ڈرو جس دن خدا کی طرف پھرو گے (اس دن) ہر شخص کو اس کے کیے کا بدلہ ملے گا، اور اس پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں صدقات کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ ظاہر اور پوشیدہ ہر وقت خیرات کرتے رہنے والے دین و دنیا میں فلاح پائیں گے، پھر سود کی ممانعت کی گئی ہے؛ کیونکہ اس کے ذریعہ حاجتمندوں سے زائد مال لیا جاتا ہے؛ حالانکہ ان سے فائدہ حاصل کرنے کی بجائے فائدہ پہنچانا چاہیے تھا، اس لیے سود کو حرام قرار دیا گیا ہے اور سخت وعید کا اظہار کیا گیا ہے۔

آخر میں اس دن سے ڈرایا گیا ہے جس دن ہر ایک شخص کو خدا کے روبرو حاضر ہو کر حساب کتاب دینا ہوگا، اور نافرمان سزا کے مستحق ہوں گے۔

تَدَايَنْتُمْ	آپس میں معاملہ کرو	دَيْنٍ	قرض	اَجَلٍ مُّسَمًّى	میعاد مقرر
فَاكْتُبُوْهُ	پس اس کو لکھ لو	كَاتِبٌ	لکھنے والا	يَأْبَ	انکار کرے
يُمْلِلِ	لکھوادے	يَتَّقِ	ڈرے	وَلِيُّ	مالک
اِسْتَشْهِدُوْا	شاہد بنالو، گواہ بنالو	تَرْضَوْنَ	تم اس پر راضی ہو	تَضِلَّ	بھول جائے
تُذَكِّرَ	یاد دلادے	اُخْرٰى	دوسری	دُعُوْا	بلائے جائیں
تَسْئَمُوْا	کاہلی کرو تم	اَقْسَطُ	زیادہ انصاف والا	اَقْوَمُ	زیادہ مضبوطی والا
تَرْتَابُوْا	شک میں پڑے تم	حَاضِرَةً	ہاتھوں ہاتھ تجارت	تُدِيْرُوْنَ	باہم معاملہ کرتے ہو
تَبَايَعْتُمْ	خرید و فروخت کرو	يُضَآرَّ	ایذا پہنچایا جائے	تَجِدُوْا	پاؤ تم
رِهٰنٌ	گروی	مَقْبُوْضَةٌ	قبضہ میں دی ہوئی	اَمِنَ	اعتبار کرے، امین بنائے
يُؤَدِّ	ادا کرے، دیدے	اُؤْتُمِنَ	امین بنایا گیا	اَمَانَت	حق امانت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ

اے ایمان والو! جب تم ایک خاص میعاد تک کے لیے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو، اور چاہیے کہ لکھنے والا

بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ

تمہارے درمیان ٹھیک ٹھہری ہوئی بات لکھے اور کاتب کو لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے، جیسے خدا نے اسے سکھا دیا ہے لکھ ڈالے،

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ؕ فَاِنْ كَانَ

اور لکھائے وہ جو قرض لینے والا ہو اُسے چاہیے کہ خدا سے ڈرے اور لکھانے میں کم نہ لکھاوے کچھ بھی، اور اگر قرض لینے والا

الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ

نادان کمزور ہو یا عبارت خود نہ لکھ سکتا ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ (ٹھیک بات) لکھاوے اور (ایسے موقع پر) اپنی پسند کے

بِالْعَدْلِ ۖ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

دو مرد گواہ بنالو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن پر فریقین

وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا

راضی ہوں ؛ تاکہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یادکرادے اور گواہوں کو جب بلایا جائے

الْاُخْرٰى ۖ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۖ وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ

تو (آنے سے) انکار نہ کریں اور (دیکھو) ہر چھوٹے اور بڑے دَین (قرض) کے معاملے کو لکھنے میں کاہلی سے کام نہ لو، یہ عدل کے زیادہ

كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ

قریب ہے اور شہادت میں بھی زور پیدا کردیتا ہے اور اس بات کے لیے بھی مفید ہے کہ تم شک میں نہ پڑ جاؤ، ہاں جو ہاتھوں

اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ۖ

ہاتھ سودا ہو تو اس کے نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، مگر پھر بھی خرید و فروخت باہم ہو تو گواہ بنا لیا کرو، اور کاتب

وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ۬ ۖ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ

اور گواہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے، اور اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری طرف سے یہ زیادتی ہے اس لیے اللہ سے ڈرو

بِكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۖ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ

وہ تمہیں اپنے احکام بتاتا ہے، (انہیں مانو) اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اور جب تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو

وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ۖ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى

(اپنے پاس کوئی چیز) گروی رکھ کر (اس پر قرض دینے والے کا) قبضہ کرادو، اور اگر تم میں سے کوئی دوسرے کو امین بنالے تو اسے

اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۖ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۖ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ

چاہیے کہ (مانگنے پر) اس کی امانت واپس کردے اور خدا سے ڈرے اور (دیکھو، ایسے معاملات میں) گواہی کو مت چھپاؤ اور جو ایسا کرے گا

قَلْبُهٗ ۖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع ۳۹ ۲

یقیناً اس کا دل گناہ سے زنگ آلود ہو چکا، اور خدا تمہارے اعمال کا علم رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں لین دین کے معاملات جو ایک خاص مدت تک کے لیے کیے جائیں انہیں لکھ دینے کا حکم ہے، ہاں جو سودا دست بدست لیا جا رہا ہو اسے لکھنے کی ضرورت نہیں، اگر باہم خرید و فروخت ہے تو پھر بھی گواہ بنالینا چاہیے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسے معاملات میں دو مردوں کی شہادت لی جائے اور نہیں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی۔

سفر میں کوئی چیز کسی کے پاس گروی رکھ کر اس سے قرض لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، کیونکہ سفر میں اگر کوئی کاتب ہی نہ ملے گا، تو کوئی اور چارۂ کار نہ ہوگا۔

یہ تمام احکام ہماری روزمرہ کی زندگی میں کام آنے کے ہیں، انہیں خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے، اس آیت کو آیت دَین اور مداین بھی کہتے ہیں؛ کیونکہ اس میں لین دین کی مفصل کیفیت اور پورے احکام مذکور ہیں۔ اور یہ قرآن کریم کی سب سے بڑی آیت سمجھی جاتی ہے۔

یُعَذِّبُ عذاب دے گا — اَطَعْنَا ہم نے اطاعت کی — یُكَلِّفُ تکلیف دیتا ہے — نَّسِيْنَآ ہم بھول گئے — اَخْطَاْنَا ہم نے خطا کی — تَحْمِلْ رکھ، بوجھ ڈال — اِصْرًا بوجھ، وزن — وَاعْفُ اور درگزر کر — اِرْحَمْنَا ہم پر رحم کر — مَوْلٰىنَا ہمارا آقا، ہمارا مولا

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ

آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہے اور (اے لوگو!) تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو یا چھپائے

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى

رکھو، اللہ (جانتا ہے،) اس کا حساب لے گا پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے مناسب سمجھے گا عذاب دے گا اور کوئی (بھی) بات اس کی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٨٤ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۗ

قدرت سے باہر نہیں ہے، (اے محمدؐ! کہہ دیجئے کہ) رسول پر جو کچھ اس کے رب نے اتارا، وہ اس پر (پورا پورا) ایمان لائے اور مومن

كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

لوگ بھی اور سبھی اللہ پر، اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (اور وہ کہتے ہیں کہ اے لوگو!) ہم (تو) کسی

رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۤ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ

رسول کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم نے (تیرے احکام) سنے اور (ان کو) مان لیا، ہم تیری

الْمَصِيْرُ ۝٢٨٥ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۗ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا

بخشش کے طالب ہیں اور تیری ہی طرف (ہمیں) لوٹنا ہے۔ (اور اے) اللہ (!تو) کسی کو اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی اس میں برداشت کی

اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا

قوت ہو اور ہر ایک کے کیے کا نفع ونقصان اسی کے لیے ہے، (اس لیے) اے پروردگار! ہماری بھول چوک پر مواخذہ نہ کرنا اور ہمارے

كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ

اوپر ایسا بوجھ نہ ڈال دینا جو ہم سے پہلوں پر ڈالا تھا (کہ اسے اٹھا نہ سکے) اور ہم پر ایسا بار نہ ڈال کہ ہماری طاقت سے باہر ہو، ہم سے درگزر کر

عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦ ع ۴۰ / ۸

اور ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے حال پر رحم فرما تو ہی ہمارا آقا ہے اور ہمیں کافروں کے مقابلے میں مدد دے (آمین)۔

تفسیر

اس سورۃ میں مومن بندوں کا ذکر ہے کہ وہ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں تفریق نہیں کرتے۔

پھر یہ ذکر ہے کہ خدا کسی پر اتنا ہی بار ڈالتا ہے جتنا وہ اٹھا سکتا ہے، اسی لیے شریعت میں دیوانوں، بچوں وغیرہ پر کوئی بات فرض

نہیں ہے، کیونکہ وہ اس کے لائق ہی نہیں، وہ ان کی سوجھ بوجھ ہی نہیں رکھتے، پھر عمل کیونکر کر سکتے ہیں، اسی طرح حج، زکوۃ اور روزے کے احکام ہیں، حج وہ کرے جسے طاقت ہو، روپیہ موجود ہو، زکوۃ وہ دے جس کے پاس خرچ کرنے اور قرض ادا کرنے کے علاوہ فالتو روپیہ موجود ہو، روزے وہ رکھے جو استطاعت رکھتا ہو، اگر ایسا نہیں تو جب تک استطاعت نہ ہو روزہ نہ رکھے؛ البتہ بعد میں قضا کرے، مثلاً سفر میں ہو یا بیمار ہو تو سفر سے آنے کے بعد یا بیماری سے صحت ہو جانے کے بعد روزہ رکھے۔

ہمارا خدا کتنا رحیم وغفور ہے کہ ہر حال میں ہمارے لیے اس نے آسان آسان قاعدے اور طریقے مقرر کر دیئے ہیں، جن پر چلنا بہت آسان اور ان کا اجر بہت بڑا ہے، گویا یہ سب ہمارے ہی فائدے کے لیے ہیں۔

آیات: ۲۰۰	۳۔ سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِیَّۃٌ ۸۹	رکوعات: ۲۰

بَيْنَ يَدَيْهِ اس سے پہلے — اِنْتِقَامٍ بدلہ، انتقام — يُصَوِّرُ تصویر بناتا ہے — كَيْفَ يَشَآءُ جیسا چاہتا ہے

مُّحْكَمٰتٌ محکم، حکموں والی، مضبوط — اُخَرُ دوسری — مُتَشٰبِهٰتٌ مشابہ، ملی جلی — زَيْغٌ کجی، ٹیڑھا پن

تَاْوِيْلِ حقیقت، مطلب — رٰسِخُوْنَ علم میں پکے، خوب راسخ — تُزِغْ ٹیڑھا کر — جَامِعُ اکٹھا کرنے والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

الٓمّٓ (اے محمدؐ! لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے، اس نے آپ پر قرآن کریم سچائی کے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى

ساتھ اتارا جو تصدیق کرتا ہے پہلی کتابوں کی اور اس سے قبل لوگوں کی ہدایت کے لیے تورات وانجیل اتاری تھی، اور (نیز) حق وباطل میں

لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ

تمیز کرنے والی شریعت، (تو) جو لوگ ہماری (نازل کی ہوئی) آیات (واحکامات) کے منکر ہو گئے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور خدا

عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾

زبردست بدلے لینے والا ہے۔ خدائے تعالیٰ سے زمین اور آسمان کی کوئی (بھی) چیز چھپی ہوئی نہیں ہے،

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

وہ ایسی ذات ہے کہ ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے تم کو شکل عطا کرتا ہے، (دیکھو) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زبردست صاحب

الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

حکمت ہے۔ اس نے آپؐ پر قرآن اتارا جس کی بعض آیات محکمات ہیں اور یہی اس قرآن کی اصل (بنیاد) ہیں، اور بعض آیات متشابہات

مُتَشٰبِهٰتٌ ۗ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ

ہیں (کہ وہ کئی مطالب ومعانی کی متحمل ہیں) تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ (محکمات کو چھوڑ کر) متشابہات کی

الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

تاویل فتنہ (و فساد) کی غرض سے کرنے لگتے ہیں، اور ان کی تاویل سوائے اللہ اور پختہ علم رکھنے والوں کے کوئی نہیں جانتا، وہ

يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۷

کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے سب (محکم و متشابہ) ہمارے رب کی طرف سے ہے اور ان سے عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔ (وہ لوگ کہتے ہیں:)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو اپنی ہدایت دینے کے بعد (حق سے) نہ ہٹا اور ہمارے لیے اپنی جانب سے رحمت عطا فرما؛ کیونکہ تو بے انتہاء

الْوَهَّابُ ۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۹ ع

عطا کرنے والا ہے، (اے) ہمارے رب! تو ایک دن سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس میں (ہمیں) کوئی شک نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

تفسیر

اس سورۃ میں قرآن مجید کی صداقت کا بیان ہے اور اسے نہ ماننے والوں کے لیے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپی نہیں ہے، یہاں تک کہ ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے اسے بھی اپنی قدرت سے وہ جیسی چاہتا ہے شکل عطا کرتا ہے اور اس کے حال سے بھی پوری طرح واقف ہے۔

پھر محکم و متشابہ آیات کا بیان ہے، محکم وہ آیات ہیں جن کا مطلب بالکل صاف ہو اور اس میں کسی طرح کے اور معنوں کا احتمال نہ ہو اور متشابہ ان آیات کو کہتے ہیں جن میں کوئی حکم شرعی نہیں ہیں، یا وہ زیادہ معنی رکھتے ہیں، تو جو لوگ فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے پیچھے پڑتے اور اپنی مرضی کے مطابق معنی کرتے ہیں، محکم کی مثال ہے: "اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ" (نماز پڑھو اور زکوۃ دو)۔ اور متشابہ کی مثال یوں ہو سکتی ہے: "اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى" (رحمن عرش پر متمکن ہو گیا)۔ یا رحمن اپنی کرسی حکومت پر جلوہ گر ہوا، یا رحمن عرش پر جا بیٹھا، یا رحمن تمام عالم پر حاوی ہے وغیرہ) ہمیں محکم آیات کو غور سے پڑھ کر ان پر عمل شروع کر دینا چاہئے اور متشابہ آیات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کافی ہے کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہیں اور ٹھیک ہیں، ان کا مطلب وہی بہتر سمجھتا ہے، ہمیں ان کے اندر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

تُغْنِيَ بچا سکے گی، بے نیاز کر سکے گی، کام آئے گی یا آئے گا — دَاْبِ عادت، طریقہ، رویہ — ذُنُوْبِ جمع ذنب، گناہوں، بدکاریوں

عِقَابِ تکلیف دینے والا، عذاب دینے والا — سَتُغْلَبُوْنَ تم بہت جلد ضرور مغلوب کیے جاؤ گے — مِهَادُ بچھونا، بستر

فِئَتَيْنِ جمع فِئَةٍ، گروہ جماعتیں — الْتَقَتَا وہ دو مقابل ہوئے، ملے — عِبْرَةً نصیحت، نصیحت حاصل کرنے کی چیز

اُولِي والے — اَبْصَارِ جمع بصر آنکھیں، آنکھوں — شَهَوٰتِ جمع شہوت، خواہشیں

قَنَاطِيْرِ جمع قنطرۃ خزانے — مُقَنْطَرَةِ جمع کیے گئے، اکٹھے کیے گئے — ذَهَبِ سونا — فِضَّةِ چاندی

خَيْلِ گھوڑے — مُسَوَّمَةِ نشان کیے ہوئے، داغ دیے ہوئے — اَنْعَامِ جمع نَعَمٌ، چارپائے، چرنے والے حیوان

مَاٰبِ واپس جانے کی جگہ، پھرنے کی جگہ، لوٹنے کی جگہ — اُؤَنَبِّئُكُمْ میں تمہیں بتاؤں گا، تمہیں بتاتا ہوں

رِضْوَانٌ رضامندی — قٰنِتِيْنَ جمع قانۃ، عاجزی کرنیوالے، فرمانبردار — اَسْحَارِ جمع سحر، آخر شب، صبح کے پہلے کا وقت

قِسْطِ انصاف — اِسْلَامُ دین اسلام — بَلٰغُ پہنچانا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ

یقیناً کافروں کو ان کی دولت اور اولاد ان کو اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکے گی اور (ایسے ہی) لوگ

وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا

دوزخ کی آگ کا ایندھن بنیں گے، جیسے کہ فرعون کے لوگ اور جو ان سے پہلے تھے، سبھوں نے ہماری آیات کا انکار کیا،

بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُل

پھر اللہ نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں پکڑا اور (یاد رکھو) اللہ بہت سخت (پکڑنے والا اور بہت سخت) عذاب دینے والا ہے، (اے محمدؐ)

لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ

جو لوگ انکار کر رہے ہیں آپ ان سے کہہ دیجیے کہ تمہیں بہت جلد (مسلمانوں کے ہاتھوں) مغلوب کیا جائے گا پھر تمہیں (مرنے کے بعد)

وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ

دوزخ کی طرف ڈھکیلا جائے گا اور (دوزخ) بہت ہی بری جگہ ہے (اور اے کافرو!) یقیناً تمہارے لیے ان دو گروہوں میں جو لڑائی کے لیے

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم

ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے (خدا کی قدرت کی) ایک زبردست نشانی تھی (ان دونوں گروہوں میں سے) ایک تو محض اللہ کے راستے

مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ

میں لڑ رہا تھا (مگر) دوسرا (اگروہ خدا کا سرے سے) منکر تھا (اور) وہ کافر (ان تھوڑے سے) مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دگنا دیکھ رہے

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ

تھے اور اللہ جسے چاہتے ہیں اپنی مدد سے تقویت پہونچاتے ہیں، بیشک اس (جنگ) میں ہی آنکھیں رکھنے والوں کے لیے نصیحت (حاصل کرنے

مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

کا بہت کافی سامان) ہے، عام لوگوں کے لیے (تو) عورتوں کی محبت، بیٹوں کی الفت اور سونے چاندی کے انباروں کی خواہش اور بڑے اچھے

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ

گھوڑوں، گائے بیلوں اور کھیتی (وغیرہ) کی تمنائیں (اور آرزوئیں بہت ہی) بھلی معلوم ہوتی ہیں (مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ) یہ (سب

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ﴿١٤﴾ قُلْ

چیزیں) دنیا (ہی) میں فائدے (دینے کی چیزیں) ہیں، اور اللہ کے پاس (تو اس دنیا سے بھی) اچھا ٹھکانہ (مل سکتا) ہے، (اے محمدؐ! ان سے)

أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ

کہہ دیجیے (اچھا تو) میں تمہیں (تمہارے) اس (دنیا کے مال و دولت) سے (بھی) بڑھ کر (چیزیں) بتاؤں (جو کہ) پرہیزگاروں کیلیے انکے

جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

پروردگار کی طرف سے (تیار) ہیں (وہ) جنت کے باغ (ہیں) جن کے اندر نہریں چل رہی ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے

وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

اور (وہاں ان کے لیے) پاک بیویاں (بھی) ہوں گی اور (سب سے بڑھ کر تو یہ ہے کہ) اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی، اور (یاد رکھو کہ)

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ

اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ (اور جنتی) ایسے ہی لوگ (ہو سکتے ہیں جو کہ یہ) کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم (تجھ پر پورے طور پر)

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ

ایمان لے آئے ہیں۔ پس (اپنی رحمت سے) ہمارے گناہ معاف کردے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا، وہ (مصیبتوں میں) صبر (بھی)

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ

کرتے ہیں، سچ بولنے والے (بھی) ہوتے ہیں، (خدا کے حکموں کی) پوری پوری عاجزی سے تعمیل (بھی) کرتے ہیں، اللہ کی راہ میں خرچ

بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

کرتے ہیں اور سحر کے وقت مغفرت بھی چاہتے ہیں۔ اللہ کی ذات (خود) اس بات کی شہادت ہے کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں اور

وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

فرشتے اور علم والے (انسان بھی) یہی گواہی دیتے ہیں کہ وہ انصاف کرتا ہے، سوائے اس کے کوئی عبادت کے لائق نہیں؛ (کیونکہ) وہی (بہت)

النصف

الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ

قدرت والا اور حکمت والا ہے۔ اللہ کے نزدیک (تو) مذہب صرف (ایک) اسلام (ہی) ہے، اور (ان یہودی اور عیسائی اور دوسری) قوموں نے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ

جنہیں (الہامی) کتابیں دی گئی تھیں، اس بات کا پتہ چل جانے کے بعد (کہ مذہب صرف ایک اسلام یعنی خدا کی تابعداری ہی ہے، اپنی)

بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾

ضد اور سرکشی کی وجہ سے انکار کیا اور (یہ سن رکھیں کہ) جو اللہ کی (بھیجی ہوئی) نشانیوں کا انکار کرے گا تو اللہ (اس کا) جلد حساب لینے والا ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ

(اے محمدؐ!) اگر یہ آپ سے (خواہ مخواہ) جھگڑیں تو (ان سے) کہہ دیجئے کہ میں اور جو میرے پیرو ہیں انہوں نے اللہ کے آگے سر جھکا

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ

دئے ہیں (ہمیں جھگڑنے کی ضرورت نہیں، اب ان) یہودی، عیسائی اور ان پڑھ، بے علموں سے پوچھئے کہ کیا تم (بھی ایسا ہی) خدا کے

فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ

سامنے سر جھکاتے ہو؟ اگر یہ جھکا دیں تو (سمجھ لو کہ) سیدھی راہ پر آگئے اور اگر (سر جھکانے سے) پھر جائیں تو (آپ کو کیا ہے) آپ کا کام

ع ٢ ١١ ١٠ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ع

(تو اس پیغام کو) پہنچا دینا ہے، اللہ (اپنے) بندوں کو دیکھ (ہی) رہا ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو کوئی چیز خدا سے بے نیاز نہیں کرسکتی؛ کیونکہ مال و دولت خواہ کتنا ہی ہو زیادہ سے زیادہ دنیا کی زندگی میں ہی کچھ کام دے سکتا ہے، آخرت میں سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اور کوئی چیز کام نہیں آسکتی، پھر جنگ بدر کا واقعہ بیان کرکے یہ ظاہر کردیا گیا ہے کہ یہ چیزیں اکثر دنیا میں بھی کوئی کام نہیں دے سکتیں، اس کے بعد جنت کا ذکر ہے، اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ وہاں کی نعمتیں یہاں کی نعمتوں سے زیادہ پائیدار ہوتی ہیں، اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے جس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، سب سے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا کو جو مذہب پسند ہے وہ اسلام یعنی اس کے حکموں کی پوری پوری تعمیل ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اس کے حکموں کی تعمیل کریں، جو قرآن میں موجود ہیں۔

غَرَّ	دھوکا دیا، مغرور کردیا	یَفْتَرُوْنَ	وہ افترا باندھتے ہیں، جھوٹ باتیں گھڑ لیتے ہیں	تَنْزِعُ	چھین لیتا ہے، لے لیتا ہے
تُعِزُّ	تو عزت دیتا ہے، یا دے گا	تُذِلُّ	تو ذلیل کرتا ہے یا کرے گا	تُوْلِجُ	داخل کرتا ہے، اندر گم کردیتا ہے
مَيِّتِ	مردہ، بے جان	تَرْزُقُ	تو رزق دیتا ہے یا دے گا	تُقٰی	بچنا، محفوظ رہنا
يُحَذِّرُ	ڈراتا ہے	مُحْضَرًا	سامنے لایا گیا، حاضر کیا گیا	اَمَدًا	مسافت، دوری، فاصلہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ

(ہاں اور) جو لوگ اللہ کی (بھیجی ہوئی) نشانیوں کا انکار (ہی) کرتے چلے جائیں اور نبیوں کے قتل کے درپے ہوجائیں

وَّ يَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٢١

اور جو (بھی ان کو) انصاف (سے کام لینے) کو کہیں تو ان کی جان کے دشمن بن جائیں تو تم (ضرور) ان کو دردناک عذاب کی خبر سنا دو۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ

(وہ سن لیں کہ) ایسے کام کرنے والوں کے (تھوڑے بہت جو نیک) کام (ہوتے ہیں وہ بھی) دنیا (ہی) میں ضائع ہوجاتے ہیں اور آخرت

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٢٢ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

میں ان کی مدد کرنے والا ہی نہ ہوگا، (اے محمدؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو (اللہ کی) کتاب کا کچھ علم دیا گیا تھا (اب

يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ

اگر) انہیں اللہ کی (اسی) کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے ؛تاکہ (جن باتوں میں وہ جھگڑ رہے ہیں ان کا) فیصلہ (اللہ کی کتاب کے موافق)

مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٢٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ

ہوجائے تو ان میں سے ایک جماعت (اس کو) رد کردیتی ہے، (درحقیقت) یہ سب اعراض کرنے والے ہیں (اور) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ

اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۠ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا

کہتے ہیں کہ ہمیں (دوزخ کی) آگ بس چند دن چھوئے گی (پس ایسی ہی) من گھڑت باتوں نے جو انہوں نے اپنے مذہب میں گھڑی ہیں

يَفْتَرُوْنَ ۝٢٤ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ

دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ اور (ان کا) کیا حال ہوگا جبکہ ہم (ان) سب کو ایک دن اکٹھا کریں گے جس کے متعلق (ان کو بھی) کوئی شبہ نہیں

وَ وُفِّيَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ

اور ہر ایک آدمی کو جو کچھ اس نے (دنیا کی زندگی میں) کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیں گے اور ان کا حق نہیں مارا جائے گا (اے محمدؐ!) آپ (یوں)

مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِى الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ ۡ

کہا کیجئے: اے (ہمارے) اللہ! (تو) سارے ملک کا مالک ہے، جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے مناسب سمجھتا ہے چھین لیتا ہے،

وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ اِنَّكَ

(عزت و ذلت بھی تیرے ہی ہاتھ میں ہے) جس کو قابل سمجھتا ہے، عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے تیرے قبضہ قدرت

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۶﴾ تُوۡلِجُ الَّيۡلَ فِى النَّهَارِ وَتُوۡلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيۡلِ ۡ

میں سب کچھ ہے اور بے شک تو سب کچھ کرسکتا ہے تو ہی (اپنی قدرت سے) رات کو دن میں گم کردیتا ہے اور دن کو رات میں ملا دیتا ہے

وَتُخۡرِجُ الۡحَىَّ مِنَ الۡمَيِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَيِّتَ مِنَ الۡحَىِّ ۡ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَيۡرِ

تو ہی مردہ سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور زندہ سے مردہ کو پیدا کرتا ہے، پھر تو (وہی ہے کہ) جس کو مناسب سمجھتا ہے بے حساب روزی

حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡكٰفِرِيۡنَ اَوۡلِيَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ وَمَنۡ

دیتا ہے، (مسلمان خوب یاد رکھیں کہ) انہیں سوائے مسلمانوں کے (کبھی بھی) کافروں کو دوست نہیں بنانا چاہیے اور جو بھی ایسا کرے گا

يَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَلَيۡسَ مِنَ اللّٰهِ فِىۡ شَىۡءٍ اِلَّاۤ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡهُمۡ تُقٰٮةً ؕ

اللہ کے نزدیک (اس کی) کوئی عزت و وقعت نہیں، ہاں اگر تم (ان کے فتنہ و فساد سے) بچنے کے لیے رواداری سے کام لو تو کوئی حرج نہیں،

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۲۸﴾ قُلۡ اِنۡ تُخۡفُوۡا مَا فِىۡ

(دیکھو) اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے اور (یاد رکھو) اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے: جو کچھ تمہارے

صُدُوۡرِكُمۡ اَوۡ تُبۡدُوۡهُ يَعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ

دل میں ہے تم اسے ظاہر کرو یا چھپا رکھو، اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے، وہ (تو) ہر ایک چیز سے آسمانوں یا زمین میں ہے واقف ہے

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲۹﴾ يَوۡمَ تَجِدُ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ مِنۡ خَيۡرٍ

اور ہر ایک چیز اسی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ (اور) جس دن ہر آدمی جو نیکی اس نے کی ہوگی (اس کو) اپنے سامنے پائے گا

مُّحۡضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتۡ مِنۡ سُوۡٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوۡ اَنَّ بَيۡنَهَا وَبَيۡنَهٗۤ اَمَدًاۢ بَعِيۡدًا ؕ

اور (اسی طرح) ہر بدی کو بھی، اس دن) اس کی (یہ) آرزو ہوگی کہ کاش اس بدی اور اس کے درمیان بہت فاصلہ ہوتا (یعنی یہ اس کو دیکھتا بھی

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفۡسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ ۢ بِالۡعِبَادِ ﴿۳۰﴾

نہیں) اور (دیکھو) اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے اور وہ (اپنے) بندوں پر بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

سب سے پہلے اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو کفر کرتے ہیں اور نبیوں کو قتل کرنے سے بھی باز نہیں آتے، انہیں یہ بتایا گیا

ہے کہ ان کا حق بات کہنے والوں کو روکنا، ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا، اگر کوئی نیکی وہ بھول کر کریں بھی تو اس جرم کے مقابلہ میں وہ کوئی اثر نہیں رکھتی، لہٰذا انہیں قیامت کے دن کوئی مدد اپنے نیک اعمال سے بھی نہیں مل سکے گی، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ نیک کاموں سے غافل نہیں ہونا چاہیے؛ کیونکہ قیامت کے دن کسی کے ساتھ کوئی رورعایت نہیں کی جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ اور طاقت کا بیان فرماتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ صرف مجھ سے ڈرو اور کسی سے نہ ڈرو، اور کسی سے (میرے مقابلہ میں زیادہ) محبت بھی نہ رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کسی کو کسی طرح کا نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا اور محبت کے لائق تو صرف خدا ہی ہے۔

تُحِبُّوْنَ تم محبت کرتے ہو یا کروگے	نُوْحًا ایک پیغمبر کا نام	اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ حضرت ابراہیم کی اولاد
اٰلَ عِمْرٰنَ عمران کی اولاد، عمران حضرت مریم کے باپ کا نام ہے		وَضَعَتْ وہ جنی، اس نے جنا وَضَعْتُ میں نے جنا
اُنْثٰى لڑکی، عورت	ذَكَرُ مرد، لڑکا	اُعِيْذُ میں پناہ میں دیتا ہوں یا دیتی ہوں
اَنْۢبَتَ اس نے بڑھایا، اس نے پرورش کی	كَفَّلَ کفیل ہوا، وہ سرپرست بنا	زَكَرِيَّا ایک پیغمبر کا نام
مِحْرَابَ عبادت کی جگہ	لَكِ تیرے واسطے اے عورت!	يَحْيٰى ایک پیغمبر کا نام
سَيِّدًا سردار، مرتبہ والا	حَصُوْرًا رکا ہوا، حفاظت کیا گیا	غُلٰمٌ لڑکا، بیٹا
عَاقِرٌ بانجھ، وہ عورت جس کے بچہ پیدا نہ ہو	رَمْزًا اشارہ	عَشِيِّ شام اِبْكَارِ صبح

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

(اے محمدؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں خدا کی دوستی کا دعویٰ ہے تو میری پیروی کرو، تب خدا تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے

ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا

گناہ بھی بخش دے گا اور وہ بہت بخشش اور رحم والا ہے، آپؐ فرما دیجئے (کہ لوگو!) خدا اور (اس کے) رسول کی پیروی کرو، اگر وہ (یہ بات) نہ

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ

مانیں تو بیشک اللہ نہ ماننے والوں کو کب دوست رکھتا ہے؟ بلاشبہ خدا نے آدمؑ و نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام عالموں میں سے

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۳ ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۳۴ اِذْ قَالَتِ

چن لیا۔ ان میں سے بعض، بعض کی اولاد ہیں اور خدا سننے اور جاننے والا ہے۔ (آپ کو معلوم ہے) جب عمران کی عورت نے کہا: (اے)

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں اسے تیرے نام پر آزاد کر دینے کی منت مانتی ہوں تو میری (یہ) درخواست قبول فرما، بیشک تو

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۳۵ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

سننے والا اور جاننے والا ہے؛ چنانچہ جب وہ جنی تو بولی میرے رب! میں نے تو لڑکی جنی ہے؛ حالانکہ خدا (خوب) جانتا ہے کہ

بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْۤ اُعِيْذُهَا بِكَ

وہ کیا جنی ہے اور لڑکا لڑکی کے مانند نہیں، میں نے لڑکی کا نام مریم رکھ دیا ہے اور میں اس کو اور اس کی

وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا

اولاد کو مردود شیطان (کے شر) سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پس خدائے تعالیٰ نے اس کی نذر کو اچھی طرح قبول کرلیا اور اسے اچھی طرح

نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا

پروان چڑھایا، اور زکریاؑ نے اس کی کفالت کی، جب بھی زکریا علیہ السلام لڑکی کے پاس محراب میں جاتے اس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے،

رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ

(اور) کہتے: اے مریم! یہ چیزیں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟ وہ کہتیں: اللہ کے پاس سے، وہ جسے چاہتا ہے بے حساب

يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ

رزق دیتا ہے، (پس) معاً زکریا کو خیال آیا اور انہوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: (اے) میرے پروردگار! مجھے اپنی طرف سے

لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ

پاک اولاد عطا فرما، بے شک تو دعا کا سننے والا ہے، چنانچہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے تو انہیں فرشتوں نے

يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا

ندا دی کہ اللہ تمہیں یحییٰؑ کی خوشخبری دیتا ہے جو خدا کے حکم سے (آئندہ ہونے والے نبی کی) تصدیق کرے گا، سردار ہوگا،

وَّحَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ

عورتوں سے بچا رہے گا اور وہ خدا کے نیک بندوں میں سے ایک نبی ہوگا (تو) وہ بولے (اے) میرے پروردگار! مجھے لڑکا کہاں سے ہوگا؟

وَّ قَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

میں تو بوڑھا ہوچکا اور میری بیوی بانجھ ہے (تو) جواب ملا: اللہ جس طرح چاہتا ہے کردیتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ

(تو) وہ بولے: (اچھا) میرے لیے کوئی نشانی مقرر کردے، اللہ نے کہا: تیرے لیے نشانی یہ ہے کہ تو تین دن لوگوں سے اشاروں سے ہی

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع

بات کرسکے گا اور اپنے رب کو بہت بہت یاد کر اور شام کے وقت اور صبح کے وقت اس کی تسبیح بیان کر۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے جس کی حقیقت ایک ہی ہے، اس کے بعد حضرت مریم علیہا السلام کی پیدائش کا ذکر ہے اور ان کی پرورش کا بیان، اور بے موسم کے پھل انہیں دیئے جانے کا ذکر ہے، یہ دیکھ کر حضرت زکریا علیہ السلام کا اپنے رب سے بیٹے کی درخواست کرنا اور دعا کا قبول ہونا اور یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر ہے۔

فائدہ

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا بیان فرمایا ہے کہ بے موسم کے پھل حضرت مریم علیہا السلام کو عطا ہوئے تھے، پھر عین بڑھاپے میں جب کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اولاد کی امید نہ تھی اور ان کی بیوی بھی بانجھ تھیں، حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، اس سے معلوم ہوا کہ خدا ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے۔

اَنْبَآءِ جمع نَبَأٌ خبریں — نُوْحِیْ ہم وحی کرتے ہیں یا کریں گے — لَدَیْ قریب نزدیک، طرف، پاس

یُلْقُوْنَ ڈالتے ہیں یا ڈالیں گے — اَقْلَامٌ جمع قلم، قلمیں — یَخْتَصِمُوْنَ وہ جھگڑتے تھے، یا جھگڑتے ہیں

مَسِیْحُ مسح کیا گیا، چھوا گیا، لقب حضرت عیسیٰؑ کا — وَجِیْهًا مرتبہ والا، عزت والا

مُقَرَّبِیْنَ جمع مقرب، قریب کیے گئے بندے، خدا کی طرف سے عزت دیئے گئے بندے — بَشَرٌ آدمی، انسان

قَضٰی وہ فیصلہ کرتا ہے اس نے حکم کیا — جِئْتُ میں آیا — طِیْنٍ مٹی — هَیْئَةِ شکل، صورت

اَنْفُخُ میں پھونکوں گا یا پھونکتا ہوں — اُبْرِئُ میں اچھا کرتا ہوں، بچاتا ہوں — اَکْمَهَ مادرزاد اندھا

اَبْرَصَ برص والا، کوڑھی — تَدَّخِرُوْنَ تم ذخیرہ بناتے ہو، جمع کرتے ہو یا کرو گے — اَحَسَّ اس نے محسوس کیا، معلوم کیا

اَنْصَارِیْ میرے مددگار — حَوَارِیُّوْنَ جمع حواری، ساتھی — مَکَرُوْا انہوں نے مکر کیا، چوری چھپے کوئی تدبیر کی

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ

اور (اے محمدؐ! آپ کو معلوم ہے؟) جب کہ فرشتوں نے کہا: اے مریم! خدا نے تجھے چن لیا، اور پاک قرار دیا اور زمانے بھر کی عورتوں سے

الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۲ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ

برگزیدہ کیا۔ اے مریم اپنے رب کے لیے (خالص) عبادت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنیوالوں کے ساتھ جھک جا، (اے محمدؐ!) یہ (سب) غیب

الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ

کی باتیں ہیں جو آپ کو ہم بذریعہ وحی بتا رہے ہیں اور آپ تو ان کے پاس تھے (ہی) نہیں جب قلمیں ڈال (کر فال نکال) رہے تھے کہ کون

مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝۴۴ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ

مریم کی کفالت کرے اور نہ آپ اس وقت موجود تھے جب آپس میں جھگڑ رہے تھے، (اور اس وقت کو یاد کرو) جب کہ ملائکہ نے کہا: اے

يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

مریم! خدا تجھے اپنے ایک حکم کی خوشخبری دیتا ہے (کہ تجھے بیٹا ہوگا،) جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا (وہ) دنیا اور آخرت میں مرتبے والا

وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۴۵ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۴۶

اور مقربوں میں سے ہوگا۔ اور وہ لوگوں سے بچپن اور بڑھاپے (ہر حالت میں) وعظ و نصیحت کرتا رہے گا اور (وہ) صالحین میں سے ہوگا۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّ لَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ

مریم بولیں! (اے) میرے رب میرے کو بچہ کہاں سے ہوگا؟ مجھے تو کسی بشر نے چھوا تک نہیں، جواب ملا! اللہ جس چیز کو

اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

جیسے چاہے پیدا کردیتا ہے، وہ جب ایک بات کا فیصلہ کر لے تو کہہ دیتا ہے ہوجا اور وہ ہوجاتی ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ ۚ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ

اور اللہ اسے کتاب اور حکمت کا علم دے گا، اور توریت اور انجیل کا (بھی۔ وہ اسے) بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا (تو وہ جا کر کہے گا

اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ

کہ اے لوگو!) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں، میں تمہارے لیے مٹی سے پرند بنا کر اس میں پھونک ماروں گا، تو

فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى

وہ خدا کے حکم سے پرندہ بن جائے گا، اور اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کردوں گا اور مردوں کو زندہ کردوں گا

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

اور تم جو کھاتے ہو بتا دوں گا اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو (اس کو بھی)، اگر تم ایمان لانا چاہو تو (ان سب باتوں) میں

لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ۚ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ

تمہارے لیے نشانیاں (ہی نشانیاں) ہیں۔ اور میں توریت کی اور پہلی (دیگر) کتابوں کی تصدیق کرتا ہوں، اور (اس لیے بھی بھیجا گیا ہوں کہ)

وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَاتَّقُوا

بعض چیزیں جو تم پر (تمہاری سرکشیوں کے سبب) حرام تھیں انہیں حلال کردوں اور تمہارے رب کے پاس سے نشانی لے کر آیا ہوں

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۵۱﴾

تو (اب) اللہ سے ڈرو اور میری تابعداری میں آجاؤ، بیشک اللہ میرا اور تمہارا پروردگار ہے اس کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِىْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

پھر جب عیسیٰؑ نے محسوس کیا کہ وہ انکار کررہے ہیں، تو پکارا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوگا؟ حواری بولے ہم اللہ کی راہ

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَآ

میں مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں، آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلمان ہوگئے (اور) اے ہمارے رب! جو کچھ تونے ہماری طرف اتارا

اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾

ہم اس پر ایمان لائے اور ہم نے (تیرے) رسول کی پیروی (اختیار) کی، اس لیے ہمارا شمار گواہوں میں کر لے، (رہے دوسرے لوگ سو)

ع ۵ ۱۴ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ع

انہوں نے ایک تدبیر نکالی اور اللہ نے (بھی) تدبیر نکالی اور وہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور دین کی تبلیغ میں لوگوں کو معجزات دکھانے کا بیان ہے، ان کے حواری یعنی اصحاب تو ان پر ایمان لے آئے، لیکن یہود ایمان نہ لائے اور انہیں مار ڈالنے کی تدبیریں کرنے لگے، چنانچہ ان تدبیروں کا ذکر اگلے رکوع میں آئے گا۔

مُتَوَفِّيْ وفات دینے والا، مارنے والا رَافِعُ بلند کرنے والا، اٹھا لینے والا تَعَالَوْا تم آجاؤ

نَدْعُ ہم بلاتے ہیں نَبْتَهِلْ ہم التجا کریں قَصَصُ جمع قصة، کہانیاں، قصے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ

(اور) جب (وہ خفیہ تدبیریں کر رہے تھے تو ہم یعنی) اللہ نے کہا: اے عیسیٰ! (گھبرا نا مت)، ہم آپ کو وفات دیں گے اور اپنی طرف اٹھالیں گے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

اور کافروں (کے شر) سے پاک کردیں گے اور آپ کے پیروان (حقیقی) کو قیامت تک (ان) منکرین پر فوقیت عطا کردیں گے،

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝٥٥

پھر جب وہ ہماری طرف لوٹیں گے تو ہم ان کے درمیان جو اختلاف تھا اس کا (ٹھیک ٹھیک) فیصلہ کر دیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ

اور جنہوں نے (تیری نبوت کا) انکار کیا ان (یہودیوں) کو دنیا و آخرت میں عذاب شدید میں مبتلا کروں گا اور انہیں کوئی

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٥٦ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۭ

حمایتی نہ ملے گا، (لیکن) جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے تو اللہ انہیں (ان کے کیے کا) پورا پورا اجر دے گا

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝٥٧ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۝٥٨

مگر ظالموں سے اسے کوئی لگاؤ نہیں، (اے محمدؐ!) یہ (سب اللہ کی) آیتیں اور حکمت کے تذکرے ہیں جو ہم آپ کو سنا رہے ہیں۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٥٩

خدا کے نزدیک تو عیسیٰ کی (خلقت کی) مثال ایسی ہے جیسے آدمؑ کی کہ انہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر کہا: ہوجاؤ (اور) وہ

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝٦٠ فَمَنْ حَاۗجَّكَ فِيْهِ

پیدا ہوگئے، یہ ٹھیک بات (ہے جو) آپ کے رب کی طرف سے (بتائی گئی) ہے، اس میں شک نہ کرو، اس کے بعد بھی جو

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاۗءَنَا وَاَبْنَاۗءَكُمْ وَنِسَاۗءَنَا

آپ سے جھگڑا کرے تو (ان سے) کہہ دیجئے کہ آؤ ہم اپنے اپنے بیٹوں،

وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۱﴾

عورتوں اور خود کو بلائیں، پھر خدا کی طرف رجوع کریں اور جھوٹوں پر لعنت قرار دیں۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

بیشک (ہمارا) یہ بیان سچا بیان ہے وہ یہ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہےاور یہ کہ اللہ ہی زبردست اور صاحب حکمت ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع

تو (اے محمدؐ!) اگر وہ (اس بات پر آمادہ نہ ہوں اور) منہ موڑیں تو (جان لیجئے کہ) خدا (ایسے) مفسدوں سے خوب واقف ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اولاً یہ بیان ہے کہ خدائے تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کا ذمہ خود لے لیا ہے؛ تا کہ یہود نے جو مکر یعنی خفیہ تدبیر کی تھی اسے بیکار کرڈالے، پھر یہ بتایا کہ جو صحیح معنوں میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کریں گے، وہ قیامت تک یہودیوں پر غالب رہیں گے، اوران یہودیوں کو کوئی حمایتی بھی ان کے مقابلے میں نہیں ملے گا۔

پھر یہ بتایا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مثل اور آدمیوں کے بشر تھے، خدا کی جس طرح مرضی تھی انہیں پیدا کردیا، جیسے ان سے پہلے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا اوراس میں روح پھونک کر زندہ کردیا، اس میں تعجب کی کیا بات ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بے باپ کے پیدا ہوئے، خدا چاہے تو بے ماں باپ کے بھی آدمی کو پیدا کرسکتا ہے۔

پھر عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے جو لوگوں میں ان کے بارے میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ وہ خود نعوذ باللہ خدا تھے یا خدا کے بیٹے تھے، اس کی تردید کی گئی ہے، اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مسئلہ

مباہلہ یہ ہے کہ خدا کی طرف رجوع کر کے اس کو حاضر وناظر سمجھ کر یہ کہا جائے کہ ''جو جھوٹا ہو اس پر خدا کی لعنت ہو''۔

اَرْبَابًا جمع رب، مالک   هٰٓؤُلَآءِ وہی لوگ، وہی ہیں   حَاجَجْتُمْ تم نے جھگڑا کیا، حجتیں نکالیں

مُسْلِمًا تابع، فرمانبردار، ماننے والا   اَوْلَى زیادہ بہتر، قریب   وَدَّتْ چاہتی ہے، خواہش رکھتی ہے، دوست رکھتی ہے، پیار کرتا ہے

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ

(اے محمدؐ!) اہل کتاب سے کہہ دیجئے کہ آؤ (ہم) ایک بات پر (اتفاق کرلیں) جو ہم تم (دونوں) میں برابر ہو وہ یہ کہ ہم سوائے ایک اللہ

اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی (بھی) ایک دوسرے کو (اپنا) رب سوائے اللہ کے نہ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

بنائے، (اگر اب اس سے بھی) منہ موڑیں تو ان سے کہہ دو کہ (اچھا اب) اس بات کے گواہ رہو کہ ہم (تو یہ) بات مانتے ہیں۔ اے اہل کتاب!

لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ
تم ابراہیمؑ کے متعلق کیوں جھگڑا کرتے ہو (کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی) اور (یہ) توریت و انجیل تو ابراہیمؑ کے (برسوں) بعد نازل ہوئی
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
(جن کی وجہ سے تم یہودی اور نصرانی بنے)، کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ، اچھا تو تم وہی ہو جنہوں نے جس چیز کے متعلق تمہیں (کچھ)
فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
تھوڑا (بہت بھی) علم تھا جھگڑا کیا (وہ تو جو کیا سو کیا اب) جس چیز کے متعلق تمہیں بالکل علم نہیں اسکے متعلق خواہ مخواہ کیوں جھگڑتے ہو
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا
اللہ (پر کیوں نہیں چھوڑتے کیونکہ وہ) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (اور سنو!) ابراہیمؑ نہ (تو) یہودی تھے نہ نصرانی، وہ تو ایک تابعدار (سچے)
مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
مسلمان تھے اور (ہرگز) مشرک نہیں تھے۔ اور ابراہیم سے ملتے جلتے (تو) وہ لوگ تھے جنہوں نے ان کی پیروی کی اور (اس وقت) یہ نبی
وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ
اور (ان کے پیرو) جو اللہ پر ایمان لائے ہیں (ان سے ملتے جلتے ہیں) اور اللہ (ان) مومنوں کا دوست ہے۔ (اے مسلمانو! ان) اہل کتاب میں
اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا
سے ایک گروہ کی (تو یہ) دلی خواہش ہے کہ تمہیں (کسی نہ کسی طرح سے اسلام سے پھیر دیں) گمراہ بنادیں، انہیں (اس بات کا) پتہ (ہی)
يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾
نہیں چلتا کہ وہ اپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اے اہل کتاب! تم (یہ) جانتے ہوئے (کہ یہ) اللہ کی آیات (ہیں ان) سے انکار کیوں کر
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ ع ۸ ۱۵
رہے ہو، (اور) اے اہل کتاب! سچ کو جھوٹ سے کیوں ملاتے ہو اور جان بوجھ کر سچی بات کو کیوں چھپاتے ہو؟

تفسیر

اس رکوع میں پہلے یہود و نصاریٰ اور دوسرے اہل کتاب کو اسلام کی دعوت دی گئی ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے بھی یہی اسلام تھا اور سب پیغمبر مسلمان تھے، اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہودی یا نصرانی نہ تھے، یہ تو لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے فرقے ہیں، نیز یہ بتایا گیا ہے کہ آدمی کو جس چیز کے متعلق علم نہ ہو اس کے متعلق جھگڑنا نہیں چاہیے اور سچ کو جھوٹ سے نہیں ملانا چاہیے، نہ جھوٹ کو سچ کے ساتھ۔

وَجْهَ النَّهَارِ صبح، علی الصبح، دن چڑھے	تَأْمَنْ تو سپرد کرے، امانت دے	دِيْنَارٍ سونے کا سکہ، اشرفی وغیرہ
دُمْتَ تو ہمیشہ رہے، دائم رہے	تَحْسَبُوْا تم سمجھو، تم گمان کرو، خیال کرو	رَبّٰنِيّٖنَ خدا والے لوگ، خدا پرست
تَدْرُسُوْنَ تم پڑھتے ہو		

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى

اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے (یہ) کہا کہ صبح کے وقت (تو ان مسلمانوں کے سامنے) اس بات کو سچ مان لو کہ جو کچھ ان پر (اللہ کی طرف

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝٧٢ ۚ

سے) نازل ہوئی ہے (وہ سچ ہے) مگر شام ہوتے ہی شور مچا دو کہ یہ سب غلط ہے تاکہ مسلمان (بھی تم کو سچا سمجھ کر اسلام سے) پھر جائیں۔

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ

اور (وہ اپنے لوگوں کو یہ بھی کہتے ہیں کہ) سوائے اس کے کہ جو تمہارے طریقوں کی پیروی کرے (کسی کی) بات نہ مانو، (اے نبی، آپ ان سے)

الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِیْتُمْ اَوْ

کہہ دو کہ (اصل میں) ہدایت (تو) اللہ کی ہدایت ہے (اور یہ اسی کی دین ہے کہ) کسی کو وہی کچھ دیا جائے جو (کبھی) تم کو دیا گیا (تھا) یا (یہ کہ

یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ۚ

دوسرے حضرات کو تمہارے رب کے حضور (پیش کرنے کے لئے) تمہارے خلاف (قوی) حجت مل جائے آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ

یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝٧٣ ۙ

فضل (وشرف) تو اللہ کے اختیار میں ہے (تمہاری میراث نہیں)، اللہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے، وہ بہت وسیع علم والا ہے۔

یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝٧٤ وَمِنْ اَهْلِ

جس کو وہ (مناسب اور قابل سمجھتا اور) چاہتا ہے اپنی رحمت سے چن لیتا ہے اور اللہ (تو) بڑے (ہی) فضل کا مالک ہے، اہل کتاب (ایک جیسے

الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ یُّؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ

نہیں ان) میں ایسے بھی ہیں کہ اگر (ان میں سے) کسی کو سونے کا ڈھیر امانت رکھنے کے لیے دیدے تو وہ (ایک رتی تک) تجھے واپس دیدے گا

تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ قَآئِمًا ؕ

اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو جب تک تم اس کے پیچھے پیچھے نہ پھرتے رہو وہ (ایک دینار) واپس نہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ

کرے گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے یہ گھڑ رکھا ہے کہ ان پڑھ لوگوں کے مال (کھا جانے میں) ہمارے کوئی گناہ نہیں اور (اے اللہ

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ

کی طرف منسوب کرتے ہیں حقیقت میں) جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں۔ بلکہ اللہ (تو) ایسے پرہیزگاروں سے محبت رکھتا ہے

وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝٧٦ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

جو اپنے وعدوں کو پورا کریں اور (گناہوں سے) بچیں۔ یقیناً ایسے لوگوں (کے لیے) جو اپنے عہد کو (جو انہوں نے اللہ سے باندھا ہو) اور اپنی

وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا

قسموں کو چند پیسوں کے عوض بیچ دیتے ہیں ان کے لیے آخرت (کی نعمتوں) میں (سے) کوئی حصہ نہیں اللہ (تو) ایسے لوگوں سے

يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠

قیامت کے دن (ہرگز ہرگز) بات نہیں کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ (ہی) ان کو (کسی طرح) گناہوں سے پاک کرے گا، انہی کے

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ

لیے دردناک عذاب ہے۔اور ضرور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو (اپنی طرف سے کچھ باتیں) مزور توڑ کر کتاب پڑھتے (وقت کہہ جاتے

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

ہیں)؛ تاکہ تم کو یہ معلوم ہو کہ وہ کتاب (ہی) سے (کچھ) پڑھ رہے ہیں، حالانکہ وہ کتاب (میں) سے (ہرگز) نہیں ہوتا، (پوچھنے پر بھی)

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ

یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے (ہرگز) نہیں ہوتا یہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور جانتے ہیں (کہ ہم

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

جھوٹ باندھ رہے ہیں۔یہ بات) کسی انسان کے لیے کیسے مناسب (ہوسکتی) ہے کہ (اگر) اللہ اسے (اپنی طرف سے) کتاب (دے کر)

ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا

نبوت (دے) اور (اسے) حکمت (بھی) دے پھر وہ لوگوں سے (یہ) کہتا پھرے کہ میرے بندے بن جاؤ، اللہ کے نہ بنو، (وہ تو یہی کہے گا

كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ﴿۷۹﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا

کہ چونکہ) تمہارا کام لوگوں کو اللہ کی کتاب پڑھانا اور پڑھنا ہے اس لیے عالم باعمل بن جاؤ اور وہ (کبھی) یہ نہیں کہے گا کہ نبیوں کو

ع ۸ ۹ ۱۶ الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾

اور فرشتوں کو رب بنا لو کیا وہ تمہیں مسلمان (بنانے) کے بعد کفر کی تعلیم دے گا؟

تفسیر

اس رکوع میں اہل کتاب کی بعض شرارتوں کا ذکر اور ان کی بددیانتی کا بیان ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں ایسی باتیں داخل کردی ہیں جو اللہ کی طرف سے نہیں، درحقیقت مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ تم ایسی حرکتوں سے بچے رہنا، ورنہ تمہیں بھی ان جیسا عذاب چکھنا پڑے گا:

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

بہتر انداز گفتگو یہ ہے کہ اپنوں کی بات دوسروں پر ڈال کر کہی جائے۔

اِصْرِیْ میرا بوجھ، میرا عہد	یَبْغُوْنَ وہ ڈھونڈتے ہیں، چاہتے ہیں	طَوْعًا خوشی سے	
کَرْھًا مجبور ہو کر، برا مانتے ہوئے	اِزْدَادُوْا وہ بڑھے، انہوں نے زیادہ کیا	مِلْءُ الْاَرْضِ زمین کے ہم وزن، برابر	

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ
اور جب اللہ نے تمام نبیوں سے (یہ) پکا وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا پھر (اس کے بعد اگر) کوئی ایسا رسول آئے
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ
جو اس (کتاب) کی جو تمہیں میں نے دے رکھی ہو (اس کی) تصدیق کرتا ہو تو تم اس پر ایمان لے آنا اور اس کی مدد کرنا (پھر اللہ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ
نے) کہا: کیا تم (اس بات کا) اقرار کرتے ہو اور (یہ) بوجھ اپنے ذمہ لیتے ہو (تو) سب (نبیوں نے) جواب دیا کہ ہم (اس کا) اقرار کرتے ہیں
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
(تو اللہ نے) کہا: تم سب (اس بات کے) گواہ رہو اور میں (خود بھی اس بات کا) گواہ ہوں۔ (اور یاد رکھو) جو اس (کو سننے) کے بعد پھر جائے
الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
(حقیقت میں) وہی بدکار ہے۔ کیا (ایسے) لوگ (اس) اللہ کے (بنائے ہوئے سچے) مذہب کے علاوہ (کسی اور مذہب کی) تلاش کر رہے
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
ہیں حالانکہ جو کوئی (بھی) آسمان و زمین میں ہیں (سب) اس کے فرمانبردار ہیں (اور) طوعاً و کرہاً (تو یہ بھی مانتے ہیں) اور اللہ کی طرف
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ
لوٹنا ہے، (ان سے) کہہ دو کہ ہم (مسلمان تو) اللہ پر (بھی) ایمان لاتے ہیں اور جو (اس نے) ہماری طرف نازل کیا ہے (اس پر بھی) اور جو
وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠
(اس نے) ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اس کی اولاد پر اتارا (اس کو بھی مانتے ہیں) اور جو کچھ موسیٰؑ عیسیٰؑ اور دوسرے نبیوں کو دیا
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ
گیا تھا (اس کو بھی مانتے ہیں) ہم ان میں کسی قسم کا فرق نہیں سمجھتے اور ہم صرف ایک خدا کے تابعدار ہیں۔ اور (ان کو سنا دو) جو اسلام
غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾
کے سوا کوئی (اور) دین بنائے گا اس سے (کوئی عبادت وغیرہ) قبول نہیں کی جائے گی اور آخرت میں وہ (سراسر) گھاٹے میں رہے گا۔
كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ
اور اللہ (ایسے) کافروں کو ہدایت کیسے دے جو (کہ یہ) ماننے کے بعد (کہ اللہ ایک ہے) اور (یہ) گواہی دینے کے بعد کہ (اس کا) رسول سچا ہے
وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٦﴾
اور ان کے پاس (صاف صاف) دلیلیں بھی آچکی ہوں انکار کردیں خدا کو ایسے کافروں کو ہدایت دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿٨٧﴾ ۙ
ایسے لوگوں کی جزا یہی ہے کہ ان پر اللہ کی (طرف سے) اور فرشتوں اور انسانوں کی (طرف سے) لعنت برسے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝٨٨

جس میں وہ ہمیشہ (گرفتار) رہیں، (اور مرنے کے بعد) ان کا عذاب (کبھی) ہلکا نہ کیا جائے گا اور انہیں (کوئی) مہلت نہ دی جائے گی۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٨٩

ہاں ایسے لوگ جو اس سے باز آجائیں اور (اپنی) اصلاح کر لیں (ان کے لیے) اللہ بخشش دینے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ

(اور) ایسے لوگ جو ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کریں اور کفر (ہی) پر بڑھتے جائیں تو ان کی توبہ نہیں قبول کی جاسکتی،

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۝٩٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ

(کیونکہ) حقیقت میں گمراہ یہی ہیں۔ ایسے لوگ جو کفر اختیار کریں اور (پھر اسی) کفر کی حالت میں مرجائیں تو (اگر وہ آخرت

يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

میں اپنے آپ کو بچانے کے لیے) ساری زمین کے ہم وزن سونا (بھی) دیں تو کبھی قبول نہیں کیا جائے گا ایسوں کے لیے تو دردناک

اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝٩١ ع

عذاب ہوگا اور (کوئی) ان کی مدد نہیں کرسکے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر ایک رسول کی تعلیم وہی تھی جو قرآن نے بتائی ہے اور صحیح اسلام یہ ہے کہ خدا کے حکموں کی تعمیل کی جائے اور تمام نبیوں کو سچا سمجھا جائے اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لایا جائے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام لانے کے بعد اگر کوئی کفر اختیار کر لے تو یہ اس کے حق میں بہت برا ہے اور آخرت میں بڑے عذاب کا مستحق ہوگا، ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اسلام پر ثابت قدم رہیں اور دوسروں کو اس پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔

تَنَالُوْا	تم پاؤ گے	حِلًّا	حلال	فَاتْلُوْهَا	پڑھو اس کو
اِفْتَرٰى	تہمت باندھی	وُضِعَ	بنایا گیا	بَكَّةَ	مکہ معظمہ کا نام
مُبٰرَكًا	مبارک	حِجُّ	حج، زبر اور زیر دونوں سے ایک ہی معنی ہیں		
حَنِيْفًا	یکسوں ہو کر	اِسْتَطَاعَ	طاقت رکھتا ہو	تَصُدُّوْنَ	روکتے ہو تم
تَبْغُوْنَ	تم چاہتے ہو	عِوَجًا	ٹیڑھا	يَعْتَصِمْ	مضبوطی سے پکڑتا ہے
فَرِيْقًا	گروہ				

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ
(اے مسلمانو!) تم (اس وقت تک صحیح) نیکی نہیں پاسکتے جب تک کہ (راہ خدا میں) اپنی پسند کی ہوئی چیز خرچ نہ کرو اور جو چیز (بھی) تم
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ
خرچ کرتے ہو خدا کو اس کا علم ہے۔ بنی اسرائیل پر ہر طرح کا کھانا حلال تھا، سوائے اس کے (کہ) جو خود یعقوبؑ نے (صرف) اپنے لیے
عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ
ناجائز قرار دے لیا تھا، (اور وہ بھی) توریت سے قبل کہہ دو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو توریت لاؤ
صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾
اور پڑھو۔ جو شخص اس کے بعد (بھی) اللہ پر بہتان باندھے تو (یاد رکھو) ایسے لوگ ظالم ہیں،
قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ
(اے محمدؐ!) آپ کہہ دو کہ اللہ نے (کیا ہی) سچ بات کہہ دی ہے کہ تم لوگ ملت ابراہیمؑ کی پیروی کرو، مشرکانہ عقائد سے پاک ہو کر،
الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًی
کیونکہ وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا وہ مکہ میں بنا (اور وہ) لوگوں کے
لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ
لیے بابرکت اور ہدایت کی جگہ ہے، اس میں اور نشانیوں کے علاوہ مقام ابراہیمؑ (بھی) ہے جو (بھی) اس میں داخل ہو جاتا ہے امن پاتا ہے
وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ
اور (کل) آدمیوں پر خدا کے حکم سے (اس) گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو اور جو (اس فریضے کا) منکر ہو جائے تو
فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ
(وہ) خدا (کا کیا بگاڑتا ہے وہ) سب جہانوں سے بے نیاز ہے، (اے محمدؐ!) آپ کہہ دیجیے اے اہل کتاب! تم خدا کی آیتوں کے منکر کیوں
وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ
ہوئے جارہے ہو؟ حالانکہ خدا تمہاری سب کرتوتوں کو جانتا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اے اہل کتاب! تمہیں کیا ہو گیا کہ جو (بھی) ایمان
اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
لاتا ہے اسے راہ حق سے روکتے ہو، (اور) اسے گمراہ کرنا چاہتے ہو اور حال یہ ہے کہ تم (خود) سمجھتے ہو (کہ وہ ٹھیک راستہ پر ہے یاد رکھو) اللہ
تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
تمہارے (ایسے) اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ (آپ کہہ دیجیے) اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب میں سے کسی گروہ کی پیروی کرو گے تو
یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ
وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے۔ اور تم کفر کرو گے کیونکر؟ جب کہ تم پر خدا کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تمہارے درمیان

ع
۱

وَفِيكُمْ رَسُولُهٗ ۭ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٠١﴾

اس کا رسول (موجود) ہے تو جس شخص نے بھی خدا کا (مضبوط) سہارا پکڑ لیا (گویا) وہ راہ ہدایت پر آگیا۔

تفسیر

اس رکوع میں اولاً یہ بیان ہے کہ سب سے عمدہ اور محبوب چیز خدا کی راہ میں خرچ کرنی چاہئے، یہ نہیں کہ چیز خراب ہوگئی تو خدا پر احسان دھرنے کے لیے فقیروں یا غریبوں کو دیدیا نہیں، بلکہ دینا ہو تو ایسی ہی چیز دو جسے تم خود پسند کرتے ہو۔

مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ سب سے پہلے لوگوں کے لیے خدا کی عبادت کی غرض سے بنایا گیا، بتایا گیا ہے کہ جو اس میں داخل ہو جاتا ہے امن پا جاتا ہے، اس میں لڑائی اور فساد کرنا منع ہے، قتل سخت گناہ ہے۔ اہل کتاب کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ جان بوجھ کر اپنی خواہشوں کی پیروی میں ایمان نہیں لا رہے ہیں، مسلمانوں کو چاہیے کہ ان کی طرف مائل نہ ہوں، ان کی پیروی سے بچیں، ورنہ ڈر ہے کہ کہیں وہ انہیں کفر کی طرف گھسیٹ نہ لائیں، اس لیے ہر حالت میں احتیاط کرنی چاہیے، اور ان کے رسم و رواج اور فیشن کی پیروی کی بجائے اسلامی رسم و رواج یعنی قرآن کے بتائے ہوئے راستے کی پیروی کریں۔

حَبْلِ رسی	اَصْبَحَ ہوگیا، بن گیا	اَلَّفَ اس نے الفت دی، یا پیدا کی	تُمْ (ضمیر جمع مخاطب) تم سب
شَفَا کنارہ	حُفْرَةٍ گڑھا، کھائی	اَنْقَذَ اس نے بچایا، نکالا	لْتَكُنْ چاہیے کہ ہو، ہونی چاہے
يَنْهَوْنَ وہ روکتی ہیں، روکیں گے یا روکیں	تَبْيَضُّ سفید ہوں گے	تَسْوَدُّ سیاہ ہوں گے، کالے ہوں گے	
اَسْوَدَّتْ سیاہ ہوگئے	اَبْيَضَّتْ سفید ہوگئے		

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ

اے مسلمانو! (جب تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو تو) اللہ سے (ایسا ہی) ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور تم مرتے دم تک اسلام پر (مضبوطی سے)

مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ

قائم رہو۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو (اچھی طرح) پکڑے رہو، (دیکھنا کہیں بکھر نہ جانا،) فرقہ فرقہ نہ بن جانا اور (اپنے) اللہ کی (اس

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

الفت والی) نعمت کو یاد کرو کہ جب تم (آپس میں ایک دوسرے کے) دشمن تھے پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی، پھر

بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ

(صرف) اس کی رحمت سے تم بھائی بھائی بن گئے اور تم (تو) دوزخ کی آگ کے گڑھے کے (عین) کنارے پر کھڑے تھے، پھر اللہ نے تم کو

مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُنْ

(بہت جلد) بچا لیا، (دیکھو) وہ اسی طرح اپنی نشانیاں کھول کھول کر تمہارے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ تم سیدھے راستے پر آجاؤ۔ اور تم میں

مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

سے ضرور ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو (لوگوں کو) بھلائی کی طرف بلاتی ہو، (اچھے اور) نیک کاموں کا حکم دیتی ہو اور برے کاموں

الْمُنْكَرِ ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا

سے (لوگوں کو) روکتی ہو، اور ایسے ہی آدمی دراصل کامیاب ہوں گے۔ اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے (اللہ کے پاس سے

وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

صاف صاف) دلیلیں آنے کے بعد (بھی) آپس میں اختلاف کیا اور فرقہ فرقہ ہوگئے اور (یاد رکھو) ایسوں ہی کے لیے تو بہت سخت

عَظِيمٌ ﴿١٠٥﴾ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ

عذاب ہے۔ (جب) قیامت کے دن (لوگوں کے) چہرے (اپنے عملوں کی وجہ سے) سفید یا سیاہ ہوجائیں گے تو جن کے چہرے سیاہ

وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ

ہوجائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے (ہی) ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا (اچھا) تو (اب) تم (اپنے) کفر کی وجہ سے عذاب (کا مزہ)

تَكْفُرُونَ ﴿١٠٦﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٧﴾

چکھو۔ اور جن کے چہرے سفید ہوں گے (وہ) تو اللہ کی رحمت میں ہوں گے (اور) اس (رحمت) میں ہمیشہ رہیں گے۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٨﴾

(اور) یہ آیات (اے محمدؐ!) جو ہم آپ کو پڑھ (کر سنا) رہے ہیں (بالکل) سچی ہیں اور اللہ (تو) کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتا؛ (کیونکہ)

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿١٠٩﴾ ع ۱۱

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (اس) اللہ ہی کا (تو) ہے اور تمام امور اللہ ہی کی طرف رجوع ہوں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور اس کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ ہم سب مل کر اس قرآن پر ہی عمل کریں، یہی وہ اللہ کی رسی ہے جس کو تھامنے سے ہم میں الفت و محبت پیدا ہوگی، اس کے بعد قرآن کی تبلیغ کے لیے کہا گیا ہے اور پھر یہ بھی دہرایا گیا ہے کہ اپنے اپنے فرقے یا طریقے کی تبلیغ نہ کرو، صرف قرآن ہی کی تبلیغ کرو، اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ فرقہ بنانے والوں کا انجام قیامت کے دن برا ہوگا، یہاں تک کہ ان کو کافروں میں شامل کردیا جائے گا، ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حقدار بننا چاہیے، جس کا اس نے اس رکوع میں وعدہ فرمایا ہے۔

أُخْرِجَتْ نکالی گئی، پیدا کی گئی	أَدْبَارَ جمع دبر، پیٹھ، پشت	أَيْنَ جہاں، جہاں کہیں	ثُقِفُوا پائے جائیں، دیکھے جائیں
قَائِمَةٌ قائم، کسی چیز پر جمی ہوئی	آنَاءَ اطراف، وقت	يُسَارِعُونَ وہ جلدی کرتے ہیں	صِرٌّ سردی، پالا
بِطَانَةً دلی دوست، رازدار	يَأْلُونَ کم کریں گے یا کرتے ہیں	خَبَالًا خرابی، فساد، رسوائی	عَنِتُّمْ تم تکلیف میں پڑو، گرفتار ہو
بَدَتْ ظاہر ہوئی، معلوم ہوئی	بَغْضَاءُ بغض، کینہ، حسد	أَفْوَاهِ جمع فوہ، منہ، چہرے	تُخْفِي چھپاتے ہیں، پوشیدہ رکھتے ہیں
هَا کیا، کیا ایسا ہے	أَنْتُمْ تم	عَضُّوا وہ کاٹتے ہیں، چباتے ہیں	أَنَامِلَ انگلیاں
غَيْظ غصہ	تَسُؤْهُمْ وہ برا لگتا ہے ان کو، یا برا لگے گا	يَفْرَحُوا وہ خوش ہوں گے یا ہوتے ہیں	

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ

(اے مسلمانو!) تم ہی تو سب سے اچھی امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے، تم (لوگوں کو) اچھے کاموں کی نصیحت کرتے ہو اور بری

عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ

باتوں سے روکتے ہو، اور تم (ہی ہو جو ٹھیک ٹھیک) اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر (یہ) اہل کتاب (بھی اسی طرح اللہ پر) ایمان لے آتے

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾

(جس طرح تم لائے) تو ان کے لیے (بہت ہی) بہتر ہوتا، (ہاں) ان میں (بھی) بعض مومن ہیں مگر زیادہ تر ان میں سے فاسق (ہی) ہیں،

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ

(اور یہ فاسق) سوائے تمہیں تنگ کرنے کے (اور کوئی) بڑا نقصان نہیں پہنچا سکتے، اگر یہ (دلیر ہو کر) تم سے لڑنے کیلئے (بھی) نکلیں تو یہ

الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا

(لڑائی سے بھی) بھاگ نکلیں گے اور ان کو (کوئی) مدد بھی نہیں مل سکے گی۔ (سر سے پاؤں تک تو) ذلت میں گھرے ہوئے ہیں، جہاں

ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

کہیں (بھی) انہیں پاؤ گے (یا تو) اللہ کے پنجے میں گرفتار دیکھو گے یا (دوسری) قوموں کے ماتحت، یہ اللہ کے غضب میں آئے ہوئے

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

ہیں، محتاجی (اور مسکینی) ان کے حصے میں آچکی ہے، (اس کی) وجہ یہی ہے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار (ہی) کیے جاتے ہیں اور نبیوں کے

الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوْا

قتل کرنے کے درپے رہتے ہیں جو (کہ بالکل) نامناسب ہے، اسی طرح یہ نافرمانی کرنے میں حد سے گزر جاتے ہیں، (اہل کتاب) سب

سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ

ایک جیسے نہیں، ان میں سے ایسی جماعت (بھی) ہے جو (مذہب پر) قائم ہے، رات کو (اٹھ کر) اللہ کی (کتاب کی) آیات پڑھتے ہیں اور

وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ

(عاجزی سے خدا کے سامنے) سجدہ کرتے ہیں، وہی (ہیں جو) اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور قیامت کے دن پر (ان کا ایمان ہے) وہ (لوگوں

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

کو) نیک کام کرنے کو کہتے ہیں، برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور (خود بھی) نیک کام کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ (حقیقت میں)

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾

یہی صالح ہیں۔ (ایسے پرہیزگار آدمی) جو (بھی) نیک کام کریں گے وہ ضائع نہیں کیا جائے گا اور اللہ پرہیزگاروں کو اچھی طرح جانتا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ

جو لوگ (خدائے تعالی کا حکم ماننے سے) انکار کر رہے ہیں ان کی دولت اور اولاد ان کو اللہ سے بے نیاز نہیں کرسکتی،

وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ
یہ دوزخی ہیں اور دوزخ (ہی) میں ہمیشہ رہیں گے۔وہ جو(کچھ بھی) اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہی ہے
الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ
جیسے کہ ایک سرد ہوا ہو (اور) وہ ایک ایسی قوم کے کھیت پر سے گزرے جس نے اپنے ساتھ (وہی) ظلم کیا ہواور وہ اس کھیت کو (بالکل)
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
تباہ کردے،(اس میں) اللہ نے ایسی قوم پر(کوئی) ظلم نہیں کیا، اپنی جانوں پر وہ(خود ہی) ظلم کرتے تھے ،اے مسلمانو!سوائے اپنے
بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
(مسلمان بھائیوں) کے (کسی کواپنا) دلی دوست نہ بناؤ، تمہاری تباہی (یا بدنامی) میں وہ (کسی طرح) کمی نہیں کریں گے، ان کی (تو) بڑی
بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ
خواہش یہی ہے کہ تم مصیبت میں پھنسے رہو،ان کا بغض (اور حسد تو) ان کی باتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور جو دل میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ
سے (بھی) بڑھ کر ہے، اگر تم (کچھ) عقل سے کام لو تو ہم نے تمہارے لیے (کافی) کھول کر آیات بیان کردی ہیں۔کیا(پھر بھی) تم
وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَاِذَا لَقُوْكُمْ
(ایسے ہو کہ) ان سے دوستی رکھتے ہو؛(لیکن) ان (کے دل) میں تمہاری (ذرہ بھر) محبت نہیں اور (تم تو) پوری (کی پوری) کتاب کو مانتے
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ
ہو،اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (بھی اس پر) ایمان رکھتے ہیں ،مگر جب علیحدہ ہوتے ہیں تو غصہ سے (اپنی) انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں،
قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ
(ان سے) کہہ دو (اس) غصہ میں جل مریں، (مسلمانو!ان کو یہ بھی سنادو کہ) اللہ دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے۔اگر تمہیں کوئی کامیابی ہوتی ہے تو انہیں
تَسُؤْهُمْ ۫ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
بری لگتی ہے اور جب کوئی مصیبت تم پر آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں، (یادرکھو) اگر تم صبر سے (کام لیتے) رہوگے اور (خدا کی) نافرمانی سے بچتے
ع ۱۲/۱۱/۴ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع
رہوگے تو ان کی (یہ) چالیں تمہارا کچھ (بھی) نہیں بگاڑ سکیں گی، (کیونکہ) یہ جو (کچھ بھی) کرتے ہیں (اس کو) اللہ (اچھی طرح) گھیرے ہوئے ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے مسلمانوں کے فرائض بتائے ہیں جن کے ادا کرنے سے وہ سب سے اچھی امت میں شمار کیے جاسکتے ہیں اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو نیک کاموں کی تعلیم دو، برے کاموں سے روکو، پھر یہ کہا گیا ہے کہ کسی سے ڈرو نہیں، کیونکہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مسلمان کو سوائے مسلمان کے اور کسی کو اپنا دوست نہیں بنانا چاہیے، دنیا کی کوئی

قوم بھی ان سے خوش نہیں ہوسکتی ؛ بلکہ ان کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتی ہے، اس لیے انہیں چاہیے کہ صرف ایک اللہ پر بھروسہ رکھیں، اور بغیر کسی سے ڈرے اپنا کام کیے جائیں۔

غَدَوْتَ تو صبح کو نکلا — تُبَوِّئُ تو بتاتا تھا، جگہ بتاتا تھا — مَقَاعِدَ بیٹھنے کی جگہ، مورچہ — هَمَّتْ ارادہ کیا اس نے یا انہوں نے

تَفْشَلَا وہ دو ہمت ہار دیں گے یا ہار دیں — بَدْرٍ ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں کی کفار سے جنگ ہوئی تھی

يَكْفِيَ کافی ہوگا — يُمِدَّكُمْ وہ تمہاری مدد کرے، تمہیں بڑھاوے — مُنْزَلِيْنَ اتارے ہوئے

فَوْرِ ایک دم، جوش میں — خَمْسَةِ پانچ — اٰلٰفٍ جمع الف، ہزار، ہزاروں — مُسَوِّمِيْنَ نشان کیے گئے

تَطْمَئِنَّ تسکین ہو جائے — يَقْطَعَ وہ کاٹ دے گا، کاٹے — طَرَفًا ایک حصہ، ایک ٹکڑا، ایک طرف

يَكْبِتَ رسوا کرے، اوندھا کرے — خَآئِبِيْنَ ناکامیاب، نامراد (جمع خائب)

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ط

اور (اے محمدؐ! وہ وقت یاد کیجیے) جب کہ آپ (جنگ احد کے دن) صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے اور مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پر بٹھا

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ لا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا لا وَاللّٰهُ

رہے تھے، اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (اور اے مسلمانو! وہیں) جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار دینی چاہی (تو اللہ نے ان کی

وَلِيُّهُمَا ط وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ

ہمت بڑھائی) اللہ (ہی) ان کا دوست ہے اور تمام مسلمانوں کو صرف اللہ (ہی) پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ (اے مسلمانو!) یقیناً اللہ بدر (کی

بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ج فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ

جنگ) میں تمہاری مدد کر چکا ہے، اور تم اس وقت بہت ذلیل (کمزور) تھے اب (اس) اللہ (ہی) سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار بنو، (اور اے

تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ

محمدؐ! بدر کے میدان میں) جب آپ مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لیے یہ کافی نہ ہوگا کہ (اللہ آسمان سے) اترے ہوئے تین

اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ ط بَلٰٓى لا اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ

ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے، بلکہ اگر تم نے (زیادہ) صبر سے کام لیا اور (خدا کی) نافرمانی سے بچتے رہے (تو) یہ (کافر جب) تم پر

فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا جَعَلَهُ ربع

یکدم آپڑیں گے (تو) تمہارا پروردگار خاص نشان کیے ہوئے پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا، اور یہ (سب) اللہ نے صرف اسی

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ط وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

لیے کیا کہ خوشخبری سے تمہیں اطمینان حاصل ہو، (یاد رکھو) مدد تو صرف خدا (ہی) کی طرف سے (ہو سکتی) ہے جو (کہ) قوت والا اور

الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لا لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا

حکمت والا ہے۔ (اور اس نے تمہیں مدد) اس لیے (دی) کہ کافروں کے ایک حصے کو کاٹ دے یا انہیں (شکست دے کر) ذلیل کرے اور

خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ

وہ ناکام واپس لوٹیں، (اے محمدؐ!) آپ کا (اس) کام میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہیے، خواہ اللہ ان پر مہربان ہو یا انہیں عذاب دے، (اللہ جانتا

فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

ہے کہ) وہ ظالم ہیں۔ اور سب (کچھ) جو آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی کا ہے، (اسے اختیار ہے) جس کو چاہے بخشے،

ع ۱۳

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع

جس کو مناسب سمجھے عذاب دے۔ (حقیقت میں) اللہ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں جنگ بدر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر مسلمان صبر سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں تک سے ان کی امداد کر سکتا ہے، پھر یہ بیان ہے کہ حقیقت میں تمام قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اور کسی کو عذاب دینا یا بخش دینا بھی اسی کے اختیار میں ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ صرف اسی سے ڈریں، اور اسی سے بخشش طلب کرتے رہیں۔

مُضٰعَفَةً بڑھایا ہوا، دگنا کیا ہوا	سَارِعُوْٓا تم جلدی کرو	عَرْضُ چوڑائی، وسعت
سَرَّآءِ خوشی، فراغت، خوشحالی	ضَرَّآءِ تنگی، تنگ حالی	كٰظِمِيْنَ پی جانیوالے، ضبط کرنیوالے
عَافِيْنَ معاف کرنے والے	يُصِرُّوْا وہ اصرار کریں، ضد کریں	عٰمِلِيْنَ عمل کرنے والے، کام کرنے والے
سُنَنٌ جمع سنت، حالت، عادت، واقعات، حالتیں	سِيْرُوْا تم سیر کرو، پھرو	عَاقِبَةُ انجام، جو آگے آئے، بعد میں آئے
بَيَانٌ بیان، کھلی ہوئی بات	لَا تَهِنُوْا تم سستی نہ کرو	تَحْزَنُوْا تم غم کرو، رنج کرو
اَعْلَوْنَ اعلیٰ رہنے والے، بلند رہنے والے	قَرْحٌ زخم	نُدَاوِلُ ہم پھیرتے ہیں، بدلاتے ہیں
يُمَحِّصَ نکال لے، پاک کرلے، علیحدہ کرلے	جٰهَدُوْا انہوں نے جہاد کیا، کوشش کی	

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ج

مسلمانو! (دیکھو ہرگز ہرگز) تم سود نہ کھاؤ کئی حصے زائد، اور اللہ سے ڈرو اگر تم (اپنی) بھلائی چاہتے ہو،

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ ج وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ

اور اس آگ سے ڈرو جو انکار کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اللہ اور اس کے رسول کے کہے پر چلو تاکہ تم (اللہ کی) رحمت کے

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ج وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا

حقدار بنو۔ اور جلدی (بھاگ کر) اللہ کی بخشش (کو) اور جنت کو حاصل کرو جو (کہ) پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے اور (وہ) جنت (اتنی

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ لا الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي

وسیع ہے کہ) تمام آسمان اور زمین اس میں سما سکتے ہیں، (پرہیزگار وہ ہیں) جو (کہ) تنگی اور خوشحالی (ہر دو حالتوں) میں (جتنا بھی میسر آتا

السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ

ہے اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، وہ غصے کو پی جاتے ہیں، لوگوں کو معاف کردیتے ہیں اور اللہ (ایسے) اچھے کام کرنے والوں سے

يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۳۴ۚ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

(ہی) محبت رکھتا ہے۔ اور یہ لوگ جب (کبھی بھول کر) کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر (کوئی) ظلم کرتے ہیں تو (فوراً ہی) اللہ کو

ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠

یاد کرتے ہیں اور (اس سے) معافی طلب کرتے ہیں اور (کریں بھی کیوں نہ جب کہ) اللہ کے سوا کوئی (اور) گناہ معاف کرنے والا نہیں

وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۵ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ

اور جانتے بوجھتے ایسے لوگ (کبھی اپنی) غلطی پر (خواہ مخواہ) اصرار (بھی) نہیں کرتے۔ انہیں (لوگوں کو) ان کے (نیک اعمال کے)

مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

بدلے (میں) اللہ کی بخشش (حاصل) ہوگی اور ایسی جنتیں (بھی ملیں گی) جس میں نہریں چل رہی ہوں گی (اور) وہ (ان) جنتوں میں

وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝۱۳۶ؕ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ

ہمیشہ رہیں گے، (دیکھو نیک) کام کرنے والوں کو کتنا اچھا بدلہ ملتا ہے، تم سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں، زمین میں چلو پھرو

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۳۷ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ

اور دیکھو کہ (احکام الٰہی کے) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ یہ (سب کچھ جو اوپر بیان کیا گیا ہے) عام لوگوں کے لیے ایک واضح بیان اور

هُدًى وَّ مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۱۳۸ وَ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ

ہدایت ہے اور (جو) پرہیزگار (ہیں ان) کے لیے نصیحت ہے اور (مسلمانو! دیکھو) تم (بالکل) ہمت نہ ہارو اور نہ (ہی کسی کی موت سے)

الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳۹ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ

غمگین ہو (نہ شکست سے آزردہ ہو، یاد رکھو) اگر تم ایماندار ہو تو تم ہی سب سے اعلیٰ ہو جاؤ گے۔ اگر تمہیں (لڑائی میں) کوئی زخم پہنچے ہیں تو

مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ

(کیا ہوا)، دوسروں کو (بھی تو) ایسے ہی زخم پہنچے ہیں، (ہمت نہ ہارو)، یہ دن (ہیں جو) لوگوں میں ہم پھیرتے رہتے ہیں اور (جو تمہیں

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ

زخم پہنچے ہیں وہ تو) اس لیے (تھے) کہ اللہ مومنوں کو (آزما کر) دیکھ لے اور تمہیں شہادت (کا رتبہ) دے اور اللہ ظالموں سے (تو) محبت

الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۴۰ۙ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۴۱ اَمْ حَسِبْتُمْ

(ہی) نہیں رکھتا۔ اور اللہ چاہتا ہے کہ مومنوں کو (بالکل) کافروں سے علیحدہ کردے اور (ان) کافروں کو مٹا دے۔ (اچھا تو) کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ۝۱۴۲

اس سے پہلے کہ اللہ تم میں سے صبر کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کا پتہ چلا لے، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟

وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۖ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ

اور تم موت سے آمنا سامنا ہونے سے پہلے اس کی (بڑی ہی) تمنا کیا کرتے تھے، پس تم نے موت کو آمنے سامنے دیکھ لیا اور تم (آنکھوں

وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾

سے) دیکھ رہے تھے (کہ لوگ کس طرح مر رہے ہیں)۔

تفسیر

سب سے پہلے اس رکوع میں سود لینے سے روکا گیا اور بتایا گیا ہے کہ سود لینا ہی کفر ہے (سود کی تفصیل سورہ بقرہ آیت نمبر: ۲۷۵-۲۷۶ میں گزر چکی)، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ پرہیز گاروں کی تو یہ حقیقت ہے کہ وہ لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اگر کوئی معاف کرنے کی بجائے الٹا سود لینا شروع کر دے تو وہ پرہیز گار کیسے بن سکتا ہے؟ پھر یہ سمجھایا گیا ہے کہ اپنی غلطی پر آدمی کو اصرار نہیں کرنا چاہیے، اور جب کوئی غصہ والی بات اس کے سامنے آجائے تو اسے فوراً اللہ کو یاد کرنا چاہیے، نیز جب کبھی بھول کر کوئی گناہ اس سے سرزد ہو تو فوراً اللہ سے معافی طلب کرنی چاہیے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کسی کو یقین نہیں کہ سود کھانے یا اللہ کے کسی اور حکم کو ٹالنے سے اللہ کا عذاب نازل ہوگا تو وہ پہلے لوگوں کے حالات کا مطالعہ کرے، اسے پتہ چل جائے گا کہ اللہ کے حکموں کو نہ ماننے والوں کا کیا حشر ہوا، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ہر ایک واقعہ جو دنیا میں ہوتا ہے عام لوگوں کے لیے قصہ و کہانی بن جاتا ہے، مگر پرہیز گاروں کے لیے ہر ایک واقعہ میں کوئی نہ کوئی نصیحت کی بات چھپی ہوتی ہے، سب سے آخر میں مسلمانوں کی ہمت بڑھائی گئی ہے کہ وہ ایمان یعنی اسلام پر جمے رہیں، تکلیفوں سے نہ گھبرائیں، آخر کار وہ ہر جگہ کامیاب ہوں گے، اور کسی کی موت سے بھی انہیں آزردہ نہیں ہونا چاہیے؛ کیونکہ کسی کی موت سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا، جبکہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے والا ہر وقت موجود ہے۔

اَفَاۡئِن کیا اگر؟	اَعْقَاب جمع عقب کی، ایڑیاں	مُّؤَجَّلًا مقرر کیا ہوا	كَاَيِّنْ کتنے ہوئے
وَهَنُوْا انہوں نے ہمت ہار دی	اِسْتَكَانُوْا وہ دب گئے	اِسْرَاف زیادتیاں	

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ

(اے مسلمانو!) محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں، ان سے پہلے (بھی) بہت سے رسول گزر چکے ہیں اگر وہ (بھی اسی طرح) وفات پا جائیں یا قتل

قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ

کر دیے جائیں تو (کیا) تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے؟ (تو سنو!) جو (بھی) اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑے گا،

وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

اور (جو ثابت قدم رہے گا تو) اللہ (ایسے) شکر گزار بندوں کو جزا دے گا اور (دیکھو) کوئی نفس (بھی) ایسا نہیں جو خدا کے حکم کے بغیر جو

كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَ مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ

مقرر کر کے لکھا ہوا ہے مر جائے، (تو) جو (بھی) دنیا کا ثواب چاہتا ہے ہم اس کو دنیا میں ثواب دے دیں گے اور جو آخرت میں بدلہ

نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ

چاہے اسے وہاں ملے گا اور (اس کے علاوہ) شکر گزار بندوں کو (اور بھی) جزا ملنے والی ہے۔ اور کتنے ہی نبی (گزر چکے ہیں کہ ان) کے ساتھ

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَ هَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا

بہت سے خدا والے (بھی) جہاد میں شریک ہوئے تو انہیں جو مصیبتیں اس میں پیش آئیں (ان پر نہ) تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ کمزوری

وَ مَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَ مَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا

ظاہر کی اور نہ (دشمن کے رعب سے) دب گئے اور خدا (ایسے) صبر کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے، اور (اس حالت میں) ان کا یہی کہنا تھا کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے کاموں میں (ہم سے) جو زیادتیاں ہوئیں ان کو بھی درگزر فرما اور ہمارے

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ حُسْنَ

قدم (اس کے مقابلے میں) جمائے رکھ اور (ان) کافروں کے خلاف ہماری مدد کر، چنانچہ خدائے تعالیٰ نے ان کو دنیا میں (بھی) بدلہ دیا

ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ ع ۱۵/۶

اور آخرت (کا اس سے بھی) عمدہ بدلہ ہے اور وہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں جنگ احد کا واقعہ ہے کہ جب بعض لوگوں نے افواہ سنی کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے قتل کر دیا تو بھاگ نکلے تھے، انہیں بتایا گیا ہے کہ دین حق پر قائم رہو، کیا صرف اتنی سی بات سے تم دین سے منہ موڑ بیٹھو گے کہ دین کی تبلیغ کرنے والا رسول باقی نہیں رہا، اب اس دین پر رہنے کا فائدہ کیا، پھر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر لوگ ایسے افعال کے مرتکب ہوں جن سے منع کیا گیا ہے تو وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جو راہ حق میں لڑیں گے، انہیں ثوابِ دنیا اور ثوابِ آخرت ملے گا اور جو گھر میں بیٹھے مریں اور صرف دنیا ہی میں بدلے کے خواہاں ہوں انہیں دنیا میں بدلہ مل جائے گا۔

جب سب کو ایک دن مرنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان خدائے تعالیٰ کی راہ میں جان دے؟ موت کا ایک دن شکار ہونا ہے تو کیوں نہ انسان جی کھول کر خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی پیروی میں جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہوا مارا جائے۔

جہاں تک ہو سکے نیک کام کرنے کی دوسروں کو نصیحت کرنی چاہیے اور اس میں جو بھی مصیبتیں آئیں انہیں بہادری سے برداشت کرنا چاہیے، خدا سے دعا مانگتے رہنا چاہیے وہ ضرور مدد کرتا ہے۔

سَنُلْقِيْ عنقریب ہم ڈال دیں گے	رُعْبَ رعب، ڈر، خوف	سُلْطٰنًا دلیل، سند	مَثْوٰی ٹھکانا
تَحُسُّوْنَهُمْ انہیں قتل کرتے تھے	تَنَازَعْتُمْ تم نے جھگڑا کیا	لِيَبْتَلِيَ تاکہ آزمائے	تُصْعِدُوْنَ تم چڑھ رہے تھے
اَثَابَ پہنچایا، لوٹایا	لِكَيْلَا تاکہ نہ ہو	فَاتَ گم ہوا، نکل گیا، چھوٹ گیا	اَمَنَةً امن والی
نُعَاسًا نیند	يَغْشٰى ڈھانپ لیا اس نے	هٰهُنَا یہاں	لَبَرَزَ البتہ نکل آتے
مَضَاجِعِ قتل گاہیں، مقتل	اَلْتَقَى آپس میں ملے		

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

اے ایمان والو! اگر تم کافروں (میں سے کسی بھی گروہ) کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں ایڑیوں کے بل لوٹا دیں گے اور تم نقصان لے کر

خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

پھرو گے۔ (یاد رکھو!) اللہ (ہی) تمہارا مددگار ہے اور وہ سب سے اچھا مددگار ہے۔ (اے ایمان والو!) ہم ضرور کافروں کے دلوں میں ان

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ

کے شرک کی وجہ سے رعب ڈال دیں گے جو (انہوں نے) بغیر کسی دلیل کے روا رکھا ہے (ایسے) کافروں کا (مرنے کے بعد) دوزخ

النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ

ٹھکانا ہے اور ظالموں کے لوٹنے کی بری جگہ ہے۔ اور (پھر) اللہ نے تمہیں (یہ) وعدہ سچ کر دکھایا جبکہ تم انہیں اس کے حکم سے قتل کر

بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ

رہے تھے، یہاں تک کہ جب تم نے (خود ہی) ہمت ہار دی اور جھگڑنے لگے اور جب تمہیں فتح سی محبوب چیز دکھائی دی تو تم نے (رسول کی)

مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

نافرمانی کی (اس وقت) بعض تم میں سے دنیا (کے مال و دولت) کے طالب تھے اور بعض آخرت کے پھر خدا نے (لڑائی کی حالت میں

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥٢﴾

تمہیں آزمانے کے لئے ان (کی طرف) سے تمہارا رخ پھیر دیا، اب خدا نے تم سے درگزر کی اور وہ مومنوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓي اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ

(اور وہ وقت یاد کرو) جبکہ تم (پہاڑ پر) چڑھے جا رہے تھے اور کسی طرف (پیچھے) مڑ کر دیکھتے (بھی) نہ تھے حالانکہ (خدا کا) رسول تمہیں

فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ

پیچھے سے آوازیں دے رہا تھا پھر خدا نے تمہیں رنج پر رنج پہنچایا تاکہ جو (کچھ) تمہارے (ہاتھ) سے نکل چکا اور جو مصیبت تم پر آئی اس پر

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا

افسوس نہ کرو اور خدا تمہارے اعمال سے باخبر ہے، پھر (اس) رنج کے بعد خدا نے تم پر امن کی نیند نازل کی جو تم میں سے ایک گروہ پر

يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ

طاری ہوگئی اور (وہ آرام سے سو گئے پھر بھی) دوسرا گروہ (تھا) جنہیں جان کے لالے پڑے تھے، (اپنی) جاہلیت کی بدگمانی کی رو میں بہے

ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ

چلے جا رہے تھے کہہ رہے تھے کہ کیا اس معاملے میں ہمیں کچھ اختیار ہے؟ کہہ دو (نہیں)۔ اختیار (تو) ہر طرح کا اللہ (ہی) کو ہے، وہ اپنے

لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا

دلوں میں وہ باتیں چھپائے ہوئے تھے جو تم پر ظاہر نہیں کر رہے تھے، کہہ رہے تھے اگر (یہ) بات ہمارے بس کی ہوتی تو ہم یوں قتل نہ

قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ
کیے جاتے تو آپ کہہ دیجئے (اے وہم پرستو!) اگر تم اپنے گھروں میں (بھی) ہوتے تو جن کے لیے قتل ہونا لکھا جاچکا ہے وہ قتل کی

اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ
جگہ (پر بھاگ) چلے آتے اور یہ (سب شکست) تمہیں آزمانے کے لیے تھی کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے پھر اس لیے بھی کہ

قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ
اللہ دلوں میں سے (کدورتیں) نکال ڈالے اور اللہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اور وہ لوگ جو اس دن جبکہ دونوں گروہوں

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ لَقَدْ
کا مقابلہ ہوا تھا، بھاگ نکلے تھے بیشک شیطان نے ان کے بعض وہموں کی وجہ سے ڈگما دیا مگر اب تو خدا نے

عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع
اس سے درگزر کی، وہ بہت گناہ بخشنے والا اور تحمل والا ہے۔

ع ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں جنگ احد کا ذکر ہے جبکہ لوگ فتح دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ مورچے سے مال غنیمت لوٹنے کی غرض سے بھاگ آئے اور اس بھاگنے کی وجہ سے دشمن نے پیچھے سے ان پر حملہ کردیا اور انہیں شکست ہوئی، پھر وہ وقت یاد دلایا کہ سب غمگین ہو رہے تھے، تو خدا نے ان پر نیند طاری کردی کہ سب تھکان دور ہوگئی، یہ تمام رکوع جنگ کے واقعات سے متعلق ہے۔

فائدہ

مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کا کہنا نہ مانا، تو شکست کھائی، اس لیے معلوم ہوا کہ خدا اور اس کے رسول کا کہنا ماننا ہر حال میں ضروری ہے، اس کے بغیر صلاح وفلاح حاصل نہیں ہوسکتی۔

ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ زمین پر انہوں نے سفر کیا	غُزًّى غازی	حَسْرَةً حسرت، افسوس	
لِنْتَ تو نرم ہوگیا	فَظًّا اکھڑ، بدمزاج، سخت زبان	غَلِيْظَ الْقَلْبِ سخت دل	اِنْفَضُّوْا وہ بھاگ گئے
شَاوِرْ مشورہ کر	عَزَمْتَ تم نے ارادہ کیا	يَخْذُلْ ذلیل کرے	يَغُلَّ خیانت کرے
سَخَطٍ ناراضگی	دَرَجٰتٌ جمع دَرَجَةٌ کی، مرتبہ	مَنَّ احسان کیا	قَعَدُوْا بیٹھ گئے
فَادْرَءُوْا ہٹادو تم	فَرِحِيْنَ فرح کی جمع، خوش خوش	يَلْحَقُوْا وہ ملے	

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِي
اے ایمان والو! تم ان منکروں کی طرح نہ ہوجاؤ کہ جنہوں نے اپنے بھائیوں سے اس وقت کہا کہ جب وہ سفر

الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ
یا جہاد میں گئے (اور مارے گئے تو لگے کہنے کہ) اگر ہمارے پاس رہتے (اور نہ جاتے) تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل ہوتے (اور اس خیال کے

ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَ اللّٰهُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾
سبب) خدا نے ان کے دلوں میں حسرتیں بھر دی ہیں، حالانکہ خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے ، اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔
وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَيْرٌ
اگر تم خدا کی راہ میں مارے گئے یا (از خود) موت سے مرگئے تو لوگوں کی جمع چیزوں سے (جو جمع کر رکھتے ہیں) صرف خدا کی ایک مغفرت
مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ لَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾
اور رحمت (ہی ہزار درجے) بہتر ہے، اور اگر (ویسے ہی) مرجاتے یا قتل کیے جاتے تو (کبھی سمجھ لو کہ آخر) خدا ہی کے سامنے لوٹ آنا ہے۔
فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ
(اور اے رسول!) خدا کی رحمت کی وجہ سے آپ ان سے نرمی کرتے ہیں، اور اگر آپ تند مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ (کبھی کے)
لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي
آپ کے پاس سے تتر بتر ہوگئے ہوتے، (اب بھی) آپ ان سے درگزر کیجیے اور ان کے لیے مغفرت طلب کیجیے اور انہیں مشوروں میں
الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾
(بھی) شریک کر لیجیے پھر جب آپ (کسی بات کا) پختہ ارادہ کرلیں تو خدا پر توکل کریں، بیشک اللہ بھروسہ کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے۔
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا
(اے مسلمانو! یہ اصول یاد رکھو کہ) اگر خدا تمہاری مدد کر رہا ہے تو تم پر کوئی (دوسری طاقت) غالب نہیں آسکتی اور اگر وہی تمہیں ذلیل
الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾
کردینا چاہے تو پھر کون ہے کہ اس کے (یوں چھوڑ دینے کے) بعد تمہاری مدد کو تیار ہو اور مومن لوگ تو خدا پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔
وَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَ مَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
اور کسی نبی کی یہ شان ہی نہیں ہوسکتی کہ کسی قسم کی خیانت کرے، (بفرض محال ایسا ہو بھی تو) جو (کچھ) خیانت کرے گا قیامت کے دن
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
(اس کے سامنے) آجائے گی اور (وہ دن تو ایسا ہے کہ) ہر شخص کو اس کی کرتوتوں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور (کسی طرح کا) ظلم نہیں کیا جائیگا۔
اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ
تو کیا وہ شخص جو خدا کی رضامندی (حاصل کرنے) پر تلا ہوا ہو اس کی مانند ہوسکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے غضب میں آگیا ہو اور اس کا ٹھکانا جہنم ہو
وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾
اور وہ جانے کی بہت بری جگہ ہے، خدا کے نزدیک (اچھے) لوگوں کے درجے (مقرر) ہیں اور وہ جو کچھ کرتے ہیں خدا اسے دیکھتا (رہتا) ہے۔
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
خدا تعالیٰ کا مومنوں پر (یہ بڑا) احسان ہے کہ ان میں (ہی) سے ایک رسول بھیج دیا جو انہیں خدا کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں (ہر برائی

النصف

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

سے) پاک کرتا ہے اور کتاب (الٰہی) اور حکمت کی باتیں سکھاتا ہے، گو اس سے قبل وہ صاف گمراہی میں (پڑے ہوئے) تھے۔ (مسلمانو! یہ)

اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ

کیا (کہ) جب تم پر (جنگ احد میں) مصیبت آ پڑی جس سے دگنی مصیبت تم (بدر میں اپنے مقابل گروہ کو) پہنچا چکے تھے تو لگے چلانے کہ

قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَ مَآ

یہ کہاں سے (مصیبت) آ پڑی، (اے محمدؐ!) کہہ دو کہ یہ تمہارے (ہی کیے کی وجہ) سے ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے، اور تم پر

اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ ۙ

جو مصیبت (بھی) اس دن پڑی جس دن دو گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو (وہ) خدا کے حکم سے (تھی) اور (اس لیے) تاکہ مسلمانوں کو آزمائے۔

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ښ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور اس لیے بھی کہ لوگ جان لیں کہ کون نفاق کر رہے تھے (کہ) جب ان سے کہا گیا تھا (ہمارے ساتھ) نکل کر خدا کی راہ میں جنگ کرو،

اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ

نہیں تو (یہیں شہر میں) حملے کی روک تھام کرنا تو وہ بول اٹھے تھے اگر ہمیں یقین ہو جائے کہ لڑائی ہونے والی ہے تو ہم ضرور تمہارے

لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ

ساتھ چلیں گے اس دن وہ (منافق) ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ نزدیک تھے منہ سے وہ باتیں کہہ رہے تھے جو دلوں میں نہیں تھیں،

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا

اور وہ جو کچھ چھپا رہے تھے اللہ کو خوب معلوم تھا، یہی (وہ منافق ہیں جو لڑائی سے رک بیٹھے تھے اور) اپنے بھائیوں

لِاِخْوَانِهِمْ وَ قَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ

سے کہہ رہے تھے کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے اور (گھر) بیٹھے رہتے تو (آج) قتل نہ ہوتے، (اے محمدؐ!) ان سے کہیے (جب) موت

اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

(تمہارے سر پر آ کھڑی ہو اور اسے) ہٹاؤ (تو ایک بات بھی ہے) پھر ہم جانیں کہ تم ٹھیک کہہ رہے تھے، (اے مسلمانو!) جو لوگ راہ خدا

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ ۙ فَرِحِيْنَ بِمَآ

میں شہید ہو گئے انہیں مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ تو اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں وہ (انہیں) کھانے پینے کو دیتا ہے۔ وہ خوش ہیں اس چیز

اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ

سے جو ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا فرمائی اور (دوسروں کو) جو ابھی شہید ہو کر ان سے نہیں ملے یہ خوشخبری دیتے ہیں (کہ چلے

اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ ۘ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

وقف لازم

آؤ اسی راہ پر)۔ خوف کرنے اور غمگین ہونے کی کوئی بات نہیں، خدا کی نعمتوں اور (اس کے) فضل کی (انہیں) خوشخبری دیتے ہیں،

وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

اور (یہ بھی کہ) خدا مومنوں (کے نیک اعمال) کا اجر ضائع نہیں کرتا (انہیں اس کا بدلہ ضرور ملے گا)۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں موت کا بیان ہے یعنی یہ بتایا گیا ہے کہ جب ایک دن سب کو مرنا ہی ہے تو کیوں نہ انسان سچائی پر مرے اور کیوں نہ خدا کی راہ میں جان دے۔

پھر شہیدوں یعنی اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کا بیان ہے کہ انہیں مردہ کہنا غلطی ہے، بلکہ وہ تو اپنے رب کے پاس جس طرح وہ چاہتا ہے کھاتے پیتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں کو جو پیچھے رہ گئے خوشخبریاں دے رہے ہیں کہ تم بھی آ ؤ اور ان انعامات خداوندی اور فضل الٰہی میں حصہ لو۔

اس رکوع میں غلول کا بیان ہے کہ مال غنیمت یا زکوٰۃ میں سے تقسیم ہونے سے قبل ہی خیانت کے طور پر کچھ رکھ لینا برا ہے، بعض لوگوں نے جنگ بدر کی غنیمت کے بارے میں آپ پر یہ بہتان باندھا کہ آپ نے خیانت کے طور پر اس میں سے کچھ رکھ لیا ہے۔ اس پر یہ آیت اتری کہ جاہلو! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خدا تو ایک شخص کو اپنا نبی بنائے (اور نبی سوائے امین کے اور کون ہوسکتا ہے) اور تم اس پر یہ الزام لگاؤ کہ اس نے خیانت کی۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، بہر حال تم خبردار رہو کہ جو بھی تم میں سے کسی قسم کی خیانت کرے گا خدا اس کے خیانت کے مال کو دنیا میں نہیں تو قیامت کے دن ظاہر فرمادے گا۔

فائدہ

خیانت بری چیز ہے اس سے بچنا چاہیے اور برے عقیدے کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے۔

اِسْتَجَابُوْا	انہوں نے قبول کیا	وَكِيْلُ	وکالت کرنے والا، کارساز	حَظًّا	حصہ ، نُمْلِیْ ہم ڈھیل دیتے ہیں
يَمِيْزَ	تمیز کرے، علیحدہ ہو	يُطْلِعَ	اطلاع دے، خبردار کرے	يَجْتَبِىْ	چنتا ہے
يُطَوَّقُوْنَ	طوق ڈالتے ہیں	مِيْرَاثُ	میراث، حصہ		

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ

جن لوگوں نے زخمی ہونے کے بعد (بھی) خدا اور رسول (خدا کی لڑائی پر چلنے) کی دعوت کو قبول کیا ان کے لیے (بہت بڑا اجر ہے

مع الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ

کیونکہ) جو (بھی) اچھے کام کرتے ہیں اور (اللہ اور اللہ کے رسول کی) نافرنی سے بچتے ہیں (ان کے لیے بہت) بڑا اجر ہے، ان لوگوں سے

لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ

جب لوگوں نے کہا کہ لوگ تمہارے (سے لڑنے کے) لیے اکٹھے ہو رہے ہیں ان سے ڈرو تو (بجائے ڈرنے کے) ان کا ایمان (اللہ پر اور

اِيْمَانًا ۖۗ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ

بھی) بڑھ گیا اور انہوں نے (لوگوں سے) کہا کہ ہمارے لیے اللہ (ہی) کافی ہے اور وہ کام اچھی طرح سنوارنے والا ہے، پس وہ (اسی جنگ

مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ

سے) اللہ کی نعمت اور فضل لے کر واپس آئے (اور) انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی مرضی پر چلے اور (دیکھو) اللہ بڑے فضل (وکرم)

فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا

کا مالک ہے۔(اور مسلمانو! دیکھو اگر تمہیں پھر بھی کوئی اس طرح ڈرائے تو یوں سمجھو کہ) وہ شیطان ہے جو اپنے ساتھیوں سے (تمہیں)

تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ

ڈرانا چاہتا ہے، سو ان سے (ہرگز) نہ ڈرنا، اگر تم (سچ مچ ہی) مسلمان ہو تو صرف مجھ سے ڈرو اور (اے محمدؐ!) آپ اس بات سے غمگین نہ ہوں

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ

کہ یہ کافر دوڑ دوڑ کر کفر کی طرف جا رہے ہیں یہ اللہ کا (یعنی اللہ والوں کا) کچھ نہیں بگاڑ سکتے (اور بات تو یہ ہے کہ) اللہ چاہتا (ہی) نہیں کہ

لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ

ان کا آخرت میں کچھ حصہ ہو اور ان کے لیے آخرت میں بہت بھاری عذاب (تیار) ہے۔ جو لوگ ایمان کے بدلے کفر خریدتے ہیں وہ اللہ کا

بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

کچھ نہیں بگاڑتے، (وہ سن لیں کہ) ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے، کافروں کو (یہ) نہیں سمجھنا چاہیے کہ ان کو جو مہلت

اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ

مل رہی ہے یہ ان کی جانوں کے لیے اچھا ہے، انہیں ہم مہلت دیتے ہیں تا کہ ان کے گناہ بڑھتے جائیں، اور (پھر آخرت میں) ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى

توہین آمیز عذاب ہے، (اور اے مسلمانو!) اللہ (ہرگز) تمہیں جس حالت میں تم ہو چھوڑنے والا نہیں، یہاں تک کہ ناپاک (یعنی منافق)

يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

کو پاک (یعنی مسلمان) سے بالکل علیحدہ نہ کردے اور اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تم (میں سے ہر ایک) کو غیب کا علم دیتا پھرے، ہاں (اتنا ہے

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ

کہ) وہ اپنے رسولوں میں سے کسی کو (اس کام کے لیے) چن لیتا ہے، پس تمہارا فرض (یہ) ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اگر

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگار بن جاؤ گے تو تمہارے لیے (بہت) بڑا اجر ہوگا۔ اور جو لوگ اللہ کے دیے ہوئے فضل (یعنی مال و دولت)

يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

میں بخل کرتے ہیں وہ (ہرگز ہرگز یہ) گمان نہ رکھیں کہ یہ (بخل) ان کے لیے اچھا (ثابت) ہوگا، بلکہ یہ (تو) ان کے لیے بہت (ہی) برا

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ

ہے، (کیونکہ) قیامت کے دن جو کچھ انہوں نے بخل کیا ہوگا اس کا طوق (بنا کر ان کے گلے میں) ڈالا جائے گا، (اور مسلمانو سنو! یہ)

ع ۱۸ ۹ ۹

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع

آسمان اور زمین اللہ ہی کی میراث ہیں، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں جنگ احد کے بعد جہاد کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرنے سے انسان کو بہت کچھ حاصل ہو سکتا ہے جیسا کہ ان مجاہدوں کو حاصل ہوا، پھر کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اس چند دن کی زندگی پر خوش نہ ہوں، کیونکہ آخرت میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے، سب سے اخیر میں بخیلی سے روکا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ بخیل کی دولت قیامت کے دن اس کے گلے کا ہار بن جائے گی، اسے بخل کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

فَقِيْرٌ مفلس، فقیر — اَغْنِيَآءُ جمع غنی کی، دولت مند — ذُوْقُوْا چکھو تم — قَدَّمَتْ آگے بھیجا — قُرْبَانٍ قربانی

زُبُرِ جمع زبر کی، کتابیں — مُنِيْرِ نور والا، روشن — ذَآئِقَةُ چکھنے والا — اُجُوْرَ جمع اجر کی، بدلے — زُحْزِحَ دور کر دیا گیا

فَازَ کامیاب ہوا — مَتَاعُ فائدہ — غُرُوْرِ دھوکہ — مَفَازَةٍ خلاصی پانے والے

وقف لازم لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا

خدائے تعالیٰ نے ان لوگوں کی بات سن لی جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں، (اچھا یوں ہی ہے تو) ہم ان کی بات لکھ لیتے ہیں

قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ

اور (یہ بھی کہ) انبیاء کو قتل کرتے رہیں بغیر (کسی) صریح جرم کے اور (پھر قیامت کے دن ان سے) ہم کہیں گے (لو اب) چکھو جلانے

الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾ ۚ

والے عذاب کا مزہ۔ اور یہ تمہارے کیے اور کیے کی وجہ سے ہے اور خدا (تو ہرگز اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرتا، (یہی یہود ہیں) جو کہتے

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ

ہیں کہ ہم سے خدا نے عہد لیا ہے کہ اس وقت تک ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں، جب تک وہ (رسول) ہمارے پاس ایسی قربانی کو نہ

تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ

لائے جسے آگ کھا جاتی ہو (اے محمدؐ!) کہہ دیجئے (اچھا) اگر یہی معیار رسالت ہے تو (بتاؤ) تم نے ان نبیوں کو قتل کیوں کر دیا جو مجھ سے قبل

فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ

تمہارے پاس روشن دلائل اور وہ چیز جسے تم کہہ رہے ہو (یعنی قربانی) لے کر آئے تھے اگر پھر بھی یہ آپ کو جھٹلائیں تو (آپ فکر نہ کریں)

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ

آپ سے پہلے (بھی اسی طرح) رسول جھٹلائے گئے، جن میں سے ہر ایک (روشن) دلیلیں، نصیحت (کی باتیں) اور روشن کتاب لے کر آیا تھا،

ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ

(اے لوگو!) ہر ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا اور تم (میں سے ہر ایک) کو قیامت کے دن پورا پورا اجر ملے گا، تو جو (بھی) آگ سے بچا

وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾

اور جنت میں داخل ہوا تو اس نے (گویا انتہائی) کامیابی حاصل کرلی، اور (رہی یہ) دنیا کی زندگی (سو یہ ایک) دھوکے کا سودا ہے۔(اے ایمان

لَتُبۡلَوُنَّ فِیۡۤ اَمۡوَالِكُمۡ وَ اَنۡفُسِكُمۡ ۟ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ مِنۡ

والو! راہ خدا میں اور) تمہارے مالوں اور جانوں میں (کڑی) آزمائشیں ہوں گی، (کہیں) ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

قَبۡلِكُمۡ وَ مِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَكُوۡۤا اَذًی كَثِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنۡ

تھی، ایذا کی باتیں سنو گے اور (کہیں گے) مشرکین کے ہاتھوں تکلیف اٹھاؤ گے (تو) اگر تم نے صبر کیا اور پرہیزگاری کی تو یہ بڑی ہمت کی

عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۱۸۶﴾ وَ اِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِیۡثَاقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ

باتیں ہیں، (خدا ان کا اجر دے گا)۔ اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ (ہمارے) پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے

لِلنَّاسِ وَ لَا تَكۡتُمُوۡنَهٗ ۫ فَنَبَذُوۡهُ وَرَآءَ ظُهُوۡرِهِمۡ وَ اشۡتَرَوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ

رہنا اور ان سے چھپانا نہیں، تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور خدا کے احکام کو معمولی معاوضہ پر فروخت کرنے لگے، (اور) یہ

فَبِئۡسَ مَا یَشۡتَرُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اَتَوۡا وَّ یُحِبُّوۡنَ

کتنی بری خرید و فروخت تھی (اور کتنی بری اس کی قیمت) جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور جو (اچھے کام) انہوں نے کیے ہی نہیں، چاہتے ہیں کہ

اَنۡ یُّحۡمَدُوۡا بِمَا لَمۡ یَفۡعَلُوۡا فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ ۚ وَ لَهُمۡ

(ان کی طرف منسوب ہوں اور) ان کی تعریف ہو، تو (اے محمدؐ!) آپ یہ خیال نہ کیجئے کہ وہ عذاب سے چھٹکارا پائیں گے، (نہیں بلکہ)

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَ لِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع ۱۹ / ۱۰

ان کے لیے (تو) بڑا سخت عذاب ہے۔ اور (یاد رکھو) اللہ ہی کے قبضے میں زمین و آسمان کی حکومت ہے، اور اسے ہر چیز پر قدرت ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اہل کتاب اور مشرکین کے مظالم بیان کیے گئے ہیں، جنت حاصل کرنے کے لیے ایمان کی حالت میں مرنا ضروری ہے، پھر بتایا گیا ہے کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی حیثیت ہی نہیں، لیکن اس سے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ قرآن میں دنیا کی مذمت بیان کی گئی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں، وہ دین کے ساتھ دنیا کے معاملات میں بھی یکتا تھے، تجارت کرتے تھے، ہر طرح کے کاروبار سے واقف تھے، خود کماتے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دیتے، اخیر میں خدائی حکومت کا اعلان ہے کہ سب کچھ اسی کی حکومت میں داخل ہے، اس پر کسی کو تصرف کا اختیار نہیں، سب کو اسی کے ماتحت رہنا ہوگا اور رہنا پڑے گا۔

جُنُوۡبِ جمع جنب کروٹیں — بَاطِلًا بیکار، بے فائدہ، لغو — اَخۡزَیۡتَ تو نے رسوا کیا، ذلیل کیا — مُنَادِیۡ پکارنے والا

اَبۡرَارِ جمع بِرّ، نیک آدمی، پاک آدمی — عَامِلٍ عمل کرنیوالا، کام کرنیوالا — یَغُرَّنَّ وہ دھوکہ میں ڈالے — تَقَلُّبُ چلنا، پھرنا، آنا جانا

بِلَادِ جمع بلد، شہر، قصبے — نُزُلًا مہمانی، آؤ بھگت — رَابِطُوۡا تم آپس میں مضبوط ہو جاؤ، اکٹھے ہو جاؤ

إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّأُولِي

یقیناً آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے آنے جانے میں (ایسے) عقلمندوں کے لیے(خدا کے ہر چیز پر قادر ہونے کی)

الْأَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ

بہت سی نشانیاں ہیں۔جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور وہ (اس) آسمان و زمین کی پیدائش پر

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

غور کرتے ہیں (تو کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگارتو نے یہ(سب کارخانہ) بیکارنہیں بنایا، تیری شان بہت ہی اعلیٰ ہے تو (ہی) ہم کو دوزخ

النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ ۗ وَ مَا

کی آگ سے بچا، اے ہمارے پروردگار!جس کوتو آگ میں داخل کرے گا یقیناً تو اسے (سب کے سامنے) ذلیل وخوار کرے گا اور (پھر

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْإِيْمَانِ

ایسے) ظالموں کے لیے کوئی (اور) مددگار (بھی) نہیں ہوسکے گا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے جب ایمان لانے کی (یہ) منادی سنی کہ

أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا

اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم (فوراً) ایمان لے آئے،اے ہمارے پروردگار!(ایمان لانے سے پہلے جو) گناہ ہم سے (ہوئے ہیں وہ ہمیں)

سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى

معاف کردے اور دور کردے ہم سے ہماری برائیوں کو اور (اگر) تو ہمیں موت دے (تو) نیک لوگوں میں۔اے ہمارے پروردگار!جوتو نے

رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

اپنے رسولوں سے (نیک بندوں کے لیے) وعدہ کیا تھا وہ (ہمارے سامنے) پورا کر اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا بے شک تو (اپنے

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّيْ لَآ أُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ

وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔تو ان کے رب نے ان (کی اس دعا) کو قبول کرلیا (اور انہیں بتادیا) کہ (اے میرے بندو!) میں تم میں سے

ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا

کسی مرد یا عورت کے (نیک) کام (کا اجر) ضائع نہیں ہونے دوں گا،تم (سب) آپس میں ایک دوسرے کے جزو (یعنی بھائی) ہو اور جن

وَأُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ قٰتَلُوْا

لوگوں نے ہجرت کی یا وہ زبردستی گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں تکلیفیں دیئے گئے پھر وہ (ان تکلیفوں سے تنگ آکر) لڑے

وَقُتِلُوْا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اور مارے گئے میں ان کی (ساری) خطائیں معاف کردوں گا اور انہیں جنت میں داخل کروں گا جس میں نہریں بہتی ہوں گی، (یہ ان کے

الْأَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ

نیک کاموں کا) ثواب اللہ کی طرف سے دیا جائے گا اور اللہ کی طرف سے (جو) ثواب (ملتا ہے وہ) بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔(اے محمدؐ!) ان

تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ

کافروں کا (کھلے بندوں یوں) شہروں میں آنا جانا (کہیں) آپ کو اس گمان میں نہ ڈال دے کہ یہ کامیاب ہو جائیں گے، (نہیں اس زندگی سے)

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ

انہیں تھوڑا سا فائدہ (اٹھانے کی مہلت) ہے، پھر ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔لیکن وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے رہے ان

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ

کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ ان (جنتوں) میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے مہمان

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ

نوازی ہے اور نیکوں کیلیے جو کچھ (بھی سامان) اللہ کی طرف سے ہوگا وہ (بہت ہی) بہتر ہوگا۔اور اہل کتاب میں سے (بھی) بعض

لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ

(لوگ) ایسے ہیں جو اللہ سے اعتقاد رکھتے ہیں اور اس پر جو آپ پر اترا ہے اور جو ان پر اترا تھا ایمان لاتے ہیں، اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں، اور اللہ

لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

کی آیات کے بدلے (میں دنیاوی مال و دولت کو جو کہ بالکل) کم قیمت (ہے ہرگز) قبول نہیں کرتے، ایسے ہی (نیک) لوگوں کے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا

لیے ان کے پروردگار کے نزدیک اجر ہے (اور) اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے، اے مسلمانو! (تمہیں چاہیے کہ) صبر کرو اور ایک

وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع

دوسرے کو (بھی) صبر کرنے کی تعلیم دو، آپس میں مل جل کر رہو، (صرف) اللہ سے ڈرو تا کہ تم کامیاب رہو۔

تفسیر

شروع میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر انسان صحیح طور پر عقل سے کام لے اور سوچے تو اسے پتہ چل جائے گا کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بیکار یا بے فائدہ نہیں بنائی، پھر اس کے بعد ایک دعا پرہیزگاروں کی زبانی سکھائی گئی ہے، اور یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ انسان کو ہر وقت یادِ خدا کرنا چاہیے، سوتے وقت بھی اسے نہیں بھولنا چاہیے اور یہ بتایا گیا ہے کہ کسی کا نیک کام ضائع نہیں کیا جائے گا، اس کے بعد صبر کی ہدایت کی گئی ہے اور سمجھایا گیا ہے کہ اگر کوئی صبر کرے گا اور اگر اسے اللہ کے لیے گھر بار چھوڑنا پڑے یا لڑنا پڑے یہاں تک کہ جان تک دینی پڑے تو اس کے تمام گناہ جو بھول کر اس نے کئے ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہونے کے لیے صبر اور آپس میں مل جل کر رہنے کی ضرورت ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے اتفاق رکھیں اور مصیبتوں میں صبر سے کام لیں تا کہ ہم بھی کامیاب ہوں۔

آیات: ۱۷۶	۴۔ سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ ۹۲	رکوعات: ۲۰

بَثَّ پھیلایا	تَسَآءَلُوْنَ تم آپس میں سوال کرتے ہو	رَقِيْبًا نگہبان	حُوْبًا گناہ
مَثْنٰى دو دو	مَلَكَتْ مالک ہوئے	اَيْمَانُ جمع يمين کی، داہنے ہاتھ	لَا تَعُوْلُوْا بے انصافی نہ کرو
صَدُقٰتِ مہر	نِحْلَةً خوشی خوشی	طِبْنَ خوش ہوں وہ	هَنِيْٓـًٔا خوش
مَرِيْٓـًٔا بغیر فکر کے، خوشی خوشی	قِيٰمًا مایہ زندگانی	وَاكْسُوْهُمْ انہیں پہناؤ	
اٰنَسْتُمْ تم پاؤ، تم دیکھو	رُشْدًا بھلائی، ہوشیاری	اِدْفَعُوْٓا حوالے کردو	بِدَارًا جلدی جلدی
يَسْتَعْفِفْ چاہیے کہ بچے	نَصِيْبٌ نصیب، حصہ	قَلَّ تھوڑا ہو	كَثُرَ زیادہ ہو
سَدِيْدًا سیدھی بات، موقع کی بات		بُطُوْنِ جمع بطن کی، یعنی پیٹ	سَعِيْرًا بھڑکنے والی آگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا

اے بنی آدم! اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی (کی جنس) سے اس کا جوڑا بنایا اور (پھر)

وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ

انہی مرد اور عورت سے بے شمار مرد اور عورتیں (پیدا کر کے) پھیلا دیں، اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر آپس میں سوال کرتے ہو

بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝۱ وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا

اور خون کے رشتوں کو نہ توڑو، اللہ تمہاری (سب باتوں کی) نگرانی کرتا رہتا ہے، اور (سنو!) یتیموں کا مال انہیں دے ڈالو اور (اس میں

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲

سے) اچھے کو برے سے نہ بدلو اور نہ (ہی) ان کا مال اپنے مال میں ملاجلا کر کھاؤ ایسی (ہر) بات سخت گناہ (کی بات) ہے۔

وَ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى

اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے اچھا سلوک نہ کر سکو گے تو اپنی پسند کی عورتوں سے دو دو

وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى

تین تین یا چار چار سے نکاح کرلو اور اگر (ان میں بھی) عدل و انصاف قائم نہ رکھ سکو تو صرف ایک ہی (منکوحہ) بہتر ہے یا

اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝۳ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

لونڈی، یہ ناانصافی سے بچنے کے لیے بہتر ہے۔اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو پھر اگر وہ (خود) اپنی مرضی سے تمہیں ان میں

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝۴ وَ لَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا

سے دیں تو خوب مزے سے کھاؤ اور کم عقلوں کو اپنے (وہ) مال نہ دو جنہیں اللہ نے تمہاری زندگی کا سہارا بنا رکھا ہے ہاں انہیں

وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَ اكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۵ وَ ابْتَلُوا الْيَتٰمٰى
کھلاتے پہناتے رہو اور انہیں (نیکی اور) بھلائی کی بات سمجھاتے رہو، اور یتیموں کو آزمالو، یہاں تک کہ اگر وہ نکاح (کی عمر) پر پہنچ
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ
جائیں تو (ان کا نکاح کر کے ورنہ) اگر ان کی سمجھ بوجھ دیکھ کر ان کا مال ان کے حوالے کردو، اور اس ڈر سے کہ یہ بڑے ہو کر مال کے
اَمْوَالَهُمْ ۚ وَ لَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ
حقدار ہوجائیں گے ان کا مال اسراف اور جلد بازی سے نہ ہضم کر جاؤ (بلکہ تم میں سے) جو دولتمند ہو اسے (تو بالکل ان کے مال سے) بچنا
وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا
چاہیے، اور جو محتاج ہو تو وہ دستور کے موافق (حسب ضرورت) کھائے (اور دیکھو) جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو تو اس پر (کسی
عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۶ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ۠
کو) گواہ (بھی) کرلو، اور خدا (تو) حساب لینے کے لیے کافی ہے، ماں باپ اور قریبی رشتہ دار جو ترکہ چھوڑ (مریں) اس میں مردوں کا
وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ
(بھی) حصہ ہے اور ماں باپ اور رشتہ داروں نے جو کچھ (بھی) تھوڑا بہت ترکہ چھوڑا ہو اس میں عورتوں کا (بھی) حصہ ہے جو
نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ
فرض کیا گیا ہے۔ اور جب (مال) تقسیم کرنے کے وقت (دوسرے) قرابت والے، یتیم یا مسکین آجائیں تو انہیں اس میں سے
فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸ وَ لْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ
کچھ (ان کو) دے دو اور ان سے نرمی کی بات کہہ (کر ٹال) دو۔ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیے کہ اگر وہ اپنے پیچھے (ان یتیموں
خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۠ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ
اور محتاجوں کی طرح) کمزور اولاد چھوڑ مرتے تو کیا خوف کھاتے؟ پس چاہیے کہ اللہ سے ڈرتے رہیں اور سیدھی بات کریں۔ (اے ایمان والو سن لو! کہ)
يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰ ع ۱ ۱۲
جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں (گویا) وہ اپنے پیٹوں میں آگ ڈال رہے ہیں، اور (پھر مرنے کے بعد) بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

تفسیر

اس سورہ کو سورۂ نساء اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں عورتوں کے معاملات کا تفصیلاً بیان ہے، چونکہ اس سے پہلے سورۃ آل عمران میں جنگ احد وغیرہ کا ذکر ہے جس میں بہت سے مسلمان مارے گئے اور ان کی بیوائیں، بچے اور بچیاں یتیم ہو گئے اس لیے اس سورۃ میں ان کے بارے میں مفصل احکامات نازل فرمائے گئے، صرف اس رکوع میں ہی بہت سے احکام مثلاً یتیموں کا مال کھانا گویا جہنم کی آگ اپنے پیٹوں میں بھرنا ہے، جب یتیم بچے بالغ ہو جائیں تو اگر وہ کاروبار چلا سکیں تو ان کی جائیداد ان کے حوالے کر دینی چاہیے، اور اس پر کسی کو گواہ کر لینا بھی بہت ضروری ہے، جو شخص امیر ہو اسے یتیم کے مال میں سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں ہے کیونکہ حق اسی کا

ہے جسے حاجت ہو اور وہ بھی اس حد تک کہ اس کا گزارہ ہو سکے۔

پھر یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں چار عورتیں نکاح میں رکھنے کی اجازت دی گئی ہے؛ لیکن ان میں عدل وانصاف نہ کرسکو تو صرف ایک ہی عورت کافی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو لونڈی پر ہی اکتفا کرو، عورتوں کے ساتھ ظلم کرنا اور ان سے بے انصافی کرنا صرف اس وجہ سے کہ وہ کمزور ہوتی ہیں سراسر ناروا ہے، یہ عرب لوگوں کی ایام جہالت میں عادت تھی کہ انہیں ترکہ تک نہیں دیتے تھے، قرآن کریم نے یہ بند دروازہ بھی کھولا اور اعلان کیا کہ مردوں کی طرح وراثت میں عورتوں کا بھی حق ہے جس کا ذکر اگلے رکوع میں آئے گا۔

اس رکوع میں آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کا ذکر ہے کہ ان سے لوگوں کی نسل بڑھی اور بڑھتے بڑھتے قبیلے، خاندان، برادریاں اور قومیں بن گئیں، تو اس سے یہ خیال کر لینا غلطی ہے کہ صرف اپنا ہی پیٹ پالا جائے، اور اپنے ہی کو سب کچھ سمجھا جائے ؛ بلکہ سب کے سب تم ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو، یتیموں کا خیال رکھو، بیواؤں کی دستگیری کرو، فقیروں سے نیک بات کہو، محتاجوں کو کھانا کھلاؤ، غرض اسی کے ماتحت اس رکوع میں سب احکام چلے جا رہے ہیں۔

حَظِّ حصہ	السُّدُسُ چھٹا حصہ	اُمِّ ماں	وَصِيَّةٍ وصیت
تَدْرُوْنَ تم جانتے ہو	نِصْفُ آدھا	ثُمُنُ آٹھواں حصہ	كَلٰلَةً جس کا صرف بھائی یا بہن ہو اولاد نہ ہو
اِمْرَاَةٌ عورت	اُخْتٌ بہن	شُرَكَآءُ شریک ساتھی	يَعْصِ نافرمانی کرتا ہے
يَتَعَدَّ متجاوز ہو جائے گا	مُهِيْنٌ ذلیل کرنے والا		

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

(اے لوگو!) خدائے تعالیٰ تمہیں اولاد (کے حقوق) کے بارے میں (یوں) وصیت کرتا ہے (یعنی حکم دیتا ہے) کہ مرد کے لیے دو عورتوں

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً

کے برابر حصہ ہے اور اگر بیٹیاں دو (یا دو) سے زائد ہوں تو ترکہ کا دو تہائی حصہ ان کا ہے اور اگر ایک ہی بیٹی ہو تو

فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَ لِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ

اس کے لیے آدھا (ترکہ) ہے اور متوفی کے ماں باپ کے لیے چھٹا چھٹا حصہ ہے اس حالت میں کہ اگر اولاد (بھی) ہو

وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ

اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کے لیے تہائی حصہ ہے (بقیہ باپ کا ہے) اور اگر اس کے بھائی

اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ

بہنیں ہوں تو ماں کے لیے چھٹا حصہ ہے (اور یہ سب تقسیم مرنے والے کی) وصیت پوری کرنے اور اس کے قرض کی ادائیگی سے بچے

اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ فَرِيْضَةً

ہوئے ترکہ میں ہوگی، تمہارے باپ دادا ہوں یا بیٹے پوتے تمہیں کیا معلوم کہ (دونوں میں سے) کون تمہیں زیادہ نفع دینے والے ہیں۔

مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَ لَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

(اسی لیے اس فرض کے مطابق ان کا حصہ دو جو) خدا نے مقرر کردیا، بیشک وہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔(اور جب) تمہاری

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ

بیویاں کچھ چھوڑ مریں (تو ان کے) نصف ترکہ کے تم مالک ہو اس حال میں کہ ان کو اولاد نہ ہو، اور اگر ان کی اولاد ہو تو ان کے ترکہ کا چوتھائی

مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ لَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ

حصہ تمہارا ہے، اور یہ اس حالت میں کہ اس کی وصیت پوری کی گئی اور قرض ادا کردیا گیا ہو، اور (اسی طرح اگر) تم کچھ چھوڑ مرو اور تمہاری

وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

اولاد نہ ہو تو وہ (بیویاں) چوتھائی حصہ کی مالک ہیں اور اگر تمہاری اولاد ہو تو ان کو آٹھواں حصہ دیا جائے گا، اس ترکہ میں سے جو تمہاری

وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ

وصیت پوری کرنے اور قرضہ ادا ہونے پر بچ رہے، اور اگر کسی مرد یا عورت کے وارث صرف اس کے بھائی بہن ہوں (کلالہ ہو) تو اس

اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی

کے بھائی بہن میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے، اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو ان میں ایک تہائی ترکہ تقسیم کیا جائے گا،

الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ

(اس) وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد (جو اس پر عائد ہو اور وارثوں کو) ضرر نہ دیا جائے (تمہیں) خدا کی طرف سے (یہ) وصیت ہے وہ

عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؕ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ

خوب جاننے والا اور بردبار ہے۔(اے مسلمانو!) یہ اللہ کے (مقرر کیے ہوئے) حدود ہیں، جو (بھی) خدا اور اس کے رسول کی اطاعت

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

کرے گا وہ اسے جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اور یہ (کتنی) بڑی کامیابی ہے۔

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا

(برعکس اس کے) جو (بھی) خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی (مقرر کی ہوئی) حدیں توڑے گا تو خدا اسے دوزخ میں ڈھکیل

خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۴

دے گا، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے (یہ کتنا بڑا) ذلت آمیز عذاب ہے (جو اس کے لیے تیار ہے)۔

تفسیر

اس رکوع میں تمام ترکے کے مسائل ہیں کہ کس کو کس حالت میں کس قدر ترکہ ملنا چاہئے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے اگر مرنے والے کے ذمہ کوئی قرض ہو تو ادا کیا جائے اور اگر اس نے کوئی خاص وصیت کی ہو تو ایک تہائی مال سے اسے بھی پورا

کیا جائے، ان تمام مسائل کو پورے طور پر یاد کر لینا چاہیے، خدا نے انہیں اپنی حدود کے نام سے یاد کیا ہے اور اس کے مطابق ترکہ تقسیم نہ کرنے والے کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

حدود کی مثال یوں سمجھو کہ جنگل میں بکریوں کا ایک باڑھ ہو اس میں سے کوئی بکری نکل کر ادھر ادھر پھرنے لگے تو ضرور بھیڑیا اسے اچک لے جائے گا اور اسے کھا جائے گا، اسی طرح خدائے تعالیٰ کے حکم سے جو باہر ہو جائے گا اسے شیطان شکار کر لے گا اور انجام کار ایسا شخص دوزخ میں داخل ہوگا۔

الَّذٰنِ	وہ دو جو، جو دونوں	تُبْتُ	میں نے توبہ کی، میں باز آیا	اَلْئٰنَ	اس وقت، اب
تَرِثُوا	تم میراث لے لو	عَاشِرُوْهُنَّ	تم زندگی بسر کرو، مل کر رہو	اِسْتِبْدَالَ	تبدیل کرنا، بدلنے کی خواہش کرنا
اَفْضٰى	پہنچا، ملا، صحبت کی	تَنْكِحُوْا	تم نکاح کرو، شادی کرو	نَكَحَ	اس نے نکاح کیا، شادی کی
مَقْتًا	بہت بری بات، ناراض کرنے والی بات				

وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ

(اے مسلمانو!) تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں تو ان پر (اس کام کو دیکھنے والے) چار آدمیوں کو گواہ کے طور پر طلب کرو

فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ

پھر اگر وہ شہادت دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں نظر بند کر دیا جائے، یہاں تک کہ موت انہیں مار ڈالے، یا خدا ان کی (رہائی کی) کوئی

لَهُنَّ سَبِیْلًا ⑮ وَ الَّذٰنِ یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ اَصْلَحَا

(اور) صورت پیدا کرے، اور تم میں سے جو دو مرد بدکاری کریں تو ان کو (خوب) سزا دو، ہاں اگر وہ (اس کام سے سچے دل سے) توبہ کر لیں

فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ⑯ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ

اور (اپنی) اصلاح کر لیں تو (پھر) ان کو چھوڑ دو؛ (کیونکہ) اللہ توبہ قبول کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے، اللہ کے نزدیک (تو) توبہ انہیں کی

لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىِٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ

قابل قبول ہے جو نادانی کی وجہ سے (کوئی) برا کام کریں (بھی تو) پھر جلدی توبہ کر لیں انہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ توجہ فرماتا ہے

وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ⑰ وَ لَیْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى

اور اللہ خوب جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ اور (اللہ کے نزدیک) ان کی توبہ قابل قبول نہیں جو (کہ ساری عمر تو) گناہ کرتے رہتے ہیں، اور جب

اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ

موت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اب توبہ کرتے ہیں اور نہ ان لوگوں کی جو کفر کی حالت میں مر جاتے ہیں ایسوں

كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓىِٕكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ⑱ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

کے لیے (تو) ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ مسلمانو! (سنو!) تمہارے لیے (کسی طرح) جائز نہیں کہ عورتوں کی رضامندی کے

لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا

بغیر (زبردستی) ان کے وارث بنو اور نہ (یہ تمہارے لیے کسی طرح مناسب ہے کہ اس نیت سے کہ) جو کچھ تم نے انہیں دے رکھا ہے ان سے

بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ

واپس لینے کے لیے انہیں (خواہ مخواہ) روکے رکھو، ہاں (تمہیں اپنا دیا ہوا لینے کا حق اسی صورت میں ہے جبکہ) وہ صریح طور پر بدکار ہوں (ورنہ

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا

تمہارا فرض ہے کہ) ان کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کرو، اور اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو (بھی مل جل کر زندگی گزارنے کی کوشش کرو

شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ

کیونکہ عین) ممکن ہے کہ تم ایک چیز سے نفرت کرو اور اسی میں اللہ نے (تمہارے لیے) بہت فائدہ رکھا ہو، اور اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر کسی

زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا

اور سے شادی کرنا چاہو اور (جس کو تم چھوڑنا چاہتے ہو) اسے تم نے بہت سا مال دے رکھا ہو تو تمہیں (چھوڑتے وقت) اس سے ایک کوڑی تک

مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَ كَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ

واپس نہیں لینی چاہیے، کیا (اب) اسے بہتان باندھ کر صریح گناہ سے لینا چاہتے ہو؟ اور تم (ان سے) دیا ہوا مال کیسے واپس لوگے، (تمہیں شرم

وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾

نہیں آئے گی) جب تم ایک دوسرے سے مل جل چکے ہو اور انہوں نے (نکاح کے وقت) تم سے پکا (مل جل کر زندگی گزارنے کا) عہد لیا تھا۔

وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ

اور (دیکھو مسلمانو!) (ہرگز ہرگز) تم ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ (دادا یا نانا) نکاح کر چکے ہوں جو (اس حکم سے) پہلے گزر چکا

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۲۲﴾ ع ۱۴ ع ۳

سو گزر چکا، (آئندہ اس کا خیال رکھو اور) یہ کام صریح بے حیائی اور اللہ کو ناراض کرنے والا ہے اور (یہ) بہت برا راستہ ہے (یعنی رواج ہے)۔

تفسیر

اس رکوع کی پہلی آیتوں میں بدکاری کی سزاؤں کا ذکر ہے، ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اگر کوئی بھول کر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ کر لے تو اللہ اس پر رحم کرتے ہوئے اس کی توبہ قبول کر لے گا، مگر ایسے آدمیوں کی جو ساری عمر تو کفر کرتے رہے، مرتے وقت اگر ایمان لائے تو نہ وہ ایمان قابل قبول ہے اور نہ ہی اس طرح کی توبہ قابل قبول۔

اس کے بعد عورتوں سے نیک سلوک کی تعلیم دی گئی ہے کیونکہ اپنے گھر میں بیوی سے نیک سلوک کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکی میں شمار ہے، عورتوں سے بدسلوکی کو قرآن نے خود گناہ کہا ہے، یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اگر کسی آدمی کے گھر میں ہر وقت آپس میں ناچاقی رہتی ہو تو اس کی زندگی دوزخ کی زندگی بن جاتی ہے، اسی لیے قرآن مجید نے اس

بات پر بہت زور دیا ہے کہ حتی الوسع عورتوں سے نیک سلوک کیا جائے تاکہ مسلمانوں کے گھر کی زندگی اتحاد اور محبت کی زندگی ہو اور جب انہیں گھر میں اطمینان حاصل ہوگا تو وہ دنیا کے دوسرے کاموں کو اچھی طرح ادا کر سکتے ہیں، چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے خطبہ میں خاص طور پر عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی تھی اور یہ کام نیکی میں اس طرح شمار کیا گیا ہے کہ اسلام میں کمزوروں کی مدد کرنا نیکی ہے، عورتیں اکثر مردوں سے کمزور ہوتی ہیں، اس لیے ان کی دلجوئی کرنا بھی نیکی ہے۔

آخری آیات میں پرانی فضول رسموں کو ترک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے جیسے کہ اپنے باپ کی بیوہ سے نکاح کر لینا، ہمارا فرض یہی ہے کہ ہم ان فضول رسموں کو چھوڑ دیں، کیونکہ یہ اکثر جہالت کی طرف اور گناہ کی طرف لے جاتی ہیں۔

بَنٰتُ	جمع بنت کی، بیٹیاں	عَمّٰتُ	جمع عَمَّۃ کی، پھوپھیاں	خٰلٰتُ	جمع خالۃ کی، خالائیں
اَرْضَعْنَ	انہوں نے دودھ پلایا	رَضَاعَۃِ	رضاعت، دودھ پلانا	رَبَآئِبُ	جمع رَبِیْبَۃٌ کی، سوتیلی بیٹی
حُجُوْرِ	جمع حجرۃ کی، گود، پرورش	حَلَآئِلُ	جمع حلیلۃ، بیویاں	اَصْلَابِ	جمع صُلْبٌ، پیٹھ، نسل

مُحْصَنٰتُ	شوہر والی عورتیں	وَرَآءَ	سوائے، بعد، پیچھے		
مُحْصِنِیْنَ	رکنے والے، پاکدامن رہنے والے	مُسٰفِحِیْنَ	شہوت پوری کرنے والے	فَتَیٰتِ	جمع فَتِیَۃٌ، لونڈیاں
مُتَّخِذٰتِ	پکڑنے والیاں، بنانے والیاں	اَخْدَانٍ	یاری، آشنائی کرنا	اُحْصِنَّ	نکاح میں آجائیں
خَشِیَ	ڈر گیا، ڈرے	عَنَتَ	تکلیف، مصیبت		

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ

(اے مسلمانو!) تمہارے لیے تمہاری مائیں حرام ہیں، اور تمہاری بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں

وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۡ

اور تمہاری ساسیں اور تمہاری بیویوں کی وہ لڑکیاں جو تمہاری ہی گود میں پرورش پاتی ہیں

فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۡ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ

اور تم نے ان بیویوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم کو کوئی گناہ نہیں ہے اور وہ بیٹے جو تمہاری پشت سے ہیں ان کی بیویاں

اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

اور (ایک ہی وقت میں) دو بہنوں کا جمع کرنا بھی حرام ہے، جو گزر چکا، گزر چکا خدا تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ

اور (تم پر) شوہر والی عورتیں (بھی حرام ہیں) سوائے ان کے جو (جنگ میں) تمہارے ہاتھ لگیں، (یعنی باندیاں) یہ خدا کے تم پر (مقرر

وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ

کردہ) احکام ہیں اور اس کے سوا تمام عورتیں تمہارے لیے حلال ہیں کہ تم بدکاری سے بچنے کی غرض سے نہ کہ ہوس رانی کے لیے

مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا

انہیں (کچھ) مال (بطور مہر) دے کر نکاح میں لے آؤ، تو جن عورتوں سے تم نے (نکاح کے بعد) فائدہ اٹھایا انہیں مہر مقرر ادا کردو، اور

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

(اس بات کا) تم پر کوئی الزام نہیں کہ مہر مقرر ہونے کے بعد تم آپس میں کمی بیشی کرلو، اور خدا (ہر بات کا) جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ

اور جو تم میں سے (یہ) استطاعت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مومن عورت سے نکاح کرے تو ان مومن باندیوں سے نکاح کرلے جو تمہارے

اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

(مسلمانوں کے) قبضے میں ہوں، اور اللہ تمہارے ایمان سے خوب واقف ہے، تم ایک دوسرے کی جنس ہو، پس باندیوں کو ان کے مالکوں

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ

کی اجازت سے (اپنے) نکاح میں لے آؤ اور دستور کے مطابق ان کا مہر ان کے حوالے کردو اور وہ باندیاں پاکدامن ہوں، کہیں بدکاری

مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

اور چوری چھپے دوستی لگانے والی نہ ہوں، تو پھر (جب) وہ نکاح میں آنے کے بعد (بھی) کسی بدکاری کی مرتکب ہوں تو انہیں آزاد

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ

عورتوں کی جو سزا ہے اس سے آدھی دی جائے یہ (حکم) ان لوگوں کے لیے جنہیں تم میں سے برائی میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے (ورنہ) اگر

وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

تم صبر کرو تو تمہارے لیے بہت مناسب ہوگا، اور اللہ (خطائیں) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اولاً یہ بیان ہے کہ کون کون سی عورتیں ہیں جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے، ایسی عورتوں کو "محرمات ابدی" بھی کہتے ہیں، اس میں مہر کا بیان بھی ہے کہ اس میں نکاح کے بعد کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ آزاد عورتیں میسر نہ ہوں تو لونڈیوں سے نکاح کر لینا کوئی عار کی بات نہیں ہے، لیکن وہ لونڈیاں ایسی نہ ہوں کہ دوسروں سے بھی یاری لگائے بیٹھی ہوں۔

اس میں غلامی کا مسئلہ بھی بڑی وضاحت سے بیان کر دیا گیا کہ انہیں مساوات کے درجے پر لانے کے لیے ان سے نکاح کرلو ورنہ پہلے زمانے میں اور اب تک بعض قوموں میں اسے ننگ و عار سمجھا جاتا ہے۔

سُنَنَ جمع سنة، طریقہ، راستہ، رواج تَمِیْلُوْا تم میلان کرو، تم جھکو مَیْلًا میلان، رغبت، جھکنا
یُخَفِّفَ وہ کم کرے، ہلکا کرے عُدْوَانًا زیادتی کرتے ہوئے نُصْلِیْهِ ہم اس کو داخل کریں گے، ڈھکیلیں گے
تَجْتَنِبُوْا تم اجتناب کروگے، پرہیز کروگے کَبَآئِرَ بہت بڑے گناہ، گناہ کبیرہ تُنْهَوْنَ تم منع کیے گئے ہو یا منع کیے جاتے ہو
اِكْتَسَبُوْا انہوں نے کمایا اِكْتَسَبْنَ ان عورتوں نے کمایا، حاصل کیا مَوَالِیَ وارث، مالک، جمع مولی اٰتُوْا تم دو، حوالے کردو

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ
(مسلمانو!) اللہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہارے لیے کھول کھول کر (قرآن کے احکام) بیان کردے اور تمہیں ان (نیک) لوگوں کے (رسم و رواج
مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ
اور) مذہب سے واقف کر کے اس پر چلنے کی توفیق دے، جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور (وہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربان ہو)، اللہ (ہر ایک بات کو)
حَكِيْمٌ ۝٢٦ وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ
جانتا اور (ہر ایک چیز سے) واقف ہے۔ اللہ تو (یہ) چاہتا ہے کہ تم پر مہربان ہو مگر وہ لوگ جو (اپنی) خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں چاہتے
اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝٢٧ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ
ہیں کہ تم (بھی خواہشات نفسانی کی طرف) خوب جھک جاؤ، اللہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہارا (یہ) بوجھ ہلکا کرے (کیونکہ) انسان کو کمزور
ضَعِيْفًا ۝٢٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ
پیدا کیا گیا ہے۔ اے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کو باطل طریقے سے نہ کھاؤ، ہاں (اگر چاہتے ہو تو) تجارت میں ایک
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۣ وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ
دوسرے کی رضامندی سے؛ (لیکن لین دین کر کے کھاسکتے ہو)، اور (گناہ میں پڑ کر) اپنے آپ کو (خواہ مخواہ) ہلاک نہ کرو، اللہ تو تم پر
رَحِيْمًا ۝٢٩ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَ كَانَ
بہت ہی مہربان ہے۔ اور جو بھی حد سے گزر کر اور ظلم و ستم کرتے ہوئے (کسی کا) مال کھائے گا، تو ہم اسے دوزخ میں ڈالیں گے، اور یہ
ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝٣٠ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ
بات (تو) اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ (اے مسلمانو! دیکھو) اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے ہم تمہیں روکتے ہیں بچتے
سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝٣١ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ
رہوگے تو ہم تمہاری (معمولی) خطاؤں کو معاف کردینگے اور تمہیں بڑی عزت و آبرو کی جگہ میں داخل کریں گے، اور (ہرگز) اس (مال
بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا
و دولت) کی تمنا نہ کرو جس کی وجہ سے تم میں بعض کو بعض پر فضیلت دے رکھی ہے، جو مرد کمائیں گے وہ ان کو مل جائے گا، اور جو
اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝٣٢ وَ لِكُلٍّ
عورتیں کمائیں گی وہ ان کا (مال) ہے، اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو، وہ ہر ایک شئے سے واقف ہے، جو کچھ والدین یا قریبی رشتہ دار

جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

چھوڑ مریں ہم نے اس کے لیے وارث مقرر کر دیئے ہیں جن (نوکروں وغیرہ) سے تم نے عہد و پیمان کر رکھا ہو

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۟ؒ ۳۳ ع ۵

ان کو ان کا حصہ دو، یقیناً اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ کہا گیا ہے کہ انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ خواہ مخواہ فضول رسموں کا بوجھ نہ اٹھائے، صرف اللہ کے بنائے ہوئے قانون پر چلے، کیونکہ وہ بہت ہی نرم ہے پھر اخیر میں یہ بتایا گیا، دوسرے کے مال کو دیکھ کر حسد نہیں کرنا چاہیے، خود کمانا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرنا چاہیے۔

قَوّٰمُوْنَ	حاکم، قائم رکھنے والے	صٰلِحٰتُ	نیک عورتیں جمع صالحہ کی	قٰنِتٰتٌ	خاوند کے حکم میں رہنے والیاں
حٰفِظٰتٌ	اپنی حفاظت کرنے والیاں	نُشُوْزَهُنَّ	ان کی نافرمانی	فَعِظُوْهُنَّ	پس ان عورتوں کو نصیحت کرو
وَاهْجُرُوْهُنَّ	ان کو چھوڑ دو	مَضَاجِعِ	بستر، سونے کی جگہیں	اَطَعْنَكُمْ	وہ تمہاری اطاعت کریں
اِبْعَثُوْا	بھیج دو	حَكَمًا	پنچ، فیصلہ کرنے والا	يُوَفِّقِ	موافقت کر دے
جَارِ	ہمسایہ، پڑوسی	جَارِ الْجُنُبِ	اجنبی پڑوسی	مُخْتَالًا	بڑائی کرنے والا
فَخُوْرًا	فخر کرنے والا	اَعْتَدْنَا	ہم نے تیار کیا	رِئَآءَ	لوگوں کو دکھلانے کے لیے
قَرِيْنًا	ساتھ رہنے والے	مِثْقَالَ	ذرہ، مثقال، ایک وزن کا نام	اِنْ تَكُ	اگر ہو
مِنْ لَّدُنْهُ	اپنے پاس سے	يَوَدُّ	چاہتا ہے، چاہے گا	تُسَوّٰى	برابر کر دیا جائے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ خدا نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور (دوسرے) یہ کہ مرد اپنے مال میں سے (اُن پر) خرچ کرتے

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِيْ تَخَافُوْنَ

ہیں، پس صالح عورتیں (وہ ہیں جو خاوندوں کی) اطاعت کریں اور جس کی حفاظت کا حکم خدا نے دیا، اس کی حفاظت کریں، (پھر اگر عورتوں

نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ

میں سے) تم کسی کی بد دماغی کا اندیشہ رکھو تو انہیں نصیحت کرو، ان کو ان کے لیٹنے کی جگہوں میں تنہا چھوڑ دو (پھر بھی نہ مانیں تو) ان کو مارو

اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۟ ۳۴ وَاِنْ خِفْتُمْ

اور اس پر اگر تمہاری اطاعت کر لیں تو ان پر زیادتی کی راہ نہ ڈھونڈو بیشک خدا بہت بزرگ و برتر ہے۔ اور (اے مسلمانو!) اگر تمہیں شوہر اور بیوی

شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ

میں مخالفت کا اندیشہ ہو تو ایک پنچ شوہر کے کنبے سے اور دوسرا بیوی کے کنبے سے مقرر کرو، (تاکہ اصلاح کریں اور) اگر وہ دونوں واقعی

يُّرِيۡدَاۤ اِصۡلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيۡنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا خَبِيۡرًا ﴿۳۵﴾

اصلاح کرنے کا بیڑا اٹھالیں گے تو خدا (ایسے اسباب پیدا کردے گا کہ) ان میں موافقت ہوجائے، بیشک خدا (ہر بات کا) علم اور خبر رکھتا ہے۔

وَ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔـا وَّ بِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا وَّ بِذِی الۡقُرۡبٰى وَ الۡيَتٰمٰى

اور (اے مسلمانو) اس لو صرف ایک ہی) خدا کی عبادت کرو، (دوسروں کو) اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو اور

وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَ الۡجَارِ ذِی الۡقُرۡبٰى وَالۡجَارِ الۡجُـنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالۡجَـنۡۢبِ وَ ابۡنِ السَّبِيۡلِ ۙ

قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور ساتھ ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں اورمسافروں

وَمَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنۡ كَانَ مُخۡتَالًا فَخُوۡرَا ۙ ﴿۳۶﴾

اور غلاموں سے (بھی) اچھا برتاؤ کرو، بے شک اللہ اترانے اور بڑائی جتانے والے کو پسند نہیں کرتا۔

اۨلَّذِيۡنَ يَبۡخَلُوۡنَ وَ يَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَيَكۡتُمُوۡنَ مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ

وہ لوگ (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں اور جو (مال و دولت کا) فضل ان پر ہوا اسے (ظاہر نہیں کرتے)،

وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ۚ‏ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ

چھپائے رکھتے ہیں تو ایسے (لوگ جو ہمارے احکام کے) منکر (ہیں ان) کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔ اور جو لوگ خرچ (بھی) کرتے ہیں

رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ ؕ وَ مَنۡ يَّكُنِ الشَّيۡطٰنُ لَهٗ قَرِيۡنًا

اپنے مالوں کو (تو) دکھاوے کے لیے حالانکہ نہ خدا پر ان کا ایمان ہے نہ یوم آخر پر بلکہ شیطان ان کا ساتھی بن چکا ہے اور وہ (کتنا) برا ساتھی

فَسَآءَ قَرِيۡنًا‏ ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا عَلَيۡهِمۡ لَوۡ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا

ہے، (بھلا) ان لوگوں کا کیا بگڑتا (تھا) اگر یہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لے آتے اور جو کچھ خدا نے انہیں دے رکھا ہے (اس کی راہ

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ‌ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمۡ عَلِيۡمًا‏ ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظۡلِمُ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ‌ ۚ

میں) خرچ کرتے اور اللہ کو ان کے حالات کا علم ہے، بیشک اللہ (تو ایک) ذرہ بھر (بھی) ظلم نہیں کرتا، (بلکہ اس کی تو شان یہ ہے کہ)

وَ اِنۡ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفۡهَا وَيُؤۡتِ مِنۡ لَّدُنۡهُ اَجۡرًا عَظِيۡمًا‏ ﴿۴۰﴾ فَكَيۡفَ اِذَا

چھوٹی سی بھی نیکی ہو تو اسے بڑھا دیتا ہے اور اپنی طرف سے (اور بھی) بڑا ثواب دیتا ہے۔ (اے محمدؐ!) ذرا اس وقت کی حالت کا اندازہ

جِئۡنَا مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ ۭ بِشَهِيۡدٍ وَّ جِئۡنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيۡدًا ؕ‏ ﴿۴۱﴾ يَوۡمَٮِٕذٍ

کیجئے جب ہم ہر ایک امت میں سے گواہ کھڑے کریں گے اور آپ کو ان سب پر گواہی دینے کے لیے بلائیں گے، تو اس دن جو

يَّوَدُّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ عَصَوُا الرَّسُوۡلَ لَوۡ تُسَوّٰى بِهِمُ الۡاَرۡضُ ؕ

(ہمارے) منکر اور رسول کے نافرمان ہوئے تھے (یہ) خواہش کریں گے کہ کاش انہیں زمین کے برابر کردیا جاتا

وَلَا يَكۡتُمُوۡنَ اللّٰهَ حَدِيۡثًا ‏ ﴿۴۲﴾

اور (اس دن) وہ کوئی بات خدا سے نہ چھپا سکیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں کئی مسئلہ بیان کیے گئے ہیں، پہلے تو یہ بتایا گیا ہے کہ مردوں کو بعض خاص حالات کی وجہ سے عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے، عورتیں گو یا مردوں کی مشیر ہیں، خانگی معاملات میں ان سے مشورہ لینا ضروری ہے اور اگر وہ کبھی کوئی برائی بھی کریں یا ان کی طرف سے نافرمانی کا ڈر ہو تو اول انہیں زبانی نصیحت کریں اگر وہ اس پر بھی نہ مانیں تو مرد عورت کی خوابگاہ سے علیحدہ رہے، پھر بھی نہ مانے اور اس کے احکام سے انکار کرے جو بجا اور مطابق شریعت ہوں تو اسے اتنا مارنے کی اجازت ہے کہ جس سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔

اس کے بعد پنچایت کے فیصلے کا ذکر ہے، دونوں طرف کے پنچ بلانے میں حکمت یہ ہے کہ اگر مرد نے زیادتی کی ہو تو عورت اپنے پنچ سے کہہ سکے اور مرد کی غلطی کی اسے سزا ملے، اور اسے زیادتی سے روکا جائے۔

پھر اس کے بعد ہمیں ایک خدا کی حکومت کے اقرار کرنے کا سبق دیا گیا ہے اور والدین اور دیگر عزیز و اقارب سے نیک سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اس پر بھی جو تکبر اور غرور کرے اور ان لوگوں کی روپے پیسے سے مدد نہ کرے؛ بلکہ بخل کرے اور بخل کی دوسروں کو تعلیم دے تو اس کے لیے سخت عذاب ہے۔ بخل سے بچنا چاہیے، یہ عذاب میں مبتلا کرے گا۔

لَا تَقْرَبُوا قریب نہ جاؤ — سُكٰرٰى نشہ کی حالت میں — جُنُبًا ناپاکی کی حالت — عَابِرِيْ عبور کرنے والے، چلنے والے
غَآئِطِ جائے ضرورت، بیت الخلاء — لٰمَسْتُمُ تم نے چھوا — صَعِيْدًا مٹی — يُحَرِّفُوْنَ بدلدیتے ہیں
مَوَاضِعِهٖ ان کی جگہیں — اَلْسِنَةَ زبانیں — نَّطْمِسَ منہ بگاڑ دیں، پھیر دیں — اَدْبَارِ پیٹھیں، جمع دُبُرٌ کی
نَلْعَنَهُمْ ہم انہیں لعنت کریں — اَصْحٰبَ السَّبْتِ ہفتے کے دن والے، دیکھو تفسیر رکوع ہذا — يُزَكُّوْنَ پاک ہوتے ہیں
يُزَكِّيْ پاک کرتا ہے — فَتِيْلًا تنکہ، ذرہ، چراغ کی بتی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ

اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کا قصد نہ کرو جب تک کہ تم سمجھنے نہ لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو،

وَ لَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ

اور نہ (ہی) ایسی حالت میں کہ (تمہیں) نہانے کی حاجت ہو اور تم نہا نہ لو، ہاں سفر میں ہو (تو تیمم کرلو، کوئی حرج نہیں) اور اگر تم بیمار ہو یا

اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا

مسافر ہو یا جائے ضرورت سے (ہو کر) آئے ہو یا عورتوں سے ملے ہو اور (پھر) پانی تمہیں دستیاب نہ ہو تو پاک مٹی سے منہ اور ہاتھوں

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝٤٣ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

کا تیمم کرلو بے شک خدائے تعالیٰ (تمہاری خطاؤں سے) درگزر کرنے والا اور بخش دینے والا ہے، (اے محمدؐ!) کیا آپ نے ان (اہل کتاب)

اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا

کو نہیں دیکھا، جنہیں کتاب (یعنی توریت) کا ایک حصہ دیا گیا تو (اس کے بدلے) گمراہی خریدنے لگے اور ان کا ارادہ ہے کہ آپ کو بھی

السَّبِيۡلَ ؕ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ﴿۴۵﴾

گمراہ کردیں۔ خدا تمہارے (ان) دشمنوں سے خوب آگاہ ہے، اور اس کا مددگار ہونا اور اس کا ساتھی ہونا (آپ کے لیے) کافی ہے۔

مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَ يَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَ عَصَيۡنَا

یہودیوں میں سے ایسے ہیں جولفظوں کوادھر ادھر بدل دیتے ہیں اور اپنی زبانوں کو دین پر طعن کی غرض سے توڑ مروڑ کر کہتے ہیں، ہم

وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَـيًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَ طَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ ؕ

نے سنا اور نہیں مانیں گے اور سنو! (آپ کو کچھ) نہ سنائی دے اور کہتے ہیں راعنا (یعنی اے ہمارے چرواہے)،

وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ وَ انۡظُرۡنَا لَـكَانَ

کاش! وہ (ان الفاظ کے بدلے یہ) کہتے ہم نے سن لیا، ہم مانیں گے اور (راعنا کے بدلے کہتے ذرا) سنئے تو یا ہماری طرف توجہ کیجئے تو یہ ان

خَيۡرًا لَّهُمۡ وَ اَقۡوَمَ ۙ وَ لٰـكِنۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡنَ اِلَّا

کے لیے (بہت) بہتر اور درست ہوتا، لیکن اللہ نے (تو) ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی ہے، اس لیے ایمان (بھی) بہت

قَلِيۡلًا ﴿۴۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ

تھوڑے لاتے ہیں، اے اہل کتاب! (اس قرآن) پر جو ہم نے تمہاری کتابوں کا تصدیق کرنے والا بنا کر اتارا ہے، ایمان لے آو، قبل اس کے

اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ ؕ

کہ ہم چہروں کو پھیر کر پیٹھ سے لگا دیں گے، (یعنی ذلیل کردیں گے) یا اصحاب سبت (ہفتہ والوں) کی طرح ان پر پھٹکار کردیں

وَ كَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغۡفِرُ اَنۡ يُّشۡرَكَ بِهٖ وَ يَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ

اور خدا کا حکم تو ہوکر رہنے والا ہے۔ بیشک خدا شرک کو معاف نہیں کرے گا اس کے علاوہ (ہر گناہ) کی معافی ممکن ہے، (کیونکہ) جو

لِمَنۡ يَّشَآءُ ۚ وَمَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَقَدِ افۡتَـرٰۤى اِثۡمًا عَظِيۡمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ

(بھی) اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے تو وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہے، (اے محمدؐ!) کیا آپ نے ان (اہل کتاب) کو نہیں دیکھا جو اپنے

يُزَكُّوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّىۡ مَنۡ يَّشَآءُ وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۴۹﴾ اُنۡظُرۡ

تئیں (بڑا) پاک بتاتے ہیں (وہ یوں پاک نہیں ہو سکتے) بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور (کسی پر) ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا، (اے محمدؐ!)

كَيۡفَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡـكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثۡمًا مُّبِيۡنًا ﴿۵۰﴾ ع ۸

(ذرا) دیکھو یہ لوگ اللہ پر (کیسا) جھوٹ افترا کر رہے ہیں اور ان (کی سزا پانے) کے لیے (یہ) کھلم کھلا گناہ کافی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں نماز کی اولین شرط یعنی پاک ہونے کا بیان ہے پھر وضو اور تیمم کا مسئلہ بیان کیا گیا، جو کہ طبی اصول کے مطابق ہے، اہل کتاب کی شرارتوں کا بیان کرنے کے بعد انہیں اس قرآن پر ایمان لانے کو کہا گیا ہے اور یہود و نصاریٰ جو خدا کے شریک ٹھہراتے ہیں یعنی یہود عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہیں تو ان کو اور دوسرے فرقہ والوں کو بھی بتا دیا گیا ہے

کہ اس گناہ کی معافی نہیں ہے کہ تم ہماری خدائی میں جھوٹے معبودوں کو شریک قرار دو۔

جِبْتِ مورتیں، سحر	طَاغُوْتِ شیطان، سرکش	اَهْدٰى زیادہ ہدایت پر	لَا يُؤْتُوْنَ نہیں دیتے ہیں
نَقِيْرًا تل، کھجور کی گٹھلی کا شگاف	يَحْسُدُوْنَ حسد کرتے ہیں	نَضِجَتْ جل جائیں گی	جُلُوْدُ جلدیں، چمڑے
ظِلًّا ظَلِيْلًا بہت گہرا سایہ	اِذَا حَكَمْتُمْ جب تم فیصلہ کرو	اُولِی الْاَمْرِ صاحب حکم، امر والے	تَنَازَعْتُمْ تم آپس میں جھگڑو
فَرُدُّوْهُ پس لوٹاؤ اس کو	تُؤْمِنُوْنَ تم ایمان لاتے ہو		

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں تورات کا علم عطا ہوا (پھر بھی) وہ بتوں اور شیطانوں کے پیچھے پڑ گئے اور مشرکوں

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

سے کہتے ہیں ایمان والوں سے یہ (بت اور شیطان کو پوجنے والے) زیادہ سیدھی راہ پر ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ کی پھٹکار اور جس پر

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ

اللہ تعالیٰ کی پھٹکار پڑ جائے تو اس کا کوئی مددگار نہیں (تو) کیا انہیں سلطنت (تو نہیں) مل گئی (جو ایسے بے پروا ہو گئے ہیں) اور جب (ایسا ہو تو)

فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿٥٣﴾ۙ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ

ایک کوڑی لوگوں کو نہ دیں۔ (یا) کیا یہ (اس بات پر) حسد کرتے ہیں کہ اپنے فضل سے خدا نے مسلمانوں کو (قرآن جیسی کتاب) عطا کر دی

فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا

(تو یہ کونسی عجیب بات ہے)، حالانکہ (اس سے پہلے) ہم نے آل ابراہیمؑ (میں سے چند نبیوں) کو کتاب و حکمت کے علاوہ بہت بڑی

عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى

سلطنت (بھی) دی۔ تو (پھر) آل ابراہیمؑ میں سے بعض (تو صحیح دین اور ایمان پر قائم رہے اور بعض اس کے قبول کرنے) سے رک

بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ

رہے، (ان کے لیے) دوزخ کی بھڑکتی آگ بس ہے۔ (اس میں شک نہ کرو کہ) جو بھی ہماری آیات سے انکار کرے گا ہم اسے دوزخ میں

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا

دھکیلنے کے لیے ہیں، (چنانچہ دھکیلنے کے بعد) ہر بار جب ان کی کھال گل جائے گی ہم ان کو عذاب کا مزہ چکھاتے رہنے کے لیے اس کو

الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

دوسری کھالوں سے بدل دیں گے بیشک خدا بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔ (اس کے برعکس) جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کر رہے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ

ہیں تو ہم جلد انہیں جنت میں داخل کریں گے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، اس میں ان کے

اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ز وَّ نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا

لیے پاک بیویاں ہوں گی اور ہم ان کو گھنے سایوں میں داخل کریں گے۔(اے مسلمانو!سنو) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان

الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا لا وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ط اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا

کے مالکوں کو (صحیح سالم) دے دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے بیٹھو تو ایسا فیصلہ کیا کرو جو انصاف پر مبنی ہو، اللہ تمہیں کیسی اچھی

يَعِظُكُمْ بِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا

نصیحت کرتا ہے، بیشک اللہ (تمہارے فیصلوں وغیرہ کو) سنتا اور دیکھتا ہے۔اے ایمان والو!اللہ اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو

الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ

اور اپنے میں سے حکومت والوں کا (بھی) کہا مانو پھر (دیکھو) اگر کسی معاملہ میں جھگڑا اٹھے تو (بہتر و انسب یہ ہے کہ) اسے اللہ اور رسول کے

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾ ع (ع ٨ ٩ ٥)

حکم کے ماتحت چکاؤ، اگر تم (واقعی) اللہ اور یوم آخرت پر یقین رکھتے ہو، یہ (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کار اچھا (ثابت) ہوگا۔

تفسیر

شروع رکوع میں تو بتوں وغیرہ کی پرستش سے روکا گیا ہے، پھر بخل اور حسد کو برا کہا گیا ہے اور امانتوں کو ان کے مالکوں کو دینے کا حکم دیا گیا ہے، اس کے بعد حکومت الٰہی کا بیان ہے، اول تو یہ کہ جب بھی تم کوئی فیصلہ کرو، قرآن کے مطابق کرو اور یہی عدل ہے، اس کے بعد اللہ، رسول اور اولی الامر کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے، اولی الامر وہی ہیں جو خدا کے احکام کے ذریعہ حکومت کرتے ہوں۔ جیسے خلفائے راشدین تھے کہ درمیان میں ان کی ذات صرف ایک واسطہ تھی جن کو نیابت الٰہی بھی کہتے ہیں، اس قرآن میں خدا کے بنائے ہوئے قوانین ہیں جو انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کے مقابلے میں بہت بڑھ چڑھ کر ہیں، کیونکہ خدا تعالیٰ کے علم کی حد نہیں اور انسانی عقل محدود ہے اور ہمیشہ بدلتی رہتی ہے، اس لیے اس کے قوانین بھی بدلتے رہیں گے، لیکن خدا کو اول و آخر کا علم ہے اسے سب واقعات کی خبر ہے، اس لیے جو قانون اس نے مقرر کر دیا ہے، وہ کبھی نہیں بدلا جا سکتا وہ ہمیشہ ہر قوم اور ہر ملک کے لیے ہے، ہمیں انسانی قوانین کی بجائے خدائی قوانین نافذ کرانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ انسانی قوانین بدل ڈالنے کے لائق ہیں، کیونکہ وہ بدلتے رہتے ہیں اور محدود علم و عقل کے بنائے ہوئے ہیں۔

يَزْعُمُوْنَ گمان کرتے ہیں — يَتَحَاكَمُوْٓا مقدمہ لے جاتے ہیں — يَصُدُّوْنَ پھر جاتے ہیں

مُنٰفِقِيْنَ منافق، دورنگے — صُدُوْدًا پھر جانا — يَحْلِفُوْنَ قسمیں کھاتے ہیں

تَوْفِيْقًا موافقت، میل جول — اَعْرِضْ اعراض کر، ایک طرف ہٹ جا — عِظْهُمْ ان کو نصیحت کر

قَوْلًا بَلِيْغًا دل تک پہنچنے والی بات، موثر بات — لِيُطَاعَ تاکہ اس کی اطاعت کی جائے

فَلَا وَرَبِّكَ قسم ہے تیرے رب کی — اَنْعَمَ انعام کیا، نعمت دی، — صِدِّيْقِيْنَ جمع صدیق، سچے

يُحَكِّمُوْكَ تجھے اپنا حاکم بنالیں — شَجَرَ جھگڑا ہوا — يُسَلِّمُوْا مان لیتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے ان (منافقوں) کی حالت پر غور نہیں کیا جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ (تو) قرآن اور اس سے قبل کی اتری ہوئی کتابوں پر

قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا

ایمان رکھتے ہیں (اور پھر حالت یہ ہے کہ) شیطانوں سے (اپنے مقدمے) کا فیصلہ کرانے جاتے ہیں، حالانکہ (ان کتابوں میں) انہی سے

بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ

ہٹ جانے کو کہا گیا تھا اور شیطان (کی) تو (یہ حالت ہے کہ وہ) اسی تاک میں رہتا ہے کہ انہیں اور گمراہی میں لے جائے۔اور جب ان سے

لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ

کہا جاتا ہے کہ (اچھا اگر تم ان پر ایمان لائے ہو تو) آؤ جو خدا نے اتارا ہے (اس کے ذریعہ) رسول سے فیصلہ طلب کرو تو (اے محمدؐ) آپ

يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

دیکھیں گے کہ منافق (کس طرح) آپ سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں (اور پھر اس وقت) یہ کیسے پشیمان ہوں گے جب ان فیصلوں کی وجہ

ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا

سے ان پر کوئی مصیبت آئے گی، پھر آپ کے پاس قسمیں کھاتے آئیں گے کہ واللہ ہم تو ان کے پاس فیصلہ کرانے اس لیے گئے تھے کہ

وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ

سلوک اور ملاپ ہو۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کے مرض کو اللہ جانتا ہے؛ لہٰذا آپ ان سے درگزر کیجیے اور نصیحت کے طور پر ایسی

وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ

بات کہیے جو ان کے دلوں (کی گہرائیوں) میں پیوست ہوجائے اور (اے محمدؐ!) ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس کی ہمارے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

اطاعت (فرض) نہ کی گئی ہو، تو کیا اچھا ہوتا کہ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا تھا آپ کے پاس چلے آتے اور اللہ سے معافی مانگتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور (خدا کا) رسول بھی ان کے لیے معافی چاہتا تو (بیشک) اللہ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے۔(اے محمدؐ!) آپ کے رب کی قسم

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا

ہے اس وقت تک یہ (صحیح) ایماندار نہیں ہوسکتے جب تک کہ (ہر معاملہ) جس میں ان کا جھگڑا ہو، آپ کے پاس نہ لائیں اور پھر جو فیصلہ تو

قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾ وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

کردیں اسے دل سے برا نہ مانیں بلکہ اسے بخوشی تسلیم کرلیں۔اور (ان منافقوں کی تو یہ حالت ہے کہ) اگر ہم ان پر فرض کردیتے ہیں کہ

اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا

اپنی جانوں کو مار ڈالو یا اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہو تو ان میں سے (بہت ہی) تھوڑے اس پر عمل کرتے اور انہیں تو جو نصیحت کی جاتی

مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿٦٦﴾ وَّ اِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ

ہے اسے وہی مان لیں تو ان کے حق میں (بہت) بہتر ہے اور (ایمان کی) مضبوطی کا باعث۔تو اس وقت ہم ان کو اپنی طرف

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

سے (بہت) بڑا اجر (بھی) دیتے، اور ضرور انہیں سیدھے راستے پر لگا دیتے۔ (اے مسلمانو! یاد رکھو) جو (بھی) اللہ اور (اس کے) رسول کا کہا

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ

مانے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ بہشت میں ہوں گے جن پر خدا نے انعام کیا یعنی (وہ لوگ) نبی، صدیق، شہداء اور نیک بندے (ہیں) اور ان

وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع

کا ساتھ (کتنا) اچھا ساتھ ہے۔ (کہا ماننے والوں پر) یہ اللہ کی جانب سے فضل ہوگا اور اللہ کا (ہر بات) جان لینا کافی ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں منافقین کی برائی کا بیان ہے اور ان کو اچھی طرح نصیحت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ان کے دل پر اثر کرے، اور اس کے بعد اللہ اور اس کے رسولوں کی اطاعت کا حکم ہے اور ایماندار ہونے کی پختہ نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہو تسلیم کر لیا جائے اور دل میں کسی قسم کا میل نہ آنے پائے، اخیر میں ایسے لوگوں کو بڑے درجے عطا ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہوگا۔

حِذْرَ بچاؤ	ثُبَاتٍ جھتے جھتے	لَيُبَطِّئَنَّ ضرور دیر کریگا	يَغْلِبْ وہ غالب آئے وہ جیت جائے
مُسْتَضْعَفِيْنَ بے بس، کمزور	وِلْدَانِ بچے	كَيْدَ داؤ، مکر، فریب	ضَعِيْفًا بودا، ناکارہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾

اے مسلمانو! (ہمیشہ) اپنے بچاؤ کا خیال رکھو (اور جب دشمن مقابل آجائے تو) چاہے جھتے جھتے نکلو چاہے سب مل کر نکلو۔

وَ اِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ

اور بعض تم میں (سے ایسے ہیں جو جہاد کے لیے نکلنے میں) ضرور دیر کریں گے پھر جب تم پر کوئی مصیبت آپڑی تو (ان میں سے ہر ایک

اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَ لَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ

یہی) کہے گا کہ خدا نے مجھ پر بڑی مہربانی کہ میں تمہارے ساتھ نہ ہوا۔ اور اگر تمہیں خدا کا فضل (یعنی مال و دولت) ملے تو ضرور

كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾

کہے گا گویا اسے تمہارے ساتھ کوئی دوستی یا تعلق ہی نہ تھا کہ اے کاش میں تمہارے ساتھ ہوتا اور میں بھی اس طرح بہت فائدہ اٹھاتا۔

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ

وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیوی زندگی بیچ ڈالی انہیں چاہیے کہ وہ راہ خدا میں جہاد کریں، اور جو (بھی) راہ خدا میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ

جہاد کرے تو چاہے قتل ہوا یا غالب آیا (ہر حال میں) خدا اسے عنقریب (بہت) بڑا اجر دے گا، اور (اے مسلمانو!) تمہیں کیا ہوگیا کہ جہاد

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ

نہیں کرتے ہو حالانکہ (مظلوم و) بے بس آدمی، عورتیں اور بچے پکار رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ

اس شہر (مکہ) سے جس کے رہنے والے (ہم پر) ظلم ڈھا رہے ہیں نکال اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی بنا (کر بھیج) دے، اور اپنی طرف

وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ؕ۷۵ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ

سے ہمیں کوئی مددگار عطا فرما، (تو) جو لوگ مؤمنین ہیں وہ (تو) راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں اور جو لوگ

كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ

کافر ہیں، وہ شیطانوں کی راہ میں لڑ رہے ہیں، تو (اے مسلمانو!) تم (ان) شیطان کے دوستوں سے مقابلہ کرو،

اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۧ۷۶ ع

شیطان کی چالیں (تو) بڑی کمزور ہوتی ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ہروقت دشمنان اسلام سے خبردار رہنا چاہیے اور ہمیشہ ان کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر طرح کا ساز وسامان تیار رکھنا چاہیے، گویا ایسی زندگی بسر کرنی چاہیے جو دنیا کی ساری قوموں پر غلبہ کا باعث ہو۔

اس کے بعد جہاد کی غرض وغایت بتائی گئی ہے کہ بے کس ومظلوم بچوں، عورتوں اور مردوں پر ناجائز طور پر جور وستم ہو رہا ہے ان کی دستگیری، حفاظت اور عزت وآبرو قائم رکھنے کے لیے جو لڑائی کی جائے گی وہی جہاد ہے، اسی طرح اگر خدا کی عبادت کرنے یا اس کی عبادت گاہیں قائم رکھنے میں کوئی دوسرا روک پیدا کرے تو اس روک کو ہٹانا بھی جہاد ہے۔

غرض قرآن حکیم کے منوانے، یا حکومت الٰہی کے قیام اور قوانین الٰہی کے نفاذ کے لیے اپنی جانیں لڑانے کا نام جہاد ہے۔

كُفُّوْٓا	روک لو، تھام لو	اَخَّرْتَنَآ	تو نے ہمیں مہلت دی	يُدْرِكْكُّمُ	پالے گی تم کو
بُرُوْجٍ	جمع برج کی، قلعے	مُّشَيَّدَةٍ	مضبوط، گچ	بَرَزُوْا	باہر جانے لگیں، نکلیں
بَيَّتَ	رات کو تجویز کرتا ہے	يُبَيِّتُوْنَ	جو راتوں کو تجویز کرتے ہیں	اَذَاعُوْا	اڑا دیتے ہیں اس کو، پھیلا دیتے ہیں
يَسْتَنْۢبِطُوْنَ	معلوم کرتے ہیں	بَاْسَ	لڑائی	تَنْكِيْلًا	عذاب
كِفْلٌ	حصہ، شریک	مُقِيْتًا	نگہبان	حُيِّيْتُمْ	تم ہیں سلام کیا جائے
رُدُّوْهَا	لوٹا دو اس کو	لَيَجْمَعَنَّكُمْ	البتہ ضرور جمع کرے گا تمہیں	اَصْدَقُ	زیادہ سچا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ

(اے پیغمبرؐ) کیا آپ نے ان لوگوں (کے) حال کو نہیں دیکھا کہ ان سے کہا گیا تھا کہ (دیکھو ابھی) لڑائی سے ہاتھ روکے رہو اور نماز

فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ

پڑھو، زکوٰۃ دو، (ابھی یہ بس ہے) پھر جب انہیں لڑنے کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ خدا کے ڈر سے یا اس سے بھی زیادہ لوگوں

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ

سے ڈرنے لگا اور کہنے لگا، اے پروردگار! تو نے جہاد کیوں فرض کردیا، تھوڑے دنوں ہمیں اور جینے کی مہلت دیتا تو اچھا تھا، (اے محمدؐ!) ان

أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ

سے کہہ دیجئے کہ (آخرت کے مقابلے میں) دنیا کا سرمایہ تو کچھ بھی نہیں، اور جو (لوگوں کی بجائے) اللہ سے ڈرے اس کیلئے آخرت (بہت)

وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ

بہتر ہے اور (تمہارے اعمال کی جزاء میں) ذرہ بھر ناانصافی نہ ہوگی۔ (اور دیکھو) تم جہاں بھی ہوگے موت تمہیں (اپنے وقت پر) آلے گی،

مُّشَيَّدَةٍ ۗ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ

خواہ تم مضبوط (سے مضبوط) قلعوں میں (بند) ہو (کر بیٹھ) رہو، (اے محمدؐ! ان کا تو یہ حال ہے کہ) اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے

وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ

ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور اگر کوئی برائی (یعنی نقصان) پہنچتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی وجہ سے ہوا، آپ کہہ دیجئے (ناسمجھو

فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّا أَصَابَكَ مِنْ

سب (بھلائی برائی) اللہ کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو ہوکیا گیا ہے کہ کوئی بات (ہی) سمجھ میں نہیں آتی۔ (اے انسان!) جو بھلائی

حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ

تجھے پہنچتی ہے وہ خدا کی طرف سے (سمجھ) اور جو مصیبت تجھ پر آپڑے اسے اپنی ذات سے (منسوب کر، اے محمدؐ!) ہم نے آپ کو

لِلنَّاسِ رَسُولًا ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ﴿٧٩﴾ مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ

وگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے اور (آپ کی رسالت پر) اللہ کی گواہی کافی ہے، (تو اے لوگو!) جو (بھی) رسول کی اطاعت کرے

أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُولُونَ

(گویا) وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے اور جو (اس سے) روگردانی کرے تو (اے محمدؐ!) ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا، یہ (منافق ایسے

طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ

ہیں کہ آپ کی بات سن کر) کہتے ہیں ہم تو اطاعت کرنے کو ہیں ہی اور پھر جب آپ کے پاس سے (اٹھ کر) چلے جاتے ہیں تو ان میں سے

الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ

ایک فریق راتوں میں آپ کے کہے کے خلاف تجویزیں بناتا ہے اور اللہ جو وہ راتوں میں تجویزیں سوچتے ہیں لکھتا رہتا ہے، آپ ان سے

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨١﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ

درگزر کیجئے اور (صرف) خدا پر بھروسہ رکھئے، اور اللہ (آپ کا) کارساز ہے۔ (یہ بس ہے)، کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے،

كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾ وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ

حالانکہ اگر یہ کسی دوسرے کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سارا اختلاف ہوتا۔ اور جب ان (منافقوں) کے پاس کوئی امن یا ڈر کی خبر

الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ
آتی ہے تو اسے پھیلانے لگے (تو) اگر (مشہور کرنے کی بجائے) وہ اسے (خدا کے) رسول اور صاحب اختیار لوگوں کے سامنے پیش کرتے تو
الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ
ان میں سے تہہ تک پہنچنے والے اسے ٹھیک طور پر معلوم کر لیتے، اور اگر تم لوگوں پر خدا کا فضل و کرم نہ ہوتا تو تم (میں) بہت کم شیطان کی
اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۳ فَقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
پیروی سے بچتے، (اے محمدؐ!) آپ خدا کی راہ میں جہاد کیجئے صرف آپ پر (آپ کی) ذمہ داری ہے اور مومنوں کو بھی جہاد پر آمادہ کیجئے
عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝۸۴ مَنْ
قریب ہے کہ اللہ کافروں کا زور روک دے، خدا ان سے زور کے لحاظ سے بھی بڑھا ہوا ہے اور وہ عذاب دینے میں بھی بہت سخت ہے، جو
يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ
اچھی بات کی سفارش کرے گا اس میں سے وہ (ثواب کا) حصہ پائے گا، اور جو شخص بری سفارش کرے گا اس پر اس کا وبال ہوگا اور خدا
كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ۝۸۵ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ
تعالیٰ ہر بات پر نگہبان ہے (اے مسلمانو!) جب تم کو (کوئی) سلام کرے تو تم (جواب میں) اس سے اچھا سلام کرو، یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو
النصف مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ۝۸۶ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لے گا۔ اللہ ایسا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ
ع ۱۱ ۸ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝۸۷
قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟

تفسیر

اس رکوع میں بہت سے احکام مذکور ہوئے ہیں، شروع رکوع میں مسلمانوں کو بہادر اور مجاہد بننے کی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ موت سے ڈرنے کا کوئی فائدہ نہیں، وہ تو ایک دن آ کر رہے گی تو اس وقت اگر تم میدان جنگ کی بجائے آرام سے کسی مضبوط قلعے میں بھی بیٹھے ہو گے تو وہ تمہیں وہیں آ لے گی، بھاگ کر جا نہیں سکتے، اس لیے ڈرنا بیکار ہے۔ خدا کی راہ میں جانیں لڑا دو کہ بس اس کی خوشنودی حاصل ہو جانا ہی سب دنیا کے مال و متاع سے بہتر اور انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے اور حکومت الٰہی کا قائم کرا دینا ہی جمیع کائنات کے کار خیر سے بہتر ہے، اس کے بعد منافقوں کا بیان ہے کہ منہ پر کہتے ہیں کہ ہم آپ کا حکم مانیں گے اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو الٹی الٹی تجویزیں سوچتے ہیں۔

اس کے بعد قرآن حکیم پر ایسا غور کرنے کو کہا گیا ہے جس سے اس کے خدا کی طرف سے ہونے کا یقین بڑھتا چلا جائے گا کیونکہ جب تک اس کو خدا کا کلام سمجھ کر نہیں پڑھا جائے گا اس وقت تک اس کے احکام کی پوری پوری تعمیل نہ ہوگی، اور اگر انسان کو یہ یقین ہو جائے کہ یہ حکم میرے پیدا کرنے والے آقا کا ہے تو وہ اسے پورا کرنے میں تامل نہیں کرے گا۔

اس کے بعد یہ حکم ہے کہ جب کوئی خبر تمہیں ملے تو اس کی اول تحقیق کر لو، ایسے ہی اسے اڑا دینا اور نشر کر دینا امن عامہ میں خلل

کاباعث ہوتا ہے۔

پھر مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دلانے کا حکم ہے اور مومنوں کو بتایا گیا ہے کہ بڑے سے بڑے لشکر سے بھی نہ ڈریں کیونکہ ان کی طرف خدا کا زور ہوگا جو سب زوروں سے بڑھ کر ہے۔

پھر سفارش کے متعلق حکم ہے کہ اچھی سفارش کرنے سے انسان کو ثواب ملے گا اور بری سفارش پر عذاب اور جزا و سزا کا دن مقرر ہے خدا نے ہر چیز کا حساب کر رکھا ہے، اس دن کے ہونے میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ یہ بات ایسی ہستی کی طرف سے ہے جسے ہر گزرے ہوئے اور آنے والے واقعات کا علم ہے۔

سلام کے متعلق مسئلہ بتایا گیا ہے کہ اچھا جواب دینا چاہیے۔

اَرْكَسَهُمْ اُن کو الٹا پھیر دیا	وَدُّوْا خواہاں ہیں	يَصِلُوْنَ جا ملتے ہیں	حَصِرَتْ تنگ ہوجاتے ہیں
سَلَّطَ غلبہ دے دیتا ہے	اِعْتَزَلُوْكُمْ تم کو چھوڑ دیں	اَلْقَوْا پیغام دیا، بھیجا	سَلَمْ صلح، امن وامان
يَاْمَنُوْكُمْ تم سے امن میں رہیں	لَمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ تمہیں نہیں چھوڑتے		

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ

(اے مسلمانو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ (تم) منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہوگئے ہو؛ حالانکہ خدا نے ان کے کاموں کے سبب انہیں

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

(پھر) کفر کی طرف پھیر دیا، کیا خدا نے جسے گمراہ کردیا تم اسے ہدایت کرنا چاہتے ہو؟ (تو یاد رکھو) جسے اللہ گمراہ کردے تو اس کے لیے

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ

کوئی سیدھی راہ نہیں نکال سکتا۔ یہ (منافق) چاہتے ہیں کہ تم (بھی) ان کے برابر ہوجاؤ تو جب تک یہ لوگ خدا کی راہ میں ہجرت کے لیے

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪

نہ نکلیں ان میں سے کسی کو (اپنا) دوست نہ بناؤ اور اگر یہ منہ موڑ لیں (اور کافر ہی رہیں) تو ان کو جہاں پاؤ پکڑو اور قتل کر ڈالو

وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ

اور ان میں سے کسی کو نہ دوست بناؤ نہ مددگار۔ مگر ان کو نہیں جو ایسی قوم سے جاملیں جن کا تمہارے ساتھ

وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ

معاہدہ ہو یا وہ تمہارے پاس ایسی حالت میں آئیں کہ ان کے دل لڑنے کو نہ تم سے چاہیں نہ اپنی قوم سے اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ تم

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ

پر ان کو غالب کردیتا اور وہ تم سے ضرور لڑتے، پس اگر وہ تم سے علیحدہ ہوگئے ہیں اور تم سے نہیں لڑتے؛ بلکہ صلح کے خواستگار ہیں تو اللہ

اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ

نے ان سے لڑنے کے لیے تمہارے لیے کوئی راستہ نہیں چھوڑا (یعنی اجازت نہیں دی)۔ (ان کے علاوہ) تم بعض لوگ ایسے بھی

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے (بھی) امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی، جب بھی انہیں فتنہ (وفساد) کی طرف لوٹا دیا جائے اوندھے منہ

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ

اس میں گر پڑتے ہیں، تو ایسے لوگ تم سے کنارہ کش نہ ہو جائیں نہ تمہاری طرف پیغام صلح بھیجیں، اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو ایسے (شریروں) کو

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع ۱۲

پکڑلو اور جہاں پاؤ قتل کردو، یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں صاف دلیل دی ہے (یعنی جنگ کی اجازت دے دی ہے)۔

تفسیر

اس رکوع میں ہجرت کرنے کو مسلمان ہونے کی کسوٹی قرار دیا گیا ہے، اور منافقین اور مشرکین کی شرارتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ساتھ ہی جنگ، صلح اور معاہدات کے مفصل احکام بتادیئے گئے ہیں۔

دِيَةٌ دیت، خون بہا، قصاص	مُسَلَّمَةٌ سپرد کردی جانے والی، طے شدہ	يَصَّدَّقُوْا معاف کردیں	شَهْرَيْنِ دو مہینے
مُتَتَابِعَيْنِ پیہم، متواتر، پے درپے	مُتَعَمِّدًا جان بوجھ کر، دیدہ ودانستہ	اَعَدَّ تیار کیا، مہیا کیا	ضَرَبْتُمْ مارو تم، مراد سفر کرنا
لَسْتَ نہیں ہے تو	تَبْتَغُوْنَ تم ڈھونڈتے ہو، چاہتے ہو	مَغَانِمُ غنیمتیں، فائدے	فَتَبَيَّنُوْا پس اچھی طرح سمجھ لو، جان لو
خَبِيْرًا خبر رکھنے والا، خبردار	يَسْتَوِي برابر ہے	قٰعِدُوْنَ بیٹھنے والے	اُولِي الضَّرَرِ نقصان والے، معذور
فَضَّلَ اللّٰهُ اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی	قٰعِدِيْنَ بیٹھنے والے	دَرَجٰتٍ درجے، جمع درجۃ کی	مَغْفِرَةً مغفرت، بخشش

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

(اور دیکھو! یہ) کسی مومن کے لیے درست نہیں کہ وہ بجز غلطی کے کسی (دوسرے) ایماندار کو مار ڈالے تو جو (بھی یوں) غلطی سے کسی

خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ

مومن کو مار ڈالے تو ایک مومن غلام کا آزاد کرنا اور مقتول کے ورثاء کو خوں بہا ادا کرنا ہے مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کردیں،

فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ

اور اگر مقتول ایسی قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ شخص مومن ہو تو (اس حال میں) صرف مسلمان غلام آزاد کردینا کافی

مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ

ہے، اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے ورثاء کو خون بہا دینا اور ایک مومن غلام کا آزاد کرنا قاتل پر واجب

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ز تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

ہے جو (اتنی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے، (یہ) خدا کی طرف سے (اس کے گناہ کی) توبہ ہے اور اللہ بہت علم و

حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ

حکمت کا مالک ہے۔ (مگر) جو کسی ایماندار کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے تو اس کی (اصلی) سزا جہنم (ہی) ہے جس میں بہت عرصہ تک رہے گا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ

اور اس پر خدا تعالیٰ کا غضب اور اس کی پھٹکار اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔اے ایمان والواجب تم اللہ

اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ

کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو جوتمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ وہ مومن نہیں بلکہ تحقیق کرلو(کیا)تم دنیا کا فائدہ(یعنی غنیمت)

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ

ڈھونڈتے ہو؛(حالانکہ)خدا کے نزدیک بہت ساری غنیمتیں(تمہارے لیے موجود)ہیں،تم(بھی تو)پہلے ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر

اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ

احسان کیا(کہ اسلام میں راسخ کردیا،پس شک میں نہ رہا کرو)تحقیق کرلیا کرو،خدا جوتم کرتے ہواس سے باخبر ہے،جولوگ معذور نہیں تھے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ

(اور)وہ جہاد سے(رکے)بیٹھے رہے ان لوگوں کے برابر نہیں ہوسکتے جنہوں نے جان و مال سے خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا،خدا تعالیٰ نے

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ

مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھے رہنے والوں پر درجے کے اعتبار سے فضیلت دی اور(ویسے تو)ہر نیک کام کرنے والوں کیلئے

اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ ۙ

خدا نے(ثواب کا)وعدہ کیا ہے،اور اللہ نے(نیک اعمال کی وجہ سے)جہاد کرنے والوں کو جہاد نہ کرنے والوں پر بڑے اجر کے ذریعہ بزرگی دی۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾ ع ۱۴ ۱۰

یہ خدا تعالیٰ کے(مقرر کردہ)درجے ہیں اور اس کی مغفرت و رحمت(کی نشانیاں)اور خدا بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں مسلمان کو مسلمان کے قتل سے منع کیا گیا ہے اور ''قتل عمد'' اور ''قتل خطا'' کے مسائل بیان کیے گئے ہیں پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جہاد میں اخلاص کی ضرورت ہے، مال غنیمت کے لیے جہاد کرنے کا ثواب نہیں، اور یہ بتایا گیا ہے کہ جہاد کرنے والے نہ کرنے والوں سے بدرجہا افضل ہیں، مگر اس میں ایسے لوگ جو معذور ہوں، جیسے اندھے، لنگڑے، لولے، شریک نہیں، ان کے لیے ان کے اور اچھے اعمال کا بدلہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک موجود ہے۔

تَوَفّٰهُمُ جانیں نکالتے ہیں ان کی، خاتمہ کرتے ہیں ان کا — سَآءَتْ بری ہوگئی، بری ہے

عَسَى اللّٰهُ ممکن ہے کہ اللہ — يَعْفُوَ معاف کردے — مُرٰغَمًا کشائش، فراوانی

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا

بیشک جن لوگوں کا فرشتے ایسے حال میں خاتمہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر(کفر کی وجہ سے)ظلم کرتے تھے تو(فرشتے)کہتے ہیں کہ تم کس

كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

حال میں رہے؟تو وہ جواب دیتے ہیں ہم ملک میں (بالکل) بے بس تھے، تو وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ اس میں (جہاں

فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ

مناسب سمجھتے) ہجرت کر جاتے، پس یہی لوگ ہیں (کہ کفر کی وجہ سے ان) کا ٹھکانا جہنم قرار پایا اور بہت بری رہنے کی جگہ ہے۔(یہ حال

مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹۸﴾

ان کا نہیں ہوتا)جو واقعی معذور ہیں جیسے بوڑھے مرد عورتیں اور بچے کہ یہ کوئی حیلہ نہیں رکھتے اور نہ راستہ جانتے ہیں۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور یہ عین ممکن ہے کہ خدا ان سے درگزر کرے اور خدا تو بہت درگزر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔اور جو شخص (بھی) خدا کی راہ میں ہجرت کرے گا

يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ

(تاکہ وہ دین پر پابند رہ سکے) تو وہ زمین میں بہت طرح کی سہولتیں پائے گا اور جو خدا اور رسول کی اطاعت کے لیے اپنے گھر سے ہجرت کرے

وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع

(اور) پھر اسے (راہ میں) موت آجائے تو یقیناً اسے اجر دینا خدا نے اپنے ذمہ لے لیا اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں ہجرت کے متعلق احکام ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اس ڈر سے ہجرت نہیں کرتے کہ انہیں دوسری جگہ ویسے آرام ملیں یا نہ ملیں، وہ غلطی پر ہیں، کیونکہ جو خدا کی راہ میں ہجرت کرتا ہے تاکہ اس کا دین سلامت رہے تو خدا اس کے لیے ہر طرح کا آرام و آسائش پہنچانے کا ذمہ لے لیتا ہے اور اگر وہ مرجائے تو بھی اس کے لیے اجر ہے۔

اس رکوع میں شخصی اور خدائی حکومت کا ذکر ہے اور اس کے متعلق احکام ہیں جسے یوں سمجھنا چاہیے کہ ایک جگہ ایک شخص پر دو بادشاہ حکمران ہوں تو اب اس کے لیے بہتر راستہ یہی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دوسرے کا مطیع و فرمانبردار ہو جائے ورنہ نہ تو پہلا بادشاہ راضی ہوگا نہ دوسرا، اسی طرح خدائی حکومت اور انسانی حکومت کا حال ہے، ایک طرف اللہ کا قانون ہے، اس کا حکم ہے، دوسری طرف مخلوق کی ناقص عقل سے تیار کیا ہوا قانون ہے، تو جو شخص یہ کہے کہ وہ اللہ کا قانون بھی مانتا ہے اور انسانی قانون کو بھی، تو وہ غلط کہتا ہے یا تو وہ کلیتاً خدا کا حکم مانے یا اسے چھوڑ دے؛ کیونکہ ایسی حالت میں کہ ایک کام کے کرنے کا حکم ہو اور دوسری طرف اسے نہ کرنے کا تو اس حالت میں صرف ایک حکم ماننا ہی مصلحت ہے، دونوں کا حکم ماننا ناممکن ہے، تو جب خدائے تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اس کے بندوں پر دوسرے قانون بھی نافذ ہو رہے ہیں تو وہ اپنے بندوں کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دے دیتا ہے تاکہ وہ صرف یکسو ہو کر اس کی اطاعت کر سکیں، چنانچہ اوائل اسلام میں جو ہجرت کا حکم ہوا، اسی غرض سے ہوا؛ کیونکہ مکہ معظمہ میں کافر مسلمانوں کو امن چین سے اللہ کے احکام پر نہیں چلنے دیتے تھے اور بڑے بڑے مصلحان دین کی بھی ہجرتیں اسی غرض سے تھیں۔

مُبِيۡنًا ظاہر، فاش — فَلۡتَقُمۡ پس چاہیے کہ کھڑے ہوں — اَسۡلِحَةَ ہتھیار، آلات حرب — اَمۡتِعَتِكُمۡ تمہارا سامان
يَمِيۡلُوۡنَ حملہ کردیں گے — مَطَرٍ بارش — تَضَعُوۡۤا تم رکھ دو — قَضَيۡتُمُ تم پورا کر چکے
جُنُوۡبِكُمۡ تمہارے پہلو — اِطۡمَاۡنَنۡتُمۡ تم اطمینان حاصل کرو، بے فکر ہو جاؤ — مَوۡقُوۡتًا وقت، وقت پر واجب، فیصلہ شدہ
لَا تَهِنُوۡا کاہلی نہ کرو — اِبۡتِغَآءِ ڈھونڈنا — تَاۡلَمُوۡنَ تم تکلیف محسوس کرتے ہو — تَرۡجُوۡنَ تم امید رکھتے ہو

وَ اِذَا ضَرَبۡتُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَقۡصُرُوۡا مِنَ الصَّلٰوةِ ‌ۖ
اور (اے مسلمانو!) جب تم (جنگ کی غرض سے) سفر کے لیے نکلو اور تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر (کوئی) فساد کر بیٹھیں گے
اِنۡ خِفۡتُمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا‌ ؕ اِنَّ الۡكٰفِرِيۡنَ كَانُوۡا لَـكُمۡ عَدُوًّا مُّبِيۡنًا ﴿۱۰۱﴾
تو نماز میں قصر کر لینے میں کوئی حرج نہیں بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔
وَاِذَا كُنۡتَ فِيۡهِمۡ فَاَقَمۡتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلۡتَقُمۡ طَآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ مَّعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡۤا
اور (اے محمدؐ!) جب آپ ان میں موجود ہوں پھر آپ ان کو نماز پڑھانا چاہیں تو چاہیے کہ ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور وہ
اَسۡلِحَتَهُمۡ ۚ فَاِذَا سَجَدُوۡا فَلۡيَكُوۡنُوۡا مِنۡ وَّرَآئِكُمۡ ۖ وَلۡتَاۡتِ طَآئِفَةٌ اُخۡرٰى
اپنے ہتھیار لیے رہے اور جب وہ سجدہ کر چکے تو (حفاظت کے لیے) پیچھے آجائے پھر دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں پڑھی (آگے)
لَمۡ يُصَلُّوۡا فَلۡيُصَلُّوۡا مَعَكَ وَلۡيَاۡخُذُوۡا حِذۡرَهُمۡ وَاَسۡلِحَتَهُمۡ‌ ۚ وَدَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنی حفاظت کی چیزیں اور ہتھیار لیے رہے (کیونکہ) کافر تو یہ چاہتے ہیں کہ جونہی تمہیں اپنے
لَوۡ تَغۡفُلُوۡنَ عَنۡ اَسۡلِحَتِكُمۡ وَ اَمۡتِعَتِكُمۡ فَيَمِيۡلُوۡنَ عَلَيۡكُمۡ مَّيۡلَةً وَّاحِدَةً‌ ؕ
سامان حرب یا ہتھیاروں سے غافل پائیں تو تم پر ایک دم ٹوٹ پڑیں (اس لیے خیال رکھو، ہاں) اگر تمہیں بارش کی وجہ سے
وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ اِنۡ كَانَ بِكُمۡ اَذًى مِّنۡ مَّطَرٍ اَوۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَنۡ تَضَعُوۡۤا
تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو اپنے ہتھیار رکھ دینے میں حرج نہیں (مگر پھر بھی) اپنی حفاظت سے ہوشیار رہو،
اَسۡلِحَتَكُمۡ‌ ۚ وَخُذُوۡا حِذۡرَكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ﴿۱۰۲﴾ فَاِذَا
اور خدا نے تو (ان) کافروں کے لیے (بہت) رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جب نماز ختم کر لو تو کھڑے، بیٹھے، لیٹے (ہر حال میں) خدا
قَضَيۡتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰى جُنُوۡبِكُمۡ‌ ۚ فَاِذَا اطۡمَاۡنَنۡتُمۡ
کا ذکر کرتے رہو اور جب (لڑائی کے بعد) تمہیں اطمینان ہو جائے تو پوری نماز پڑھو؛ کیونکہ نماز تو تمام ایمانداروں پر واجب ہے
فَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ‌ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتۡ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ كِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوۡا فِى
مقررہ وقتوں میں، اور (دشمن کی) قوم کا تعاقب کرنے میں تم سستی مت کرو، (تم اس کا خیال کیوں کرتے ہو کہ) تمہیں تکلیف پہنچتی
ابۡتِغَآءِ الۡقَوۡمِ‌ ؕ اِنۡ تَكُوۡنُوۡا تَاۡلَمُوۡنَ فَاِنَّهُمۡ يَاۡلَمُوۡنَ كَمَا تَاۡلَمُوۡنَ‌ ۚ وَتَرۡجُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ
ہے کیونکہ جس طرح تمہیں تکلیف پہنچتی ہے کافروں کو (بھی) پہنچتی ہے اور (تمہیں ان پر فوقیت یہ ہے کہ) وہ امیدیں انہیں نہیں ہیں

ع ۵ ۱۲

مَا لَا یَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۱۰۴﴾

جو اللہ کے وعدہ کے مطابق تمہیں اس سے ہیں اور خدا صاحب علم وحکمت ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سفر کے اندر نماز قصر کرنے کا حکم ہے، اس کے بعد صلوٰۃ خوف کا ذکر ہے، ایک ہی آیت میں کتنی خوبی بھر دی گئی ہے کہ اس میں عابد وزاہد رہنے کا بھی حکم ہے اور اسی میں مجاہد بن جانے کا ذکر بھی ہے، نیز یہ بھی حکمت بیان کی گئی ہے کہ سامان جنگ یا آلات حرب سے کبھی غافل نہ رہو ورنہ غیر قوم تم پر حملہ کردے گی اور اس کا انجام غلامی اور ذلت کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ اس آیت پر مسلمانوں کو ہمیشہ پابند رہنا چاہیے اور کسی وقت بھی دشمن سے بے خوف ہو کر اپنے ہتھیاروں وغیرہ سے غافل نہیں ہونا چاہیے، اپنی حفاظت کا خیال رکھنا چاہیے، زندہ قومیں اسی طرح سے زندہ ہیں، جنہوں نے اپنی حفاظت کا خیال چھوڑ دیا وہ تباہ وبرباد ہو گئے، دور کیوں جاؤ ہندوستان کی تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ کس طرح سلطنت مغلیہ کا چراغ گل ہوا، جونہی اس سلطنت کے آخری بادشاہوں نے لہو ولعب میں پڑ کر اپنی جنگی اور فوجی طاقتوں اور سامان سے غفلت کی ان پر چاروں طرف سے حملے ہونے لگے اور پچاس ہی برس میں کوئی قید ہوا کوئی قتل ہوا اور ایک مسلمان سلطنت جس نے کئی سو برس تک مسلسل حکمرانی کی بالکل قلیل عرصے میں آگ کی طرح بجھ کر رہ گئی۔

خَآئِنِیْنَ خیانت کرنے والے	خَصِیْمًا لڑنے والے، طرفدار، پشتی بان	لَا تُجَادِلْ مت لڑ، مت جھگڑ	یَخْتَانُوْنَ دغا دیتے ہیں
خَوَّانًا بہت خیانت کرنے والا	اَثِیْمًا گنہگار	یَسْتَخْفُوْنَ چھپاتے ہیں	مُحِیْطًا احاطہ کیے ہوئے
جٰدَلْتُمْ تم لڑے	وَكِیْلًا ذمہ دار	یَكْسِبْ کمایا، کسب کیا	خَطِیْٓئَةً بری چیز، خطا
یَرْمِ کسی اور کے سر تھوپے	اِحْتَمَلَ اٹھالیا اس نے	بُهْتَانًا تہمت، جھوٹ، بہتان	

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ

(اے محمدؐ! اس میں شک نہیں کہ) ہم نے (یہ) قرآن برحق آپ پر اتارا ہے، تاکہ جس طرح اللہ آپ کو سمجھا دے اس کے مطابق آپ

اللّٰهُ ؕ وَ لَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا ۙ﴿۱۰۵﴾ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ

لوگوں کے درمیان فیصلے کریں اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنیں۔ اور (ایسا خیال بھی گزرے تو) اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ

اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۚ﴿۱۰۶﴾ وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ

لیجیے، بیشک اللہ بہت بخش دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور (اے محمدؐ) آپ ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑا کریں جو (خود) اپنے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ۙ﴿۱۰۷﴾ یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ

نفسوں کو دھوکے میں ڈالے ہوئے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ جو دغاباز اور بدکار ہو اسے دوست نہیں رکھتا۔ کہ وہ لوگوں سے (تو اپنا گناہ یعنی

وَ لَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ مَا لَا یَرْضٰى

چوری) چھپاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپاتے حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتوں کو (چوری چھپے) ایسی

مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ

تجویزیں کرتے ہیں جو اسے پسند نہیں اور حال یہ ہے کہ وہ ان کے (ہر) کام پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ (اور دیکھو) تم نے دنیا کی

جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۟ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ

زندگی میں تو ان کی طرف سے جواب دہی کی باتیں کرلیں؛لیکن یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سامنے ان کی طرف سے قیامت کے دن کون

يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ

جواب دہی کرے گا؟ یا کون ہے جو ان کی طرف سے وکیل بننے کی جرأت کرے گا؟ (ہاں یہ اصول یاد رکھو کہ) جو بھی اپنی جان پر کسی گناہ

اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ مَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ

کے سبب ظلم کرے پھر اللہ سے معافی چاہے تو خدا کو بہت بخشنے والا مہربان پائے گا۔ اور جو کوئی (بھی) گناہ کرتا ہے تو وہ اپنا (ہی) نقصان

وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَ مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ

کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت کا مالک ہے اور جو شخص کوئی خطا یا گناہ کرتا ہے اور اسے پھر بے گناہ کے سر تھوپ دیتا ہے تو وہ بے شک

ع ۱۶ ۸ ۱۴ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾

بہتان اور صریح گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کے نازل ہونے کا مقصد بیان فرمایا گیا ہے، اللہ تو فرماتا ہے کہ یہ ہمارا قانون ہے، لوگوں کے درمیان اسی قانون سے فیصلے کیجیے، اسی کے مطابق سزا اور حد مقرر کیجیے؛ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھایا۔ ایک دفعہ ایک معزز عورت نے چوری کی، لوگوں نے اسامہ بن زید کو اس کی سفارش کے لیے آمادہ کیا تاکہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے تو آپ نے ایک خطبہ دیا، اور فرمایا ''اے لوگو! یاد رکھو! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا''۔

اس کے بعد منافقین کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ گناہگاروں کی طرفداری نہیں کرنی چاہیے؛ کیونکہ اگر اس جہاں میں طرفداری کر بھی لی تو اس کا فائدہ چند روز ہوگا؛ لیکن آخرت میں قیامت کے دن جب خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا پڑے گا تو سخت سزا ملے گی اور وہ مدت تک رہے گی۔

اخیر میں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ گناہ تو کوئی کرے اور تھوپ دیا جائے کسی اور بے گناہ کے سر، ایسا کرنا سخت گناہ ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

فائدہ

قرآن مجید عجیب کتاب ہے، اس نے تمام باتیں ایسی بیان کی ہیں جو ہر لحہ اور ہر پل ہمارے کام آنے کی ہیں، پھر کیوں نہ ہم اس پر غور وفکر کریں اور اسے سوچ سمجھ کر پڑھیں؛ تاکہ ہمارا ہر لحہ قرآن کے مطابق بسر ہو اور دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دیں، کیونکہ نیکی کی طرف بلانے والا بھی ایسا ہے جیسے اس نیکی کا کرنے والا۔

لَهَمَّتْ البتہ مستعد ہوگیا تھا	نَّجْوٰىهُمْ ان کے مشورے، پوشیدہ باتیں	يُّشَاقِقِ مخالفت کرے
نُوَلِّهٖ ہم چلائیں گے اس کو	نُصْلِهٖ ہم داخل کریں گے اس کو	

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ رَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ

اور (اے محمدؐ!) اگر آپ پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان (منافقوں) کے ایک گروہ نے (تو) آپ کو بہکانے کا پورا ارادہ کرلیا تھا

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ

اور وہ (یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح وہ) اپنے ہی کو گمراہ کر رہے ہیں، وہ آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے؛ (کیونکہ حال یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ

کتاب اور حکمت کی باتیں آپ پر نازل کیں، اور ایسی باتیں آپ کو بتادیں جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر (تو ہمیشہ سے) اللہ تعالیٰ کا

عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ

بڑا فضل ہے۔ ان لوگوں کے بہت پوشیدہ مشورے ایسے ہیں کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی، مگر وہ نہیں جو (کہ) صدقہ (وخیرات) یا نیکی

اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا

اور لوگوں میں ملاپ کرانے کی غرض سے ہوں، تو جو ایسے مشورے خدا کی خوشنودی کے لیے کرتے ہیں تو خدا (ابھی) انہیں بہت بڑا

عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

اجر دے گا۔ اور جو (بھی) محمد ﷺ کی مخالفت کرے گا حالانکہ اسے سیدھے راستے کا علم ہوگیا اور ایمانداروں کے راستے کے علاوہ (کوئی اور) راہ

الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ ع

نکالے تو ہم اسے اسی طرف چلائیں گے اور (آخرکار) جہنم میں جا گرائیں گے اور وہ بری جگہ ہے۔

النصف · ع ۱۴/۱۲

تفسیر

اس رکوع میں اصلاح بین الناس کی تعریف بیان کی گئی ہے اور بری سرگوشیوں سے روکا گیا ہے اور دوزخ کا خوف دلایا گیا ہے، آپس میں جب اکٹھے ہوں تو نیک مشورے اور لوگوں میں اچھی باتیں پھیلانے کی غرض سے اکٹھے ہوں نہ کہ فتنہ وفساد کی غرض سے۔

اِنَاثًا عورتیں | مَرِيْدًا مردود، دور ڈال دیا ہو | اُمَنِّيَنَّهُمْ میں ضرور ان کو امید دلاؤں گا

اٰمُرَنَّهُمْ میں ضرور ان کو حکم دوں گا | يُبَتِّكُنَّ ضرور چیر ڈالیں گے | يُغَيِّرُنَّ ضرور بدل ڈالیں گے

خَسِرَ نقصان اٹھایا | خُسْرَانًا نقصان | يُمَنِّيْهِمْ ان کو امیدیں دلاتا ہے

مَحِيْصًا بھاگنے کی جگہ | نَقِيْرًا لغوی معنی کھجور کی گٹھلی کا شگاف، مراد بہت کم | خَلِيْلًا دوست

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ

بیشک خدا (اس گناہ کو) نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ (کسی اور کو) شریک کیا جائے، اس کے علاوہ جسے چاہے گا بخش دے گا اور جو اللہ کے

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا

ساتھ شریک کرتا ہے وہ بہت گمراہ ہوگیا۔ اور یہ (تو) اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو پکارتے ہیں یا شیطان مردود کو

شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

پکارتے ہیں۔ جس پر خدا کی پھٹکار پڑ چکی اور اس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے (تیری اطاعت کا) ایک مقرر حصہ ضرور (مار) لوں گا۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ

میں انہیں گمراہ کروں گا اور طرح طرح کی امیدیں دلواؤں گا اور انہیں حکم دوں گا تو وہ چارپایوں کے کان چیر ڈالیں گے اور انہیں کہوں گا

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا

تو وہ تیری خلقت کو بگاڑ ڈالیں گے (تو یاد رکھو) جو شخص (بھی) خدا کو چھوڑکر شیطان سے دوستی گانٹھ لے تو وہ سر تا پا نقصان میں

مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ

ڈوب جاتا ہے۔ شیطان انہیں وعدے دلاتا ہے اور طرح طرح کی آرزوؤں میں مبتلا کرتا ہے اور اس کے وعدے (تو) فریب ہی فریب ہیں۔

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَ لَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

شیطان کے پیروؤں کا ٹھکانا جہنم ہوگا، وہاں سے بھاگ نہ سکیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے تو ہم

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ

ان کو ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ وعدہ الٰہی بالکل سچ ہے

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَ لَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ

اور خدا سے زیادہ سچی بات کون کہتا ہے؟ (اے مسلمانو! یاد رکھو) نہ تو تمہاری آرزوؤں سے کچھ ہوسکتا ہے نہ اہل کتاب کی آرزوؤں سے

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾

(بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ) جو بھی برا کام کرے گا سزا اسے (ضرور) ملے گی اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں اسے کوئی ساتھی ملے گا نہ مددگار۔

وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

اور جو مرد یا عورت ایماندار ہو پھر وہ نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان پر رائی برابر

الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَ مَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

(بھی) ظلم نہیں ہوگا۔ اور (اے لوگو! سوچو تو) اس سے زیادہ اچھا دین کس کا ہوگا جو خود کو اپنے پروردگار کے سامنے جھکا دے اور نیکی

وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾

کرنے لگے، (یعنی وہ جو) ابراہیم کے راستہ پر چلے جو یکسو تھے، (دیکھو یہی بات تھی) کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو (اپنا) دوست قرار دیا،

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۸ ۱۱ ۱۵

(لوگو!) آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے اور خدا (ایسا ہے کہ وہ ان) سب چیزوں پر چھایا ہوا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں شرک کی برائی بیان کی گئی ہے، اور شیطانی کاموں سے منع کیا گیا ہے، خصوصاً وہ کام جو جانوروں سے تعلق رکھتے

ہیں، جیسے کان چیر ڈالنا، کسی دیوی دیوتا کی بھینٹ چڑھانا وغیرہ، شیطان بھی وعدہ کرتا ہے؛ لیکن خلاف کرتا ہے اور فریب دیتا ہے؛ لیکن اس کے مقابلہ میں سب سے سچا اور پائیدار وعدہ اللہ کا ہے، پھر سب کی تمناؤں کے پورا ہونے کا رد کیا ہے اور بتایا ہے کہ نیک عمل کرنا اور خدا پر ایمان لانا اصلی چیز ہے تو جو بھی مرد یا عورت مومن ہوگا اسے بہشتوں میں جگہ ملے گی۔

پھر رضامندی کو اصل دین قرار دیا ہے اور اشارۃً فرمادیا ہے کہ یہ چیز اللہ کا خلیل بنادے گی۔

شرک کی بے پناہ برائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خود مشرک کو اپنے فعل سے حد درجہ نقصان پہنچے گا، مثلاً ایک ذات جو لائق پرستش تھی اور دراصل وہی تھی جس کے سامنے ہر چیز کو صدقے اور نثار کرنا تھا، اس کی تعلیم ہوئی اور اس کی دودلی نے اس کو کہیں کا کہیں کرلیا۔ ''دودل بودن بجز بے حاصلی نیست''۔ اور خود قرآن مجید میں ہے ''**وما کان لرجل فی جوفہ قلبین**'' جس کا ترجمہ ہے سینے میں کسی شخص کے دودل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی ابدی نعمتوں کا مستحق ہونے کے لیے ایمان واسلام کی قید ضروری ہے اور اس کے لیے ایک اسوہ بھی ساتھ ہی پیش کردیا گیا اور سچ پوچھو تو مزا بھی اسی میں ہے۔

یَسْتَفْتُوْنَكَ فتویٰ چاہتے ہیں	یَتٰمَى النِّسَآءِ یتیم عورتیں	بَعْلِ خاوند، شوہر	شُحَّ بخل
تَعْدِلُوْا تم برابری کرتے ہو	فَتَذَرُوْهَا پس چھوڑ دو	مُعَلَّقَةِ لٹکی ہوئی	یُغْنِ بے پروا کردے گا، غنی کردے گا
سَعَةِ وسعت، گنجائش	یُذْهِبْكُمْ فنا کردے تمہیں، لے جائے تمہیں		

وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اور (اے محمدؐ!) آپ سے یہ لوگ عورتوں کے بارے میں فتوے پوچھتے ہیں، کہہ دیجئے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے عورتوں کے باب میں اور وہ

فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ

آیات جو قرآن میں پڑھی جاتی ہیں ان یتیم عورتوں کے باب میں جن کو تم ان کا مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے کی بھی

اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ

خواہش کرتے ہو اور جو بے بس چھوٹے بچوں اور اس بارے میں ہیں کہ تم یتیموں سے (ہر معاملہ میں) عدل و انصاف سے پیش آؤ

وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا

اور (یاد رکھو) تم جو اچھا کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے۔ اور دیکھو اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے بد دماغی

نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ

یا بے پروائی کا اندیشہ ہو تو ان دونوں پر (اس بات کا) کوئی گناہ نہیں کہ وہ کوئی صلح کی ترکیب نکال لیں اور صلح (ہر حال میں باعتبار نتائج)

وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بہترین چیز ہے اور (لالچ کی عادت) تو سب میں ہے اور اگر تم احسان کرو گے اور پرہیزگاری اختیار کرو گے تو بیشک خدا تمہارے کاموں سے

خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ

باخبر ہے۔ اور (یہ تو مسلم ہے کہ خواہ) تم کتنا ہی چاہو عورتوں میں پورا پورا عدل نہیں کرسکتے (لیکن یہ تو کرو کہ کسی کی طرف) پورے

الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

طور پر نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو (بیچ میں)لٹکا چھوڑ دو، اگر تم صلح کرو اور اللہ سے ڈرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اور اگر وہ دونوں (صلح کرنے کے بعد) جدا ہوجائیں تو (یاد رہے کہ) اللہ انہیں ایک دوسرے کا محتاج نہیں رکھے گا، (اس کا فضل ان پر ہوگا)

وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور وہ بہت گنجائش والا حکمت والا ہے، اور جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے سب اللہ کا ہے اور (اے مسلمانو!) ہماری اہل کتاب سے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

(بھی) تم سے قبل (یہی) نصیحت رہی اور تم سے بھی یہی نصیحت ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور جو انکار کرو گے تو یہ آسمان و زمین

وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ

سب خدا کی ملکیت ہیں، اور وہ سب سے بے نیاز اور خوبیوں والا ہے۔ (پھر سن لو کہ) آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کے لیے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

ہے اور اللہ تعالی کام بنانے والا کافی ہے۔ وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے فنا کر کے دوسروں کو لا بسائے (جو اس کا کہا مانیں) اور وہ

عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا

ہر کام کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ جو کوئی دنیا کا فائدہ چاہتا ہے تو (سن لے کہ) اللہ کے پاس دنیا کا بھی فائدہ ہے

ع ۱۹ ۸ ۱۶ وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع

اور آخرت کا بھی اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اولاً تو عورتوں کے بارے میں احکام ہیں اور کمزور بچوں، یتیموں اور عورتوں کے ساتھ پورے پورے عدل و انصاف سے پیش آنے کا حکم ہے۔

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ میاں بیوی کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے صلح کو مدنظر رکھیں اور آپس میں جس طرح مناسب سمجھیں، کوئی ایسی تدبیر نکالیں کہ دونوں میں جدائی نہ ہو اور اگر جدائی کرنا ہو تو بھی اللہ ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔

پھر کیا چبھتی بات کہی ہے کہ ہر ایک شخص کو بخیلی کے ساتھ ایک لگاؤ سا ہوتا ہے اور اس کا دور کر دینا بخل سے نفس کا پاک کر لینا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ ہر چیز کو اللہ تعالی کی ملکیت نہ سمجھ لیا جائے۔

ذات باری تعالی کی طرف سے کرم و رحم کی جو بارش صنف نازک پر جا بجا قرآنی احکام کے تحت ہوئی ہے اس کا کون مقابلہ کر سکتا ہے، دراصل یہی وہ تعلیمات ہیں جو دنیا کو رہنے کی جگہ بنا سکتی ہیں اور انسان کو انسانیت کا جامہ پہنا کر فائز المرام کر سکتی ہیں اور ان کو فراموش کرنے کے بعد برعکس جو معاملہ ہو سکتا ہے اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ ایک شفیق باپ، ایک شفیق استاد، ایک شفیق بادشاہ

اور ایک شفیق انسان ہی اس کا اندازہ کر سکتا ہے، کریم و رحیم خدا اپنے بندوں پر کیسا شفیق و مہربان ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وکالت! سبحان اللہ جس کو میسر ہو جائے اس کی قسمت کے کیا کہنے ہیں، کسر تو یہی ہے کہ انسان سب پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا ہی پر بھروسہ نہیں کرتا، پھر یہ بھی کہ کہنے اور کرنے میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔

خدائی دربار بھی کیا دربار ہے، خدائی خزانہ بھی کیا خزانہ ہے، خدائی دین بھی کیا دین ہے! ذرا غور کرو کہ اس بخشش کا کوئی ٹھکانا ہے کہ مانگنے والے کی طلب اور حوصلہ سے زیادہ دیا جائے، اب یہ اپنی اپنی قسمت ہے کہ کیا مانگا جاتا ہے اور خدا کے سوا کس سے مانگا جاتا ہے۔

فَلَا تَتَّبِعُوا پس تم پیروی نہ کرو | هَوٰی خواہش | تَلْوٗا زبان کو پھیرو | وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا اس سے مذاق کیا جاتا ہے

يَخُوْضُوْا الگ جائیں، غور کریں | يَتَرَبَّصُوْنَ انتظار کرتے ہیں | نَسْتَحْوِذْ ہم غالب آئے | نَمْنَعْكُمْ ہم نے تمہیں بچایا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ

اے مسلمانو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے (سچی) گواہی دینے والے بن جاؤ خواہ تمہیں اپنی ذاتوں یا

الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا

اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے خلاف ہی شہادت دینی پڑے (اور) اگر کوئی مالدار ہو یا غریب ہو تو (ہر حال میں) اللہ کا حکم ماننا ان

الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا ۚ وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ

سے بہتر ہے (اور دیکھو) تمہاری نفسانی خواہشات (کہیں) عدل و انصاف سے نہ ہٹا دیں اور اگر تم (گواہی دینے میں) زبان کو پھیر دیا منہ

خَبِيرًا ﴿١٣٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ

موڑو تو (ہر حال میں جان رکھو) اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ اے مسلمانو! تم اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس (کی) کتاب پر جو

رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ

اس کے رسول پر اتاری گئی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری گئی (پورے طور پر) ایمان لے آو، اور جو (بھی) اللہ، اس کے فرشتوں،

وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١٣٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ

اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن کا انکار کرتا ہے وہ (تو گویا) سیدھی راہ سے بھٹک گیا، بیشک ایسے لوگ جو ایمان لائے،

كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے، پھر کافر ہوئے، پھر کفر میں حد سے گزر گئے خدا کا یہ کام نہیں کہ انہیں بخش دے اور نہ یہ کہ انہیں

سَبِيلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٣٨﴾ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

سیدھی راہ دکھائے۔ منافقوں کو دردناک عذاب کی خبر دے دو، وہ جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی لگاتے ہیں،

مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ

کیا وہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں حالانکہ ہر قسم کی عزت تو اللہ کے لیے ہے، اور (حالانکہ اس سے پہلے) تم پر کتاب میں یہ (حکم)

عَلَیۡکُمۡ فِی الۡکِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکۡفَرُ بِہَا وَ یُسۡتَہۡزَاُ بِہَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا
نازل کیا جا چکا ہے کہ جب تم دیکھو کہ خدا کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے یا اس کی ہنسی اڑائی جارہی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو، یہاں تک کہ

مَعَہُمۡ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖۤ ۫ۖ اِنَّکُمۡ اِذًا مِّثۡلُہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ
وہ کسی اور معاملے میں گفتگو شروع نہ کردیں، (ورنہ یاد رکھو اس بات میں) تم بھی انہیں جیسے ہوجاؤ گے اور اس میں شک نہ کرو کہ خدا

الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ الۡکٰفِرِیۡنَ فِیۡ جَہَنَّمَ جَمِیۡعَا ۙ (۱۴۰) الَّذِیۡنَ یَتَرَبَّصُوۡنَ بِکُمۡ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَکُمۡ
منافقوں اور کافروں کو یکجا دوزخ میں جمع کرنے والا ہے۔ وہ (منافق) ایسے ہیں کہ انتظار میں لگے ہیں کہ اگر تمہیں

فَتۡحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوۡۤا اَلَمۡ نَکُنۡ مَّعَکُمۡ ۫ۖ وَ اِنۡ کَانَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نَصِیۡبٌ ۙ قَالُوۡۤا
خدا کی طرف سے فتح ہوجائے تو کہہ دیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے اور اگر (فتح) کافروں کو نصیب ہوجائے تو کہتے ہیں کہ

اَلَمۡ نَسۡتَحۡوِذۡ عَلَیۡکُمۡ وَ نَمۡنَعۡکُمۡ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ فَاللّٰہُ یَحۡکُمُ بَیۡنَکُمۡ یَوۡمَ
ہم تم پر غالب نہیں آگئے تھے، پھر ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچا لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے (اور منافقوں کے) درمیان

الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَ لَنۡ یَّجۡعَلَ اللّٰہُ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ سَبِیۡلًا (۱۴۱) ع ۱۷
فیصلہ کردے گا اور خدا کبھی بھی مومنوں پر کافروں کا غلبہ نہیں ہونے دے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ حکم ہے کہ گواہی کے وقت کسی کی طرفداری نہ کی جائے، خواہ کوئی بھی ہو اور خواہشوں کی پیروی سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ دنیا میں جس قدر برائیاں پیدا ہوئیں، سب خدا کی خواہشات کو چھوڑ کر اپنی خواہشات پر چلنے کی وجہ سے ہوئیں۔

اس کے بعد ایمان والوں کو ایمان لانے کے لیے کہا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان میں اور ترقی کریں، پکے مسلمان اور مومن بن جائیں اور قرآن مجید پر عمل کریں، اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک مسلمانوں میں اس کا علم وعمل رہا انہوں نے دنیا میں بڑی بڑی ترقیاں کیں، سلطنتیں حاصل کیں، ایجادیں کیں، علوم وفنون کے چشمے بہا دیئے؛ لیکن جب سے قرآن کا علم وعمل چھوڑا، ان میں سے کچھ بھی ان کے پلے نہیں رہا، اس لیے ان نعمتوں کو پھر حاصل کرنے کے لیے قرآن ہی کی طرف آنا ضروری ہے۔

منصف حقیقی کی طرف سے عدل وانصاف کی تاکید جس شدومد کے ساتھ کی گئی ہے وہ ہر انسان کے لیے قابل لحاظ اور قابل قبول ہے، دراصل دیکھا جائے تو انسان کے لیے یہ بے انتہا ضروری شئے ہے اور بغیر اس کے انسان انسان نہیں؛ بلکہ ترقی یافتہ درندہ ہے، یہ عدل وانصاف ابنائے جنس سے گزر کر حیوانات تک سے ضروری ہے، مگر حقیقی معنوں میں وہی شخص اس کا اہل ہوسکتا ہے جو جزائے اعمال، یوم جزا اور عادل حقیقی پر ایمان رکھتا ہوگا، ہمارے اندر جو خرابیاں بھی ہوں ان سب کا سبب اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں کہ ایمان مکمل نہیں۔ اگر ایمان میں پختگی ہو تو ممکن نہیں ہے کہ کوئی گناہ دیدہ ودانستہ سرزد ہوسکے، اسی لیے وہ جو ایمان کے دعویدار ہیں ان کو بھی ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے۔

مومن کو مومن ہی سے دوستی کرنی چاہیے، اس میں بھی جو قوم مسلم کی زندگی کا راز مضمر ہے، اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسری قوموں سے دشمنی پیدا کی جائے؛ نہیں بلکہ یہ دوستی اس لیے ہے تاکہ دوسری قوموں کی ہدایت کے کام آئے اور دنیا کے امن وامان کا باعث ہو۔

دَرْكِ الْاَسْفَلِ سب سے نیچے کا درجہ	مُذَبْذَبِيْنَ مذبذب، ڈگمگاتے ہوئے	كُسَالٰى سست، کاہل، درماندہ
ظُلِمَ ظلم کیا گیا ہو	سُوْٓءِ بری	جَهْرَ چلّا کر
تَعْفُوْا معاف کرو	تُخْفُوْهُ اس کو چھپاؤ	تُبْدُوْا ظاہر کرو

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ خَادِعُهُمْ

(یہ) منافق (اپنے خیال میں) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں، حالانکہ (اسکے بدلے میں) انہیں خدا دھوکے میں ڈالے ہوئے ہے (انہیں مہلت

وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ

دے رہا ہے) اور جب یہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کے دکھلاوے کے

اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ

لیے اور وہ خدا کا ذکر تو برائے نام ہی کرتے ہیں، وہ کفر اور ایمان کے درمیان ششِ وپنج میں پڑے ہوئے ہیں، نہ اس طرف آتے ہیں نہ اس

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ

طرف جاتے ہیں، (تو) جسے اللہ (ہی) ہدایت کی توفیق نہ دے تو اسے ہرگز راہ نہ ملے گی، اے ایمان والو! تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ

کو دوست نہ بناؤ کیا تم اپنے اوپر خدائے تعالیٰ کی کھلی حجت قائم کر لینا چاہتے ہو؟ یقیناً منافق دوزخ کے

الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۙ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور ان کا وہاں کوئی مددگار نہ ہوگا۔ البتہ وہ لوگ اس سے بچے رہیں گے

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

جو (مرنے سے پہلے) توبہ کر کے نیکیاں کریں اور خدا کا سہارا پکڑ لیں اور اپنے دین کو اللہ ہی کے لیے خالص رکھیں، تو وہ مومنوں کے

وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

ساتھ ہوں گے اور ایمان والوں کو (تو) اللہ تعالیٰ بڑا اجر دے گا۔ (اے لوگو!) اگر تم شکر کرو اور (خدا پر) ایمان لے آؤ تو خدا کو تمہارے

وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

عذاب کی کیا پڑی ہے؟ (کہ خواہ مخواہ عذاب دے)، وہ بڑا قدردان اور علم والا ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾

بری بات کا چلاکر کہنا اللہ تعالٰی کو پسند نہیں لیکن (اگر) کسی پر ظلم کیا جائے (تو قابل معافی ہے) اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ

بھلائی کو ظاہر کرو یا چھپاؤ خواہ برائی سے درگزر کرو (بہرحال) اللہ بخشنے والا قدرت والا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اللہ

الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ

کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اللہ کے رسولوں کے درمیان تفرقہ ڈال دیں، ان کا یہ کہنا کہ ہم کچھ

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ

چیزوں پر (تو) ایمان لاتے ہیں اور کچھ کو نہیں مانتے، (گویا) وہ یہ چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی اور راہ اختیار کریں۔ درحقیقت

هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

یہی لوگ کافر ہیں، (تو) ہم نے (بھی) کافروں کے لیے رسوا کرنے والے عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (برعکس اس کے) اور جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسولوں

ع ۲۱ ۱۱ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع

کے ساتھ ایمان لائے اور ان میں سے کسی کے درمیان جدائی نہیں ڈالی تو بے شک اللہ اس کا ان کو ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ سے چھٹا پارہ شروع ہے اور یہ رکوع پانچویں پارے سے شروع ہو کر یہاں ختم ہوا۔ شروع رکوع میں منافقوں کی عادات و خصائل بیان ہوئے اور مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ مومن کے سوا کافر سے دوستی نہ گانٹھیں؛ کیونکہ اس کے اندر بہت خطرات ہیں، اللہ تعالٰی ناحق اپنے بندوں پر ظلم کیوں کرنے لگا، وہ ارحم الراحمین ہے۔ اگر وہی ظلم پر اتر آئے تو پھر کسی کا کہاں ٹھکانا ہے، مصیبت آجانے پر بھی آدمی کو کیا شیوہ اختیار کرنا چاہیے، اسی کی تعلیم ہے، پھر اللہ تعالٰی کی عالم الغیبی کا ذکر ہے، اللہ تعالٰی کے پورے پورے احکامات کی تعمیل کرنی چاہیے اور سب پر ایمان لانا چاہیے کہ ایسا کرنا ناگزیر ہے۔ اس کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہیں۔ اللہ کے رسول کی فرمانبرداری ہی اللہ تعالٰی کی فرمانبرداری ہے، اس میں فرق نہیں کرنا چاہیے۔

طَبَعَ اللّٰهُ اللہ نے مہر لگا دی	مَا قَتَلُوْهُ انہوں نے اسکو قتل نہیں کیا	مَا صَلَبُوْهُ انہوں نے اس کو سولی نہیں دی
شُبِّهَ لَهُمْ ان کو شبہ میں ڈال دیا	لَيُؤْمِنَنَّ ضرور ایمان لائے گا	بِصَدِّهِمْ ان کے روکنے کے باعث
نُهُوْا وہ منع کیے گئے تھے	اَكْلِ کھانا	مُقِيْمِيْنَ قائم کرنے والے
مُؤْتُوْنَ ادا کرنے والے	سَنُؤْتِيْهِمْ ہم عنقریب دیں گے	

يَسْئَلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى

(اے محمدؐ!) اہل کتاب آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ ان کے لیے آسمان سے کوئی کتاب نازل کردیں اور وہ موسیٰؑ سے تو اس سے

اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

بھی بڑا سوال کر چکے ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ (اے موسیٰ) خدا کو کھلم کھلا دکھلا دو چنانچہ ان کے (اس) ظلم کی وجہ سے ان پر بجلی آگری،

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى

پھر انہوں نے باوجود کھلی نشانیاں دیکھ لینے کے بچھڑا پوجنا شروع کردیا، ہم نے پھر بھی ان سے درگزر کی اور ہم نے موسیٰؑ کو کھلا

سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ

غلبہ عنایت کیا۔ اور ہم نے ان سے عہد لینے کے لیےکوہ طور کو ان (کے سروں) پر بلند کردیا، پھر ان سے کہا کہ دروازے (میں) سے

سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا

سجدہ کرتے ہوئے گزرنا اورانہیں حکم دیا کہ سبت (کے احکام) میں حد سے نہ گزرنا، اور ہم نے ان سے بہت پکا عہد لے لیا تھا۔ پھر

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

ان کے اس عہد کے توڑ دینے کے سبب اور خدا کی آیتوں کے انکار کے باعث اور ناحق انبیاء کوقتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے

وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا

پر کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں، (ہم نے انہیں مناسب سزائیں دے دیں یہی نہیں) بلکہ ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں سے سمجھ

يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا

کی توفیق سلب کرلی تو یہ (اہل کتاب آپ پر) بہت کم ایمان لائیں گے۔اور ان کے کفر اور اس بات کے باعث جو انہوں نے مریمؑ پر بہتان

عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ

عظیم باندھا۔ اوران کے اس قول کے سبب کہ ہم نے مسیحؑ ابن مریمؑ جو اللہ کے رسول تھے انہیں قتل کرڈالا، حالانکہ نہ انہوں نے مسیحؑ

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ

کو قتل کیا اور نہ سولی دی، بلکہ ان کو شبہ میں ڈال دیا گیا تھا اور جنہوں نے مسیحؑ کے بارے میں اختلاف کیا وہ (آج تک) شک میں ہیں، وہ تو

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ

ظن کی پیروی کرتے ہیں، انہیں علم ہے ہی نہیں، حالانکہ انہوں نے یقیناً مسیحؑ کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ

اور اللہ تعالیٰ زبردست قوت اور حکمت والا ہے۔اور اہل کتاب میں سے ہر ایک کو اپنے مرنے سے پہلے مسیحؑ پر ضرور ایمان لانا پڑے گا

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا

اور مسیحؑ قیامت کے دن ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ پھر ہم نے یہودیوں کے ظلم کے باعث کئی ایسی پاک چیزیں جو ان کے لیے حلال

عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا

تھیں حرام کردیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو راہ خدا سے بہت روکتے تھے۔ان کی سود خوری کے سبب حالانکہ انہیں (تاکیداً)

وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ

منع کردیا گیا تھا اور ناحق لوگوں کے مال کھاجانے کے باعث (ان پر کئی چیزیں حرام کردیں) اور (اس کے علاوہ) ان کے لیے دردناک

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

عذاب (بھی) تیار کر رکھا ہے، جو ان میں سے منکر ہیں؛ لیکن وہ جو علم میں راسخ ہیں اور ایمان والے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا

وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

ہے اس پر ایمان لاتے ہیں اور پہلے صحیفوں پر بھی اور جو نماز پڑھتے اور زکات دیتے ہیں اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان

ع ٢٢ / ٢ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ع

لاتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ہم (بہت) اجر عظیم دیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہودیوں کی بے جا باتوں کا ذکر ہے اور انہیں طرح طرح سے سمجھایا گیا ہے، مگر یاد رکھنا چاہیے کہ جو بات دوسروں کے لیے بُری ہے وہ ہمارے لیے بھی بُری ہے، اس لیے جب کبھی ان کا ذکر آئے تو اپنی طرف بھی نگاہ کر لینی چاہیے اور سمجھ رکھنا چاہیے کہ اگر ہم سے بھی ایسا گناہ سرزد ہوا تو ہماری بھی وہی سزا ہوگی۔

اس سلسلے میں حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کا ذکر ہے اور ان کی پاکی بیان کی گئی ہے۔ نصاریٰ اور یہودیوں کے عقائد کو غلط ثابت کیا گیا ہے، بعض لوگ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ اس طرح کی باتوں کو اصل دین سمجھ کر فرقہ فرقہ ہو جاتے ہیں، اور ایک دوسرے سے جھگڑنے لگتے ہیں، یہ بری باتیں ہیں، ان سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے۔

اَوْحَيْنَآ ہم نے وحی بھیجی — زَبُوْرًا زبور، کتاب کا نام — قَصَصْنٰهُمْ ہم نے قصہ بیان کیا ان کا — تَكْلِيْمًا بات چیت کرنا

لِئَلَّا تاکہ نہ — حُجَّةٌ حجت، عذر — طَرِيْقَ راستہ، طریقہ — يَسِيْرًا آسان

لَا تَغْلُوْا مبالغہ مت کرو، غلو نہ کرو — اَلْقٰهَآ ڈال دیا، بھیجا

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ

(اے محمدؐ!) یقیناً ہم نے آپ پر اسی طرح وحی نازل کی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد آنے والے انبیاء پر بھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ

وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ

اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اسباطؑ اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف وحی کی

وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿١٦٣﴾ ۚ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ

اور داؤدؑ کو (خصوصاً) زبور عنایت کی، اور ایسے رسولوں کو بھی وحی کی جن کا ذکر ہم نے کیا اور ایسے رسولوں کو بھی جن کا ذکر نہیں کیا

عَلَيْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ﴿١٦٤﴾ ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ

اور اللہ نے موسیٰؑ کو (اپنے) کلام سے نوازا۔ یہ وہ رسول تھے جو (اس کی رضا کی) خوشخبری دینے والے اور (اس کے عذاب سے) ڈرانے

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ

والے تھے تاکہ لوگوں پر رسول (بھیجنے) کے بعد کوئی حجت باقی نہ رہ جائے اور اللہ زبردست قوت اور حکمت کا مالک ہے؛ لیکن (اس

اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ

کے باوجود) اللہ (اس بارے میں) گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے آپ پر نازل کیا اپنے علم (حقیقی) کے ذریعہ نازل کیا اور فرشتے (بھی اس

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا

بات کے) شاہد ہیں، (حالانکہ) اللہ (ہی) کی گواہی بہت کافی ہے۔ جو لوگ کافر ہو گئے اور انہوں نے دوسرے لوگوں کو خدا کی راہ سے روکا

ضَلٰلًا بَعِيْدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ

وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں۔ (اور یاد رکھو) جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا تو اللہ کا یہ کام نہیں کہ انہیں بخش دے یا کوئی

طَرِيْقًا ۙ ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا

اور راستہ بتا دے۔ سوائے جہنم کے راستے کے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ اے بنی نوع

النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَ اِنْ

انسان! تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول (محمدؐ) تمہارے پاس قرآن لے کر آئے ہیں (تو اگر) تم مسلمان ہو جاؤ (تو) تمہارے لیے

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰٓاَهْلَ

بہتر ہے اور اگر تم انکار کردو تو (یاد رکھو) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی ملکیت ہے اور اللہ علم و حکمت کا مالک ہے۔ اے اہل

الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى

کتاب تم اپنے دین میں (اتنا) مبالغہ نہ کرو اور اللہ پر بے جا بات کا الزام نہ لگاؤ، (سن لو کہ) مسیحؑ صرف اللہ کے رسول تھے اور اس کے حکم

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا

کا ظہور تھے جو مریمؑ پر نازل کیا گیا تھا اور اس (کی پیدا کی ہوئی ارواح میں سے ایک) روح تھے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول (محمدؐ) پر ایمان

بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ۚ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ

لاؤ اور تثلیث پرستی چھوڑ دو، تمہارے لیے (ان مشرکانہ عقائد سے) باز آجانا (بہت) بہتر ہوگا، (یاد رکھو) وہی یکتا معبود ہے، اور اس کی ذات

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾ ع ۲۳

اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو، آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز اسی کے لیے ہے اور اللہ کارساز ہونے میں سب کے لیے) کافی ہے۔

تفسیر

اس رکوع سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو اس غرض سے بھیجا تا کہ لوگوں کو عذر کرنے کا موقع نہ ملے کہ ہمارے پاس تیرا پیغام پہنچانے والا نہیں آیا، اس رکوع میں آپ کے علاوہ بارہ رسولوں کا ذکر ہے اور سارے قرآن مجید میں ۲۵ رسولوں کے نام آئے ہیں، لیکن یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ ہر ہر قریہ اور ہر ہر قوم کی طرف رسول بھیجے جاتے رہے ہیں، خواہ ان کا نام نہ بتایا گیا ہو۔

پھر اہل کتاب کو ایمان لانے کے لیے کہا گیا ہے اور انہیں اس بات سے روکا گیا ہے کہ وہ دین میں ردوبدل نہ کریں؛ کیونکہ ایک خدا کی طرف سے آئے ہوئے مذہب میں ردوبدل کرنا اور مختلف فرقے بن جانا ٹھیک نہیں، نصاریٰ کے عقیدہ تثلیث کا رد کیا گیا

ہے اور حکم ہے کہ خدا کے ذمہ ایسی بات نہ لگاؤ جس کا وہ سزاوار نہیں، اس کے بیٹا نہیں ہوا نہ ہوگا، وہ ان باتوں سے منزہ ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ وہ شرم وعار نہیں کرتا	مُقَرَّبُوْنَ مقرب فرشتے، نزدیک رہنے والے
مَنْ يَّسْتَنْكِفْ جو کوئی عار وشرم کرتا ہے	اَنْ تَضِلُّوْا تاکہ تم گمراہ نہ ہوجاؤ

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَ مَنْ

(اے نصاریٰ) مسیح کو (تو) یہ بات عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ کہلائے اور نہ ہی مقرب فرشتوں کو (تو) جو بھی اس کی عبدیت سے انکار

يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کرے گا اور تکبر کرے گا تو اللہ ان سب کو عنقریب جمع کرے گا۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کو تو ان کے

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

اجر پورے پورے دے گا اور اپنا فضل بھی ان پر کرے گا، رہے وہ لوگ جنہوں نے (اس کی عبدیت سے) منہ پھیرا اور تکبر کیا

وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا

تو انہیں دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا اور وہاں اللہ کے مقابلے میں وہ کسی کو یار و مددگار نہ پائیں گے۔

وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا

اے بنی نوع انسان! یقیناً تمہارے رب کی طرف سے کھلی دلیل (یعنی محمدؐ) اور راہ دکھلانے والا نور (یعنی قرآن کریم) کو تمہارے لئے

مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

نازل کردیا۔ تو اب جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور اس نور (یعنی قرآن کی باتوں پر) چلیں گے انہیں وہ جلد ہی اپنی رحمت اور اپنے

وَ فَضْلٍ ۙ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ

فضل میں ڈھانپ لے گا اور انہیں بالکل سیدھا راستہ بتا دے گا۔ (اے محمدؐ!) لوگ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تم

يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا

لوگوں کو کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی آدمی ایسا مرجائے جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ ماں باپ) ہاں اس کی ایک بہن ہو تو

نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ هُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا

اس بہن کو اس کا نصف ترکہ ملے گا اور اگر بہن مرے تو بھائی اس کے سارے ترکہ کا حقدار ہے بشرطیکہ بہن کے (بھی ویسے ہی) اولاد نہ ہو

اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ

(اور دیکھو) اگر بہنیں دو ہوں تو ان کو ترکے کا دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو ہر مرد کو دو عورتوں کے حصے کے برابر حصہ ملے گا۔

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ ع ٢٤ ٥

اللہ تعالیٰ تمہارے لیے (یہ احکام بالکل) وضاحت کیساتھ بیان کر رہا ہے تاکہ بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر بات سے آگاہ ہے۔

تفسیر

عبدیت الٰہی: خدا تعالیٰ نے اس رکوع کے شروع میں یہ بیان کیا ہے کہ خدا کے مقابلے میں بڑے سے بڑا پیغمبر جسے تم خدا سمجھتے ہو اور مقرب سے مقرب فرشتے جنہیں تم نے اس کی بیٹیوں وغیرہ کا درجہ دے رکھا ہے، سب ایک غلام کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی اس آیت سے نصاریٰ کے اس عقیدہ کی تردید ہوتی ہے کہ مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں اور انہیں سب باتوں کا اختیار ہے، یہاں وضاحت کردی گئی کہ وہ تو اس کے عبد ہیں، اس کے حکم کے آگے چون وچرا نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید: اس کے بعد قرآن کریم کو ''نور'' کے لفظ سے تعبیر کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح روشنی اندھیرے میں سے آکر اُجالا کر دیتی ہے، اسی طرح قرآن مجید ایسے وقت نازل ہوا جب کہ سب طرف کفر و جہالت کی تاریکی چھائی تھی، اس نے ایمان اور علم و حکمت کی باتیں بتا کر سب تاریکیوں کو دُور کر دیا اور اس کی یہ روشنی باقی رہے گی۔

آنحضرت ﷺ کی نبوت عامہ: اس رکوع سے آنحضرت ﷺ کی نبوت عامہ پر بھی روشنی پڑتی ہے، یعنی آپ تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ جو بھی ہمارے رسول اور اس کے لائے ہوئے قرآن پر عمل کرے گا خدا اسے سیدھا راستہ دکھائے گا، اور جنت میں داخل کرے گا، قرآن کے صرف الفاظ پڑھ لینے سے اس پر عمل نہیں ہوسکتا، اس لیے قرآن کو معنی و مطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے پڑھنا ہر شخص کے لیے ضروری ہے؛ ورنہ اس کے اترنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

کلالہ: اخیر میں کلالہ کا مسئلہ بیان کیا ہے۔ کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کی نہ تو اولاد ہو اور نہ ماں باپ وغیرہ ہوں، صرف اس کے بھائی بہنیں ہوں۔

آیات: ۱۲۰	٥- سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۲	رکوعات: ١٦

عُقُوْدِ جمع عقد، پکی قسمیں، عہد | بَهِيْمَةُ چوپایہ | مُحِلِّي حلال کرنے والے، حلال سمجھنے والے

صَيْدِ شکار، شکار کا جانور | حُرُمٌ احرام والے، حج کا احرام باندھے ہوئے | لَا تُحِلُّوْا تم جائز نہ سمجھو، ہتک نہ کرو

شَعَآئِرَ نشانیاں، علامتیں، یادگار | قَلَآئِدَ جمع قلادہ، پٹہ، ہار مراد وہ جانور جن کے گلے میں پٹہ وغیرہ ہو

آٰمِّيْنَ قصد کرنے والے، حج کا ارادہ کرنے والے | حَلَلْتُمْ تم حلال ہوئے، تم نے احرام کھول دیا

اَصْطَادُوْا تم شکار کرو | يَجْرِمَنَّكُمْ تم کو مجرم بنادے | شَنَاٰنُ دشمنی

عُدْوَانِ زیادتی، گنہگاری، دشمنی | مُنْخَنِقَةُ گلا گھٹ کر مرا ہوا جانور | مَوْقُوْذَةُ وہ جانور جو گر کر یا چوٹ لگنے سے مرجائے

مُتَرَدِّيَةُ جو اوپر سے گر کر مرجائے | نَطِيْحَةُ وہ جانور جس کو کوئی جانور سینگ مار کر ہلاک کرے

سَبُعُ درندہ، پھاڑ کھانے والا جانور | مَا ذَكَّيْتُمْ جس پر تم نے مرنے سے پہلے اللہ کا نام لے لیا

نُصُبِ تھان، درگاہ، بتوں کی جگہ وغیرہ | تَسْتَقْسِمُوْا تم تقسیم کرو، بانٹو

اَزْلَامِ جمع زلم، تیر جن سے عرب جوا کھیلتے تھے، پانسہ | يَئِسَ وہ ناامید ہوگئے

اَكْمَلْتُ میں نے کامل کردیا، پورا کردیا | اَتْمَمْتُ میں نے تمام کردی، پوری کردی | رَضِيْتُ میں نے پسند کیا، میں راضی ہوا

مَخْمَصَةٍ بھوک، شدت کی بھوک کی حالت | مُتَجَانِفٍ جھکنے والا، رغبت کرنے والا | الْجَوَارِحِ جرح کرنے والے، زخم پہنچانے والے

مُكَلِّبِيْنَ سدھائے ہوئے کتے | اَمْسَكْنَ وہ روک رکھیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ لَـكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا المنزل ۲

اے مسلمانو! (اپنی) قسموں کو پورا کرو تم پر تمام چوپائے جو مشابہ انعام (یعنی اونٹ، بکری اور گائے) کے ہوں حلال کیے گئے ہیں، مگر وہ

مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ۝١ يٰۤاَيُّهَا

جانور جو اب تمہیں سنائے جائیں گے اور حالت احرام میں شکار کو حلال نہیں سمجھنا، (اور) اللہ جو چاہے حکم دیتا ہے، اے مسلمانو! اللہ کی

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَـرَامَ وَلَا الۡهَدۡىَ وَلَا الۡقَلَۤائِدَ وَلَاۤ

(مقرر کی ہوئی) یادگاروں کی بے حرمتی نہ کرو اور حرمت والے مہینوں کی اور نہ (حرم میں) قربانی ہونے والے جانور کی اور نہ ان

آٰمِّيۡنَ الۡبَيۡتَ الۡحَـرَامَ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ

(جانوروں) کی جن کے گلوں میں پٹے پڑے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو حرمت والے گھر (یعنی بیت اللہ) کی طرف اپنے رب کا فضل

وَرِضۡوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَلَا يَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ

اور (اس کی) رضامندی حاصل کرنے کے لیے جا رہے ہوں، اور جب تم احرام کھول دو تو تم شکار کر سکتے ہو اور (دیکھو) جن لوگوں نے

صَدُّوۡكُمۡ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ اَنۡ تَعۡتَدُوۡا ۘ وَتَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰى ۖ

تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں

وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَى الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝٢ الربع

ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور گناہ اور سرکشی میں مدد نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو (اور یاد رکھو) اللہ بہت سخت سزا دینے والا ہے۔

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ

(مسلمانو!) تم پر مردہ، اور (جانور کا) خون اور خنزیر کا گوشت اور ایسا ہی جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو حرام ہے اور وہ جانور

وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ

جس کا گلا گھونٹ کر مارا جائے اور جو چوٹ لگنے سے اور جو گرنے سے اور جو کسی دوسرے جانور کا سینگ لگنے سے مرجائیں اور جس

اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ

کو درندے پھاڑ ڈالیں تم پر حرام ہیں لیکن (اگر ان کے مرنے سے پہلے) تم (اس کو) ذبح کرلو (تو کوئی حرج نہیں) اور (اسی طرح)

وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ ؕ ذٰ لِكُمۡ فِسۡقٌ ؕ اَلۡيَوۡمَ يَـئِسَ

جو پرستش گاہوں پر ذبح کیا گیا ہو یا ایسا ہی وہ (گوشت) جو کہ پانسے (وغیرہ) ڈال کر بانٹا گیا ہو (کھانا حرام ہے؛ کیونکہ) یہ سب (کام) گناہ

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ دِيۡنِكُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ وَاخۡشَوۡنِ ؕ اَلۡيَوۡمَ

(میں شامل) ہیں، اب (ان احکام کو سن کر ضرور) کافر تمہارے دین سے ناامید ہو جائینگے، پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو (؛ کیونکہ)

اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ

میں نے (ہی) تمارے لیے آج تمہارا دین مکمل کر دیا، اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارے لیے دین کے طور پر

الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ

پسند کیا ہے، پس جو شخص شدت بھوک میں بے تاب ہو جائے (اور اوپر ذکر کی گئی چیزوں میں سے کچھ کھا لے) مگر گناہ کی طرف مائل نہ ہو

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۳ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ

تو (اللہ اسے معاف کر دے گا)، یقیناً اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے محمدؐ!) یہ (مسلمان) آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لیے کیا حلال ہے،

قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ

(ان سے) کہہ دو کہ (جتنی بھی) پاکیزہ چیزیں (ہیں) تم پر حلال ہیں اور جن شکاری جانوروں کو تم تعلیم دو اور تم ان کو چھوڑو بھی اور ان

تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ

کو اس طریقہ سے تعلیم دو جو تم کو اللہ تعالی نے تعلیم دیا ہے تو ایسے شکاری جانور جس (شکار) کو تمہارے لیے پکڑ لیں

عَلَيْكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۴

اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام بھی لیا کرو اور اللہ سے ڈرو، (یاد رکھو) اللہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۪

اور آج سے تمہارے لئے تمام پاک چیزیں اور ان لوگوں کا (پکا ہوا) کھانا جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں تمہارے لیے حلال ہے

وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور تمام مومن عورتیں جو کہ پاک دامن ہوں اور وہ پاک دامن عورتیں جو کہ ان لوگوں میں سے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ

ہوں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے جب کہ تم ان کو ان کا معاوضہ (مہر) دے دو اور اس طرح سے کہ تم ان کو بیوی بناؤ نہ تو علانیہ

مُسٰفِحِيْنَ وَ لَا مُتَّخِذِيْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫

بدکاری کرو اور نہ چوری چھپے آشنائی کرو اور (یاد رکھو) جو ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو اس شخص کا عمل غارت ہو جائے گا

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۵ ع ۵

اور آخرت میں وہ سراسر نقصان میں رہے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے عہد وقسم کے پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے چونکہ ایمان لاتے وقت بھی ہم ایک طرح کی قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم اللہ کے احکام کی تابعداری کریں گے، اس لیے ساتھ ہی احکام بیان کیے گئے ہیں جن کی تابعداری ہم پر فرض ہے، سب سے پہلے حالت احرام میں شکار وغیرہ کے متعلق احکام ہیں، بعد میں یہ اشارہ ہے کہ ہمیں صرف نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی

چاہیے، برے کاموں میں کسی کی مدد کرنا خود گناہگار بننا ہے، اس لیے برے کاموں میں ہرگز ہرگز کسی کی مدد نہیں کرنی چاہیے، نیز عدل کرنے کی بہت سخت تاکید کی گئی ہے اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ دین مکمل ہو چکا، اس لیے اب ہمارا فرض ہے کہ اس اللہ کی نعمت کو قبول کریں، یعنی صرف اسی مکمل دین کی پیروی کریں اور کسی کی پیروی نہ کریں، آخر میں عورتوں کے متعلق مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

قُمْتُمْ تم کھڑے ہوئے، تم کھڑے ہو	اِغْسِلُوْا تم دھوؤ	مَرَافِقِ کہنیاں	اِمْسَحُوْا تم مسح کرو، چھوؤ
رُءُوْس جمع رَأْس، سروں	اَرْجُل جمع رِجْل، پاؤں	کَعْبَیْنِ دونوں ٹخنے	جُنُبًا ناپاک، جس کو غسل کی حاجت ہو
مَرْضٰی مریض، بیمار	غَآئِطِ پاخانہ	لٰمَسْتُمُ تم نے چھوا، تم نے مباشرت کی ہو	
تَجِدُوْا تم پاؤ گے	تَیَمَّمُوْا قصد کرو، تم تیمم کرو	صَعِیْدًا مٹی	وَاثَقَ مضبوط کیا، قول لیا ہے
اَقْرَبُ زیادہ قریب	یَبْسُطُوْٓا وہ بڑھائیں	کَفَّ روکا اس نے، بند کیا اس نے	

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

اے مسلمانو! جب (بھی) تم نماز (پڑھنے) کے لیے کھڑے ہو تو (اس سے پہلے) اپنا منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو،

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۭ

اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک (دھوؤ)، اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو خوب پاکی حاصل کرو

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ

اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا تم میں سے کوئی استنجے سے آیا ہو یا تم نے بیویوں سے

النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ

صحبت کی ہو، پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو، یعنی اپنے ہاتھ اور چہرہ کا مسح کرلو (دیکھو)

مِّنْهُ ۭ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ

اللہ تمہارے اوپر کوئی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا، بلکہ وہ تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے تاکہ (تمہاری پاکی کی وجہ سے) تمہارے اوپر اپنی نعمت

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

تمام فرمائے اور تم اس کے شکر گزار بنو۔ اور (اے مسلمانو!) اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تمہیں دی اور اس کا وہ عہد بھی یاد کرو

وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ

جو اس نے تمہارے ساتھ بہت پکے طور پر باندھا ہے (اور وہ عہد اس وقت باندھا گیا) جب تم نے (اپنے منہ سے) کہا کہ (اے اللہ) ہم نے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

(تیرے احکام کو) سنا اور (اب ہمارا فرض ہے کہ) ہم (تیری) اطاعت کریں، بس اللہ سے ڈرو (اور یاد رکھو) وہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اے

اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓي اَلَّا

مسلمانو! اللہ کے لیے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ

تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾

نہ کردے کہ تم عدل و انصاف نہ کرو انصاف کرو کہ وہ پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک وہ جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۹﴾

اللہ اس کو جانتا ہے۔اور جو ایمان لائیں اور (اس کے بعد) نیک کام (بھی) کریں اللہ نے اس کے لیے بخشش اور بڑا (بھاری) اجر (دینے) کا وعدہ

وَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَ كَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ

کر رکھا ہے۔اور جو (بھی) کفر اختیار کریں اور ہماری آیات کو جھٹلائیں (بس) وہی دوزخی ہوں گے۔ اے مسلمانو! اپنے اوپر اللہ کی اس

اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ هَمَّ قَوۡمٌ اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡكُمۡ اَیۡدِیَهُمۡ فَكَفَّ

نعمت کو یاد کرو جبکہ ایک قوم نے ارادہ کیا تھا کہ وہ تم پر دست درازی کریں پس اللہ نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہیں ان سے

اَیۡدِیَهُمۡ عَنۡكُمۡ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾ ع ۲

محفوظ رکھا، اب تمہیں صرف اللہ سے ڈرنا چاہیے اور مسلمانوں کو صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے وضو کا طریقہ بتایا ہے اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جائیں پھر کلی کی جائے، ناک میں پانی ڈالا جائے، منہ کو دھویا جائے، پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے جائیں، بعد میں سر کا مسح کیا جائے، اور پاؤں ٹخنوں تک دھوئے جائیں، اس کے بعد سفر اور بیماری وغیرہ کی حالت میں ہماری آسانی کے لیے تیمم کا طریقہ بتلایا، پھر یہ بتلادیا کہ اگر ہم اس طریقہ پر عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوں گے اور ہمیں اپنی نعمتیں دیں گے، اس کے علاوہ عدل و انصاف کا حکم دیا گیا، اخیر میں کافروں اور مسلمانوں کا آخرت میں جو فرق ہوگا وہ بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اللہ مسلمانوں کو اس دنیا میں دشمنوں سے محفوظ رکھتا ہے، مسلمان صرف اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اسی کو اپنا وکیل قرار دیں۔

نَقِیۡبًا سردار	اَقَمۡتُمۡ تم نے قائم کی	اٰتَیۡتُمۡ تم نے ادا کی، دوگے	اٰمَنۡتُمۡ تم ایمان لائے
عَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ تم نے ان کی مدد کی	اَقۡرَضۡتُمۡ تم نے قرضہ دیا	نَقۡضِ توڑنا	لَعَنّٰهُمۡ ہم نے ان پر لعنت کی
قٰسِیَةً سخت	نَسُوۡا وہ بھول گئے	لَا تَزَالُ ہمیشہ رہے گا	تَطَّلِعُ تو اطلاع پائے گا
خَآئِنَةٍ خیانت کرنے والے	وَاصۡفَحۡ معاف کر، درگزر کر	اَغۡرَیۡنَا ڈال دیا، ہم نے لگا دی	فَتۡرَةٍ وقفہ، وحی جس زمانے میں نہ آئے

وَ لَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ وَ بَعَثۡنَا مِنۡهُمُ اثۡنَیۡ عَشَرَ نَقِیۡبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ

(اے مسلمانو! تم سے پہلے) خدا نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا، اور ان میں بارہ سردار بھیج دیئے تھے اور کہہ دیا تھا کہ

اِنِّیۡ مَعَكُمۡ ؕ لَئِنۡ اَقَمۡتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیۡتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنۡتُمۡ بِرُسُلِیۡ وَ عَزَّرۡتُمُوۡهُمۡ

میں تمہارا ساتھ دوں گا اگر تم نماز پڑھو گے، زکات دو گے، میرے رسولوں پر ایمان لاکر ان کی مدد (بھی) کرو گے اور اللہ کی راہ

وَ اَقۡرَضۡتُمُ اللّٰهَ قَرۡضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنۡكُمۡ سَیِّاٰتِكُمۡ وَ لَاُدۡخِلَنَّكُمۡ جَنّٰتٍ

میں قرض حسنہ (بھی) دیتے رہو گے، تو میں ضرور تمہارے گناہ مٹا دوں گا اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۲﴾

نہریں بہہ رہی ہوں گی پھر اس کے بعد (بھی) جو تم میں سے کفر کرے گا تو (گویا) وہ سیدھے راستے سے بھٹک گیا۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِیَةً ۚ یُحَرِّفُوْنَ

پس ان کے اپنے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت بھیج دی اور ان کے دلوں کو (پتھروں کی طرح) سخت کردیا تو اب وہ توریت

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَ لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ

(کے الفاظ) کو اپنی جگہوں سے بدلدینے لگے اور ایک بڑا حصہ (اس کا) بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اور (اے محمدؐ!) کچھ

عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اصْفَحْ ؕ

لوگوں کے سوا آپ ان میں سے جو خائن ہیں ان کے حال سے ہمیشہ اطلاع پاتے رہیں گے، پس آپ ان کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤی اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ

کیجئے، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔اور ان لوگوں میں سے جو اپنے کونصاریٰ کہتے ہیں ان سے ہم نے عہد لیا پھر جو

فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ

کچھ انہیں نصیحت کی گئی تھی وہ اس کا ایک بڑا حصہ بھول گئے پھر ہم نے قیامت تک کے لیے ان (یہود و نصاریٰ) کے درمیان عداوت

الْقِیٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ

اور بغض ڈال دیا،اور جلد ہی (قیامت کے دن) اللہ ان کو جتلائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے، اے اہل کتاب! بالیقین ہمارے رسول (محمدؐ)

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَعْفُوْا

تمہارے پاس آچکے جو وہ باتیں تمہارے سامنے ظاہر کرتے ہیں جو تم توریت میں سے چھپا لیتے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتے

عَنْ كَثِیْرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ

ہیں، بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور روشن کتاب (یعنی قرآن مجید) آگیا (اور) اس کے ذریعہ خدا ان لوگوں کے لیے

اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

جو اس کی رضا جوئی (حاصل کرنے) کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں سلامتی کی راہیں کھول دیتا ہے اور (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر اپنے حکم

وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ

سے نور (ہدایت) کی طرف لے آتا ہے اورانہیں سیدھی راہ بتا دیتا ہے۔ بلا شبہ وہ لوگ کافر ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم

قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّهْلِكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ

ہے، آپ (ان سے) پوچھیے کہ (اے نصاریٰ بتاؤ تو) اگر اللہ یہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اور ان کی والدہ اور جو روئے زمین کے لوگ ہیں

وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

سب کو ہلاک کرڈالے تو اللہ کے مقابلے میں کون ہے جو اسے روک لے، اور اللہ ہی کے لیے بادشاہت ہے جو کچھ آسمان زمین اور ان

بَيْنَهُمَا ۗ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۗ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ

دونوں کے درمیان ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کر ڈالتا ہے اور وہ سب چیزوں پر پوری قدرت رکھتا ہے۔اور (اے محمدؐ!) یہود و نصاریٰ کہتے ہیں

وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ۗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ

کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے (بڑے) چہیتے ہیں، آپ (ان سے ذرا) پوچھئے تو پھر خدا تمہارے گناہوں کے بدلے تمہیں عذاب کیوں

بِذُنُوْبِكُمْ ۗ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

دیتا ہے (تو معلوم ہوا کہ تمہارا دعویٰ غلط ہے) بلکہ تم اس کی پیدا کی ہوئی مخلوق کے ایک معمولی انسان ہو جسے وہ چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور

وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۟ وَ اِلَيْهِ

جسے چاہتا ہے عذاب (میں مبتلا کر) دیتا ہے اور آسمان، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر خدا کی بادشاہت ہے اور (سب کو) اسی

الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى

کے پاس (آخر کار) جانا ہے۔اے اہل کتاب! بے شک ہمارے رسول (محمدؐ) تمہارے پاس آچکے جو (ہر بات کی) وضاحت کرتے ہیں

فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ ۟ فَقَدْ

اور ایسے وقت آئے جبکہ وحی رک چکی تھی اور یہ اس لیے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آیا ہی نہ تھا

جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ۗ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ ع

سو اب یقیناً تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور (اس کے عذاب سے) ڈرانے والا آچکا اور اللہ ہر شئ پر قدرت رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان باتوں سے حاصل ہوتی ہے:

(١) نماز باقاعدہ پڑھنا (٢) زکات ادا کرتے رہنا (٣) سب رسولوں پر سچے دل سے ایمان لانا (٤) تبلیغ دین میں ان کی مدد کرنا اور ان کے بعد ان کا کام جاری رکھنا (٥) جہاد میں جانے والوں کو قرض حسنہ دینا کہ وہ ہتھیار وغیرہ خریدیں، غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ ہر انسان ان پر آسانی سے عمل کر سکتا ہے اور جنت میں جا سکتا ہے، پھر کیوں نہ ان باتوں پر عمل کر کے انسان جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالے؟

اس کے بعد یہود کی اس شرارت کا بیان ہے کہ وہ خدا کے احکام کو معمولی سی قیمت لے کر بدل ڈالتے تھے اور کتاب اللہ یعنی توریت میں بعض لفظوں کو ایسا بدلتے کہ ان کے معنی بگڑ جاتے، ان کو اسی لیے خائن کہا گیا ہے، پھر ان دونوں گروہوں میں دائمی بغض و عداوت کا بیان ہے۔

اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ ہر ایک سے احسان کرنا گویا خدا تعالیٰ سے محبت کرنا ہے، خدا ہمیشہ احسان کرنے والوں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔

پھر اس کے بعد تمام اہل کتاب مخاطب کیے گئے ہیں کہ دیکھو ہمارے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لاؤ جو تمہیں ہمارے حکم سے وہ باتیں بتاتا ہے جنہیں تم ایک عرصہ تک چھپاتے رہے، اور اس کتاب یعنی قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بناؤ؛ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے کہ لوگوں کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر علم و رشد کی راہوں پر لگا دیتا ہے، چنانچہ قرآن مجید کے نزول کے تھوڑے ہی عرصہ بعد صرف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئس سال میں تبلیغ کی، اس کی وجہ سے تمام عرب میں اسلام پھیل گیا، کوئی مشرک وکافر نہ رہا اور جو رہے بھی تو وہ اسلام کے ایسے ماتحت رہے کہ سر تک نہ ہلا سکتے تھے۔

مسیح ابن مریم کو نصاریٰ کے بعض فرقے خود خدا قرار دیتے تھے، خدا تعالیٰ نے اس رکوع میں ان کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ بتاؤ اگر خدا چاہے کہ جسے تم خدا سمجھ رہے ہو اس کو اور اس کی والدہ کو اور اس کے ساتھ تمام روے زمین کے لوگوں کو ہلاک کر ڈالے، تو کون ہے جو اسے روک سکتا ہے؟ یعنی جب خود تمہارا موہوم خدا بھی اس کی مدد میں آ سکتا ہے اور اس کی ہلاکت سے نہیں بچ سکتا تو خدا کیسا؟

یہود و نصاریٰ کے بعض فرقے اس بات کے قائل تھے کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے بڑے چہیتے ہیں تو ان کی تردید کی گئی ہے کہ خدا کا اول تو بیٹا ہی نہیں، اور بفرض محال ہو بھی تو بتاؤ کہ پھر تمہارے گناہوں کے بدلے میں وہ تمہیں طرح طرح کے عذاب میں کیوں مبتلا کر رہا ہے، کیا وہ تمہارے ساتھ دنیا جہاں سے علیحدہ ہی سلوک کرتا ہے، نہیں، بلکہ وہ تو تمہیں اور انسانوں کی طرح سمجھتا ہے، اس کے نزدیک وہی قابل قدر ہے جو اس کی مرضی کے مطابق چلے، اور اس کے احکام کے آگے سر تسلیم خم کرے۔

بشیر کے معنی جنت اور خدا کی رضا کی خوشخبری دینے والا، اور نذیر کے معنی ہیں اس کے عذاب سے ڈرانے والا، اور پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی منصب ہے۔

اَلْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ پاک زمین، ملک شام	لَا تَرْتَدُّوْا پیچھے نہ ہٹو	جَبَّارِیْنَ زبردست
قَاتِلَاۤ تم دونوں لڑو	هٰهُنَا یہاں	یَتِیْهُوْنَ سرگرداں پھریں گے

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ

اور جب (حضرت) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے قوم! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جبکہ اس نے تم میں نبی پیدا کیے

وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۰﴾ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا

اور تم میں بادشاہ بنائے اور تمہیں وہ دیا جو (تم سے پہلے) دنیا میں کسی کو نہیں دیا گیا تھا، اے میری قوم! (شام کی) پاک

الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

زمین میں داخل ہوجاؤ جو خدا نے تمہارے لیے لکھ رکھی ہے اور پیچھے واپس مت چلو کہ پھر بالکل خسارے میں

خٰسِرِیْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى

پڑ جاؤ گے۔ موسیٰ کی قوم نے کہا: اے موسیٰ! اس میں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں گے ہم

یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ

اس میں داخل نہیں ہوں گے اور جب وہ نکل جائیں گے تو پھر ہم ضرور داخل ہوں گے، ان میں سے دو آدمیوں نے جن پر اللہ تعالیٰ نے

یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ

(اپنی) مہربانی کر رکھی تھی اور وہ اللہ ہی سے ڈرتے تھے (ان سے) کہا کہ دروازہ سے داخل ہوجاؤ پس اگر تم (ایک بار) اس میں داخل

فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا

ہوجاؤ گے تو پھر تم (ان پر) غالب ہوجاؤ گے، اور اگر تم (ٹھیک ٹھیک) مومن ہو تو (بس) اللہ پر بھروسہ کرو۔ انہوں نے (پھر بھی یہی)

يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ

کہا کہ اے موسیٰؑ! اگر وہ زبردست لوگ وہیں رہیں گے تو ہم لوگ ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے، پس ہم تو یہاں بیٹھتے ہیں آپ اور آپ کا

فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَ اَخِيْ

رب جا کر ان سے لڑے، (حضرت) موسیٰؑ (نے ان کا جواب سن کر) کہا اے میرے پروردگار! میرا سوائے اپنی جان کے اور اپنے بھائی کے

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ

کسی پر اختیار نہیں، (اے پروردگار) تو اس فاسق قوم اور ہمارے درمیان جدائی پیدا کردے، اللہ تعالیٰ نے (موسیٰؑ سے) کہا کہ اب وہ (زمین)

ع ۴ ۸ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع

ان پر چالیس سال تک حرام کردی گئی ہے، یہ زمین پر بھٹکتے پھریں گے، پس آپ (ان) فاسقوں (کی حالت) پر غم نہ کیجیے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے اور یہ سمجھایا گیا ہے کہ جب ہم کسی کو اپنا سردار بنالیں تو ہمیں اس کے کہنے پر چلنا چاہیے، ورنہ ہمارا حال بھی بنی اسرائیل جیسا ہوگا، پھر یہ بھی بتادیا کہ بزدلی کرنے سے اپنا ہی نقصان ہے، خدا کا کوئی نقصان نہیں، ہمیں چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں اور ہر کام دلیری سے کریں؛ تاکہ اسلام کا بول بالا ہو اور ہمیں عزت حاصل ہو، بزدل قوم بے موت کے ہر آن مرتی رہتی ہے اور بہادر قوم کبھی مرتی نہیں، بلکہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ قرآن بھی مسلمانوں کو زندہ قوم بنانا چاہتا ہے۔

اُتْلُ تو پڑھ، تو پڑھ کر سنا — قَرَّبَا دونوں نے پیش کیا — قُرْبَانًا قربانی، چڑھاوا، نیاز — تُقُبِّلَ قبول کی گئی

لَاَقْتُلَنَّ میں ضرور قتل کروں گا، جان سے مار ڈالوں گا — بَسَطْتَ تو بڑھائے، دراز کرے — اَخَافُ میں ڈرتا ہوں

تَبُوْٓاَ تو سمیٹ لے، سر لے — طَوَّعَتْ اچھا سوجھایا، بھلا معلوم ہوا — اَصْبَحَ وہ ہوگیا، بن گیا — غُرَابًا کوا

يَبْحَثُ وہ کریدتا ہے، کریدتا تھا — لِيُرِيَهٗ تاکہ وہ اسے دکھائے — يُوَارِيْ وہ چھپائے، ڈھانک دے — سَوْءَةَ مردہ جسم، لاش

اَعَجَزْتُ کیا میں عاجز ہوگیا ہوں — اُوَارِيَ میں چھپادوں، ڈھانک دوں — مِنْ اَجْلِ وجہ سے — كَاَنَّمَا جیسا کہ

اَحْيَا زندہ کیا، زندہ رکھا — مُسْرِفُوْنَ حد سے گزرنے والے — يُحَارِبُوْنَ وہ لڑتے ہیں، جنگ کرتے ہیں

يَسْعَوْنَ وہ کوشش کرتے ہیں — يُقَتَّلُوْٓا وہ قتل کیے جائیں، مار ڈالے جائیں — يُصَلَّبُوْٓا وہ سولی چڑھائے جائیں

يُنْفَوْا وہ جلاوطن کردیے جائیں — تَقْدِرُوْا تم قدرت حاصل کرو، قابو پاؤ

وقف لازم وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

(اے محمدؐ!) ان لوگوں کو آدمؑ کے دو بیٹوں کی سچی سچی کہانی سنایئے، جب ان دونوں نے (اللہ کے لیے) قربانی پیش کی تو ایک کی قبول کی گئی

وَ لَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ

اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی، اس نے کہا: میں تجھے ضرور جان سے مار ڈالوں گا، (تو نے ضرور کوئی فریب کیا ہے) اس نے کہا (بات تو

النصف اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا

صرف اتنی ہے کہ) اللہ پرہیزگاروں کی (قربانی) قبول کرتا ہے۔ (اور) اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے دست درازی کرے گا (بھی) تو میں

بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ

تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ ہرگز نہیں اٹھاؤں گا؛ کیونکہ میں تو اس اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور میرا تو

اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ۚ

یہ ارادہ ہے کہ تو میرا اور اپنا دونوں کا گناہ اپنے سر پر لے اور دوزخی بنے اور ظلم کرنے والوں کی سزا یہی ہے۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

پس اس کے جی نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا، چنانچہ اس نے اسے قتل کردیا جس سے وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگیا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ قَالَ

پس اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کھود رہا تھا تاکہ اس کو دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے، (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا:

يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ

حیف ہے مجھ پر! میں ایسا کرنے سے بھی گیا گذرا ہوگیا کہ اس کوے کے برابر ہوتا اور اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا، سو بڑا

مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ ۛ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا

شرمندہ ہوا۔اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جو کسی کو بغیر معاوضہ دوسرے شخص کے

بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ مَنْ اَحْيَاهَا

یا بدون فساد کے قتل کرے گا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا، اور جس نے کسی کو (قتل ہونے سے) بچایا تو اس نے گویا تمام

فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۫ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا

انسانون کو بچایا، یقیناً ان کے پاس ہمارے رسول (اسی طرح) ظاہر اور واضح دلیلیں لے کر آتے رہے، مگر اس کے باوجود بھی ان میں

مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ

سے اکثر زمین پر حد سے گزرنے والے ہی رہے۔(وہ یاد رکھیں کہ) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور دنیا میں

وَرَسُوْلَهٗ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ

فساد (پھیلانے) کی کوشش کرتے ہیں (ان کی جزا یہی ہے کہ) ان کو قتل کردیا جائے یا انہیں سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ

اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي

پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا انہیں ملک سے جلا وطن کردیا جائے۔یہ (تو) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت

الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۳۳﴾ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا

میں ان کے لیے بہت (ہی) بڑا عذاب ہے۔مگر وہ لوگ جو کہ تمہارے ان پر قابو پانے سے پہلے (اپنی شرارتوں سے باز آجائیں

عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۴﴾ ع

اور) توبہ کرلیں تو (انہیں معاف کردو) اور یہ جان لو کہ بیشک اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

معانقة ٥ وقف النبی

ع ٥

تفسیر

اس رکوع میں آدمؑ کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا مشہور واقعہ بیان کیا گیا ہے اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے کام اکثر حسد کی وجہ سے ہوتے ہیں، اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص سب سے پہلے کوئی برائی یا گناہ کی بنیاد قائم کرتا ہے تو اس کے بعد جتنے بھی گناہ اس طرح کے ہوتے ہیں ان سب کا عذاب بھی اسے ہوتا ہے، کیونکہ سب سے پہلے اسی نے ایک ایسی مثال قائم کی ہے جس پر دوسروں نے چلنا شروع کیا، پھر بتایا ہے کہ اسی طرح اگر کوئی سب سے پہلے کسی برائی کو روکے گا تو اس کو تمام نیک آدمیوں کا ثواب ملے گا، جو اس کی پیروی کرتے ہوئے لوگوں کو اس برائی سے روکیں گے، اس کے بعد یہود کی بدعادت کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ ہر دفعہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے رہے ہیں اور چونکہ ایسا کرنا ایک طرح اللہ سے یعنی اس کے رسول سے اعلان جنگ ہے؛ اس لیے ایسے آدمیوں کی سزا بیان کی گئی ہے، ان کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صرف ان کی بدکاری اور خدا کے احکام کی خلاف ورزی کی سزا یہیں ختم نہیں ہو جائے گی؛ بلکہ آخرت میں انہیں بہت سخت عذاب دیا جائے گا۔

اخیر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم و کرم کی وجہ سے توبہ بھی قبول کرتا ہے، اس لیے اگر کوئی خلاف ورزی کرنے سے توبہ کر لے تو اللہ اسے بخش دے گا۔

باز آ باز آ ہرانچہ ہستی باز آ ⁂ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

این درگہ ما درگہ نومیدی است ⁂ صدبار اگر توبہ شکستی باز آ

ترجمہ: واپس آجا واپس آجا، تو جیسا بھی ہے واپس آجا ۔ اگر جو کافر، آتش پرست یا بت پرستی میں مبتلا ہے جو بھی واپس آجا
یہ دربار ناامیدی والا دربار نہیں ہے ۔ سو بار بھی اگر تو نے جو توبہ شکنی کی ہے پھر بھی واپس آجا

اِبْتَغُوْا ڈھونڈو	یُرِیْدُوْنَ ارادہ کریں گے، ارادہ کرتے ہیں	سَارِقُ مرد چور
سَارِقَةُ چور عورت	بِمَا كَسَبَا جو کچھ انہوں نے کمایا	نَكَالًا عبرت ناک عذاب
لَا يَحْزُنْكَ نہ رنج دے تم کو	يُسَارِعُوْنَ پیش قدمی کرتے ہیں، جلدی کرتے ہیں	سَمّٰعُوْنَ سننے والے، جاسوسی کرنے والے
اَكّٰلُوْنَ کھانے والے	سُحْتِ حرام، رشوت	فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ پس تجھ کو نقصان نہ پہنچائیں گے
مُقْسِطِيْنَ انصاف پسند لوگ	يُحَكِّمُوْنَكَ حکم بنائیں گے تجھ کو	

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ

اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اللہ کا قرب ڈھونڈتے رہو اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو، تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ۝٣٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

فلاح پاؤ، جتنا کچھ زمین میں ہے وہ سب کافروں کے پاس بلکہ اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ اسے

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٣٦

روز قیامت کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے دینا چاہیں تو یہ ان سے قبول نہ کیا جائے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ
وہ اس بات کی خواہش کریں گے کہ (دوزخ کی) آگ سے نکل بھاگیں لیکن وہ اس سے کبھی نہ نکل سکیں گے کیونکہ اور ان کے لئے (تو)
مُّقِيْمٌ ۝۳۷ وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً ۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا
دائمی عذاب ہے، جو مرد یا عورت چوری کرے تو دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو، ان کے کام کا یہ بدلہ اور سزا
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۳۸ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ
اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ پھر جو اپنے قصور کے بعد (دل سے) توبہ کرے اور نیک چلن بن جائے
اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۹ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی
وَ الْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴۰
بادشاہت ہے وہ جسے چاہے عذاب (میں مبتلا) کرے اور جسے چاہے بخش دے، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
اے محمدؐ! جو لوگ کفر میں دوڑ دوڑ کر گرتے ہیں وہ آپ کو مغموم نہ کریں (خواہ وہ) اس گروہ میں سے ہو جس نے اپنی زبان
بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ مع
سے کہا کہ ایمان لائے مگر ان کے دل یقین نہیں لائے، یا اس گروہ میں سے جو یہودی ہیں یہ لوگ غلط بات سننے کے عادی ہیں
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ
اور ان لوگوں کے جاسوس ہیں جو اب تک آپ کے پاس نہیں آئے، وہ کلمات کے اصلی موقع کو چھوڑ کر انہیں متغیر کردیا کرتے ہیں
يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ
اور کہتے ہیں کہ اگر تم کو (محمدؐ سے) وہی (حکم) ملے (جو ہم کہتے ہیں) تو قبول کرلینا اور نہیں ملے تو احتیاط رکھنا، (اے محمدؐ) جسے اللہ بلا
اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ
میں مبتلا رکھنا چاہے تو اس کے لیے آپ اللہ سے کچھ نہیں کرسکتے یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ پاک نہیں
قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖۚ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۴۱ سَمّٰعُوْنَ
کرنا چاہتا، ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ یہ لوگ غلط باتوں کے سننے کے عادی
لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ
ہیں بڑے حرام کھانے والے ہیں، اب اگر یہ لوگ آپ کے پاس آویں تو (خواہ) آپ ان میں فیصلہ کردیجئے یا ان کو ٹال دیجئے
وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ
اگر آپ ان کو ٹال (ہی) دیں تو ان کی مجال نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر پہنچا سکیں۔ اگر آپ فیصلہ کریں تو ان میں انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ

فیصلہ کریں، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے، وہ آپ سے انصاف کیوں کرانا چاہتے ہیں؛ حالانکہ ان کے پاس

التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾ ع ۶/۱۰

جو توریت ہے اس میں (تو) اللہ کا حکم (موجود) ہے پھر اس کے بعد ہٹ جاتے ہیں اور لوگ ہرگز اعتقاد والے نہیں۔

تفسیر

اس پورے رکوع میں حکومت الٰہی کا بیان ہے اور اللہ تعالیٰ کا وسیلہ پکڑنے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے کا ذکر ہے اور دوزخ کے عذاب اور چوری کی سزا کا بھی بیان ہے پھر یہود کی شرارتوں کا ذکر ہے اور اس بات کو صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ اگر دنیا کی ساری نعمت بھی عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیے دی جائے تب بھی ایک منٹ کے لیے دوزخ کے عذاب سے رہائی نہیں ہو سکتی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کو کہا گیا ہے۔

اَحْبَار علمائے ملت، جمع حبر کی۔ اِسْتُحْفِظُوْا وہ محافظ ٹھہرائے گئے تھے۔ عَيْنِ آنکھ۔ اَنْفِ ناک۔ اُذُنَ کان، گوش۔
سِنَّ دانت۔ جُرُوْحَ زخموں (جرح کی جمع)۔ تَصَدَّقَ معاف کردے۔ مُهَيْمِنًا نگہبان۔
شِرْعَةً راستہ، شریعت۔ مِنْهَاجًا زینہ، سیڑھی، طریق۔ لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ تم کو آزمائیں۔ يَفْتِنُوْكَ فتنہ میں ڈالیں گے تجھ کو۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ

بلاشبہ توریت ہم نے نازل کی، اس میں ہدایت اور روشنی ہے، انبیاء جو (خدا کے) مطیع تھے اسی کے مطابق یہودیوں، خدا والوں

اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ

اور علماء کو حکم دیتے رہے، اس لیے کہ اللہ کی کتاب ان کو یاد کرادی گئی تھی اور وہ اس کے

شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ

محافظ تھے، (اے یہود!) تم لوگوں سے نہ ڈرو، مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے میں ناچیز فائدہ حاصل نہ کرو، اور جو اللہ کی

يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ

اتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہیں دیتے وہ کافر ہیں۔ اور ہم نے یہودیوں کے لیے توریت میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ

بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ

جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت،

وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ

اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم پھر جو کوئی شخص اس کو معاف کردے تو یہ اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہوگا اور جو کوئی (بھی) خدا

اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ

کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ (ہیں جو) ظلم کرنے والے ہیں۔ اور انہیں (پیغمبروں) کے نقش قدم پر

بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۖ وَ اٰتَيْنٰهُ

ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ کو اس حالت میں بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل (کی کتاب یعنی) توریت کی تصدیق فرماتے تھے اور ہم نے ان کو

الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى

انجیل دی، جس میں ہدایت ہے اور روشنی اور وہ بھی اس توریت کی جو اس کے پہلے سے تھی، تصدیق کرتی ہے اور پرہیزگاروں کے لیے

وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۗ وَ مَنْ

(اس میں) رہنمائی اور نصیحت ہے۔ اور انجیل والوں کو چاہیے کہ اللہ نے جو کچھ اس میں نازل فرمایا ہے اس کے مطابق وہ حکم دیتے اور جو

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

کوئی (بھی) اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا وہی فاسق ہے۔ (اے محمدؐ!) اور ہم نے آپ پر بھی کتاب برحق اتاری ہے

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ

جو ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس کے پہلے سے ہیں اور ان کی محافظ (بھی) ہے، سو چاہیے کہ آپ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے

اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۗ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ

مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں اور جو سچائی آپ کے پاس آچکی ہے اس کو چھوڑ کر لوگوں کی خواہشوں کی پیروی مت کرو، تم میں

شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ۗ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ

سے ہر گروہ کے لیے ہم نے شریعت اور (خاص) طریقت ٹھہرا دی ہے، اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اپنے

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ اِلَى اللّٰهِ

دیئے ہوئے احکام میں تمہیں آزمانا چاہتا ہے، پس (اے مسلمانو!) تم نیک کاموں کی طرف ایک دوسرے سے بڑھنے میں کوشش کرو

مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾ ۙ

کہ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے پس تم جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہو وہ تمہیں بتادے گا (کہ ان کی حقیقت کیا ہے؟

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ

(اے محمدؐ!) اور اللہ نے جو کتاب اتاری ہے اسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے اور آپ ان کی طرف

وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۗ فَاِنْ تَوَلَّوْا

سے ہوشیار رہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ حکم خدا نے آپ کی طرف اتارا ہے اس کے کسی حکم (کی تعمیل) میں آپ کو ڈگمگا دیں، اگر یہ (پھر) نہ مانیں

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ۗ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

تو جان لو کہ اللہ کو یہی منظور ہے کہ ان کے گناہوں کی کچھ سزا ان کو دے اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بہت سے انسان نافرمان ہیں،

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۗ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع ۷ ۱۱

کیا یہ (زمانہ) جاہلیت کا حکم ڈھونڈتے ہیں، حالانکہ یقین والوں کے لیے اللہ سے اچھا حکم دینے والا کون ہے؟

تفسیر

اس پورے رکوع میں بھی حکومت الٰہی کا بیان ہے اور آسمانی قوانین کے ذریعہ ہر مقدمے کا فیصلہ کرنے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے اور صاف لفظوں میں کہہ دیا گیا ہے کہ جو شخص قرآن کے احکام کے خلاف کرے گا وہ کافر ہے، وہ ظالم ہے، وہ فاسق ہے، دنیا کی حکومتوں میں عدالتوں کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب نفس کی خواہشات پر ہو رہا ہے، اس لیے اس جماعت کی سخت ضرورت ہے جو حکومت الٰہی کا مطالبہ کرنے والی ہو اور قرآن مجید سے پہلے جو آسمانی قوانین نازل ہوئے ان سب کا محافظ قرآن مجید کو ثابت کرے؛ اس لیے قرآن مجید جمیع اقوام عالم کے لیے رہنما اور قابل قبول ہے۔

یَتَوَلَّهُمْ ان کو دوست بنایا　اَسَرُّوْا چھپاتے ہیں　یَرْتَدَّ مرتد ہو گیا　اَذِلَّةٍ نرمی کرنے والے　اَعِزَّةٍ سختی کرنے والے
لَوْمَةَ ملامت　لَآئِمٍ ملامت کرنے والا　یَتَوَلَّ دوست رکھے　حِزْبَ گروہ

وقف لازم وقف غفران / وقف منزل عند البعض

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ
مومنو! تم یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں،
بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾
اور تم میں سے جو کوئی انہیں دوست بنائے گا وہ انہیں میں سے ہوگا بیشک بے انصاف لوگوں کو اللہ راہ راست نہیں دکھاتا۔
فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤی
(اے محمدؐ!) آپ دیکھو گے جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے وہ ان لوگوں کی طرف جانے میں جلدی کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم
اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا
ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی حادثہ نہ پڑ جائے، تو یقین کرو کہ اللہ تمہیں (کامل) فتح دے گا یا اپنی طرف سے کوئی خاص حکم تو اس وقت
عَلٰی مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
یہ لوگ اس بات پر شرمندہ ہوں گے جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہے۔ اور مسلمان لوگ کہیں گے: کیا یہ وہی لوگ ہیں جو
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا
بڑے مبالغہ سے اللہ کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ان لوگوں کی ساری کارروائیاں اکارت گئیں اور (آخر کار) تباہ
خٰسِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ النصف
و نامراد ہو (کر رہ) گئے۔ مسلمانو! تم میں سے جو کوئی (بھی) اپنے دین سے پھر جائے گا تو قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کردے گا
یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی
جس سے ان کو (اللہ کو) محبت ہوگی اور ان کو اللہ سے محبت ہوگی، مسلمانوں کے ساتھ (نہایت) نرم (اور جھکے ہوئے) ہونگے (لیکن)
الْكٰفِرِیْنَ ؗ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ
کافروں کے ساتھ (نہایت) سخت ہونگے، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے

اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَ اللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ

جسے وہ چاہتا ہے دے دیتا ہے، وہ بڑی ہی وسعت والا اور جاننے والا ہے، (مسلمانو!) تمہارا رفیق (و مددگار تو بس) اللہ ہی ہے اور اس کا رسول

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللهَ

اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں، (جن کا شیوہ یہ ہے کہ) نماز پر قائم ہیں زکات دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں، اور وہ (بھی) جو اللہ

وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع ٨ ١٢

اور اس کے رسول اور ایمان والوں کا دوست ہو کر رہے گا، (بلاشبہ وہ اللہ کا لشکر ہے اور) بے شک غلبہ اللہ کے لشکر کو ہے۔

تفسیر

دوسری قوموں خصوصاً یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کی حکمت یہ بتلائی گئی ہے کہ ان کی دوستی کرو گے تو تم بھی انہیں میں سے ہو جاؤ گے، یعنی وہ عزت جو تمام دنیا پر حکمرانی کرتی ہے، باقی نہ رہے گی اور وہ توحید پرستی اور دین و دنیا دونوں کے ساتھ چلنا جو تمہارے ساتھ مخصوص ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔ قرآن مجید ایمان والا بناتا ہے اور ایمان باقی رہنے کی باتیں بھی ساتھ ہی ساتھ بیان کرتا ہے اور اس رکوع میں اس ایمان والی قوم کے پیدا ہونے کی غرض کو بھی سمجھا دیا گیا ہے اور فرمادیا گیا ہے کہ اگر تم اپنے پیدا ہونے کی غرض کو پورا نہیں کرو گے تو تم کو مٹا کر تمہاری جگہ پر اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے گا جو اللہ سے محبت کرے گی اور اس کی یہ شان ہوگی کہ اللہ اس سے محبت کرے گا، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان والا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور یہ بالکل صحیح ہے کہ جسے اللہ کی محبت ہوگی وہ دونوں جہاں کی محبت سے آنکھ بند کرلے گا، پھر یہ بڑا مرتبہ ہے کہ وہ اللہ کا محبوب ہو جائے گا۔ اس آیت شریفہ میں عزت اور ذلت کا بھی فیصلہ فرما دیا گیا ہے اور یہ بڑا اچھا معیار ہاتھ آ گیا کہ اگر ہم اپنے کو مومن کہتے ہیں تو دیکھ لیں کہ ہم عزت والے ہیں یا نہیں؟ اس آیت شریف میں کسی ملامت اور کسی قسم کے اندیشے سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے روکنے کو منع کیا گیا ہے اور اس کو ایمان والوں کی صفت میں داخل کر دیا گیا ہے، پھر اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل فرما دیا گیا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

هُزُوًا مذاق، ہنسی	لَعِبًا کھیل	نَادَيْتُمْ آواز دی تم نے
تَنْقِمُوْنَ تم بدلہ لیتے ہو	مَغْلُوْلَةٌ بندھے ہوئے	يَدٰهُ اس کے دونوں ہاتھ
مَبْسُوْطَتٰنِ دونوں کھلے ہوئے	اَلْقَيْنَا ڈال دی ہم نے	اَوْقَدُوْا آگ بھڑکاتے ہیں
اَطْفَاَهَا بجھا دیا اس کو	يَسْعَوْنَ پھیلاتے ہیں	

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ

مسلمانو! یہود اور نصاریٰ اور کفار (مکہ) میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے

اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾

تم انہیں اپنا رفیق (اور مددگار) نہ بناؤ اور (صرف) اللہ (ہی) سے ڈرو، اگر (فی الحقیقت) تم ایمان رکھنے والے ہو۔

وَ اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾

جب تم نماز کے لیے (لوگوں کو) بلاتے ہو تو یہ لوگ اسے ہنسی اور کھیل بناتے ہیں اور یہ اس لیے ایسا کرتے ہیں کہ یہ گروہ بے عقل ہے۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

(اے محمدؐ!) آپ کہہ دیجیے کہ اے اہل کتاب تم ہم میں کون سی بات معیوب پاتے ہو اس کے سوا کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں

وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٥٩ قُلْ هَلْ

اور اس (کلام) پر جو ہم پر نازل ہوا ہے اور (ہم سے) پہلے بھی نازل ہو چکا ہے اور تم میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ (اے محمدؐ!) کہہ دو کہ کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ

میں تمہیں بتلاؤں کہ اللہ کے حضور میں پاداش ملنے میں کون بدتر ہے زیادہ ، وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور اپنا غضب اتارا

وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ

اور ان میں سے کتنوں ہی کو بندر اور سور اور شیطان کا بندہ بنا دیا ، یہی وہ لوگ ہیں جو سب سے بدتر درجے میں ہیں اور سب سے زیادہ

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ

سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے۔ (مسلمانو!) منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہم مومن ہیں'' حالانکہ کافر آتے ہیں

قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١ وَ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ

اور کافر ہی جاتے ہیں اور اللہ ہی خوب جانتا ہے اس چیز کو جو (نفاق) وہ چھپائے ہوئے ہیں۔ اور آپ ان میں بہت سے آدمی ایسے دیکھتے ہیں

فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢ لَوْ لَا

جو دوڑ دوڑ کر گناہ اور ظلم اور حرام خوری پر گرتے ہیں ، (اور) واقعی ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔ ان کے مشائخ

يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ

اور علماء جھوٹ بولنے اور لقمہ حرام کھانے سے انہیں باز کیوں نہیں رکھتے؟ ضرور وہ

مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝٦٣ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا

برا کرتے ہیں۔ یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا ہاتھ بند ہو گیا ہے ، خود ان کے ہاتھ بند ہیں ، اس کہنے پر ان پر لعنت

بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا

کی گئی ہے ، بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں ، وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ

مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

آپ پر نازل ہوا ہے ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھا دے گا ، ہم نے ان میں روز قیامت تک کے لیے عداوت اور کینہ

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ

ڈال دیا ہے۔ جب کبھی یہ لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد کرتے

فَسَادًا ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٤ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

پھرتے ہیں ، حالانکہ اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ، اہل کتاب اگر ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے

لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا

تو ہم ان سے ان کی برائیاں دور کر دیتے اور نعمت سے بھرے باغوں میں ان کو داخل کرتے اور اگر وہ توریت اور انجیل اور ان صحیفوں پر

التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ

جو ان کے رب نے ان پر اتارے قائم رہتے تو ضرور (ایسا ہوتا کہ) ان کے اوپر سے بھی اور ان کے قدموں کے نیچے سے بھی انہیں روزی

ع ۹ ۱۴ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ ع

ملتی، ان میں سے کچھ لوگ میانہ رو ہیں لیکن زیادہ تر (ایسے ہی ہیں کہ) جو کچھ کرتے ہیں وہ برائی ہی برائی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں ان لوگوں سے بھی دوستی کرنے کو منع کیا گیا ہے جنھوں نے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے، غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ جو قرآن مجید کی خلاف ورزی کرتا ہو خواہ وہ کوئی بھی ہو سب اس لائق ہیں کہ ان سے کنارہ کشی کی جائے، پھر جن قوموں نے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی اور ان کو جو سزا ملی اس کا بیان ہے اور ان کے درویش اور عالموں کا ذکر کر کے عبرت آموز سبق دیا گیا ہے؛ تاکہ کہیں مسلمانوں کے عالم اور درویش ایسے ہی نہ ہو جائیں پھر اللہ تعالیٰ کی شان میں بے پروائی کرنے والوں کی سزا کا بیان ہے، یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ یہ سب دنیا میں فساد پھیلانے والے ہیں اور یہ لوگ وہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا؛ اس لیے جب کبھی لڑائی کی آگ روشن کریں گے اللہ تعالیٰ اس کو بجھا دے گا، اخیر میں یہود اور نصاریٰ کے بارے میں ہے کہ یہ توریت اور انجیل کے نام لیوا تو ہیں؛ لیکن اس کے احکام پر نہیں چلتے۔ اسی سے سمجھ لینا چاہیے کہ جو مسلمان قرآن مجید کا صرف نام لیوا ہے اور اس کے احکام پر نہیں چلتا ہے اس کی بھی حالت یہود و نصاریٰ جیسی ہے۔

دنیا کو مسکن اور کھیل بنا لینا یہی ہو سکتا ہے کہ نام تو دین کا لیا جائے؛ لیکن چلا جائے ماوشما کی خواہشات پر۔ کہا تو جائے اپنے کو مسلمان؛ لیکن اسلام سے روز و شب کے مشاغل میں دور کا بھی تعلق نہ ہو، ان سب کے لیے معیار صرف قرآن ہے، اگر ایک شخص سب سے الگ ہو کر صرف کتاب اللہ کو سامنے رکھے اور خلق اللہ کا مطالعہ کرے تو اس کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ قرآنی دنیا کچھ اور ہے اور انسانی دنیا کچھ اور۔ اسی طرح اپنے ظاہر و باطن کے عیب و صواب کو بھی قرآنی آئینہ میں اچھی طرح ملاحظہ کیا جا سکتا ہے اور جس کو خدا توفیق دے وہ اس کو سنوار بھی سکتا ہے۔

بَلِّغْ تو پہنچا، تو تبلیغ کر — بَلَّغْتَ تو نے تبلیغ کی، تو نے پہنچایا — رِسَالَتَهٗ اس کی بھیجی ہوئی وحی، یا بھیجا ہوا حکم

يَعْصِمُ وہ بچائے گا، وہ محفوظ رکھے گا — لَسْتُمْ تم نہیں ہو — لَيَزِيْدَنَّ ضرور زیادہ کرے گا، ضرور بڑھائے گا

حَسِبُوْٓا انہوں نے گمان کیا — عَمُوْا وہ اندھے ہو گئے — صَمُّوْا وہ بہرے ہو گئے — ثَالِثُ تیسرا

لَيَمَسَّنَّ ضرور وہ ان کو لگے گا — اُمُّهٗ اس کی ماں — صِدِّيْقَةٌ سچی ایماندار عورت — يُؤْفَكُوْنَ وہ بھٹکتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا

(اے محمدؐ!) جو آپ کی طرف آپ کے پروردگار نے اتارا ہے اس کی تبلیغ کیجیے اور اگر آپ نے (ان قرآنی احکام کی تبلیغ) نہیں کی تو (گویا)

بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

آپ نے اپنی رسالت (کے فرض) کو ادا نہیں کیا اور اللہ آپ کو لوگوں (کے ضرر) سے محفوظ رکھے گا۔ اور بلاشبہ اللہ کافروں کو ہدایت

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ

نہیں دیا کرتا، (اے محمدؐ! ان اہل کتاب سے) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب جب تک تم توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف

وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

سے نازل کیا گیا ہے اس پر عمل نہیں کروگے اس وقت تک تمہارے اعمال کی کوئی وقعت نہیں اور جو (قرآن) آپ کے پاس آپ کے

مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ

پروردگار کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے وہ ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کی ترقی کا سبب بن جاتا ہے تو ان کافروں (کی حالت) پر آپ

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰى

افسوس مت کیجئے۔ یقیناً ان لوگوں میں سے جو اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور صابئین میں سے (بھی) جو (بھی)

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

ٹھیک ٹھیک اللہ پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن پر (بھی) اور (ایمان لانے کے بعد) اچھے عمل کرے گا اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوگا

وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ

اور نہ ہی اسے کسی قسم کا غم ہوگا۔ ضرور ہم نے (ایسا ہی) عہد بنی اسرائیل سے (بھی) لیا تھا اور ہم نے ان کی طرف رسول بھیجے

كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا

مگر جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس ایسے احکام لے کر آیا جو ان کی مرضی کے مطابق نہیں تھے تو بعض پیغمبروں کو انہوں نے جھٹلایا

وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ ۗ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا

اور بعض کے تو جان سے مارنے کے درپے ہوگئے۔ اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ان کا ایسا کرنا کوئی فتنہ و فساد کا باعث نہ ہوگا، وہ اندھے

وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا

ہوگئے اور (خدا کے احکام سننے سے) بہرے، پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی مگر پھر بھی اکثر آنکھیں بند ہی کیے رہے اور (احکام سننے سے)

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

بہرے بنے رہے، اور (انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کو اللہ (اچھی طرح) دیکھ رہا ہے، یقیناً وہ لوگ جنہوں نے یہ

قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ

کہا ہے کہ اللہ مریم کا بیٹا مسیح ہی ہے، انہوں نے صریح کفر کیا اور مسیح نے (یہ) کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! ایک اللہ کی عبادت کرو جو کہ

رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ

میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے اور جو بھی اللہ کا کوئی شریک بنائے گا، اللہ اس پر (اپنی) جنت حرام کردے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہوگا

ثلثة ارباع

وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ

اور (ایسے مشرک اور) ظالم لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوگا۔ اور انہوں نے بھی جنہوں نے (یہ) کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے،

وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَ اِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ

صریح کفر کیا۔ کیونکہ ایک خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں، اگر اس سے باز نہیں آئیں گے تو ان میں سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ

(ایسے) کافروں کو درد ناک عذاب پہنچے گا۔ اور کیا وہ (اب بھی) اللہ سے رجوع نہیں ہوتے اور اللہ سے مغفرت طلب نہیں کرتے؟

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ

اور اللہ بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے اور مسیح ابن مریم صرف (اللہ کے) ایک رسول ہیں ان سے پہلے (بھی ویسے ہی) کئی رسول گزر چکے ہیں،

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ

اس کی ماں بھی ایک سچی (ایماندار) بی بی تھی، (دونوں انسان تھے۔) دونوں کھانا کھاتے تھے۔ (اے محمدؐ!) دیکھیے ہم اُن کے لیے کس طرح

كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ

(مسیح کے انسان ہونے کی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کررہے ہیں پھر دیکھیے کہ وہ کیسے بھٹکتے جارہے ہیں (اے محمدؐ!) (ان سے) کہہ دیجئے کیا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

تم اللہ کو چھوڑ کر ایسے کی پرستش کرتے ہو جو تمہارے لیے کسی بھلائی یا برائی کا اختیار نہیں رکھتا اور صرف اللہ ہی (ایسا ہے جو) سنتا اور جانتا ہے،

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ

(اے محمدؐ! ان اہل کتاب سے) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تم اپنے دین میں ناحق کام مت کرو اور ایسی قوموں کی (عادتوں کی) پیروی نہ کرو جو

قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ ع ۱۰ / ۱۱ / ۱۴

(تم سے) پہلے گمراہ ہوگئیں اور انہوں نے اوروں کو بھی گمراہ کردیا حقیقت میں وہ سیدھے راستے سے (بالکل) بھٹک گئے تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں رسول خدا کو تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے، اور یہ بتایا گیا ہے کہ تبلیغ کرنے والے کو کسی سے ڈرنا نہیں چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود تبلیغ کرنے والوں کا محافظ ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ تبلیغ اس بات کی کرنی چاہیے کہ اللہ کی ذات واحد ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے، اس کی طرف سے جو کتابیں یا احکام نازل کیے گئے ہیں ان سب کو ماننا بندوں کا فرض ہے، جو بھی ان احکام میں سے ایک کو جھوٹ سمجھے گا یا اس کے خلاف کرے گا وہ کافر سمجھا جائے گا، جیسے کہ یہود اور نصاریٰ جو کئی ایک احکام کو جھٹلاتے ہیں اور خلاف کرتے ہیں، مثلاً اللہ کی وحدانیت کے خلاف نصاریٰ کبھی تو مسیح کو خدا کہتے اور کبھی تین خدا بنا لیتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت مسیح کے انسان ہونے کی دلیل دی گئی ہے۔ پہلی دلیل یہ ہے کہ وہ ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے، خدا کی ماں کوئی نہیں۔ دوسرے وہ عام آدمیوں کی طرح بھوک سے مجبور ہو کر کھاتے پیتے تھے اور خدا کی یہ صفات نہیں، اسے بھوک نہیں لگتی، نہ وہ کھانا کھاتا ہے، آخری آیات میں ان یہود اور نصاریٰ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اس عقیدے سے باز آجائیں اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ یہ جو کچھ کر رہے ہیں پہلی مشرک قوم کی ریس کرتے

ہوئے کر رہے ہیں، ہمیں اس سے بچنا چاہیے اور قرآن کو ہی اپنا رہبر بنانا چاہیے کہ یہی منزل مقصود تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے۔

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے، مسلمان ایک تبلیغی قوم کا نام ہے اور اس قوم کا ہر فرد حق کا مبلغ ہے۔ گویا ایک مسلمان کی بندگی کا اصل مقصد تبلیغ ہے اور دراصل اس سے بہتر کوئی دوسری چیز ہو بھی نہیں سکتی کہ ایک شخص اپنے کو بھی دوزخ کی آگ سے بچائے اور اپنے ابنائے جنس کو بھی اس سے محفوظ رکھے، پھر اس تبلیغ کے اندر دنیا کی حکمرانی کا بھی راز پوشیدہ ہے، کیونکہ اگر حق کو غلبہ رہے گا تو لازمی طور پر حق پرست غالب ہوں گے اور اسی غلبہ کا دوسرا نام عزت کی زندگی اور حکمرانی ہے، تبلیغ ہی وہ چیز ہے جس سے ہر شخص اپنے اپنے فرائض کو یاد رکھتا اور دوسرے کے حقوق پر دست اندازی نہیں کرتا ہے، اخلاق کی درستگی بھی تبلیغ ہی سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے مختلف طریقے ہیں جو موقع بہ موقع کام میں لائے جاتے اور برتے جاتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا، ایک مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد تو تبلیغ ہے جو اس کے رسول سے اس کو ورثہ میں ملا ہے؛ لیکن اگر وہ اس کو نظر انداز کر کے ملازمت و تجارت یہاں تک کہ جاگیرداری و بادشاہت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو سمجھو کہ اپنی زندگی کے اصل مقصد کو فراموش کر چکا ہے اور خدا کے سامنے اس کی دوسری عبادتیں شاید کوئی وقعت نہیں رکھتیں؛ کیونکہ اسی قرآن مجید میں ایک مقام پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک قوم پر صرف اس لیے عذاب کیا گیا کہ وہ خود تو خدا کے نافرمان نہ تھے، مگر دوسرے نافرمانوں کو اس کی نافرمانی سے روکتے بھی نہ تھے؛ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اگر مسلمان قوم بحیثیت مجموعی اسی طرح فرمانبردار بن جائے؛ لیکن تبلیغ کا فرض ادا نہ کرے تو ہم اس کو بھی نافرمانی کہیں گے اور اس کو بھی عتاب و عذاب کا مستحق گردانیں گے۔ بہرحال کہنا یہ ہے کہ تبلیغ قوم مسلم اور فرد مسلم کے لیے سب سے زیادہ اہم فریضہ ہے اور یہی اس کے لیے طغرۂ امتیاز اور اس کی زندگی کا اصل مقصد ہے، باقی جملہ قسم کے دنیاوی مشاغل جو جائز بھی ہیں لوازمات زندگی ہیں نہ کہ مقصد زندگی اور یہ سب امور واضح طور پر قرآن مجید سے ظاہر ہیں۔

اصل تبلیغ کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام کی جان توحید ہے؛ اس لیے حقیقی تبلیغ توحید کی نشر و اشاعت ہے، بندوں کو معبود برحق کے سامنے جھکوانا ہے اور خالق و مخلوق کے رشتہ کو استوار کرنا ہے، یہ بھی قرآن ہی سے ثابت ہے اور اس پر بھی قرآن ہی کا ہر ورق گواہ ہے۔

ہندوستان میں ہندو ہیں جو کروڑوں خدا کی پرستش کرتے ہیں، پس قوم مسلم کے ہر فرد کا پہلا فرض یہ ہے کہ اپنی اس ہمسایہ قوم کو سب سے پہلے حق کی دعوت دے اور اس انداز میں سچائی کو پیش کرے کہ خود ہندو قوم اس کو احسان عظیم سمجھنے پر مجبور ہو، اور مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا خیر خواہ تسلیم کرے۔

اس کے بعد دنیا کی وہ قوم جس کو نصاریٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جو اس زمانہ میں سب پر بھاری ہے اور جس کو اپنی ترقی اور اپنے علوم و فنون پر بڑا گھمنڈ ہے وہ اس بات کی محتاج ہے کہ اسے تثلیث سے باہر لائی جائے اور اس میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو تبلیغ حق ادا کرنا ہے جس کی بجا طور پر خدا کے یہاں جواب دہی ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ جو قوم اپنے کو دنیا کی سب سے بڑی عقلمند سمجھتی ہے اس کی سمجھ میں توحید کا ہی مسئلہ نہ آئے اور لفظوں کے پھیر میں اپنے ضمیر کو عرصہ دراز تک دھوکا دیتی رہے۔ دنیائے اسلام کے مسلمانوں پر لازم ہے کہ نصاریٰ کو تثلیث پرستی سے نکالنے کے لیے جان توڑ کر کوشش کریں؛ لیکن انداز ایسا رہے جو اس قوم کی شایان شان ہو اور اپنی غلطی خود بخود اس کی سمجھ میں آجائے۔

قرآن کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ وہ نوع انسانی کی تخلیق کا جس طرح ایک خاص مقصد متعین کرتا ہے اسی طرح

مسلمانوں کی زندگی کے مقصد کو بھی واضح کرتا ہے، اس لیے قرآن کا پہلا مفاد اسی کو سمجھنا چاہیے کہ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اس کی ہوائے نفس نہ ہو، دنیا کا ماحول نہ ہو۔ ماوشما کی تقلید نہ ہو؛ بلکہ جس نے اس کو پیدا کیا ہے اس کی طرف سے جو مقصد قرار دیا گیا ہے وہی ہو، اور جب یہ ہو جائے گا تو سب کچھ ہو جائے گا، ورنہ الگ الگ کون کونسی بگڑی بنائی جاسکتی ہے۔

لُعِنَ لعنت کیے گئے، ملعون ہوئے	لِسَانِ زبان، کہے کے مطابق	لَا يَتَنَاهَوْنَ نہیں روکتے تھے
يَتَوَلَّوْنَ وہ دوست رکھتے ہیں	سَخِطَ وہ ناراض ہوا	مَوَدَّةً دوستی
قِسِّيسِيْنَ علماء، مشائخ	رُهْبَانًا راہب، درویش	تَفِيْضُ بھر جاتی ہیں
اَلدَّمْعِ آنسو	نَطْمَعُ ہم چاہتے ہیں، ہماری بڑی خواہش ہے	اَثَابَهُمْ ان کو اس نے ثواب دیا

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ

حضرت عیسیٰؑ اور داؤدؑ کی زبان سے وہ اشخاص جو بنی اسرائیل میں سے کفر کرتے آئے ہیں ملعون کیے گئے ہیں، اس کی وجہ یہی

ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝٧٨ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

تھی کہ یہ ان کی نافرمانی کرتے تھے اور (شریعت کی) حد سے گزر جاتے تھے، (اس کے علاوہ اگر) کوئی برا کام کرتے تو ایک دوسرے کو

فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٧٩ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ

منع بھی نہ کرتے تھے (اور) یہ کتنا برا کام کرتے تھے۔ (اے محمدؐ!) آپ دیکھیں گے کہ ان میں سے اکثر کافروں کو (اپنا) دوست بناتے ہیں جو

كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ

(کام) انہوں نے آگے کیلئے کیا ہے وہ بیشک برا ہے اور یہ کس قدر برا ہے جو انہوں نے اپنی جانوں کیلئے تیار کیا ہے، اس سے اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ

هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝٨٠ وَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ

ہمیشہ عذاب میں (مبتلا) رہیں گے۔ اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ اللہ پر اور نبی پر اور اس (کتاب) پر جو ان کے پاس بھیجی گئی (اگر اس پر عمل کرتے) تو ان

اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٨١ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ

کافروں کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں بہت سے فاسق ہیں۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ ان لوگوں میں سے جو مسلمانوں سے دشمنی رکھتے

اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَ لَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

ہیں یہودیوں کو اور مشرکوں کو سب سے زیادہ دشمن پائیں گے اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں:

الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا

وہ مسلمانوں سے زیادہ دوستی رکھنے کے قریب تر ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں ایسے عالم اور درویش صفت آدمی ہیں

وَّ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝٨٢

جو بالکل تکبر نہیں کرتے۔

الربع

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ

اورایسے لوگ جب (بھی) اس (قرآن) کو جو اللہ نے رسول کی طرف اتارا ہے سنیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ اس حق کو پہچان کر ان کی آنکھیں

الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ

آنسوؤں سے بھر جائیں گی اور وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم (اس کتاب پر) ایمان لے آئے ہیں ہمیں (بھی اس قرآن کو سچا اور)

الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ

برحق کہنے والوں میں لکھ دے اور کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور جو حق بات ہم تک پہنچے (اس کو قبول نہ کریں) اور ہماری تو دلی

يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ

خواہش ہے کہ ہمیں ہمارا رب (نیک بخت اور) نیکوکار لوگوں میں شامل کرلے، اللہ ان کے ایسا کہنے کا اجر ان کو ایسی جنت کی صورت میں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

دیں گے جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، اور نیک کام کرنے والوں کی جزاء یہی (ہوسکتی) ہے

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع ۹ / ۱۱

اور جو لوگ کفر کو اختیار کریں اور ہماری آیات کو جھٹلائیں بس یہی لوگ دوزخی بنیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہود اور عیسائی کی خصلتیں بتائی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ یہ پہلے سے ہی انکار کرتے چلے آئے ہیں، حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤدؑ ان کو ملعون کہہ چکے ہیں، دوسری خصلت یہ ہے کہ وہ نیک آدمیوں اور مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں، اس کے علاوہ یہود سب سے بڑھ کر مسلمانوں کے دشمن ہیں، وہ کبھی مسلمانوں سے دوستی نہیں کرسکتے، بعد میں ان عیسائیوں کا حال بتایا گیا ہے، جن میں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہے اور انہیں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے، ہمیں چاہیے کہ ہرگز ہرگز ایسے آدمیوں کو دوست نہ بنائیں جو کہ مسلمانوں کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوں؛ کیونکہ ایسا کرنا گویا خود مسلمانوں سے دشمنی کرنا ہے۔

لَا تُحَرِّمُوْا تم حرام نہ بناؤ	يُؤَاخِذُ وہ پکڑتا ہے یا پکڑے گا	كَفَّارَةٌ اس کا عوض	تُطْعِمُوْنَ تم کھلاتے ہو
حَلَفْتُمْ تم نے قسم کھائی	وَاحْفَظُوْا تم حفاظت کرو	يُوْقِعَ وہ ڈالے گا	

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا

اے مسلمانو! جو پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں (خواہ مخواہ اپنی مرضی سے) حرام نہ بناؤ اور (شریعت کی) حد سے

تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪

نہ گزر جاؤ، بیشک اللہ حد سے گزر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا (اور اگر) تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی سے ڈرو اور اس کی حلال کی

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ

ہوئی چیزیں جو اس نے تمہیں دے رکھی ہیں (مزے) سے کھاؤ (اور اے مسلمانو!) تمہاری فضول قسموں کے متعلق اللہ تمہیں (قیامت

أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ

کے دن) نہیں پکڑے گا، ہاں ان قسموں کے متعلق تمہیں ضرور پوچھا جائے گا جو تم نے سوچ سمجھ کر کھائی ہوں، (اگر کوئی ایسی قسم تم

إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ

نے توڑی ہو) تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کا (کھانا) کھلانا ہے اور کھانا ایسا ہو جیسا کہ اکثر تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا دس مسکینوں

تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۗ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ

کو (پہننے کے) کپڑے دینا یا غلام آزاد کرنا، تم میں سے پس جو (ان کاموں میں سے کسی ایک کے کرنے کی بھی ہمت) نہ پائے تو (اس کے

أَيَّامٍ ۗ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۗ وَاحْفَظُوْٓا أَيْمَانَكُمْ ۗ

لیے) اس کی قسم (توڑنے) کا کفارہ جب اس نے قسم کھائی ہو، تین روزے رکھنا اور (بہتر تو یہی ہے کہ) تم اپنی قسموں کا پورا پورا خیال رکھا

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

کرو (دیکھو) اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے؛ تاکہ تم اس کے شکر گزار (بندے) بنو۔ اے مسلمانو!

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ

شراب (پینا)، جوا (کھیلنا)، بتوں (کے استھانوں پر جانا)، اور پانسہ (پھینک کر چیزیں بانٹنا) سب شیطانی اور ناپاک کاموں میں سے ہیں

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ إِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ

اگر تم فلاح پانا چاہتے ہو تو ان سے بچتے رہو۔ اور شیطان جو کچھ چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تم میں آپس میں دشمنی

الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

اور حسد پیدا کرے اور (بتوں وغیرہ کی طرف مشغول کرکے چاہتا ہے کہ) تمہیں اللہ کے (بتائے ہوئے سیدھے راستے سے)، ذکر سے

وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَأَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا

اور نماز سے غافل کردے، سو کیا (اب بھی) تم (ان چیزوں سے) باز (نہیں) آؤ گے؟ (جبکہ ان کے اندر یہ برائیاں ہیں) اور (دیکھو) اللہ

الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا

اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو اور (صرف اللہ سے) ڈرو، پس اگر (اس کے احکام سے) تم منہ موڑو گے تو (رسول کا کیا ہے)، ہمارے

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ

رسول پر تو (تو صرف اللہ کے احکام) کھول کھول کر سنادینا ہے، ایسے لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہوں اور اور نیک کام کرتے ہوں، اس چیز میں

فِيْمَا طَعِمُوْٓا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا

کوئی گناہ نہیں جس کو وہ کھاتے پیتے ہوں، جبکہ وہ لوگ پرہیز رکھتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں اور نیک کام کرتے ہیں، پھر پرہیز کرنے

وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّأَحْسَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۱۲ ۲

لگتے ہوں اور ایمان رکھتے ہوں، پھر پرہیز کرنے لگتے ہوں اور خوب نیک عمل کرتے ہوں، اور اللہ ایسے نیکوکاروں سے محبت رکھتے ہیں۔

تفسیر

پہلے رکوع میں یہودیوں کی سرکشی کا بیان تھا۔اس رکوع میں مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے کہ وہ بھی ان کی طرح شریعت کی حدوں کو نہ توڑیں اور اپنی مرضی سے کسی چیز کو حرام یا حلال نہ کہیں؛ کیونکہ بعض دفعہ آدمی قسم کھالیتا ہے کہ وہ فلاں چیز نہیں کھائے گا تو اللہ نے ایسی قسموں سے روکا ہے اور ساتھ ہی ایسی قسموں کا کفارہ بتایا گیا ہے، ہمیں چاہیے کہ جہاں تک ہوسکے ایسی فضول قسموں سے پرہیز کریں، اس کے بعد جوا، شراب، پانسہ سے چیزوں کو بانٹنا اور بتوں کے استھانوں پر جانا وغیرہ کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کاموں کے کرنے سے آپس میں دشمنی پیدا ہوتی ہے اور انسان نماز سے اور خدا کی یاد سے غافل ہوجاتا ہے، اس لیے بہرصورت ان سے بچنا چاہیے، سب کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی بھول چوک سے ایسا کام کر بیٹھا ہے تو اسے چاہیے کہ آئندہ پرہیز کرے، اور نیک کام کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے، وہ بہت مہربان اور بخشنے والا ہے وہ ضرور بخش دے گا۔

تَنَالُهٗ پہنچیں اس تک، پائیں اس کو | رِمَاحُ جمع رمح کی نیزہ، برچھیاں | بٰلِغَ پہنچنے والی

عَادَ پھر سے کرے، دوبارہ کرے | يَنْتَقِمُ وہ انتقام لے گا | سَيَّارَةِ سیر کرنے والا مسافر

تُحْشَرُوْنَ تم اٹھائے جاؤ گے، اکٹھے لوٹائے جاؤ گے | يَسْتَوِي برابر ہوگا، مساوی ہوگا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کسی شکار سے تمہارے امتحان کرے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہونچ سکیں گے

وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

(اور یہ آزمائش اس لیے ہوگی) تاکہ اللہ معلوم کرلے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے جو اسکے بعد حد سے گذرے گا تو (یاد رکھو) اس

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ وَمَنْ

کیلئے (نہایت) دردناک عذاب ہے، اے مسلمانو! جب تم (حج کی نیت سے) احرام باندھے ہوئے ہو تو شکار کو (ہرگز) نہ مارو، جو بھی تم میں

قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا

سے جان بوجھ کر (حالت احرام میں) شکار کرے تو اس پر تاوان لازم ہوگا جو کہ مساوی ہوگا اس جانور کے جس کو اس نے قتل کیا ہے، جس کا

عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ

فیصلہ تم میں سے دو معتبر شخص کردیں، بشرطیکہ نیاز کے طور پر کعبہ تک پہونچائی جائے، خواہ کفارہ مساکین کو کھانا دے دیا جائے، خواہ اس

اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ۭ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ۭ

کے برابر روزے رکھ لئے جائیں؛ تاکہ اپنے کئے ہوئے کی سزا چکھے، جو (اس کے حکم کے آنے سے) پہلے ہوچکا، وہ تو اللہ نے معاف کردیا

وَ مَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ۭ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾

اور جو کوئی پھر ایسا کرے گا تو اللہ اس سے (ضرور) انتقام لے گا اور (یاد رکھو) اللہ بڑا زبردست ہے اور (مجرموں سے ضرور) انتقام لینے والا ہے۔

اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّکُمْ وَ لِلسَّیَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ

جب تک تم احرام کی حالت میں رہو تو تم پر خشکی کا شکار حرام ہے، ہاں تمہارے اور (دوسرے) مسافروں کے فائدہ کیلئے دریا کا شکار اور اس کا

الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٩٦﴾ جَعَلَ اللّٰهُ الْکَعْبَةَ

کھانا تمہارے لیے حلال کردیا گیا ہے اور (صرف) اسی اللہ سے ڈرو جسکی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے، اللہ تعالیٰ نے اس عزت والے گھر کعبہ

الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْیَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ

کو لوگوں کے قائم رہنے کا سبب بنایا ہے (اسی طرح) حرمت کے مہینے، نیاز کے جانور اور وہ جانور جن کے گلوں میں قربانی کیلئے پٹے

ذٰلِکَ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ

ڈالے ہوں کو بھی یہ (باتیں اللہ تعالیٰ) اس لیے (بیان کر رہا ہے) تاکہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ جو کچھ زمین میں اور آسمانوں میں ہے

اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ

اس کو اللہ جانتا ہے اور اللہ ہر اک شئے سے اچھی طرح واقف ہے اور تم کو یہ بھی معلوم ہوجائے کہ اللہ بہت سخت عذاب والا ہے اور وہ معاف

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٩٨﴾ؕ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ

کرنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے، رسول کا (جو) فرض (ہے وہ تو) صرف (احکام الٰہی کو کھول کر) پہنچا دینا ہے اور جو تم ظاہر کرتے ہو یا چھپاتے

مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَکْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَکَ

ہو اس کو اللہ اچھی طرح جانتا ہے، (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ (خبیث) ناپاک اور پاک (کبھی) برابر نہیں ہوسکتے خواہ تمہیں ناپاک

ع ١٣ ٢ کَثْرَةُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع

کا زیادہ ہونا اچھا دکھائی دے، اے عقل و ہوش رکھنے والو، اگر فلاح پانا چاہتے ہو تو اللہ سے ڈرو۔

تفسیر

اس رکوع میں احرام کی حالت میں شکار کھیلنے سے منع کیا گیا ہے اور ایسا کرنے والوں کی سزا بیان کی گئی ہے، اس کے ساتھ ہی پانی کے شکار کو جیسے مچھلی وغیرہ ہے احرام کی حالت میں بھی جائز قرار دیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ نے یہ قانون اور حج کے قاعدے اس لیے بنائے ہیں؛ تاکہ لوگوں کا ملاپ ہو اور وہ ایکدوسرے سے فائدہ حاصل کرسکیں، آخری آیت میں حرام کھانے سے روکا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ حلال روزی خواہ کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو حرام روزی سے خواہ بہت ہی زیادہ کیوں نہ ہو ہزار درجہ بڑھ کر ہے، ہمیں چاہیے کہ حلال روزی کی تلاش کریں اور حرام سے بچتے رہیں اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔

اَشْیَآءَ جمع شیء کی چیزیں　تُبْدَلُ بدل دی جائیں　تَسُؤْکُمْ تمہیں بری لگیں　اَصْبَحُوْا ہو گئے

بَحِیْرَةٍ وہ اونٹنی جس کو عرب زمانہ جاہلیت میں اس کے کان پھاڑ کر چھوڑ دیتے تھے اور وہ پانچ بچے جن چکتی تھی

سَآئِبَةٍ وہ معمولی سانڈھ جس سے کوئی کام نہ لیا جاتا اور بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے　یَخَافُوْا وہ ڈریں

وَصِیْلَةٍ وہ اونٹنی جس کے ایک بطن سے دو نر بچے پیدا ہوں، اسے تبرکاً بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے　تُرَدَّ روکی جائے

حَامٍ وہ بوڑھا اونٹ جس کی پشت سے دس نر پیدا ہوتے تو اس پر سواری نہ کرتے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ تم پر اپنی حفاظت لازم ہے
اَهْتَدَيْتُمْ تم نے ہدایت حاصل کی ذَوَا عَدْلٍ عدل والے، عادل مُصِيبَةُ مصیبت، تکلیف
تَحْبِسُونَهُمَا روک لو ان دونوں کو يُقْسِمٰنِ وہ دونوں قسمیں کھائیں اِرْتَبْتُمْ تم شک کرتے
عُثِرَ معلوم ہو جائے اِسْتَحَقَّا مستحق ہو گئے مَا اعْتَدَيْنَا ہم نے زیادتی نہیں کی

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ
اے ایمان والو! تم (فضول) باتوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر تمہیں (ان کا حکم) واضح طور پر بیان کر دیا گیا تو تم برا سمجھنے لگو
وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ
اور (یاد رکھو) نزول قرآن کے دوران اگر پوچھو گے تو وہ ظاہر کر دی جائیں گی، (اس لیے فضول سوالوں سے بچو)، اللہ نے (خود ہی) ان
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا
باتوں سے درگزر کی اور وہ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے اور (دیکھو) تم سے پہلے بھی لوگ ایسی باتیں پوچھتے تھے، پھر (حکم آجانے کے بعد)
كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّ لَا سَآئِبَةٍ وَّ لَا وَصِيْلَةٍ وَّ لَا حَامٍ ۙ
اس حکم سے منکر ہو بیٹھے، (کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو، یاد رکھو) خدا نے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کے بارے میں کوئی حکم نہیں
وَّ لٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا
دیا؛ لیکن جو لوگ کافر ہیں وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں، اور ان میں سے اکثر تو (کوئی) عقل (ہی) نہیں رکھتے، اور جب ان سے کہا جاتا ہے
قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ
کہ قرآن کی رو سے اور رسول کے حکم سے (فیصلہ لینے) آؤ تو کہتے ہیں کہ جس طریقے پر ہم نے باپ دادا کو پایا، وہی ہمارے لیے
اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
کافی ہے (اے محمدؐ! ان سے پوچھئے) چاہے ان کے باپ دادا کچھ جانتے ہی نہ ہوں اور راہ یاب نہ ہوں تو بھی؟ اے ایمان والو! تمہیں اپنی
عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ
جانوں کی حفاظت لازم ہے، اور جب تم سیدھے راہ پر آگئے ہو، تو پھر جو بھٹک گیا ہے، وہ تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچائے گا اللہ ہی کی طرف
جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ
تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ پھر تم جو کچھ کیا کرتے تھے، وہ اس کی تمہیں خبر کرے گا، اے ایمان والو! جب تمہاری موت کا وقت
بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ
آجائے تو وصیت کے لیے تم میں سے دو عادل گواہوں کی شہادت مناسب ہے یا اگر سفر میں ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے تو
مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ
وہ دو غیروں ہی میں سے ہوں تو انہیں نماز کے بعد تک روک چھوڑو، اگر تمہیں شک ہو

تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّ لَوْ

پس وہ اللہ کی قسم کھاکر کہیں کہ ہم اپنی شہادت کسی معاوضہ پر نہیں فروخت کریں گے، خواہ کوئی

كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَ لَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝١٠٦ فَاِنْ عُثِرَ

ہمارا قریبی ہی کیوں نہ ہو اور نہ اللہ کی گواہی چھپائیں گے ورنہ بے شک ہم گنہگاروں میں سے ہوجائیں گے اور اگر یہ معلوم ہوجائے کہ

عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

وہ (جھوٹی گواہی کے سبب) مستحق سزا ہوچکے ہیں تو اور ان کی جگہ دو گواہ ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کا حق پہلے

الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَ مَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ

دو گواہوں نے دبانا چاہا تھا، پس وہ اللہ کی قسم کھاکر کہیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے، اور ہم (گواہی دینے میں) زیادتی

اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠٧ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا

نہیں کرتے، ہم ایسا کریں تو ظالموں سے ہوں گے یہ طریقہ اس بات کے زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہی بالکل ٹھیک وہی دیں، یا وہ اس ڈر سے کہ ان کی

اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝١٠٨ ع

قسمیں دوسرے فریق کی قسموں کی وجہ سے رد نہ ہوجائیں، اور (اے لوگو!) اللہ سے ڈرو اور (اسکے احکام) سنو، اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو کبھی ہدایت نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بیہودہ اور لغو باتوں کے بارے میں سوال کرنے سے روکا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا نے بحیرہ وغیرہ کا حکم نہیں دیا، ان شرکیہ رسوم سے بچنا فرض ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ انسان جب راہ ہدایت پر آجائے تو اسے دوسروں کے ضرر کا اندیشہ نہیں رکھنا چاہیے، ان سے بچتے رہنا چاہیے، اخیر میں وصیت کے متعلق گواہی دینے کا بیان ہے۔

اُجِبْتُمْ تمہیں جواب دیا گیا — عَلَّامُ الْغُيُوْبِ غیب اور راز کی باتیں جاننے والا — اَيَّدْتُّكَ میں نے تیری مدد کی

فَتَنْفُخُ پس جب تو پھونک مارتا ہے — كَفَفْتُ میں نے روکا — جِئْتَهُمْ تو آیا ان کے پاس — اَوْحَيْتُ میں نے وحی کی

مَآئِدَةً دسترخوان — نَاْكُلَ ہم کھائیں — تَطْمَئِنَّ اطمینان پائیں، تسلی پکڑیں — عِيْدًا عید — مُنَزِّلُهَا اتارنے والا ہوں اس کو

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ

(اے لوگو! اس دن کا خیال رکھو) جس دن اللہ تعالیٰ سب رسولوں کو جمع کرکے پوچھے گا، تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا؟ وہ کہیں گے: ہم کو

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١٠٩ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

تو علم نہیں ہے، بیشک تو ہی غیب کی باتوں سے واقف ہے (اور اس وقت کو یاد کرو) جس وقت خدا تعالیٰ عیسیٰ بن مریم سے فرمائے گا:

اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَ عَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۫ تُكَلِّمُ النَّاسَ

میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کی یعنی جب تمہاری روح القدس کے ذریعہ تائید کی اور یہ کہ تم گود میں اور بڑی عمر

فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ۚ وَ اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ

میں لوگوں سے کلام کرتے تھے اور یہ کہ جب میں نے تمہیں کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل، (سب) کا علم سکھایا اور (اس نعمت کو یاد

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا

کرو کہ) جب تم میرے حکم سے گوندھی ہوئی مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر جب اس میں پھونک مارتے تھے تو وہ میرے حکم سے پرندہ

بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَ اِذْ

بن جاتا تھا اور جب تم میرے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے تھے اور جب تم میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے اور (اس

كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ

نعمت کو بھی یاد کرو کہ) جب تم بنی اسرائیل کے پاس معجزات لے کر پہنچے تو میں نے انہیں تم سے (یعنی تمہارے قتل و ہلاک سے) روکا،

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى

پس جو ان میں کافر تھے، انہوں نے اعلان کردیا تھا کہ یہ کھلم کھلا جادو ہے، اور (اس وقت کو یاد کرو کہ) جب میں نے حواریوں کی طرف

الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَ بِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا: (بہت بہتر)، ہم ایمان لے آئے، اور تم گواہ رہنا کہ ہم مطیع ہو چکے ہیں۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب حواریوں نے (یہ) کہا تھا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب یہ کرسکتا ہے کہ ہم پر آسمانوں سے بنا بنایا کھانا

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ

چن کر بھیج دے (تو) عیسیٰ علیہ السلام بولے: خدا سے ڈرو، اگر تم (سچے) مومن ہو، وہ بولے: ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اس خوان میں سے

مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

کھائیں اور ہمارے دل اطمینان پکڑیں اور ہم جان لیں کہ آپ ہم سے (سب کچھ سچ) سچ کہہ رہے ہیں اور پھر اس پر ہم گواہ بنے رہیں۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا

(چنانچہ) عیسیٰ بن مریم نے دعا کی: اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے چنا ہوا دسترخوان نازل کر، تاکہ ہمارے اول و آخر کے لیے

عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

عید قرار پائے اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو اور ہم کو (اچھا) رزق عطا فرما، بیشک تو بہت اچھا رزق دینے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ

خدا تعالیٰ نے (جواب میں) فرمایا کہ (اچھا) میں تم پر اسے نازل (تو) کر رہا ہوں (مگر یاد رکھو) جو اس کے بعد (بھی) تم میں سے کفران

اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع ۱۵ ۵

نعمت کرے گا تو اسے ایسا عذاب دوں گا کہ جہاں بھر میں کسی کو ایسا عذاب نہ ہوا ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن خدا سب رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا کہ تمہیں تمہاری قوم نے کیا جواب دیا تھا، کیا تمہارا کہا مانا یا انکار کیا تو اس دن اگر خدا کے سامنے سرخرو ہونا ہے اور رسول اکرم ﷺ کو خوش کرنا ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ قرآن پر عمل کریں اور اسے سوچ سمجھ کر پڑھیں اور جو خدا کا حکم ہو اسے دل وجان سے قبول کرے، اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے خدا خاص طور پر چند سوالات کرے گا اور انہیں اپنی نعمتیں جتلائے گا۔

اِتَّخِذُوۡنِیۡ مجھے بنالو	اِلٰـهَیۡنِ دو معبود، دو خدا	اَنۡ اَقُوۡلَ کہ میں کہوں	اَمَرۡتَنِیۡ مجھے تونے حکم دیا		
تَوَفَّیۡتَنِیۡ تونے مجھے مارا	تُعَذِّبۡهُمۡ تو ان کو عذاب کرے	عِبَادُكَ تیرے بندے	اِنۡ تَغۡفِرۡ اگر تو بخش دے		

وَ اِذۡ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ ءَاَنۡتَ قُلۡتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوۡنِىۡ وَ اُمِّىَ
اور (اس وقت کا خیال کرو) جب خدا تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم سے کہے گا: کیا تونے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری اماں کو
اِلٰهَيۡنِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ؕ قَالَ سُبۡحٰنَكَ مَا يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اَقُوۡلَ مَا لَـيۡسَ لِىۡ
اللہ کے سوا (دو) معبود بنالو؟ وہ کہیں گے: تیری ذات شریک سے منزہ ہے، مجھے کیا پڑی تھی جو میں ان سے ایسی بات کہتا جس کا مجھے کوئی
بِحَقٍّ‌ ؕ اِنۡ كُنۡتُ قُلۡتُهٗ فَقَدۡ عَلِمۡتَهٗ‌ ؕ تَعۡلَمُ مَا فِىۡ نَفۡسِىۡ وَلَاۤ اَعۡلَمُ
حق نہیں پہنچتا تھا (اور بفرض محال) اگر میں نے کہا (بھی) ہوتا تو تونے جان لیا ہوتا، تو جو کچھ میرے دل میں ہے اسے جانتا ہے، لیکن میں
مَا فِىۡ نَفۡسِكَ‌ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُيُوۡبِ‏ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَاۤ اَمَرۡتَنِىۡ
تیرے راز کی باتیں نہیں جانتا، بے شک تو (ہر طرح کی) غیب کی باتیں جاننے والا ہے، میں نے تو انہیں اسکے سوا کچھ نہیں کہا جس کے
بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبَّكُمۡ‌ ۚ وَكُنۡتُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا مَّا دُمۡتُ فِيۡهِمۡ‌ ۚ
کہنے کا تونے مجھے حکم دیا کہ اسی خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے اور میں جب تک ان میں رہا ان کا گواہ رہا، (اس کی شہادت
فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ كُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِيۡبَ عَلَيۡهِمۡ‌ ؕ وَاَنۡتَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ‏ ﴿۱۱۷﴾ اِنۡ
دیتا ہوں) اور اس کے بعد جب تونے مجھے وفات دی تو ان کا نگران (حال) تو تھا اور تو ہر چیز کو دیکھنے والا ہے، اگر تو انہیں عذاب
تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ﴿۱۱۸﴾
دینا چاہے تو یہ تیرے بندے ہیں (تجھے حق پہنچتا ہے) اور اگر تو انہیں بخش دیتا ہے تو (بھی بجا ہے) تو زبردست اور حکمت والا ہے۔
قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوۡمُ يَـنۡفَعُ الصّٰدِقِيۡنَ صِدۡقُهُمۡ‌ ؕ لَهُمۡ جَنّٰتٌ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ
اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ دن ہے کہ سچوں کو ان کے سچ کا نفع ہوگا، ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہیں،
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ‏ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ
ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، خدا ان سے راضی ہوگا وہ خدا سے راضی ہوں گے یہ کتنی بڑی کامیابی ہے۔ (اے لوگو!) آسمان اور زمین

وقف النبی

ع۲
۵

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِیْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۲۰﴾

اوران کے درمیان کی ہر چیز پر خداہی کی حکومت ہے اور وہ (ان) سب چیزوں پر پورا اختیار رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور عجیب انداز میں نصاریٰ کے باطل عقیدوں پر پانی پھیر دیا گیا ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میدان حشر قائم ہے، جزا وسزا کا معاملہ درپیش ہے اور احکم الحاکمین کی طرف سے فیصلہ ہوا چاہتا ہے، اور معلوم ہو رہا ہے کہ معبود مطلق کے سامنے بڑی سے بڑی ہستی بھی سر عبودیت جھکائے ہوئے ہے، اس سورہ شریف کا خاتمہ حکومت الٰہی کے بیان پر ختم ہوتا ہے۔

آیات: ۱۶۵	۶۔ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۵۵	رکوعات: ۲۰

يَعْدِلُوْنَ برابر ٹھہراتے ہیں	تَمْتَرُوْنَ تم شک کرتے ہو	سِرَّكُمْ تمہارے راز	جَهْرَكُمْ تمہارے علانیہ کام
مُعْرِضِيْنَ روگردانی کرنے والے	اَنْبٰٓؤُا خبریں، جمع نبأ کی	قَرْنٍ زمانہ، صدی	مَكَّنّٰهُمْ قدرت دی ہم نے ان کو
مِدْرَارًا موسلادھار مینہ	ذُنُوْبِ جمع ذنب کی، گناہ	قِرْطَاسٍ کاغذ	فَلَمَسُوْهُ پس چھو لیتے اس کو
لَلَبَسْنَا ہم البتہ پہناتے	حَاقَ آگھیرا، نازل ہوا		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِیْنَ

سب تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور اندھیرا اور اجالا بنایا، پھر بھی اپنے پروردگار کا انکار کرنے والے

كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ

اور چیزوں کو اس کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ خدا وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر (زندگی کا) وقت مقرر کیا، اور دوسرا معین

مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾ وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ

وقت خاص اسی کے (یعنی اللہ ہی کے) نزدیک ہے، پھر بھی تم شک کر رہے ہو اور وہی اللہ آسمانوں میں ہے اور وہی زمین پر، تمہاری راز کی

سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿۳﴾ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ

باتیں اور تمہارے علانیہ کام کا علم رکھتا ہے اور تم جو بھی کرتے ہو اسے جانتا ہے (پھر یہ لوگ ایسے ہیں کہ) خدا کی کوئی ایسی نشانی نہیں آتی

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ

کہ جس سے روگردانی نہ کرتے ہوں، جب بھی ان کے پاس حق کی بات آئی انہوں نے جھٹلایا، تو یہ جس چیز کا مذاق اڑا رہے ہیں اس کے

اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ

بارے میں قیامت کے دن انہیں عنقریب خبر ہوگی، (اے محمدؐ!) کیا ان کفار نے اپنے سے پہلے زمانہ والوں (کے حال) پر

قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا

غور نہیں کیا، انہیں ہم نے زمین پر ایسا جما دیا تھا کہ تم کو ویسا نہیں جمایا اور ہم ان پر آسمان سے موسلادھار بارش برساتے رہے،

وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا

اور ان کی ندیاں بہتی رہتی تھیں، پھر ہم نے ان کے گناہوں کے سبب ان کو ہلاک کرڈالا اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا

اٰخَرِيْنَ ۝٦ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ

کر ڈالا۔ اور(اے محمدؐ!) اگر ہم کاغذوں پر لکھی لکھائی کتاب بھی آپ پر نازل کردیتے اور یہ اپنے ہاتھوں سے اسے چھو(کر، دیکھ بھی

لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٧ وَ قَالُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ

لیتے (کہ ہاں کاغذ ہے)، تو بھی یہ کافر کہتے کہ یہ کھلم کھلا جادو ہے۔ اور(اے محمدؐ!) یہ لوگ (آپ کے بارے میں) کہتے ہیں، اس نبی پر

عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨

کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا گیا، (کہہ دیجئے کہ) اگر ہم فرشتہ نازل کردیتے تو سارا معاملہ طے ہوگیا تھا اور انہیں (ایمان لانے کی)

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩

مہلت (تک) نہ ملتی اور اگر ہم کسی فرشتے کو رسول بناتے تو اسے آدمی ہی بناتے اور اسے لباس بھی وہی پہنائے جو یہ پہنتے ہیں۔

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ

اور(اے محمدؐ!) آپ سے پہلے رسولوں کا (بھی) مذاق اڑایا گیا تھا، پھر جن لوگوں نے ان سے تمسخر کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع

کا وہ تمسخر اڑاتے تھے، (اس لیے آپ ان کی ہنسی کی پرواہ نہ کیجئے)۔

تفسیر

اس سورۃ کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی گئی ہے اور اس کی قدرت اور نشانیوں کا بیان ہے، پھر یہ بتایا ہے کہ جو لوگ چاہیں ان نشانیوں کو دیکھ کر ایمان لا سکتے ہیں؛ لیکن جو ضدی اور ہٹ دھرم ہیں وہ باوجود معجزات دیکھنے کے بھی ایمان نہیں لاتے، اس کے بعد مکہ کے کفار اور مشرکین کے ان سوالوں کا جواب ہے کہ خدا نے لکھی لکھائی کتاب کیوں نہ نازل کردی یا ہماری ہدایت کے لیے فرشتے بھیج دیا ہوتا تو جواب دیا گیا کہ آدمیوں کی طرف آدمی ہی رسول بھیجا جائے گا، اگر فرشتہ بھی بھیجنا ہوتو اسے آدمی ہی کی شکل میں بھیجیں گے۔

مَاسَكَنَ جو بستا ہے جو آرام کرتا ہے | يُطْعِمُ کھلاتا ہے | يُطْعَمُ کھلایا جاتا ہے | اُمِرْتُ مجھے حکم دیا گیا ہے

عَصَيْتُ میں نافرمانی کروں | يُصْرَفْ ٹل گیا، ہٹ گیا | يَمْسَسْكَ تجھے پہنچے | قَاهِرُ غالب، زبردست

اَيُّ کونسی | لِاُنْذِرَكُمْ تاکہ میں تمہیں ڈراؤں | بَرِيْٓءٌ بری

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُلْ

(اے محمدؐ ان سے) کہیے: زمین میں چلو پھرو پھر دیکھو کہ (تم سے پہلے) جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا، آپ (ان سے) پوچھئے:

لِمَنْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ ۖ قُلْ لِلّٰهِ ۚ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۚ

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے؟ (پھر) بتا دیجئے ، اللہ کی ملکیت ہے،اس نے اپنے ذمہ رحمت لی ہے (اسی لیے جلد عذاب

لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ اَلَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ

نہیں کرتا)ہاں قیامت کے دن جس میں شک نہیں وہ تمہیں ضرور جمع کرے گا (پھر)جن لوگوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہنچایا ہے

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَ لَهُ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَ النَّهَارِ ۚ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ

وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور (دیکھو) جو چیزیں رات میں اور دن میں رہتی ہیں، اسی کی ہیں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (اے محمدؐ ان

أَغَيْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ هُوَ يُطْعِمُ وَ لَا يُطْعَمُ ۗ

سے) پوچھئے: کیا میں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے خدا کے علاوہ (کسی اور) کو (اپنا) حامی بنالوں؟ حالانکہ وہی کھانے کو دیتا ہے

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَ لَا تَكُونَنَّ مِنَ

اور اسے کھانے کو کوئی نہیں دیتا (پھر) کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے (اس کا) تابعدار بنوں اور (اے محمدؐ!)

الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾

آپ مشرکوں کا ساتھ نہ دیجئے، آپ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو (اس) بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں (جو

مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَ إِنْ

ضرور آکر رہے گا) تو جس سے اس دن (عذاب) ٹل گیا تو اس پر (گویا) خدا کی رحمت ہوئی اور وہ کھلم کھلا کامیابی ہوگی اور (اے محمدؐ!) اگر

يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۚ وَ إِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ

آپ کو کوئی تکلیف پہنچے تو خدا کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچے تو (یہ اس کی عنایت ہے اور) وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَ هُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ قُلْ

قدرت رکھتا ہے۔اور وہ اپنے بندوں پر (ہر طرح کا) غلبہ رکھتا ہے اور وہ حکمت والا ، (ہر چیز کی) خبر رکھنے والا ہے۔ (اے محمدؐ!) آپ

أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۚ قُلِ اللّٰهُ ۚ شَهِيدٌ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ

(مشرکوں سے) پوچھئے کہ گواہی کے لیے کون سی چیز بڑی ہے؟ (پھر) کہئے کہ میرے اور آپ کے درمیان اللہ گواہ ہے (اسی کی گواہی بس

وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ

ہے)اور میری طرف یہ قرآن بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے؛ تاکہ میں تمہیں اور جسے بھی یہ پہنچے اس کے ذریعہ ڈراؤں ، کیا تم اس بات کے

لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً أُخْرٰى ۚ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا

قائل ہو کہ خدا کے ہوتے ہوئے کوئی اور معبود بھی ہے ، کہئے: میں (تو اس بات کا) قائل نہیں ہوں (اے محمدؐ ان کو) سمجھا دیجئے کہ

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ

وہ اللہ تو ایک معبود ہے (اور بس) اور میں ان سے بری ہوں جو تم (خدا کے ساتھ اوروں کو) شریک ٹھہراتے ہو، اہل کتاب (تو) اس (رسول اللہ اور قرآن

ع ٢ / ٨ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع

مجید) کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہوں، مگر جنہوں نے اپنی ذات کو (ہٹ دھرمی کر کے) نقصان پہنچایا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

تفسیر

شروع میں سیر و سیاحت کا حکم ہے اور تباہ شدہ قوموں کی بستیاں اور ان کی کھنڈرات و آثار دیکھ کر ان سے عبرت حاصل کرنے کا حکم ہے، حقیقت میں قرآن مجید نے دوسری قوموں کے جو حالات سنائے ہیں وہ ہماری تنبیہ کے لیے ہیں اور بعض وقت تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارا ہی حال ہے:

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں ٭ گفتہ آید در حدیث دیگراں

ترجمہ: کیا ہی اچھی بات ہے کہ محبوبوں کو باتیں دوسروں پر ڈال کر کہی جاتی ہے۔

امت محمدؐ کی یہ شان ہے کہ سب کچھ کہنا مقصود اسی کے لیے ہے؛ تاکہ ہم خبردار رہیں پھر اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر مہربانی کو لازم قرار دے لیا ہے۔ حدیث میں ''تخلقوا باخلاق اللہ'' ہے، اس لیے ہمیں بھی مخلوق سے رحم و مہربانی سے پیش آنا چاہیے، اخیر میں توحید پر ثابت قدم رہنے اور شرک سے باز آنے کا حکم ہے، پھر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اہل کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا تو مانتے تھے؛ لیکن بعض خواہشات کی بناء پر ایمان نہ لاتے تھے۔

تَزْعُمُوْنَ تم گمان کرتے تھے	فِتْنَتُهُمْ ان کا فتنہ، ان کا حیلہ	اَكِنَّةٌ پردے
اَنْ یَّفْقَهُوْهُ یہ کہ اسے سمجھیں	وَقْرًا وزن، بوجھ	اَسَاطِیْرُ کہاوتیں
یَنْئَوْنَ دور رہتے ہیں	وُقِفُوْا کھڑے کیے جائیں گے	بَدَا ظاہر کیا
لَعَادُوْا البتہ مڑ آتے، ضرور کرتے	مَبْعُوْثِیْنَ دوبارہ زندہ ہونے والے	

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾

بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتا ہو اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتا ہو، یہ یقینی بات ہے کہ ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔

وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَیْنَ

اور (اے محمدؐ! انہیں اس وقت سے ڈرائیے کہ) جب ہم سب کو جمع کرلیں گے پھر شرک کرنے والوں سے کہیں گے: کہاں ہیں وہ

شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا

تمہارے شرکاء جن کے بارے میں تمہارا گمان تھا (کہ وہ ہمارے شریک ہیں تو) پھر انہیں (اور) کوئی حیلہ نہیں سوجھے گا، بس یہی کہیں گے:

وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓی

اے ہمارے پروردگار! ہمیں تیری قسم! ہم تو مشرک تھے ہی نہیں۔ ذرا دیکھئے اپنے خلاف ہی کیسا جھوٹ بک رہے ہیں اور جو (دنیا میں) خدا

اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ

پر افترا کرتے تھے وہ (آج کے دن) ان سے غائب ہوگئے اور (اے محمدؐ!) ان میں سے بعض (بظاہر) آپ کی طرف کان لگا کر (قرآن) سنتے ہیں:

وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا

حالانکہ ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں کہ وہ اسے سمجھ نہیں سکیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے رکھی ہے اور اگر وہ لوگ تمام

كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

دلائل کو دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گےاور حال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں تو جھگڑنے لگتے ہیں اور یہ کافر کہتے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ

ہیں: یہ قرآن تو بس اگلوں کی کہاوتیں ہیں اور وہ قرآن (سننے) سے (خود بھی) باز رہتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس سے دور رکھتے ہیں

وَ يَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَ اِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَ لَوْ تَرٰٓى

(کہ سن نہ سکیں) اور حالانکہ یہ (اس طرح) اپنی ہی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں مگر سمجھتے ہی نہیں ہیں، (اے محمدؐ!) ذرا اس وقت کا خیال

اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ

کیجئے کہ جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے تو چیخیں گے: اے کاش! ہمیں لوٹا دیا جائے، (اے کاش!) ہم نے اپنے رب کی

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا

نشانیاں نہ جھٹلائی ہوتیں (اے کاش!) ہم ایمان لانے والوں میں سے ہوتے (کہ اس عذاب سے بچ رہتے)، (نہیں ایسا نہیں) بلکہ جس چیز

كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا

کو وہ اس سے قبل دبا دیا کرتے تھے وہ ان کے ساتھ آگئی (اس لئے یہ کہہ رہے ہیں) اور اگر انہیں دوبارہ (زمین پر) بھیج دیا جائے تو پھر وہی

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ قَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا

باتیں کریں گے جن سے باز رہنے کو کہا جائے گا اور یقیناً یہ جھوٹے ہیں (اس لیے ڈال دو دوزخ میں) اور (اے محمدؐ! ان مشرکین میں سے

حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ

بعض) کہتے ہیں کہ (اجی) ہماری تو یہی دنیا ہی زندگی ہے اور (کچھ نہیں)، دوبارہ نہیں اٹھنا ہوگا، (اے کاش!) آپ ان کا حال دیکھتے کہ انہیں

وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى

اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا تو اللہ کہے گا: کیا یہ (سب کچھ) سچ نہیں (کہ تم دوبارہ زندہ ہو کر ہمارے سامنے پیش ہوئے)، وہ کہیں گے:

وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع ۹

کیوں نہیں، ہمیں اپنے پروردگار کی قسم ہے، (تو) حکم ہوگا (اچھا جاؤ) اپنے انکار کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو (اور دوزخ میں چلو)۔

تفسیر

اس رکوع میں حشر کا نقشہ پیش کر دیا گیا ہے، گویا مجرم کھڑے ہیں اور ان سے سوال کیا جا رہا ہے اور ان کے عذر سنے جا رہے ہیں اور پھر سزا کا حکم دیا جا رہا ہے، آپ کو مخاطب فرما کر یہ سب حالت بیان کی گئی ہے؛ تا کہ امت محمد ﷺ کے لوگ بھی آگاہ رہیں کہ حشر میں کس طرح خدا ہر ایک سے باز پرس کرے گا، قرآن نہ سننے والے لوگوں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا ان کے دلوں سے سمجھ کی توفیق

ہی سلب کر لیتا ہے؛ لہٰذا خدا کا حکم سننے میں اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ جو بھی ایسا کرے گا وہ خود کو ہلاکت میں ڈالے گا، آج جس قدر اقوام مصیبتوں میں گھری ہیں سب کی یہی وجہ ہے کہ وہ قرآن کے بجائے اپنے عقل وفہم کے بنائے قانون چلا رہی ہیں جن کا نتیجہ ہلاکت کے سوا کچھ نہیں، قرآن میں ان تمام اقوام عالم کی مصیبتوں کا علاج موجود ہے؛ کیونکہ یہ تمام عالموں کی ہدایت کے لیے تمام عالموں کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔

لِقَآءِ ملاقات، ملنا	فَرَّطْنَا کم یا زیادہ کیا، کم وبیش کیا	اَوْزَارَ جمع وزر، بوجھ	یَزِرُوْنَ وہ اٹھائیں گے
لَعِبٌ کھیل	لَهْوٌ مذاق، ہنسی	لِيَحْزُنُ وہ غم میں ڈلتا ہے	یَجْحَدُوْنَ وہ انکار کرتے ہیں
كُذِّبَتْ جھٹلائے گئے	اُوْذُوْا وہ ایذا دیئے گئے، تکلیف دیئے گئے		مُبَدِّلَ تبدیل کرنے والا، بدلہ لینے والا
نَفَقًا سرنگ	سُلَّمًا سیڑھی	یَسْتَجِيْبُ قبول کرتا ہے، مانتا ہے	اُمَمٌ امتیں، قومیں
دَآبَّةٍ چارپایہ، چرنے والا حیوان، جانور	يَطِيْرُ اڑتا ہے	جَنَاحَ بازو، پر	يَكْشِفُ وہ کھولتا ہے یا آزاد کرتا ہے

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

ضرور وہ لوگ خسارے میں پڑے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو جھوٹ سمجھا (اور غافل رہے) جب یکدم وہ گھڑی ان پر آجائیگی تو

قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى

(پھر) کہیں گے ہائے افسوس! ہم نے اس (دنیا کی زندگانی) میں کس قدر کوتاہی کی (اور اللہ کی ملاقات کو جھٹلاتے رہے) اور وہ (اس وقت)

ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ

اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوں گے اور کتنا ہی برا بوجھ ہوگا جو وہ اٹھائیں گے، (اے سننے والو اتنا بھی نہیں سوچتے کہ) یہ دنیا کی

وَّلَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ

زندگانی تو ایک قسم کا کھیل تماشہ ہے اور (جو یہاں افراط وتفریط اور گناہوں سے) بچتے رہیں گے ان کیلئے آخرت والا گھر (اس دنیا سے) بہت

نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَ لٰكِنَّ

بہتر ہوگا، (اے محمدؐ!) ہمیں معلوم ہوگیا جو کچھ یہ کافر کہتے ہیں اس سے آپ کو رنج پہنچتا ہے، (مگر آپ کو رنج کرنے کی کیا ضرورت ہے)،

الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

یہ کافر آپ کو (تو) نہیں جھٹلاتے بلکہ (محض) اللہ کی آیات کا انکار کررہے ہیں، یقیناً آپ سے پہلے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے،

فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَ لَا مُبَدِّلَ

پس انہوں نے اس جھٹلائے جانے پر اور ایذا دیئے جانے پر صبر کیا، یہاں تک کہ ہماری (طرف سے) ان کو مدد مل گئی اور اللہ تعالیٰ کے

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

وعدوں کو کوئی تبدیل کرنے والا ہو ہی نہیں سکتا اور بہت سے پیغمبروں کے حالات آپ تک پہنچ چکے ہیں، اور اگر ان کا (حق سے) منہ موڑنا

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ

آپ کو بہت ہی ناگوار گزرتا ہے تو اگر تمہارے بس میں ہے تو زمین میں کوئی سرنگ دیکھ کر، یا آسمان پر سیڑھی لگا کر ان کے لیے کوئی نشانی

فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ ۚ فَلَا تَكُونَنَّ

لے آ (جس کو یہ مان جائیں)، اور اگر اللہ مناسب سمجھتا تو ان سب کو ہدایت (کے راستہ) پر لے آتا، (مگر یہ تو کبھی مانیں گے نہیں) سو تو

مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ

نادانوں میں سے نہ ہو۔ بات یہ ہے کہ جو سن سکتے ہیں وہ تو ضرور (اس دعوت قرآنی کو) قبول کریں گے اور جو مردہ ہیں انہیں اللہ (قیامت

اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

کے دن) ہی اٹھائے گا (اور) پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے، اور (یہ) کافر کہتے ہیں کہ اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر کوئی

آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً وَلَٰكِنَّ

نشانی کیوں نہیں نازل کی جاتی؟ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اللہ یہ طاقت (بھی) رکھتا ہے کہ کوئی نشانی نازل کردے، مگر ان میں سے اکثر کو (تو

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ

نشانی کا بھی) پتہ نہیں (کہ وہ کیا ہوسکتی ہے) اور (ان سے کہہ دو) کوئی ایسا جاندار نہیں جو زمین پر چلتا ہو، اور کوئی ایسا پرندہ نہیں جو اپنے پروں

بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

سے اڑتا ہو ان میں سے کوئی قسم ایسی نہیں جو تمہاری طرح گروہ گروہ نہ ہو (کہ یہ بھی تمہاری طرح ہی اپنے رب کے سامنے اکٹھے کیے

يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ فِي

جاویں گے)، ہم نے (اس) کتاب (لوح محفوظ) میں کوئی (چھوٹی یا بڑی) چیز نہیں چھوڑی (جس کا ذکر نہ کیا ہو، یہی کافی نشانی ہوسکتا ہے) پھر

الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ ۗ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ

سب اپنے پروردگار کے پاس جمع کئے جائیں گے اور جو ہماری آیات کو جھٹلا رہے ہیں وہ تو اندھوں اور بہروں کی طرح اندھیرے میں ہیں، جس

عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ

کو اللہ مناسب سمجھتا ہے، گمراہ ہی رہنے دیتا ہے اور جس کو قابل دیکھتا ہے اسے سیدھا رستہ دکھاتا ہے، (اے محمدؐ! ان کافروں سے) کہہ دیجئے دیکھو اگر تم پر

عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ

اللہ کی طرف سے عذاب آجائے یا تم پر قیامت ہی آپہنچے تو سچ سچ بتاؤ کیا (اس وقت بھی) اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو پکارو گے، (نہیں تم اور کو

كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٠﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ

نہیں پکارو گے) بلکہ جن کو تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو ان کو بھول جاؤ گے اور صرف اسی اللہ کو پکارو گے پھر جس کام کے لیے تم اس کو

وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿٤١﴾

پکارو گے اگر وہ مناسب سمجھے گا تو اس سے تمہیں نجات دے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کی زندگی ایک قسم کا کھیل یا تماشہ ہے، اس میں آدمی کو زیادہ غرق نہیں ہونا چاہیے ورنہ آخرت سے غافل ہو جائے گا، اس کے بعد تبلیغ کرنے والوں کو رسول خدا کی مثال دے کر بتایا گیا ہے کہ اگر انہیں جھٹلایا جائے یا تکلیف دی جائے تو انہیں صبر کرنا چاہیے، اللہ ضرور ان کی امداد کرے گا، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں ایمان لانے کے لیے معجزات کا منتظر نہیں رہنا چاہیے، خداوند کریم کا ہر ایک کام بذات خود معجزہ ہے۔ آخری آیات میں کافروں کو خطاب کیا گیا ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ بھی انتہائی تکلیف میں صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں، یہ ان کی نادانی ہے کہ جب انہیں کوئی آرام ملتا ہے تو اس کو بھول جاتے ہیں؛ حالانکہ انہیں اسے ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔

تَضَرَّعُوْا انہوں نے عاجزی کی، گڑگڑائے — یَتَضَرَّعُوْنَ وہ گریہ وزاری کریں، گڑگڑائیں، عاجزی کریں

یَصْدِفُوْنَ وہ پرے رہتے ہیں، ہٹے رہتے ہیں — مُبْلِسُوْنَ ناامید ہونے والے، ناامید — فَرِحُوْا وہ خوش ہوئے

خَزَآئِنُ جمع خزینہ، بہت سے خزانے — یُهْلَكُ ہلاک ہوگا، تباہ ہوگا

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ

اور (بالکل اسی طرح) ہم نے آپ سے پہلے (جو) اقوام (تھیں، ان) کی طرف رسول بھیجے، (انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا اور) پھر ہم نے

وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْ لَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا

ان کو مصیبت اور سختیوں میں گرفتار کیا تاکہ وہ عاجزی (کا اقرار) کریں (اور گڑگڑا کر مجھ پر ایمان لے آئیں) جب انہیں ہماری (طرف سے

تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ

یہ) سختیاں پہنچیں تو انہوں نے گریہ وزاری (اور عاجزی) کیوں نہ کی، لیکن ان کے دل سخت ہوگئے تھے اور جو کچھ وہ کر رہے تھے شیطان

مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ

نے (ان کی نظروں میں) وہی انہیں بھلا کر دکھایا جب وہ اس بات کو جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی، بالکل بھول گئے تو ہم نے (کچھ عرصہ

اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً

کیلئے) ہر ایک چیز کے دروازے ان پر کھول دیے، یہاں تک کہ جو کچھ انہیں دیا گیا تھا اس پر خوشی سے مست ہونے لگے تو ہم نے ایک دم

فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

ایسا پکڑا کہ وہ بالکل ناامید ہوگئے ۔ خدا کا شکر ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے کہ (اس طرح) اس قوم کی جو (اپنی جان پر) ظلم کر رہی تھی

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ

جڑ کٹ ہوگئی، (اے محمدؐ! ان کافروں سے) کہہ دو: (اچھا) دیکھو اگر اللہ تمہاری آنکھیں اور تمہارے کان (تم سے) چھین لے اور تمہارے

وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ

دلوں پر مہر کردے، تو بتاؤ پھر سوائے اللہ کے (اور) کون (ایسا) ہے جو یہ (چیزیں) تمہیں (پھر) دیدے، (اے محمدؐ) دیکھیے ہم کس طرح

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝۴۶ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ

(اپنی قدرت کی) نشانیاں (اچھی طرح) پھیر پھیر کر بیان کر رہے ہیں (اور) یہ (کافر) پھر بھی ایمان لانے سے رکے ہوئے ہیں۔ (اے محمدؐ

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۷ وَمَا

ان سے) پوچھو، اگر اللہ کا عذاب یکدم آجائے یا بالکل ظاہر (تمہارے دیکھتے) آئے تو بتاؤ سوائے ظالموں کے اور کون ہلاک ہوگا اور ہم نے جو

نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ

بھی رسول بھیجے ہیں وہ (تو) صرف خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تھے، (اور وہ خوشخبری یہ دیتے تھے کہ) جو ایمان لائیں گے اور

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۴۸ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ

اچھے کام کریں گے تو انہیں کسی قسم کا خوف و خطرہ یا رنج و غم نہیں ہوگا، اور جو ہماری نشانیوں کو جھٹلائیں گے انہیں (ضرور) ان کے فسق

الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۴۹ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

(یعنی بدکاری) کے عوض عذاب ہوگا۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دو: (دیکھو) نہ تو میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۗ

ہیں اور نہ ہی میں غیب کا علم جانتا ہوں، اور نہ ہی میں نے کبھی یہ کہا ہے کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۗ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰ ع ۵ ۹ ۱۱

جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، (ان سے) کہو: اتنا بھی غور نہیں کرتے، کیا (کبھی) اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں تو اسی طرح پہلی قوموں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا، پھر ہم نے انہیں چند دن کے لیے ہر چیز میں فراوانی عطا کر دی اور اس کے بعد فوراً ایک ان پر عذاب نازل کر دیا، پھر مشرکین کے شریک کی یوں تردید کر دی کہ بتاؤ اگر خدا تمہاری آنکھیں تم سے لے لے تو کیا کوئی اور ہے جو اس کی جگہ تمہارے لیے کان اور آنکھیں نئی پیدا کر دے؟ ہرگز نہیں، اس کے بعد ایمان لانے والوں کو خوشخبری ہے اور انکار کرنے والوں کو عذاب کی دھمکی اور ایمان لانے والوں کو آنکھوں والا اور کافروں کو اندھا کہا گیا ہے؛ کیونکہ وہ باوجود راہ ہدایت دیکھ لینے کے اس راہ پر نہیں چلتے؛ بلکہ گمراہ ہوئے پھر رہے ہیں۔

تَطْرُدَ	تو پرے مت ہٹا، مت نکال	غَدَاةِ	صبح	عَشِيِّ	شام، رات
فَتَنَّا	ہم نے آزمایا	مَنَّ	احسان کیا	تَسْتَبِيْنَ	صاف ظاہر ہو جائے، واضح ہو جائے

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ

(اے محمدؐ!) آپ عذاب آخرت سے ان لوگوں کو ڈرائیے جو اس بات سے کہ انہیں اپنے پروردگار کے سامنے اکٹھا کیا جاوے گا ڈرتے ہیں (اور وہ یہ

دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝۵۱ وَ لَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

بھی جانتے ہیں کہ) اس رب کے سوا ان کا کوئی دوست یا شفیع بھی نہیں ہو سکتا؛ تا کہ وہ (زیادہ) پرہیزگار بنیں اور (اے محمدؐ!) آپ ان لوگوں

رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

کو (ہرگز ہرگز) نہ نکالئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور صرف اسی کی رضامندی چاہتے ہیں نہ تو آپ پر ان کے حساب کا کوئی بوجھ

وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَ كَذٰلِكَ

ہوگا نہ ان پر آپ کے حساب سے کچھ بوجھ ہوگا (اور دیکھو) اگر آپ ان کو نکال دیں گے تو آپ ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔ اور اسی طرح ہم لوگوں

فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ

کو ایک دوسرے سے آزمایا کرتے ہیں؛ تاکہ وہ کہہ اٹھیں کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر ہم میں سے اللہ نے احسان کیا؟ کیا اللہ شکر کرنے

بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ

والوں کو اچھی طرح نہیں جانتا ہے؟ اور (اے محمدؐ!) جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دو کہ

عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ

تم پر سلامتی ہے، تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کرلیا ہے کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے برا کام کر بیٹھے پھر وہ اس کے بعد

ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ

توبہ کرلے اور اصلاح رکھے گا تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے، (اسے اپنی مہربانی سے معاف کردے گا) اور (دیکھو) ہم اسی طرح (اپنی) نشانیاں

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ ع ۱۲

کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں اور تاکہ مجرموں کا راستہ بالکل صاف صاف معلوم ہو جائے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب قیامت کے دن سب لوگ جمع کیے جائیں گے تو کوئی کسی کا حمایتی یا سفارشی نہیں بنے گا، سب کو اپنی اپنی فکر لگی ہوگی، پھر آپ کو ارشاد ہے کہ صبح و شام خدا کا نام لینے اور اس کا ذکر کرنے کے ساتھ غریب صحابہ کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے ان کو اپنے پاس سے کسی خاص وجہ سے نہ نکالئے، اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ خدا نے رحمت اپنے ذمہ لے لی ہے اور مومنوں کے لیے حکم ہے کہ اگر ناسمجھی میں وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کرلیں تو خدا بھی انہیں بخش دے گا۔ سبحان اللہ! کیا رحیم و مہربان خدا ہے، پھر لوگ دوسروں کو اس کے علاوہ پکارتے ہیں اور اس کی عبدیت سے نکل کر دوسروں کی عبدیت اختیار کرتے ہیں، چنانچہ اس سے اگلے رکوع میں اسی بات کا ذکر آنے والا ہے۔

نُهِيْتُ میں روکا گیا ہوں، منع کیا گیا ہوں	عِنْدِيْ میرے پاس	تَسْتَعْجِلُوْنَ تم جلدی کرتے ہو، جلدی چاہتے ہو
يَقُصُّ وہ بیان کرتا ہے	فَاصِلِيْنَ فیصلہ کرنے والے، فرق کرنے والے	لَقُضِيَ ضرور فیصلہ ہو جاتا
مَفَاتِحُ جمع مفتاح: کنجیاں	تَسْقُطُ گرتا ہے	وَرَقَةٍ پتہ — حَبَّةٍ دانہ
رَطْبٍ تر، نم دار	يَابِسٍ خشک، سوکھا	يَتَوَفّٰى وہ پورا دیتا ہے، وفات دیتا ہے، مار ڈالتا ہے
جَرَحْتُمْ تم نے کمایا	لِيُقْضٰى تاکہ پورا کرے	

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
(اے محمدؐ! ان مشرکوں سے) کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا جن کو تم (معبود سمجھ کر) پکارتے ہو مجھے ان کو معبود بنانے سے روکا گیا ہے (اور انہیں
قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا
یہ بھی) سنا دیجئے کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی (ہرگز) نہیں کرنے کا اگر (میں کبھی بھول کر بھی) ایسا کروں تو میں گمراہ ہو جاؤں گا، اور
مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ
(پھر) سیدھا راستہ پر چلنے والوں میں نہیں رہوں گا، (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دو (اے کافرو) میں (تو) اپنے رب کی طرف سے ایک واضح
بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ
دلیل پر (قائم) ہوں اور تم اس کا انکار کر رہے ہو اور جس چیز کے لیے تم جلدی کر رہے ہو وہ (تو) میرے پاس نہیں، حکم (چلانا تو) خدا کا ہی
یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ
(کام) ہے (وہی اس لائق ہے) وہی حق بیان کر رہا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے، (ان کافروں سے) کہہ دو: جس چیز کے لیے تم
مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ
جلدی کر رہے ہو اگر میرے قبضہ میں ہوتی تو میرے اور تمہارے درمیان جھگڑے کا فیصلہ ہی ہو جاتا، (مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ) اللہ ظالموں
بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَیَعْلَمُ مَا
کو اچھی طرح جانتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں غیب کی کنجیاں ہیں، اس (غیب کے علم) کو سوا اس کے (اور کوئی بھی) نہیں جانتا، اور جو کچھ
فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ
بھی خشکی اور سمندر میں ہے وہ جانتا ہے، اور کوئی پتہ نہیں گرتا ہے، مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے تاریک حصوں میں نہیں
الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ
پڑتا نہ ہی کوئی خشک یا تر چیز گرتی ہے، مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں اور وہی اللہ ہے جو رات کے وقت تمہیں بالکل مُردہ سا بنا دیتا ہے اور جو کچھ
یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ
تم نے سارا دن کیا تھا اسے اس کا بھی علم ہوتا ہے، پھر وہ دن کے وقت تمہیں (نئے سرے سے) جگا کر کھڑا کر دیتا ہے؛ تاکہ (اسی طرح دن رات گزرتے
لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ١٣
گزرتے تمہاری) ٹھہرائی ہوئی مدت پوری ہو جائے پھر (اسکے بعد) تمہیں اس کی طرف لوٹنا ہے اور پھر وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں ہمیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ سمجھایا گیا ہے کہ ہمیں کسی کی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے اور شرک سے بہر صورت بچنا چاہیے، اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ رسول یا کوئی اور آدمی کوئی خاص طاقت نہیں رکھتا، سب طاقت اور علم حقیقت میں اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے، اس کے بعد اللہ کی قدرت کا بیان ہے کہ کس طرح وہ ہمیں رات کو نیند دے کر بالکل مردہ

سا بنا دیتا ہے، اور پھر ہم دن کے وقت اسی کی قدرت سے زندہ ہو جاتے ہیں، حقیقت میں یہ سب باتیں اس لیے کہی جاتی ہیں کہ اللہ کی قدرت کا اندازہ لگائیں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔

حَفَظَةً نگہبان، حفاظت کرنے والے — تَوَفَّتْهُ وہ اس کو پورا کرتے ہیں، اسے وفات دیتے ہیں — يُفَرِّطُوْنَ وہ کمی پیشی کرتے ہیں
رُدُّوْا وہ لوٹائے گئے، یا لوٹائے جاتے ہیں — مَوْلٰى مالک — اَسْرَعُ بہت تیز
خُفْيَةً چپکے — اَنْجٰنَا وہ ہمیں نجات دے، اس نے ہمیں نجات دی — يُنَجِّيْكُمْ تمہیں نجات دیتا ہے
كَرْبٍ مصیبت — يَلْبِسَكُمْ وہ پہناوے تم کو، کردے تم کو — شِيَعًا گروہ، پارٹی — حَمِيْمٍ کھولتا ہوا گرم پانی
لَسْتُ میں نہیں ہوں — يُنْسِيَنَّ بھلاوے، وہ بھلاوے — ذَرْ چھوڑ دے، ترک کر
تُبْسَلُ ہلاکت میں پڑ جائے، مصیبت میں گرفتار ہو — اُبْسِلُوْا وہ مصیبت میں پھنسائے گئے، ہلاکت میں ڈالے گئے

وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا
اور وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں پر (ہر طرح سے) قدرت رکھتا ہے اور وہی ہے جو (اس دنیا کی زندگی میں) تم پر نگہبان مقرر کرتا ہے یہاں
جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ٦١
تک کہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اسکی جان کو پورا پورا (اپنے قبضہ میں کر) لیتے ہیں اور وہ (کسی
ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟
قسم کی) کمی یا بیشی نہیں کرتے پھر وہ (قبض کی ہوئی جانیں) اللہ کی طرف لوٹائی جاتی ہیں جو کہ ان کا اصلی مالک ہے (اور) یاد رکھو سب
وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ٦٢ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
طرح کی حکومت اسی کو سزاوار ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے، (اے محمدؐ! ان کافروں اور مشرکوں سے) پوچھیے: تم کو خشکی اور سمندر کی
تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ
تاریکیوں سے کون نجات دیتا ہے جبکہ تم اس کو پکارتے ہو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے کہ اگر اللہ ہمیں اس (مصیبت) سے نجات دے گا تو ہم
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ٦٣ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَ مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ
(اس کے) شکر گزار ہوں گے۔ (ان سے) کہہ دو: اللہ ہی ہے جو تم کو اس سے اور دوسری تمام تکلیفات سے نجات دیتا ہے؛ لیکن پھر بھی
اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ٦٤ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ
تم شرک کرتے (چلے جاتے) ہو۔ (اے محمدؐ! ان کافروں کو) بتا دو کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے (یعنی آسمان
عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا
سے) عذاب نازل کرے، یا تمہارے پاؤں کے نیچے (زمین) سے (ہی تمہارے لیے عذاب کا سامان پیدا کردے) یا تمہیں مختلف گروہ
وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ
کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے، (اے محمدؐ!) دیکھو! ہم (کس قدر کھول کھول کر اور) کیسے بار بار

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَ كَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَ هُوَ الْحَقُّ ؕ

(اپنی) نشانیوں کو بیان کرتے ہیں؛ تا کہ یہ (کافر) سمجھ سے کام لیں اور (اے محمدؐ!) یہ قرآن بالکل برحق تھا، (مگر) آپ کی قوم نے اس کو

قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز

جھٹلایا، (ان سے) کہہ دیجئے: میں تمہارا وکیل نہیں (جو تمہاری درخواستیں اللہ سے قبول کراتا پھروں)، ہر ایک خبر (جو یہ قرآن دے رہا ہے

وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا

اس) کے لیے وقت مقرر ہے اور انہیں جلد معلوم ہوجائے گا (کہ یہ خبریں سچی تھیں)، (اے محمدؐ!) جب آپ ان لوگوں کو دیکھیے جو ہماری

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ

نشانیوں کے متعلق عیب جوئی کر رہے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہوجایئے، یہاں تک کہ وہ کسی اور معاملہ پر گفتگو کرنے لگیں اور اگر شیطان آپ کو

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَ مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ

(یہ حکم) بھلا دے تو (پھر جب بھی آپ کو) یاد (آجائے تو اس) کے بعد (کبھی بھی ان) ظالموں کے ساتھ مت بیٹھو اور جو پرہیزگار ہیں ان کا

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّ لٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ

ان بدکاروں کے حساب سے کوئی واسطہ نہیں، یہ صرف ان کیلئے نصیحت ہے تا کہ وہ (انکی بری صحبت سے) بچیں، (اے محمدؐ!) جنہوں نے

اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ

اپنے دین کو کھیل کود بنا رکھا ہے، ان کو چھوڑ دو ان کو (اس) دنیا کی (چند دن کی) زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور آپ اس قرآن

اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖق لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

کے ذریعے سے نصیحت کیجئے، (دیکھو) کہیں کوئی جان اپنی کرتوتوں کی وجہ سے اس طرح ہلاکت میں نہ جا پڑے کہ اس (جان) کے لیے

وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ

سوائے اللہ کی ذات کے کوئی دوست یا سفارشی نہ ہو اور (یہ کیفیت ہو کہ) اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے (ہرگز

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ

قبول نہیں کیا جائے، ایسے لوگ تو اپنے برے کاموں کی وجہ سے جو انہوں نے کیے تھے خود ہلاکت میں پڑے، ان کو اس کفر کے بدلے

حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ ع ٨ ١٤

(جو دنیا میں کرتے رہے ہیں)، گرم کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے ملے گا اور دردناک عذاب دیا جائے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے اللہ کی قدرت کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ہر طرح قادر ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں ہر ایک مصیبت سے وہ نجات دیتا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کے شریک نہ بنائیں۔ صرف اسی کی عبادت کریں، اس کے بعد پھر کافروں کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور سمجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کئی طرح سے انسان کو عذاب میں مبتلا کر سکتا ہے، آپس میں اختلاف

پڑ جانے سے بھی جو لڑائیاں ہوتی ہیں ان کو بھی اللہ کے عذاب سے تعبیر کیا گیا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس سے نصیحت حاصل کریں اور اللہ پر ایمان لائیں اور اتفاق سے رہیں، اس کے بعد یہ نصیحت کی گئی ہے کہ ہمیں ایسے آدمیوں کے پاس بیٹھنا بھی نہ چاہیے جو خدا کے حکموں کے متعلق فضول باتیں کریں؛ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کی باتیں سن کر ہم بھی ویسے ہی ہو جائیں یا ان کی فضول باتوں کا ہم جواب دیں اور اس طرح کوئی لڑائی یا جھگڑا ہو جائے، سب سے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کا مقصد محض کھیل کو دنہیں بنانا چاہیے، اس سے یہ ہوگا کہ ہم آخرت میں ہلاکت میں پڑیں گے اور اس وقت کسی قسم کی سفارش یا دوستی کام نہیں آسکے گی اور نہ ہی کسی قسم کا فدیہ اس وقت قبول کیا جائے گا، ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ اس دنیا ہی کی زندگی میں نیک کام کریں؛ تا کہ آخرت کے عذاب سے بچ سکیں۔

نَدْعُوْا ہم پکاریں یا پکارتے ہیں	نُرَدُّ ہم لوٹائے جائیں گے	اِسْتَهْوَتْ بھٹکایا	اِئْتِنَا تو آ ہماری طرف، ہمارے پاس
اُمِرْنَا ہم حکم دیے گئے	نُسْلِمَ ہم مطیع ہوجائیں	اَصْنَامَ جمع صنم، بتوں	مُوْقِنِیْنَ یقین کرنے والے
جَنَّ چھاگئی	كَوْكَبً ستارہ	اَفَلَ غروب ہوگیا، چھپ گیا	اٰفِلِیْنَ چھپنے والے
بَازِغًا چمکتا، چمکنے والا	بَرِیْٓءٌ علیحدہ، بری، دور	حَاجَّهٗ جھگڑا کیا اس سے	اَحَقُّ زیادہ حقدار

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ لَا

(اے محمدؐ! ان کافروں کو) کہہ دیجئے کہ (اے بے وقوفو) جب اللہ نے ہمیں ہدایت دی ہو تو اسکے بعد ہم (پھر) اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو پکاریں جو

يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ

نہ تو ہمیں نفع پہنچا سکیں اور نہ ہی کوئی نقصان۔ ایسا کرنا ہمارا (تو اللہ سے) پیٹھ پھیرنا ہے (اور ہماری مثال) اس شخص کی سی ہوگی جس کو

الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى

شیطان نے جنگل میں راہ سے بہکا دیا ہو اور اس کے ساتھی بھی ہوں جو اس کو سیدھے راستہ کی طرف پکار رہے ہوں، (اور کہہ رہے ہوں)

ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ

کہ ہماری طرف آ۔ (ان سے) کہہ دو کہ جو ہدایت اللہ کی طرف سے ہو وہی صحیح ہدایت ہے اور ہمیں اس نے (ہدایت یعنی) حکم دیا کہ

الْعٰلَمِيْنَ ۝۷۱ وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ وَ هُوَ

صرف رب العالمین ہی کے مطیع ہوجائیں اور (ہمیں اس نے) یہ (بھی حکم دیا ہے) کہ نماز باقاعدہ پڑھو اور (صرف) اللہ (ہی) سے ڈرو

الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۲ وَ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ

اور (یاد رکھو کہ) تم سب اسی کے پاس اکٹھے کیے جاؤ گے اور وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو (بالکل) ٹھیک پیدا کیا ہے

الثلثة وَ يَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَ لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

اور جس وقت وہ (اللہ تعالیٰ) اتنا کہہ دے گا کہ (حشر) ہوجا، بس وہ ہوجائے گا (اور سنو) اسکا کہنا (بالکل) سچ ہے اور جس دن صور پھونکا

يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝۷۳

جاوے گا، اس دن (تمام قسم کی) حکومت اسی کے قبضہ میں ہوگی، وہ ظاہر اور پوشیدہ ہر بات کو جانتا ہے، وہ حکمت والا (اور) ہر چیز سے باخبر ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ

(اے محمدؐ!) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا: اے ابا! کیا تو (ان) بتوں کو (اپنا) خدا بنائے ہوئے ہے، (اس بارے میں) میں

وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

(تو) تجھے اور تیری قوم کو (بالکل) صریح غلطی پر پاتا ہوں اور اسی طرح ہم نے ابراہیمؑ کو زمین اور آسمانوں کی بادشاہت دکھائی تاکہ وہ

وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ

پختہ یقین رکھنے والوں میں سے ہوجائے، چنانچہ جب اس پر رات چھاگئی تو اس نے ایک ستارے کو دیکھا، قوم سے کہا: یہ میرا رب ہے،

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ

جب وہ چھپ گیا تو اس نے کہا: میں تو چھپ جانے والوں سے محبت نہیں کرسکتا، پھر اس نے چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو (قوم سے) کہا:

هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ

یہ میرا رب ہے (کیونکہ یہ اس ستارے سے زیادہ چمکتا ہے)، جب وہ بھی چھپ گیا تو اس نے کہا: اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت نہیں کرتا

مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا

رہے تو میں (بھی مجبوراً ان) گمراہوں میں مل جاؤں گا، پھر جب اس نے سورج کو دیکھا کہ چمک رہا ہے تو اس نے (قوم سے) کہا: یہ میرا

رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

رب ہے (کیونکہ) یہ ان سب سے بڑا ہے، جب وہ بھی چھپ گیا تو اس نے (قوم سے پکار کر) کہہ دیا کہ اے قوم! میں اس شرک سے جو تم

تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

کرتے ہو بیزار ہوں، میں اپنا رخ یکسو ہوکر اس کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے، (اور میں اس کے حکم کا تابعدار

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ۭ قَالَ

ہوں) اور میں (ہرگز تم مشرکوں) میں سے نہیں ہوں، اور جب اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی تو اس نے (ان سے) کہا: کیا اللہ کے

اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا

بارے میں تم میرے ساتھ جھگڑتے ہو اور یقیناً اس نے مجھے ہدایت دی ہے اور (یاد رکھو) جب تک میرے پروردگار کی مرضی نہ ہو (مجھے

تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ

نقصان نہیں پہنچ سکتا اس لیے) میں ان بتوں وغیرہ سے جن کو تم خدا کا شریک بنا رہے ہو (بالکل) نہیں ڈرتا، میرا پروردگار ہر چیز کو اپنے

عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا

علم میں گھیرے ہوئے ہے کیا تمہیں (اس سے) کوئی نصیحت حاصل نہیں ہوتی، اور (اے قوم) میں تمہارے ان شرکاء سے کیسے ڈروں جبکہ

تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ

تم خود اس سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ تعالی کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا ہے جن پر اللہ تعالی نے کوئی دلیل نازل نہیں

سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وقف لازم

کی، اگر تمہیں (کوئی) علم ہے تو تم ہی بتاؤ کہ دونوں فریق میں سے کون بے خوف رہنے کا حقدار ہے، (یاد رکھو) ہی لوگ جو اللہ پر ایمان

وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

لائیں اور اپنے ایمان کو (کسی قسم کے) شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کرتے، وہی سیدھے راستے پر ہیں، انہیں کے لیے امن ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے شرک کی برائی بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنانا ایسا ہے جیسا کہ کسی جنگ میں سیدھے راستے کو چھوڑ کر خواہ مخواہ بھٹک جانا، اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے قوم کا فیصلہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی غور وفکر سے کام لے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لیا تو اسے صاف پتہ چل جائے گا کہ اصلی پروردگار صرف اللہ ہے، یہ چاند ستارے اور سورج نہیں ہو سکتے؛ کیونکہ یہ خود کبھی چھپتے ہیں، کبھی ظاہر ہوتے ہیں، اس کے بعد یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا، اس لیے ہمیں اس پر بھروسہ کرنا چاہیے اور کسی جھوٹے معبود سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

نَرْفَعُ	ہم بلند کرتے ہیں	وَهَبْنَا	ہم نے دیا، ہم نے عطا کیا	اِجْتَبَیْنَا	ہم نے چن لیا
وَكَّلْنَا	ہم نے مقرر کردیا	لَیْسُوْا	وہ نہیں ہیں	اِقْتَدِهْ	تو ان کی پیروی کر

وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ

اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیمؑ کو ان کی قوم کے مقابلہ میں تھی، ہم جس کو چاہتے ہیں درجے میں بڑھا دیتے ہیں، بیشک آپ کا

اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ

رب حکمت وعلم کا مالک ہے اور ہم نے ان کو اسحاقؑ (اور ان کے بعد) یعقوبؑ عطا کیے اور سب کو (اپنا) سیدھا راستہ دکھایا اور اس سے قبل

وَ نُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰى

ہم نے نوحؑ کو راستہ دکھایا تھا اور ان کی اولاد میں سے داؤدؑ کو اور سلیمانؑ کو اور ایوبؑ کو اور یوسفؑ اور موسیٰؑ

وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۴﴾ لا وَ زَكَرِیَّا وَ یَحْیٰى وَ عِیْسٰى وَ اِلْیَاسَ ؕ

اور ہارونؑ کو بھی راہ ہدایت دکھائی اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی اچھے اجر سے نوازتے ہیں اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو

كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۵﴾ لا وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا

بھی راہ ہدایت دکھائی، یہ سب (بڑے) نیک بندوں میں سے تھے اور اسماعیلؑ اور الیسعؑ اور یونسؑ اور لوطؑ کو راہ ہدایت دکھائی اور ان میں سے

فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۶﴾ لا وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَیْنٰهُمْ

ہر ایک کو (اس وقت کے) تمام لوگوں پر فضیلت دی اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے جس کو مناسب سمجھا

وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ

ہم نے چن لیااور ان کو سیدھی راہ دکھایا، یہ ہے اللہ کی ہدایت ، اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے اور اگر (اس کے

وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

باوجود) وہ (کبھی) شرک کرتے تو ان کا سب کیا کرایا اکارت جاتا، (مندرجہ بالا تمام) وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے (اپنی طرف سے) کتاب

الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

اور حکومت اور نبوت عطا کی، پھر اگر یہ کفار ان سب چیزوں سے منکر ہو بیٹھیں تو (کیا ہوا) ہم نے بہت سے ایسے لوگ مقرر کردیئے ہیں

بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ

جو ان کے منکر نہیں ہیں، وہی ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت عطا کی۔ پس (اے رسول) آپ بھی انہیں کے طریقہ پر چلئے (اور ان کی طرح)

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ۗ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع ۸ ۱۶

کہہ دیجئے، (اے لوگو) میں (بھی اور انبیاء کی طرح) تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا، (میں جو یہ قرآن تمہیں سناتا ہوں) یہ تو تمام جہان کیلئے سراپا نصیحت ہے۔

تفسیر

اس سورۃ میں اول تو اس بات کا ذکر ہے کہ رکوع سابق میں جو باتیں ابراہیم علیہ السلام نے مشرکوں سے کیں، وہ سب ہم نے انہیں سمجھا دی تھیں، یہاں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا تبلیغ کرے اللہ اس کی فوراً مدد کرتا ہے اور اسے ہر معاملہ میں کچھ نہ کچھ ایسی باتیں سمجھا دیتا ہے جو اس کے مخالفوں پر حجت قرار پاتی ہیں۔

اس کے بعد اس رکوع میں اٹھارہ انبیاء علیہ السلام کا نام لے کر ان کی نبوت کا ذکر فرمایا اور آنحضرت ﷺ کو بھی انہیں کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم دیا، جس سے معلوم ہوا کہ اصل دین اول سے ایک ہی چلا آتا ہے، اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا ورنہ آنحضرت ﷺ کو ان کی پیروی کرنے کو نہ کہا جاتا۔

پھر یہ بتایا گیا ہے کہ تبلیغ رسالت میں نبی کو اجر لینا روا نہیں، پہلے انبیاء بھی اپنی قوموں سے یہی کہتے تھے کہ ہم تم سے تبلیغ کرنے کا اجر نہیں مانگتے، مگر تم سنو تو سہی کہ ہم تمہارے بھلے کی بات کہہ رہے ہیں یا نقصان کی؟

نیز اس رکوع میں شرک کی انتہائی مذمت بیان فرمائی ہے، کیونکہ جب نبیوں کے بارے میں کہہ دیا کہ اگر وہ شرک کرتے تو ان کے بھی تمام عمل بے کار ہو جاتے تو معمولی انسانوں کا کیا درجہ ہوگا، شرک سے بچتے رہنا چاہیے۔

قَدَرُوْا انہوں نے اندازہ کیا، پہچانا	قَرَاطِيْسَ جمع قرطاس، ورق، کاغذ	اُمَّ الْقُرٰى شہروں کی ماں یعنی مکہ	غَمَرٰتِ سختیاں
هُوْنِ اہانت، ذلت خواری	جِئْتُمُوْا تم آئے	فُرَادٰى اکیلے، تنہا	تَرَكْتُمْ تم نے چھوڑ دیا
خَوَّلْنَا ہم نے دیا	زَعَمْتُمْ تم نے گمان کیا	تَزْعُمُوْنَ تم گمان کرتے	

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ

اور (اے محمدؐ! ان پر افسوس ہے کہ) انہوں نے خدا کے شایان شان اس کی قدر نہ کی، جب انہوں نے یہ کہہ دیا کہ خدا نے (تو آج تک) کسی

شَیۡءٍ ؕ قُلۡ مَنۡ اَنۡزَلَ الۡکِتٰبَ الَّذِیۡ جَآءَ بِہٖ مُوۡسٰی نُوۡرًا وَّ ہُدًی

آدمی پر کوئی چیز نازل (ہی) نہیں کی، (ان سے ذرا) پوچھیے: وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے کس نے نازل کی تھی جو آدمیوں کے لیے نور

لِّلنَّاسِ تَجۡعَلُوۡنَہٗ قَرَاطِیۡسَ تُبۡدُوۡنَہَا وَ تُخۡفُوۡنَ کَثِیۡرًا ۚ وَ عُلِّمۡتُمۡ

اور ہدایت تھی، جسے تم نے ورق ورق کر دکھایا تھا، کچھ احکام اس کے ظاہر کر دیتے تھے، اور بہت سے چھپا لیتے تھے، اور اس کتاب کے

مَّا لَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَ لَاۤ اٰبَآؤُکُمۡ ؕ قُلِ اللّٰہُ ۙ ثُمَّ ذَرۡہُمۡ فِیۡ خَوۡضِہِمۡ

ذریعہ تمہیں وہ باتیں سکھادیں کہ تم کو اور تمہارے باپ دادا کو معلوم نہ تھیں (جواب میں) کہہ دیجئے وہ اللہ ہی ہے پھر انہیں اپنے بیہودہ

یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۱﴾ وَ ہٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ لِتُنۡذِرَ

خیالات میں مگن چھوڑ دیجئے اور ہم نے یہ کتاب بڑی برکت والی نازل کردی جو اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کرتی ہے، اس لیے کہ مکہ

اُمَّ الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَہَا ؕ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَ ہُمۡ عَلٰی

والوں اور اس کے اردگرد بسنے والوں کو ڈرائیں، اور جو لوگ آخرت پر یقین رکھتے ہیں وہ اس پر (قرآن پر) ایمان رکھتے ہیں اور وہ اپنی

صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوۡ قَالَ اُوۡحِیَ اِلَیَّ

نمازیں پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے، یا یہ کہے کہ مجھے بھی وحی آتی ہے؛

وَ لَمۡ یُوۡحَ اِلَیۡہِ شَیۡءٌ وَّ مَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ ؕ وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ ا

حالانکہ اسے کوئی بھی وحی نہ کی گئی ہو، یا جو یہ کہے میں بھی ایسا کلام نازل کروں گا جیسا خدا نے نازل کیا ہے، اے کاش! آپ ان کی

لظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوۡۤا اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ اَخۡرِجُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ

وہ حالت دیکھتے جب (یہ) ظالم جانکنی کی حالت میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے کہہ رہے ہوں: نکالو اپنی جانیں،

اَلۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡہُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَقُوۡلُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَ کُنۡتُمۡ

آج کے دن تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا، کہ تم اللہ تعالیٰ کے خلاف ناحق باتیں بکتے تھے اور اس کی آیات

عَنۡ اٰیٰتِہٖ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَقَدۡ جِئۡتُمُوۡنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقۡنٰکُمۡ اَوَّلَ مَرَّۃٍ

سے تکبر کرتے تھے اور یقیناً تم ہمارے پاس ایک ایک کر کے آگئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی بار (ماں کے پیٹ سے) پیدا کیا اور جو

وَّ تَرَکۡتُمۡ مَّا خَوَّلۡنٰکُمۡ وَرَآءَ ظُہُوۡرِکُمۡ ۚ وَ مَا نَرٰی مَعَکُمۡ شُفَعَآءَکُمُ

کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا، وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے اور (کیا بات ہے کہ) ہم وہ سفارشی تمہارے ساتھ نہیں دیکھتے

الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ اَنَّہُمۡ فِیۡکُمۡ شُرَکٰٓؤُا ؕ لَقَدۡ تَّقَطَّعَ

جن کے بارے میں تمہارا (یہ) گمان تھا کہ وہ تمہارے معاملہ میں شریک ہیں، (وہ کہاں رہ گئے)، یقیناً تمہارے آپس میں تو قطع تعلق ہوگیا

ع ۱۱ ۱۷ بَیۡنَکُمۡ وَ ضَلَّ عَنۡکُمۡ مَّا کُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۹۴﴾

اور جنہیں سفارشی خیال کرتے تھے وہ تم سے اوجھل ہوگئے۔

تفسیر

شروع رکوع کی آیت میں کس پھبتے انداز میں لوگوں کی بے قدری کا اظہار کیا ہے کہ وہ خدا کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں، ان میں سے سب سے بڑا انکار اس کی ہدایت کا ہے۔ مشرکین اور یہود وغیرہ کہتے تھے کہ خدا نے آج تک کسی آدمی پر اپنا کلام نازل نہیں کیا تو جواب میں ان سے پوچھا گیا ہے کہ تورات کس نے نازل کی تھی، اور انہیں خاموش کردیا گیا ہے۔

پھر قرآن مجید کو بہت مبارک کتاب بتایا اور اس کی غرض وغایت یہ بیان کی کہ مکہ والوں کو اس کے ذریعہ سے ڈرایا جائے، اور پھر ان کے ذریعہ دوسروں کو، بعض لوگ اس آیت سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن صرف مکہ یا اس کے اگرد گرد کے رہنے والوں ہی کے لیے نازل ہوا، انہیں قرآن کی دوسری آیتوں کو بھی دیکھنا چاہیے، جن میں یہ بیان ہے کہ یہ قرآن تو تمام عالموں کے لیے نصیحت ہے، اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہان کی ہدایت کے لیے بھیجا، تو ان پر جو کتاب نازل کی گئی اسے بھی تمام جہاں کی ہدایت کرنے والی ہونا چاہیے، یہاں چونکہ کفار و مشرکین مکہ کا ذکر چلا آرہا تھا اس لیے خصوصیت سے ان کی طرف اشارہ کردیا؛ تاکہ اگر وہ سمجھ جائیں تو تمام جہاں میں سمجھانے کے لیے چل نکلیں اور ایسا ہی ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں کافی دور دور تک مسلمان پھیل گئے اور انہوں نے کروڑوں انسانوں کو اسلام میں آنے کی دعوت دی اور مسلمان بنالیا۔

فَالِقُ شگاف کرنیوالا، پھاڑنے والا	نَوٰی گٹھلی	تُؤْفَكُوْنَ تم بھٹکے جارہے ہو	اِصْبَاحِ صبح کا ہونا
سَكَنًا آرام کا باعث	حُسْبَانًا حساب کے لیے	تَقْدِيْرُ اندازہ لگانا، مقرر کرنا	اَلنُّجُوْمُ ستارے جمع نجم کی
فَصَّلْنَا ہم نے کھول کر بیان کیا	مُسْتَوْدَعٌ سپرد کرنے کی جگہ	خَضِرًا ہری ٹہنیاں	مُتَرَاكِبًا ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے
نَخْلِ کھجور کا درخت	طَلْعُ گابھا	قِنْوَانٌ گچھے	دَانِيَةٌ جھکے ہوئے
اَعْنَابٍ انگور جمع عنب کی	زَيْتُوْنَ زیتون	رُمَّانَ انار مُشْتَبِهًا ملے جلے	اَثْمَرَ پھل آیا
يَنْعِهٖ اس کی پرورش، اس کا پکنا	خَرَقُوْا گھڑ لیے، ٹھہرا دیئے	بَنَاتٍ بیٹیاں	يَصِفُوْنَ بیان کرتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ

بے شک خدا ہی ہے جو دانے اور گٹھلی کو پھاڑتا ہے وہ جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے نکالتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ

(تمہارا) اللہ تو ایسا ہے پھر تم کدھر بھٹکے جارہے ہو، وہی صبح کا نکالنے والا ہے، اسی نے رات کو آرام کا سبب بنایا، اسی نے سورج اور چاند

وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ

(کی رفتار) کو حساب سے رکھا اور یہ زبردست (اور) صاحب علم کا مقرر کیا ہوا نظام ہے اور وہی ہے جس نے ستارے پیدا کیے؛

لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾

تاکہ تم بر و بحر کی تاریکیوں میں ان کے ذریعہ سے راستہ پاسکو، یقیناً ہم نے جان لینے والوں کے لیے آیات کھول کر بیان کردی ہیں۔

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا

اور تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہیں ایک ذات سے پیدا کیا پھر ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے اور ایک جگہ چندے رہنے گی، یقینا ہم نے کھلے

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ۝۹۸ وَ هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

والوں کے لیے (اپنی) آیات خوب وضاحت سے بیان کردی ہیں اور تمہارا خدا وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے

نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَ مِنَ

ذریعہ ہر قسم کی نباتات اگائی، پھر ہم نے اس سے ہری ٹہنیاں نکالیں جن میں سے ہم نے اوپر تلے چڑھے ہوئے دانے نکالے اور کھجور

النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّ جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ

کے درخت میں سے یعنی گپھے میں سے خوشے نکلتے ہیں جو (مارے بوجھ کے) نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْۤا اِلٰى ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ

کے درخت ہم نے پیدا کیے، جو ملتے جلتے بھی ہیں اور بے میل بھی ہیں، پھر جب وہ پھلانے لگے اور پکنے لگےتو (اس کی نشوونما کی طرف)

وَ يَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۝۹۹ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ

دیکھو، ان سب باتوں میں ایمان والوں کے لیے (قدرت کی) نشانیاں ہیں۔ اور انہوں نے اللہ کا شریک جنات کو بنالیا، حالانکہ اللہ نے ان کو

الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ

پیدا کیا، انہوں نے اس کے لیے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیے لاعلمی کی وجہ سے، اس کی ذات (ہر قسم کی شرکت سے) منزہ ہے اور اس کی ذات

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ۝۱۰۰ ع ۱۲ ۱۸

ان کی من گھڑت باتوں سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بڑی بڑی عظیم الشان نشانیاں بیان کی ہیں اور ان کے فائدے بتائے ہیں، پھر ہر قسم کے پھلوں، باغات اناجوں کا ذکر کر کے یہ بیان کیا کہ اس کے باوجود کہ یہ سب کچھ ہم نے پیدا کیا ہے، بعض ناسمجھ لوگ جنوں کو اللہ کا شریک ٹھہرا لیتے ہیں اور اس کے بیٹے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں، حالانکہ اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں، ایسی ہر طرح کی چیزیں از خود پیدا کرنے کی اللہ کو قدرت کاملہ ہے۔

اس پورے رکوع میں جس جس طرح سے ذات باری تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیوں کا اظہار فرمایا ہے، ناممکن ہے کہ اس کو اہل دل پڑھے اور خدا پر ایمان نہ لائے، بات یہ ہے کہ ان طریقوں کے سوا جس کو خدا رسی اور خدا شناسی کے لیے جابجا پیش کرتا ہے، کوئی دوسرا طریقہ ہو ہی نہیں سکتا، اگر خدا کا تصور قائم رکھا جا سکتا ہے تو خدا کی قدرت کے ذریعہ؛ کیونکہ یہ خدا کے کام ہیں اور کام ہی سے کام کرنے والے کی شناخت ہو سکتی ہے اور اسی سے اس کے وجود کا پتہ چل سکتا ہے، قدرت اپنے ان کاموں کی طرف اپنے کلام کے ذریعہ اشارہ کرتی ہے تو جس طرح خدا کا کام خدا کی معرفت کا ذریعہ ہے ٹھیک اسی طرح اس کا کلام بھی آپ اپنی دلیل اور اپنا ثبوت ہے۔

انہی آیات سے انعامات خداوندی کا بھی اظہار ہے اور کون ہے جو ان حقائق سے انکار کرے جو ان کے اندر بیان ہوئے ہیں، دراصل انسان بڑا غفلت شعار، بڑا ہی ناحق شناس، بہت ہی حقیقت سے چشم پوشی کرنے والا اور اسی چیز سے آنکھ چرانے والا، اور اپنے آپ کو مغالطہ دینے والا ہے جو سب سے زیادہ واضح، یقینی موجود اور ضروری ہے، یہ دن رات جن انعامات میں گھرا ہوا ہے کیا وہ ناقابل

انکار ہیں، ان سب سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ قرآن پر ایمان لائے اور اس کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنائے۔

عَمِیَ اندھا ہوا — بَصَآئِرُ دلیلیں، بصیرتیں — لَطِیْفُ باریک بیں — یُدْرِكُ وہ پاتا ہے، محسوس کرتا ہے
عَدْوًا بے ادبی کے ساتھ — فَیَسُبُّوْا وہ برا بھلا کہیں گے — لَا تَسُبُّوْا برا بھلا مت کہو — دَرَسْتَ تو نے تعلیم پائی ہے
مَا یُشْعِرُكُمْ تم کیا جانتے ہو — لَیُؤْمِنُنَّ البتہ ایمان لائیں گے — جَهْدَ پوری، اچھی طرح (جہاد) — اَقْسَمُوْا انہوں نے قسمیں کھائیں
اَفْـِٕدَتَهُمْ ان کے دلوں کو — نُقَلِّبُ ہم الٹ دیں

بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ
وہ آسمانوں و زمینوں کا موجد ہے، اس کو بچہ کہاں ہوسکتا ہے؟ حالانکہ کوئی اس کی بیوی نہیں اور اسی نے تو ہر چیز کو پیدا
شَیْءٍ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ
کیا اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے، یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے، اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، ہر چیز کا پیدا
شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَ هُوَ یُدْرِكُ
کرنے والا ہے، پس اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے۔نظریں اس کو نہیں پاسکتیں، اور وہ نظروں کو پا لیتا
الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ
ہے، اور وہ بہت لطیف اور ہر چیز سے باخبر ہے۔(اے لوگو!) بے شک تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیلیں
فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ
آچکیں، سو جو شخص دیکھ لے گا وہ اپنا فائدہ کرے گا اور جو شخص اندھا رہے گا وہ اپنا نقصان کرے گا اور میں (تو اس معاملہ میں) تمہارا نگران
بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ
نہیں ہوں اور ہم اسی طرح آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے رہتے ہیں، اور اس لیے کہ وہ یہ نہ کہہ دیں کہ آپ نے کسی سے پڑھ لیا ہے
وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ
اور اس لیے کہ علم والوں کے لیے وضاحت سے انہیں بیان کردیں (تو وہ سمجھ لیں، اے محمدؐ!) جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ
وحی کی گئی ہے اس کی پیروی کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ مشرکین سے الگ رہئے اور اگر خدا چاہتا تو یہ شرک نہ کرتے، اور ہم
وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ
نے آپ کو ان پر نگہبان نہیں بنایا، اور نہ آپ ان کے ذمہ دار ہیں، (اے مسلمانو!) جو لوگ اللہ کے سوا (دوسروں کو) پکارتے ہیں انہیں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ
برا بھلا نہ کہو کہ وہ بھی بغیر سمجھے بوجھے گستاخی سے اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں، اسی طرح ہم نے ہر ایک گروہ کو ان کے عمل سے

عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٠٨﴾

زینت دی ہے،(وہ انہیں اچھے معلوم ہوتے ہیں)، پھر اپنے رب کی طرف ان کو لوٹنا ہوگا تو وہ انہیں جو کچھ وہ کرتے تھے بتادے گا۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءَتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۚ قُلْ

اور یہ بڑے زور کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس کوئی (خدا کی) نشانی آئے گی تو ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے، آپ کہہ

إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ ۖ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٩﴾

دیجئے کہ نشانیاں (دکھانا تو) اللہ تعالی کے اختیار میں ہے، اور تمہیں کیا خبر ہے کہ یہ نشانیاں آجانے کے بعد بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے۔

وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَنَذَرُهُمْ

اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے، جیسا یہ لوگ اس پر پہلی دفعہ ایمان نہیں لائے تھے اور انہیں ان کی سرکشیوں

ع ۱۳ ۱۹ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١٠﴾

میں غوطے کھاتے چھوڑ دیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں مشرکوں کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کے بیٹا وغیرہ کچھ نہیں، اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں، سب چیزیں اسی کی محتاج ہیں۔ پھر قرآن کو بصائر کہا گیا ہے اور اس کے ماننے والے کو بینا اور نہ ماننے والوں کو نابینا کہا ہے۔

پھر دوسروں کو برا بھلا کہنے سے روکا گیا ہے، تاکہ وہ بھی بے علمی میں اللہ کو بے ادبی سے برا بھلا نہ کہیں۔ مشرکین کہتے تھے کہ اگر کوئی معجزہ دیکھ لیں گے تو ایمان لائیں گے، کہا گیا ہے کہ یہ معجزہ دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لانے والے۔

انسان ہی ہے جو اگر بھلائیوں پر آجائے تو اس کی عزت وتکریم کی کوئی انتہا نہیں؛ لیکن اگر بدقسمتی سے برائیوں کی طرف مائل ہوگیا تو پھر اس کی اہانت کی بھی کوئی حد نہیں۔ اور جس کا خمیازہ ایک دن اس کو بھگتنا پڑے گا۔

خاتم النبیین پیغمبر اسلام آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کو باری تعالی نے معجزہ سے کم نہیں بنایا، مگر یہ انسان یہاں پر بھی ٹھوکریں ہی کھا گیا ہے۔ جس طرح قرآن کی موجودگی میں دنیا قرآنی برکات سے محروم ہے۔

زُخْرُف	چکنی چپڑی باتیں	غُرُوْرًا	دھوکہ دینا	لِتَصْغٰی	تاکہ مائل ہوں
لِيَقْتَرِفُوْا	تاکہ بدکاریاں کریں	مُبَدِّلَ	بدلنے والا	يَخُوْضُوْنَ	اٹکل کی باتیں کرتے ہیں
مُعْتَدِيْنَ	زیادتی کرنے والے	يَقْتَرِفُوْنَ	بدکاریاں کرتے تھے		

الجزء۸

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ

اگر ہم ان پر فرشتے (بھی) اتار دیں اور (قبروں سے اٹھ کر) مُردے (بھی) ان سے باتیں کرنے لگیں اور جتنی چیزیں (بھی دنیا میں) ہیں سب ان

قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَ كَذٰلِكَ

کے سامنے (لاکھڑی) کردیں تب بھی یہ بے مشیت الٰہی ایمان نہ لائیں گے لیکن ان میں اکثر (ایسے ہیں جو یہ حقیقت) نہیں جانتے۔ اور (اے

جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

پیغمبر) اسی طرح ہم نے ہر پیغمبر کی دشمنی کے لیے شریر آدمی اور جنات مقرر کیے تھے جو ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں سکھاتے ہیں؛ تاکہ لوگوں

الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَ لِتَصْغٰٓى

کو فریب دیں، اور اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو وہ دشمنی نہ کرتے، پس انہیں انکی افترا پردازیوں میں (جھوٹ بولنے میں) چھوڑ دیجیے۔ یہ لوگ ایسا اس لیے

اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَ لِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ

کرتے ہیں تاکہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل (بھی) ان (ہی) کی طرف جھک پڑیں اور ان کی باتیں پسند کریں اور جو برائیاں وہ خود کر رہے ہیں

مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ

ویسی ہی وہ بھی کرنے لگیں، (اے پیغمبر اب آپ ان لوگوں سے پوچھئے کہ) کیا میں اللہ کے سوا کسی (اور) فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں؛ حالانکہ اس نے تو

الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ

مفصل کتاب (قرآن مجید) تمہاری طرف بھیج دی ہے، (اے پیغمبر دیکھو) جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ (اچھی طرح) جانتے ہیں کہ قرآن تمہارے

مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا

پروردگار کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے، تو آپ ان لوگوں میں سے مت ہو جایئے جو شبہ کرنے والے ہیں، اور تمہارے پروردگار کی بات سچائی

وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ

اور انصاف کے ساتھ پوری ہوگئی اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اگر تم ان لوگوں کا کہا

فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

مانو گے جو روئے زمین میں سب سے زیادہ ہیں وہ آپ کو خدا کی راہ سے بھٹکا دیں گے، یہ لوگ محض گمان کی باتوں پر چلتے ہیں اور اٹکل کی

يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾

باتیں بناتے ہیں۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار ہی اس کو بہتر جاننے والا ہے کہ کون اس کی راہ سے بہک رہا ہے اور کون ہیں جنہوں نے راہ پائی۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا

پس جس جانور پر (ذبح کرتے ہوئے) خدا کا نام لیا گیا ہے اسے (بلا تامل) کھاؤ اگر تم خدا کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ

ساتھ بتا دیا کہ سوائے حالت مجبوری کے تم پر کیا کیا حرام ہے تو پھر جس پر اللہ کا نام لیا گیا تم اسے کیوں نہ کھاؤ گے، بہت سے لوگ (ایسے ہیں جو)

وَ اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

بے سمجھے بوجھے اپنی خواہشوں کے مطابق (دوسروں کو) بہکاتے ہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا

اور (دیکھو!) ظاہری گناہ ہو یا پوشیدہ گناہ ہو، (ہر حال میں گناہ کی باتوں کو ترک کردو) جو لوگ گناہ کرتے ہیں اپنے کیے کی سزا جلد

يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

پائیں گے۔ اور جس جانور پر خدا کا نام نہیں لیا گیا ہے اس کا گوشت مت کھاؤ؛ کیونکہ اس کا کھانا نافرمانی ہے اور (دیکھو) شیطان (تو) اپنے مددگاروں

ع ۱۴ ۱۱ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

(کے دلوں) میں وسوسہ ڈالتے رہتے ہیں؛ تاکہ وہ تم سے جھگڑیں، اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو (پھر سمجھ رکھو) تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

تفسیر

عبرت پکڑنے کے لیے نشانیاں بیان کی گئی ہیں، قرآن مجید کی حقانیت اور اس کے اندر تفصیل کے ساتھ صاف صاف احکام بیان کیے جانے کا حکم ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کی موجودگی میں دوسرے اور فیصلہ کی تلاش کرنی نہیں چاہیے، یہ حق ہے اس میں کسی طرح کے شبہ کی گنجائش نہیں، اس کو اہل کتاب بھی مانتے ہیں، خدا کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں؛ لہٰذا اسی کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے، جو کچھ ملے گا یا ملنے والا ہے اسی کی بدولت دستیاب ہوگا، لہٰذا عقلمند وہی ہے جو خدا کے کلام کو مضبوطی سے پکڑے، بے اصل خیالات اور اٹکل پر چلنے سے باز آئے، اس کے بعد اس اعتراض کا جواب ہے کہ مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے، اس کو کہا گیا ہے کہ یہ فریب کی باتیں ہیں اور شیطان ملعون کی سکھائی ہوئی ہیں، مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حکم اور عقل کے حکم میں فرق ہے۔ حقیقت میں بندہ وہ ہے جو اللہ کے حکم کو مانے، مارنے والا تو سب کا اللہ ہی ہے؛ لیکن مردار اور جس پر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے اس کی برکت میں بہت فرق ہے، اس لیے خاص خاص حالات کے علاوہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو ایسے جانوروں کے کھانے سے منع کیا گیا ہے، شرک کی بہت قسمیں ہیں، شرک صرف یہی نہیں کہ بت پرستی کرے؛ بلکہ خدا کے حکم کے برخلاف دوسروں کے حکم پر چلنا بھی شرک ہے۔

ضَيِّقًا	تنگ، چھوٹا	صَدْرَہٗ	اُس کا سینہ	سَيُصِيْبُ	عن قریب پہنچائے جائیں گے
صَغَارٌ	رسوائی				
مَثْوٰىكُمْ	ٹھکانہ تمہارا	اَجَّلْتَ	مقرر کیا تو نے	دَارُ السَّلٰمِ	چین و امن کا گھر
يَصَّعَّدُ	بلند ہوتے ہیں				

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ

ایک شخص مُردہ تھا جسے ہم نے زندہ کیا اور روشنی دی کہ اس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے، کیا ایسے شخص کے برابر ہو سکتا ہے

فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

جو ایسی تاریکیوں میں گھرا ہوا ہے کہ اس سے نکل نہیں سکتا، اسی طرح ان کافروں کو اپنا کیا ہوا بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہے۔

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ

اور (دیکھو) اسی طرح ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار پیدا کر دیے؛ تاکہ مکر و فریب (کی جال) پھیلائیں اور (فی الحقیقت) وہ اپنے ہی حق

اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَ اِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

میں مکروفریب (کی جال) پھیلاتے ہیں اور اس کا شعور نہیں رکھتے۔ جب ان کے پاس کوئی آیت (قرآنی) آتی ہے تو کہتے ہیں: ''اللہ کے رسولوں کو جو

حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ وقف لازم / وقف منزل

(نبوت) دی گئی ہے ویسے ہی (نبوت) جب تک ہم نہ پائیں گے''ہم (تو) ہرگز ایمان نہ لائیں گے، اللہ اپنی پیغمبری کا محل خوب جانتا ہے،

سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾

جو لوگ جرم کے مرتکب ہوئے عنقریب انہیں اللہ کے یہاں رسوائی ہوگی اور سخت عذاب دیا جائے گا اس وجہ سے کہ وہ مکر کرتے ہیں۔

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ یُّرِدْ اَنْ یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ

جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ

صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ فِی السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ یَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى

اور بند کردیتا ہے، گویا کہ اسے آسمان پر چڑھنا پڑتا ہے! اسی طرح ایمان نہ لانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی

الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِیْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ

پھٹکار پڑتی ہے۔ (اے پیغمبر) یہ (دین اسلام) آپ کے رب کی سیدھی راہ ہے، دھیان کرنے والوں کے لیے ہم نے کھول کھول کر

یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِیُّهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾

آیتیں بیان کردی ہیں۔ ان کے رب کے یہاں ان کے لئے سلامتی کا گھر (تیار) ہے اور وہ اچھے کام کی وجہ سے ان کا مددگار ورفیق ہے۔

وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ۚ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَ قَالَ

جس دن اللہ سب کو جمع کرے گا (تو شیاطین سے کہے گا) اے گروہ جنات تم نے تو انسان کی ایک بڑی جماعت اپنی طرف کرلی تھی، ان کے

اَوْلِیٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِیْۤ

دوست انسان کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم لوگ دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مدت تک پہنچے جو تو نے ہم لوگوں

اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

کیلئے مقرر کی تھی، خدا فرمائے گا: تمہارا ٹھکانا (دوزخ کی) آگ ہے، اسی میں ہمیشہ رہو گے، بجز ان کے جنہیں ہم (نجات دینا) چاہیں، بلاشبہ تمہارا پروردگار

حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿١٢٨﴾ وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿١٢٩﴾ ع ١٥/٨

حکمت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو ان کی کمائی کے بدلے میں بعض ظالموں کے ساتھ ملادیں گے۔

تفسیر

خدا کے نافرمانوں کو اپنے برے کام اچھے معلوم ہوتے ہیں، اس رکوع میں اس بات کی پہچان بتائی گئی ہے کہ باوجود اسلام کی وسعت کے جو شخص آخرت کی طرف رجوع نہیں ہوتا یا مرنے سے پہلے موت کے لیے تیار نہیں ہوتا اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرتا تو نور اسلام اس کے سینہ میں نہیں سماتا، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ دین سیدھی راہ ہے، پھر فرمایا گیا ہے جن یا انس کوئی بھی ہوں وہ اور

ان کے پوجنے والے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

يَقُصُّوْنَ بیان کرتے تھے — لِقَآءَ ملاقات — يَسْتَخْلِفْ جگہ پر بٹھاوے — اَنْعَامِ جمع نَعَمٌ کی، چوپائے

يَصِلُ پہنچتا ہے، ملتا ہے — بُطُوْنِ پیٹوں — مُحَرَّمٌ حرام ہے

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ

(پھر ہم پوچھیں گے) اے گروہ جن وانس! کیا تمہارے پاس (ہمارے) پیغمبر (جو) تم ہی میں سے (تھے) نہیں آئے تھے، انہوں نے ہماری

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى

آیتیں تمہیں نہیں سنائی تھیں اور اس دن سے جو تمہیں پیش آیا ہے نہیں ڈرایا تھا؟ وہ عرض کریں گے کہ (خدایا) ہم اپنے اوپر آپ ہی

اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ

گواہی دیتے ہیں (یعنی اقرار جرم کرتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ) دنیا (کی چند روزہ زندگی) نے انہیں فریب میں ڈال دیا تھا، اب وہ خود ہی

كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝۱۳۰ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ

اپنے خلاف کفر کا اقرار کریں گے۔ (اے پیغمبر رسولوں کا بھیجنا اس لیے ہوا کہ) تمہارے پروردگار کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ ظلم و (ناانصافی) سے

وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝۱۳۱ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

بستیوں کو ہلاک کردے اور وہاں کے رہنے والے (راہ حق سے) بے خبر ہوں، ہر ایک کے عمل کے درجے مختلف ہیں، کسی کے اعمال سے

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۲ وَ رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُوالرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَسْتَخْلِفْ

تیرا رب غافل نہیں ہے۔ اور (دیکھو) تمہارا پروردگار بے نیاز اور رحم والا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو مار ڈالے اور جسے چاہے تمہارے

مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝۱۳۳ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ

بعد (تمہارا) جانشین کرے جیسا کہ تم کو دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے

لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝۱۳۴ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

اور تمہارے بس میں نہیں کہ مجبور کردو۔ (اے پیغمبر) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کرتے رہو، میں

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۳۵

اپنا کام کرتا ہوں، عنقریب جان لوگے کہ آخرت کا گھر کس کو ملتا ہے، یقیناً خدا ظلم کرنے والوں کو کامیاب نہیں کرے گا۔

وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَ الْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا

اور (دیکھو) جو کچھ کھیتی اور مویشی میں سے پیدا ہوتا ہے یہ (کفار) اس میں سے ایک حصہ اللہ کا ٹھہراتے ہیں اور اپنے (باطل) خیال کے

لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ

مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ان کے لیے ہے جنہیں ہم نے خدا کا شریک ٹھہرایا ہے اور جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو اللہ کی

اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ

طرف نہیں پہنچتا اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ ان کے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے، کیا برا انصاف یہ لوگ کرتے ہیں۔ اور اسی طرح

زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ

بہت سے مشرک ہیں کہ ان کے شریکوں نے ان کی نظروں میں اولاد کے قتل کرنے کو خوش نما کر دکھایا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈالیں

وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

اور ان کا دین ان پر مشتبہ کر دیں، اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے، (اے پیغمبرؐ) آپ ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو (اللہ پر) چھوڑ دیجئے۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ

وہ یہ کہتے ہیں: یہ چوپائے اور کھیتی ہر ایک کو کھانا منع ہے، اسے وہی کھائے جسے ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں، بعض چوپایوں (کو کہتے

وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۗ

ہیں کہ ان) کی پیٹھ (پر چڑھنا) منع ہے اور بہت سے مواشی ایسے ہیں کہ ان کے ذبح کے وقت یہ اللہ پر افترا کر کے اللہ کا نام نہیں لیتے، قریب

سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

ہے کہ خدا انہیں افترا پردازی کی سزا دے گا، یہ کفار کہتے ہیں کہ چارپایوں کے پیٹ میں جو (زندہ بچہ) نکلے وہ صرف ہم مردوں کے لیے حلال

لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۗ سَيَجْزِيْهِمْ

ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر (بچہ) مردہ نکلے تو سب اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ قریب ہے کہ خدا انہیں ان کی ان تقسیموں

وَصْفَهُمْ ۗ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ

کی سزا دے گا، بلاشبہ وہ حکمت والا جاننے والا ہے، یقیناً وہ تباہ و برباد ہوئے جنہوں نے جہالت سے اپنی اولاد کو (اپنے ہاتھوں) مار ڈالا اور اللہ پر

وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۗ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع ۱۶

بہتان کر کے اللہ کے دیے ہوئے رزق کو (اپنے اوپر) حرام کر لیا، بلاشبہ وہ گمراہ ہوئے اور بلاشبہ وہ سیدھی راہ پر چلنے والے نہ تھے۔

تفسیر

جن اور انسان کی ہدایت کے واسطے رسول آئے، اس کا بیان ہے اور بغیر کسی ہادی کو بھیجے کسی بستی کو تباہ نہیں کیا گیا، اس کا بیان ہے، اور اللہ کے قادر ہونے کا بیان ہے، مشرکین کی نیز شرک کی قسمیں اور پھر مشرکین کی شرارتوں کا بیان ہے اور اللہ کے معاملہ میں ان کی جہالت بیان کی گئی ہے۔

مَعْرُوْشٰتٍ بیلیں چڑھی ہوئیں	حَصَادِهٖ اس کی کٹائی	حَمُوْلَةً بار اٹھانے والے	ثَمٰنِيَةَ آٹھ، ہشت
ضَاْنِ بھیڑ	مَعْزِ بکری	آلذَّكَرَيْنِ دونوں نر	اِشْتَمَلَتْ شامل ہو گئے
نَبِّـُٔوْنِيْ مجھے بتاؤ	اِبِلِ اونٹ	وَصّٰكُمْ وصیت کی تم کو	لِيُضِلَّ تاکہ گمراہ کردے وہ

وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ

اور خدا وہی ہے جس نے ایسے خوشنما باغ پیدا کیے کہ ان میں بیلیں چڑھی ہوئی ہیں اور بعض بچھی ہوئی ہیں اور مختلف ذائقہ کی کھجوریں

وَ الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا

اور کھیتیاں پیدا کیں اور ہم شکل اور شکل وصورت میں یکسانیت نہ رکھنے والے زیتون اور انار پیدا کیے، جب (انہیں) پھل لگے تو (خوب)

مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

ان کے پھل کھاؤ اور انہیں کاٹتے (یا توڑتے) وقت ان میں سے مقررہ حصہ (زکوۃ عشر) دو اور فضول خرچی نہ کرو، بیشک خدا فضول خرچ

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٤١﴾ ۙ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔(اور خدا وہی ہے جس نے) چوپایوں میں سے بعض لادنے کے لائق اور بعض زمین سے لگے ہوئے پیدا کیے،

وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٤٢﴾ ۙ ثَمٰنِيَةَ

تو اللہ نے تمہیں جو کچھ دیا ہے خوب کھاؤ (پیو) اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو، بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔(اور خدا وہی ہے

اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

جس نے تمہارے لیے) آٹھ جوڑے (پیدا کیے)، بھیڑ کی قسم میں سے دو (نر و مادہ) اور بکری کی قسم میں سے دو (اے محمدؐ! ان سے) پوچھیے:

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ

آیا دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ، یا یہ کہ دونوں مادہ کے پیٹ میں جو بچے ہیں وہ حرام ہیں، اگر تم سچے ہو تو علم کے ذریعہ سے مجھے

صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾ ۙ وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

خبر دو۔اور (اسی طرح) اونٹ (کی قسم) میں سے دو، اور گائے (کی قسم) میں سے دو (نر و مادہ پیدا کیے ہیں، اے محمدؐ! ان سے) پوچھیے: کیا

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ

دونوں نر حرام کیے ہیں یا دونوں مادہ یا دونوں مادہ کے پیٹ میں جو بچے ہیں وہ حرام ہیں یا کیا تم اس وقت موجود تھے جبکہ خدا نے تمہیں اس

اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ

بات کا حکم دیا تھا، پس اس سے بڑھ کر زیادہ ظالم کون ہوگا جو خدا پر جھوٹ و افترا باندھے کہ اس کے ذریعہ سے بغیر کسی علم کے لوگوں کو

ع بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ ع

گمراہ کرتا پھرے، بیشک ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں پھلوں کا ذکر ہے اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جب پھل توڑے جائیں یا کھیتی کاٹی جائے تو مقرر حصہ زکوۃ کا ادا کرو۔ پھر اس کے بعد اپنی ان نعمتوں کا ذکر کیا ہے کہ خدا نے سواری کرنے اور گوشت کھانے کے لیے جانور پیدا کر دیے، مشرکین عرب بعض جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے؛ حالانکہ وہ حلال ہوتے اور انہیں تبرکاً چھوڑ دیتے، یا بتوں پر چڑھاوا چڑھا

دیتے، اللہ تعالیٰ نے آٹھ قسم کے نر و مادہ کا جو عرب میں موجود تھے اور جنہیں عموماً بعض مشرک خاص حالات کے تحت حرام کر لیتے تھے ذکر کیا ہے یعنی بھیڑ بکری، گائے اور اونٹ، پھر خدا پر جھوٹا بہتان باندھنے والوں کو سخت ظالم کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کو جو خدا پر بہتان باندھیں خدا کبھی ہدایت نہیں کرتا۔

لَآ اَجِدُ میں نہیں پاتا	طَاعِمٍ کھانے والا	دَمًا مَّسْفُوْحًا بہتا ہوا خون	بَاغٍ بغاوت کرنے والا
عَادٍ سرکش، حد سے گزرنے والا	ذِيْ ظُفُرٍ ناخن والے	شُحُوْمَ جمع شحم کی، چربی	حَوَايَا انتڑیاں
مَا اخْتَلَطَ جو مل جائے	بِعَظْمٍ ہڈی کے ساتھ	بِبَغْيِهِمْ ان کی سرکشی کی وجہ سے	ذَاقُوْا انہوں نے چکھا
بَالِغَةُ پہنچنے والی	هَلُمَّ تم بلا لاؤ، پکارو		

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ

(اے محمدؐ! لوگوں سے) کہہ دو کہ میں تو کسی کھانے والی چیز پر سوائے ان چیزوں کے کوئی اور چیز حرام نہیں پاتا جس کی میری طرف وحی

مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ

کی گئی ہے وہ یہ ہیں: مردار یا بہا ہوا خون یا سور کا گوشت کہ وہ نجس ہیں، یا وہ ذبیحہ جو غیر خدا کا نام لینے کی وجہ سے نجس ہو گیا ہو، پھر بھی

اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ

جو مجبور ہو گیا ہو (وہ ان میں سے بقدر ضرورت کھا سکتا ہے) مگر (یہ کہ) وہ بغاوت کرنے والا یا حد سے گزرنے والا نہ ہو، بیشک آپ کا رب

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا

بخش دینے والا مہربان ہے، اور (ان سے کہہ دیجئے کہ) ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والا (جانور) حرام کر دیا تھا اور گائے اور بکری کی قسم

عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ

سے ان پر دونوں کی چربیاں حرام کر دی تھیں، سوائے اس چربی کے جو ان کی پشت پر لگی ہو یا آنتوں پر لپٹی ہو یا ہڈیوں سے چٹ گئی ہو،

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

اور ان چیزوں کی حرمت ان کی سرکشی کی سزا تھی اور یقیناً ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ (اور اے محمدؐ!) اگر یہ (کفار اس پر بھی) آپ کو جھٹلائیں تو

فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

کہہ دیجئے کہ (گو) تمہارا پروردگار بہت وسیع رحمت والا ہے، (مگر جب اس کا عذاب آتا ہے) تو نافرمانوں سے اس کا عذاب کوئی ہٹا نہیں سکتا۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا

(تمہارے جواب میں) مشرک فوراً کہہ دیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے، نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کوئی شئے حرام ٹھہراتے

مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ

(تو اے محمدؐ!) ان سے پہلے لوگوں نے (بھی) یوں ہی (انبیاء کو) جھٹلایا تھا، یہاں تک کہ وہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیے، آپ ان سے پوچھیے:

هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ

کیا تمہارے پاس اس بارے میں کوئی علم کی کتاب ہے کہ جسے (مقابلے میں) ہمیں دکھا سکو، تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو اور تم

اِلَّا تَخۡرُصُوۡنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلۡ فَلِلّٰهِ الۡحُجَّةُ الۡبَالِغَةُ ۚ فَلَوۡ شَآءَ لَهَدٰىكُمۡ

محض انکل پچو باتیں بنا رہے ہو۔ آپ (ان سے) کہہ دیجئے: اللہ ہی کی حجت (سب پر) غالب ہے، پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو (خود ہی)

اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلۡ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ يَشۡهَدُوۡنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ

ہدایت کر دیتا۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے: ذرا اپنے ان گواہوں کو تو بلا لاؤ جو یہ گواہی دیں کہ خدا نے فلاں فلاں چیز حرام کر ڈالی ہے، تو

فَاِنۡ شَهِدُوۡا فَلَا تَشۡهَدۡ مَعَهُمۡ ۚ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا

پھر اگر وہ (واقعی جھوٹی) گواہی دیدیں تو آپ ان کے ساتھ گواہی نہ دیجئے اور ان لوگوں کی خواہشات پر نہ چلئے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے

وَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَهُمۡ بِرَبِّهِمۡ يَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۰﴾ ع ۱۸ ۶ ۵

ہیں اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ دوسروں کو برابر ٹھہراتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی مشرکین کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ خدا نے صرف یہ چیزیں حرام قرار دی ہیں (۱) مردار (۲) بہتا ہوا خون (۳) سور کا گوشت (۴) غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔ اور پھر یہ بتایا ہے کہ اس سے قبل یہود کی نافرمانیوں کے سبب ان پر چند چیزیں اور بھی حرام کر دی گئی تھیں۔

پھر مشرکوں کے ان اعتراضات کا جواب ہے جو وہ شرک اور حرمت کے بارے میں کرتے ہیں، کہ اگر خدا چاہتا تو ہم کیوں شرک کرتے اور نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا کسی چیز کو حرام کرتے تو جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ تم بغیر علم کے باتیں کرتے ہو اور انکل پچو (بلا تحقیق) دلیلیں دیتے ہو، ہم نے توریت وغیرہ آسمانی کتب میں کبھی اس قسم کا حکم نہیں دیا۔

اِمۡلَاقٍ افلاس، تنگدستی　　فَوَاحِشَ بے حیائی کی باتیں　　بَطَنَ پوشیدہ رکھا　　اَشُدَّ قوت، تمیز، بلوغت　　كَيۡلَ ترازو، کانٹا

مِيۡزَانَ ترازو، تولنے یا وزن کرنے کا آلہ　　اِتَّبِعُوۡهُ اس کی پیروی کرو　　تَمَامًا تمام، تمام کرنے والی　　تَفۡصِيۡلًا کھلا بیان

قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمۡ عَلَيۡكُمۡ اَلَّا تُشۡرِكُوۡا بِهٖ شَيۡـًٔا

(اے محمدؐ! ان کفار سے) کہہ دیجئے: آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تم پر کیا باتیں خدا نے حرام کی ہیں: وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو

وَّبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ۚ وَ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَكُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكُمۡ

شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین سے نیکی کرو اور یہ کہ اپنی اولاد کو مفلسی (کے خوف) سے ہلاک نہ کرو، ہم تم کو (بھی) اور ان کو (بھی) رزق

وَاِيَّاهُمۡ ۚ وَ لَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنۡهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ

دیتے ہیں، اور (یہ کہ) بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور (یہ کہ) کسی نفس کو جس کا قتل کرنا خدا نے حرام

الَّتِىۡ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ؕ ذٰلِكُمۡ وَصّٰٮكُمۡ بِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۵۱﴾

کر دیا ہے اسے قتل نہ کرو، سوائے اس کے کہ وہ قتل موافق حق ہو، یہ چیزیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے؛ تا کہ تم (کچھ سوچو) سمجھو۔

وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ

اور (یہ بھی کہ) تم یتیم کا مال بہتر طریقے کے علاوہ نہ کھاؤ یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہونچ جائے، اور انصاف کے ساتھ

وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا

ناپ تول کرو، ہم کسی کو بھی اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف سے کرو، خواہ وہ قرابت دار ہی

قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ

کیوں نہ ہو اور اللہ کا عہد پورا کرو، تمہیں ان باتوں کا خدا نے حکم دیا ہے؛ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ اور یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی

مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ

پیروی کرو اور (دوسری) راہوں پر نہ چلو کہ تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گے، یہ حکم تمہیں اس لئے دیتا ہے؛ تاکہ تم پرہیزگار

بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ

بن جاؤ۔ پھر ہم نے موسیٰ کو وہ کتاب دی (یعنی توریت) جو ان لوگوں پر (نعمت) پوری کرتی ہے جو اچھے کام کرتے ہیں اور (اس میں)

وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ ع ۱۹

ہر شئے کا کھلا کھلا بیان ہے اور وہ ہدایت ورحمت کی موجب ہے؛ تاکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں جانے پر ایمان لے آئیں۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ اصلی حرمت والی چیزیں کونسی ہیں، یعنی ایسی باتیں کرنا جوگناہ ہیں ان کا بیان ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) شرک کرنا (۲) والدین کے ساتھ احسان نہ کرنا (۳) اولاد کو مفلسی کے ڈر سے ہلاک کرنا (۴) بے حیائی کی باتیں۔ یعنی زنا وغیرہ کا مرتکب ہونا (۵) کسی آدمی کو بغیر حق کے قتل کرڈالنا (۶) مال یتیم کا بغیر وجہ کے کھانا (۷) ناپ تول میں کمی زیادتی کرنا (۸) انصاف کی بات نہ کہنا (۹) اللہ کے عہد کو توڑ دینا یعنی اسلام لاکر مرتد ہوجانا (۱۰) صرف ایک اسلام پر نہ چلنا اور دوسرے فرقے بنا کر ان پر چلنا، یہ سب گناہ کی باتیں ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے۔

اس کے بعد توریت کا ذکر ہے کہ اس میں بھی ہم اس قسم کے احکام دیئے تھے، یہ نئے احکام نہیں ہیں، تم انہیں بھول گئے ہو، امت محمدیہ کی کتنی شان ہے کہ اصلی مخاطب تو یہی ہیں؛ لیکن ظاہری طور پر بنی اسرائیل وغیرہ کو مخاطب کیا ہے۔

دِرَاسَتِهِمْ ان کا پڑھنا، پڑھانا، درس وتدریس	اَهْدٰی زیادہ ہدایت یافتہ	صَدَفَ ہٹ گیا، روگردان ہوا
یَصْدِفُوْنَ روگردانی کرتے ہیں	یَنْظُرُوْنَ انتظار کرتے ہیں	مَحْیَایَ میرا جینا، میری حیات
مَمَاتِیْ میرا مرنا، میری موت	اَبْغِیْ میں تلاش کروں	وَازِرَةٌ بوجھ اٹھانے والا

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

اور (اے محمدؐ! اس توریت کے بعد پھر) ہم نے یہ قرآن مبارک آپ پر نازل کیا، (پس اے مسلمانو!) تم اسکی پیروی کرو اور (اللہ سے) ڈرو

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَ اِنْ كُنَّا

تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور یہ اس لیے اترا کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں (یہود و نصاریٰ) پر تو کتاب اتری اور ہم ان

عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّاۤ اَهْدٰی مِنْهُمْ

کے پڑھنے پڑھانے سے (بھی) غافل تھے، یا یہ کہو کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل کی جاتی تو ہم ان اہل کتاب سے زیادہ ہدایت پر ہوتے

فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَهُدًی وَّ رَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ

تو یقیناً تمہارے پاس کھلی دلیل (قرآن کی شکل میں) اور ہدایت اور رحمت (محمدؐ کے ذریعہ) آگئی، پھر (ان خواہشوں کی تکمیل کے بعد) جو اللہ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا

کی آیات جھٹلائیں اور روگردانی کریں تو ان سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے، ہم عنقریب ایسے لوگوں کو جو ہماری آیات سے روگردانی

سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا کَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ

کرتے ہیں ان کی روگردانی کی وجہ سے بہت بری سزائیں دیں گے۔ (اے محمدؐ کیا) یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے

اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ

آئیں یا خود آپ کا پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں تو جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیوں کا ظہور ہوگا

لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا قُلِ

اس دن کسی کا ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا، جب تک کہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا ایمان کی حالت میں نیکی نہ کرچکا ہو۔ آپ کہہ دیجئے: اچھا تو

انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ کَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ

انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں، یقیناً ان لوگوں سے آپ کا کوئی تعلق نہیں جنہوں نے دین میں پھوٹ ڈالی اور فرقے فرقے

فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَی اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

ہوگئے، بیشک ان کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے، پھر وہ ان کو ان کی کرتوتوں سے آگاہ کرے گا، جو نیکی کرے گا تو

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

اسے دس گنا اجر ہے۔ اور جو بدی کرے گا تو اسی کے مطابق سزا دی جائے گی، اور کسی پر زیادتی نہ کی جائے گی۔

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ

(اے محمدؐ ان سے) کہہ دیجئے: بیشک میرے پروردگار نے مجھے سیدھی راہ کی ہدایت کردی ہے، وہ ایک مستحکم دین ہے یعنی ملت ابراہیم

حَنِیْفًا وَ مَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ

ہے، وہ راستی کی طرف مائل تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے (اے محمدؐ ان سے) کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی،

وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا

میری موت سب اللہ کے لیے ہیں جو جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے

اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ

پہلے اس کی اطاعت کرنے والا ہوں۔ (اے محمدؐ ان سے) پوچھیے: کیا میں اللہ کے علاوہ کسی (اور) پروردگار کی تلاش کرتا پھروں؛ حالانکہ ہر

وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

ایک چیز کی پرورش کرنے والا وہی ہے اور کوئی عمل نہیں کرتا مگر اپنے لیے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، پھر

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ

تمہارے پروردگار کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے اور وہ تمہیں بتلائے گا کہ تم کس بارے میں اختلاف کیا کرتے تھے۔اور وہ خدا وہی ہے

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ

جس نے تمہیں زمین پر (اپنا) خلیفہ بنا کر بھیجا اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجے عطا کیے؛ تاکہ (اپنی) دی ہوئی نعمت سے تمہاری

اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖؗ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾ ع

آزمائش کرے، بیشک تمہارا پروردگار جلد سزا دینے والا ہے، وہ یقینا بہت غفور رحیم ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید اتارنے کی یہ غرض بیان کی گئی ہے؛ تاکہ لوگوں پر اتمام حجت ہو جائے اور وہ یہ نہ کہیں کہ ہماری طرف نہ تو کتاب اتاری گئی نہ رسول بھیجا گیا، سو اب جبکہ کتاب اور رسول آچکے، لوگوں کو ہدایت پکڑنی چاہیے، قرآن کا انکار کرنے والے کو سخت عذاب کا وعدہ ہے۔

اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے قریب کسی کو ایمان لانے کا فائدہ نہ ہوگا، کیونکہ وہ ایمان جو عذاب دیکھ کر لایا جائے وہ مقبول نہیں، ایمان وہی ہے جو بلا جبر واکراہ لایا جائے اور سوچ سمجھ کر۔ پھر ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہمارا اٹھنا بیٹھنا، مرنا جینا، عبادت کرنا: غرض سب کچھ اللہ ہی کی رضا کے لیے ہو۔ سبحان اللہ کیا تعلیم ہے، مگر افسوس لوگ اس سے منہ موڑ رہے ہیں۔

آیات: ۲۰۶	۷۔ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ ۳۹	رکوعات: ۲۴

حَرَجٌ تنگی	فَلَنَسْئَلَنَّ پھر ضرور پوچھیں گے	فَلَنَقُصَّنَّ پھر ہم ضرور بیان کریں گے
ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ جس کا بوجھ بھاری ہو گیا	خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ جس کا بوجھ ہلکا ہو گیا	خَسِرُوْٓا وہ نقصان اٹھائے
مَكَّنّٰكُمْ قدرت دی ہم نے تم کو	مَعَايِشَ جمع معیشۃ، روزگار	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ

الٓمّٓصٓ، (اے پیغمبرؐ!) یہ قرآن مجید آپ پر اس غرض سے اتاری گئی ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ آپ (کافروں کو خدا کے عذاب سے) ڈرائے اور ایمان

لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ

والوں کیلئے (یہ) نصیحت ہے، اس کتاب کی وجہ سے آپ کو دل تنگ نہ ہونا چاہیے۔(لوگو!) تمہارے رب نے یہ قرآن تمہارے واسطے اتارا ہے،

رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

اسی کی ہدایت پر چلو اور خدا کے سوا (اپنے بنائے ہوئے) معبودوں کی پیروی نہ کرو، مگر تم لوگ تو غور کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو۔

وَ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝٤ فَمَا كَانَ

کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردیں کہ ان پر ہمارا عذاب راتوں رات یا دوپہر کو سوتے ہوئے پہنچا۔تو جس وقت ہمارا عذاب اترا

دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝٥ فَلَنَسْــَٔلَنَّ الَّذِيْنَ

اس وقت ان کے منہ سے بجز اس کے کوئی بات نہ نکلتی تھی کہ واقعی ہم ہی لوگ ظالم تھے۔پھر ہم(بروز قیامت)

اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَ لَنَسْــَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّ مَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝٧

امتوں اور رسولوں دونوں سے پوچھیں گے اور ان پر اپنا علم ظاہر کردیں گے؛ کیونکہ ہم بے خبر نہیں تھے۔

وَ الْوَزْنُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨

اس دن (اعمال کا) تلنا برحق ہے تو جن (کے نیکی) کا پلہ بھاری ہوگا تو یہی لوگ کامیاب ہوں گے اور جن لوگوں (کے نیکی) کا پلہ ہلکا ہوگا

وَ مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩

تو یہی وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اس وجہ سے اپنا آپ نقصان کیا کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔(اے بنی آدم!) ہم نے تم کو

ع ٨ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝١٠

زمین میں جگہ دی اور اس میں تمہارے لیے زندگی کے سامان اکٹھے کردیے تم لوگ تو بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

تفسیر

الٓمّٓصٓ ۔یہ بھی حروف مقطعات ہیں، یہ راز ہیں، ان کے معنی اور مطلب سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول واقف ہیں۔اس آیت میں بھی تبلیغ کا حکم ہے، پھر قرآن مجید کی تعریف ہے، اور اس کی تبلیغ کا حکم ہے اور اس کی پیروی کا حکم ہے۔ہدایت کا نزول اس لیے ہوتا ہے کہ ابن آدم جانیں کہ کون سی چیز حرام ہے اور کون سی چیز حلال، اور حق و باطل میں تمیز کریں، پھر عذاب الٰہی کا بیان اور ناشکروں کی سزا اور ان کے حشر کا بیان ہے، قیامت کے دن نیکی و بدی کے تولے جانے اور اسی کے مطابق جزا و سزا کا بیان ہے، کسب حلال اور سوداگری کرنے کا اور اللہ کا شکر گزار بندہ بننے کا حکم ہے۔

صَوَّرْنٰكُمْ	ہم نے تمہاری تصویر بنائی	سٰجِدِيْنَ	سجدہ کرنے والے	خَلَقْتَنِيْ	پیدا کیا تو نے مجھ کو
فَاهْبِطْ	پس نیچے اتر جا	تَتَكَبَّرَ	تکبر کیا تو نے	صٰغِرِيْنَ	ذلیل، کم درجہ
اَغْوَيْتَنِيْ	بہکایا تو نے مجھ کو	لَاَقْعُدَنَّ	تحقیق کہ میں بیٹھوں گا	لَاٰتِيَنَّهُمْ	تحقیق کہ میں لاؤں گا ان کو
شَمَآئِلِ	بائیں طرف	مَذْءُوْمًا	مذمت کیا ہوا	مَدْحُوْرًا	راندۂ درگاہ
لَاَمْلَئَنَّ	تحقیق کہ بھروں گا میں	وَلَا تَقْرَبَا	اور نزدیک مت جانا تم دونوں	فَوَسْوَسَ	پھر بہکا دیا
مَا نَهٰىكُمَا	اس نے نہیں منع کیا تم دونوں کو	وَقَاسَمَهُمَآ	اور اسنے قسمیں دلائیں انکو	نٰصِحِيْنَ	نصیحت کرنے والوں
طَفِقَا يَخْصِفٰنِ	پردہ کرنے لگے، شرمگاہ چھپانے لگے			ظَلَمْنَا	ہم نے ظلم کیا
اَنْفُسَنَا	اپنی جانوں	تَحْيَوْنَ	جیتے ہو تم	تَمُوْتُوْنَ	مرتے ہو تم

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ

ہم نے تمہارے (باپ آدمؑ) کو پیدا کیا پھر تمہاری (یعنی تمہارے باپ آدم کی) شکل وصورت بنائی پھر فرشتوں کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا

فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۱۱ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ

توسوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا، ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔ اللہ نے (اس سے) پوچھا: میرے حکم کے بعد تجھے کس نے سجدہ کرنے

اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝۱۲ قَالَ فَاهْبِطْ

سے باز رکھا، وہ بولا کہ میں آدم سے بہتر ہوں، کیونکہ مجھے تونے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ بہشت سے

مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝۱۳ قَالَ

نیچے اتر، کیونکہ تیری اتنی ہستی نہیں کہ بہشت میں رہ کر شیخی کرے، نکل، تو بیشک ذلیل ہے۔اس نے عرض کیا کہ

اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝۱۴ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝۱۵ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ

لوگوں کے زندہ ہو کر اٹھنے کے دن تک مجھے مہلت دی جائے۔اللہ نے کہا تجھے مہلت ہے۔ابلیس نے کہا: جیسا تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں

لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝۱۶ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ

بھی آدم کی اولاد کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔اور ان کے پاس آگے اور پیچھے اور داہنے اور

خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝۱۷ قَالَ اخْرُجْ

بائیں سے آؤں گا اور تو اکثر آدم کی اولاد کو شکرگزار نہیں پائے گا۔(اللہ نے) کہا کہ تو بہشت سے

مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۱۸

ذلیل وخوار ہو کر نکل، آدمیوں میں سے جو (کوئی بھی) تیری پیروی کرے گا تو ہم تم سب سے دوزخ کو بھر دیں گے۔

وَ يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ

اللہ نے آدم سے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہا کرو۔اور جہاں سے چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے نزدیک نہ جانا

الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۹ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ

کہ تمہارا شمار ان لوگوں میں سے ہو جائے جن سے نامناسب کام ہو جایا کرتا ہے، پھر ابلیس نے ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں جو ان سے

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ

مخفی تھیں کھول کر دکھانے کے لیے ان کو بہکایا اور کہا: تمہارے پروردگار نے تم کو اس درخت کے (پھل) کھانے سے صرف اس لیے

تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝۲۰ وَ قَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ

منع کیا ہے کہ کہیں (پھل کھانے سے) تم دونوں فرشتے یا ہمیشہ کے لیے بہشت میں رہنے والے نہ ہو جاؤ۔اور قسم کھا کر کہنے لگا: میں

النّٰصِحِيْنَ ۝۲۱ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا

تمہارا حقیقی خیرخواہ ہوں اور فریب سے ان کو بہکا لیا، جوں ہی انہوں نے درخت (کے پھل) کو چکھا فوراً وہ اپنی شرمگاہوں کو دیکھنے لگے

سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا

اور جنت کے پتوں سے (اپنی شرم گاہوں) کو چھپانے لگے۔ اللہ نے ان سے پکار کر کہا: کیا ہم نے تم کو

عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا

اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور یہ نہیں کہہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار!

ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ۫ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ

ہم نے اپنے اوپر آپ ظلم کیا ہے۔ اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر مہربانی نہ کی تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے۔ (اللہ نے) کہا:

اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

نیچے اترو، تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا اور زمین پر تم کو ایک مدت تک رہنا اور فائدہ حاصل کرنا ہوگا، (اللہ نے پھر) کہا: زمین ہی میں

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع

تم لوگ زندگی بسر کرو گے اور اسی میں مرو گے۔ اور اسی میں سے (دوبارہ بروز قیامت) نکالے جاؤ گے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان کا قصہ بیان کیا گیا ہے، شیطان نے ایک تو جب حضرت آدم علیہ السلام قبلہ قرار دیئے گئے تھے اس وقت اپنی غلط فہمی سے سجدہ نہیں کیا اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں قیاس سے کام لیا، دوسرے تکبر کیا، جس پر راندۂ درگاہ ہوا اور ایک قصور حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی؛ لیکن انہوں نے ادب کو راہ دی، اور خدا کے سامنے گناہ کا اقرار کر کے معافی چاہی، تو اللہ نے اس کو قبول فرما لیا، تکبر سوائے ذات باری کے اور کسی کو جائز نہیں، کیونکہ تکبر اسی کی شان ہے، اس لیے تکبر کرنے والا ایک طرح سے شرک کا مرتکب ہوتا ہے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کو کسی طرح کی حاجت نہیں۔ اور مخلوق ہر وقت سراپا حاجت مند ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی حیرت میں ڈال دینے والی خدا تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہو وہاں صرف خدا کی خودنمائی نہیں سمجھنی چاہیے؛ کیونکہ ان سب کا اصل مطلب یہ ہے کہ ہماری اصلاح ہو اور ہماری ہدایت ہو ہمیں سبق ملے، اور ہم اس سے فائدہ حاصل کریں، حضرت آدم علیہ السلام نے جو دعا مانگی تھی وہ دعا ہر بنی آدم کے لیے وظیفہ ہونا چاہیے۔

لَا يَفْتِنَنَّكُمْ فتنہ میں نہ ڈالے تم کو	اَبَوَيْكُمْ تمہارے ماں باپ کو	يَنْزِعُ اتروائے
كُلُوْا تم کھاؤ	وَاشْرَبُوْا اور تم پیو	مُسْرِفِيْنَ بیجا خرچ کرنے والے

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ

اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہیں پوشاک دی ہے کہ وہ تمہاری شرمگاہیں چھپائے اور (تمہاری) زینت بڑھائے اور پرہیزگاری کا لباس

التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ

تمام لباسوں سے بہتر ہے۔ لباس بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے؛ تاکہ لوگ (اس بات میں) غور کریں۔ اے آدم کی اولاد! کہیں

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

شیطان تمہیں راہ خدا سے بہکا نہ دے، جیسا کہ تمہارے ماں باپ (آدم وحوا) کو اس نے بہشت سے نکلوا دیا اور ان کے (بہشتی) کپڑے

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ

ان سے اتروا لیے اور ان کی شرمگاہیں انہیں دکھا دیں۔ وہ اور ان کی اولاد تمہیں اس طرح دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا

جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں ہم نے شیطان کو ان کا دوست بنا دیا ہے۔ جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ

ہم نے اپنے باپ دادا کو یہی کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اللہ نے ہم کو اسی (کے کرنے) کا حکم دیا ہے، (اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیجئے کہ اللہ

لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟

تو فحش باتوں کا حکم ہی نہیں دیتا، کیا تم لوگ اللہ پر بے جانے بوجھے جھوٹ بولتے ہو۔ (اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار تو

وَ اَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا

انصاف کا حکم دیتا ہے، (وہ کہتا ہے کہ) تم ہر نماز کے وقت اللہ کی طرف متوجہ ہوجایا کرو اور خالص اسی کی تابعداری مدنظر رکھ کر اسی کو

بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿٢٩﴾ؕ فَرِيْقًا هَدٰى وَ فَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ

پکارو، جس طرح اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح (قیامت کے دن) دوبارہ پیدا کیے جاؤ گے۔ ایک گروہ کو اللہ نے راہ دکھائی ہے

اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

اور دوسرے گروہ (کے سر) پر گمراہی سوار ہے، کیونکہ اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے شیطانوں کو دوست بنا لیا اور اس پر بھی سمجھتے ہیں

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

کہ ہم راہ راست پر ہیں۔ اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت (لباس سے) اپنے کو آراستہ کرلیا کرو اور کھاؤ پیو،

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ ع ٣ ١٠

مگر بے جا خرچ مت کرو؛ کیونکہ بیجا خرچ کرنے والے کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

تفسیر

اس رکوع میں لباس کا مصرف بتایا گیا ہے، پرہیزگاری کے لباس کو بہتر کہا گیا ہے، پھر اوپر جو قصہ بیان کیا گیا تھا اس کا نتیجہ ظاہر کردیا گیا ہے اور کہہ دیا گیا ہے کہ جو ایمان نہیں لاتے انہیں شیطان اپنا دوست بنالیتا ہے۔ آباء واجداد کی غلط پیروی سے روکا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کو کہا گیا ہے۔ بعض گمراہ لوگ سمجھتے ہیں کہ راہ پر ہیں، ان کو ہوشیار ہوجانا چاہیے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ ہر نماز کے وقت زینت کا حکم ہے، ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جائیں تو اس وقت پوشاک سے آراستہ پیراستہ ہوکر جائیں اور اس کا خاص اہتمام کریں، لیکن احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہوتے وقت اس کا برعکس

کریں۔ اخیر میں ہر کام میں اعتدال پر رہنے کو کہا گیا ہے۔

حَرَّمَ حرام کیا　　　　يَقُصُّوْنَ بیان کریں گے　　　　يَنَالُ پہنچے گا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ

(اے پیغمبرؐ ان لوگوں سے) پوچھو کہ اللہ نے جو زینت کے سازوسامان اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں تو

الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ

کس نے ان کو حرام کردیا ہے۔ آپ سمجھا دیجئے کہ جو لوگ (اس) دنیا کی زندگی میں ایمان لائے ہیں قیامت کے دن (یہ نعمتیں) خاص کرانہیں

الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ

کو دی جائیں گی۔ سمجھدار لوگوں کے لیے ہم اسی طرح اپنے احکام صاف صاف بیان کرتے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ) آپ (ان لوگوں سے) کہہ

رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ

دیجئے کہ میرے پروردگار نے تو تمام بے حیائی کے کاموں کو منع فرمایا ہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو بھی،

تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

اور یہ بھی حرام کردیا ہے کہ بغیر کسی سند کے تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ اور بے جانے سمجھے اللہ کے حق میں جھوٹ کہو۔

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

ہر ایک قوم (کے مٹنے) کا ایک وقت مقرر ہے پھر جب وہ وقت آپہنچتا ہے تو ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہوسکتا۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ

اے آدم کی اولاد! تمہارے پاس تم ہی میں سے پیغمبر آئیں گے اور ہمارے احکام تم کو پڑھ کر سنائیں گے (تو مان لیا کرو)؛ کیونکہ جو شخص

اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

بھی پرہیزگاری اختیار کرے گا اور (اپنی حالت کی) اصلاح کرلے گا تو قیامت کے دن ان پر کچھ خوف اور رنج نہ ہوگا۔ اور جو لوگ ہماری

بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ

آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان سے روگردانی کریں گے تو یہی لوگ دوزخی ہوں گے اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس نے اللہ پر جھوٹا

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ

افترا کیا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا، ان کو حصہ (رزق) جو لکھا ہے ملتا رہے گا؛

حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

لیکن جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کی جان نکالنے کو پہنچیں گے اور پوچھیں گے کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟

قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ

تو یہ لوگ کہیں گے کہ وہ ہم سے جاتے رہے اور اپنے اوپر آپ ہی گواہی دے کر کہیں گے کہ بے شک وہ کافر تھے۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا

ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِی النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ
کہ تمہارے سے پہلے جو کفار لوگ جنات اور انسان میں سے گزرے ہیں تم بھی ان کے ساتھ آگ میں داخل ہوجاؤ۔ جب یہ لوگ دوزخ میں داخل
اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا فِیْهَا جَمِیْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا
ہوں گے تو اپنے ساتھیوں پر لعنت کریں گے، یہاں تک کہ جب سب جہنم میں داخل ہوچکیں گے تو ان میں کے پچھلے اگلوں کی نسبت کہیں گے:
هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ۬ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝۳۸
اے ہمارے پروردگار! انہیں لوگوں نے ہمیں بہکایا تھا، ان کو دگنا عذاب دے، (اللہ تعالیٰ) کہے گا: تم نہیں جانتے
وَ قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۳۹ ع۸
ہر ایک پر دوگنا ہی عذاب ہوگا۔ ان میں کے اگلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے: تم کو ہم پر کیا فضیلت ہے، اپنے کیے کا بدلہ یعنی عذاب چکھو۔

تفسیر

زینت کی چیزوں کو اللہ کی زینت کی چیز کہا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مسلمان مفلس نہیں پیدا کیا گیا ہے۔ بداخلاقی کی باتوں کو حرام کیا گیا ہے، جیسے کفر ونفاق، ظلم، تکبر، شرک وغیرہ۔ ہلاکت کا وقت آجانے پر ایک ساعت بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا۔ رسولوں کے آنے کی غرض کو بتایا گیا ہے، جو کچھ بیان کیا جاتا ہے اس سے فائدہ حاصل کرنے کو کہا گیا ہے اور دوزخ میں باطل پرستوں کے پیشوا کا جو حال ہونے والا ہے اس کا بیان ہے۔ سب سے اخیر میں بتایا گیا ہے کہ ایک طرح سے پہلی امت کا گناہ بڑا ہوگا، کیونکہ پچھلوں کے لیے برا طریقہ جاری کیا اور ایک طرح پچھلوں کا گناہ بڑا ہوگا کہ انہوں نے پہلوں کا غلط طریقہ نہیں چھوڑا۔

یَلِجَ داخل ہوجاتا ہے	جَمَلُ اونٹ	سَمِّ سوراخ	خِیَاطِ سوئی	مِهَادٌ بستر، بچھونا
غَوَاشٍ اوڑھنے کی چیز	غِلٍّ کھوٹ، رنجش	فَاَذَّنَ پس آواز دے گا	عِوَجًا گمراہی، کجروی	صُرِفَتْ لوٹائی جائیں گی

اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا
جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور ان سے تکبر کیا ہے، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے نہ جائیں گے اور جب تک
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۝۴۰
سوئی کے ناکے میں ہو کر اونٹ نہ گزر جائے وہ جنت میں داخل نہ ہوسکیں گے، ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔
لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۱
ان کے لیے دوزخ میں (آگ کا) بچھونا اور وہی اوپر اوڑھنا ہوگا۔ ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔
وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ؗ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ
اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے، ہم تو کسی شخص کو اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ ڈالا ہی نہیں کرتے۔ یہی لوگ جنتی
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۴۲ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ
ہیں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے سینوں میں جو (ایک دوسرے سے) رنجش ہوگی وہ (بھی) ہم نکال دیں گے اور ان کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ۚ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۫ وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ

نہریں جاری رہیں گی، اور یہ لوگ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اس (بہشت) کی راہ بتائی۔ اگر اللہ (یہ) راہ نہ بتاتا تو ہم کو

هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا

راہ نہ ملتی۔ ہمارے پروردگار کے رسول دین حق لے کر آئے تھے، ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ تمہارے (اچھے) اعمال کا بدل ہے کہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا الثلثة

تم جنت کے وارث ہوئے ہو۔ جنت والے دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے کہ ہم نے تو اپنے پروردگار کا وعدہ سچا پایا۔ کیا تم نے بھی اپنے

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ

پروردگار کے وعدے کو سچا پایا؟ وہ کہیں گے: ہاں! پھر ایک فرشتہ ان میں پکار کر کہے گا کہ ان ظالموں پر

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ ۙ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ هُمْ

اللہ کی لعنت ہے جو اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور ٹیڑھی راہ ڈھونڈتے تھے۔ اور آخرت سے انکار کرتے تھے۔ جنت اور دوزخ

بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ بَیْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَ عَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ یَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ وقف لازم

کے بیچ میں ایک پردہ ہوگا اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو لوگوں کو ان کے قیافہ سے پہچان لیں گے اور جنتیوں سے پکار

بِسِیْمٰىهُمْ ۚ وَ نَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ۫ لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَ هُمْ یَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

کر کہیں گے کہ سلامتی ہو تم پر۔ ابھی یہ خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہونگے مگر امیدوار (کھڑے) ہونگے۔

وَ اِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۷﴾ ع ۵۵ ۱۲

اور جب یہ (اعراف والے) دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو (ان) ظالموں کا ساتھی نہ بنا۔

تفسیر

اس رکوع میں برے لوگوں کے گندے ارواح کا بیان ہے اور سختی کے ساتھ کہہ دیا گیا ہے کہ جیسے اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہیں ہوسکتا۔ (یا موٹی رسی جس طرح سوئی کے ناکہ میں داخل نہیں ہوسکتی) اسی طرح یہ بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے پھر جنت والوں اور اعراف (جو جنت وجہنم کے درمیان ایک مقام ہے اس) پر رہنے والوں کے درمیان جو آپس میں گفتگو ہوگی اس کا بیان ہے۔

سِیْمٰا نشان　اَفِیْضُوْا تم پہنچاؤ، تم ہمیں دو　نَنْسٰاھُمْ ہم ان کو بھول جائیں گے　یَشْفَعُوْا شفاعت کریں گے

وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا مَاۤ

اور اعراف (کے رہنے) والے (دوزخیوں میں سے) کچھ آدمی جن کو وہ ان کی نشانیوں سے پہچانتے ہوں گے پکار کر کہیں گے کہ تمہیں

اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ

تو تمہاری جماعت بندی اور جس چیز پر تم مغرور تھے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ اور یہ جنتی وہی ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے

لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ

تھے کہ اللہ کی رحمت تو ان کے قریب بھی نہیں پھٹکے گی اور انہیں تو یہ حکم ہوا ہے کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ، اب تمہیں کسی چیز کا خوف

تَحْزَنُوْنَ ۝۴۹ وَ نَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ

وخطر یا رنج نہیں ہونا چاہیے۔ اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے اور کہیں گے کہ بھائی تھوڑا سا پانی یا جو رزق تمہیں اللہ نے دے رکھا

اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۰

ہے ہمیں (بھی مہربانی کر کے) دو، جنتی جواب دیں گے: (ہم نہیں دے سکتے)، یہ (جنت کی چیزیں) تو دوزخ والوں پر اللہ نے حرام کر رکھی ہیں۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ

جنہوں نے اپنی زندگی (کا وطیرہ ہی) کھیل کود بنا لیا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور وہ ہماری نشانیوں کو جھٹلائے

فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَ مَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا

تھے اور جس طرح وہ اس قیامت کے دن کے آنے کو بھول گئے تھے۔ اسی طرح آج ہم ان سے بے پروا ہوجائیں گے (اور ان کی طرف بالکل توجہ نہیں

يَجْحَدُوْنَ ۝۵۱ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى

کریں گے)۔ اور یقیناً ہم نے ان کے پاس ایسی کتاب پہونچا دی تھی جس کی ہم نے جانتے ہوئے تفصیل کردی تھی۔ جو بھی اس کتاب پر ایمان

وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۵۲ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ

لائے وہ (انکی) ہدایت (کا باعث) بنی اور (انکے حق میں اللہ کی) رحمت (ثابت) ہوئی۔ اور یہ شاید (اس کتاب کی آیات کی صحیح صحیح) تاویل کا انتظار

تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا

ہی کرتے رہے، اور جبکہ اس دن آیات کی تاویل انکے سامنے لائی گئی ہے۔ اس سے پہلے جس کو بالکل بھول چکے تھے۔ تو یہ کہتے ہیں کہ ضرور ہمارے پاس

بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَاۤ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

ہمارے پروردگار کی طرف سے یہ سچا پیغام لے کر رسول آئے تھے، کیا اب ہمارا کوئی سفارشی ہوسکتا ہے جو کہ ہماری سفارش کرے یا ہمیں پھر دنیا میں لوٹا دیا جائے؛

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۵۳ ع ۱۴

تاکہ ہم جو کچھ کر رہے تھے اب جاکر اسکے بالکل خلاف کریں، یقیناً وہ اپنے آپ کو تباہ کرچکے ہیں۔ اور اب تو جو کچھ وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے سب گم ہوگئے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالی نے دوزخیوں اور اعراف والوں کی گفتگو بیان کی ہے، پھر اس کے بعد جنتیوں اور دوزخیوں کی گفتگو بیان کی اور بتایا ہے کہ کس طرح جنتی آرام آسائش میں ہوں گے اور دوزخی کس طرح عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اس دنیا میں جس طرح کافر اکڑتے پھرتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن وہ عاجزی کا اظہار کریں گے اور جنتیوں سے اپنی پیاس اور بھوک بجھانے کے لیے مانگیں گے، چونکہ اللہ کی طرف سے جنت کی نعمتیں ان پر حرام کردی گئی ہیں، اس لیے جنتیوں سے مانگ کر بھی انہیں نہیں مل سکیں گی، پھر آخری آیات میں یہ بتایا گیا ہے، اس دنیا میں نہ تو کسی کو دوبارہ آنے کی اجازت دی جائے گی اور نہ ہی کسی کی بے جا سفارش کام آئے گی۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ کسی پر بھروسہ کر کے اپنے کام سے غافل نہ ہوں۔ اپنا کام کیے جائیں تاکہ قیامت کے دن رسوا نہ ہونا پڑے۔

يَطْلُبُ وہ چاہتا ہے، ڈھونڈتا ہے حَثِيثًا پیچھے پیچھے، بالکل ملتی ہوئی مُسَخَّرٰتٍ مطیع کیے، باندھے ہوئے

تَبٰرَكَ برکت والا بُشْرًا خوشخبری اَقَلَّتْ اٹھائی، اٹھاتی ہے ثِقَالًا بھاری، وزنی

سُقْنٰهُ ہم نے اس کو پلایا، ہم اس کو لے گئے خَبُثَ خراب ہو، ناقص ہو نَكِدًا نکمی، خراب

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

(اے لوگو!) تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ پھر عرش پر قائم ہوا (اب تم دیکھتے ہو کہ

عَلَى الْعَرْشِ ۟ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ الشَّمْسَ

کس طرح اسکے حکم سے) رات دن کو ڈھانپ لیتی ہے، اور (کس طرح) رات (بالکل) دن کے (پیچھے) ساتھ ساتھ جلدی جلدی چلی

وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ

آرہی ہے، (جیسے کوئی کسی کو ڈھونڈھ رہا ہو) اور یہ سورج اور چاند اور ستارے اسی نے پیدا کئے جو اس کے حکم کے تابع ہیں یاد رکھو پیدا کرنا

وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

اور حکم دینا اسی کا کام ہے۔ اور دیکھو ان تمام جہانوں کا پالنے والا اللہ کتنا برکت والا ہے۔ (اور تمہیں چاہیے کہ) اپنے (اپنی اسی پروردگار کو

تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ وَ لَا

عاجزی سے آہستہ آہستہ پکارو (اور دیکھو حد سے نہ نکل جانا)، وہ (ہرگز ہرگز) حد سے نکل جانے والوں کے ساتھ محبت سے پیش نہیں آئے گا۔

تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا

(اے لوگو! جب اللہ کے حکم کے مطابق) دنیا میں اصلاح ہو چکی تو پھر ہرگز فساد (پھیلانے) کی کوشش نہ کرو اور اگر تمہیں کسی سے کوئی خطرہ

وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

ہو یا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو اسی اللہ کو پکارو (اور یاد رکھو کہ) اچھے کام کرنے والوں کے لیے تو اللہ کی رحمت ((بالکل) قریب ہے۔ اور دیکھو

وَ هُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَآ اَقَلَّتْ

وہی پر(وردگار) ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے جو کہ بارش (کے آنے) کی پہلے سے خوشخبری لاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ہوائیں ایسی بھاری بادل کو اٹھاتی ہیں جسکو

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا

ہم نے ایک مردہ بستی کے لیے پانی پلایا ہو۔ (اور جب وہ اس بستی پر پہنچتی ہیں) تو ہم بادل سے بارش برساتے ہیں۔ اور اس بارش سے ہم سب قسم کے پھل

بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷

اگاتے ہیں۔ اور اگر تم نصیحت حاصل کرنا چاہو تو یوں سمجھ لو کہ ہم (جس طرح ان پھلوں کو پانی سے دوبارہ پیدا کرتے ہیں)۔ اسی طرح مردہ انسانوں کو بھی

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَ الَّذِيْ خَبُثَ

(اپنی قدرت سے دوبارہ) نکال سکیں گے۔ اور (دیکھو) جس شہر کی زمین (زیادہ) ستھری ہوتی ہے تو (وہاں اس بارش سے) اپنے رب کے حکم سے خوب سبزی اگتی ہے مگر

ع ۵ ۱۴ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۟﴿۵۸﴾ ع

جسکی زمین ناکارہ ہوتی ہے وہاں سوائے ناکارہ چیزوں کے (اور کچھ) ہوتا ہی نہیں (اور دیکھو) ہم اپنے شکر گزار بندوں کیلئے یہ نشانیاں بار بار بیان کرتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہی سب کا مالک، سب کا خالق اور سب کا پروردگار ہے۔ یہ چاند، سورج، ستارے سب اس کے حکم کے ماتحت کام کر رہے ہیں اور اسی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل برستے ہیں۔ جن سے زمین میں جان سی پڑ جاتی ہے، سبزیاں اور اناج اگتے ہیں۔ جس سے انسان اور جانور پلتے ہیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح بارش برسنے سے مردہ زمین میں سے پھل پھول اور ترکاریاں نکلتی ہیں اسی طرح وہ اللہ جس کی ذات بہت بابرکت ہے مردہ انسانوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اس کی ان رحمتوں کا شکریہ ادا کریں جو اس نے سورج، چاند، ستارے بنا کر اور بارش وغیرہ برسا کر دی ہیں۔ اور قرآن کے بتائے ہوئے قانون پر چلیں اور خود سے قانون نہ بنائیں؛ کیونکہ یہ ایک قسم کا فساد ہوگا اور اللہ فساد کرنے والوں سے ناخوش ہوتا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اُبَلِّغُ میں پہنچاتا ہوں اَنْصَحُ میں نصیحت کرتا ہوں عَجِبْتُمْ تم حیران ہو، تعجب کرتے ہو عَمِيْنَ اندھے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

(اور دیکھو) ہم نے یقیناً نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا، پس اس نے (اپنی قوم سے) کہا کہ اے قوم! (دیکھو) سوائے اللہ کے

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

اور تمہارا کوئی معبود نہیں ہوسکتا، (اس لیے) تمہیں چاہیے کہ اسی کی عبادت کرو۔ (اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو) مجھے ڈر ہے کہ تم پر قیامت کے

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ

دن جو بہت بڑا دن ہے کوئی عذاب نہ آجائے۔ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا: اے نوحؑ! ہم تجھے صریح گمراہ دیکھتے ہیں۔ نوحؑ نے کہا:

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ

اے میری قوم! مجھ میں گمراہی کی بات تو کوئی نہیں؛ البتہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں اور جو کچھ مجھے دیکر

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

اللہ نے بھیجا ہے میں تم تک پہنچاتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ بتایا گیا ہے جس کا تمہیں (کوئی) علم نہیں۔

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تم میں سے ہی ایک آدمی تمہارے رب کی طرف سے احکام لے کر آیا ہے؛ تاکہ تمہیں ڈرائے اور تمہیں یہ

وَلِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي

بتائے کہ گناہوں سے بچو؛ تاکہ اس کی رحمت کے حقدار بنو۔ نوح کی قوم نے اتنا سننے کے بعد بھی ان کو جھٹلایا۔ بس ہم نے نوح کو اور جو اس کے

ع ۵ ۱۵ الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

ساتھ ایمان دار ایک کشتی میں تھے نجات دی اور جو نشانیوں کا انکار کرتے تھے انہیں غرق کر دیا اور وہ تو نوح کی مخالفت میں اندھے ہو رہے تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کس طرح اپنے رسولوں کی مخالفت کرنے والوں کو تباہ کرتا ہے اور کس طرح ایمانداروں کو تباہی سے بچاتا ہے، ہمیں چاہیے کہ اس واقعہ سے عبرت پکڑیں۔ اور قرآن کے احکام سنانے والوں کی مخالفت نہ کریں، ورنہ ہم بھی کہیں نوح کی قوم کی طرح عذاب میں گرفتار نہ کیے جائیں۔

عَادَ ایک قوم کا نام ہے	اَخَاهُمْ ان کے بھائی	هُوْدٍ ایک پیغمبر کا نام ہے جو اپنی قوم کی طرف بھیجے گئے تھے
سَفَاهَةٍ حماقت، بے عقلی	نَظُنُّ ہم گمان کرتے ہیں	خُلَفَاءَ جانشین، پیچھے آنے والے — آلَاءِ نعمتیں — نَذَرَ ہم چھوڑ دیں
تَعِدُ تو وعدہ کرتا ہے	وَقَعَ واقع ہوا، ہو چکا	تُجَادِلُوْنَ تم جھگڑتے ہو — سَمَّيْتُمُوْهَا تم نے نام رکھے ہیں

وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور (دیکھو اسی طرح ہم نے) قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (رسول بنا کر بھیجا تو) اس نے (بھی جا کر یہی) کہا: کہ اے قوم! سوائے ایک

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ کے اور تمہارا کوئی معبود نہیں، (اس لیے) تمہیں اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور کیا تم (شرک سے) بچو گے نہیں۔ اس قوم کے سرداروں

مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾

نے جنہوں نے (اس کی رسالت سے) انکار کیا (ہود سے) کہا کہ ہم تو تجھے حماقت میں (گرفتار) دیکھتے ہیں اور ہمارا خیال ہے تو جھوٹا ہے۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۷﴾

(ہود نے) کہا: اے قوم! میں بالکل حماقت سے کام نہیں لے رہا۔ البتہ میں تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿۶۸﴾

اور جو مجھ کو اللہ کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے اسی کو میں تم تک پہنچا دیتا ہوں اور میں تو تمہارے لیے ایک دیانتدار اور ناصح کی حیثیت رکھتا ہوں۔

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ تم میں سے ہی ایک آدمی پر تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوئی جو (تمہاری) نصیحت (کے

لِيُنْذِرَكُمْ ۗ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ

لیے) ہے اور اس آدمی کا فرض ہے کہ تمہیں عذاب سے ڈرائے، (اے قوم تجھے یاد کرنا چاہیے) جبکہ خداوند تعالیٰ نے تمہیں حضرت نوح کی

وَّ زَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

قوم کے بعد (ان کا) تجھے جانشین بنایا اور تمہیں اچھی قد و قامت دی اگر تم (اپنی) بھلائی چاہتے ہو تو اس کی نعمتیں یاد کر (کے نصیحت پکڑو)۔

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَ نَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

(اس کی) قوم نے کہا: اے ہود! کیا تو ہمارے پاس اسی لیے آیا کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

اور صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں، اچھا اگر تو سچا ہے تو جس عذاب کا تو ہم (نافرمانوں) سے وعدہ کررہا ہے وہی لے آ۔ (حضرت ہودؑ نے

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ أَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ أَسْمَآءٍ

یہ سن کر) کہا کہ اب تم پر اللہ کا غضب اور عذاب واقع ہو کے رہے گا۔ اور کیا تم مجھ سے ان ناموں کے متعلق جھگڑ رہے ہو جن کے

سَمَّيْتُمُوْهَآ أَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

متعلق اللہ کی طرف سے کوئی دلیل تمہیں نہیں دی گئی۔ (صرف) تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے وہ نام گھڑ لیے ہیں۔ اچھا

فَانْتَظِرُوْٓا إِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَأَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ

اب تم (بھی) اس عذاب کا انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ بس اس کے بعد (پھر) ہم نے ہود کو اور جو اس کے

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ قَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ مَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ ع ۹

ساتھ تھے اپنی رحمت سے (عذاب سے) بچالیا اور ان جھٹلانے والوں کی جڑ کاٹ دی، کیونکہ وہ تو ایمان لاتے ہی نہیں تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ہودؑ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح ان کی قوم نے انہیں جھٹلایا اور اپنے جھوٹے معبودوں کو جن کو انکے باپ دادا پوجتے چلے آتے تھے، ہودؑ کے کہنے سے نہ چھوڑا، جسکی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا۔ ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور اپنے باپ دادا کی بری رسموں کو جو سنت کے اور قرآن کے خلاف ہوں چھوڑ دینا چاہیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پر بھی اللہ کا عذاب نازل ہو۔

صٰلِحًا ایک پیغمبر کا نام	نَاقَةٌ اونٹنی	تَمَسُّوْا تم چھوؤ
بَوَّاَكُمْ تم کو بسایا، تمہیں اس نے بسایا	سُهُوْل نرم جگہ، میدان، نرم مٹی	تَنْحِتُوْنَ تم تراش کر بناتے ہو، تم تراشتے ہو
اِسْتُضْعِفُوْا کمزور کیے گئے، کمزور سمجھے گئے	فَعَقَرُوْا انہوں نے کونچیں کاٹ ڈالیں	عَتَوْا انہوں نے نافرمانی کی، سرکشی کی
تَعِدُ تو وعدہ دیتا ہے	اَلرَّجْفَةُ بھونچال، زلزلہ	جٰثِمِيْنَ اوندھے منہ گرے ہوئے
سَبَقَ سبقت کی، پہلے گزرا	يَتَطَهَّرُوْنَ یہ پاکیزگی پسند کرتے ہیں	غٰبِرِيْنَ پیچھے رہنے والے

وَ إِلٰى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ وقف لازم

اور (ہم نے قوم) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو (بھیجا)، اس نے (بھی جا کر اپنی قوم سے یہی) کہا کہ اے قوم! (دیکھو) سوائے ایک اللہ

مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ

کے تمہارا اور کوئی معبود نہیں (ہوسکتا۔ اس لیے صرف) اسی کی عبادت کرو۔ (اور) تمہارے رب کی طرف سے بالکل ظاہر دلیلیں آچکی

اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِيْٓ أَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

ہیں اور یہ اونٹنی (بھی) تمہارے لئے ایک نشانی ہے۔ اسے اللہ کی زمین میں چرنے کے لیے کھلا چھوڑ دو اور (دیکھنا) اسے بری نیت سے نہ چھونا،

فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَ اذْكُرُوْٓا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّ بَوَّأَكُمْ

کہ تمہیں دردناک عذاب آ پکڑے۔ اور (اے میری قوم!) یاد کرو جب کہ تم کو اللہ نے عاد (کی قوم) کا جانشین بنایا

فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا

اور تمہیں اس ملک میں بسایا، اب زمین کے نرم میدان میں محل بنا رہے ہو اور پہاڑوں کو بھی تراش کر گھر بنا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا

اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

خیال رکھو اور (دیکھو کہیں حد سے نکل کر) زمین میں فساد مچانے والے نہ بن جانا۔ اس کی قوم کے سرداروں نے جنہیں (اپنی سرداری پر)

اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ

غرور تھا (اپنی قوم کے ان) کمزور لوگوں سے پوچھا جو (حضرت صالح پر) ایمان لاچکے: (کیوں بھائی) کیا تم صالح کو اس کے پروردگار کی طرف

صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

سے (سچا) رسول سمجھتے ہو، انہوں نے کہا: (ہاں اور) ہم تو جو کچھ وہ دے کر بھیجا گیا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں (کہ وہ رب کی طرف سے ہے)۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا

جو لوگ (اپنی سرداری کے) گھمنڈ میں تھے انہوں نے (ان کمزور لوگوں سے) کہا کہ جس پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس سے منکر ہیں۔ پس ان

النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

سرداروں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کرتے ہوئے (صالح سے) کہنے لگے کہ اے صالح! اگر تو (سچا)

اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ

رسول ہے تو جس عذاب کا وعدہ ہمیں دے رہا ہے اب وہ لے آ۔ پس ان کو (رات کے وقت) زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ صبح کے وقت اپنے گھروں

دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ

میں اوندھے منہ گرے ہوئے پائے گئے۔ پھر صالح نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ جو مجھے میرے رب کی طرف سے دیا گیا تھا وہ میں نے

رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا اِذْ

تم تک پہنچا دیا اور تمہیں نصیحت بھی کی مگر تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ اور لوطؑ کو (بھی ہم نے انکی قوم کی طرف بھیجا تو)

قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ

اس نے اپنی قوم سے کہا کہ (اے لوگو!) یہ تم کیسی بے حیائی کر رہے ہو جسے تم سے پہلے کسی قوم نے نہیں کیا۔ (اور دیکھو کتنی بے حیائی کی

لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

بات ہے کہ) تم (اپنی نفسانی) خواہش عورتوں کے بجائے مردوں سے پوری کرتے ہو (معلوم ہوتا ہے کہ) تم بالکل حد سے نکل چکے ہو۔

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ

اس کی قوم کا جواب اس کے سوا اور کچھ نہ تھا کہ لوطؑ اور اس کے ساتھیوں کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ (عجیب قسم کے نیک اور)

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

پاک لوگ ہیں۔ پس اس کے بعد ہم نے لوطؑ اور اس کے گھر والوں کو تو بچا لیا سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہو گئی۔

ع ۱۰/۱۷ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۟ع ۸۴

اور اس کی قوم پر پتھروں کی بارش برسایا۔(اے محمدؐ!) آپ دیکھو کہ ان مجرموں کا انجام آخر کیسا (برا) ہوا۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام دو پیغمبروں کی امتوں کا حال درج کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح پہلی قوم نے بھی اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور دوسری نے بھی اور پھر دونوں کا انجام کتنا برا ہوا، ہمیں ان دونوں کے حالات سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ اور اللہ کے حکموں کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔ نیز ہر قسم کی بے حیائی سے الگ رہنا چاہیے؛ کیونکہ ان سب کی وجہ سے انسان پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے اور وہ اس کی رحمت سے وہ دور ہو جاتا ہے۔

مَدْيَنَ ایک ملک اور شہر کا نام ہے — شُعَيْب ایک پیغمبر کا نام ہے — تُبْخَسُوْا تم کم کرو — تُوْعِدُوْنَ تم ڈراتے ہو
كَثَّرَ اس نے زیادہ کیا — لَتَعُوْدُنَّ تم پھر آؤ گے، واپس آؤ گے — كٰرِهِيْنَ کراہت کرنے والے، برا ماننے والے
اِفْتَرَيْنَا ہم نے افترا باندھا — عُدْنَا ہم لوٹے، ہم واپس پھرے — نَعُوْدَ ہم پھریں، ہم واپس لوٹیں — كَاَنْ جیسے، گویا
يَغْنَوْا وہ رہے تھے، رہتے تھے — اٰسٰى میں افسوس کروں

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور (ہم نے) مدین (میں رہنے والی قوم) کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (بھیجا) تو اس نے (بھی جا کر اپنی قوم سے) کہا: اے قوم! سوائے ایک اللہ کے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ

تمہارا کوئی معبود نہیں (ہو سکتا) تمہیں (صرف) اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور تمہارے رب کی طرف سے بالکل واضح دلیلیں آچکی ہیں، پس اب (تمہارا

وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي

فرض ہے کہ) تول اور ناپ کو پورا پورا کرو۔ (اور ترازو سے بھی ٹھیک ٹھیک کام لو۔ دیکھو) لوگوں کو (ان کی قیمت لیکر) ان کے مال کم نہ دو، اور اگر تم

الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۟ۚ ۸۵ وَ لَا تَقْعُدُوْا

اللہ کو مانتے ہو تو اصلاح (ہونے) کے بعد پھر فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرو اور یہ تمہارے لیے (بہت ہی) بہتر ہوگا۔ اور لوگوں کو ڈرانے اور انکا راستہ

بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

روکنے کیلیے راستوں (کے ناکوں) پر نہ بیٹھو۔ (اس طرح کرنے سے) تم لوگوں کو جو اللہ پر ایمان لا چکے اور اللہ کے (دیے ہوئے سیدھے) راستے سے روکتے

وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ص وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

ہو اور (خود) تم (یہ) چاہتے ہو کہ یہ راستے (تمہاری مرضی کے مطابق) ٹیڑھے ہو جائیں۔ تمہیں وہ وقت یاد کرنا چاہیے کہ جب تم (بہت ہی) تھوڑے تھے۔

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۟ ۸۶ وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ

پھر اللہ نے تمہیں بڑھایا، اور دیکھو فسادیوں کا انجام کتنا برا ہوا چلا آیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ایسا گروہ ہو جو اس پر ایمان لے آیا جو کچھ میں دیکر بھیجا گیا ہوں اور

وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۟ ۸۷

دوسرا ایسا ہو جو اس سے انکار کر رہا ہو تو تمہیں صبر کیساتھ کام لینا چاہیے، یہاں تک کہ اللہ ہمارے تمہارے درمیان (خود ہی) فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنیوالا ہے۔

الجزء ۹

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ

قوم کے متکبر سرداروں نے (التایوں) کہا کہ اے شعیبؑ: یا تو ہم کو تجھے اور جو تجھ پر ایمان لاتے ہیں سب کو اپنی بستی سے نکالنا پڑے گا،

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ

یا تم سب کو پھر ہمارے مذہب میں آجانا ہوگا۔ (شعیبؑ) نے کہا: یہ تمہارے مذہب میں آنا، کیا اس صورت میں بھی ہوسکتا ہے کہ جب ہم

كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ

تمہارے مذہب سے (دل سے) بیزار ہوں۔ اور اگر اللہ کے گمراہی سے نجات دینے کے بعد ہم پھر تمہارے مذہب پر چلنا شروع کردیں تو

بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ

(اس کا یہی مطلب ہوگا کہ جو کچھ) ہم نے (پہلے کہا تھا وہ) اللہ پر جھوٹ باندھا تھا۔ اگر اللہ کی مرضی ہوتو اور بات ہے ورنہ ہمارے لیے (تو کسی

اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

طرح بھی) مناسب نہیں کہ ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹیں ہمارے رب کے علم میں ہر ایک چیز آچکی ہے (اسی لیے) ہم نے (اس) اللہ پر

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ

بھروسہ کیا ہے اور ہماری دعا ہے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان آپ ہی ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیں اور تو سب فیصلہ

الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ

کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہیں۔ اور شعیب کی قوم کے سرداروں نے جو شعیب کی پیغمبری کے منکر تھے، (تمام لوگوں سے) کہہ دیا

شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

کہ (دیکھو) اگر تم شعیب کی پیروی کروگے تو (یادرکھو) سراسر نقصان اٹھاؤ گے۔ پس (آخر کار رات کو ہی) انہیں زلزلہ نے آپکڑا اور صبح کے وقت

مع

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

وہ اپنے گھروں میں ہی اوندھے منہ مرے پڑے تھے۔ جو شعیب کو جھٹلاتے تھے، ایسے (تباہ) ہوئے کہ (جیسے) وہ کبھی اس بستی میں ہی نہیں

فِيْهَا ۛۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى

رہتے تھے (اور تم نے دیکھا کہ) جو شعیب کو جھٹلاتے تھے۔ دراصل وہی گھاٹے میں رہے۔ شعیب نے (ان سے) منہ پھیر لیا اور ان سے کہہ

عَنْهُمْ وَ قَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ نَصَحْتُ لَكُمْ ۚ

دیا! اے قوم! مجھے جو کچھ میرے پروردگار سے حکم دیا گیا تھا۔ میں نے تم تک پہنچا دیا پھر میں نے تمہیں نصیحت بھی کی۔ اب مجھے کیا پڑی

ع ۱۱

فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿۹۳﴾

ہے کہ تم جیسے نافرمانوں کی تباہی پر افسوس ظاہر کروں۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت شعیب اور ان کی قوم کا واقعہ درج ہے اور بتایا گیا ہے کہ کم تولنا اور ترازو کے پلڑوں میں کسی قسم کا نقص رکھنا

بھی خدا کے نزدیک جرم ہے اور جس کی سزا قوم کی تباہی ہو سکتی ہے، دوسرا جرم جس سے خدا کا غضب نازل ہو سکتا ہے۔ ڈاکہ زنی اور چوری ہے جس سے حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو روکا تھا کہ دیکھو فلاں قوم نے اس کو نہیں مانا تھا۔ ان کا انجام کیسا ہوا۔ ہمیں چاہیے کہ خدا کے غضب سے ڈرتے رہیں اور ان برے کاموں سے ہر حالت میں بچتے رہیں۔

نَآئِمُوْنَ سونے والے ضُحًى دن کے وقت یَلْعَبُوْنَ کھیلتے ہیں لَا یَاْمَنُ امن میں نہیں ہوتا، اطمینان نہیں ہوتا

وَ مَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ

اور (اے محمدؐ! آپ سے قبل) ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے وہاں کے بسنے والوں کو طرح طرح کی تکلیفوں

وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا

اور بیماریوں میں مبتلا کر دیا تا کہ وہ کچھ گریہ و زاری کریں، پھر ہم نے ان کے دکھوں کو سکھوں سے بدل دیا۔ یہاں تک کہ وہ سکھی ہو گئے

وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

اور لگے کہنے! مصیبت اور آرام ہمارے باپ دادوں پر بھی گزر چکا۔ بس ان کے اس قول پر ہم نے ان کو یکدم عذاب میں دھر لیا اور انہیں

لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ

خبر نہیں ہوئی۔ (اے محمدؐ! کیا بہتر ہوتا کہ) اگر (یہ) بستیوں والے (مشرک و کفار) ایمان لے آتے اور عذاب سے ڈرتے رہتے، تو ہم یقیناً

بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ

ان پر آسمان و زمین کی برکتوں (کے دروازے) کو کھول دیتے، مگر انہوں نے (تو ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا، چنانچہ ان کی کرتوتوں کے

بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا

بدلے ہم نے ان سے گرفت کی۔ (اے محمدؐ!) کیا (یہ) بستیوں والے ہمارے ایسے عذاب سے بے خوف ہو گئے ہیں جو انہیں رات کے وقت اچانک آئے

وَّ هُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ

اور وہ سوتے ہوں؟ یا (یہ) بستیوں والے ایسے عذاب سے مطمئن ہو گئے ہیں جو ان پر دن دہاڑے آنازل ہو اور وہ کھیل تماشا کر رہے ہوں۔ تو کیا یہ خدا

یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲

کی قدرت سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ حالانکہ نقصان اٹھانے والوں کے سوا کوئی اس کی قدرت سے بے خوف نہیں (کہ نہ جانے کب کیسا عذاب بھیج دے)۔

تفسیر

اس رکوع میں اور اس سے پہلے تمام رکوعات میں جس قدر بیانات اور واقعات گزرے ہیں ان کا جامع مختصر خلاصہ یوں بیان کر دیا کہ ہر ایک نبی کی قوم نے جب اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں اول تو تنگی رزق، قحط سالی، بیماری اور دیگر مصائب میں مبتلا کیا۔ پھر فوراً ان کی یہ حالت بدل دی کہ شاید وہ شکر کریں، مگر وہ ڈھیٹ بنے رہے اور اپنی پہلی حالت کو یہ کہہ کر بھلا دینے لگے کہ ہمارے باپ دادوں پر اس طرح مصیبت و راحت کا وقت آتا رہا۔ یہ معمولی بات ہے۔ اس کے بعد ان کی نافرمانی کے سبب ان پر عذاب نازل کر دیا گیا۔ پھر آپ کو مخاطب کر کے جمیع کفار کو مخاطب کیا کہ کیا تم لوگ خدا کے عذاب سے نڈر ہو گئے ہو۔ حالانکہ وہ جب چاہے عذاب بھیج دینے کی قدرت

رکھتا ہے، اس سے ہمیشہ ڈرنا ہی چاہیے۔

حدیث شریف

حدیث میں ہے کہ جب بادل آتا، تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا اور گھبرا جاتے۔ بعض اصحاب نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح کے بادل سے خدا نے تم سے پہلے قوم عاد کو ہلاک کر ڈالا۔ اور وہ خوش ہو رہے تھے کہ یہ بادل ہماری وادیوں میں بارش برسائے گا۔

فائدہ

انسان کو کبھی خدا کی قدرت سے غافل اور اس کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اور ہر حال میں خواہ تنگی ہو یا راحت ہو۔ خدا کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیے۔ راحت کے زمانہ میں تنگی کا زمانہ بھول کر تکبر اور خدا سے غافل ہونے کا انجام بہت برا ہوتا ہے۔

اَصَبْنٰهُمْ ہم ان کو پہنچائیں　مَلَا۟ئِهٖ اس کے سردار، اراکین　حَقِيْقٌ لازم ہے، حق ہے　اَلْقٰى ڈال دیا

عَصَاهُ اس کا عصا　ثُعْبَانٌ اژدہا، سانپ　نَزَعَ کھینچ کر نکالا　بَيْضَآءُ سفید، روشن، چمکدار

اَوَ لَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ

کیا وہ لوگ جنہیں (ہم نے) مالکوں کے (مرنے کے) بعد وارث بنایا اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے بدلے ان پر

بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ

مصیبت نازل کردیں اور ان کے دلوں پر مہر لگادیں کہ وہ (کچھ بھی ہدایت کی بات) نہ سن سکیں۔ یہی وہ بستیاں ہیں جن کی خبریں

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا

ہم نے آپ کو دی کہ ان کے پاس انہیں میں سے پیغمبر (پیدا ہوئے اور وہ) روشن دلیلیں لائے، مگر وہ جسے ایک بار جھٹلا دیتے

بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَ مَا وَجَدْنَا

اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے ان منکرین کے دلوں پر بھی مہر لگادی ہے (کہ وہ مانتے ہی نہیں) اور ہم نے ان میں سے

لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى

اکثر کو وعدہ کا پورا کرنے والا نہ پایا اور ہم نے ان میں سے اکثر نافرمان ہی پائے ہیں۔ پھر ان (کی ہلاکت) کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو

بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

فرعون اور اس کے اراکین سلطنت کیطرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ دیکھئے کہ فساد کرنے والے اپنا انجام کتنا

الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ لا حَقِيْقٌ

دردناک بنالیتے ہیں۔ (وہ اس طرح ہوا۔ کہ) موسیٰ نے کہا: اے فرعون؛ میں رب العالمین کی طرف سے رسول (ہو کر آیا) ہوں۔ اور خدا

عَلٰۤى اَنْ لَّاۤ اَقُوْلَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

کے بارے میں حق کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کہوں گا۔ (وہ یہ کہ) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہوں

فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِـَٔايَةٍ فَأْتِ بِهَآ إِن كُنتَ مِنَ

(اور چاہتا ہوں کہ) تم بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کردو۔ فرعون بولا: (اچھا) اگر آپ سچے ہیں اور (واقعی) کوئی نشانی لائے ہو تو پیش کر

الصَّٰدِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُۥ

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے (اول تو) اپنا عصا (زمین) پر ڈال دیا، آناً فاناً ایک بڑا ظاہر دکھائی دینے والا اژدہا بن گیا۔ پھر انہوں نے اپنا ہاتھ

فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنَّٰظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ ع ۹

(جو بغل میں رکھ کر) نکالا تو دیکھنے والوں کے لیے ایک چمکدار چیز بن گیا۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں نافرمان بستیوں کا ذکر ہے کہ جن کی طرف خدا نے رسول بھیجے، مگر وہ ان پر ایمان نہ لائے، پھر فرعون اور موسیٰ کا قصہ ہے۔ موسیٰ نے فرعون سے کہا کہ میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔ میں خدا کی طرف سے رسول بن کر آیا ہوں اور اپنے رسول ہونے کا ثبوت بھی رکھتا ہوں۔ فرعون نے ثبوت مانگا تو آپ نے وہ عصا نیچے ڈال دیا جو فوراً اژدہا بن گیا۔ پھر اپنا ہاتھ بغل سے نکالا تو وہ چمکنے لگا۔ اسکے بعد بقیہ قصہ اگلے رکوع میں مذکور ہے۔

فرعون اور بنی اسرائیل کا قصہ بیان کرنے سے محض لوگوں کا دل خوش کرنا مقصود نہیں؛ بلکہ اس سے عبرت دلوانا مقصود ہے۔ آج بھی جو لوگ فرعون کی طرح حق سے منکر ہوں اور نشانیاں مانگتے پھریں ان کے لیے فرعون کا انجام بڑا عبرتناک ہے۔

سَاحِرٌ جادوگر، سحر کرنے والا	تَأْمُرُونَ مشورہ دیتے ہو	أَرْجِهْ مہلت دے، روک لے	مَدَآئِنِ جمع مدینہ کی، شہر
حَاشِرِينَ اکٹھا کرنے والے	مُقَرَّبِينَ مقربین	مُلْقِينَ ڈالنے والے	تَلْقَفُ نگلتی ہے، نگلتا ہے
غُلِبُوا مغلوب ہوگئے	صَاغِرِينَ ذلیل	أٰذَنَ لَكُمْ میں تمہیں اجازت دوں	مَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ تم نے مکر کیا، چال چلی
أُقَطِّعَنَّ ضرور کاٹ ڈالوں گا	أُصَلِّبَنَّ میں ضرور سولی دے دوں گا	مُنقَلِبُونَ لوٹ جانے والے	تَنقِمُ انتقام لیتا ہے، بدلہ لیتا ہے

قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ

قوم فرعون کے امراء بولے یہ ضرور کوئی پڑھا لکھا جادوگر ہے، اور اس کا منشا یہ ہے کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دے۔

فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حَٰشِرِينَ ﴿١١١﴾

اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ انہوں نے کہا: ان کو اور ان کے بھائی کو کچھ عرصہ روک لو اور شہروں میں منادی کرنے والے بھیج دو کہ

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَٰحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوٓا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا

تیرے پاس ہر پڑھے لکھے جادوگر کو لے آئیں، چنانچہ جادوگر فرعون کے دربار میں آپہنچے اور پوچھنے لگے۔ اگر ہم غالب آئے تو

إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَٰلِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾ قَالُوا

کیا ہمیں اس کا کچھ صلہ بھی ملے گا۔ فرعون نے کہا کیوں نہیں! تم (تو میرے) مقربوں میں سے ہوگے۔ پھر وہ (موسیٰ سے) بولے:

يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ اِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا

اے موسیٰ! کیا آپ عصا ڈالیں گے، یا ہم (اپنی چیزیں) ڈالیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تمہیں (پہلے) ڈالو، چنانچہ جب انہوں نے

اَعْيُنَ النَّاسِ وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ

(چیزیں) ڈالیں تو لوگوں کی نظر بندی کر دی۔ اور انہیں ڈرا دیا، وہ بڑے جادو کر رہے تھے۔ ہم نے موسیٰ کو وحی کے ذریعہ حکم دیا کہ اپنا

اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا

عصا ڈال دیجئے تو بس (کیا دیکھتے ہیں کہ) وہ عصا ان کے ڈھکوسلوں (یعنی بنے بنائے کھیل) کو نگلے چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ حق حق ثابت ہوا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ اُلْقِيَ السَّحَرَةُ

اور ان کا کیا باطل ہو کر رہ گیا۔ سب کے سب مغلوب ہو کر رہ گئے۔ اور ذلیل سے ہو گئے، (یہ حقیقت دیکھ کر) سب جادوگر سجدے میں

سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

گر پڑے اور کہنے لگے ہم تو رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا پروردگار ہے۔ فرعون (یہ سن کر) بولا کہ

اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ

میری اجازت کے بغیر ہی تم ایمان لے آئے۔ ضرور یہ (تمہاری) کوئی چال ہے کہ اس چال کے ذریعہ تم اس شہر کے باشندوں کو نکال لے جانا چاہتے

لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ

ہو، سو تمہیں ابھی پتہ چل جائے گا۔ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا اور سب کے سب سولی پر چڑھا دیے

لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا

جاؤ گے۔ وہ بولے: ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ کیا تو ہم سے اس بات کا بدلہ لیتا ہے کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آ گئیں

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۭ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ ع

تو ہم نے انہیں صدق دل سے مان لیا، (پھر انہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا اور بولے) اے ہمارے پروردگار! ہمیں صبر عطا فرما اور اسلام پر ہمارا خاتمہ فرما۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعونیوں کو یہ خیال گزرا کہ یہ جادوگر ہے۔ اور جادو کے زور سے بنی اسرائیل کو یہاں سے لے جانا چاہتا ہے، چنانچہ لوگوں سے مشورہ کرنے کے بعد اس نے بڑے بڑے ماہر جادوگر بلائے جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں مغلوب ہو گئے اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ فرعون نے انہیں ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کی دھمکی دی۔ مگر یہ تو اسلام تھا کہ جس کے دل میں راسخ ہو گیا، پھر نکلنا مشکل ہے۔ چنانچہ وہ سب مسلمان ہی مرے۔

فائدہ

مصیبتوں سے گھبرا کر اسلام سے بیزاری ظاہر کرنے کی بجائے خدا سے صبر کی توفیق مانگنی چاہیے اور ہر حال میں یہی دعا کرنی چاہیے کہ خدایا ہمیں اسلام کی حالت میں دنیا سے اٹھانا۔

اَتَذَرُ کیا تو چھوڑتا ہے	يَذَرَكَ وہ تجھے چھوڑتا ہے	سَنُقَتِّلُ ہم عنقریب مار ڈالیں گے
نَسْتَحْيٖ ہم زندہ رکھیں گے	قٰهِرُوْنَ قاہر کی جمع غالب	يُوْرِثُهَا اس کا وارث بناتا ہے
اَلْعَاقِبَةُ اچھا انجام	اُوْذِيْنَا ہمیں تکلیف دی گئی	تَاْتِيَنَا تو آیا ہمارے پاس

وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

فرعون کے امراء نے کہا: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو ملک میں فساد پھیلانے کی غرض سے (آزاد) چھوڑ رہا ہے، حالانکہ وہ تجھ

وَيَذَرَكَ وَ اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ نَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ

کو اور تیرے معبودوں کو چھوڑ چکے ہیں، تو فرعون نے کہا: ہم عنقریب ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑیں گے

وَ اِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا ۚ

اور اس پر خوب قہر و غضب ڈھائیں گے۔ موسیٰ نے (اس پر) اپنی قوم سے کہا (دیکھو) اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر سے کام لو۔ بیشک زمین کا

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۬ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

مالک (حقیقی) خدا ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث قرار دیتا ہے؛ لیکن (بہتر) انجام (بس) پرہیزگاروں کا (ہی) ہوتا ہے۔

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى

وہ بولے: اے موسیٰ! آپ کے آنے سے پہلے بھی ہمیں ایسی ہی ایذا دی گئی اور اب تمہارے آنے کے بعد بھی، تو انہوں نے جواب دیا: قریب

ع ۱۵ رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ يَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے دشمن (فرعون) کو ہلاک کر ڈالے اور تمہیں زمین پر ان کا قائم مقام کردے اور پھر دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ایمان والوں پر بہت تکلیف و مصیبتیں آتی ہیں؛ لیکن اس کے لیے بہترین علاج یہ ہے کہ خدا سے مدد مانگتے رہنا چاہیے اور صبر سے کام لینا چاہیے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہی حکم دیا۔ جب فرعون کے لوگ ان کے بچوں کو مار ڈالتے اور بچیوں کو زندہ رکھ کر چھوڑتے تھے، پھر بتایا گیا ہے کہ خدا جب کسی کو زمین پر وارث کرتا ہے یا حکومت عطا کرتا ہے تو اسے اچھے عمل کرنے چاہئیں؛ کیونکہ یہ بھی خدا کی آزمائش کی ایک قسم ہے۔

سِنِيْنَ قحط سالی	يَطَّيَّرُوْا نحوست لگاتے	طٰٓئِرُهُمْ ان کی نحوست	مَهْمَا جب بھی
لِتَسْحَرَنَا کہ تم ہم پر جادو کردو	طُوْفَانَ طوفان	جَرَادَ ٹڈیاں	قُمَّلَ جوں
ضَفَادِعَ جمع ضِفْدَعٌ کی، مینڈک	مُفَصَّلَاتٍ کھلی کھلی	كَشَفْتَ تم نے ہٹا دیا	
يَنْكُثُوْنَ توڑتے ہیں، بدعہدی کرتے ہیں		مَشَارِقَ جمع مشرق کی	مَغَارِبَ جمع مغرب کی
حُسْنٰى اچھا وعدہ، اچھی بات	دَمَّرْنَا ہم نے برباد کردیا	يَعْرِشُوْنَ بلند کرتے تھے، بناتے تھے	جَاوَزْنَا پار لے گئے
اَصْنَامَ جمع صنم کی، بت	مُتَبَّرٌ تباہ ہونے والے	اَبْغِيْكُمْ تمہارے لیے تلاش کروں	

وَ لَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ (١٣٠)

اور یقیناً ہم نے فرعون والوں کو (متواتر) قحط سالیوں اور پھلوں کی کمی کی سزا دی۔ تاکہ وہ عبرت پکڑیں۔

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا

اور جب انہیں کوئی بھلائی پہنچتی تو کہتے یہ ہماری ہی وجہ سے ہے اور جب کوئی برائی پہنچتی تو کہتے یہ موسیٰ اور ان کے

بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (١٣١)

ساتھیوں کی نحوست پڑی۔ آگاہ رہیں کہ ان کی نحوست خدا ہی کے اختیار میں ہے؛ لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے۔

وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰیَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِیْنَ (١٣٢) فَاَرْسَلْنَا

اور کہنے لگے کہ جب کبھی آپ کوئی ایسی نشانی لائے گا کہ اس کے ذریعہ ہم پر جادو کردے تو ہم آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ تو ہم نے ان پر

عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا

طوفان بھیج دیا اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈک اور خون۔ (یہ سب) کھلی آیات (انہیں دکھائیں) لیکن وہ (اس پر بھی) اکڑے رہے۔ وہ (تو

وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ (١٣٣) وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

بہت ہی سخت) مجرم تھے۔ اور جب ان پر عذاب آتا تو کہتے: اے موسیٰ! اپنے رب کو پکارو۔ اس عہد سے جو اس نے آپ سے کیا ہے

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۚ (١٣٤)

اگر آپ نے ہم سے عذاب دور کرا دیا تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے اور ضرور آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی بھیج دیں گے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ (١٣٥)

چنانچہ جب ہم ان سے ایک مقرر حد تک کے لیے عذاب ہٹا لیتے تو مدت پوری ہونے سے پہلے ہی وہ عہد توڑ ڈالتے (اور ایمان نہ لاتے)۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ (١٣٦)

آخر ہم نے ان سے بدلہ لیا اور اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے، اور بے پروا ہو گیے تھے۔

وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا

ہم نے سب کو دریا میں غرق کر ڈالا اور ان کے بعد اس قوم کو جو مغلوب و بے کس تھی زمین کے اس سرے سے اس سرے تک کا مالک کر دیا

الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ۬ بِمَا صَبَرُوْا ؕ

جس میں ہم نے برکت رکھ چھوڑی تھی۔ اور بنی اسرائیل کے صبر کے سبب تمہارے پروردگار کا وعدہ (ان کے حق میں) پورا ہوا۔

وَ دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ (١٣٧) وَ جٰوَزْنَا

اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بناتی تھی اور جو بلند عمارتیں کھڑی کرتی تھی ہم نے سب کچھ برباد کر دیا۔ اور ہم بنی اسرائیل کو دریا پار

بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا یٰمُوْسَى

لے گئے اور وہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے آگے جھکے ہوئے تھے۔ وہ بول اٹھے: اے موسیٰ علیہ السلام! ہمیں بھی

اجۡعَلۡ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمۡ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ قَوۡمٌ تَجۡهَلُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ

ایک ایسا ہی معبود بنا دو جیسا کہ ان کا ہے۔ (موسیٰ نے) کہا: کوئی شک نہیں کہ تم پرلے درجے کے جاہل ہو۔ یہ جس دین پر ہیں وہ ضرور تباہ

مَّا هُمۡ فِيۡهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِيۡكُمۡ اِلٰهًا

ہونے والا ہے اور جو یہ عمل کرتے ہیں اکارت ہونے والے ہیں۔ (موسیٰ نے) کہا: کیا (تم چاہتے ہو کہ) تمہارے لیے اللہ کے علاوہ کوئی

وَّ هُوَ فَضَّلَكُمۡ عَلَى الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۴۰﴾ وَ اِذۡ اَنۡجَيۡنٰكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ

اور معبود ڈھونڈ نکالوں؛ حالانکہ اس نے تمہیں (اس وقت) تمام عالم پر فضیلت دے رکھی ہے۔ (کیا وہ وقت بھول گئے ہو کہ) جب خدا

سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَ يَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ

نے تمہیں فرعون والوں (کے ظلم) سے نجات دی کہ وہ تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے (یعنی) تمہارے بچوں کو قتل کر ڈالتے اور بچیوں

وَ فِيۡ ذٰلِكُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶/۱۲

کو زندہ رکھتے تھے، اور اس (واقعہ) میں تمہارے رب کی طرف سے (تمہاری) زبردست آزمائش تھی۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے۔ فرعون کو آخر کار اس کے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق کر دیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام جب قوم کو لے کر دوسری طرف بڑھے تو بعض لوگ ایسے ملے جو بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اب وہی ان کی سرکشی عود کر آئی اور لگے موسیٰ علیہ السلام سے کہنے کہ ہمیں بھی ایک بت بنا دیجئے، جس پر موسیٰ علیہ السلام نے ان کو ڈانٹا اور خدا کی نعمت یاد دلائی کہ اس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی۔ اب تم اس کے خلاف سرکشی پر آمادہ ہو رہے ہو۔

فائدہ

اس رکوع میں بنی اسرائیل نے جو موسیٰ سے التجا کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود آزاد ہونے کے ان کی سرکشیوں میں کوئی فرق نہ آیا اور ان میں دماغی اور روحانی تبدیلی بہت کم واقع ہوئی، بلکہ اس کے بعد ایک موقع پر تو انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع ہی کر دی۔ اس کے برعکس اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکومت اور زمین کی وراثت حاصل کی تو چاردانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجا دیا۔

ثَلٰثِيۡنَ تیس	اَتۡمَمۡنٰهَا اس کو پورا کیا ہم نے	مِيۡقَاتُ مدت	اُخۡلُفۡنِيۡ میرا قائم مقام بن	اَرِنِيۡۤ مجھے دکھلا
لَنۡ تَرٰىنِيۡ تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا	اسۡتَقَرَّ ٹھہرا	تَجَلّٰى روشن ہوا، تجلی کی	دَكًّا ریزہ ریزہ	
خَرَّ گر پڑا	صَعِقًا بے ہوش ہو کر، غش کھا کر	اَفَاقَ ہوش میں آئے، افاقہ ہوا	اصۡطَفَيۡتُكَ میں نے تجھے چن لیا ہے	
اَلۡوَاحِ جمع لوح کی، تختیاں	سَاُورِيۡكُمۡ میں عنقریب تمہیں دکھاؤں گا	سَاَصۡرِفُ میں عنقریب ہٹا دوں گا		

وَ وٰعَدۡنَا مُوۡسٰى ثَلٰثِيۡنَ لَيۡلَةً وَّ اَتۡمَمۡنٰهَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِيۡقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرۡبَعِيۡنَ

اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا، اور دس راتیں اور ملا کر اسے پورا کیا۔ پس ان کے پروردگار کی (مقرر کردہ) مدت چالیس راتوں

لَيۡلَةً ۚ وَ قَالَ مُوۡسٰى لِاَخِيۡهِ هٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِيۡ فِيۡ قَوۡمِيۡ وَ اَصۡلِحۡ وَ لَا

میں ختم ہوئی اور موسیٰ اپنے بھائی ہارون سے کہتے گئے: میری قوم میں تم میرے قائم مقام ہو، ان میں اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں

تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

کی راہ نہ اختیار کرلینا۔ اور جب موسیٰ ہمارے (مقررہ) وقت پر آئے اور ان سے ان کے پروردگار نے بات چیت کی تو (ان کو شوق دیدار بڑھا

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ

اور) عرض کی: اے میرے پروردگار! ذرا اپنا رخ دکھاؤ کہ میں نظر بھر کر آپ کو دیکھ لوں، جواب ملا: اے موسیٰ! تم ہمیں ہرگز نہیں دیکھ سکو گے،

انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا

ہاں (یہ بات ہے کہ آزمائش کے طور پر) پہاڑ کی طرف نگاہ کرو اگر یہ اپنی جگہ پر برقرار رہا تو شاید تم مجھے دیکھ سکو، چنانچہ جب ان کے پروردگار

تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

نے پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے، جب کچھ ہوش آیا تو بولے: اے اللہ! تیری ذات پاک ہے،

تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّيْ

میں تیرے حضور میں (اس گستاخی کی) معافی چاہتا ہوں اور میں سب سے پہلے (آپ پر بن دیکھے) ایمان لانے والا ہوں۔ پھر خدا نے کہا: اے

اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ

موسیٰ! میں نے تجھے اپنی رسالت اور ہمکلامی کے لیے لوگوں میں سے چن لیا ہے، تو جو کچھ میں احکام تمہیں دوں ان پر چلو اور شکر کرنے والے

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ

ہوجاؤ۔ اور ہم نے اس کے لیے لوحوں میں ہر نصیحت کی بات اور ہر چیز کی تفصیل لکھ ڈالی تھی۔ (اور کہا: اے موسیٰ!)

فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ

ان پر بڑی پابندی سے عمل کرو۔ اور قوم سے بھی یہی کہو کہ وہ بھی عمدہ باتوں پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوجائیں پھر کچھ عرصہ کے بعد ہم

دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ

تمہیں نافرمانی کی جگہ بتا دیں گے۔ نافرمانو! عنقریب میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کے دل پھیر دوں گا جو ناحق زمین پر اکڑتے پھرتے

وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ

ہیں۔ اور اگر یہ لوگ دنیا جہان کی نشانیاں دیکھ لیں گے تو بھی ایمان نہ لائیں گے۔ اور نیکی کا راستہ دیکھ بھی لیں گے تو بھی اسے اختیار نہ

سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

کریں گے۔ ہاں اگر کہیں گمراہی کا راستہ دیکھیں گے تو جھٹ اس پر چل کھڑے ہوں گے۔ یہ اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآءِ

جھٹلاتے ہیں اور اس سے غافل تھے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور آخرت میں خدا سے ملنے کو نہیں مانتے تو

الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع

ان کے اعمال اکارت گئے۔ کیا ان کے کیے کے علاوہ انہیں (کسی اور کام کا) بدلہ دیا جارہا ہے؟ (ہرگز نہیں!)۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جب ان سے خدا نے کلام کیا تو اشتیاق میں آ کر دیکھنے کی بھی آرزو کر بیٹھے؛ لیکن خدا کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، نہ نبی نہ آدمی۔

اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ تورات میں خدا نے ہر طرح کی وعظ ونصیحت کی باتیں لکھ کر دی تھیں، لیکن بنی اسرائیل نے ان سے اعراض کیا، اس لیے بار بار ان پر عذاب نازل ہوتا رہا۔

پھر اس بات کا بیان ہے کہ شرک کرنے والوں اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والوں کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا۔

حُلِیِّهِمْ ان کے زیورات	جَسَدًا جسم	خُوَارٌ گائے کی آواز
غَضْبَانَ غضب کی حالت میں، غصہ میں	اَسِفًا رنجیدہ، افسوس کرتے ہوئے	بِئْسَمَا کیسا برا ہے۔
خَلَفْتُمُوْنِیْ تم نے میری قائم مقامی کی	یَجُرُّهٗ کھینچتا تھا اس کو	اِبْنَ اُمَّ ماں جائے، بھائی
اِسْتَضْعَفُوْنِیْ مجھے کمزور جانا انہوں نے	کَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے	فَلَا تُشْمِتْ پس مت ہنسا

وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ

اور موسیٰ کی قوم نے اسی اثنا میں کہ وہ ان کے پاس آئیں اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا جو جسم رکھتا تھا اور گائے کی آواز اس سے نکلتی

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَ لَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ (وقف لازم)

تھی۔ کیا انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ وہ نہ انہیں کوئی بات کہتا ہے۔ نہ انہیں کوئی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ انہوں نے تو (بس بن سوچے سمجھے)

وَ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَ لَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا

اسے پکڑ بھی لیا اور ظالم ہو گئے۔ اور جب وہ بہت نادم ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ گمراہی (کے گڑھے) میں جا گرے تو لگے پکارنے: اے

لَىِٕنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ یَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ

ہمارے پروردگار! اگر تو ہم پر رحم نہیں کرے گا اور گناہ نہیں بخش دے گا تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور جب

مُوْسٰۤی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ

موسیٰ غضبناک اور غمگین ہو کر اپنی قوم کے پاس واپس آئے۔ تو بولے: تم نے میری کیا ہی بری قائم مقامی کی۔ کیا تم نے اپنے پروردگار

اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَی الْاَلْوَاحَ وَ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ

کے حکم میں جلدی کی (اور بچھڑا ہی گڑھ لیا)۔ پھر (غصے سے) لوحیں (نیچے) ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا، تو وہ

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖؗ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ

بولے: اے میرے بھائی! قوم نے مجھے بے کس سمجھا اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر ڈالتے۔ اب آپ (اس رویہ سے) دشمنوں کو مجھ پر

الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ

ہنسی اڑانے کا موقع نہ دو اور میرا شمار ظالموں میں نہ کرو۔ (اب موسیٰ سمجھے اور) بولے: اے ہمارے پروردگار! مجھے اور میرے بھائی کو بخش

وَ اَدۡخِلۡنَا فِیۡ رَحۡمَتِکَ ۫ۖ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۵۱﴾

دے اور ہمیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بنی اسرائیل کی سرکشی اور گوسالہ پرستی کا بیان ہے اور ان کے ایمان کی کمزوری کا اظہار ہے۔ ذرا پیشوائے قوم نظروں سے اوجھل ہوئے اور انہوں نے گمراہی اختیار کی۔ پھر اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا مکالمہ ہے اور موسیٰ علیہ السلام نے غصے میں ان سے باتیں کیں اور بعد میں جب اصل معاملہ سمجھے تو اپنے لیے اور ان کیلئے دعا مانگی۔

فائدہ

خدا کے احکام کی بجا آوری میں انسان کو کسی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے اور جو بھی اس کام میں رکاوٹ ڈالے اس سے سختی سے باز پرس کرنی چاہیے۔

سَیَنَالُ بہت جلد پہنچے گا	مُفۡتَرِیۡنَ افترا کرنے والے، جھوٹ باندھنے والے	سَکَتَ ساکت ہوگیا، گم ہوگیا، دب گیا
نُسۡخَتِهَا اسکا لکھا ہوا	یَرۡهَبُوۡنَ وہ ڈراتے ہیں	اَخۡتَارَ چن لیا اس نے، اختیار کیا
سَبۡعِیۡنَ ستر	غَافِرِیۡنَ مغفرت کرنے والے، بخشنے والے	سَاَكۡتُبُ میں ضرور لکھوں گا، واجب کردوں گا
یَضَعُ اتار دیتا ہے	اَغۡلٰلَ پھندے، طوق	

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ سَیَنَالُهُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ

(ہم نے موسیٰؑ سے کہہ دیا کہ) بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا بہت جلد ان کے رب کی طرف سے (ان پر)

رَّبِّهِمۡ وَ ذِلَّةٌ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُفۡتَرِیۡنَ ﴿۱۵۲﴾

غضب نازل ہوگا اور (وہ اس) دنیا ہی کی زندگی میں ذلیل (اور رسوا) کردیئے جائیں گے اور ہم اسی طرح ایسے جھوٹ باندھنے والوں کو سزا دیا

وَ الَّذِیۡنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهَا وَ اٰمَنُوۡۤا ۫

کرتے ہیں۔ ہاں جو (بھول چوک سے) کوئی برا کام کریں؛ لیکن اسکے بعد فوراً توبہ کرلیں اور خدا کے حکموں کو مان لیں تو (انہیں معلوم ہونا

اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا سَكَتَ عَنۡ مُّوۡسَی الۡغَضَبُ

چاہیے کہ) آپ کا رب ان (کی توبہ قبول کرنے) کے بعد (ان کے لیے) بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور جب موسیٰؑ کا کچھ غصہ ٹھنڈا ہوگیا تو

اَخَذَ الۡاَلۡوَاحَ ۚۖ وَ فِیۡ نُسۡخَتِهَا هُدًی وَّ رَحۡمَةٌ لِّلَّذِیۡنَ هُمۡ لِرَبِّهِمۡ

انہوں نے (توریت کی لکھی ہوئی) تختیاں اٹھالیں اور ان (تختیوں) میں جو لکھا تھا وہ ان لوگوں کے لیے جو (صرف) اپنے (ایک) پروردگار سے

یَرۡهَبُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ اخۡتَارَ مُوۡسٰی قَوۡمَهٗ سَبۡعِیۡنَ رَجُلًا لِّمِیۡقَاتِنَا ۚ فَلَمَّاۤ

ڈرتے ہوں ہدایت اور رحمت کا باعث تھا۔ پھر موسیٰؑ نے ہماری ملاقات کے لیے اپنی قوم میں سے ستر آدمی چنے۔ اور جب ان کو

اَخَذَتۡهُمُ الرَّجۡفَةُ قَالَ رَبِّ لَوۡ شِئۡتَ اَهۡلَكۡتَهُمۡ مِّنۡ قَبۡلُ وَ اِیَّایَ ؕ

زلزلہ نے آگھیرا تو حضرت موسیٰؑ کہنے لگے: اے پروردگار! اگر آپ کی مرضی ہلاک کرنے کی ہی تھی تو اس سے پہلے ہی (مجھے اور) ان سب کو

أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۚ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ۖ

ہلاک کر دیتے۔کیا آپ اس بُرے کام کے عوض ہمیں ہلاک کرنا چاہتے ہیں جو ہم میں سے چند بے وقوفوں نے کیا تھا (اور مجھے معلوم ہے کہ) یہ سب آپ کی

تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ ۖ أَنْتَ وَلِيُّنَا

طرف سے آزمائش ہے (اور کچھ نہیں، اس آزمائش میں ہی ناکامی اور ثابت قدمی کو دیکھ کر) آپ جسکو مناسب سمجھتا ہے گمراہ کر دیتا ہے، جسکو مناسب

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا

سمجھتا ہے سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے، (اے پروردگار) تو ہی ہمارا مالک (اور دوست) ہے، ہمیں معاف کر اور ہماری حالت پر رحم کر اور آپ تو سب

حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ

بخشنے والوں سے بڑھ چڑھ کر بخشنے والا ہیں۔اور (اے پروردگار) تو اس دنیا میں بھی ہمارے لیے بہتری کا سامان پیدا کر اور آخرت میں بھی۔

بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا

اور ہم نے تو تیری ہی طرف راستہ اختیار کیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سن کر) کہا: میرا عذاب تو ان کے لیے ہے جن کو میں عذاب کے قابل

لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱۵۶﴾

سمجھتا ہوں؛ لیکن میری رحمت ہر ایک چیز پر ہے اور بالضرور میں یہ رحمت ان لوگوں کے لیے خاص طور پر لکھ دوں گا جو کہ پرہیزگار ہوں گے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا

زکوٰۃ کو (پورا پورا) ادا کریں گے اور وہ لوگ جو میری نشانیوں پر ایمان لائیں گے۔اور خصوصاً وہ لوگ جو کہ میرے بھیجے ہوئے اس ان پڑھ نبی

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

کی پیروی کریں گے جس کے متعلق وہ توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے، وہ رسول انہیں نیک کاموں کا حکم دے گا، اور برے کاموں

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

سے روکے گا اور پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال کرے گا اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہرائے گا۔اور (اسی طرح) وہ ان کے بوجھ کو ہلکا کرے گا۔

إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ

اور ان کے (گلوں سے) پھندوں کو جو انہوں نے خود ڈال رکھے ہوں گے اتارے گا (اور یاد رکھو) جو لوگ اس (کی نبوت) پر ایمان لائیں گے اور اسکی

وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۵۷﴾ ع ۱۹ ۹

عزت کریں گے اور اس کی مدد کریں گے اور اس نور یعنی قرآن کی جو اس کے ساتھ اتارا جائے گا پیروی کریں گے وہی لوگ حقیقت میں کامیاب ہوں گے۔

تفسیر

اس رکوع کی پہلی آیات میں حضرت موسیٰ کی امت کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح حضرت موسیٰ کی قوم پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔اس کے بعد حضرت موسیٰ کی عاجزانہ دعا ہے۔پھر اللہ کی طرف سے اس دعا کے قبول کیے جانے کی خوشخبری ہے۔اس کے ساتھ وہ پیشین گوئی بھی درج کر دی ہے جو رسول خدا کے حق میں توریت اور انجیل میں درج ہے۔اور یہ بتایا گیا ہے کہ حقیقت میں دنیا

اور آخرت میں کامیاب وہی ہو سکتا ہے جو کہ رسول خدا کی پیروی کرے۔ اور قرآن کریم کے ہر حکم کو مانے۔ رسول خدا کی عزت اسی میں ہے کہ ہم اس کی امت ہوتے ہوئے ان کے دیئے ہوئے قرآن کے حکموں کو مانیں اور ان کے اسوۂ حسنہ کی پوری پوری پیروی کریں۔ اور اسلام کی تبلیغ کریں اور ہمیں یہ بھی خیال کرنا چاہیے کہ خداوند کریم نے قرآن کو نور کہا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس نور کی پیروی کریں؛ تاکہ دنیا اور آخرت کے معاملات میں اندھیرے میں نہ رہیں۔

اَنْۢبَجَسَتْ پھوٹ نکلے، بہہ نکلے   اُسْكُنُوْا تم ساکن ہو جاؤ، رہو

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ

(اے محمدؐ!) ان لوگوں سے کہہ دیجیے میں اسی اللہ کی طرف سے جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے تم تمام لوگوں کے لیے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ

(وہی امی) رسول ہوں (اور دیکھو) سوائے اس اللہ کے اور کوئی (عبادت کے لائق) نہیں جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ (اور اے لوگو دیکھو) اللہ

وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ

پر اور اس کے بھیجے ہوئے اس ان پڑھ نبی پر ایمان لے آؤ جو کہ اللہ پر اور اس کی تمام بتائی ہوئی باتوں پر یقین رکھتا ہے، اگر تم سیدھا راستہ پانا

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ

چاہتے ہو تو اس نبی کی پیروی کرو۔ اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کہ ان سچی باتوں کی لوگوں کو ہدایت کرتا ہے اور سچائی

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ

کے ساتھ (لوگوں میں) انصاف کرتا ہے اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں میں بانٹ دیا اور جب موسیٰ کی قوم نے موسیٰ سے پانی

اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ

کی درخواست کی تو ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ (اے موسیٰ) اپنی لاٹھی سے پتھر کو مارو پس اس پتھر میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ

اور ہر ایک گروہ نے اپنا اپنا پانی پینے کا گھاٹ پہچان لیا۔ پھر ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور ان پر من اور سلویٰ اتارا۔ (اور انہیں اجازت

وَ السَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا

دی کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں، انہیں (خوب) کھاؤ (پیو)، انہوں نے (اگر نافرمانی کی تو) ہمارا کیا بگاڑا؟ بلکہ ہاں اپنی ہی

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَ اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا

جانوں پر ظلم کیا۔ اور جب ہم نے ان بنی اسرائیل سے کہا کی اس (مقدس) شہر میں داخل ہو جاؤ اور جہاں سے چاہو (بافراغت) کھاؤ، مگر

حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ

دروازہ سے داخل ہوتے وقت (ایک تو) اطاعت کا اظہار کرتے ہوئے داخل ہو، اور (دوسرے) یہ کہتے ہوئے داخل ہو کہ (خدا ہمیں)

خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ (161) فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ

معاف کردے۔ ہم تمہارے خطاؤں کو معاف کردیں گے۔اور (جو اس کے بعد اچھے نیک کام کریں گے)انہیں اس سے بھی زیادہ نعمتیں

ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا

دیں گے، مگر پھر بھی ان میں سے کچھ ظالموں نے جو کچھ انہیں کہا گیا تھا اس کو کسی اور ہی طرح بدل ڈالا،پس ہم نے ان کے

ع ۲۰ مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ (162) ۧ

اس ظلم کرنے کی سزا میں آسمان سے ان پر عذاب نازل کیا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ کی طرف سے اسلام لانے کی دعوت دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ آپ ہی وہ امی نبی ہیں جن کے متعلق توریت اور انجیل میں پیشین گوئی درج ہے۔اس کے بعد پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے کچھ اچھے آدمیوں کا ذکر ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بعد بنی اسرائیل کے حالات درج ہیں۔ان کے درج کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اللہ کے انعامات کو یاد رکھیں اور موسیٰ ؑ کی قوم کی طرح خدا کا انکار نہ کریں اور یہ بھی اشارہ ہے کہ رسول خدا کا آنا بھی ایک بڑی بھاری نعمت ہے اور جس طرح پانی اور کھانا انسان کی زندگی کا سامان ہے۔اسی طرح قرآن کی تعلیم بھی ہماری آئندہ زندگی کا سامان ہے۔ہمیں چاہیے کہ آخرت کا خیال رکھتے ہوئے قرآن کریم کو ہرگز نہ چھوڑیں۔اور جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کریں۔اسی میں ہماری بھلائی و بہبودی ہے۔

حَاضِرَةَ سامنے، کنارے پر	يَعْدُوْنَ وہ نافرمانی کرتے تھے، حد سے گزرتے تھے	حِيْتَانٍ جمع حوت، مچھلیاں
شُرَّعًا تیرتی ہوئی سامنے آجانا	يَسْبِتُوْنَ وہ سبت مناتے ہیں یا مناتے تھے	تَعِظُوْنَ تم وعظ کرتے ہو، نصیحت کرتے ہو
مَعْذِرَةً عذر کے طور پر	تَاَذَّنَ جب اس نے حکم دیا، اذن دیا	بَلَوْنَا ہم نے آزمایا / عَرَضَ سامان
يُمَسِّكُوْنَ وہ پکڑے رہتے ہیں	نَتَقْنَا اکھیڑا ہم نے	وَاقِعٌ ہونے والا، گرنے والا

وقف لازم وَسْـَٔــلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ

(اے محمدؐ!)ان بنی اسرائیل سے اس بستی کے متعلق پوچھو جو کہ بالکل سمندر کے کنارے پر تھی، اور (اس طرح اس کے رہنے والے)

فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا

سبت (یعنی ہفتہ) کے دن کی حد کو توڑتے تھے، کیونکہ جب وہ لوگ سبت مناتے تھے تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی بالکل ان کے سامنے آجاتی

معانقة وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ

اور جس دن وہ سبت نہ مناتے، مچھلیاں نظر ہی نہ آتی تھیں؛ کیونکہ وہ فاسق اللہ کے حکموں کو توڑنے کے عادی تھے۔ اس لیے ہم نے ان

النصف بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (163) وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ

کو سبت کے بارے میں بھی آزمایا اور (جو ان کو سبت کے دن اللہ کی نافرمانی سے روکتے تھے) جب ان کو ایک گروہ نے کہا تم ان بدکاروں کو

قَوْمًا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا

کیوں نصیحت کرتے ہو۔ جب اللہ ہی نے ان کو ہلاک کرنے کی ٹھانی ہے۔ یا وہ ان کو کوئی اور عذاب سخت پہنچانے والا ہے انہوں نے

مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

جواب دیا (ہمارا روکنا) تمہارے (ہی) پروردگار کے سامنے ایک عذر (پیش کرنے) کے لیے ہے اور (یہ بھی ہوسکتا ہے) کہ شاید (ہمارے

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ

روکنے سے) وہ (اس نافرمانی سے) رک جائیں، جب وہ (بدکار) جس بات کی ان کو نصیحت کی جارہی تھی، اسے (بالکل) بھول گئے تو ہم نے

وَ اَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَـِٔيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

ان کو جو بدکاری سے روکتے تھے، انہیں تو بچا لیا اور مگر ان (بدکاروں) اور ظالموں کو ان کی بدکاری کی پاداش میں بہت سخت عذاب میں جکڑ لیا۔

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِذْ تَاَذَّنَ

اور پھر جب انہوں نے جس بات سے انہیں روکا جاتا تھا، سرکشی کی تو ہم نے حکم دیا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔ اور جب آپ کے رب نے

رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

دوٹوک فیصلہ کردیا کہ وہ ضرور قیامت تک ان پر ایسے حاکم پیدا کرے گا جو انہیں سخت اذیتیں دیتے رہیں گے۔ (اور دیکھو) آپ کا رب

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۷﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

(کس قدر) جلد پکڑتا ہے۔ مگر وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ بس ہم نے انہیں دنیا میں گروہ گروہ بنا دیا۔ ان میں کوئی

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۫ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّيِّاٰتِ

گروہ تو نیکوکاروں کا ہے اور کچھ ان کے علاوہ (بدکار) ہیں، اور ہم نے ان کو (کئی بار) عذاب اور انعامات دے کر آزمایا تا کہ وہ (پھر سیدھے

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ

راستہ کی طرف) لوٹ جائیں۔ مگر ان کے بعد ان کے ایسے جانشین پیدا ہوئے اور ایسے توریت کے وارث بنے کہ (توریت کے احکام کے

يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ

بدلے) انہیں جو بھی تھوڑا بہت دنیا کا مال ملتا ہے۔ اسے لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (کوئی بات نہیں)، ہمیں خدا ضرور معاف کردے گا۔

وَ اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ

(ایک بار ہی نہیں بلکہ پھر بھی کبھی) اگر موقع ملتا ہے تو دنیا کے مال کو لے لیتے ہیں۔ (ان سے پوچھو) کیا ان سے اس کتاب کے متعلق یہ

مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا

مضبوط عہد نہیں لیا گیا کہ سوائے سچی بات کے اللہ کے متعلق اور کچھ نہ کہیں۔ اور جو اس کتاب میں ہے اسے (سوچ سمجھ کر اوروں کو)

مَا فِيْهِ ؕ وَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَالَّذِيْنَ

پڑھائیں، کیا یہ اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ آخرت جو پرہیزگاروں کے رہنے کی جگہ ہے وہ (اس دنیا سے) بہتر ہوگی۔ (انہیں سنا دو) جو لوگ

يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ

اس کتاب کو پکڑے رہیں گے۔ (اور اس کے احکام پر چلیں گے)اور نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے رہیں گے ہم ایسے لوگوں کے نیک

الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ

اعمال کبھی ضائع نہیں ہونے دیں گے۔اور (ان بنی اسرائیل کو) وہ وقت بھی یاد ہوگا جو کہ ہم نے پہاڑ کو اکھیڑ کر انکے سروں پر چھتری کی

وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ

طرح لٹکا دیا اور انہیں یہ خیال ہوا کہ بس اب ان پر گرنے ہی والا ہے۔(اور ہم نے انہیں حکم دیا کہ دیکھو) اگر تم عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو

وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع

جو ہم تم کو دے رہے ہیں اسے ٹھیک طرح قبول کر و اور جو اس دی ہوئی کتاب میں ہے اسے یاد رکھو۔

ع ۲۱

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے بنی اسرائیل کی اس نافرمانی کا ذکر ہے جس کی وجہ سے انہیں بندر بنادیا گیا تھا اور ساتھ ہی مثال سے یہ بھی سمجھا دیا گیا ہے کہ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے نیک آدمی کا فرض ہے کہ وہ نصیحت کرتا جائے؛ تا کہ وہ اس عذاب سے جو بدکاروں پر آتا ہے بچ جائے۔اس کے بعد بنی اسرائیل کی ایک اور بری صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کے رحم وکرم کا ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور کتاب اللہ کے احکام کے عوض دنیا کے مال ودولت کو قبول کرتے ہیں اور یہ سمجھایا گیا ہے کہ خدا ایسے جرم کو کبھی معاف نہیں کرے گا؛ کیونکہ یہی تو اصل کام ہے جس کے لیے کسی قوم کو پیدا کیا جاتا ہے،ہمیں چاہیے کہ بنی اسرائیل کے حالات سے عبرت پکڑیں اور خود ان برے کاموں سے بچتے رہیں جن میں بنی اسرائیل گرفتار تھی۔

مُبْطِلُوْنَ باطل کی پیروی کرنے والے،گمراہ	بَلٰی ہاں	اَلَسْتُ کیا میں نہیں ہوں	اَشْهَدَ اس نے گواہ کیا،گواہ بنایا
كَلْبٌ کتا	اَخْلَدَ وہ جھکا،وہ گرا	غَاوِيْنَ غوایت والے،گمراہ	اِنْسَلَخَ پھر گیا،قبول نہ کیا
ذَرَاْنَا چھوڑ دیا، پیدا کیا ہم نے	مُهْتَدِيْ ہدایت پانے والا	تَتْرُكْهُ تو اس کو چھوڑ دے	يَلْهَثْ وہ زبان نکالے

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ

اور اے پیغمبرؐ (پیغمبر آپ کو یاد ہونا چاہیے کہ) جب آپ کے رب نے آدمؑ کی اولاد اور جو بھی ان کی نسل سے ہوں،عہد لیا۔اور ان کو ہی ان پر

عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ

معانقۃ ۷

گواہ بناتے ہوئے ان سے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہاں تو ہمارا رب ہے (اے آدم کی

الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ لا اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا

اولاد) یہ اس لیے (ہم نے کہا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ کہو کہ ہم تو اس سے بالکل بے خبر تھے۔یا یہ کہنے لگو کہ ہمارے باپ دادا نے

مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

کہیں پہلے شرک کیا ہوگا، ہم ان کے بعد پیدا ہوئے،اے اللہ کیا آپ اب جو ان گنہگاروں نے کیا تھا اس کے بدلے ہمیں ہلاک کریں گے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ

اور (دیکھو) ہم اسی طرح اپنی نشانیوں کو (مفصل) کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں تاکہ لوگ (ان کی طرف) متوجہ ہوں۔ اور (اے محمدؐ!)

نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ

انہیں اس شخص کی حالت سنا دیجئے جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دیں، مگر اس نے انہیں قبول نہ کیا۔ تو شیطان اس کے پیچھے ہولیا۔ اور وہ

مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ

شخص گمراہوں میں جاملا۔ اگر ہم اسے اس قابل دیکھتے تو ان نشانیوں کے باعث اسے بلندی اور بزرگی دیتے مگر اس نے تو اپنی خواہشات کی

وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ

پیروی کرنی شروع کردی۔ اور زمین کی طرف ہی جھک گیا۔ پس ایسے شخص کی مثال ایسے کتے کی ہے جس پر اگر تو کوئی بار ڈالے تو بھی

اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ

زبان نکال کر دکھاوے اور اگر اسے کھلا چھوڑ دے تو بھی زبان لٹکائے پھرے، وہ لوگ جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں ان کی مثال بس ایسی

فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ

ہی ہے۔ (اے محمدؐ!) آپ انہیں یہ مثالیں پڑھ کر سنایئے تاکہ وہ کچھ غور کریں۔ (اور دیکھو) ان لوگوں کی مثال جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں کتنی بری مثال ہے۔ (بات یہ ہے کہ) جس کو اللہ ہدایت (کے قابل سمجھ کر ہدایت) دے، وہی

الْمُهْتَدِيْ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا

ہدایت پاسکتا ہے ورنہ جس کو وہ گمراہی میں رہنے دے وہ سراسر نقصان میں رہے گا۔ اور ایسے ہی ہمارے پیدا کیے ہوئے جنوں اور انسانوں

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَ لَهُمْ اَعْيُنٌ

میں سے بہت سے ہیں جو جہنم کے قابل ہیں۔ ان (بدبختوں) کے دل تو ہیں، مگر ان سے سوچتے سمجھتے نہیں۔ ان کی آنکھیں بھی ہیں؛

لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ

مگر ان سے دیکھتے نہیں، کان بھی ہیں، مگر کسی کی بات سنتے ہی نہیں۔ ایسے لوگ بالکل جانور جیسے ہیں؛ بلکہ ایک طرح تو ان سے بھی بدتر؛

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۠

کیونکہ یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔ اور (اے مسلمانو!) اللہ کے بڑے اچھے اچھے نام ہیں، ان ناموں سے اسے پکارا کرو، اور ان (بے

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

دینوں) کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں سے (بھی) بے دینی پیدا کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں انہیں بہت جلد اس کا بدلہ مل جائے گا۔

ع ۲۲ ۱۲ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع

اور ہمارے پیدا کیے ہوئے بندوں میں سے ایسا گروہ بھی ہے جو کہ سچی باتوں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور سچائی (اور انصاف) سے کام لیتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو اس ازلی عہد کا ذکر ہے جس کی رو سے سب انسانوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ اللہ ہی سب کا رب ہے۔ اگر ہم غور کریں تو ہم خود ہی اس بات کے قائل ہو جائیں گے کہ ہمارا رب صرف اللہ ہی ہو سکتا ہے اور ہمیں خود ہی شرک سے بچنا چاہیے۔ اس کے بعد ایسے شخص کی مثال بیان کی گئی ہے جو خدا کی دی ہوئی آیات کو چھوڑ دے اور اسے ایسے کتے سے تشبیہ دی گئی ہے جو کہ خواہ مخواہ زبان لٹکائے پھرے اسلام سے انکار کرنے والوں کی یہی مثال ہے، کیونکہ خود ہی وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں رہنے کے لیے قانون اور قاعدہ کی ضرورت ہے، مگر جب اسلام کے سادہ اور نفع پہنچانے والے قانون ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو پھر ان سے انکار کرتے ہیں۔ نہ تو انہیں پہلی حالت میں چین ہے نہ دوسری میں۔ اور یہ بہت بری حالت ہے، ہمیں چاہیے کہ قرآن کے احکام کو مان لیں اور جھٹلانے یا ٹالنے کی کوشش نہ کریں؛ ورنہ ترقی کی بجائے ہم ذلیل اور رسوا ہو جائیں گے، نیز ہمیں اپنے دل و دماغ اور دوسری طاقتوں سے کام لینا چاہیے ورنہ ہم میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

نَسْتَدْرِجُهُمْ ہم ان کو آہستہ آہستہ کھینچیں گے	اُمْلِیْ میں مہلت دوں گا، یاد دیتا ہو	كَيْدِيْ میری تدبیر، میری چال
مَتِيْنٌ مضبوط	جِنَّةٍ جنون، دیوانگی	اِقْتَرَبَ قریب ہوگئی
بِاَيِّ کس کے ساتھ، کونسی	حَدِيْثٍ بات، یعنی قرآن	مُرْسٰىهَا اس کا ٹھہرنا، اس کا واقع ہونا
يُجَلِّيْهَا وہ اسے ظاہر کرتا ہے، بتاتا ہے	حَفِيٌّ ٹوہ میں لگنے والا، واقف	اِسْتَكْثَرْتُ میں زیادہ کر لیتا، بڑھا لیتا

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ وَ اُمْلِيْ

اور (یاد رکھو) جو ہماری نشانیوں کا انکار کر رہے ہیں، ہم ان کو آہستہ آہستہ اپنی طرف ایسا کھینچیں گے کہ انہیں معلوم بھی نہیں ہوگا، میں انہیں

لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾ اَوَ لَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٜ مَا بِصَاحِبِهِمْ

(تھوڑی تھوڑی سی) مہلت دے رہا ہوں، یقیناً میری تدبیر بہت پختہ ہے، (اس سے بچ نہیں سکتے)۔ کیا ان انکار کرنے والوں نے اتنا بھی غور

مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَ لَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ

نہیں کیا کہ پیغمبر (سوائے ایک عذاب سے) کھلم کھلا ڈرانے والے کے (اور خوشخبری دینے والے کے) اور کچھ نہیں اور اس میں کوئی جنون

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ

کی بات نہیں اور کیا انہوں نے جو آسمانوں اور زمین میں اللہ نے چیزیں پیدا کر رکھی ہیں ان کو دیکھ کر بھی نہیں سوچا۔ اور کبھی انہیں یہ خیال

قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ يُّضْلِلِ

نہیں آیا کہ کہیں ان کی موت بالکل قریب ہی نہ آچکی ہو۔ وہ بتائیں کہ مرنے کے بعد پھر کس چیز پر ایمان لائیں گے۔ (بات تو یہ ہے کہ)

اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَ يَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

اللہ نے جس کی گمراہی کا فیصلہ کر دیا ہوا ہے پھر اس کو کوئی ہدایت دینے والا بھی نہیں ہو سکتا، اسی نے ان کو چھوڑ دیا ہے، اب اپنی سرکشی میں

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

ہی بھٹکتے چلے جا رہے ہیں، (اے محمدؐ) یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے آنے کا کونسا وقت ہے؟ ان سے کہہ دو کہ اس بات کا صحیح علم

رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

میرے پروردگار کو ہی ہے، اسکے صحیح وقت کو سوائے اسکے اور کوئی جان بھی نہیں سکتا اور وہ زمین اور آسمانوں میں ایک بہت بڑی چیز ہے۔

لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

(اتنا کہہ سکتا ہوں کہ) تم پر یکایک آئے گی، یہ آپ سے ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے کہ آپ اسی کی ٹوہ میں لگے ہوئے ہیں، ان سے پھر کہہ دو کہ اسکا علم

عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۱۸۷ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ

میرے پروردگار کو ہی ہے، بلکہ اکثر لوگ تو اس بات کو جانتے ہی نہیں (کہ صحیح علم خدا کو ہی ہے۔اے محمدؐ!) ان لوگوں سے کہہ دو کہ

لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ

میں تو اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، (جو نفع یا نقصان ہوتا ہے) وہ اللہ ہی کی مرضی سے ہوتا ہے اور اگر میں (تمہارے

لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَ مَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

کہنے کے مطابق) عالم الغیب (یا غیب کا جاننے والا) ہوتا تو (اپنے لیے) بہت سی بھلائی کا سامان کر لیتا۔ اور مجھے کوئی تکلیف بھی نہ پہنچتی۔

وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۱۸۸

میں تو سوائے (ایمانداروں کے لیے) ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہونے کے اور کچھ بھی نہیں ہوں۔

تفسیر

اس رکوع میں اول کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اس دنیا کی زندگی میں جو انہیں مہلت مل رہی ہے اس پر وہ خوش نہ ہوں، وہ اللہ کے پنجے سے بچ کر کہیں جا نہیں سکتے اور انہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جوں جوں دن گزرتا جا رہا ہے ان کی موت قریب آ رہی ہے، جس سے وہ دن بدن اللہ کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں، اس کے بعد انہیں سوچنے سمجھنے کیلئے کہا گیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ دیوانے نہیں جو انہیں عذاب سے ڈرا رہے ہیں۔ اس کے بعد انہیں سمجھایا گیا ہے کہ موت کے آنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اس لیے انہیں جلدی ایمان لے آنا چاہیے؛ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی ایمان بھی نہیں لا سکتا، ہمیں چاہیے کہ موت کو ہر وقت یاد رکھیں اور نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ انتظار کرتے کرتے ہمیں موت آ جائے اور ہم پھر بعد میں افسوس کریں۔ آخری آیات میں قیامت کے متعلق بتایا گیا ہے کہ سوائے خدا کے اور کسی کو اس کے آنے کے وقت کا علم نہیں اور نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ رسول خدا بھی غیب کا علم نہیں جانتے، آپ ایک رسول ہیں، جن کا فرض لوگوں کو قرآن کی طرف بلانا ہے۔

لِيَسْكُنَ تاکہ وہ تسکین پائے، آرام حاصل کرے		تَغَشّٰهَا اس نے اس کو ڈھانکا، اس کے ساتھ صحبت کی
مَرَّتْ وہ چلتی پھرتی رہی	لَمَّا جب، جس وقت	اَثْقَلَتْ وہ بوجھل ہوئی، بھاری ہوئی
دَعَوَا دونوں نے پکارا، دعا کی	صَالِحًا صحیح سالم	يُخْلَقُوْنَ وہ پیدا کیے جاتے ہیں
اَدَعَوْتُمُ کیا تم دعوت دو، پکارو	صَامِتُوْنَ چپ، خاموش رہنے والے	يَمْشُوْنَ وہ چلتے ہیں
يَبْطِشُوْنَ وہ پکڑتے ہیں	كِيْدُوْنِ میرے خلاف تم تدبیریں کرو	تُنْظِرُوْنَ مجھے تم مہلت دو
يَنْزَغَنَّكَ تجھ کو بھڑکائے وہ	نَزْغٌ بھڑکانا، اکسانا	اِسْتَعِذْ تو پناہ مانگ
لَا يُقْصِرُوْنَ وہ کمی نہیں کرتے	اَجْتَبَيْتَ تو چن لایا، تو ڈھونڈ کر لے آیا	بَصَآئِرُ سوجھ کی باتیں
اَنْصِتُوْا تم خاموش رہو	خِيْفَةً ڈر کر، ڈرتے ہوئے	غُدُوِّ صبح — اٰصَالِ شام

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ
اور اللہ وہی ہے جس نے تم کو ایک اکیلی جان، (یعنی آدم) سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے اس کی بیوی بنائی، تا کہ اس سے اسے تسکین حاصل ہو،
فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ
پس جب اس نے اس سے صحبت کی تو (پہلے) اس عورت کو حمل کا معمولی سا بوجھ محسوس ہوااو روہ حمل کو لیے ہوئے چلتی پھرتی رہی،
فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَىِٕنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
مگر جب حمل کے بوجھ کو اس نے (اچھی طرح) محسوس کیا (اور اسے بچہ کے پیدا ہونے کا یقین ہوگیا) تو پھر مرد اور عورت دونوں نے اللہ سے
مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِیْمَآ
دعائیں مانگنا شروع کیں ۔ اے اللہ اگر تو ہمیں صحیح (سالم تندرست) بچہ دے گا تو ہم تیرے نہایت شکر گزار ہوں گے، جب اللہ نے انہیں
اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ
صحیح (سالم اور تندرست) بچہ دیا تو جو اس نے بچہ دیا اس میں اوروں کو شریک بنانے لگے، اللہ کی ذات تو اس سے جس کو یہ اس کا شریک بناتے
شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّ لَآ اَنْفُسَهُمْ
ہیں بہت ہی بلند ہے۔کیا یہ اس کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کہ کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتا ؛بلکہ ایسے خدا تو خود گھڑے جاتے ہیں، اور (پھر
یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ
دیکھو) ان کی کسی قسم کی مدد کرنے کی بھی انہیں طاقت نہیں اور نہ ہی اپنی آپ مدد کرسکتے ہیں۔ (اے مسلمانو! ایسے بیوقوفوں کو جو اللہ
عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ
کے شریک بنا رہے ہیں) اگر تم ہدایت کی طرف بلاؤ تو (کبھی) تمہاری پیروی نہیں کریں گے۔ وہ تو (ایسے ہیں کہ) تمہارے لیے ایک جیسا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
ہی ہے، کہ تم ان کو بلاؤ یا خاموش رہو، (اے بیوقوفو!) اللہ کو چھوڑ کر جنکو تم پکارتے ہو وہ تو تمہاری ہی طرح (اللہ کے) بندے ہیں، اگر تم
صٰدِقِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ۫
(انہیں خدا کا شریک بنانے میں) سچے ہو تو ان کو پکار کر دیکھو کیا تمہاری کسی بات کا جواب دیتے ہیں۔ (اتنا ہی بتاؤ) کیا ان کے پاؤں ہیں جن
اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ۫ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ
سے وہ چل پھر سکیں۔ یا ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑ سکیں۔ یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھ سکیں۔ یا کان ہیں جن سے وہ سن سکیں۔ (اے
قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّ ـۧ
محمدؐ!) ان سے کہہ دیجئے کہ (اے مشرکو) جن کو خدا کا شریک بناتے ہو ان کی مدد کے لیے بلالو اور میرے خلاف کوئی تدبیر کرو اور مجھے
اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖۗ وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَ الَّذِیْنَ
کوئی مہلت نہ دو۔ اور میرا مالک اور دوست تو وہی (اللہ) ہے جس نے (یہ) کتاب اتاری ہے اور وہ (ضرور) نیک بندوں سے محبت رکھتا ہے۔

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾

اور (مشرکو) تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو، وہ تمہاری (کسی طرح) مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں (اے

وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَ تَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ

مسلمانو!) اگر تم ان مشرکوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو یہ (ہرگز تمہاری بات تک) نہیں سنیں گے، اور (اے محمدؐ!) آپ دیکھتے ہیں کہ یہ آپ

وَ هُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ

کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ لیکن (دیکھنا کیا) ان کو (تو) سجھائی ہی کچھ نہیں دیتا۔ بس آپ معاف کرنا ہی اپنا شیوہ بنائیے اور اچھے کاموں کا حکم دیتا رہ

الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَ اِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ

اور جہاں تک ہو سکے ان جاہلوں سے اعراض ہی کیجئے۔ اگر شیطان کی طرف سے (آپ کے دل میں) کوئی وسوسہ پیدا ہو تو فوراً (شیطان سے اور

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ

اس کے وسوسوں سے) اللہ سے پناہ مانگئے اور وہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (آپ کی التجا کو سنے گا اور قبول کرے گا اور دیکھو) جو پرہیزگار ہیں

طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ ج

جب کبھی انہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے فوراً اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ تو انہیں (سب نیک و بد صاف) دکھائی دینے لگتا ہے،

وَ اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾

اور ان کے دوسرے بھائی ہیں (جو اللہ کو یاد نہیں کرتے)۔ ان کو شیطان سرکشی کی طرف لیے جاتے ہیں اور وہ اس میں کوئی کمی نہیں

وَ اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْ لَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ

کرتے۔ اور (اے محمدؐ) جب آپ ان سرکشوں کے پاس کوئی آیت لے کر نہیں آتے تو یہ کہنے لگتے ہیں: کیوں اب کیوں کوئی نشانی نہیں چن لائے؟

قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ج هٰذَا بَصَآئِرُ

ان سے کہہ دو: جو مجھے میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے اسی کی میں پیروی کرتا ہوں، (آیتیں بنانا میرا کام تھوڑا ہی ہے)، اور یہ قرآن تو

مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

تمہارے لیے سوچنے سمجھنے کی چیز ہے اور اس پر ایمان لے آئیں گے ان کی ہدایت کا باعث بنے گا اور ان کیلئے رحمت ثابت ہوگا۔ اور جب

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا

قرآن پڑھا جائے تو اس کو دل سے سنو اور خاموشی اختیار کرو؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور اے محمدؐ! آپ اپنے جی میں ہی صبح و شام گڑگڑا کر اور ڈر

وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾

ڈر کر اونچی بات کرنے سے ذرا کم آواز میں اپنے اللہ کو پکارتے رہیے، اور دیکھو غافل نہ بن جانا (اور یاد رکھو) جن کو آپ کے رب کا قرب حاصل ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ يُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ ۩

وہ اس کی عبادت سے کبھی تکبر نہیں کرتے، اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے رہتے ہیں۔

السجدة ١ ع ٢٤ ١٨ ١٤

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ تمام انسان ایک ہی جنس سے پیدا کیے گئے ہیں اوران سب کا مالک ہی خدا ہے، جس کی انہیں عبادت کرنی چاہئے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ ہی ہے جواولاد دیتا ہے، اس کے بعد مشرکوں کی نادانی اور بیوقوفی کو ظاہر کیا گیا ہے کہ کتنے بیوقوف ہیں جو ایسی چیزوں کو خدا کا شریک بناتے ہیں جن میں کم از کم عارضی طور پر بھی کام کرنے کی طاقتیں نہیں، اگر انہیں مدد کی ضرورت تھی تو کسی ایسے کو خدا بناتے جو کچھ طاقت رکھتا۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ کو اوران کے ذریعہ ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ ایسے جاہلوں سے نرمی سے پیش آنا چاہیے اور انہیں سمجھاتے رہنا چاہے اور وہ بالکل نہ سمجھیں تو پھر ان سے دور ہی رہنا بہتر ہے۔ اس کے وسوسہ شیطانی سے اللہ کی پناہ لینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ سب کے بعد قرآن پاک کی عزت کرنے کا بیان ہے۔ جب کبھی کہیں قرآن پڑھا جائے تو سننے والے کا فرض ہے کہ خاموشی سے سنے اور اس سے نصیحت حاصل کرے۔ اس کے بعد دعا مانگنے کا طریقہ بتایا۔ اس رکوع کی آخری آیت ایسی ہے، جس کے پڑھنے سے پڑھنے والے اور سننے والوں پر سجدہ کرنا فرض ہوجاتا ہے۔

آیات: ۷۵	۸۔ سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ ۸۸	رکوعات: ۱۰

اَنْفَالُ غنیمت کا مال — وَجِلَتْ ڈرجاتے ہیں — تُلِيَتْ پڑھی جاتی ہیں — زَادَتْهُمْ بڑھادیتی ہیں ان کو

كَارِهُوْنَ ناپسند کرنے والے — يُسَاقُوْنَ ہانکے جاتے ہیں — اِحْدَى ایک (مونث کا صیغہ) — ذَاتِ الشَّوْكَةِ کانٹے دار

تَسْتَغِيْثُوْنَ تم فریاد کرتے تھے — مُمِدُّكُمْ میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں — لِتَطْمَئِنَّ تاکہ مطمئن ہوجائیں

مُرْدِفِيْنَ پشت پناہ ہوں گے، ساتھ لگے ہوں گے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا

(اے محمدؐ!) لوگ آپ سے انفال کا حکم دریافت کرتے ہیں، انہیں کہہ دیجئے کہ مال غنیمت تو اللہ اور اس کے رسول کا ہے، پس تم اللہ سے ڈرو

ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

اور آپس میں جھگڑوں کی باتیں مٹا ڈالو اور صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کی فرمانبرداری کرو اگر تم (واقعی سچے) مومن ہو۔ بے شک (سچے)

الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

مومن وہ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ہیبت سے لرز جاتے ہیں۔ اور جب اس کی آیتیں ان کو سنائی جاتی ہیں تو

وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ ② الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③

وہ ایمان میں بڑھنے لگتے ہیں اور انہیں صرف اللہ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ اور وہ نماز پڑھتے ہیں اور ہمارا دیا ہوا رزق (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۚ ④

تو یہی حقیقی مومن ہیں، ان کے پروردگار کے نزدیک (ان کے) بڑے درجے ہیں۔ اور بخشش اور عزت کی روزی۔ (مال غنیمت کی

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۠ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

تقسیم میں ان کی ناراضگی ایسی ہی ہے۔ کہ) جیسے (اس دن جب کہ) آپ کو آپ کے پروردگار نے ایک حق بات کے لیے گھر سے نکالا تھا

لَكٰرِهُوْنَ ۝ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ

اور ان میں ایک گروہ ناراض ہورہا تھا۔ اور باوجود حق بات ظاہر ہوجانے کے یہ اس میں جھگڑا کررہے تھے، (اور ایسا خیال کررہے تھے) کہ گویا

وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

آنکھوں دیکھتے موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔ (اے مومنوں!) وہ وقت یاد کرو کہ جب کہ خدا تم سے وعدہ کررہا تھا کہ ایک گروہ تمہارے

وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ

ہاتھ لگے گا۔ اور تم یہ چاہتے تھے کہ غیر مسلح لوگ (جو سامان تجارت لا رہے تھے وہ) تمہارے ہاتھ لگیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا

الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ

کہ اپنے حکم سے حق کو حق ثابت کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے؛ تاکہ مجرموں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے حق حق ثابت ہو کر رہے

الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ

او رباطل باطل ہوکر رہے۔ (اے مسلمانو!) اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے اور اس نے تمہیں

اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى

جواب دیا کہ تمہاری ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا۔ جو سلسلہ وار چلے آئیں گے اور اللہ نے تمہیں یہ (مدد) خوش کرنے کیلئے دی تھی۔

وَ لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ ع ۱۵

اور اس لیے کہ تمہارے دلوں کو اطمینان ہوجائے؛ حالانکہ حقیقی مدد اللہ کرتا ہے اور وہ زبردست قوت والا حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس سورہ کو انفال اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں مال غنیمت کے بارے میں احکام ہیں، چنانچہ جب جنگ بدر میں مال غنیمت ہاتھ لگا تو بعض چیزیں لوگوں کو پسند آئیں اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے مانگیں؛ لیکن آپ نے تا نزول وحی ان کے دینے سے انکار کیا۔ بعض لوگوں کو اس بات سے ناراضگی پیدا ہوئی تو یہ سورۃ الانفال نازل ہوئی اور ان لوگوں کو خود رسول خدا نے کہا کہ یہ چیز میری ہے، لیکن میں تمہیں دیتا ہوں۔ اس رکوع میں سچے مومن کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں، پھر اس کے بعد واقعہ بدر کا دوبارہ ذکر کیا اور لوگوں کو اپنی نعمتیں یاد کرائی ہیں۔

فائدہ

سچا اور حقیقی مومن وہی ہے جو خدا کے احکام کا پورا پورا پابند ہو۔ اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل ہو نہیں سکتا جب تک مسلمان قرآن کو معنی ومطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے پڑھنا نہ شروع کردیں۔ اس لیے اگر خدا کا بندہ بنا ہو اور اس کے نزدیک عزت اور رتبہ پانا ہو تو قرآن مجید کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور اس کی باتوں پر عمل کریں۔

فَثَبِّتُوْا پس ثابت قدم رکھو اَقْدَامْ قدم کی جمع، پاؤں لِيَرْبِطَ کہ ملادے، مضبوط کردے لِيُطَهِّرَكُمْ تاکہ وہ تمہیں پاک کردے

زَحْفًا جنگ کی حالت میں لَقِيْتُمْ تم نے ملاقات کی بَنَانٍ پور، جوڑ اَعْنَاق جمع عنق کی۔ گردنیں

مُوْهِنُ اہانت کرنے والا رَمَيْتَ تو نے پھینکا مُتَحَيِّزًا جگہ پکڑتا ہو مُتَحَرِّفًا کترا جانے والے، ہٹ جانے والے

نَعُدْ ہم لوٹیں گے تَسْتَفْتِحُوْا تم نے فتح طلب کی

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ
(اے مسلمانو!) وہ وقت یاد کرو جبکہ تمہیں آرام پہنچانے کے لیے (اللہ تعالیٰ نے تم پر) نیند طاری کردی اور آسمان سے پانی برسایا تاکہ تم
بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾
پاک ہوجاؤ اور یہ کہ شیطان کی نجاست تم سے دور کردے۔ تمہارے دلوں کو مضبوط کر کے تمہارے قدم جمادے۔
اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ
اور اس قت کو یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں کو یہ وحی کی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو، میں
قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ ﴿۱۲﴾
عنقریب کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا۔ پس تم ان کی گردنوں اور ہر پور پر ضربیں لگاؤ۔
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا (تو یاد رکھو) اللہ سخت
الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَ اَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا
عذاب دینے والا ہے۔ یہ تمہاری سزا ہے، سو چکھو اور (اس کے علاوہ) کافروں کے لیے دوزخ کا عذاب (بھی) ہے۔ اے ایمان والو!
اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
جب تم جنگ میں کافروں سے آمنا سامنا کرو تو انہیں (ہرگز) پیٹھ دکھاکر نہ بھاگو۔ اور جو بھی اس دن پیٹھ دکھاکر بھاگے گا
دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ
اس میں وہ شامل نہیں جو لڑائی کی غرض سے کترائے یا دوسرے گروہ کے پاس جا پڑے۔ تو (ایسا بھاگنے والا) یقیناً خدا کے غضب میں
وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ
گرفتار ہوگا۔ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ (جنگ بدر میں) تم نے انہیں قتل نہیں کیا؛ بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا
وَ مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ
اور (اے محمدؐ!) آپ نے (ان کی طرف مٹی) نہیں پھینکی تھی، بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ اور یہ اس لیے کہ خدا اس طرح سے مومنوں کی اچھی
بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ
طرح آزمائش کرلے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ یہ تو تمہارے لیے ہے، اور (اس کے برعکس) اللہ کافروں کی چالیں کمزور

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ

کردینے والا ہے۔(اے کفار مکہ!) اگر تم نے فتح مانگی تھی تو وہ تمہیں آچکی اور اگر تم (اب شرک سے اور مسلمانوں کو ستانے سے) باز رہو تو وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَوْ

تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر پھر تم ان کو ستاؤ گے تو ہم (بھی ان کی مدد کرنے پر) اتر آئیں گے اور تمہاری جماعت خواہ کتنی بڑی ہو، تمہارے

كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۱۶

کسی کام نہ آئے گی اور (یادرکھو) اللہ مومنوں کا ساتھ دینے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں جنگ بدر کا واقعہ دوبارہ بیان کیا ہے اور مسلمانوں کو وہ وقت یاد دلایا ہے کہ جب یہ سخت تھکے ماندے تھے تو ان پر ایک نیند کا عالم طاری کر دیا اور سب کی تھکان جاتی رہی اور بارش برسا دیا جس سے مسلمانوں کو بہت سے فائدے حاصل ہوئے، پھر اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ کفار کے مقابلے میں کبھی پیٹھ دکھا کر نہ بھاگیں، ورنہ جو ایسا کرے گا سخت عذاب کا مستحق ہوگا، ہاں کسی چال کی غرض سے، پھر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو کام اللہ کی راہ میں کیا جاتا ہے وہ گویا خود خدا ہی کرتا ہے تو اسے برا کیوں سمجھا جائے۔ پھر مشرکین کو تنبیہ ہے کہ مسلمانوں کو ایذا دینے سے باز رہے ورنہ انہیں شکست ہوگی۔ اور مسلمانوں کی مدد خود خدا کرے گا۔

اَلدَّوَآبُّ چلنے والے جانور	اَسْمَعَهُمْ ان کو سنواتا	يَحُوْلُ حائل ہے
تُصِيْبَنَّ پہنچے	خَآصَّةً خاص طور پر	يَتَخَطَّفَكُمُ اچک لے جائیں تم کو
اٰوٰىكُمْ تمہیں پناہ دی	لَا تَخُوْنُوْا خیانت نہ کرو	فِتْنَةٌ آزمائش، عذاب

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جب کہ تم کچھ سن رہے ہو تو اس سے منہ نہ موڑا کرو۔ اور ان لوگوں کی طرح

كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ

نہ ہو جاؤ جنہوں نے (ظاہراً) کہہ دیا ہم نے سنا اور انہوں نے کچھ بھی نہ سنا تھا۔ بے شک اللہ کے نزدیک ایسے لوگ بدتر جانور ہیں،

الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ

جو بہرے اور گونگے ہیں اور جو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ اور اگر اللہ کے نزدیک ان میں کوئی بھلائی کی بات ہوتی تو انہیں سنواتا۔ اور اگر انہیں

اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

سنواتا بھی تو وہ روگردان ہو کر بھاگ کھڑے ہوتے۔ اے ایمان والو! جب اللہ اور (اس کے) رسول تمہیں ایسے کام کی طرف بلائیں کہ

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ

جس میں تمہاری زندگی (کا راز) ہے تو (اس کی پکار پر) لبیک کہو اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان آڑ بنا ہوا ہے اور (یادرکھو

اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً

کہ) تم اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے۔ اور اس آزمائش سے ڈرتے رہو جو خصوصیت سے ظالموں کی ہی نہ ہوگی؛ (بلکہ سب آزمائے جاؤ گے)

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

اور یاد رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ اور ذرا وہ وقت یاد کرو کہ جب تم (مکہ کی سرزمین میں) بہت ہی کم تھے

فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ

اور مظلوم و بے کس تھے اور ڈرا کرتے تھے کہ کہیں تمہیں لوگ اچک نہ لے جائیں پھر خدا نے تمہیں (مدینہ میں) ٹھکانا (بھی) دیا اور اپنی

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ

نصرت کے ذریعہ تمہاری تائید (بھی) کی اور تمہیں پاک پاک چیزیں (بھی) کھانے کو عطا کیں کہ تم شکر کرو۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس

وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ

کے رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ ہی جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک آزمائش ہیں

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٨﴾ ع ١٧ ٣

اور (اگر تم پورے اترو گے تو) خدا کے نزدیک بڑا اجر پاؤ گے۔

تفسیر

اس رکوع میں مسلمانوں کو فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے اور حق کو نہ سمجھنے والے کی برائی بیان کی گئی ہے۔ قرآن دلوں کو زندہ کرنے والی چیز ہے۔ یہ حیات ابدی بخشتا ہے، اسی لیے بہشت والے کبھی نہ مریں گے، شہیدوں کے بارے میں بھی یہی کہا گیا ہے۔ جہاد کو زندگی اور بقاء کے نام سے یاد کیا گیا ہے، اگر مسلمان جہاد چھوڑ دیں گے تو دشمن ان پر غالب آکر انہیں ہلاک کر دیں گے۔

بعض گناہ ایسے ہیں جس کا عذاب گنہگار، وغیر گنہگار سب کو پہنچتا ہے۔ اس سے ڈرنے کو کہا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی جو پہلی حالت ہے اسے یاد دلایا ہے، اور اپنا احسان جتلایا ہے، تاکہ بندے شکر گزار بنیں۔ پھر خیانت کرنے سے باز رکھا گیا ہے۔ مال و دولت اور اولاد آزمائش ہیں، ان کی محبت میں پڑ کر خدا کو نہیں بھول جانا چاہیے۔

قرآن مجید ایک ایک آیت میں اتنی اتنی فائدے کی باتیں بتاتا ہے کہ انسان اگر ان کو لکھنا چاہے تو دفتروں میں بھی ختم نہ ہو۔ اس رکوع میں بھی غور کرو گے تو اسی کو پاؤ گے۔ ان سب بے بہا اور بے شمار نصیحتوں کی ایک ہی غرض ہے کہ انسان باخدا بنے اور اس دولت لازوال اور گرانمایہ جنس کو فانی و ناچیز سے دل لگا کر کھو نہ بیٹھے، ورنہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور ایسا نقصان کہ جس کی تلافی ممکن نہیں۔

لِيُثْبِتُوْكَ تاکہ تجھے قید کریں — مُكَآءً سیٹیاں بجانا — تَصْدِيَةً تالیاں بجانا — فَيَرْكُمَهٗ ایک دوسرے پر رکھ دے ان کو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ

اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لیے حق و باطل میں فرق کرنے والا قرآن عطا کرے گا اور تمہاری برائیاں دور

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ
فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور وہ بڑے فضل کا مالک ہے۔ اور (اے محمدؐ) اس بات کو یاد کیجیے، جبکہ کفار تمہیں قید کر ڈالنے
اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۗ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا
یا قتل کر ڈالنے یا نکال دینے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ وہ (تو اپنی) چالیں چل رہے تھے اور خدا ان پر پانی پھیرنے والا تھا۔ اور خدا کی
تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ
تدبیریں سب پر فائق ہیں۔ اور جب انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں: بس سن لیا، ہم بھی چاہیں تو ایسی باتیں کہہ سکتے
اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ
ہیں، یہ پہلے لوگوں کی کہاوتیں (ہی تو) ہیں۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اے اللہ! اگر یہ قرآن واقعی
عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ
تیری طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور دردناک عذاب ہمیں دے۔ حالانکہ اللہ کو یہ پسند نہیں کہ اس حال میں کہ
اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾
آپؐ ان میں موجود ہوں انہیں کوئی عذاب دے۔ اور نہ اللہ انہیں اس حال میں عذاب دے گا کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔
وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا
لیکن اللہ ان کو عذاب کیوں نہ دے، جب وہ لوگوں کو مسجد حرام (میں عبادت) سے روکتے ہیں؛ حالانکہ وہ اس کے متولی (بھی) نہیں
اَوْلِيَآءَهٗ ۗ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ
ہیں۔ اس کے متولی تو وہی ہو سکتے ہیں جو اس سے ڈرتے ہوں؛ لیکن اکثر مشرک اس بات کو نہیں جانتے۔ اور ان کی
صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۗ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
نماز تو بیت اللہ میں سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھیں تو بس جیسے کفر کرتے تھے ویسا عذاب چکھو۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ
کافر اپنے مال لوگوں کو راہ خدا سے روکنے میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ ابھی اور خرچ کریں گے پھر
تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ
اس پر افسوس کریں گے اور وہ مغلوب ہو جائیں گے۔ جنہوں نے کفر کیا وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ تاکہ خدا تعالیٰ
اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
ناپاک کو پاک سے علیحدہ کردے اور ناپاک کو اوپر تلے رکھ کر ڈھیر لگادے، اور اس ڈھیر کو جہنم میں جھونک دے
فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۹ ۱۸
تو ایسے لوگ بہت نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔

تفسیر

شروع رکوع میں کفار کے مشورے اور آپؐ کی ہجرت کا بیان ہے، پھر کفار کی نالائق دعاء کا ذکر ہے۔ پھر آنحضرت ﷺ کی شان رحمۃ للعالمین کا اظہار، پھر کفار کی شرارتوں اور ان کی عبادتوں کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جورو پیہ پیسہ یہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کی تیاریوں میں خرچ کرتے ہیں اس پر بعد میں حسرت کریں گے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک کو ناپاک سے علیحدہ کردے گا۔ ایک دوزخ میں جائے گا، اور دوسرا بہشت میں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد کرے گا۔

نبی کریم ﷺ کا بڑا مرتبہ ہے۔ آپ کو ذات باری تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے، یہاں تک کہ آپ کی موجودگی میں باوجود لوگوں کی نافرمانیوں کے عذاب کرنے کو پسند نہیں فرماتا اور یہ آپ کی رحمۃ للعالمینی کسی خاص زمانے کے لیے محدود نہ تھی، بلکہ قرآن مقدس کی شکل میں قیامت تک کے لیے ہے اب یہ الگ بات ہے کہ اس رحمت کو کون قبول کرتا ہے اور کون نہیں قبول کرتا۔

قوموں نے خدا تعالیٰ کی عبادت کو بھی اپنے جی کی خواہش کے مطابق بنالیا ہے اور پھر سمجھا کہ اس کا اجر ملے گا؛ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ عبادت تو نام ہے خدا تعالیٰ کی خواہش کے پورا کرنے کا، اور عقل وشعور اور تہذیب ومتانت کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے، تو وہ صرف قرآنی عبادتیں ہی اس معیار پر پوری اتریں گی۔

یَنْتَهُوْا باز آجائیں وہ	یُغْفَرْ معاف کردیا جائے	قَدْ سَلَفَ پہلے ہوچکا
یَعُوْدُوْا پھر سرکشی کریں	مَضَتْ گزرا سُنَّتُ قاعدہ	غَنِمْتُمْ بطور غنیمت پائی تم نے
یَوْمَ الْفُرْقَانِ فیصلہ کے دن	عُدْوَةِ سرحد، حد	قُصْوٰی آخری، انتہا
رَكْبُ قافلہ وغیرہ	اَسْفَلَ بہت نیچے	تَوَاعَدْتُمْ آپس میں ٹھہرایا تم نے
یُقَلِّلُكُمْ تھوڑا دکھایا تم کو	یُرِیْكَهُمْ دکھایا تم کو ان (دشمنوں کی حالت کو)	مَنَامِكَ تیری نیند میں یا خواب میں
فَشِلْتُمْ بزدلی کی تم نے، کم ہمتی کی	لَتَنَازَعْتُمْ آپس میں جھگڑا کیا	سَلَّمَ سلامت رکھا
اِلْتَقَیْتُمْ ملے تم، مڈبھیڑ ہوگئے تم	فِیْٓ اَعْیُنِكُمْ تمہاری نظروں میں	

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ یَّعُوْدُوْا

(اے محمدؐ!) کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ باز آجائیں جو کچھ پہلے ہوچکا ہے تو ان کو معاف کردیا جائے گا اور اگر وہ پھر وہی سرکشی کریں گے

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ یَكُوْنَ الدِّیْنُ

تو (یاد رکھیں کہ) پہلوں کی طرح سزا کا قاعدہ مقرر کیا جاچکا ہے۔ اور ان سے یہاں تک لڑو کہ کفر باقی نہ رہے۔ اور دین سب کا سب

كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا

خالص اللہ کے لیے ہوجائے اور اگر وہ (کفر سے) باز آجائیں تو اللہ ان کے ہر قسم کے اعمال کو دیکھنے والا ہے اور اگر وہ نہ مانیں (اور باز نہ آئیں)۔

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ ﴿۴۰﴾

تو جان رکھیں کہ اللہ تم مسلمانوں کا حامی ہے۔ اور وہ بہتر حامی۔ اور (بہت) بہتر مددگار ہے۔

الجزء ١٠

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ

اور جان لو کہ جو چیز (یعنی مال غنیمت) تم (لڑائی سے لوٹ کر) لاتے ہو اس کا پانچواں حصہ خدا کا اور (اس کے) رسول کا اور (رسول کے)

وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ

قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے (اور تمہیں اس پر عمل کرنا چاہیے)، اگر تم خدا پر (اور اس کی غیبی مدد پر) یقین

بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ

رکھتے ہو، جیسا کہ ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) پر فیصلہ کے دن (یعنی جنگ بدر میں) نازل کی تھی جبکہ (مسلمانوں اور کافروں کے) دو لشکر

وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤١ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ

ایک دوسرے سے گتھ گئے تھے، اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب تم (مسلمان میدان جنگ کے) اُدھر والے کنارہ پر تھے

الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ

اور کافر ادھر والے کنارہ پر اور (قریش کا) قافلہ نیچے کی طرف تھا، اگر تم وقت جنگ مقرر کر رکھتے تو وقت میں ضرور اختلاف پڑتا؛ لیکن اچانک

لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّ

اللہ نے مقابلہ کرادیا تاکہ جو کچھ اللہ کو منظور تھا وہ کر دکھائے اور جسے گمراہ ہونا ہے وہ حجت تمام ہونے کے بعد گمراہ و برباد رہے اور جسے

يَّحْيٰي مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٤٢ۙ اِذْ يُرِيْكَهُمُ

ہدایت یافتہ ہونا ہے وہ زندہ (ہدایت یافتہ) رہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (اے پیغمبرؐ) اس وقت کا واقعہ یہ

اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

(بھی) ہے جبکہ خدا نے آپ کو خواب میں کفار بہت کم دکھائے تھے؛ کیونکہ زیادہ دکھاتا تو تم لوگ ہمت ہار جاتے اور لڑائی کے بارے میں

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

آپس میں جھگڑا کرتے (کہ لڑیں یا نہ لڑیں) لیکن خدا نے (تم کو کم ہمتی کی رسوائی سے) بچالیا، بے شک وہ لوگوں کے دلی خیالات سے

الصُّدُوْرِ ۝٤٣ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ

واقف ہے۔ اور جب تم دونوں فریق ایک دوسرے سے بھڑ پڑے تو کفار کو تمہاری آنکھوں میں اس نے تھوڑا دکھایا اور کافروں کی آنکھوں

ع ٥ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٤٤ۧ

میں تم مسلمانوں کو تھوڑا دکھایا؛ تاکہ اللہ کو جو کچھ کرنا تھا اسے پورا کر دکھائے اور آخر سب کاموں کا مدار اللہ ہی پر جا کر ٹھہرتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ مال غنیمت کے چار حصہ تو مجاہدین کے ہیں اور پانچواں حصہ پیغمبرؐ کا۔ یہ سب جہاد کے انتظام ہیں اور اس کو جنگ بدر کے قصہ میں بیان کیا جارہا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے۔

وَلَا تَنَازَعُوْا اور تم آپس میں جھگڑا مت کرو	فَتَفْشَلُوْا پس تم بودے ہوجاؤ گے	تَرَاۗءَتْ دیکھا تم نے
تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی	بَطَرًا محض اکڑ کر	وَرِئَاۗءَ اور دکھاوے کو
لَا غَالِبَ کوئی غالب نہیں	جَارٌ پشت پناہ	فِئَتٰنِ دو جماعتیں
نَكَصَ ناکام ہوئے	عَلٰي عَقِبَيْهِ الٹے پاؤں	اِنِّىْٓ اَرٰى تحقیق دیکھا میں نے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾

مسلمانو! جب (کافروں کی) کسی فوج سے تمہاری مڈبھیڑ ہوجایا کرے تو ثابت قدم رہا کرو اور کثرت سے اللہ کو یاد کیا کرو؛ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ تم ہمت ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی (یعنی تمہاری دولت

وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا

وقوت جاتی رہے گی) اور (لڑائی کی تکلیفوں پر) صبر کیا کرو؛ کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ اور تم لوگ (بھی) ان (کافروں)

مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

کی طرح نہ ہوجاؤ جو اتراتے ہوئے، لوگوں کے دکھانے کے لیے اپنے گھروں سے نکلتے تھے اور لوگوں کو راہ حق سے روکتے تھے؛ حالانکہ

وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ

اللہ سے ان کے اعمال چھپے ہوئے نہ تھے۔ اس وقت شیطان نے ان (کافروں) کے حرکات ان کو عمدہ کر دکھائے اور کہا: آج کوئی آدمی

لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ

ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے، میں تمہارا پشت پناہ ہوں، پھر جب دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور کہنے لگا:

اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤٨﴾ ع ۲

تم سے مجھے کوئی سروکار نہیں، میں تو وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتی (یعنی فرشتے) میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں؛ کیونکہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی جہاد کا حکم ہے اور اس کے فائدے اور قوانین بتائے گئے ہیں۔ مذہب اسلام بھی عجیب مذہب ہے اور قرآن مجید بھی عجیب وغریب کتاب ہے کہ کسی وقت بھی اللہ کے ذکر سے غافل رہنے کو نہیں کہتا، اور جو بات بتاتا ہے اس کو عبادت بنا دیتا ہے، اللہ کی مدد میں تھوڑے اور بہت کا کچھ دخل نہیں۔ مسلمانوں کو ہر حال میں بھروسہ کرنا چاہیے اور ہر حال میں مدد مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا کامل بندہ وہی ہے جو دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت خدا کو نہ بھولے۔ اللہ کی فرمانبرداری، سردار فوج کی اطاعت، آپس میں ایک رائے ہونا، دل کی استقامت، یہ سب چیزیں عبادت میں داخل ہیں۔ جہاد عبادت ہے؛ لیکن دکھاوے اور اترانے کے واسطے نہیں۔

غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ دھوکہ دیا ان کو	بِظَلَّامٍ ظلم کرنے والا	مُغَيِّرًا بدلنے والا
يَنْقُضُوْنَ وہ توڑتے ہیں	عٰهَدْتَّ عہد کیا تم نے، اقرار کیا تم نے۔ وعدہ کیا تم نے	تَثْقَفَنَّهُمْ زور ڈالا ہم نے ان پر
تَخَافَنَّ خوف ہو تم کو		

إِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ

یہ وہ وقت تھا جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں کفر کی بیماری تھی کہتے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور بنا دیا ہے،

دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾

حالانکہ جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو (وہ قوی دل ہو ہی جاتا ہے؛ کیونکہ ان کا مددگار) پروردگار نہایت زبردست قوت اور حکمت والا ہے۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ

(اے پیغمبرؐ) کاش آپ دیکھتے جب کفار کی روحیں فرشتے قبض کرتے تھے۔ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے تھے،

وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ

اور کہتے تھے: عذاب دوزخ کے مزے چکھو۔ یہ (تمہارے کیے کی سزا ہے۔ یہ تمہارے ان اعمال کا) بدلہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں

اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۙ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِيْنَ مِنْ

بھیجے ہیں؛ کیونکہ اللہ (تو اپنے) بندوں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرتا۔ (کافرو! تمہاری بھی وہی گت ہوگی) جیسی گت فرعون اور ان لوگوں کی

قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہوئی جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں، کیونکہ انہوں نے خدا کی آیتوں کا انکار کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کے بدلے ان کو دھر پکڑا، بیشک اللہ

قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ

زبردست اور اس کی مار بڑی سخت ہے۔ یہ سزا ان لوگوں کو اس وجہ سے دی گئی کہ جو نعمت خدا نے کسی قوم کو دی ہو جب تک وہ لوگ آپ

حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ ﴿۵۳﴾

ہی اپنی صلاحیت کو نہ بدلیں خدا کی عادت نہیں کہ اس میں کچھ ردوبدل کرے۔ بیشک اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (کافرو! تمہاری

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

بھی وہی گت ہوگی) جیسی فرعون کی قوم اور ان کی ہوئی جو ان سے پہلے تھے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ

ان کے گناہوں کے بدلے ہلاک کردیا۔ اور فرعون کے لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا، کیونکہ یہ سب (سے بڑے) سرکش تھے۔ اللہ کے نزدیک

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ

کفار بدترین حیوانات ہیں، وہ (کسی طرح) ایمان لانے والے نہیں۔ (اے پیغمبرؐ) جن سے آپ نے معاہدہ (صلح) کیا ہے وہ اپنے معاہدہ

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّ هُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ

کو ہر بار توڑتے ہیں اور ڈرتے نہیں ہیں۔ اگر آپ ان کو لڑائی میں موجود پائیے تو ان پر ایسا زور ڈالیے کہ جو لوگ ان کی مدد کو آئے ہیں ان کو

فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ

بھاگتا دیکھ کر ان کو بھی بھاگنا ہی پڑے۔ شاید یہ لوگ (شکست سے ڈر کر) عبرت پکڑیں۔ اگر آپ کو کسی قوم کی طرف سے دغا کا

ع خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ۝٥٨

اندیشہ ہو تو سیدھے طریقے سے آپ ان کا عہد واپس کردیجیے؛ کیونکہ اللہ دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کی موت بڑی مصیبت ناک ہوتی ہے۔ جنگ بدر میں تو یہ ہوا کہ کافروں نے جب مسلمانوں کی طرف منہ پھیرے تو منہ پر تلواریں کھاتے تھے اور جب پیٹھ پھیرتے تھے تو پیچھے سے فرشتے مارتے تھے۔ اعتقاد اور نیت جب تک نہ بدلے تب تک اللہ کی نعمت نہیں چھینی جاتی۔ بدعہدی بری چیز ہے۔ کافر بدترین حیوان ہیں۔ مخالفین کو جہاد میں شکست دی گئی۔

يُعْجِزُوْنَ عاجز کرنے والے — رِبَاطِ الْخَيْلِ گھوڑے کو باندھے رکھنا — تُرْهِبُوْنَ تم ڈراؤ — يُوَفَّ پورا کردیا جائے گا

اِنْ جَنَحُوْا اگر مائل ہوں، جھکیں — يَّخْدَعُوْكَ دھوکا دیں گے تجھ کو — لَوْ اَنْفَقْتَ اگر خرچ کردیا تونے

وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝٥٩ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا

اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے قابو سے نکل گئے وہ (ہرگز) ہم کو ہرا نہیں سکتے۔ (مسلمانو!) جہاں تک ممکن ہوسکے

اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ

قوت سے اور گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے کافروں کے مقابلے کے لیے سازوسامان مہیا رکھو۔ اس طرح تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن

عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ

اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی (اپنی) دھاک بٹھائے رکھو گے۔ تم ان (دوسروں) کو نہیں جانتے اللہ (تو) ان کو (خوب) جانتا ہے،

وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝٦٠ وَ اِنْ

اللہ کے راستے میں جو خرچ کروگے (اس کا ثواب) تم کو پورا ملے گا۔ تمہاری حق تلفی نہ ہوگی۔ (اے پیغمبرؐ!) اگر (کافر)

جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦١ وَ اِنْ

صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی ان کی طرف جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو؛ کیونکہ وہی سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ اگر

يُّرِيْدُوْۤا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْۤ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٢ ۙ

وہ آپ سے دغا کرنا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کافی ہے، اسی اللہ نے اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے آپ کو قوت دی ہے۔

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ

اور مسلمانوں کے دل میں الفت پیدا کردی۔ اگر آپ روئے زمین کے سارے خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں آپ

قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٦٣ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

الفت پیدا نہ کرسکتے؛ مگر وہ اللہ ہی تھا جس نے ان لوگوں میں الفت پیدا کردی، بیشک وہ زبردست قوت والا اور صاحب تدبیر ہے۔ اے نبیؐ!

ع حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٦٤

مسلمان جو آپ کے تابع ہیں اور اللہ آپ کے لیے کافی ہیں۔

تفسیر

اندرونی معاملہ معلوم نہ ہو تو اس کو اللہ کے سپرد کرنا چاہیے، مسلمانوں کیلئے یہ روئے زمین کی سب سے بڑی دولت ہے اور دشمنوں پر غلبہ اور جہاد پر مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے، اللہ والے اور یقین رکھنے والے موت پر دلیر رہتے ہیں۔ یہی شیوہ مسلمانوں کا ہے، یہی راہ حق تھا جس کو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے سمجھا تھا۔ جہاد سے یہاں مال سمیٹنا مقصود نہیں؛ بلکہ کافروں کی ضد اور زور توڑنا ہے۔

حَرِّضِ بھڑکاؤ، ابھارو　　اَسْرٰی قید کرے　　یُثْخِنَ مار دھاڑ کرنا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ۭ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ

اے نبیؐ! آپ مومنین کو لڑائی پر آمادہ کیجئے۔ (تم مسلمانوں) میں سے اگر بیس (بھی) ثابت قدم رہیں گے تو دو سو (کافروں) پر

يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ

غالب آئیں گے اور اگر تم (مسلمانوں) میں سے سو فرد (بھی) رہیں گے تو ایک ہزار کفار پر غالب آئیں گے اس لیے کہ یہ کفار

قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۭ

(اجر عاقبت) نہیں سمجھتے۔ (مسلمانو!) اب خدا نے تم پر سے (اپنے حکم کا بوجھ) ہلکا کر دیا اور اس نے دیکھا کہ (ابھی) تم لوگوں میں کمزوری

فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ

ہے، تو اگر تم میں سے ثابت قدم رہنے والے ایک سو ہوں گے تو وہ دو سو کافروں پر غالب ہوں گے اور اگر تم میں سے (ایسے) ایک ہزار

يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ

ہوں گے تو وہ خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ نبیؐ کے پاس اس وقت تک قیدیوں کا

اَسْرٰي حَتّٰي يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ

رہنا مناسب نہیں جب تک وہ ملک میں اچھی طرح خونریزی نہ کرلے۔ تم دنیا کا مال چاہتے ہو۔ اللہ تم کو آخرت (کا ثواب) دینا چاہتا ہے

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ

اور اللہ زبردست قوت والا حکیم ہے۔ اور اگر اللہ کا حکم تحریری پہلے سے موجود نہ ہوتا تو تم نے جو فدیہ میں لیا ہے اس کے بدلے میں تم پر بہت

عَظِيْمٌ ۝ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ڮ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع ۵

سخت عذاب ہوتا۔ مال غنیمت جو تم نے پایا ہے اسے حلال پاک سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ وہ بیشک بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر

مسئلہ: جو کافر جہاد میں گرفتار ہو کر آئیں ان کو غلام بنالینا چاہیے اور ان کو رعیت بن کر رہنا چاہیے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے اور ہجرت کرنے کی تعریف کی گئی ہے۔

اٰوَوْا جگہ دی　　وَلَایَتِهِمْ ان کی دوستی　　اِسْتَنْصَرُوْا مدد چاہیں گے وہ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

اے پیغمبرؐ! (بدر کے) قیدی جو تم مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں ان کو آپ سمجھا دیجئے کہ اگر اللہ تمہارے دلوں میں ایمان پائے گا

خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷۰

تو جو کچھ تم سے چھینا گیا ہے اس سے بہتر تم کو دے گا اور تمہارے خطاؤں کو معاف کر دے گا؛ کیونکہ اللہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

وَ اِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ

اور (اے نبیؐ!) اگر یہ لوگ آپ کے ساتھ دغا کا ارادہ رکھیں گے تو اس سے پہلے بھی یہ اللہ سے دغا کر چکے ہیں اور (اسی کی سزا میں)

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اس نے ان کو گرفتار کرا دیا ہے، بیشک اللہ (حالتوں سے) واقف اور حکمت والا ہے۔ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اپنے مالوں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ

اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور (ان مہاجرین کو) جگہ دینے والے اور (ان کی) مدد کرنے والے، یہی لوگ ایک

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

دوسرے کے وارث ہوں گے۔ جن مومنوں نے ابھی ہجرت نہیں کی ہے تم مسلمانوں کو ان کی ولایت سے جب تک کہ وہ

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ

ہجرت نہ کریں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں اگر دین کے بارے میں وہ تم سے مدد چاہیں تو تم کو ان کی مدد کرنا لازم ہے، مگر اس قوم کے

بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۷۲ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ

مقابلہ میں نہیں جس نے تم سے عہد (صلح) کیا ہو اور جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ کفار ایک دوسرے

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝۷۳ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے دوست ہیں۔ تم اگر اس پر عمل نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں

وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰٓئِكَ هُمُ

اور انہوں نے ہجرت کی ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیے ہیں اور جن لوگوں نے (مہاجروں کو) جگہ دی ہے اور (ان کی) مدد کی ہے یہی لوگ

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۷۴ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا

پکے مومن ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے ہجرت کی ہے اور تمام

وَ جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کیے ہیں وہ بھی تم میں داخل ہیں اور (ان میں) رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق (غیر آدمیوں کی نسبت)

بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۷۵ ع ١٠

ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں۔ بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی اللہ کی راہ میں جان ومال سے جہاد کرنے اور ہجرت کرنے کی تعریف ہے۔ انصار اور مہاجرین کے باہم بھائی چارگی کا ذکر ہے۔

آیات : ١٢٩	٩ - سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٣	رکوعات : ١٦

بَرَآءَةٌ بری ہونا	عٰهَدْتُّمْ تم نے عہد کیا	سِيْحُوْا چلو پھرو، سیاحت کرو	مُخْزِي رسوا کرنے والا
اَذَانٌ منادی، اعلان	اِنْسَلَخَ پورے ہوجائیں	اُحْصُرُوْهُمْ ان کا محاصرہ کرلو، گھیرلو	اِقْعُدُوْا بیٹھ جاؤ
مَرْصَدٍ گھات، راستہ	خَلُّوْا خالی کردو، چھوڑدو	اِسْتَجَارَكَ تجھ سے پناہ مانگے	اَجِرْهُ اس کو پناہ دے
اَبْلِغْهُ پہنچادے	مَاْمَنَهٗ ٹھکانہ، امن کی جگہ		

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١﴾ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ

جو عہد تم نے مشرکین سے کیا تھا اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہیں۔ تو (اے مشرکو) چار مہینے تک زمین پر

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢﴾

(جیسے چاہو آزادی سے) چلو پھرو اور یہ سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے۔ اور یقیناً اللہ کافروں کو رسوا کرکے چھوڑے گا۔

وَ اَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ

اور سب آدمیوں کو اللہ اور رسول کا (یہ) اعلان حج اکبر کے دن سنایا جاتا ہے کہ یقیناً اللہ اور اس کا رسول مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

سے بری ہیں۔ تو (اے مشرکو!) اگر تم (شرک سے باز آؤ اور) توبہ کرلو تو یہ تمہارے حق میں (بہت) بہتر ہے اور اگر تم روگردانی کرو گے

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿٣﴾

تو جان رکھو تم (ہرگز) اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے اور (اے محمدؐ!) آپ کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے۔ (اس اعلان سے)

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا

وہ مستثنیٰ ہیں جن سے تم نے عہد باندھ رکھا ہے، پھر انہوں نے تمہارے ساتھ نہ کوئی بدعہدی کی اور نہ تمہارے

عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٤﴾

خلاف کسی کو مدد دی۔ پس ان کے عہد مقرر مدت تک پورے کردو بے شک اللہ پرہیزگاروں سے محبت رکھتا ہے۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ

اور جب حرمت والے مہینے پورے ہوچکیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر ڈالو۔ اور ان کو گرفتار کرلو

وَ احْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ

اور انہیں گھیر لو اور ہر جگہ ان کے لیے گھات میں بیٹھ جاؤ پھر اگر وہ (عاجز آکر) توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں،

فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٥ وَ إِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ

(یعنی مسلمان ہوجائیں) تو انہیں کچھ نہ کہو، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور (اے محمدؐ) اگر مشرکین میں سے کوئی شخص آپ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ

اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ ۝٦ ع

دیجئے تاکہ وہ قرآن کو سن لے پھر اس کو اس کے ٹھکانے پر پہنچا دو۔ یہ اس لیے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے نہیں، (شاید ہمارا کلام سن کر ان کے دل پر اثر ہو)۔

تفسیر

اس سورہ کے شروع کرنے سے پہلے یہ دعا بسم اللہ کی بجائے پڑھتے ہیں: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْکُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ.

اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھتے، کیونکہ یہ پہلی سورۃ کا تتمہ ہے اور آنحضرت ﷺ اس حال میں وفات پا گئے کہ ان سے لوگ یہ پوچھ نہ سکے کہ آیا یہ علیحدہ سورہ ہے یا انفال سے ملحق۔

اس سورہ میں مشرکین کو صرف حرمت والے مہینوں یعنی حج اکبر کے بعد تک کی مہلت دی گئی ہے اور اس کے بعد مسلمانوں کو ان سے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جو مشرک توبہ کرلیں، زکوٰۃ دیں اور نماز پڑھیں ان سے ہر قسم کا تعرض کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

اخیر میں ایسے مشرکوں کو جو پناہ طلب کریں، پناہ دینے کا حکم ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہیں قرآن مجید بھی سنا دو۔ شاید وہ قرآن مجید سن کر ایمان لے آئیں۔

لَا يَرْقُبُوْنَ نہ خیال کریں، نہ دیکھیں	اِلًّا قرابت	ذِمَّةً عہد — تَأْبٰى انکار کرتے ہیں
طَعَنُوْا وہ طعن کریں	هَمُّوْا وہ ارادہ کر بیٹھے تھے	بَدَءُوْكُمْ تمہارے ساتھ پہل کی، ابتدا کی
يَشْفِ شفا دے، ٹھنڈے کرے وغیرہ	وَلِيْجَةً رازدار	

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِندَ اللَّهِ وَ عِندَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّمْ عِندَ

سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد لیا تھا اور مشرکوں سے اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ کیسے عہد رہ سکتا

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝٧

ہے؟ اور جب تک وہ (معاہد اس عہد پر) قائم رہیں تم بھی (اس پر) قائم رہو، بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ۚ

اور مشرکوں سے عہد رہ بھی کیسے سکتا ہے کہ اگر وہ (اب بھی) تم پر چڑھ آئیں تو نہ تمہارے ساتھ قرابت کا لحاظ کریں اور نہ عہد و پیمان کا۔

يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَ تَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ ۖ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ۝٨ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ

وہ چاہتے ہیں کہ زبانی باتوں سے تمہیں راضی رکھیں، حالانکہ ان کے دل منکر ہیں اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔ انہوں نے خدا کی آیتوں

اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٩

کے بدلے معمولی قیمت لے لی اور لگے لوگوں کو اللہ کے راستے سے ہٹانے، یقیناً انہوں نے بہت برا کیا ہے۔ وہ کسی

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا

مومن کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد و پیمان کا اور یہ (بہت) زیادتی کرنے والے ہیں۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھنے

الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور یہ آیتیں ہم علم رکھنے والوں کے لیے کھول کر بیان کر رہے ہیں۔

وَ اِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ

اور اگر وہ وعدہ کر لینے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو ان کافروں کے سرداروں کو مارو؛ کیونکہ ان کی

اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا

قسمیں ایسی ویسی ہی ہیں، شاید وہ (اس طرح ان باتوں سے) باز آجائیں۔ تمہیں کیا ہوگیا کہ اس قوم سے نہیں لڑتے حالانکہ انہوں نے

بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ

اپنی قسمیں توڑ ڈالیں، اور محمدؐ کے نکالنے کا پورا ارادہ کر چکے اور انہوں نے ہی پہلی بار تم سے ابتدا کی، کیا تم ان سے ڈرتے ہو حالانکہ اگر تم

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ

(سچے) مومن ہو تو اللہ کا زیادہ حق ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ ان سے لڑو، اللہ تمہارے (ہی) ہاتھوں انہیں عذاب دے گا اور انہیں رسوا کرے گا

عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ

اور تمہیں ان پر غالب کرے گا اور مومنوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا۔ اور ان کے دلوں کا غصہ دور کردے گا اور وہ جس کی چاہے گا توبہ

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

قبول کرے گا اور وہ علم اور حکمت کا مالک ہے۔ کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیئے جاؤ گے، حالانکہ اللہ نے ابھی تم میں سے

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلِهٖ وَ لَا الْمُؤْمِنِيْنَ

ان لوگوں کو تو جانچا ہی نہیں، جنہوں نے جہاد کیا ہے اور اللہ اور رسول اور مومنین کے سوا کسی کو خصوصیت سے دوست نہ

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع ۲ ۸

بنایا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں کفار سے عہد و پیمان کے متعلق باتیں ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے شخصوں سے ڈرنا منع ہے۔ پھر جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو سب کی محبتوں پر غالب کرنے کا حکم ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں ہر چیز کی محبت: وطن، مال، دولت وغیرہ سب چھوڑنا پڑے گا اور ایسا کرنے والا ہی حقیقی مومن ہے۔

فائدہ

جو اللہ کی راہ میں ہر چیز کی محبت چھوڑ دے تو اسے اللہ کی محبت جو کبھی مٹنے والی نہیں، حاصل ہوجاتی ہے۔

يَعْمُرُوْا آباد کریں | سِقَايَةَ الْحَآجِّ حاجیوں کو پانی پلانا | عِمَارَةَ آباد کرنا
لَا يَسْتَوٗنَ برابر نہیں ہوتے | عَشِيْرَتُكُمْ تمہارے رشتہ دار، قبیلہ والے | اَقْتَرَفْتُمُوْهَا تم نے انہیں جمع کرلیا
كَسَادَهَا اس کی کساد بازاری، کمی | تَرْضَوْنَهَآ تم جنہیں پسند کرو

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ
مشرکین کے لیے یہ کب روا ہے کہ وہ اس حالت میں کہ کافر ہوں مسجدیں آباد کرتے پھریں، ایسے لوگوں کے تو
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
اعمال ہی اکارت ہوچکے اور ان کو تو دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہوگا، اللہ کی مساجد تو وہ آباد کرے جو خدا پر ایمان رکھتا ہو اور یوم آخر پر
وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ
ایمان رکھتا ہو، اور جو نماز پڑھتا ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو اور اللہ کے سوا (کسی سے) نہ ڈرتا ہو تو یہ ممکن ہے ایسے لوگ
اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
جلد ہدایت پاجائیں۔ کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد رکھنے والے کو اس کے برابر سمجھ لیا
كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ جٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ
جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھے اور خدا کی راہ میں جہاد کرے، اللہ کے نزدیک تو یہ برابر نہیں
وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ (یاد رکھو) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیا
اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾
اپنے مالوں (سے بھی) اور اپنی جانوں سے (بھی) تو وہ اللہ کے نزدیک بڑے درجے والے ہیں اور وہی درحقیقت کامیاب ہیں۔
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ
اللہ تعالیٰ انہیں اپنی طرف سے رحمت اور (اپنی) رضامندی کی خوشخبری دیتا ہے اور جنتوں کی (بھی) جن میں ان کے لیے دائمی (آرام و)
مُّقِيْمٌ ۙ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
عیش ہوگا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے نزدیک بڑا اجر (موجود) ہے۔ اے ایمان والو! اپنے ایسے آباء واجداد
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ
اور بھائی بندوں کو جو کفر پسند کرتے ہوں ایمان کے مقابلہ میں، دوست نہ رکھو۔ (تو) جو (بھی)
وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ
ان سے دوستی رکھے گا وہ انہیں ظالموں میں سے ہوگا۔ (اے محمدؐ! ان سے یوں) کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے پوتے

وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتے دار اور وہ مال جو تم نے جمع کرلیا ہے اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری کا

كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ

تمہیں ڈر لگا رہتا ہے اور تمہاری پسند کے مکانات یہ سب چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ ع ۳ ۸ ۹

پیاری ہیں تو اللہ کا حکم آنے تک انتظار کرو اور (یاد رکھو) اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا سب اچھے کاموں سے بہتر کام ہیں۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کریں اور جہاد کریں وہ بڑے درجے پائیں گے، انہیں جنت کا دائمی عیش نصیب ہوگا۔ پھر یہ بتایا ہے کہ اگر تمہارے رشتہ دار کافر ہوں تو انہیں ایمان کے مقابلے میں دوست نہ رکھو۔ اخیر میں پھر مضمون سابق دہرایا گیا ہے، سب چیزوں سے زیادہ خدا اور اس کے رسول کی محبت اور اس کی راہ میں جہاد کرنے کی محبت ہونی چاہیے۔

مَوَاطِنَ موقعے، جگہیں، معرکے حُنَيْنٍ ایک مقام کا نام جہاں فتح مکہ کے بعد جنگ ہوئی تھی ضَاقَتْ تنگ ہوگئی

يُعْطُوْا وہ دیں رَحُبَتْ چوڑائی، وسعت سَكِيْنَتَهٗ تسلی، وہ چیز جو تسکین دے، جو ہمت بڑھائے

صٰغِرُوْنَ حقیر، ذلیل، بے قدر يَدِيْنُوْنَ دین اختیار کرتے ہیں، دین پر چلتے ہیں

جِزْيَةَ وہ رقم جو اسلامی سلطنت اپنی غیر مسلم رعایا سے وصول کرتی ہے

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

یقیناً (جہاں) اللہ کئی موقعوں پر تمہاری مدد کرچکا ہے (وہاں) حنین کے دن (بھی اس نے تمہاری مدد کی)، جبکہ تمہاری کثرت نے

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

تمہیں خوش کر رکھا تھا، لیکن وہ کثرت تمہارا کچھ بھی نہ سنوار سکی، اور زمین باوجود اس قدر وسیع ہونے کے تم پر تنگ ہوگئی، اور تم نے

وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ

پیٹھ پھیر کر بھاگنا شروع کیا۔ مگر پھر اللہ نے ہی اپنے رسول اور دوسرے مسلمانوں کا حوصلہ بڑھایا اور ایسا لشکر

جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ

اتارا جس کو تم نہیں دیکھتے تھے اور کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کو (ان کی سرکشی کی) سزا یونہی ملا کرتی ہے۔ پھر کافروں کو

اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

عذاب دینے کے بعد اللہ جس پر چاہتا ہے مہربان ہوتا ہے؛ کیونکہ اللہ بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے مسلمانو!

إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ

یہ مشرک (عقیدہ کے لحاظ سے) نہایت ناپاک ہیں یہ کبھی اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب پھٹکنے نہ پائیں، اگر تمہیں (ان کا ملنا

وَ اِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ

جلنا چھوڑ دینے سے) یہ ڈر ہو کہ مفلس ہو جاؤ گے تو (یاد رکھو) اگر اللہ نے چاہا تو وہ بہت جلد اپنے فضل (و کرم) سے تمہیں مالدار کر دے گا؛

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

کیونکہ وہ بہت علم رکھنے والا اور حکمت کا مالک ہے۔ (اور اے مسلمانو!) اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی قیامت

وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ

کے دن پر ان کا یقین ہے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر رکھا ہے، اسے حرام نہیں سمجھتے، نہ ہی سچے دین کی پیروی کرتے ہیں۔

اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٢٩﴾ ع ١٠

ان سے لڑو، یہاں تک کہ (عاجز اور) ذلیل ہو کر (خود اپنے) ہاتھ سے جزیہ دیں۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ کس طرح کئی موقعوں پر مسلمانوں کی مدد کر چکا ہے۔ پھر بتایا ہے کہ مسلمان اسی اللہ کی مدد حاصل کرتے ہوئے مشرکوں سے ملنا جلنا ترک کر دیں، جس طرح وہ فرشتے بھیج کر جنگ میں مدد حاصل کر سکتا ہے، اسی طرح وہ ان کو مالدار بھی کر سکتا ہے۔ اور مشرکوں سے انہیں بے نیاز کر سکتا ہے، اس کے بعد یہ حکم دیا گیا ہے کہ اہل کتاب جو تمہاری کوئی بات بھی نہ مانیں، الٹا تمہاری مخالفت کریں تو تم بھی ان سے جنگ کرو اور انہیں مجبور کر دو کہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آجائیں اور انہیں ہر صورت سے کمزور کر دو؛ تاکہ آئندہ بھی شرارت نہ کر سکیں، اور اس جزیہ کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو مسلمانوں کی غربت دور ہو، دوسرے کافر کمزور رہوں۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ لڑنے کا حکم صرف انہی کے متعلق ہے جو مسلمانوں سے صلح نہ رکھیں، ورنہ خواہ مخواہ ہر ایک سے لڑنے کی اجازت قرآن میں کہیں نہیں۔

عُزَيْرٌ ایک پیغمبر کا نام — يُضَاهِئُوْنَ ریس کرتے ہیں — يُطْفِئُوْا وہ بجھا دیں — لِيُظْهِرَهٗ تاکہ اس کو وہ ظاہر کریں

يَكْنِزُوْنَ خزانے جمع کرتے ہیں، جمع کرتے ہیں — يُحْمٰى گرم کیا جائے گا — تُكْوٰى داغ دیا جائے گا، نشان دیا جائے گا

جِبَاهُ پیشانیاں، ماتھے — كَنَزْتُمْ تم نے جمع کیا — تَكْنِزُوْنَ تم خزانہ جمع کرتے تھے

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

اور جو یہودیوں نے عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا اور نصاریٰ نے مسیحؑ کو اللہ کا بیٹا کہا ہے، تو یہ انہوں نے ان کافروں کی

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾

جو ان سے پہلے گزرے ہیں ان سے مشابہت اختیار کرتے ہوئے منہ سے نکالا ہے، خدا ان کو تباہ کرے، کہاں بھٹکے جا رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ

(اور) ان یہود نے تو اپنے عالموں اور درویشوں کو اور (نصاریٰ نے) مریم کے بیٹے مسیح کو اللہ کو چھوڑ کر خدا بنا لیا؛ حالانکہ جو انہیں حکم دیا

وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

گیا تھا سوائے اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں؛ کیونکہ سوائے اس کے اور کوئی عبادت کے لائق ہے ہی نہیں

سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

اور خدا کی ذات تو جس شرک میں یہ مبتلا ہیں اس سے پاک ہے۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ منہ سے ایسی باتیں نکال کر اللہ کے نور کو بجھا دیں،

وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۳۲﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ

مگر اللہ تو جب تک اس کا نور پوری طرح لوگوں پر نہ چمک اٹھے رکنے والا نہیں، اگرچہ (وہ نور) ان کافروں کو کتنا ہی برا معلوم دے۔

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ

اور (دیکھو) اللہ وہی ہے جس نے رسول کو (وحی سے) ہدایت دے کر اور ایک سچا مذہب دے کر بھیجا (اور یاد رکھو) وہ اس سچے دین کو ہر ایک

الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

دین پر غلبہ دے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ اے مسلمانو! بہت سے عالم اور مشائخ لوگوں کا مال ناحق کھا رہے ہیں اور وہ

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ

(لوگوں کو) اللہ (کی طرف بلانے کی بجائے اللہ) کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور (اے محمدؐ!) جو لوگ سونا اور چاندی

وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ ۙ

جمع کر رہے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔ (اور یہ دردناک عذاب انہیں)

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ

اس دن ہوگا جبکہ (وہی سونا اور چاندی) دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اس (گرم گرم سونے چاندی) سے ان کے ماتھے، ان کی پسلیاں

وَ جُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

اور ان کی پیٹھوں پر داغ دیے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ وہی (سونا اور چاندی) ہے جو تم نے (اپنی جان کے لیے دنیا میں)

فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ

جمع کر رکھا تھا، بس اب (اس جمع کرنے کا) عذاب چکھو، جب سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کیے ہیں،

كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے، جن میں سے چار (عزت و) حرمت کے قابل ہیں۔ اور یہ اٹل فیصلہ ہے اور (دیکھو)

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ

ان مہینوں میں خواہ مخواہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (ہاں اگر) مشرک (تم) سے (جنگ کریں تو ان سے) ویسے ہی ڈٹ کر جنگ کرو

كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِيَادَةٌ

جس طرح وہ تم سے کریں اور یاد رکھو اللہ ہر حال میں پرہیزگاروں کا ساتھ دے گا۔ حرمت کے مہینوں کا اپنی مرضی سے بدل دینا کفر میں

فِی الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا

اور بھی بڑھ جاتا ہے اور اسی وجہ سے یہ کافر مہینوں کے حساب میں بھی گمراہ ہوئے جا رہے ہیں کبھی تو ایک مہینہ کو ایک سال لڑائی کے لیے جائز بنا لیتے ہیں

وَّ يُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ

اور ایک سال اسی مہینے کو حرام قرار دیتے ہیں اور یہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے حرمت والے مہینوں کی محض تعداد پوری کرنے کے لیے اپنی مرضی سے اللہ کی طرف سے

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۵ ۸ ۱۱

حرام مقرر کیے ہوئے مہینوں کو حلال بنا لیتے ہیں، اور انہیں یہ اپنا برا کام کیا بھلا معلوم دیتا ہے۔ اللہ ایسے کافروں کو (کبھی) ہدایت (کی توفیق) نہیں دے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کے اس کفریہ کلمے کا بیان ہے جو یہ کہتے ہیں کہ عزیزؑ اور مسیحؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ یہ پہلے کے کافر لوگوں کی ریس کرتے ہوئے یہ باتیں کہتے ہیں۔ اللہ نے کبھی ایسا نہیں کہا، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے مولویوں اور بڑے پیروں کو ہی خدا سمجھ لیا۔ ان کے کہنے کو ہی مذہب بنا لیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی نصیحت کر دی ہے کہ بہت سے مولوی اور پیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں، اس لیے انہیں کبھی بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ان پیروں اور مولویوں کی باتوں میں آ کر خدا کے احکام پس پشت نہیں ڈالنے چاہئیں۔ اس کے بعد بخیلی کی مذمت اور اس کی وجہ سے آخرت میں جو عذاب ہوگا اسے بیان کیا گیا، سب کے بعد حرمت والے مہینوں کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ان حرمت والے مہینوں کا بدل دینا بھی کفر ہے۔ اسی طرح خدا کے ہر حکم کو بدل دینا اور اپنی مرضی اور خواہش کی پیروی کرنا انسان کو کفر کے قریب پہنچاتا ہے، ہمیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

اِثَّاقَلْتُمْ تم بوجھل ہو گئے، جھک گئے	رَضِيْتُمْ تم راضی ہو گئے، تم نے پسند کیا	تَضُرُّوْهُ تم اس کو ضرر پہنچا سکتے ہو
ثَانِیَ دوسرا	غَارِ غار، کھوہ	اَيَّدَهٗ اس نے اس کی مدد کی
سُفْلٰى ہلکا، ذلیل، بے قدر و قیمت	عُلْيَا اعلیٰ، بلند	خِفَافًا ہلکے، تھوڑے بوجھ کے ساتھ
ثِقَالًا بھاری	قَاصِدًا درمیان کا تھوڑا	بَعُدَتْ دور ہوئی — شُقَّةُ مشقت، کٹھن

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ

اے مسلمانو! جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (ہر ایک تیار ہو کر) نکل کھڑا ہو تو تمہیں کیا ہو جاتا ہے؟ جو زمین کی طرف ہی

اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

جھک جاتے ہو، کیا آخرت کے بجائے تم کو دنیا کی (چند روزہ) زندگی (زیادہ) پسند ہے؟ اور آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں اس دنیا کی

فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

زندگی کے فائدہ کی مقدار بالکل ہی کم ہے (اور یاد رکھو) اگر ہر ایک تم میں سے اللہ کے راستے میں کام کرنے کیلئے تیار ہو کر نہ نکلا تو اللہ تمہیں

وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَ اللّٰهُ عَلٰى

بہت دردناک عذاب دے گا اور وہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو چن لے گا، پھر تم اس اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے اور (یاد رکھو) وہ ہر بات کے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ

کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (مسلمانو!) اگر تم اللہ کے رسول کی امداد نہ کرو گے تو اللہ کرے گا، (اور دیکھو وہ اس سے پہلے بھی) جب اس کو

اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ

کافروں نے مکہ سے زبردستی نکال دیا تھا (اس کو مدد کر چکا ہے)، جب وہ غار میں صرف دو آدمی تھے (اور دوسرا خود وہ رسول ہی تھا) اور اپنے

لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ

ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ بالکل نہ ڈر، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے، پھر اللہ نے ان کی ہمت بڑھائی اور اس کی مدد ایسے لشکر سے کی جس کو تم

لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۭ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَ اللّٰهُ

نے نہیں دیکھا اور اس طرح اس نے کافروں کی بنی بنائی باتوں کو ملیامیٹ کر دیا اور اللہ ہی کی بات بلند ہوا کرتی ہے، کیونکہ اللہ زبردست قوت

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ

اور حکمت والا ہے۔ اور (اے مسلمانو!) اللہ کے راستے میں تھوڑا بہت جو بھی ہو سکے لے کر نکلو اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راستے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾

میں جہاد کرو (اور یاد رکھو) اگر تم کچھ علم رکھتے ہو تو (تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ) تمہارے لیے ہی یہ (جہاد) بہت فائدہ مند (ثابت) ہوگا۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ

(اور جو جہاد میں پیچھے رہ گئے ہیں) اگر انہیں فائدہ صاف قریب نظر آتا اور سفر بھی درمیانہ ہوتا تو ضرور تیری پیروی کرتے؛ لیکن یہ مشقت والا

عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ

راستہ انہیں بہت دور معلوم ہوا۔ اب یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں (چلنے کی) طاقت ہوتی تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہی چل کر

يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾ ع ٦ ١٢

نکلتے، (خواہ مخواہ جھوٹی قسمیں کھا کر) اپنی جان کو ہلاک کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کے لیے اکسایا ہے اور بتایا ہے کہ دنیا کی زندگی کی محبت میں آ کر جہاد کو نہ چھوڑیں، اور انہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حقیقت میں آخرت کی زندگی ہی زندگی ہے۔ دنیا کی زندگی کے آرام و آسائش اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ پھر مسلمانوں کو یہ بھی جتا دیا گیا ہے کہ اگر وہ جہاد نہ کریں گے تو اللہ ان کی بجائے کسی اور قوم کو یہ شرف دے دے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لیے غار ثور کا واقعہ بیان کر دیا، اور بتا دیا کہ اللہ کو تمہاری مدد کی ضرورت نہیں، یہ حکم صرف تمہاری بہتری کے لیے اور تمہیں معزز کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ آخری آیات میں ان منافقین کا ذکر ہے جو کہ رسول خدا کے ساتھ جہاد پر نہیں جاتے تھے اور پھر بعد میں جھوٹے بہانے بناتے تھے۔

لِمَ اَذِنْتَ کیوں اجازت دیا تو نے اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ تحقیق تم سے اجازت مانگتے ہیں رَیْبِهِمْ اپنے شک
طَوْعًا اَوْ کَرْهًا خوشی اور ناخوشی

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
(اے پیغمبرؐ) خدا نے آپ کا قصور معاف کردیا، آپ نے ان کو (پیچھے رہ جانے کی) اجازت (ہی) کیوں دی، اس وقت تک انتظار کیا ہوتا کہ
صَدَقُوْا وَ تَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٤٣ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ
آپ پر سچے علیحدہ ظاہر ہوجاتے اور جھوٹوں کو الگ معلوم کرلیتے۔ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے اپنے مال اور جان سے
اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝٤٤ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ
جہاد نہ کرنے کی آپ سے اجازت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔آپ سے (ایسی) اجازت وہی لوگ مانگتے ہیں
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ ارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، ان کے دلوں میں شک (پڑے) ہیں اور وہ اپنے شک (ہی) کے اندر
يَتَرَدَّدُوْنَ ۝٤٥ وَ لَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ
حیران ہیں۔ اگر یہ (گھر سے اللہ کے راستے میں) نکلنے کا ارادہ رکھتے تو کچھ سامان سفر کرتے؛ لیکن اللہ ہی نے ان منافقوں کا جانا پسند
انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝٤٦ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ
نہیں کیا، ان کو باز رکھا اور (ان سے گویا) کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ اگر یہ (منافق) لوگ آپ کے ساتھ جاتے
مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ
(بھی) تو آپ کے لیے خرابیاں ہی پیدا کرتے، حیلے کرتے، تم میں فساد پھیلاتے، (آگاہ ہوجاؤ) تم میں بھی بعض ایسے ہیں جو ان کی سن
لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٤٧ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ
لیتے ہیں، حالانکہ اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (اے نبیؐ!) منافقوں نے پہلے بھی فساد پھیلایا تھا، اور آپ کے کام الٹ پلٹ دیے تھے؛ لیکن
حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝٤٨ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ
اللہ کا سچا وعدہ آپہنچا اور اللہ کا حکم ظاہر ہی ہو کر رہا، اگرچہ ان کو ناگوار ہی گزرا، انہیں منافقوں میں سے وہ بھی ہے جو کہتا ہے: مجھے (گھر بیٹھ
وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝٤٩
رہنے کی) اجازت دیجیے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالیے، آگاہ ہوجاؤ کہ یہ لوگ فتنے میں پڑ چکے ہیں اور جہنم ان کافروں کو ضرور گھیرے ہوئے ہے۔
اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ
(اے نبیؐ!) اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو بری لگتی ہے اور اگر آپ کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ منافق کہتے ہیں: ہم نے تو اس
اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ فَرِحُوْنَ ۝٥٠ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا
لئے پہلے ہی سے اپنی تدبیر کرلی تھی، اور خوش خوش واپس چلے جاتے ہیں۔ اور (اے پیغمبرؐ آپ ان سے) کہہ دیجیے کہ ہمیں وہی مصیبت

كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھی ہے وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مومن تو اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (اے پیغمبرؐ! آپ ان منافقوں سے)

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ

کہہ دیجئے کہ تم ہمارے حق میں جس امر کے منتظر ہو وہ دو نیکیوں میں سے ایک نیکی ضرور ہے اور ہمیں یہ انتظار ہے کہ اللہ اپنے پاس

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾

سے یا ہمارے ہاتھوں سے تم پر عذاب بھیجے، تم انتظار کرو، اور تمہارے ساتھ ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ (اے نبیؐ! آپ ان منافقوں سے)

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾

فرما دیجئے کہ تم لوگ خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے خرچ کرو، تم سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا، کیونکہ تم لوگ نافرمان ہو۔

وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ لَا يَاْتُوْنَ

ان کی خیرات مقبول نہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور نماز بھی پڑھنے آتے ہیں

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ

تو کاہلی کے ساتھ آتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں تو ناخوشی سے خرچ کرتے ہیں۔ (اے نبیؐ!) آپ ان کے مال اور اولاد پر

وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

تعجب نہ کیجئے؛ کیونکہ اللہ کو یہی منظور ہے کہ حیات دنیاوی میں انہیں ان (مال و اولاد کی وجہ) سے مبتلائے عذاب رکھے اور کفر کی حالت

وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

میں ان کی جان نکلے۔ یہ (منافق) اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں (مسلمانو!) یہ تمہارے ساتھی نہیں، بلکہ

يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَ هُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾

ڈرپوک ہیں، اگر یہ کوئی جائے پناہ یا کوئی غار یا گھسنے کی کوئی جگہ پائیں تو جلدی سے ادھر ہی چلے جائیں۔ اور (اے پیغمبرؐ!)

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا

ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ خیرات کی تقسیم میں آپ پر بے انصافی کا الزام لگاتے ہیں پھر اگر انکو ان میں سے (انکی خواہش کے مطابق) دیدیا

وَ اِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ

جائے تو خوش رہتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو بگڑ بیٹھتے ہیں، اور جو کچھ خدا نے اور اسکے رسول نے ان کو دیا تھا اگر یہ اسکو خوشی خوشی لے لیتے اور کہتے کہ ہمارے

وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۱۳

لیے اللہ ہی کافی ہے، آئندہ ہمیں اللہ اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی دے گا، ہم تو اللہ ہی سے لو لگائے بیٹھے ہیں (تو یہ ان کے حق میں کہیں بہتر ہوتا)۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی مسلمانوں کو جہاد پر ابھارا گیا ہے اور اس میں نہ شریک ہونے والوں کی برائی ہے۔ اس سورہ میں جس طرح

منافقوں کی برائی بیان کی گئی ہے اسی طرح اس رکوع میں بھی جنگ حنین پر نہ جانے کی وجہ سے منافقوں کا حضورؐ کی خدمت میں عذر پیش کرنے کا ذکر ہے۔

مُؤَلَّفَةِ الفت دلائے جاتے ہیں | فِي الرِّقَابِ گردنوں میں | غٰرِمِيْنَ قرضداروں | يُحَادِدِ مخالفت کرتے ہیں

نَخُوْضُ بحث کرتے تھے | نَلْعَبُ کھیلتے تھے | اِنْ نَّعْفُ اگر ہم معاف کردیں | نُعَذِّبْ عذاب دیں گے ہم

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

خیرات کا مال تو صرف فقیروں اور مسکینوں اور خیرات کی تحصیل کرنے والوں اورجن کا دل ملانا منظور ہے

وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

اور غلاموں اور قرضداروں اور اللہ کے راہ میں جہاد کرنے والوں اور مسافروں کے لیے ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قانون ہے،

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ

بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا حکیم ہے۔اور منافقوں میں سے بعض ایسے ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ آپ (ہر بات کو)

هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ

کان (دے کر سن لیتے) ہیں آپ فرما دیجئے کہ (نبی) کان (دے کر تو وہی بات سنتے ہیں) جو تمہارے حق میں بھلائی کی ہو اور وہ اللہ پر ایمان

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ

لاتے ہیں اور مومنین کی باتوں پر اعتماد کرتے ہیں اور ان لوگوں کے حال پر مہربانی فرماتے ہیں جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں، اللہ کے

اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ

رسولوں کے ایذا دینے والوں کو دردناک عذاب ہوگا۔(مسلمانو!) تمہیں خوش کرنے کے لیے یہ (منافقین) اللہ کی قسم کھاتے ہیں،

وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ

اگر یہ مومن ہیں تو اللہ اور اللہ کے رسولکو انہیں خوش کرنا چاہیے۔کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ اور اللہ کے

يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾

رسول سے مخالفت کرنے والوں کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی رسوائی ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

منافق ڈرتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر ایسی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی بات ظاہر کردے (اے نبیؐ! آپ ان سے)

قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ

کہہ دیجئے کہ اچھا ہنستے جاؤ، جس سے تم ڈرتے ہو اللہ تو اسے ظاہر ہی کرے گا۔(اے نبیؐ!) اگر آپ ان سے پوچھیں گے تو یہی کہیں گے

اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾

ہم تو صرف باتیں کرتے تھے، جی بہلاتے تھے تو (اے پیغمبرؐ) آپ (ان سے) پوچھیے کہ کیا تم اللہ اور اللہ کی آیتوں اور اللہ کے رسول سے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ
تمسخر کرتے ہو؟ باتیں نہ بناؤ، حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے، اگر ہم تم میں سے بعضوں کے قصور معاف بھی کردیں
نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ ع
تاہم دوسروں کو (ضرور) سزا دیں گے، کیونکہ اصل میں وہی قصوروار تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں صدقہ اور اسکے مصرف کا بیان ہے، رسولوں کو ایذا دینے والوں پر عذاب کا بیان ہے، منافقین کو حق کی آواز سے خوف لگا رہتا ہے۔

يَقْبِضُوْنَ بند کرتے ہیں — خُضْتُمْ بحث کی تم نے — مُؤْتَفِكٰتِ الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے
سَيَرْحَمُهُمُ عنقریب اللہ ان پر رحم کرے گا — رِضْوَانٌ رضامندی

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
منافق مرد اور منافق عورتیں (باہم) ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، برے کاموں کی یہ صلاح دیتے ہیں اور نیک کاموں سے روکتے ہیں۔
الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ
(خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے وقت) ہاتھ روک لیتے ہیں، یہ اللہ کو بھول گئے اور اللہ بھی ان کو بھول گیا، بلاشبہ یہ منافق بڑے ہی
الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ
سرکش ہیں۔ منافق مرد اور منافق عورتیں اور کافروں کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے، جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔
هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾ لا كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
یہی ان کے لیے کافی ہے، اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لیے مسلسل عذاب ہے۔ (منافقو! تم بھی) انہیں لوگوں کی طرح
كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ
(ہوگئے) جو تم سے پہلے قوی تر تھے اور مال و اولاد زیادہ رکھتے تھے اور اپنے حصہ کے دنیاوی فائدے اٹھا گئے،
فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ
تو تم نے بھی اپنے حصہ کے دنیاوی فائدے اٹھائے جیسے کہ تم سے پہلے کے لوگوں نے اپنے حصہ کے دنیاوی فائدے اٹھائے تھے اور جیسی
كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
باتیں وہ لوگ کیا کرتے تھے، لگے تم بھی ویسی ہی باتیں کرنے؟ یہ لوگ وہ تھے کہ دنیا اور آخرت میں ان کا کیا دھرا اکارت ہوا
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ
اور یہی لوگ نقصان میں بھی رہے۔ کیا ان (کافروں اور منافقوں) کو اُن لوگوں کی خبر نہیں ملی جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں، یعنی
وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
نوح کی قوم اور عاد اور ثمود کی اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور اُلٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے کہ ان کے پیغمبران کے پاس کھلی نشانیاں

بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٧٠﴾

لے کر آئے تھے؛ (مگر انہوں نے ایک نہ سنی، حقیقت یہ ہے کہ) اللہ نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا؛ بلکہ اُنہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا تھا۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ وقف لازم

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں (باہم) ایک دوسرے کے دوست ہیں، نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور بُرے کام سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ

منع کرتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلتے ہیں، یہی لوگ ہیں

سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

جن کے حال پر اللہ عنقریب رحم کرے گا، بیشک اللہ زبردست قوت وحکمت والا ہے۔ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے اللہ نے ایسی

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ

جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری رہیں گی اور یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور دائمی بہشت میں عمدہ عمدہ مکانوں کا وعدہ کرلیا ہے

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾ ع ۹ ۱۵

اور خدا کی خوشنودی حاصل ہوگی، جو سب سے بڑھ کر (نعمت) ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں منافق مرد اور منافق عورتوں کا ذکر ہے اور اُن کی نامعقول حرکت کا ذکر ہے، پھر اللہ تعالیٰ کی اس پر گرفت کا بیان ہے۔ اور اس کے بعد گذشتہ قوموں کی مثال دے کر ڈرایا گیا ہے۔ اس کے بعد مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کی تعریف ہے اور ان کے اچھے کام بتائے گئے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مسلمان مردوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا چاہئے، اسی طرح عورتوں کو بھی۔ اس کے بعد جنت کی نعمتوں کا ذکر ہے جو ان کو ملنے والی ہیں۔ اور سب سے بڑی نعمت اللہ کی رضامندی کو کہا گیا ہے۔

اَغْلُظْ سختی کیجئے — لَمْ يَنَالُوْا جو کہ نہیں پایا — مَا نَقَمُوْٓا انہوں نے بدلہ نہیں لیا تھا — دَسْخَرَ تمسخر کیا، مذاق

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ

اے نبیؐ! کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجئے اور (آخر کار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو بہت بری

الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ

جگہ ہے۔ یہ (منافقین) قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے (تو کوئی بیجا بات) نہیں کہی؛ حالانکہ انہوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لاکر

اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ

کافر ہوگئے۔ اور ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جو ان کے ہاتھ نہ لگی۔ مسلمانوں کے دشمن یہ اس لئے ہوئے کہ ان کو اللہ اور اللہ کے رسول نے

وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ

اپنی مہربانی سے مالدار کردیا۔ اگر یہ اب بھی توبہ کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر نہ مانیں تو اللہ ان کو دُنیا

اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾

اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ اور روئے زمین پر ان کا کوئی یارومددگار نہ ہوگا۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ

اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ ہم کو اپنے فضل سے (مال و اولاد) عطا فرمائے گا تو ہم خوب

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّهُمْ

خیرات کریں گے اور ہم خوب نیک نیک کام کریں گے۔ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں (مال اور اولاد) دیا تو بخل کرنے لگے اور

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا

روگردانی کر کے (اپنے قول سے) پھر گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا جو اللہ سے ملنے کے دن تک قائم

اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ

رہے گا یہ اللہ سے وعدہ خلافی کرنے اور جھوٹ بولنے کی سزا ہے۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے راز اور مشورے کو خوب جانتا ہے،

وَنَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کیونکہ وہ چھپی ہوئی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ یہ (منافق) لوگ مالدار مسلمانوں پر جو کہ بخوشی خیرات دیتے ہیں طعنہ دیتے ہیں

فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫

اور جو لوگ اپنی محنت کے سوا زیادہ کا مقدور نہیں رکھتے (اور پھر بھی خیرات دیتے ہیں) ان لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس تمسخر کا بدلہ

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً

دے گا۔ اور ان پر دردناک عذاب ہوگا۔ اے نبیؐ! آپ ان کے لیے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں (دونوں برابر ہے) اگر ان کے لیے آپ ستر مرتبہ بھی بخشش

فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ ع ۱۰ ۸ ۱۲

مانگیں تو بھی ان کو ہرگز نہ بخشا جائے گا؛ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

تفسیر

اس رکوع میں کفار اور منافقین سے جہاد کرنے کے لیے کہا گیا ہے اور اخیر رکوع تک انہیں کا بھنڈا پھوڑا گیا ہے اور انہیں کی سرگوشی ظاہر کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو کافر اپنے کفر میں برابر منہمک رہتے ہیں اور اسلام سے دشمنی کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ راہ راست پر نہیں لاتا۔

فَرِحَ خوش ہوئے — مُخَلَّفُوْنَ پس ماندگان، پیچھے رہنے والے — اُولُوا الطَّوْلِ قدرت والے، طاقت والے

ذَرْنَا چھوڑ دیا ہم نے — فَوْزٌ کامیابی

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

(غزوہ تبوک سے) پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف (اپنے گھر) بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں

وَ اَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ قَالُوۡا لَا تَنۡفِرُوۡا فِى الۡحَرِّ ؕ قُلۡ

اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے کو برا جانا اور (دوسروں سے) کہا : تم گرمی میں سفر نہ کرو، (اے نبیؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ

نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوۡ كَانُوۡا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿٨١﴾ فَلۡيَـضۡحَكُوۡا قَلِيۡلًا وَّلۡيَبۡكُوۡا كَثِيۡرًا ۚ

جہنم کی آگ میں اگر یہ سمجھیں تو (اس سے) زیادہ تر حرارت ہے۔ (ایک دن ایسا آئے گا کہ) یہ کم ہنسیں گے اور زیادہ روئیں گے۔

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنۡ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ

یہ بدلہ ہوگا (ان کے اعمال کا) جو (دنیا میں) کیا کرتے تھے، (اے پیغمبرؐ!) اگر خدا آپ کو (جہاد سے صحیح سالم) ان منافقوں کی گروہ کی طرف

مِّنۡهُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡكَ لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلْ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِىَ اَبَدًا

واپس لائے اور یہ منافق پھر آپؐ کے ساتھ (جہاد کو) جانا چاہیں تو آپ کہہ دیجئے گا کہ تم نہ (تو کبھی) میرے ساتھ جہاد کے لیے نکلو گے

وَّلَنۡ تُقَاتِلُوۡا مَعِىَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمۡ رَضِيۡتُمۡ بِالۡقُعُوۡدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقۡعُدُوۡا مَعَ

اور نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن سے لڑوگے، کیونکہ جب تم نے پہلی مرتبہ گھر بیٹھے رہنے کو زیادہ پسند کیا تو اب ان پیچھے رہنے والوں

الۡخٰلِفِيۡنَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمۡ

کے ساتھ بیٹھے ہی رہو۔ (اے پیغمبرؐ!) اگر ان (منافقوں) میں سے کوئی مرجائے تو اس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھیے، اور نہ اس کی

عَلٰى قَبۡرِهٖ ؕ اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَ هُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعۡجِبۡكَ

قبر پر کھڑے ہوجیے، کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور حالت کفر ہی میں مرے ہیں۔ انکے مال اور اولاد

اَمۡوَالُهُمۡ وَاَوۡلَادُهُمۡ ؕ اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ اَنۡ يُّعَذِّبَهُمۡ بِهَا فِى الدُّنۡيَا وَ تَزۡهَقَ اَنۡفُسُهُمۡ

آپ کے لیے باعث تعجب نہ ہوں، کیونکہ اللہ کو یہی منظور ہے کہ وہ دنیا میں ان (مال اور اولاد) کے ذریعہ سے ان پر عذاب کرے اور کفر کی

وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿٨٥﴾ وَ اِذَاۤ اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ اَنۡ اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوۡا

حالت میں ان کی جانیں نکلیں۔ اور اے پیغمبرؐ جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے (اور اس میں یہ حکم ہوتا ہے) کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس

مَعَ رَسُوۡلِهِ اسۡتَاۡذَنَكَ اُولُوا الطَّوۡلِ مِنۡهُمۡ وَقَالُوۡا ذَرۡنَا

کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو جو ان میں طاقت والے ہیں وہی آپ سے اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو یہیں چھوڑ

نَكُنۡ مَّعَ الۡقٰعِدِيۡنَ ﴿٨٦﴾ رَضُوۡا بِاَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَـوَالِفِ

جایئے؛ تاکہ دوسرے بیٹھنے والوں کے ساتھ ہم (بھی گھروں میں بیٹھے) رہیں۔ ان کو عورتوں کے ساتھ (جو پیچھے گھروں میں بیٹھی رہا کرتی

وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿٨٧﴾ لٰـكِنِ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِيۡنَ

تھیں، پیچھے بیٹھ) رہنا پسند آیا۔ اور ان کے دلوں پر مہر کردی گئی ہے اسی وجہ سے یہ (جہاد کی مصلحتوں کو) نہیں سمجھتے۔ مگر رسول اور اس

اٰمَنُوۡا مَعَهٗ جٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَاُولٰۤئِكَ لَهُمُ الۡخَيۡـرٰتُ ۚ وَاُولٰۤئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿٨٨﴾

کے ساتھی مومنوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیے۔ انہیں کے لیے نیکیاں ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

ع ١١ ٩ ١٧

أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ ع

اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی غزوہ تبوک کے موقع سے جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی، اور حیلہ کر کے گھروں میں رہنے کو پسند کیا تھا۔ ان کی برائی بیان کی گئی ہے اور اخیر میں جہاد کرنے والوں کی فضیلت اور ان کے انعامات کا ذکر ہے۔

مُعَذِّرُوْنَ عذر کرنے والے، بہانے بنانے والے	لِيُؤْذَنَ کہ انہیں اجازت دی جائے	نَصَحُوْا انہوں نے خیر خواہی کی
لِتَحْمِلَهُمْ تا کہ ان کو اٹھائے، انہیں سواری دے	اَتَوْكَ تیرے پاس وہ آئے	خَوَالِفِ پیچھے رہنے والی عورتیں
يَعْتَذِرُوْنَ عذر پیش کریں گے	رَجَعْتُمْ تم واپس ہو گے	لَا تَعْتَذِرُوْا عذر پیش نہ کرو
نَبَّاَنَا ہمیں بتادیا ہے	سَيَرَى جلد دیکھے گا	اِنْقَلَبْتُمْ تم واپس لوٹو گے اَجْدَرُ زیادہ سخت
مَغْرَمًا جرمانہ، تاوان، ڈنڈ	الدَّوَآئِرَ زمانہ کی گردشیں	قُرُبٰتٍ جو چیز نزدیکی کا باعث ہو صَلَوٰتِ دعائے خیر

وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِيْنَ

اور گاؤں والوں میں سے عذر پیش کرنے والے (اور بہانے بنانے والے) آئے کہ انہیں (جنگ پر جانے سے) چھٹی دے دی جائے اور جنہوں

كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾

نے اللہ کو اور اس کے رسول کو جھوٹا سمجھا وہ تو گھر میں ہی بیٹھ رہے، (وہ یاد رکھیں)، ان میں سے جو کافر ہیں انہیں بہت جلد دردناک عذاب دیا جائے گا۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

ضعیفوں اور مریضوں اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ تھا، جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے دل سے خیر خواہ ہوں یا اسی طرح

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ

جو بھی نیک نیت ہوں، ان پر کوئی گناہ نہیں۔ (نہ ان پر کوئی الزام ہے) اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور ان لوگوں پر بھی کوئی الزام

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ لا وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ

نہیں جو (کہ اے محمدؐ!) آپ کے پاس آئے؛ تا کہ آپ انکی سواری کا انتظام کر دے، آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی سواری نہیں جس پر تمہیں

قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا

سوار کرایا جائے، وہ (تیرے پاس سے) پلٹے اور ان کی آنکھیں اس غم سے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں کہ افسوس انکے اپنے پاس کچھ نہیں جس کو وہ (سواری کیلئے)

اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ

خرچ کریں۔ الزام تو انہیں لوگوں پر ہے جو کہ مالدار ہوتے ہوئے آپ سے (جنگ پر نہ جانے کی) رخصت مانگ رہے ہیں۔ اور انہوں نے اسی بات

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

کو پسند کیا ہے کہ (گھر میں بیٹھنے والی) عورتوں کے پاس (ہی بیٹھے) رہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ (انکے ایسا کرنے سے) اللہ نے انکے دلوں پر (بزدلی کی) مہر کردی۔

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ

(اے مسلمانو!) جب تم جنگ سے لوٹ کر آؤ گے تو تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے۔ (اے محمدؐ) ان سے کہدو (ہمارے سامنے) کوئی

نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ

عذر پیش نہ کرو۔ ہمیں اللہ نے تمہاری تمام باتیں بتادی ہیں، (اس لیے اب) ہم تمہاری (کوئی بات) نہیں مانیں گے اور اللہ اور اس

وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ

کا رسول تمہارے آئندہ کاموں کو دیکھیں گے، (مرنے کے بعد) تم اس ظاہر و باطن جاننے والے اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، وہی تمہیں اچھی

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ

طرح بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے۔ اب جب تم لوٹ کر آئے ہو تو اب تمہارے پاس آ آکر قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ان سے درگزر

اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ

کردو۔ (مسلمانوں!) تم ان سے درگزر ہی کرو (اور میل ملاپ نہ رکھو کیونکہ) وہ ناپاک ہیں اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس کی وجہ سے

جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ

(آخرت میں) ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ تمہارے سامنے قسمیں اس لیے کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہوجاؤ، اگر تم راضی بھی ہوجاؤ تو (کیا

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا

ہوا)، اللہ (تو) ان فاسق قوم سے کبھی راضی نہیں ہوگا۔ دیہاتی تو کفر اور نفاق میں بہت سخت ہوتے (ہی) ہیں

وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ ۭ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

اور اس قابل (بھی) نہیں ہوتے کہ جو حدیں اللہ نے رسول کے ذریعہ قائم کی ہیں ان کو سمجھیں، اللہ اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے اور وہ

حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَاۗىِٕرَ ۭ

حکمت والا ہے۔ ان دیہاتیوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو ایک قسم کا تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانہ کی گردش آنے کے انتظار

عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۭ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ

میں رہتے ہیں۔ زمانہ کی گردش انہی پر پڑے، اللہ انکی باتوں کو سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔ دیہاتیوں میں سے ایسے بھی ہیں جو (کہ ٹھیک ٹھیک) اللہ پر ایمان

وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ۭ

لے آئے ہیں اور قیامت پر ان کا یقین ہے اور جو انہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنا پڑتا ہے اسے اللہ کی نزدیکی کا سبب اور رسول کی دعا کا باعث سمجھتے ہیں۔ انہیں

اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۭ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع ١٢

بتادو، یقیناً وہ ان کے لیے اللہ سے نزدیکی کا سبب بنے گا۔ اللہ انہیں بہت جلد اپنی رحمت میں داخل کرے گا، کیونکہ اللہ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو ان منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو کہ جہاد سے جی چراتے ہیں اور مسلمانوں کو ان سے ملنا جلنا ترک کرنے

کی نصیحت کی گئی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض بے سمجھ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی نادانی ہے۔ ایسا سمجھنا ان کے ہی حق میں برا ہے؛ کیونکہ ان کے خرچ کیے کا انہیں کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ الٹا عذاب ملے گا۔ پھر یہ بتایا ہے کہ جو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب کوئی موقع اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کا آئے تو خوشی سے اللہ کے راستہ میں خرچ کریں۔ تاکہ اللہ راضی ہو اور ہمارے گناہ معاف کرے۔ اور آخرت میں ہم کامیاب ہوں۔

اَلسّٰبِقُوْنَ	سبقت کرنے والے، پہل کرنے والے	اَوَّلُوْنَ	پہلے جنہوں نے پہل کی	حَارَبَ	اس نے جنگ کی
مُهٰجِرِيْنَ	ہجرت کرنے والے، جمع مہاجر	اَنْصَارِ	مدد کرنے والے، جمع ناصر	اِرْصَادًا	گھات
مَرَدُوْا	اڑے ہوئے، جمے ہوئے ہیں	اَعْتَرَفُوْا	انہوں نے اعتراف کیا، مان لیا	هَارٍ	گرنے والا
خَلَطُوْا	انہوں نے ملایا، خلط ملط کیا	صَلِّ	تو دعا کرے، نماز پڑھ	جُرُفٍ	پھٹا ہوا، کھائی
سَكَنٌ	تسکین کا باعث، تسلی کا باعث	مُرْجَوْنَ	امیدوار ہیں، ڈھیل دیے گئے ہیں	اِنْهَارَ	وہ گر پڑا
ضِرَارًا	ضرر پہنچانے والی، نقصان پہنچانے والی	لَيَحْلِفُنَّ	وہ ضرور قسمیں کھائیں گے	بُنْيَانُ	بنیادیں
اُسِّسَ	بنیاد رکھی گئی، بنائی گئی	اَسَّسَ	اس نے بنیاد رکھی، بنایا	رِيْبَةً	شک وشبہ

وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ

مہاجرین اور انصار میں سے (رسول خدا کی تابعداری میں) پہل کرنے والوں اور ان کے بعد (بھی) جن لوگوں نے نیک نیتی سے ان کی

بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

پیروی کی (انہیں خوشخبری ہو کہ) اللہ ان سے راضی اور وہ بھی اللہ سے راضی ہیں (آخرت میں اللہ) ان کے لیے ایسی جنت تیار کی ہے

تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝١٠٠ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ

جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور (اے مسلمانو!) یہ جو تمہارے

الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛؔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ

اردگرد دیہاتی ہیں یہ منافق ہیں اور بعض مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی نفاق پر جمے ہوئے بیٹھے ہیں (اے محمدؐ) آپ انہیں نہیں جانتے،

نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى

ہم انہیں (اچھی طرح) جانتے ہیں۔ ہم انہیں (دنیا میں ہی) بار بار عذاب دیں گے، (اور مرنے کے بعد) پھر انہیں (اس سے بھی بہت

عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۝١٠١ وَ اٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا

بڑے عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا ہے اور (اپنے) نیک اعمال کے ساتھ (کوئی ایک

وَّ اٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٠٢

آدھ) برا کام بھی ان سے ہو گیا ہے تو انہیں امید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان پر مہربان ہو گا؛ کیونکہ اللہ بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ

(اے محمدؐ) ان کو گناہوں سے پاک کرنے کے لیے اور انہیں پرہیزگار بنانے کے لیے ان سے صدقہ کا مال لو اور ان کے لیے دعائے خیر کرو،

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا

بیشک آپ کا دعا کرنا ان کی تسکین کا باعث ہوگا اور اللہ دعاؤں کا سننے والا اور لوگوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ کیا ان (مسلمانوں) کو یہ

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان سے خیرات بھی لیتا ہے، اور بے شک اللہ بہت مہربان توبہ کا قبول

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ

کرنے والا ہے۔ اور کہہ دو کہ نیک عمل کرو، پس اللہ بے شک تمہارے عمل کو دیکھے گا، نیز ان کا رسول بھی اور ان کے مومن بندے بھی،

وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

پھر (مرنے کے بعد) تم اس ظاہر اور باطن کے جاننے والے (اللہ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور پھر وہی تمہیں ٹھیک ٹھیک بتائے گا کہ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ

تم کیا کرتے رہے ہو۔ اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں جو اللہ کے حکم کے منتظر ہیں، چاہے وہ انہیں عذاب دے یا (ان پر مہربان ہو کر)

عَلَيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا

انہیں معاف کردے، اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے، (ان میں) کفر پیدا کرنے

وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ

اور پھوٹ ڈلوانے کے لیے ایک مسجد بنالی اور جو ایسے آدمی کے لیے (ایک قسم کا) اڈہ بنانے کے لئے جو اللہ سے اور اس کے رسول سے جنگ

قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

کر چکا ہو۔ وہ اب (اللہ کی) قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم نے سوائے ایک نیک کام کے (اور دل میں) کسی بات کا ارادہ نہیں کیا۔ دیکھو اللہ اس

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

بات کا شاہد ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ (اے محمدؐ دیکھیے) اس مسجد میں ہرگز (جاکر) کھڑے (بھی) نہ ہونا۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ

پرہیزگاری کے لیے رکھی گئی ہے وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں (جاکر) کھڑے ہوں، کیونکہ اس میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دل

يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ

سے چاہتے ہیں کہ خوب خوب پاکیزگی اختیار کریں اور اللہ بھی پاک صاف رہنے والوں کے ساتھ محبت سے پیش آتا ہے۔ (بتاؤ) کیا وہ

بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے رکھی گئی ہو وہ بہتر ہے یا وہ جس کی بنیاد ایک پھٹے ہوئے کنارے (یعنی غار کے)

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى

پر رکھی گئی ہو جو کہ بالکل گرنے کے قریب ہو اور دیکھو وہ ظالم بنیاد رکھنے والا اس مسجد کے گرنے کے ساتھ ہی دوزخ کی آگ میں جا گرے گا اور اللہ ایسے

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ

ظالموں کو (ہرگز) ہدایت نہیں کرتا۔ اور ان ظالموں کے دلوں میں جو شک اور شبہ اس عمارت کے بناتے وقت سے پڑ گیا ہے وہ ہمیشہ ان کے دلوں میں

اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳ ۱۱ ۲

رہے گا ہاں اگر ان کے دل کٹ جائیں (تو شاید وہ شک بھی ساتھ ہی کٹ جائے)۔ اللہ اچھی طرح جانتا ہے اور وہ حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول مسلمانوں کو جو رسول خدا کی پیروی کریں، جنت کی خوشخبری دی گئی ہے، اس کے بعد منافقوں کی مذمت کی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ان لوگوں کا بھی حال بیان کیا گیا ہے جو کہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیتے ہیں اور اپنے گناہ سے باز آجاتے ہیں اور یہ بتایا گیا ہے ان کی توبہ اللہ قبول کرلے گا، مگر ایسے منافقوں کی جو کہ اپنے گناہوں کا اقرار ہی نہ کریں کبھی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد مسجد ضرار کا واقعہ بیان کیا گیا اور وہ اس طرح ہے کہ منافقوں نے اس خیال سے کہ رسول خدا کو اس مسجد میں بلا کر کوئی تکلیف پہنچائیں یا مسجد بنا کر مسلمانوں کو آپس میں پھوٹ ڈلوادیں، مسجد بنائی۔ اور رسول خدا کو بلایا کہ وہ اس مسجد میں نماز پڑھا جائیں؛ مگر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول خدا کو بتادیا کہ ان کا نیکی کا ہرگز ارادہ نہیں۔ اس لیے آپ ہرگز اس مسجد میں جا کر کھڑے نہ ہوں۔ یہ واقعہ ہمارے لیے عبرت کا سامان رکھتا ہے، ہمیں جو کام کرنا چاہیے نیک نیتی سے کرنا چاہیے۔ اگر کوئی بری نیت دل میں رکھ کر خیرات بھی کی جائے تو وہ بھی قبول نہیں ہوتی۔

اِسْتَبْشِرُوْا تم خوشی مناؤ، خوشخبری حاصل کرو	تَآئِبُوْنَ توبہ کرنے والے	خُلِّفُوْا پیچھے رکھے گئے، چھوڑے گئے
حٰمِدُوْنَ اللہ کی حمد کرنیوالے، تعریف کرنیوالے	سَآئِحُوْنَ روزہ رکھنے والے، خدا کی راہ میں سیر کرنے والے	
رٰكِعُوْنَ رکوع کرنے والے	سٰجِدُوْنَ سجدہ کرنے والے	اٰمِرُوْنَ امر کرنے والے، حکم دینے والے
نَاهُوْنَ منع کرنے والے، روکنے والے	تَبَرَّاَ بیزاری ظاہر کی، الگ ہوگیا	لِیَتُوْبُوْا تاکہ وہ توبہ کریں، باز آئیں
اَوَّاهٌ نرم دل، دردمند	كَادَ قریب تھا	یَزِیْغُ ڈگمگائے، کج ہوجاویں

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ

بے شک اللہ نے مسلمانوں کے مال اور جانوں کو خرید لیا ہے؛ کیونکہ (اس مال اور جان کے بدلے) ان کے لیے جنت ہے وہ اللہ کے راستے

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ

میں لڑیں، ماریں یا قتل کیے جائیں یہ (جنت کا) وعدہ (ان کے رب کی طرف سے) ان کے ساتھ بالکل سچا وعدہ ہے جو توریت، انجیل

وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ

اور قرآن میں (لکھا ہوا) ہے اور اللہ سے زیادہ کون اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے، (اے مسلمانو!) اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے

بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

خوشی مناؤ؛ کیونکہ یہ ایک بڑی زبردست کامیابی ہے۔ اور (دوسرے مسلمانوں کو) جو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، اللہ کی عبادت کرتے ہیں،

الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور رزہ رکھتے ہیں، اللہ کے سامنے جھکتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، لوگوں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے ہیں،

وَ النّٰهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ

برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور حدود اللہ کی حفاظت کرتے ہیں، ان کو (بھی یہ) خوشخبری دو۔ کسی نبی کے لیے

لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا اُولِیْ قُرْبٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا

اور عام مسلمانوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب انہیں پتہ (بھی) چل جائے کہ وہ دوزخی تھے تو (بھی) مشرکین کے لیے خواہ ان کے

تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ

قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں مغفرت کی دعا مانگتے رہیں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ کے حق میں مغفرت کی دعا مانگنا تو

مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ

ایک وعدہ کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کیا تھا، لیکن جب اسے (بھی) پتہ چل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔ اس

اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰی

میں کوئی شک نہیں کہ ابراہیمؑ بہت نرم دل اور بردبار ہیں۔ اور اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ کسی قوم کو گمراہ کردے، پیشتر اس کے کہ

یُبَیِّنَ لَهُمْ مَّا یَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ

انہیں یہ نہ بتادے کہ کس چیز سے وہ بچیں، بیشک اللہ ہر ایک چیز سے اچھی طرح واقف ہے۔ یقیناً اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمینوں

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۱۶﴾

کی بادشاہت ہے، وہی زندہ کرتا ہے، اور وہی مارتا ہے اور (اے مسلمانو!) اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ

ضرور اللہ اس تنگی کے وقت (اپنے) نبی اور مہاجرین اور انصار پر مہربان ہوا جنھوں نے اس تنگی کے وقت نبیؐ کا ساتھ دیا جبکہ مسلمانوں

بَعْدِ مَا كَادَ یَزِیْغُ قُلُوْبُ فَرِیْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾ۙ

میں سے ایک جماعت کے دل قریب تھا کہ ڈگمگا جائیں اللہ پھر ان پر (بھی) مہربان ہوا اور وہ ان پر تو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

وَّ عَلَی الثَّلٰثَةِ الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا

اور ان تینوں پر (بھی اللہ مہربان ہوا) جو کہ پیچھے رہ گئے تھے اور اس پیچھے رہ جانے کی وجہ سے زمین باوجود اپنی وسعت کے ان پر تنگ

رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیْهِ ؕ

ہو رہی تھی اور انہیں اپنی جان بھی دوبھر معلوم ہو رہی تھی اور انہیں یقین تھا کہ سوائے اللہ کے ان کے لیے اور کوئی جائے پناہ نہیں۔

ثُمَّ تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ع ع ۱۴

اللہ ان پر اس لیے مہربان ہوا؛ تاکہ وہ (سچے دل سے) توبہ کریں اور اللہ توبار بار توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بڑی بھاری خوشخبری دی ہے، یعنی ان کے مال وجان کے عوض انہیں جنت دی ہے، یہ کتنی اچھی

اور فائدہ کی بات ہے کہ ہمارے مال اور جان جو اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ انہیں کے بدلے ہمیں اتنی بڑی نعمت دیدے۔ یہ اللہ ہی کی ذات ہے جو اتنی مہربان ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اس کی یاد میں مشغول رہیں۔ اپنے گناہوں سے توبہ کریں، نماز پڑھیں، روزے رکھیں اور جس قدر بھی نیک کام ہم سے ہو سکے کریں، تاکہ اس کے اس انعام کا کچھ تو شکریہ ادا ہو جائے۔ اس رکوع کی باقی آیات میں بھی اللہ نے اپنی مہربانی کا ہی ذکر کیا ہے جو اس نے صحابہ کرام پر کیں اور جو ہمارے لیے بھی سبق آموز ہیں۔

صٰدِقِیْنَ جمع صادق، سچے	یَتَخَلَّفُوْا پیچھے رہیں	یَرْغَبُوْا فکر میں پڑ جائیں، رغبت کریں
ظَمَاٌ پیاس لِیَتَفَقَّهُوْا سمجھ سکیں، فقاہت حاصل کریں	نَصَبٌ تکلیف، محنت	یَطَئُوْنَ زمین کو طے کرتے ہیں، سفر کرتے ہیں
مَوْطِئًا زمین، سفر، چلنے کی جگہ	یَنَالُوْنَ حاصل کرتے ہیں	نَیْلًا کچھ پائی ہوئی چیز، کچھ پانا
نَفَقَةً مال دولت، خرچ کرنے کی چیز	یَحْذَرُوْنَ وہ ڈریں، خوف کریں	وَادِیًا وادی، جنگل، دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ مَنْ
اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور سچے آدمیوں کا ساتھ دو۔ مدینہ کے رہنے والوں اور جو ان کے اردگرد کے گاؤں والے ہیں
حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ
ان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ جہاد میں اللہ کے پیغمبر سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی ان کے لیے یہ مناسب ہے کہ اس کی جان سے اپنی
نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
جان کی فکر زیادہ کریں؛ کیونکہ انہیں اللہ کے راستہ میں کوئی پیاس یا اور تکلیف یا بھوک نہیں لگتی (جس کی وجہ سے ان کے ذمہ نیک
وَ لَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
کام لکھ نہ لیا جاتا ہو) اور وہ کوئی سفر ایسا نہیں کرتے جس سے کافروں کو رنج پیدا ہو (جو نیکی میں شمار نہ کیا جاتا ہو) اور اگر وہ دشمن سے کچھ
بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ۙ وَ لَا یُنْفِقُوْنَ
چھین لیں تو وہ بھی نیکی ہی میں شمار کیا جاتا ہے اور اللہ (تو کبھی) اچھے کام کرنے والوں (کے کام) کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور وہ کوئی بھی تھوڑا
نَفَقَةً صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً وَّ لَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ
یا بہت خرچ ایسا نہیں کرتے اور نہ ہی کوئی ایسی وادی ہے جس میں سے وہ گزرتے ہیں کہ سب لکھ نہ لیا جاتا ہو کہ اس کام کو جو وہ کر رہے ہیں
اَحْسَنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ
اس کا (بہت) بہتر بدلہ اللہ ان کو دے گا۔ اور یہ (ہو بھی) کیسے سکتا ہے کہ مسلمان سب کے سب ایک ہی کام کی طرف مشغول ہو جائیں۔
فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ
ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان میں سے ہر ایک فرقہ میں سے ایک گروہ نکلے جو کہ دین کی تعلیم اچھی طرح غور و فکر سے حاصل کرلے
وَ لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ یَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع
پھر جب وہ اپنی قوم کی طرف دین کی تعلیم حاصل کر کے آئے تو انہیں ڈرائے؛ تاکہ وہ (نافرمانی سے) بچے رہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ رسول خدا کی فرمانبرداری میں ہر ایک قدم جو آدمی اٹھاتا ہے اسے نیکی میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ کس قدر غلطی اور بدنصیبی ہے کہ آدمی اپنی مغفرت اور خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے اس آسان طریق کو چھوڑ دے اور خواہ مخواہ خدا کے غضب میں آ جائے، اس کے بعد دین کی تعلیم حاصل کرنے کا صحیح طریقہ بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک قوم میں سے چند آدمی ایسے نکلیں جو اچھی طرح دین کی تعلیم خود حاصل کریں، پھر وہ اپنی زندگی ہی اس کام کے لیے وقف کر دیں اور اپنی زندگی اپنی قوم کو دین کے مسائل بتانے اور دین کی تعلیم دینے میں بسر کریں اور یہی آسان طریقہ ہے، ورنہ اگر ہر ایک یکدم دین کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف جائے تو ان کو سنبھالنے والا ان کی خوراک اور ان کے اخراجات کے برداشت کرنے والا کون ہوگا۔ اور دوسرے قسم کے کام کون انجام دے گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے لوگ لاعلم رہیں۔ یہ تو شب و روز ایک ہی کام کرنے والے کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

یَلُوْنَ پاس ہیں، نزدیک ہوں — غِلْظَۃً سختی — اِنْصَرَفُوْا وہ پھر گئے، پھر جاتے ہیں

عَزِیْزٌ بہت ہی سخت ہے، دشوار ہے — حَسْبِیَ کافی ہے مجھے، میرے لیے کافی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ

اے مسلمانو! جو تمہارے نزدیک کافر ہیں، ان سے لڑو اور ایسا لڑو کہ وہ تم میں کچھ سختی محسوس کریں

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ

اور دیکھو اللہ (ہر حال میں) پرہیزگاروں کا ساتھ دے گا۔ اور جب کبھی کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے بعض (مسلمانوں

مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِیْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

سے) پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا ہے۔ (انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جو (بھی صدق

فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

دل سے) ایمان لائے ہیں ان کا تو ایمان ضرور بڑھ جاتا ہے اور انہیں (ہر سورت کے نازل ہونے پر) بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ

جن کے دل میں کوئی مرض ہے تو (ہر ایک سورت کا اترنا) ان کے ناپاک خیالات کو اور (بھی) بڑھا دیتا ہے اور وہ اسی کفر کی ہی حالت

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَ لَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ

میں مر جاتے ہیں۔ کیا وہ (بدبخت منافق) یہ (بھی) نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک بار یا دو بار آزمائے جاتے ہیں۔ پھر وہ (کیوں) ان شرارتوں

لَا یَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ

سے باز نہیں آ جاتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور جب کبھی بھی کوئی سورت اترتی ہے تو (آپس میں) ایک دوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں

اِلٰی بَعْضٍ ؕ هَلْ یَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ

(پھر یہ کہتے ہیں کہیں) تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں؟ اور (اس طرح آپس میں ایک دوسرے کی ریس کرتے ہوئے قرآن سے) منہ پھیر لیتے ہیں: کیونکہ

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝۱۲۷

یہ (دل سے) کچھ سوچتے سمجھتے نہیں، اس لیے اللہ نے بھی ان کے دلوں کو (سوچنے سمجھنے سے) پھیر دیا ہے۔ (اے لوگو! دیکھو) تمہارے پاس ایک ایسے

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

(اللہ کے) رسول آگئے ہیں جو تم (ہی) میں سے ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بہت شاق گزرتا ہے، تمہارے بھلے کی خواہش انہیں

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۲۸ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ

حد سے زیادہ ہے (اور دیکھو) وہ مسلمانوں پر بہت ہی مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ (اے محمدؐ!) اگر (سننے کے بعد بھی) یہ لوگ (اسلام سے) منہ موڑیں

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝۱۲۹ ع

تو (ان سے) کہہ دیجیے میرے لیے اللہ کی ذات کافی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اس پر بھروسہ کیا، کیونکہ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دی ہے، اس کے بعد منافقوں کا کچھ حال بیان کیا گیا ہے اور آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح مسلمانوں کے آرام و آسائش کے خواہشمند ہیں؛ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محض اس وجہ سے کہ کہیں امت پر تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا فرض نہ ہو جائے، اکثر گھر میں پڑھی۔ اسی طرح تہجد کی نماز صرف اپنے لیے فرض رکھی۔ امت کو زیادہ تکلیف نہیں دی، اس کے بعد رسول خدا کو اللہ پر توکل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

فائدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بھی "حَسْبِيَ اللّٰهُ" سے لے کر اخیر تک پڑھے گا اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا۔

آیات: ۱۰۹	۱۰۔ سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ ۵۱	رکوعات: ۱۱

عَجَبًا	عجیب، غیر معمولی	قَدَمَ	مرتبہ، درجہ	يَبْدَؤُا	پہلی بار پیدا کرتا ہے
يُعِيْدُ	دوبارہ پیدا کرتا ہے	شَرَابٌ	پینے کی چیز، پینا ہے	حَمِيْمٍ	گرم پانی، کھولتا پانی
ضِيَآءً	روشن، درخشندہ	قَدَّرَهٗ	مقرر کیا	اطْمَاَنُّوْا	مطمئن ہوئے، آرام پکڑا
دَعْوٰىهُمْ	ان کی دعا	سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ	اے اللہ تو پاک ہے	تَحِيَّتُهُمْ	باہمی سلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝۱ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ

الٓرٰ۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں، کیا لوگ اس بات پر تعجب کر رہے ہیں کہ انہیں میں سے ایک شخص کی طرف ہم نے یہ وحی کی

مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

کہ (اٹھو) لوگوں کو ڈراؤ اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے پروردگار کے پاس ان کا حقیقی مرتبہ بہت بڑا ہے تو (اس پر یہ)

قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کافر کہہ رہے ہیں یہ تو کھلم کھلا جادوگر ہے۔(اے لوگو!)یقیناً تمہارا پروردگار وہی ہے جس نے آسمانوں کو

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا

اور زمین کو چھ دن میں بنایا، پھر عرش کی طرف توجہ کی وہی معاملات کا انتظام کرتا ہے، اس کے حکم کے بغیر

مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

کوئی سفارشی ہو ہی نہیں سکتا۔ وہی تمہارا (حقیقی) پروردگار ہے،اس کی عبادت کرو، کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں ہو؟ اسی کی طرف تم سب کو

جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لوٹ کر جانا ہوگا اس کا وعدہ حق ہے، یقیناً اسی نے مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اور وہی اسے دوبارہ زندہ کرے گا؛ تاکہ جو لوگ ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ

اور انصاف کے ساتھ نیک عمل کرتے رہے ان کو (اچھی) جزا دے؛لیکن کافروں کو ان کے کفر کے سبب پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے اور اس

اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٤ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ

پر سخت عذاب بھی (اور تمہارا خدا) وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا ذریعہ بنایا اور چاند کو نور قرار دیا، اور اس کی منزلیں

مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

مقرر کردیں؛ تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب (کا علم) رکھ سکو،یہ سب چیزیں خاص مصلحت کی بنا پر خدا نے پیدا کیں،(بیکار نہیں ہیں)،

يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ

اللہ (اپنی) آیتیں سمجھنے والوں کے لیے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ یقیناً پرہیزگاروں کے لیے رات اور دن کے ادل بدل ہونے میں اور

اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے (اس میں) بہت سی نشانیاں ہیں۔ (یاد رکھو) جو لوگ ہمارے پاس آنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا

وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝٧ اُولٰٓئِكَ

کی (چند روزہ) زندگی پر راضی ہوگئے اور اس سے مطمئن ہوگئے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں۔ بوجہ ان کے

مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝٨ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ

ایسے اعمال کے ان سب لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے ان کا پروردگار ان کے

بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ

ایمان کے سبب انہیں ایسی نعمت والی جنتوں میں پہنچا دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ان میں دعا ان کی یہ ہوگی: اے اللہ!

اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠ ع

تو پاک ہے اور آپس میں ملاقات کے وقت کہیں گے: ''سلام'' اور ان کی آخری دعا یہ ہوگی '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ''۔

تفسیر

اس رکوع میں ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے اور خدا کی آیتوں سے انکا کرنے والوں کیلئے سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ ہر ایک چیز خدا نے خاص مصلحت کی بنا پر پیدا کی ہے۔ پھر اس بات کا ذکر ہے کہ جنتی جنت میں آپس میں کیا باتیں کریں گے اور ان کی تعریف کی گئی ہے۔ اس سورۃ میں چونکہ قوم یونس کا ذکر آتا ہے؛ اس لیے اس کا نام سورۃ یونس ہے۔ سورۃ توبہ میں کفار و مشرکین کا ذکر تھا اور ان کا انکار مذکور تھا، اس سورۃ میں آپ کو تسلی دی گئی ہے اور کفار کو اپنی طرح طرح کی نشانیاں بتانے کے بعد عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ ساتھ ہی مثال کے طور پر ساتویں رکوع سے دوسرے انبیاء کا بیان بھی کر دیا؛ تاکہ آپ کو تسلی ہو۔

يُعَجِّلُ جلدی کرے اِسْتِعْجَالَهُمْ ان کا جلدی کرنا اُبَدِّلَهٗ میں اس کو بدل دوں اَتُنَبِّئُوْنَ کیا تم آگاہ کرتے ہو، کیا تم بتاتے ہو
تِلْقَآئِ طرف مَا تَلَوْتُهٗ میں اس کو نہ پڑھتا اَدْرٰىكُمْ خبر دیتا تم کو، پتہ دیتا تمہیں شُفَعَآؤُنَا ہمارے سفارشی

وَ لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو جلدی سے نقصان پہنچا دیا کرتا جس طرح وہ فائدہ کے لیے جلدی مچا رہے ہیں تو کبھی کا ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا، (بلکہ

فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اِذَا

بات یہ ہے کہ) وہ ہمارے پاس آنے کی امید ہی نہیں رکھتے اس لئے ہم ان کو ان کی سرکشی میں بھٹکتا چھوڑ دیتے ہیں۔ اور (انسان کا یہ حال

مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا

ہے کہ) جب اس پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو لیٹے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے ہمیں یاد کرنے لگتا ہے اور پھر جب ہم اس کی

عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ

مصیبت ہٹا دیتے ہیں تو (پھر وہی حالت اختیار کرلیتا ہے)، گویا اسے کوئی مصیبت آئی ہی نہ تھی جس پر اس نے ہمیں پکارا ہو، اسی طرح

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

(ایسے) حد سے گزرنے والوں کو ان کے (اپنے) افعال اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ اور تم سے پہلے ہم نے بہت سے گروہ ہلاک کر ڈالے؛

لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ

جبکہ انہوں نے ظلم کیا، حالانکہ ان کے پاس (بھی) رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے، مگر وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے، ہم اسی طرح

نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

گنہگاروں کو بدلہ دیں گے، پھر ان کے بعد ہم نے تم لوگوں کو زمین پر ان کا قائم مقام بنادیا؛

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ

تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں

لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ

رکھتے وہ کہتے ہیں: (اے محمدؐ!) یا تو دوسرا قرآن لے آؤ یا اسے (ہی) بدل ڈالو تو آپ (ان سے) کہہ دیجئے: مجھے کیا حق ہے کہ میں اسے

اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ

اپنی طرف سے بدلتا پھروں، میں تو اسی حکم کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی کیا جاتا ہے۔ اور میں نافرمانی کروں کیسے کہ

رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ

میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔(اے محمدؐ!ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ تو میں یہ تمہیں پڑھ کر سناتا اور نہ ہی

اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ

تمہیں اس کا پتہ دیتا۔اور یقیناً میں تم میں اس سے پہلے اتنی عمر گزار چکا ہوں کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟(اور دیکھو) بھلا اس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ

ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو خدا پر جھوٹا بہتان باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے، وہ تو مجرموں کو(بالکل)فلاح عطا نہیں کرتا۔اور وہ اللہ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ

کو چھوڑ کر ایسے(بتوں) کو پوجتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیں نہ فائدہ اور پھر(اس پر)یہ کہتے ہیں کہ خدا کے سامنے یہ ہمارے سفارشی

قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ

ہوں گے ،آپ پوچھئے:کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں، اس کی ذات تو پاک

وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ

اور بہت اعلیٰ ہے کہ کوئی اس کا شریک قرار دیا جائے۔ اور (پہلے تو) آدمی ایک ہی گروہ تھے۔پھر انہوں نے اختلاف کیا اور اگر تمہارے

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ

پروردگار کی طرف سے یہ فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو کبھی کا ان کا اختلاف ختم کردیا گیا ہوتا۔اور یہ(کفار) کہتے ہیں: خدا کی طرف سے اس پر کوئی

اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۲۰﴾ ع

نشانی کیوں نہیں آتی؟آپ کہہ دیجئے: غیب کی باتیں وہی جانتا ہے۔ تم انتظار تو کرو۔میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔

تفسیر

شروع رکوع میں انسان کی ناشکر گزاری کا نقشہ کھینچا ہے۔ پھر کفار وغیرہ کو ان سے پہلے لوگوں کی تباہی یاد دلا کر اس بات پر آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ اچھے عمل کریں ورنہ ان پر بھی تباہی آکر رہے گی۔ پھر آنحضرت ﷺ کی نبوت کے بارے میں دلیل ہے اور قرآن مجید کا بیان ہے، اس کے بعد مشرکوں کا ذکر ہے۔ خدا کے ہاں ان کے بت کسی چیز کی سفارش نہ کر سکیں گے، اخیر میں معجزات کا بیان ہے اور کفار کو مناسب موقع کا انتظار کرنے کا اشارہ ہے۔

اَذَقْنَا ہم نے چکھایا	جَرَیْنَ وہ چلتی ہیں	رِیْحٌ عَاصِفٌ زور کی آندھی	اُحِیْطَ احاطہ کیا گیا
یَبْغُوْنَ وہ حد سے تجاوز کرتے ہیں	بَغْیُكُمْ تمہاری سرکشی، تمہاری بغاوت		فَاخْتَلَطَ پس مل گیا، مل گئی
زُخْرُفَ زینت، سنگھار	اَزَّیَّنَتْ وہ سنورگئی، بن گئی	حَصِیْدًا ڈھیر کا ڈھیر، کٹا ہوا	زِیَادَةٌ زیادہ، اور بھی

يَرْهَقُ چھا جاتی ہے | قَتَرٌ سیاہی | تَرْهَقُهُمْ ان پر چھا جاتی ہے | عَاصِمٍ بچانے والا

أُغْشِيَتْ چھا گیا، ڈھانپ لیا | قِطَعًا ٹکڑا | مُظْلِمًا اندھیرا کیا ہوا، بہت اندھیرا

وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ

اور جب انسانوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد ہم نے (اپنی) رحمت کا مزہ چکھایا تو وہ (تکلیف بھول بھلاکر) ہماری آیتوں کے بارے میں منصوبے

مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ

گانٹھنے لگے۔ (اے محمدؐ! انہیں) کہہ دیجئے کہ اللہ تو بہت جلد (تدبیریں کرکے) چالیں مٹا ڈالتا ہے، یقیناً ہمارے فرشتے بھی تمہاری چالیں

مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ

لکھتے جاتے ہیں، اللہ تو وہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں سیریں کراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو

وَ جَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ

اور وہ خوشگوار اور موافق ہواؤں کے ساتھ انہیں سمندر میں لے چلتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں تو اچانک سخت تیز آندھی کشتی کو

وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

آلیتی ہے اور ہر طرف سے موجیں چڑھی آتی ہیں اور انہیں یقین ہوجاتا ہے کہ اب طوفان میں گھر گئے (اور مارے گئے) تو (اس وقت)

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾

سچے دل سے (یوں) خدا سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں: اے اللہ! اگر اب کے ہمیں بچالے گا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

پھر جب خدا انہیں (اس طوفان سے نکال کر) کنارے لگا دیتا ہے تو (بغیر کسی وجہ کے) ناحق زمین پر اکڑتے پھرتے ہیں، (تو یاد رکھو) اے

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ

لوگو! تمہاری یہ سرکشی تمہیں کو اس دنیا کی زندگی کے سرمایہ میں نقصان دے گی۔

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ

پھر ہماری طرف لوٹوگے تو ہم تمہاری ساری کرتوتیں تمہیں جتلادیں گے۔ (دیکھو!) دنیا کی زندگی کی مثال ایسے پانی کی سی ہے کہ

مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ

اسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس سے وہ نباتات جو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں خوب گنجان ہو کر نکلی۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ

یہاں تک کہ زمین پر جب سبزہ ہی سبزہ ہوگیا اور اس کے (عارضی) مالکوں نے یہ خیال کیا کہ اب تو یہ سب کچھ ہمارا ہے تو اچانک ہمارا

اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ

عذاب رات یا دن کے وقت آپہنچا اور اسے ہم نے کٹا ہوا ڈھیر سا کردیا، گویا کل تک وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٤ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ

اسی طرح ہم غور وفکر کرنے والوں کے لیے خوب وضاحت سے آیتیں بیان کرتے ہیں۔اور اللہ تمہیں (ہمیشہ باقی رہنے والی) جنت کی

وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٢٥ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ ؕ

طرف بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔جو لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کے لیے بھلائی ہے اور اس پر اور بھی زیادہ۔

وَ لَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٦

ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی نہ ذلت اور وہی لوگ جنتی ہیں، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَ الَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ

اور جن لوگوں نے بدیاں کی ہیں تو (سمجھ لیں کہ) ہر بدی کا بدلہ اسی کے برابر ملے گا اور ان پر (برعکس جنتیوں کے) ذلت چھائی ہوگی

مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

اور اللہ (کے عذاب) سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں ہوگا (اور یوں دکھائی دے گا) گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کا ایک ٹکڑا چھا گیا ہے،

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٧ وَ يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

وہی لوگ جہنمی ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے، (اے محمدؐ! آپ ان کو اس دن کا خیال دلاؤ کہ) جب ہم ان سب مشرکوں کو جمع کریں گے

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَ شُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ

پھر ان سے کہیں گے: تم اور جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے اپنی اپنی جگہ ٹھہر جاؤ پھر ہم ان کے درمیان فرق ڈال دیں گے اور ان کے

شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢٨ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ

شرکاء کہنے لگیں گے: تم ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ہمارے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے، یہ کافی ہے اس بارے میں کہ

اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝٢٩ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ

ہم تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے۔ اس وقت ہر شخص معلوم کر لے گا کہ وہ پہلے کیا کرتا رہا ہے اور وہ سب اللہ کی طرف جو ان کا

وَ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝٣٠ ع

حقیقی مالک ہے لوٹائے جائیں گے اور سب جھوٹے معبود جو انہوں نے گھڑ رکھے تھے اس وقت غائب ہوجائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں خدا کی رحمت کا ذکر اور بندوں کی سرکشی کا بیان ہے،اس کے بعد کشتی کی مثال دے کر فطرت انسانی کا نقشہ پیش کیا گیا اور بتایا گیا ہے کہ انسان مصیبت کے وقت خدا سے طرح طرح کے وعدے کرتا ہے پھر جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو اسے بھول جاتا ہے اور سرکشی شروع کر دیتا ہے۔اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ انسانی زندگی کی مثال اس زمین کی طرح ہے جس پر خوب کھیتی اور پھل وغیرہ اگ آئے ہوں۔ پھر اچانک اولے پڑ کر انتہائی سردی کے سبب وہ سب کی سب سوکھ جائے یا گر جائے تو کسی کام کی نہیں رہتی۔انسان جوانی کے دنوں میں اپنی عقل اور قوت پر بڑا بھروسہ رکھتا ہے،مگر بڑھاپا آتا ہے تو اس کی یہی دونوں چیزیں اسے جواب دے دیتی ہیں۔

ان سب مثالوں کا جو قرآن میں جا بجا مذکور ہوئیں، حاصل یہ ہے کہ سرکش، منکر اور متذبذب، غرض سب قسم کے لوگ ان پر غور وفکر کریں۔ اگر یہ واقعی سچ ہیں اور یقیناً یہ سچ ہیں، تو انہیں مانیں اور اپنے برے افعال سے باز آئیں اور نیک اعمال کے خوگر بنیں۔ اس کے بعد حشر کے دن کا ذکر ہے اور جنتیوں کے لیے دار البقاء کی بخشش کا اور دوزخیوں کو ان کی ہر بدی کے عوض اتنا ہی عذاب ملے گا، ان کے چہروں پر سیاہی اور ذلت چھائی ہوگی۔ اس کے بعد حشر کا ذکر ہے اور مشرکین اور ان کے شرکاء کا حال بتایا گیا ہے کہ ان کے شرکاء بالکل انکار کر دیں گے کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ یہ ہماری عبادت بھی کرتے ہیں، ہم تو اس بات سے غافل ہیں اور اللہ ہمارا گواہ ہے۔

فائدہ: اللہ کے کسی فعل میں کسی کو شریک سمجھنا شرک ہے۔ بعض لوگ بتوں کو یا مردوں کو پوجتے ہیں ان کو اس طرح سمجھایا گیا ہے کہ وہ تو خدا کی قسم کھا کر کہیں گے کہ ہمیں ان کی عبادتوں کی خبر ہی نہیں تو پھر خواہ مخواہ ایسی چیزوں کی پرستش کرنا اور ان سے دعائیں مانگنا کس کام آئے گا؟ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی بھی پوجا کی جائے وہی بت ہے۔

تُصْرَفُوْنَ تم پلٹ رہے ہو	لَا يَهِدِّيْٓ راستہ نہیں ملتا	يُهْدٰى راستہ بتلایا جاوے
يُّفْتَرٰى گھڑ لیا جائے	لَمْ يُحِيْطُوْا وہ احاطہ نہ کر سکے	تَاْوِيْلُهٗ اس کا مطلب

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ

(اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجیے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں کون رزق دیتا ہے؟ یا تمہارے سننے اور دیکھنے کی قوتوں پر کون اختیار رکھتا ہے؟

وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ

اور کون ہے جو زندہ کو مردے سے پیدا کرتا ہے اور مردے کو زندہ سے پیدا کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تمام امور کا بندوبست کرتا ہے؟

فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ

تو (یہ جواب میں) کہیں گے: اللہ ہے۔ پھر پوچھیے: تو کیا تم اس سے ڈرتے نہیں؟ یہی اللہ تمہارا پروردگار حقیقی ہے اور حق کے بعد تو گمراہی

اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا

ہی گمراہی ہے۔ پھر تم حق چھوڑ کے کہاں پلٹے جا رہے ہو؟ اسی طرح تمہارے پروردگار کا حکم ان لوگوں پر جنہوں نے نافرمانی کی، جاری

اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ

ہوگیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ (اے محمدؐ! ان سے) پوچھیے: کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا (بھی) ہے جو مخلوق کو پیدا کرے اور مرے

ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ

پیچھے پھر زندہ کرے؟ کہہ: اللہ ہی ہے جو مخلوق کو پیدا کرتا ہے اور مرے پیچھے پھر زندہ کرتا ہے تو پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو؟ (اے محمدؐ!

مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ

ان سے) پوچھیے: کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا بھی ہے جو حق بات کی ہدایت کرتا ہو؟ پھر انہیں بتائیے کہ اللہ ہی حق تک پہنچنے کی راہ بتاتا

اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ

ہے تو پھر وہ ذات جو حق تک پہنچاتی ہے وہ پیروی کی زیادہ مستحق ہے یا وہ کہ جسے خود راستہ نہیں سوجھتا جب تک کہ اسے سمجھایا نہ جائے

فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٥ وَ مَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ

(اے لوگو!) تمہیں کیا ہوگیا؟ تم کیسے الٹے فیصلے کرتے ہو۔ اور ان میں سے اکثر تو صرف ظن ہی کی پیروی کرتے ہیں اور یقیناً ایسے ظن

لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝٣٦ وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ

ٹھیک بات میں مفید نہیں ہیں۔ اور اللہ تو ان کے کاموں کا علم رکھتا ہے۔ اور یہ قرآن تو ایسی چیز نہیں، کہ خدا کے علاوہ کسی

اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ

اور کی طرف سے گھڑ لیا جائے۔ بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور بلاشبہ پروردگار عالم کی طرف سے لکھی ہوئی باتوں

لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٧ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ

کی تفصیل کرتا ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اسے محمدؐ نے بنالیا ہے؟ (اچھا یہی ہے تو ان سے) کہئے: (اگر یہ میرا بنایا ہوا ہے)

وَ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٣٨ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

تو تم اس جیسی ایک سورۃ بنالاؤ اور اللہ کے سوا جنہیں چاہو تائید کے لیے بلالو، اگر تم سچے ہی ہو۔ (بات یہ نہیں) بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا

بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

جس کے علم کا یہ احاطہ ہی نہ کرسکے اور جس کا مطلب ہی ان کی سمجھ میں نہ آیا، اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے بھی نبیوں کو جھٹلایا تھا پھر دیکھا؟

الظّٰلِمِيْنَ ۝٣٩ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝٤٠ ع ٩

ان کا انجام کیا ہوا؟ (اے محمدؐ!) ان میں سے بعض قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض نہیں، تو آپ کا پروردگار فسادیوں سے خوب واقف ہے۔

تفسیر

اس میں مشرکوں سے سوالات کیے گئے ہیں، اور خدا کی قدرتیں بیان کی گئی ہیں اور مشرکوں کی باتوں کو ظنیات کہا گیا ہے۔ اسکے بعد قرآن کے من جانب اللہ ہونے کا بیان ہے اور اسکے مقابلے میں ایک سورہ بنالانے کا دعویٰ ہے اور ان لوگوں کو پہلے کے سے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

فائدہ قرآن جب خدا کا کلام ہے اور اس کا انکار کرنا عذاب کا باعث ہے، تو ضروری ہوا کہ ہمیں فوراً معلوم ہو کہ اس میں کیا لکھا ہے، تاکہ ہم بھی عذاب کے مستحق نہ ہوں۔ اس لیے اسے معنی و مطلب کے ساتھ شروع ہی سے پڑھنا ازحد ضروری ہے۔

لَمْ يَلْبَثُوْٓا نہیں رہے، نہیں ٹھہرے — سَاعَةً گھنٹہ، پل، گھڑی — يَتَعَارَفُوْنَ آپس میں تعارف کرتے ہیں

نُرِيَنَّكَ ہم تجھے ضرور دکھلا دیں گے — نَتَوَفَّيَنَّكَ ہم تجھے ضرور وفات دیں گے — يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ تم سے پوچھتے ہیں

اِيْ وَرَبِّيْٓ ہاں! مجھے خدا کی قسم

وَ اِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــــُٔوْنَ

اگر (ان دلیلوں کے باوجود اے محمدؐ!) یہ کفار آپکو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے: اچھا میرا عمل میرے لیے اور تمہارا عمل تمہارے لیے جو کچھ میں

مِمَّآ اَعْمَلُ وَ اَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٤١ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ

کرتا ہوں تم اس سے بری ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو میں اس سے بری ہوں۔ اور بعض ایسے ہیں آپ کی باتیں (ظاہراً) غور سے سنتے ہیں

إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ

(مگر ہٹ پر قائم ہیں) کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں؟ اور اس حال میں کہ وہ سمجھ بوجھ بھی نہ رکھتے ہوں۔ اور بعض ایسے ہیں جو (ظاہر میں تو) آپ

مَّنْ يَنْظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ﴿٤٣﴾

کی طرف دیکھ رہے ہیں؛ (لیکن ہٹ پر قائم ہیں) کیا آپ اندھوں کو راہ بتا سکتے ہیں؟ اور اس حال میں کہ وہ دیکھنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٤﴾ وَيَوْمَ

یقین جانیے کہ اللہ آدمیوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ مگر یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور پھر جس دن ان سب

يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ

کو جمع کرے گا (تو ایسا سمجھیں گے) گویا (دنیا میں) ایک گھنٹہ بھی نہیں رہے آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے تو اس وقت جو

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿٤٥﴾ وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي

لوگ ہمارے پاس آنے کو جھٹلاتے تھے اور راہ ہدایت سے بھٹک گئے تھے وہ گھاٹے میں رہیں گے۔ اور (اے محمدؐ!) جو (عذاب کے)

نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ

وعدے ہم ان سے کرتے ہیں اگر آپ کو دنیا میں تھوڑے دکھا دیں یا آپ کو وفات دے دیں تو بھی انہیں ہماری طرف لوٹنا ہی ہوگا، پھر وہ

مَا يَفْعَلُونَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ

ان کے کاموں پر شاہد بھی ہے (پورا پورا عذاب دے گا) اور ہر ایک امت کے لیے ایک رسول ہے، پھر جب ہر ایک (امت) کا رسول

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا

(ہمارے سامنے) آئے گا تو (قیامت کے دن) ان کا انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور کسی پر زیادتی نہ ہوگی۔ اور یہ لوگ پوچھتے ہیں: اگر تم

الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا

سچے ہو تو (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجیے: میرے اختیار میں تو نہیں بلکہ میں تو اتنا ہی جانتا ہوں جتنا اللہ کو منظور ہوتا ہے

وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

اپنی ذات کے لیے نقصان یا نفع کا مالک بھی نہیں ہوں، (ہاں یہ ضرور ہے کہ) ہر ایک امت کی زندگی کی میعاد مقرر ہے، جب ان کے ختم ہو جانے کا

فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ

وقت آ پہنچتا ہے تو نہ ایک پل دیر کر سکتے ہیں نہ ایک پل پہل کر سکتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے: کیا خبر کہ تم پر اس کا عذاب رات یا دن کے

بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ

وقت اچانک آ پہنچے تو تم مجرموں کو جلدی مچانے کی کیا ضرورت ہے۔ (بتاؤ تو)، کیا جب تم پر عذاب آ ہی جائے گا تب ہی ایمان لاؤ گے،

آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا

(پھر تو یہ کہا جائے گا) اب ایمان لاتے ہو؟ حالانکہ تم اس کے لیے اتنی جلدی کر رہے تھے۔ پھر (قیامت کے دن تو) ظالموں سے کہا جائے گا:

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ

چکھو ہمیشگی کا عذاب۔ کیا تمہیں تمہارے کیے کے علاوہ کسی اور بات کی سزا دی جارہی؟ اور یہ کافر پوچھتے ہیں: کیا یہ عذاب سچ مچ آئے گا؟

هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَ رَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؔؕ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ ع

کہہ دیجیے: ہاں ضرور! مجھے پروردگار کی قسم! یہ بالکل سچ ہے اور تم اللہ کو (اس بات سے) روک نہیں سکتے۔

تفسیر

شروع میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ ہٹ دھرم ہیں وہ باوجود راہ ہدایت دیکھنے کے اور اللہ کا کلام سن لینے کے بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ حشر کے دن وہ اس دنیا کی زندگی کو ایسا سمجھیں گے جیسے ایک آدھ گھنٹے کی زندگی۔ اس دن جو لوگ حشر نشر کا انکار کرتے تھے بڑے گھاٹے میں ہوں گے۔

پھر کفار کو بتایا گیا ہے کہ عذاب ضرور آ کر رہے گا۔ ہر ایک قوم کا انحطاط ایک خاص وقت پر ہوتا ہے، جب وہ مقررہ وقت آ جاتا ہے تو پھر اس قوم کو تباہی سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ مشرکین و کفار مکہ کا بدر کے دن یہی حشر ہوا۔ اس کے بعد ان کا عروج زوال سے بدل گیا، یہاں تک کہ فتح مکہ کے دن وہ مکمل طور پر بحیثیت قوم فنا ہو گئے۔

اِفْتَدَتْ وہ فدیہ میں دے گا اَسَرُّوا وہ چھپائیں گے النَّدَامَةَ ندامت، شرمندگی شِفَآءٌ شفاء

وَ لَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ

اور اگر ہر ایک شخص کے پاس جس نے کوئی گناہ کیا زمین کی ہر ایک چیز ہو اور وہ اسے فدیہ میں دے ڈالے تو قبول نہ ہوگا اور جب وہ عذاب کو

لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٥٤﴾ اَلَآ اِنَّ

دیکھیں گے تو اپنی شرمندگی چھپاتے پھریں گے، پھر ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہو جائے گا اور (کسی پر) زیادتی نہ کی جائے گی۔ خوب

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾

سمجھ لو کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے، آگاہ رہو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٦﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر آؤ گے۔ اے لوگو! یقیناً تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں

وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ

(کے امراض) کے لیے شفاء اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ چکی۔ آپ کہہ دیجیے: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے تو ان کو

فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

خوش ہونا چاہیے۔ اور یہ چیزیں ان سب چیزوں سے جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں بہت بہتر ہے۔ آپ ان سے کہیے: ذرا غور تو کرو کہ جو رزق

لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ

اللہ نے تمہارے لیے نازل کیا تو اس کا کچھ حصہ تم نے حرام قرار دے لیا اور کچھ حلال بنا لیا۔ ان سے پوچھیے: (بھلا بتاؤ تو) تمہیں اسبات

اَمۡ عَلَی اللّٰہِ تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَا ظَنُّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ

کا حکم اللہ نے دیا ہے یا یونہی اس پر بہتان باندھتے ہو۔اور جو لوگ اللہ پر بہتان باندھتے ہیں وہ قیامت کے بارے میں یقین نہیں رکھتے

اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع ۱۱

(کہ وہ آئے گی) اللہ تعالیٰ یقیناً آدمیوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے؛ لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے (اور عذاب مول لیتے ہیں)۔

تفسیر

اس رکوع کی پہلی آیت میں قیامت کے دن کا ذکر ہے اور آدمیوں کی بے بسی اور بیکسی کا حال بیان کیا گیا ہے کہ اگر وہ ساری دنیا کو بھی فدیہ میں دے ڈالنا چاہیں گے؛ تاکہ عذاب ان پر سے ٹل جائے تو بھی ایسا نہیں ہو سکے گا۔

اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ عادل حاکم کو کیسا ہونا چاہیے۔ عادل حاکم مجرم سے رشوت قبول کر کے اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اور نہ اسے ایسا کرنا چاہیے؛ بلکہ انصاف یہی ہے کہ جس نے جو گناہ کیا، اس کی سزا اسے دی جائے۔ اس کے بعد قرآن مجید کا ذکر ہے اور اسے مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت قرار دیا گیا ہے اور اسے شفاء لما فی الصدور بتایا گیا ہے۔ پھر ناحق حلال چیزوں کو حرام اور حرام کو حلال کر دینے والوں سے سوال ہے کہ انہوں نے ایسا کس کے حکم سے کیا؟ اللہ نے تو ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا۔

شَاۡنٍ کام، حالت	شُھُوۡدًا شاہد، حاضر	تُفِیۡضُوۡنَ شروع کرتے ہو
یَعۡزُبُ چھپتا ہے، غائب ہوتا ہے	اَصۡغَرَ سب سے چھوٹا	مُبۡصِرًا دکھانے والا

وَ مَا تَکُوۡنُ فِیۡ شَاۡنٍ وَّ مَا تَتۡلُوۡا مِنۡہُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّ لَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ

اور (اے محمدؐ!) آپ جس حال میں ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی حصہ قرآن آپ پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں اور (اے

عَمَلٍ اِلَّا کُنَّا عَلَیۡکُمۡ شُہُوۡدًا اِذۡ تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡہِ ؕ وَ مَا یَعۡزُبُ عَنۡ رَّبِّکَ مِنۡ

لوگو!) جو بھی عمل تم کرتے ہو ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہیں، خواہ کبھی بھی تم اس کا آغاز کرو اور (اے محمدؐ!) آپ کے پروردگار سے تو

مِّثۡقَالِ ذَرَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَ لَاۤ اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡبَرَ اِلَّا

ایک ذرہ تک یا اس سے چھوٹی یا بڑی چیز آسمان یا زمین میں چھپی ہوئی نہیں ہے بلکہ وہ صاف بیان کر دینے والی

فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۶۱﴾ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾

کتاب میں موجود ہے۔ خوب سمجھ رکھو خدا کے ان دوستوں پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ غم۔

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۶۳﴾ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ

جو ایمان لاتے ہیں اور گناہوں سے بچتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی) خوشخبری ہے اور آخرت میں (بھی)۔

لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۶۴﴾ وَ لَا یَحۡزُنۡکَ قَوۡلُہُمۡ ۘ نصف الجزء

اللہ کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ (اے محمدؐ! کہیں) آپ کو ان کی باتیں رنج نہ پہنچائیں؟

اِنَّ الۡعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا ؕ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۶۵﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰہِ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنۡ

ہر طرح کا غلبہ اللہ کے اختیار میں ہے، (آپ ان پر غالب آئیں گے) وہ ہر بات کو سنتا اور جانتا ہے۔ آگاہ رہو آسمانوں کی اور زمین کی

فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا

ہر چیز خدا کی ہے اور جو لوگ اللہ کے علاوہ دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ (درحقیقت) ان کی پیروی نہیں کرتے: بلکہ وہ محض

الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ

ظن کے پیچھے ہوئے ہیں اور محض اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں۔ (اے لوگو!) تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہارے آرام کرنے کیلئے رات بنائی اور (کاروبار کیلئے ہر چیز کو

وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ

دکھانے والا دن۔ اس میں سننے والوں کیلئے بڑی نشانیاں موجود ہیں۔ (نصاریٰ) کہتے ہیں کہ (مسیح کو) اللہ نے بیٹا بنالیا، اس کی ذات (ان باتوں سے)

هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِنْدَكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ

مبرا ہے، وہ تو بے پروا ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا وہی مالک ہے کیا تمہارے پاس اس (دعوے) کی کوئی دلیل بھی ہے؟

عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾

یا کیا تم اللہ کے خلاف وہ بات کہتے ہو جسے تم جانتے ہی نہیں ہو؟ آپ اعلان کر دیجئے: جو بھی اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں ہرگز فلاح نہیں

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ ع ۱۲

پائیں گے۔ (یہ ان باتوں سے) دنیا میں نفع اٹھالیں، پھر ہماری طرف لوٹنا ہی ہے پھر اس کفر کے بدلے ہم خوب عذاب چکھائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے کہ وہ ہر جگہ موجود اور زمین و آسمان میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں اور کوئی کام ایسا نہیں ہوتا کہ وہ اس وقت دیکھ نہ رہا ہو۔ پھر اولیاء کی تعریف بیان کی گئی ہے وہ لوگ جو خدا پر پورا پورا ایمان لاتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں وہ اولیاء اللہ ہیں۔

پھر آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ کفار کی باتیں آپ کی ہمت نہ توڑ دیں۔ ہم آپ کو ان پر غلبہ دے کر رہیں گے۔ پھر مشرکوں کا بیان ہے، اس کے بعد دن اور رات کے پیدا کرنے کی غرض اور اس کا فائدہ بتایا گیا ہے، اس کے بعد ان لوگوں کی تردید ہے جو اللہ کیلئے بیٹا ہونے کے قائل ہیں اور انہیں سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

اُتْلُ پڑھ کر سنا	تَذْكِيرِي میرا سمجھانا	غُمَّةً پوشیدہ مُنْذَرِينَ جو ڈرائے گئے
مُعْتَدِينَ زیادتی کرنے والے	لِتَلْفِتَنَا تاکہ ہٹا دو ہم کو	كِبْرِيَاءُ بزرگی
اُئْتُونِي میرے پاس بلاؤ	سَيُبْطِلُهُ عنقریب اس کو باطل کر دے گا	

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي

(اے محمدؐ!) انہیں نوحؑ کی خبر پڑھ کر سنا دو جس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اگر تمہیں میرا یہاں رہنا اور تمہیں

وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ

وعظ و نصیحت کرنا اللہ کی آیات سے شاق گزرتا ہے تو میں تو اللہ پر بھروسہ کر چکا ہوں۔ اب تم اکٹھے ہو کر سوچ لو اور اپنے شرکاء کو بلا لو

ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ

پھر تمہارا فیصلہ تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر (مقابلہ کھلم کھلا کرلو اور جو) میرا بگاڑ (سکتے ہو بگاڑ) کر دکھاؤ اور مجھے مہلت تک نہ دو۔ پھر اگر (یہ

تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

بات) نہ مانو تو وعظ و نصیحت کرنے کا تو میں تم سے اجر نہیں مانگتا، وہ اجر تو میرا اللہ ہی دے گا اور اس نے مجھے یہی حکم دیا ہے کہ اس کے مطیع

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ جَعَلْنٰهُمْ

بندوں میں سے ہو جاؤں۔ پھر انہوں نے نوحؑ کو جھٹلایا تو ہم نے نوحؑ اور اس کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعہ نجات دی اور انہیں پہلوں

خَلٰٓئِفَ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾

کا جانشین بنایا اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے انہیں غرق کر ڈالا، ذرا دیکھو تو ڈرائے ہوئے لوگوں کا (ایمان نہ لانے کا) انجام کیا ہوا۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا

پھر نوحؑ کے بعد ہم نے اور رسول ان کی اپنی اپنی قوموں کی طرف بھیجے، وہ ان کے پاس صاف دلیلیں لے کر آئے، مگر وہ جن باتوں کو پہلے

بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾

جھٹلا چکے تھے ان پر ایمان لانے والے نہ تھے، زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر ہم اسی طرح مہر لگا دیتے ہیں (یعنی ہدایت کی توفیق سلب

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا

کرلیتے ہیں)۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کو فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس نشانیاں دے کر بھیجا،

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ

مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار لوگ تھے۔ پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق بات پہنچی تو کہنے لگے: بیشک

هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ

یہ تو کھلا جادو ہے۔ موسیٰؑ بولے: کیا تمہارے پاس جب حق آ پہنچا ہے تو تم اسے جادو بتلاتے ہو، کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر (خدا کے

وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ

نزدیک) فلاح نہیں پا سکتے۔ وہ بولے: اے موسیٰ! کیا ہمیں اس بات سے ہٹانے کے لیے ہمارے پاس آیا ہے جس پر ہم نے اپنے باپ

لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ؕ وَ مَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ

دادوں کو پایا اور تم دونوں بھائیوں کی زمین پر بڑائی ہونے لگے۔ ہم تو تم دونوں پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اور فرعون نے حکم دیا: میرے پاس

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾

ہر علم والے جادوگر کو بلا لاؤ۔ پھر جب سب جادوگر آ گئے تو موسیٰؑ نے ان سے کہا: (اچھا) ڈالو تم کیا ڈالنے والے ہو۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

چنانچہ جب انہوں نے (رسیاں وغیرہ) ڈالیں تو وہ بولے ارے یہ تو جادو ہے، اسے تو اللہ تعالیٰ ابھی باطل کردے گا۔ یقیناً اللہ مفسدوں کے

لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع ۱۳

کاموں کی اصلاح نہیں کرتا۔ اور وہ اپنے حکم سے حق کو حق ثابت کرتا ہے۔ خواہ گنہگار برا ہی مانیں۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ پھر گنہگاروں کے ہلاک ہونے اور ایمانداروں کے بچ رہنے کا بیان ہے، اس کے بعد اور قوموں کا ذکر ہے کہ جس طرح ان کے باپ دادا رسولوں کا انکار کرتے چلے آئے تھے وہ بھی انکار کرتے چلے گئے۔ پھر موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر ہے اور جادوگروں سے مقابلہ کا بیان ہے۔

عَالٍ سرکش، متکبر، غالب	تَبَوَّاٰ تم دونوں بناؤ	اِطْمِسْ غارت کردے، بدل دے
اُجِیْبَتْ قبول کی گئی	لَا تَتَّبِعٰٓنِّ تم دونوں ہرگز پیروی نہ کرو	بِبَدَنِكَ تیرے بدن کو

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ىِٕهِمْ اَنْ

اور (موسیٰ پر) ان کی قوم کے تھوڑے سے آدمیوں کے سوا فرعون اور اس کے درباریوں کے ڈر سے اور کوئی ایمان نہ لایا؛ تاکہ وہ انہیں

يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى

تکلیف نہ پہنچائیں اور یقیناً فرعون زمین پر بڑا سرکش تھا اور وہ زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔ اور موسیٰ نے کہا کہ

يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى

اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر سچے اطاعت کرنے والے ہو۔ تو وہ بولے: ہم نے

اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ

اپنے رب پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم لوگوں کی آزمائش نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے

الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا

نجات دے۔ اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں مکان بناؤ اور اپنے مکان کو

بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ

قبلہ قرار دے کر نماز ادا کرو، اور مومنوں کو (نجات کی) خوشخبری دے دو۔ اور موسیٰ نے کہا: اے پروردگار! تو نے فرعون

اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ

اور اس کے درباریوں کو دنیا میں سامان عیش اور مال دے رکھا ہے۔ اس لیے کہ وہ تیری راہ سے بھٹکا دیں؟

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾

اے اللہ! ان کے مال تہس نہس کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے کہ وہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہیں لائیں گے۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾

اللہ تعالیٰ نے کہا: (اچھا) تم دونوں کی دعا قبول کی گئی، پس تم دونوں خوب ثابت قدم رہو اور جن لوگوں کو علم نہیں، ان کی پیروی نہ کرو۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ
اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا۔اور فرعون اور اس کا لشکر بھی بغاوت اور ظلم کے لیے ان کے پیچھے پیچھے چلا،
حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ
یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو پکارا: میں اس پر ایمان لایا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے،اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۹۰ آٰلْــٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۹۱ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ
میں اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں۔(تو جواب ملا کہ) اب ایمان لاتا ہے؛حالانکہ تو نے پہلے نافرمانی کی اور مفسدوں میں سے تھا۔پس آج کے دن
ع بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۹۲
ہم تیرے بدن کو نجات دیں گے؛تاکہ تیرے بعد میں آنے والوں کے لیے (تجھے) نشانی قرار دیں اور یقیناً بہت لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ موت کے وقت یا عذاب دیکھ کر ایمان لانا مفید اور معتبر نہیں ہے۔

مُبَوَّاَ جگہ رہنے کی، مقام — نُذُرُ ڈرانے والے، یا ڈرانے کی چیزیں — نُنَجِّيْ ہم نجات دیتے ہیں

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا
اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کے لیے بڑی اچھی جگہ دی اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا۔اور پھر انہوں نے اختلاف
حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا
اس وقت کیا جب کہ انہیں سب کچھ معلوم ہو چکا۔اب آپ کا رب ہی قیامت کے دن ان باتوں میں جن میں انہوں نے آپس میں اختلافات
كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۹۳ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ
پیدا کیے، ان کے درمیان فیصلہ کرے گا(اے انسان!) جو کچھ ہم نے (اس قرآن میں) تیری طرف اتارا ہے تجھے اس میں کوئی شک ہے
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
تو تجھے چاہیے کہ ان لوگوں سے جو تجھ سے پہلے کتاب کو پڑھ رہے ہیں پوچھ اور یقیناً تیرے رب کی طرف سے حق تیرے پاس آچکا ہے
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۹۴ ۙ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اب خواہ مخواہ شک کرنے والوں میں سے نہ بن۔اور(دیکھ) ان لوگوں میں سے نہ بن جو کہ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں (اگر تو نے ایسا کیا)،
فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۹۵ اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
تو تو (بھی ان) نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔وہ تو ایسے لوگ ہیں جن پر تیرے رب کی یہ پیشین گوئی بالکل ٹھیک صادق آتی
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۹۶ ۙ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۹۷
ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اگرچہ وہ تمام نشانیاں کیوں نہ دیکھیں، جب تک عذاب الیم کو نہ دیکھیں گے (ایمان نہیں لانے کے)۔

فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ

پس سوائے یونس کی قوم کی بستی کے اور کوئی بستی نہ تھی جو کہ عذاب سے ڈر کر ایمان لاتی اور ان کا ایمان ان بستی والوں کو کچھ فائدہ دیتا،

لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنٰهُمْ

پس جب یونس کی قوم والے ایمان لے آئے تو ہم نے جو دنیا میں ان کی رسوائی کے لیے عذاب دیا اسے ان سے ہٹا لیا اور ایک خاص وقت

اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ

تک انہیں فائدہ اٹھانے کا موقع دیا، (اے محمدؐ!) اگر آپ کا رب چاہتا تو دنیا میں جتنے بھی ہیں سب کے سب ایمان لے آتے، (اس نے ایسا

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ

مناسب نہیں سمجھا تو) کیا اب آپ لوگوں کو مجبور کریں گے، یہاں تک کہ وہ سب ایمان لے آئیں۔ اور یہ تو کسی جان کے لیے ہے ہی نہیں کہ

تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾

وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے اور (وہی) اللہ ان کے لیے جو عقل سے کام نہیں لیتے، (وہ ان کے کفر کی) گندگی کو اور بڑھا دیتا ہے۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ

(اے محمدؐ! ان سے) کہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں (اللہ نے پیدا کیا) ہے، (اس پر) غور کرو (اور خدا کی ہستی پر ایمان لے آؤ)، مگر جس قوم

وَ النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ

کو ایمان لانا ہی نہ ہو اس کو یہ نشانیاں اور ڈرانے سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ وہ سوائے ویسے (برے) دنوں کے جیسے کہ ان سے پہلے (نافرمانوں)

اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾

پر گزر چکے ہیں اور کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں، (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجیے: ہاں تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں (کہ جب تم پر وہ

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ ع ١٠ ١٥

برے دن آئیں) پھر اس وقت ہم (ضرور) اپنے پیغمبروں اور مومنوں کو (عذاب سے) بچا لیا کرتے ہیں، اور ہم پر اس طرح مومنوں کا بچا لینا فرض ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر ایک معاملہ میں اپنی ہی رائے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کسی بات کا اچھی طرح پتہ نہ چلے تو جو اس بات کو جانتے ہوں ان سے پوچھ لینا چاہیے۔ اس بات کے بیان کرنے کے بعد حضرت یونس کی قوم کا حال بیان کیا گیا ہے، جس سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر آدمی عذاب سے ڈر کر بھی ایمان لے آئے تو وہ ایمان ان کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ کسی کو مجبور کر کے مسلمان بنانا اسلام میں جائز نہیں اور نہ ہی یہ خدا کو پسند ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ہدایت دینا حقیقت میں اللہ ہی کے اختیار کی بات ہے۔

دِيْنِيْ میرا دینی، میرا مذہب

رَآدَّ پھیرنے والا

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ

(اے محمدؐ!) ان لوگوں سے کہہ دو: اگر تمہیں میرے مذہب میں کوئی شک ہو تو (ہو)۔ میں تو کبھی بھی ان کی پرستش نہیں کرنے کا جن

دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

کی خدا کے سوا تم پرستش کرتے ہو۔ ہاں میں تو اس اللہ کی پرستش کرتا ہوں جو تم سب کو مارسکتا ہے اور مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ میں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

ایمانداروں میں شامل ہو جاؤں۔ اور (اے محمدؐ!) آپ اپنے آپ کو دین پر ایک فرمانبردار کی طرح قائم رکھیے اور (دیکھو کہیں) مشرکوں میں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ

سے نہ ہو جانا۔ اور (کبھی بھی) اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسے کو نہ پکارنا جو کہ نہ آپ کو نفع پہنچا سکے نہ آپ کو کچھ نقصان پہنچا سکے۔ اگر آپ نے (کبھی)

فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

ایسا کیا تو آپ بھی ان ظالم مشرکوں کے ساتھی سمجھے جائیں گے۔ اور (دیکھو)، اگر آپ کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے کوئی اس تکلیف

لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ

سے آپ کو نکال نہیں سکتا اور اگر وہ آپ کے ساتھ کوئی بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیر نہیں سکتا اور وہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جسے

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا اور وہ بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ (اے محمدؐ!) ان لوگوں سے کہہ دو: اے لوگو! دیکھو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں

جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

مذہب کی دعوت پہنچ چکی ہے، اگر تم میں سے کوئی اس ہدایت کو قبول کرے گا تو وہ اپنی ہی جان کیلئے ہدایت کو قبول کرے گا اور اگر کوئی اس سے بھٹک جائے گا

لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ مَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿۱۰۸﴾

تو اس کا عذاب بھی اسی (کی جان) پر ہوگا۔ (یاد رکھو) میں (خدا کے سامنے) تمہارا وکیل نہیں ہوں، اور (اے محمدؐ!) جن چیزوں کی آپ کی جانب وحی کی گئی ہے

وَ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ اصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۖۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع ۱۱ ۱۶

اسی کی پیروی کرو اور تو صبر سے کام لو، یہاں تک کہ اللہ (آپ کے اور ان کے درمیان دوٹوک) فیصلہ کردے؛ کیونکہ وہ اللہ سب حاکموں سے بہترین حاکم ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت رسول خدا ﷺ کی طرف خطاب کر کے ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ ہم بہر صورت شرک سے بچیں اور کبھی کسی ایسی چیز کو اپنا معبود نہ بنائیں جو ہمیں کوئی نقصان یا فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ ہی کے اختیار میں کسی کو تکلیف دینا یا اس کا بھلا کرنا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کو کسی کو فائدہ پہنچانے سے نہ نقصان پہنچانے سے کوئی روک سکتا ہے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اسلام لانے سے یہ نہ سمجھے کہ اس نے اللہ یا اس کے رسول پر کوئی احسان کیا ہے اگر اس نے اسلام قبول کیا تو اس نے سیدھے راستہ کو پالیا جو اس کے لئے ہی مفید ثابت ہوگا اور وہ اگر گمراہ رہے گا تو اس کا اپنا ہی نقصان ہے۔ کسی کا نہیں۔

آیات: ۱۲۳	۱۱- سُوْرَۃُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ ۵۲	رکوعات: ۱۰

أُحْكِمَتْ محکم کی گئیں، مضبوط کی گئیں — يُمَتِّعْكُمْ تمہیں فائدہ دے گا — يَثْنُوْنَ موڑ لیتے ہیں، دوہرا کر لیتے ہیں

يَسْتَغْشُوْنَ ڈھانکتے ہیں — مَبْعُوْثُوْنَ اٹھائے جانے والے — أُمَّةٍ عرصہ، وقت، دیر

يَحْبِسُهٗ روکتا ہے اس کو — مَصْرُوْفًا پھرنے والا، ٹلنے والا — حَاقَ لگ گیا، پہنچا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝۱

الٓرٰ یہ (قرآن وہ) کتاب ہے جس کی آیتیں (بڑے اچھے طریقہ سے) محکم کی گئی ہیں اور پھر اس حکمت والے اور ہر ایک چیز کا علم رکھنے والے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝۲

(اللہ) کی طرف سے ان کی تفصیل بھی کردی گئی ہے اور (دیکھو) میں اسی اللہ (کی طرف) سے ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔

وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ

اور (تمہیں سناتا ہوں کہ) سوائے اللہ کے اور کسی کی تم عبادت نہ کرو اور (میں یہ بھی کہتا ہوں کہ) اپنے پروردگار سے معافی مانگو اور (گناہوں

مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ

سے) توبہ کرو، (اگر ایسا کروگے تو) وہ (اللہ) تمہیں ایک مقرر وقت تک (اس زندگی سے) اچھی طرح فائدہ حاصل کرنے کی توفیق دے گا

فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

اور (وہی اللہ ہے جو) ہر مال و دولت والے کو مال و دولت دیتا ہے اور (دیکھو) اگر تم (اس دعوت سے) منہ موڑو گے تو مجھے ڈر ہے کہ تم پر (اس

يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴ اَلَآ

قیامت کے) بڑے دن کے عذاب کا۔ اور (یاد رکھو) تمہیں اسی اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور دیکھو یہ لوگ اپنے

اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ

دل کی باتوں کو چھپانے کے لیے اپنے سینوں کو دوہرا کر رہے ہیں، انہیں خبردار کردو کہ جب (کسی بات کو چھپانے کے لیے) یہ اپنے

ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ

کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں، اللہ (اس وقت بھی) جس چیز کو یہ چھپاتے ہوں یا ظاہر کر رہے ہوں اچھی طرح جانتا ہے اور یقیناً وہ

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵

دلوں کے بھیدوں کو بھی جانتا ہے۔

الجزء ۱۲

وَ مَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا وَ يَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّهَا وَ مُسۡتَوۡدَعَهَا ؕ

اور (دیکھو) زمین پر کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ کے ہاں سے مقرر نہ ہو اور وہ اس کے ٹھکانے اور وہ اس جگہ کو جہاں وہ آخر کار رجائے گا اچھی

كُلٌّ فِيۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ۝۶ وَ هُوَ الَّذِيۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ فِيۡ

طرح جانتا ہے اور ہر ایک چیز (بالکل) ظاہر کتاب (کی صورت) میں (اس کے سامنے) ہے۔ اور وہ اللہ (وہی) ہے جس نے چھ روز میں

سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّ كَانَ عَرۡشُهٗ عَلَى الۡمَآءِ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ

زمین اور آسمان بنائے اور (اس سے پہلے) اس کا تخت حکومت پانی پر تھا (اس نے یہ سب کچھ اس لیے بنایا) تاکہ تمہیں آزما کر دیکھے کہ تم

اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ لَئِنۡ قُلۡتَ اِنَّكُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡمَوۡتِ لَيَقُوۡلَنَّ الَّذِيۡنَ

میں سے کون بہترین کام کرتا ہے۔ (اے محمدؐ!) اگر آپ ان (کافروں) سے کہیں کہ تم مرنے کے بعد پھر دوبارہ اٹھائے جاؤ گے تو وہ ضرور یہ

كَفَرُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۷ وَ لَئِنۡ اَخَّرۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ

کہیں گے کہ یہ ایک واضح جادو کے (کھیل کے) سوا اور کیا ہوگا۔ اور (اے محمدؐ!) اگر ہم ان کے عذاب میں کچھ تھوڑے عرصہ کے لیے

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعۡدُوۡدَةٍ لَّيَقُوۡلُنَّ مَا يَحۡبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوۡمَ يَاۡتِيۡهِمۡ لَيۡسَ مَصۡرُوۡفًا

تاخیر بھی کردیں تو وہ کہنے لگیں گے کہ (اگر اللہ کو عذاب کرنا تھا تو) اس کو کون روکے ہوئے ہے۔ انہیں سنادو! جس دن وہ عذاب

عَنۡهُمۡ وَ حَاقَ بِهِمۡ مَّا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ۝۸ ع

ع ۱

آجائے گا پھر وہ کسی طرح ٹلے گا نہیں اور جس چیز کا یہ مذاق اڑا رہے ہیں وہی ان کو لگ کر رہے گی۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو قرآن کریم کی تعریف کی گئی ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اسلام کی دعوت دی گئی ہے اور یہ ظاہر بھی کیا گیا ہے کہ اگر کوئی اس دعوت کو قبول نہیں کرے گا تو یقیناً اسے قیامت کے دن دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد ان منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو اپنے دل میں باتوں کو چھپاتے ہیں اور انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ جس نے تمام زمین و آسمان کو بنایا ہے اور ہر ایک جاندار کو رزق دے رہا ہے وہ اس بات پر قادر ہے کہ ان کے دلوں کا بھید معلوم کر سکے۔ اس کے بعد کافروں کی حالت بیان کی گئی جو کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کو ایک انوکھی بات خیال کرتے ہیں اور قیامت کے عذاب کا مذاق اڑاتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ یہ عذاب جس کی یہ ہنسی اڑا رہے ہیں انہیں ضرور ہو کر رہے گا۔ دو چار دنوں کی مہلت پر انہیں مغرور نہیں ہونا چاہیے، ہمیں بھی آخرت کے عذاب سے ڈرنا چاہیے اور اللہ سے ہر وقت مغفرت طلب کرنی چاہیے؛ کیونکہ اس سورہ میں اکثر عذاب آخرت اور نافرمانوں پر دنیا میں عذاب ہونے کا بیان ہے؛ اس لیے رسول خدا فرمایا کرتے تھے کہ جن چیزوں نے مجھے جلد بوڑھا کر دیا ہے ان میں سے ایک سورۃ ہود ہے؛ کیونکہ میں اس عذاب کا خیال کر کے کانپ جاتا ہوں جو اللہ اپنے نافرمان بندوں پر کیا کرتا ہے (حدیث) ہمیں بھی رسول خدا کی پیروی کرتے ہوئے عذاب آخرت سے ڈرنا چاہیے اور ان قوموں کے حالات سے نصیحت حاصل کرتے ہوئے اللہ اور رسول کے حکموں کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔

يَـُٔوْسٌ ناامید | فَخُوْرٌ فخر کرنے والا، شیخی بگھارنے والا | ضَآئِقٌ تنگ کرنے والا
مُفْتَرَيٰتٍ جھوٹی گھڑی ہوئی چیزیں | يُبْخَسُوْنَ نقصان دیئے جائیں گے | صَنَعُوْا انہوں نے کیا
يَتْلُوْهُ پہنچا ہو، ملا ہو | اِمَامًا رہبری کرنے والا یا کرنے والی | مِرْيَةٍ شک وشبہ
اَشْهَادُ گواہی دینے والے | لَا جَرَمَ بے شبہ، یقیناً | اَخْبَتُوْٓا انہوں نے عاجزی کی وہ، جھکے

وَ لَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ
اگر ہم انسان کو کچھ عرصہ کے لیے اپنی رحمت کا مزہ چکھا کر پھر اپنی رحمت اس سے چھین لیں تو وہ (فوراً ہی ہماری رحمت سے) ناامید ہوکر
كَفُوْرٌ ﴿۹﴾ وَ لَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ
ناشکرا بن جاتا ہے۔ اور اگر ہم کسی مصیبت پہنچنے کے بعد اس کو اپنی نعمتوں کا مزہ چکھائیں تو وہ فوراً کہتا ہے کہ بس اب (میری) مصیبتیں
السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا
مجھ سے دور بھاگ گئیں اور اس بات پر وہ خوشی میں پھولا نہیں سماتا اور شیخی بگھارتا پھرتا ہے۔ ہاں مگر وہ لوگ جو (کہ ہر حال میں) صبر سے کام
الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
لینے کے عادی ہوتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں۔ (وہ ایسا نہیں کرتے اور) انہی کے لیے اللہ کی بخشش اور (نیک اعمال کی) بہت بھاری جزا ہے۔
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَ ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا
(اے محمدؐ!) کیا آپ ان کے اس کہنے پر کہ اس پر کوئی خزانہ نازل کیوں نہیں ہوا۔ یا آپ کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا، دل تنگ ہو کر جو
لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
کچھ آپ کو وحی کیا گیا ہے اس میں سے کچھ ترک کردینا چاہتے ہیں تو محض ایک ڈرانے والے ہیں آپ۔ سب چیز پر قدرت تو صرف اللہ ہی
وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ
کی ہے۔ (اے محمدؐ!) کیا یہ (کافر) کہتے ہیں کہ اس نے جھوٹ موٹ یہ (سورتیں) گھڑلی ہیں، (اچھا تو ان کو) کہو: اگر تم سچے ہو تو اس طرح
مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾
کی دس جھوٹ موٹ کی گھڑی ہوئی سورتیں تم بھی بنا لاؤ اور اپنی مدد کے لیے سوائے اللہ کے جس کو چاہو بلالو۔
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اگر وہ تمہاری اس بات کا کوئی جواب نہ دیں تو یہ سمجھ لو کہ اللہ کے علم سے یہ قرآن اتارا گیا ہے اور اس اللہ کے سوا اور کوئی معبود (بھی) نہیں
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ
(اور تم ان کافروں سے پوچھو) کیا تم (اس بات کو) مانتے ہو؟ (اور دیکھو) جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش کو (اپنے لیے) پسند کرے ہم
اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ
اس کے اعمال کا بدلہ اس کو دنیا میں ہی پورا پورا دیں گے اور اس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائے گی۔ (مگر یہ بھی یاد رکھو کہ) یہی وہ لوگ ہیں

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾

جن کے لیے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں ہوگا، کیونکہ جو کچھ انہوں نے دنیا کی زندگی میں کیا وہ تو باطل تھا اور ضائع ہوگیا۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ

کیا ایسا شخص جو کہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک بالکل صاف راہ پکڑے ہوئے ہو۔ اور اس راہ کے ٹھیک ہونے کے متعلق اسے ایک

مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ۭ

گواہ بھی مل چکا ہو اور اس سے پہلے حضرت موسیٰ کی کتاب توریت جو کہ لوگوں کی رہبری کر سکتی ہے، اور رحمت کا باعث بن سکتی ہے، (اس کو

اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ

پہلے بیان کیے ہوئے شخص کے برابر سمجھا جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں) یقیناً ایسے لوگ ہی اس کتاب پر ایمان لائیں گے اور اگر لوگوں میں

فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ

سے کوئی اس کتاب پر ایمان لانے سے انکار کر رہا ہے تو اس کیلئے دوزخ کا وعدہ ہے۔ (اے محمدؐ!) آپ کو اس وعدہ میں کوئی شبہ نہیں ہونا

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ

چاہیے؛ کیونکہ یہ تو آپ کے پروردگار کی طرف سے ایک سچا وعدہ ہے گو اکثر لوگ اس کو نہیں مانیں گے اور جو شخص اللہ پر (خواہ مخواہ) جھوٹ

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ

باندھے اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا؟ ایسے ہی لوگ اللہ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے گواہی دیں گے کہ

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ۙ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ

انہوں نے اپنے پروردگار کے متعلق جھوٹ باندھا تھا، یاد رکھو ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو کہ اوروں کو بھی اللہ کے (بتائے ہوئے)

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اُولٰٓئِكَ

راستہ (پر چلنے) سے روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ راستہ ٹیڑھا ہو (یہ سب اس لیے ہے؛ کیونکہ) وہ خود آخرت سے منکر ہیں۔ (دیکھو)

لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ۘ وقف لازم

یہ زمین میں (کبھی کبھی) اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور (آخرت میں جہاں کہ) سوائے اللہ کے ان کا کوئی دوست ہو ہی نہیں سکتا،

يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۭ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾

(وہاں) انہیں دگنا عذاب دیا جائے گا۔ (یہ عذاب اس لیے ہوگا کہ) نہ تو یہ کسی بات کو سنتے تھے نہ دیکھتے تھے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾

یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو گھاٹے میں ڈالا اور جو کچھ وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے وہ انہیں (قیامت کے دن) بھول جائے گا۔ (اور)

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اس میں ذرہ بھر شک نہیں ہونا چاہیے کہ آخرت میں وہی سب سے زیادہ گھاٹے میں رہیں گے۔ ہاں وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ

اور اپنے پروردگار کے سامنے جھکتے رہے وہی جنتی ہیں اور وہ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ان دو فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے

كَالْاَعْمٰى وَ الْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَ السَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ ع

ایک اندھا اور بہرا ہو اور ایک دیکھتا (بھی) ہو اور سن (بھی) سکتا ہو، (لوگو!) تم (خود ہی سوچو اور) نصیحت حاصل کرو، کیا دونوں (کا حال) برابر ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں انسان کی عام عادت کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ تھوڑی سی مصیبت سے اللہ کے انعامات کو بھول جانا یا تھوڑی سی راحت ملنے پر شیخی میں آ کر اپنی پہلی حالت بھول جانا خدا کو پسند نہیں۔ پھر اس کے بعد ایمانداروں کی صفات بیان کی گئی ہیں اس کے بعد ایمانداروں اور کافروں کا مقابلہ کیا گیا ہے اور قرآن سے انکار کرنے والوں کو ایمانداروں کے مقابلہ میں اندھا اور بہرا کہا گیا ہے؛ کیونکہ وہ خدا کی دی ہوئی عقل سے کام نہیں لیتے۔ بہرے اس لیے ہیں کہ کسی کی بات کو نہیں سنتے اور اندھے اس لیے ہیں کہ خود بھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے، ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ ہمیں اس نے اپنے فضل و کرم سے ہدایت دے کر اندھا اور بہرا ہونے سے بچا لیا ہے۔

اَرَاذِلُ زیادہ رذیل، کمینے لوگ	بَادِیَ الرَّاْیِ ظاہر بین، ظاہر میں	عُمِّيَتْ نہ سوجھائی گئی، چھپی ہوئی
اَنُلْزِمُكُمُوْهَا کیا ہم اس کو تمہارے گلے ڈال دیں، تم پر واجب کر دیں، تم پر فرض کر دیں		طَارِدًا ہانکنے والا، ہٹانے والا
طَرَدْتُ میں ہٹاؤں	تَزْدَرِیْ حقیر جاننا، بے وقعت سمجھنا	جٰدَلْتَ تو نے جدال کیا، لڑائی جھگڑا کیا
نُصْحِیْ میرا نصیحت کرنا	يُّغْوِيَ وہ گمراہ کر دے	اِجْرَامِیْ میرا جرم	تُجْرِمُوْنَ تم جرم کرتے ہو، گناہ کرتے ہو

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾ ۙ

اور یقیناً ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا، (انہوں نے قوم سے جا کر کہا اے قوم!) میں تمہارے لیے ایک (صاف اور)

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

صریح ڈرانے والا ہوں۔ (اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ) سوائے اللہ کے اور کسی کی پرستش نہ کرو ورنہ مجھے تم پر قیامت کے (سخت) دردناک

اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا

عذاب (ہونے) کا خطرہ ہے۔نوح کی قوم کے سرداروں نے جو نوحؑ کی نبوت سے منکر تھے جواب دیا کہ ہم تو (آپ میں کوئی خاص نبوت کی نشانی

مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا

نہیں دیکھتے۔بس) آپ کو اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھ رہے ہیں اور (اسکے علاوہ ہم دیکھتے ہیں) جو آپ کی پیروی کر رہے ہیں وہ (بھی ہمارے ظاہر)

بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَ مَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ

دیکھنے میں بالکل ذلیل اور حقیر معلوم ہوتے ہیں اور ہم یہ بھی نہیں دیکھتے کہ آپ میں ہم سے بڑھ کر کوئی خاص چیز ہو؛ بلکہ ہمارا تو یقین ہے

كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ

کہ آپ جھوٹے ہو۔ نوحؑ نے کہا: اے قوم! دیکھو اگر میں اپنے رب کے (فضل و کرم سے) سیدھے راستے پر ہوں اور اس نے اپنی طرف سے

وَ اٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

اپنی رحمت سے مجھے کچھ اور بھی دیا ہو جو تم کو سوجھائی نہ دیتا ہو تو کیا میں تمہارے اس ہدایت سے بیزار ہونے پر بھی تمہارے سر منڈھ دوں

وَ اَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ

کہ قبول کرو (تمہاری مرضی ہے اس ہدایت کو قبول کرو نہ کرو۔ زبردستی تو میں نہیں کرسکتا) اور اے لوگو! میں تم سے (اس ہدایت دینے کا

مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا

بدلہ) کوئی مال و دولت تو نہیں مانگ رہا (جو اس کو قبول کرنے سے ہچکچاتے ہو، اگر) مجھے (کوئی) اجر (ملے گا وہ) اللہ کی طرف سے ہوگا اور

بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَ لٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ

(دیکھو) مجھ سے یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ جو ایمان لائے (خواہ وہ حقیر ہی کیوں نہ ہوں تمہارے کہنے سے) انہیں (پاس سے) ہٹادوں۔ وہ تو (اس

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ يٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

ہدایت کے طفیل) اپنے اللہ سے جا ملیں گے؛ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم جاہل بنتے جارہے ہو۔ اور اے قوم! اگر میں ایمانداروں کو ہٹادوں تو

طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

میری اللہ کے سامنے کون مدد کرے گا۔ کاش تم نصیحت حاصل کرتے۔ اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی

وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْۤ

میں کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جن کو تمہاری آنکھیں

اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْۤ

حقیر سمجھ رہی ہیں انہیں اللہ آخرت میں (بھی) کچھ نہیں دے گا۔ کیونکہ جو ان کے دلوں میں ہے وہ تو اللہ کو ہی بہتر معلوم ہے، اگر کچھ کہوں

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا

تو ظالموں میں ہوں گا۔ قوم کے سرداروں نے کہا اے نوحؑ! آپ نے ہم سے جھگڑا کرلیا اور بہت اچھی طرح جھگڑالیا، اگر تو (اپنے دعووں میں) سچے

بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ

ہیں تو جس عذاب کا آپ ہمیں ڈرا رہا ہے وہی لے آ، نوحؑ نے جواب دیا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ عذاب تم پر (ضرور) لائے گا اور تم (اس کو اس عذاب

وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ

سے) عاجز نہیں کرسکتے۔ اور میں اگر چاہوں (بھی) کہ تمہیں نصیحت کروں اور اللہ نے تمہارے گمراہ ہونے کا (پورا) فیصلہ کردیا ہو تو پھر میرا

كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

نصیحت کرنا بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا، وہ تمہارا پروردگار ہے، اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ (اے محمدؐ!) کیا یہ کافر کہہ رہے ہیں کہ آپ

ع ۱۱ ۳ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

نے یہ باتیں گھڑ لی ہیں۔ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر میں نے جھوٹ گھڑی ہیں تو اس کا گناہ مجھ پر ہوگا۔ (شکر ہے) جس میں تم گرفتار ہو میں بری ہوں۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح نوح ؑ کی قوم نے ان کو جھٹلایا، نیز یہ بھی بتایا کہ اکثر مغرور لوگ محض اس وجہ سے ایمان لانے سے محروم رہ جاتے ہیں کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ان سے پہلے غریب لوگ ایمان لے آئے ہیں؛ کیونکہ انہیں غریبوں سے نفرت ہوتی ہے، اس لیے وہ ایمان لانے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے، اور کسی نیک کام سے اس لیے نفرت نہ کرنی چاہیے کہ کوئی غریب اس کو کر رہا ہے۔ خدا کی نظروں میں صرف نیک کام کی قدر ہے۔ امیر و غریب اس کے نزدیک یکساں ہیں۔

فَلَا تَبْتَئِسْ پس برا مت جان، پس غم مت کھا	اِصْنَعِ بنا، تیار کر	لَا تُخَاطِبْنِيْ مجھ سے مت مخاطب ہو
مُغْرَقُوْنَ ڈوبنے والے	سَخِرُوْا مذاق کرتے ہیں	اِنَّا نَسْخَرُ ہم مذاق کریں گے تَنُّوْرُ تندور، زمین
زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ دو جوڑے	اِرْكَبُوْا سوار ہو جاؤ	مَجْرٖىهَا چلانے والا اس کا مُرْسٰىهَا روکنے والا اس کا
كَالْجِبَالِ پہاڑوں کے مانند	مَعْزِلٍ ناکامی میں الگ	سَاٰوِيْٓ سہارا لے لوں گا يَّعْصِمُنِيْ بچا لے گا مجھ کو
لَا عَاصِمَ نہیں بچانے والا	اِبْلَعِيْ جذب کر لے	مَآءَكِ اپنے پانی کو يٰسَمَآءُ اے آسمان
اَقْلِعِيْ روک لے، ٹھہر جا	غِيْضَ خشک ہو گیا	اِسْتَوَتْ جا ٹھہری جُوْدِيِّ ایک پہاڑ کا نام
صَالِحٍ نیک	اَعِظُكَ میں نصیحت کرتا ہوں تجھ کو	سَنُمَتِّعُهُمْ ہم عنقریب فائدہ پہنچائیں گے ان کو

وَ اُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ

اور نوح ؑ کی طرف وحی بھیجی گئی تھی کہ تیری قوم میں جو لوگ ایمان لانے والے تھے وہ ایمان لا چکے۔ لہٰذا ایمان نہ لانے والے (جو بدکاریاں)

بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

کر رہے ہیں آپ (ان کا کچھ) غم نہ کیجیے، اور ہماری نگرانی میں ہماری وحی کے مطابق کشتی بنایئے اور نافرمانوں کی نسبت مجھ سے کچھ نہ

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ يَصْنَعُ الْفُلْكَ ۟ وَ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

کہیے گا؛ کیونکہ یہ لوگ ضرور ڈبائے جائیں گے۔ نوح ؑ کشتی بناتے تھے اور ان کی قوم کے سردار جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو

سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ

ان سے تمسخر کرتے تھے۔ نوح ؑ کہتے تھے: تم ہم پر ہنستے ہو (تو اچھا) جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو، اسی طرح ہم بھی تم پر ہنسیں گے۔ عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓى

تم لوگ جان لو گے رسوا کرنے والا عذاب (دنیا میں) کس پر آتا ہے اور کس پر ہمیشگی کا عذاب (قیامت میں) ہوتا ہے۔ (یہ سب ہوتا رہا) حتی کہ

اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ

ہمارے عذاب کا حکم آپہنچا اور تنور نے جوش مارا، ہم نے کہا: (اے نوح ؑ) آپ اس (کشتی) میں جانداروں کے دو دو جوڑے اور اپنے گھر والوں کو

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا

ان لوگوں کے علاوہ جن کے متعلق میرا حکم آچکا ہے (کہ وہ ہلاک ہونے والا ہے) اور تمام مومنوں کو چڑھا لو اور ان کے ساتھ ایمان لانے

قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ

والے تو تھوڑے ہی تھے۔ نوح ؑ نے ان لوگوں سے کہا: اس میں سوار ہوجاؤ، اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے، بیشک ہمارا

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۫ وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ

پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔ کشتی انہیں پہاڑ کی سی بلند موجوں میں لے چلی تو نوح ؑ نے اپنے بیٹے کو جو ایک کنارے پر کھڑا تھا،

مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ

پکارا: بیٹا! ہمارے ساتھ سوار ہوجا، کافروں کے ساتھ نہ رہ۔ بیٹے نے کہا: میں پہاڑ سے جالگتا ہوں جو مجھ کو پانی سے بچا لے گا،

مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ بَيْنَهُمَا

نوح ؑ نے کہا: آج کے دن اللہ کے غضب سے بچانے والا کوئی نہیں ہے، وہی بچے گا جس پر اللہ مہربان ہوگا۔ (اتنے میں) دونوں کے

الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَ قِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ

درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ دوسروں کے ساتھ ڈبو دیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین! تو اپنا پانی جذب کرلے اور اے آسمان! تو تھم جا،

وَغِيْضَ الْمَآءُ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾

زمین نے پانی جذب کرلیا اور قوم کا کام تمام کردیا گیا۔ اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری اور کہا گیا ظالموں کیلئے (رحمت سے) دوری ہو۔

الربع

وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ

اور نوح ؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا: اے میرے پروردگار! میرا بیٹا (بھی) میرے اہل میں داخل ہے اور تیرا وعدہ (میرے اہل کے

الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ

نجات دینے کا) سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ اللہ نے کہا: اے نوح ؑ! وہ آپ کے اہل سے نہیں؛ کیونکہ اس کے عمل

غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾

اچھے نہیں ہیں، تجھے جس کا علم نہ ہو اس کے متعلق مجھ سے سوال نہ کر، میں نصیحت کرتا ہوں کہ تو (بھی) جاہل نہ ہوجائے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَ تَرْحَمْنِيْۤ

نوح ؑ نے کہا: اے میرے پروردگار! بے سمجھے ہوئے سوال کرنے پر میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا

اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ

تو میں بالکل برباد ہوجاؤں گا۔ (نوح ؑ سے) کہا گیا: اے نوح ؑ! کشتی سے اتریے، ہماری طرف سے آپ پر اور آپکے ساتھیوں پر سلامتی اور برکتیں

عَلَيْكَ وَ عَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا

ہیں، (آگے چل کر) کچھ لوگ ایسے (بھی) ہوں گے جن کو ہم سے دنیا میں فائدہ پہنچتا رہے گا ان کو (پھر ان کی نافرمانیوں سے) دردناک

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴۸ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ

عذاب پہنچے گا۔ (اے پیغمبر!) یہ غیب کی چیزیں ہیں جن کو ہم آپ کو بذریعہ وحی آگاہ کرتے ہیں، اس قرآن (کے نازل ہونے) سے پہلے

وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕۛ فَاصْبِرْ ؕۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۹ ع

نہ تو آپ ہی ان کو جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم کے لوگ۔ تو آپ صبر کرو (اور سمجھے رہو کہ) پرہیزگاروں کا انجام بخیر ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی اسی قوم کا ذکر ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے کشتی بنانے اور طوفان کے آنے کا ذکر ہے اور نافرمانوں کے غرق ہونے کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ کسی خاندان اور کسی قوم یا کسی گروہ یا نبی کا بیٹا ہونا کوئی نجات یافتہ کی پہچان نہیں، بلکہ ہر شخص کی نجات کا دارومدار اس کے ایمان و عمل صالح پر ہے، جو بھی اچھا کام کرے گا خواہ وہ کتنا ہی چھوٹی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ اللہ کے نزدیک عزت والا ہے اور کوئی کتنے ہی بڑے خاندان سے کیوں نہ ہو جب بھی برا عمل کرے گا اللہ کے دربار میں مردود ہے:

"ہنر بنمائے اگر داری نہ گوہر۔ گل از خار است و ابراہیم از آذر"

ترجمہ: اگر تمہارے اندر کوئی جوہر نہ ہو تو کوئی نہ کوئی ہنر ضرور ہونا چاہئے، کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ خاردار درخت سے پھول نکلتا ہے، اور آذر جیسے بت پرست کے گھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوتے ہیں۔

اَخَاهُمْ ان کے بھائی، برادر	مِدْرَارًا خوب برستے ہوئے	لَا تَتَوَلَّوْا مت منہ پھیرو
اٰخِذٌ پکڑنے والی	بِنَاصِيَتِهَا اس کی پیشانی کو	اَبْلَغْتُكُمْ میں نے تم کو پہنچادیا
يَسْتَخْلِفُ خلیفہ بنائے گا	عَنِيْدٍ دشمن	

وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

قوم عاد کی طرف انکے بھائی ہودؑ کو ہم نے (نبی بنا کر) بھیجا تھا، ہود نے کہا: بھائیو! اللہ کی بندگی کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ۝۵۰ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

ہے تم (کسی کو اس کا شریک کرتے ہو) تو محض اس ذات پر تہمت باندھتے ہو۔ بھائیو! میں اس کام کی تم سے مزدوری نہیں چاہتا، میری

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۵۱ وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ

مزدوری اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے، کیا تم اتنا نہیں سمجھتے۔ بھائیو! اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس کے حضور میں توبہ

يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَ لَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۵۲

کرو؛ تاکہ وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے اور تمہاری قوت کو بڑھائے، تم سرکشی کر کے روگردانی نہ کرو۔

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّ مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ

وہ کہنے لگے ہودؑ! آپ ہمارے پاس تو کوئی دلیل لے کر نہیں آئے اور نہ آپ کے کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور ہم آپ پر

لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ

ایمان لانے والے نہیں ہیں۔اور ہم تو بس یہی سمجھتے ہیں کہ آپ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑگئی ہے۔(ہودؑ نے) جواب دیا کہ

اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ

میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جو تم (دوسرے کو) شریک بناتے ہو میں تو ان سے بالکل بیزار ہوں۔تم سب مل کر

فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ مَا مِنْ

میرے ساتھ بدی کرتے جاؤ اور مجھ کو مہلت نہ دو۔ اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے، جتنے جاندار ہیں

دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ

سب ہی کی چوٹی اس کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے۔اگر تم (اس پر بھی اس سے) منہ پھیرتے ہو تو (مجھے

اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَیْكُمْ ؕ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۚ

کہو کیا) جو حکم دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں، وہ تو میں نے تم تک پہنچا دیا ہے۔ میرا پروردگار دوسری قوم کو تمہارا جانشین کریگا

وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۵۷﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا هُوْدًا

اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ بے شک میرا پروردگار ہر شئے پر نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) پہنچا تو ہم نے ہودؑ کو اور اس کے

وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ نَجَّیْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۟ۙ

ساتھی مومنوں کو اپنی رحمت سے نجات دی اور عذاب سخت سے انہیں بچا لیا۔یہ (اجڑے ہوئے کھنڈر اسی) قوم عاد (کے) ہیں جنھوں

جَحَدُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۵۹﴾

نے اپنے رب کے حکموں سے انکار کیا تھا اور اس کے رسول کا کہا نہ مانا تھا اور اللہ کے تمام سخت دشمنوں کے حکم کے پیرو ہوئے تھے۔

وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ عَادًا

اور اس دنیا میں (بھی) لعنت ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن (بھی!) دیکھو قوم عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی (جس کی

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع ۵

ان کو سزا ملی اور) دیکھو قوم عاد جو ہودؑ کے قوم (کے لوگ) تھے، (خدا کے یہاں) دھتکارے گئے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ہود علیہ السلام کی قوم عاد کا ذکر ہے اور ان پر جو عذاب سخت نازل ہوا تھا اس کا ذکر ہے اور مومنوں کو اس عذاب سے بچا لیا گیا ہے۔

اَنْشَاَكُمْ اس نے پیدا کیا تم کو	مُجِیْبٌ جواب دینے والا	مَرْجُوًّا وہ شخص جس سے امیدیں وابستہ ہوں
اَتَنْهٰىنَآ کیا منع کرتا ہے تو ہم کو	مُرِیْبٍ شک میں	فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ پس نہیں زیادہ کیا تم نے مجھ کو
تَخْسِیْرٍ نقصان اٹھایا	فَعَقَرُوْهَا پھر ذبح کر دیا اس کو	صَیْحَةُ بجلی کی کڑک فَاَصْبَحُوْا پس ہو گئے وہ

وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

قوم ثمود کی طرف اس کے بھائی صالحؑ کو ہم نے (پیغمبر بنا کر) بھیجا تھا، صالح ؑ نے کہا: اے قوم! اللہ کی بندگی کرو، تمہارے لیے اسکے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ

سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور زمین ہی میں تم کو آباد کیا ہے اس سے بخشش مانگو

ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ (٦١) قَالُوْا

اور اسکی طرف توبہ کرو، کیونکہ میرا پروردگار (ہر ایک کے) قریب (ہے) اور (ہر ایک کی دعا کا) قبول کرنے والا ہے۔ وہ لوگ بولے: اے

يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا

صالحؑ! پہلے تو ہم آپ سے بڑی بڑی امیدیں رکھتے تھے، کیا تو ہمیں روکتا ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کی پرستش نہ کریں؟

وَ اِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ (٦٢) قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ

اور تو جس طرف ہمیں بلاتا ہے ہم کو اس کی نسبت شک اور حیرت ہے۔ صالح ؑ نے کہا: لوگو! تم نے یہ بھی سوچا کہ جب میں اپنے رب

عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ اٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

کے کھلے ہوئے راستے پر ہوں اور اس نے مجھ پر اپنا کرم فرمایا ہے پھر اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون ہے جو خدا کے مقابلے میں میری

عَصَيْتُهٗ ۫ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ (٦٣) وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا

مدد کو کھڑا ہوگا، تم اپنی بری رائے سے میرا نقصان ہی کروگے۔ لوگو! اللہ کی یہ اونٹنی تمہارے لیے ایک نشانی ہے، تم اسے چھوڑے رہو،

تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ (٦٤) فَعَقَرُوْهَا

اللہ کی زمین میں یہ چرتی پھرے تم اسے نہ ستانا نہیں ورنہ فوراً عذاب آئے گا۔ ان لوگوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تو صالح ؑ نے کہا:

فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ (٦٥) فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

اپنے گھروں میں تم تین دن تک اور کھاپی لو (پھر تم پر عذاب آئے گا)، یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالحؑ کو

نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

اور اس کے ساتھ مومنوں کو اپنی رحمت سے اس دن کی رسوائی سے بچالیا۔ (اے پیغمبرؐ!) بے شک آپ کا رب قوی اور غالب ہے۔

هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ (٦٦) وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

اور ظالموں کو (جبرئیل کی) چیخ نے اس طرح مار ڈالا کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے اور ایسے مٹے کہ گویا کہ وہ اس میں

جٰثِمِيْنَ (٦٧) ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ (٦٨) ع

بستے ہی نہ تھے۔ آگاہ ہو، قوم ثمود نے اپنے رب کی نافرمانی کی (اور اپنی سزا کو پہنچے اور) دیکھو قوم ثمود (خدا سے) دھتکارے گئے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام اوران کی قوم ثمود کی بربادی کا بیان ہے۔

حَنِيْذٍ بھنا ہوا	اَوْجَسَ ڈرے	خِيْفَةً خاموشی، مخفی طریقہ پر	ضَحِكَتْ ہنس پڑی
يٰوَيْلَتٰى ہائے میری کمبختی	ءَاَلِدُ جنوں گی میں	اَنَا عَجُوْزٌ میں بوڑھی ہوں	بَعْلِىْ میرا خاوند
شَيْخًا عمر رسیدہ، بوڑھا	اَتَعْجَبِيْنَ کیا تو تعجب کرتی ہے	رَوْعُ خوف	مُنِيْبٌ متوجہ ہونے والا
يَوْمٌ عَصِيْبٌ مصیبت کا دن	يُهْرَعُوْنَ بھاگے بھاگے	بَنَاتِىْ جمع بنت کی، بیٹیاں	اَطْهَرُ لَكُمْ پاک ہیں تمہارے لیے
ضَيْفِىْ میرے مہمان	رَجُلٌ رَّشِيْدٌ بھلا آدمی	اٰوِىْ پناہ پکڑتا ہوں	فَاَسْرِ پس رات میں چل
بِقِطْعٍ ٹکڑے میں	مَوْعِدَهُمُ انکے وقت مقررہ	عَالِيَهَا بلندی اس کی	سَافِلَهَا نیچائی اس کی
سِجِّيْلٍ جمے ہوئے پتھر	مَنْضُوْدٍ ایک دوسرے کے اوپر	مُسَوَّمَةً علامت والے، نشانی والے	

وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ

جب ہمارے فرشتے (اولاد کی) بشارت لے کر ابراہیمؑ کے پاس آئے، تو انہوں نے ابراہیم کو سلام کیا۔ ابراہیمؑ نے بھی ان کو سلام کیا

قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ

اور بلا توقف بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت (ان کے سامنے) لاموجود کیا۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ تو کھانے کے طرف اٹھتے ہی نہیں تو

نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾

ان سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں ڈرے، فرشتوں نے کہا: ڈرو نہ، ہم فرشتے ہیں اور قوم لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ (اس وقت)

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ

ابراہیمؑ کی بیوی (وہیں) کھڑی تھیں، وہ یہ سن کر ہنس پڑیں اور ہم نے ان کو (انہیں فرشتوں کے ذریعہ سے) اسحاقؑ اور اسحاقؑ کے بعد

اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا

یعقوبؑ (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی۔ وہ بولیں ہائے میری کمبختی کیا میں جنم دوں گی، میں تو بڑھیا ہوں اور شوہر بھی بوڑھا ہے، یہ تو

لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ

عجیب بات ہے۔ فرشتے بولے: کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہے، اے اہل بیت تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى

ہوں، بیشک خدا حمد و ثنا کے لائق اور بڑی شان والا ہے۔ جب ابراہیمؑ کا ڈر جاتا رہا اور اس کو خوشخبری بھی پہنچ چکی تو وہ قوم

يُجَادِلُنَا فِىْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾

لوطؑ کی نسبت ہم سے جھگڑا کرنے لگا۔ بے شک ابراہیمؑ بڑا بردبار، بڑے نرم دل اور (ہر بات میں خدا کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ

(ارشاد ہوا) اے ابراہیمؑ! آپ اس (سفارش) سے باز آیئے، آپ کے پروردگار کا حکم آگیا، ان پر عذاب ضرور آئے گا، جو کبھی

مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِىْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالَ هٰذَا

ٹل نہیں سکتا۔ اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے، تو ان کا آنا ان کو برا معلوم ہوا اور تنگ دل ہو کر کہنے لگے: آج کا دن تو

يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ

بڑی مصیبت کا دن ہے۔ اور لوطؑ کی قوم (کے لوگ) دوڑے دوڑے لوطؑ کے پاس آئے، یہ لوگ پہلے سے برے کام کیا کرتے تھے،

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

لوطؑ (نے ان کو آتے دیکھا تو) کہنے لگے کہ بھائیو! یہ میری بیٹیاں (موجود) ہیں (ان سے نکاح کرلو)، یہ تمہاری لیے (حلال اور) پاکیزہ تر ہیں،

وَ لَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ

ذرا خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے میں میری آبرو ریزی نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے: آپ جانتے ہے کہ

مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ

آپ کی لڑکیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں، اور آپ یہ بھی جانتے ہیں ہم کیا ارادہ رکھتے ہیں۔ لوطؑ نے کہا کہ اے کاش! مجھ میں تمہارے

بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ

مقابلے کا زور ہوتا یا کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑتا۔ فرشتے بولے: اے لوطؑ! ہم لوگ آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں،

لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ لَا يَلْتَفِتْ

یہ لوگ ہرگز تیرے تک نہ پہنچ سکیں گے، آپ اپنے اہل و عیال کو لے کر کچھ رات رہے سے نکل جاؤ اور پھر تم میں سے کوئی مڑ کر بھی

مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

ادھر کو نہ دیکھے، سوائے تمہاری بیوی کے کہ اس پر بھی وہی عذاب آئے گا جو اوروں پر آنے والا ہے، ان کے عذاب کا وقت مقرر صبح ہے،

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا

کیا صبح نزدیک نہیں ہے؟ جب ہمارا حکم (عذاب) آیا تو (اے پیغمبر!) ہم نے اس بستی کے اوپر کے حصے کو نیچے کا حصہ کردیا (یعنی اسے الٹ پلٹ دیا)

حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ ع

اور پے در پے مٹی کے سخت پتھر برسائے۔ جن پر آپ کے رب کی طرف سے نشان کیے ہوئے تھے، ظالموں (یعنی کفار مکہ) سے یہ جگہ بھی دور نہیں ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ابراہیمؑ اور فرشتوں کی مہمان نوازی کا ذکر ہے، پھر لوطؑ اور ان کی قوم پر عذاب آنے کا بیان ہے۔

مِكْيَالَ پیمانہ، ناپنے کی چیز	لَا تَعْثَوْا نہ پھیلاؤ	رَهْطُكَ تیرا قبیلہ
لَرَجَمْنٰكَ تحقیق کہ ہم سنگسار کرتے		اِرْتَقِبُوْا انتظار کرو

وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو ہم نے (پیغمبر بنا کر) بھیجا، شعیب نے کہا: بھائیو! اللہ کی بندگی کرو، اس کے سوا دوسرا کوئی

إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۖ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّيٓ أَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّإِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ

تمہارا معبود نہیں اور ناپ اور تول میں (بھی) کمی نہ کرو۔ میں تمہیں آسودہ حال پاتا ہوں اور تمہارے لیے اس دن کے عذاب سے ڈرتا

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا

ہوں جو تمہیں آگھیرنے والا ہے۔ اور بھائیو! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ کیا کرو۔ اور لوگوں کو ان کی

النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ

چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ کا (دیا ہوا) جو (کچھ تجارت میں) بچ رہے

إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَآ أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ

وہی تمہارے لیے اچھا ہے، میں تم پر نگہبان تو نہیں ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے شعیبؑ! کیا آپ کی نماز نے آپ کو یہی سکھایا ہے کہ

أَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ أَوْ أَنْ نَّفْعَلَ فِيٓ أَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۖ إِنَّكَ

ہم لوگ اپنے باپ دادوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں یا اپنی مرضی کے مطابق اپنے مال میں تصرف نہ کریں، معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں

لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي

تم ہی ایک بڑے نرم دل اور راست باز رہ گئے ہو۔ شعیبؑ نے کہا: بھائیو! دیکھو تو اگر میں اپنے رب کے کھلے راستے پر ہوں

وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۖ وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى مَآ أَنْهٰىكُمْ

اور وہ اپنی طرف سے مجھے اچھا رزق دیتا ہے (تو کیونکر تمہاری بات سنوں) اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے میں تمہیں منع کرتا ہوں

عَنْهُ ۖ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۖ وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِاللّٰهِ ۖ عَلَيْهِ

خود بھی تمہارے برعکس کروں، جہاں تک ہوسکتا ہے میں اصلاح ہی چاہتا ہوں، میری توفیق تو صرف اللہ ہی سے ہے، اسی پر میں نے

تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۸۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيٓ أَنْ يُّصِيبَكُمْ مِّثْلُ مَآ

بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ بھائیو! کہیں میری مخالفت میں ایسا جرم نہ کرنا کہ

أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۖ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۸۹﴾

قوم نوحؑ، قوم ہودؑ، قوم صالحؑ پر جو مصیبت پڑی تھی ویسی ہی تم پر پڑے، قوم لوطؑ (کے کھنڈر بھی تو) تم سے دور نہیں۔

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ ۖ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَّدُودٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوا

(تمہیں عبرت پکڑنا چاہیے۔) اپنے رب سے مغفرت چاہو اور توبہ کرو، میرا رب بیشک مہربان اور بڑا محبت کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا:

يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ

اے شعیبؑ! ہم آپ کی بہت ساری باتیں تو سمجھتے ہی نہیں، ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ہم میں کمزور ہے۔ اگر آپ کے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم آپ کو

لَرَجَمْنٰكَ ۖ وَمَآ أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَهْطِيٓ أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۖ

سنگسار کرڈالتے، ہم پر کچھ آپ کا دباؤ نہیں ہے۔ شعیبؑ نے کہا: بھائیو! کیا اللہ سے بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ پڑے گا، اور تم لوگوں

وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی

نے خدا کو تو پس پشت ڈال دیا، بیشک تم جو کچھ بھی کر رہے ہو سب میرے پروردگار کے احاطہ علم میں ہے۔ لوگو! تم اپنی جگہ پر

مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ

عمل کرتے رہو، میں بھی (اپنی جگہ پر) عمل کرتا ہوں، تم بہت جلد معلوم کر لوگے کہ رسوا کرنے والا عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے،

وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں۔ اور جب ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا تو ہم نے اپنی مہربانی سے شعیبؑ کو اور ان لوگوں کو جو ان

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۙ ﴿۹۴﴾

کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور جو لوگ نافرمانی کیا کرتے تھے ان کو سخت آواز نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے رہ گئے

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع

اور ایسے مٹے کہ گویا ان میں کبھی بسے ہی نہ تھے، (لوگو) سن رکھو کہ جیسے قوم ثمود خدا کے یہاں دھتکارے گئے اہل مدین بھی ویسے دھتکارے گئے۔

تفسیر

اس رکوع میں شعیب علیہ السلام کی قوم کی طرف ان کی تبلیغ کا بیان ہے، اور اس بات کا بھی کہ اس قوم میں علاوہ شرک کے ناپ تول میں کمی بیشی کرنے کی بھی عادت تھی۔

وِرْدٌ آنا، وارد ہونا	مَوْرُوْدٌ چشمہ، گھاٹ	رِفْدٌ انعام، صلہ	مَرْفُوْدٌ انعام جس کو دیا جائے
حَصِيْدٌ اجڑی ہوئی	تَتْبِيْبٍ ہلاکت	يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ حاضری کے روز	نُؤَخِّرُهٗ دیر کرتے ہیں اس میں
شَقِیٌّ بدبخت	سَعِيْدٌ نیک بخت	زَفِيْرٌ نالہ کرنا، چلانا	شَهِيْقٌ چلانا
مَا دَامَتِ جب تک کہ رہیں	فَعَّالٌ کر گزرنے والا	غَيْرَ مَجْذُوْذٍ غیر منقطع	مَنْقُوْصٍ کم، ناقص

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ ﴿۹۶﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ

اور ہم نے موسیٰؑ کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیوں (اور واضح دلیل) کے ساتھ (پیغمبر بنا کر) بھیجا تو لوگ فرعون

فِرْعَوْنَ ۚ وَ مَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ

کے کہنے پر چلے اور فرعون کی بات صحیح بات نہ تھی۔ قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو دوزخ میں (لے جا کر)

النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَ اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

داخل کرے گا اور بہت ہی برا گھاٹ ہے جس پر یہ لوگ اتریں گے۔ اس دنیا اور قیامت کے دن (بھی) ان کے پیچھے لعنت لگی ہوئی ہے۔

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ

یہ کیسا برا دن ان کو ملا ہے۔ (اے پیغمبرؐ) ان بستیوں کی خبریں جو ہم آپ کو سناتے ہیں ان میں سے بعض موجود ہیں

وَّ حَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ

اور بعض اجڑ گئیں۔ ہم نے ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا؛ بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔ جب آپ کے رب کا حکم (یعنی عذاب)

الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ مَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ

آیا تو ان کے معبود جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے کچھ بھی ان کے کام نہ آئے؛ بلکہ ان کی تباہی کا باعث ہوئے۔اور (اے پیغمبرؐ)

تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ

جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور آپ کا پروردگار (عذاب میں) پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے، بے شک اس کی

اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ

پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔ آخرت کے عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے ان باتوں میں ایک عبرت ہے۔

مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ

یہ (آخرت کا دن) وہ دن ہوگا جب سب لوگ جمع کیے جائیں گے اور سب حاضر کیے جائیں گے، روز آخرت کو ہم ایک معیاد (چند روز) کے

مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

لیے ملتوی کیے ہوئے ہیں۔جب وہ دن آئے گا تو کوئی بھی بلا اس کے حکم کے نہ بول سکے گا پھر (اس وقت لوگوں کی دو قسمیں ہوں گی)،

شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ۙ ﴿۱۰۶﴾

کوئی بدبخت اور کوئی نیک بخت ہو گا۔ بدبخت جتنے ہیں سب دوزخ میں ہوں گے اور وہاں چلائیں گے اور نالے کریں گے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا

جب تک آسمان اور زمین قائم ہے وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے، مگر آپ کا رب جو چاہے (گا وہ ہوگا)۔بیشک آپ کا رب جو چاہتا ہے

يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ

کرتا ہے۔ لیکن نیک بخت لوگ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ

مگر جس کو خدا چاہے (سزا دے کر پھر جنت میں داخل کردے)۔ یہ خدا کی عطاء ہے جس کا کبھی خاتمہ ہی نہیں۔(اے پیغمبرؐ) یہ مشرکین

مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا

جو بتوں کو پوجتے ہیں ان کی نسبت شبہ میں کبھی نہ پڑنا، ان کے باپ دادا جیسے پہلے پوجتے تھے، اسی کو یہ بھی پوجتے ہیں۔ہم ان کو ان کا

ع ۹ لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾

حصہ (عذاب قیامت کے دن) پورا پورا بے کم وکاست دیں گے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے اور پھر ان سب گذشتہ واقعہ پر جن پر عذاب ہوئے اس کے

انجام اور اسباب بتائے گئے ہیں، ان کی تباہ شدہ بعض بستیاں اب تک باقی ہیں، جن کو دیکھ کر اور ان کا واقعہ پڑھ کر عبرت پکڑنا چاہیے۔

زُلَفًا ابتداء حَسَنٰتِ جمع حسنة کی، نیکی یُذْهِبْنَ لے جاتی ہیں اَلسَّیِّاٰتِ جمع سَیِّئة، برائی

مُصْلِحُوْنَ جمع مصلح کی، نیکوکار لَاَمْلَـَٔنَّ تحقیق کہ میں بھر دوں گا فُؤَادَكَ تیرا دل

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (یعنی توریت) دی تو اس میں اختلاف کیا گیا۔ (اے پیغمبرؐ) اگر آپ کا پروردگار ایک بات پہلے ہی سے نہ فرما چکا ہوتا تو

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۱۰﴾

ان میں فیصلہ کر دیا ہوتا، یہ (کفار مکہ بھی قرآن کی نسبت ایسے ہی) شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا ہے۔ اور آپ کا

وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ

پروردگار ان سب کو ان سب کے اعمال کا بدلہ ضرور پورا پورا دے کر رہے گا، کیونکہ جیسے جیسے عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو سب کی خبر

خَبِیْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ

ہے۔ (اے پیغمبرؐ) جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے تم اور جو لوگ (کفر و شرک سے) توبہ کر کے تمہارے ساتھ ہوئے ہیں وہ سب (دین اسلام

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

پر) قائم رہو اور حد اعتدال سے نہ بڑھو، بیشک جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو ان سب کو خدا دیکھ رہا ہے۔ اور (مسلمانو!) جن لوگوں نے ہماری

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ثُمَّ

نافرمانی کی ان کی طرف کو نہ جھکنا ورنہ تم کو (بھی) دوزخ کی آگ لگے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے تو (نافرمانی کی طرف جھکنے کی

لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ

صورت میں اسکی طرف سے بھی) تم کو مدد نہیں ملے گی۔ (اے پیغمبرؐ) دن کے دونوں جانب (یعنی شام و صبح) اور اوائل شب میں نماز پڑھو؛

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَ اصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ

کیونکہ نیکیاں گناہوں کو دور کرتی ہیں۔ ذکر (الٰہی) کرنے والوں کیلئے یہ یاددہانی ہے۔ (اے محمدؐ) صبر کرو کیونکہ

لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ

نیکی کرنے والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا۔ تم لوگوں سے پہلے زمانہ میں ایسے صاحب عقل کیوں نہ ہوئے

یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ ۚ وَ اتَّبَعَ

جو زمین میں فساد پھیلانے سے لوگوں کو روکتے، سوائے چند لوگوں کے کہ جن کو ان میں سے ہم نے (عذاب سے) بچا لیا۔ اور جن

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَا كَانَ

لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو انہیں (ناز و نعمت) کے پیچھے پڑے رہے جو ان کو دی گئی تھیں، اور یہ لوگ بڑے ہی بدکار تھے۔ (اے پیغمبرؐ)

رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً

آپ کا رب ان بستیوں کو جن کے رہنے والے نیک ہوں ناحق تباہ نہیں کرتا۔ اگر آپ کا پروردگار چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک گروہ کر دیتا؛

وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ

لیکن لوگ باہم اختلاف کرتے رہیں گے، مگر جن پر آپ کا رب رحم کرے۔ (وہ اس سے محفوظ رہیں گے) اور اسی واسطے اللہ نے ان کو پیدا

وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

(بھی) کیا ہے۔ آپ کے رب کا قول پورا ہو کر رہے گا۔ (وہ کہہ چکا ہے) کہ ہم ضرور جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دیں گے۔

وَ كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ

(اے محمدؐ!) پیغمبروں کے تمام حالات ہم آپ سے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے دل کو تسلی ہو اور اس طرح حق بات تجھ تک پہنچے

الْحَقُّ وَ مَوْعِظَةٌ وَّ ذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى

اور مومنوں کے لیے نصیحت اور یاددہانی ہو۔ (اے نبیؐ!) آپ ایمان نہ لانے والوں سے کہہ دیجئے کہ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ

مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ انْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ

ہم بھی (مسلمان اپنی جگہ) کام کر رہے ہیں۔ تم (بھی حکم الٰہی کا) انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ

چھپی ہوئی باتوں کا علم اللہ کے پاس ہے اور اسی طرف تمام امور کا مرجع ہے۔ (اے محمدؐ!) اسی کی بندگی کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔ آپ کا رب

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع ۱۰

ان اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو غافل نہیں ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی حق پر قائم رہنے کی تعلیم ہے۔ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، مستقل مزاج رہنے کا حکم ہے، نیک لوگ ہلاک نہیں کیے جاتے۔ قرآن مجید اور اس کے مضامین کی تعریف ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ کے عبد بننے کی تعلیم ہے۔

آیات: ۱۱۱	۱۲۔ سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ ۵۳	رکوعات: ۱۲

عَرَبِيًّا عربی زبان میں — رَاَيْتُ میں نے دیکھا — يٰۤاَبَتِ اے میرے باپ — اَحْسَنَ بہترین — اَحَدَ عَشَرَ گیارہ

لَا تَقْصُصْ نہ بیان کر — رُءْيَا خواب — يَجْتَبِيْكَ وہ تجھے چن لے گا منتخب کرے گا — تَاْوِيْلِ بیان کرنا تفسیر کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۟ؕ۱ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۟۲

الٓرٰ ۔ یہ (ایک صاف اور) واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ اور ہم نے اس (کتاب) کو عربی میں اسی لیے اتارا ہے کہ تم اس کو اچھی طرح سمجھ سکو۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَ اِنْ كُنْتَ

(اے محمدؐ!) ہم آپ کے سامنے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں جس سے پہلے تو بالکل ناواقف تھے جس طرح کہ ہم نے وحی

مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۟۳ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

سے سارا قرآن آپ پر اتارا ہے۔ (وہ قصہ حقیقت میں اس وقت سے شروع ہوتا ہے) جب کہ یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا: اے ابا!

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۟۴

میں نے رات خواب میں گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو اپنے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (یوسفؑ کے باپ یعقوبؑ نے)

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ

کہا: بیٹا دیکھو! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا، کہیں وہ (جل کر شیطان کے بہکانے سے) تیرے ساتھ کوئی فریب نہ کریں (اور یہ شیطان تو انسان کو

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۟۵ وَ كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ

بہکاتا ہی ہے)! کیونکہ وہ انسان کا (بالکل) کھلم کھلا دشمن ہے۔ اور (دیکھ بیٹا اس خواب کی تعبیر یوں ہوگی کہ) جس طرح تیرے پروردگار نے

وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ

اس سے پہلے تیرے باپ داداؤں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کو اپنی نعمتیں پوری پوری دی تھیں اسی طرح وہ تجھے اور یعقوبؑ کے خاندان پر اپنی

كَمَاۤ اَتَمَّهَا عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۟۶ ع

نعمتیں پوری پوری دے گا اور تجھے تیرا رب منتخب کرے گا اور وہ مشکل باتوں کو واضح کرنے کا علم دے گا۔ اور تیرا پروردگار بہت ہی علم اور حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے، اس لیے اس سورت کا نام ہی سورہ یوسفؑ ہے۔ ابتدائی آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کو اس لیے عربی میں نازل کیا ہے کہ لوگ اس کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ قرآن کی وحی آنے سے پہلے آپ کو اس قصہ کی بالکل خبر نہ تھی کہ کیسے واقع ہوا۔ اس کے بعد قصہ کو شروع کیا ہے اور اس کو بہترین قصہ ایک تو اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ ایک بہترین پیغمبر کا واقعہ ہے، دوسرا اس لیے کہ اس کے بیان کرنے والا اللہ ہے۔ تیسرا اس لیے کہ عام قصوں میں جو فضول باتیں ہوتی ہیں وہ اس میں نہیں، اس لیے یہ بہترین قصہ ہے۔

عُصْبَةٌ جماعت، گروہ	اِطْرَحُوْا پھینک دو، دور کر دو	غَيٰبَتِ گہرائی، اندھیرا	الْجُبِّ کنواں
يَلْتَقِطْهُ نکال لے گا اس کو	تَاْمَنَّا امین بناتا ہے	يَرْتَعْ اچھلنا کودنا، وہ اچھلے کودے	وَيَلْعَبْ وہ کھیلے
لَيَحْزُنُنِيْ وہ مجھے غمگین کرتا ہے	ذِئْبُ بھیڑیا	لَتُنَبِّئَنَّهُمْ تو ضرور ان کو بتائے گا	يَبْكُوْنَ وہ روتے ہوئے، روتے تھے
نَسْتَبِقُ ہم دوڑتے تھے	سَوَّلَتْ اچھی کر دکھایا، اچھی سجھائی دی	جَمِيْلٌ بہت ہی اچھا	مُسْتَعَانُ جس سے مدد طلب کی جائے

اَرۡسَلُوۡا انہوں نے بھیجا وَارِدَ پہنچنے والا، آنے والا، یعنی پانی لینے والا اَدۡلٰی اس نے لٹکایا دَلۡوَهٗ اپنا ڈول
بِضَاعَةً پونجی، مالیت، نفع کی چیز بَخۡسٍ کم قیمت، کھوٹے دَرَاهِمَ جمع درہم، سکے، روپے زَاهِدِيۡنَ بیزار، ہٹنے والے، بچنے والے

لَقَدۡ كَانَ فِيۡ يُوۡسُفَ وَاِخۡوَتِهٖۤ اٰيٰتٌ لِّلسَّآٮِٕلِيۡنَ ۝۷ اِذۡ قَالُوۡا
(اے محمدؐ!) یوسفؑ اور اس کے بھائیوں کے قصے میں سوال کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں، جب (کہ انہوں نے باپ کو یوسفؑ سے
لَيُوۡسُفُ وَ اَخُوۡهُ اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِيۡنَا مِنَّا وَ نَحۡنُ عُصۡبَةٌ ؕ اِنَّ
محبت کرتے دیکھا تو) انہوں نے کہا کہ باپ کو یوسفؑ اور اس کا (چھوٹا) بھائی ہم سے زیادہ پیارے ہیں: حالانکہ ہم ایک (کام کاج کرنے والی)
اَبَانَا لَفِيۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنِ ۝۸ ۚ اقۡتُلُوۡا يُوۡسُفَ اَوِ اطۡرَحُوۡهُ
جماعت ہیں (اور کیا کہیں کہ) ہمارا باپ ایک دھوکے میں پڑا ہوا ہے، چند ایک نے کہا (اب یہی ہو سکتا ہے) یا تو یوسفؑ کو جان سے ہی مار ڈالا
اَرۡضًا يَّخۡلُ لَـكُمۡ وَجۡهُ اَبِيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ قَوۡمًا
جائے یا اسے کہیں کسی اور زمین میں ڈال دیں، (ایسا کرنے سے) تمہارے باپ کی توجہ (بھی بالکل) تمہاری طرف ہو جائے گی، اس کے بعد
صٰلِحِيۡنَ ۝۹ قَالَ قَآٮِٕلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا يُوۡسُفَ وَاَلۡقُوۡهُ فِىۡ غَيٰبَتِ
تم نیک سمجھے جاؤ گے۔ ان میں سے ایک (بھائی) بولا: یوسفؑ کو جان سے نہ مارو، (ہاں) اگر تمہیں کرنا (ہی) ہے تو کسی اندھیرے کنوئیں میں
الۡجُبِّ يَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ السَّيَّارَةِ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ۝۱۰ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاۡمَنَّا
اسے ڈال دو، کوئی راہ چلتا مسافر اسے نکال لے گا۔ انہوں نے باپ سے جا کر کہا: اے ابا! آپ یوسفؑ کے بارے میں ہم پر بھروسہ کیوں نہیں کرتے؟
عَلٰى يُوۡسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوۡنَ ۝۱۱ اَرۡسِلۡهُ مَعَنَا غَدًا يَّرۡتَعۡ وَيَلۡعَبۡ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝۱۲
جبکہ ہم اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیجو اور وہ (باہر جا کر) کچھ کھیلے کودے گا اور ہم اس کی ہر طرح سے حفاظت کریں گے۔
قَالَ اِنِّىۡ لَيَحۡزُنُنِىۡۤ اَنۡ تَذۡهَبُوۡا بِهٖ وَ اَخَافُ
(باپ نے) جواب دیا کہ تم اسے (ذرا بھی میری نظروں سے پرے) لے جاؤ گے تو مجھے رنج ہوگا۔ (اسکے علاوہ) مجھے یہ (بھی) خطرہ ہے کہ
اَنۡ يَّاۡكُلَهُ الذِّئۡبُ وَاَنۡتُمۡ عَنۡهُ غٰفِلُوۡنَ ۝۱۳ قَالُوۡا لَـئِنۡ اَكَلَهُ الذِّئۡبُ وَنَحۡنُ
تم (لے جا کر) اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا پھاڑ کر کھا جائے۔ وہ کہنے لگے: ابا! اگر ہماری ایک جماعت کے ہوتے ہوئے بھی اسے
عُصۡبَةٌ اِنَّاۤ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ۝۱۴ فَلَمَّا ذَهَبُوۡا بِهٖ وَاَجۡمَعُوۡۤا اَنۡ يَّجۡعَلُوۡهُ فِىۡ
بھیڑیا کھا جائے تو (پھر یہ سمجھنا چاہیے کہ) ہم بالکل ہی گئے گزرے ہیں، (کسی کام کے نہیں)۔ پھر جب وہ یوسفؑ کو ساتھ لے (کر جنگل
غَيٰبَتِ الۡجُبِّ ۚ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِ لَـتُنَبِّئَنَّهُمۡ بِاَمۡرِهِمۡ هٰذَا وَهُمۡ
کی طرف) گئے اور یہ مشورہ کیا کہ اسے کسی اندھیرے کنوئیں میں گرا دیں تو ہم نے یوسفؑ کو سمجھا دیا کہ (ایک دن ایسا آئے گا کہ) تم ان کو ان
لَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۵ وَجَآءُوۡۤ اَبَاهُمۡ عِشَآءً يَّبۡكُوۡنَ ۝۱۶ ؕ
کے اس کام کا پتہ بتاؤ گے اور یہ (تم کو) پہچان (بھی) نہیں سکیں گے، بس یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈال کر وہ لوگ رات کے وقت روتے ہوئے

قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

باپ کے پاس آئے ۔اور(آکر) کہنے لگے کہ ابا! ہم کھیل میں دوڑتے ہوئے بہت آگے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ گئے

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾

پس (ہمارے واپس آنے تک) اسے بھیڑیا کھا گیا اور ابا: اگرچہ ہم سچ ہی کیوں نہ کہہ رہے ہوں تجھے ہماری بات کا یقین نہیں آئے گا۔

وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

اور (اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لیے) جھوٹ موٹ اس کی قمیص پر لہو بھی لگا لائے ،باپ نے (دیکھتے ہی) کہا: تمہاری آپس میں ایک بنائی

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾

ہوئی بات معلوم ہوتی ہے، اچھا اب صبر ہی بہتر ہے جو باتیں تم بنا رہے ہو(اس کے متعلق یہی کہوں گا کہ) اللہ (اس معاملہ میں میرا) مددگار ہے۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ

(ادھر دوسری طرف)ایک قافلہ (وہاں پر) پہنچا تو انہوں نے اپنا آدمی (کنوئیں کی طرف پانی لینے کے لیے) بھیجا، جب اس نے ڈول (نیچے)

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

لٹکایا (اور نیچے جھکا) تو (یوسف کو دیکھ کر) بول اٹھا: خوب یہ تو (اس میں) ایک لڑکا ہے، (بس اسی نے اسے نکالا) اور (اپنا) مال سمجھ کر قافلہ

وَ شَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

والوں سے چھپا رکھا اور اللہ انکے کاموں سے واقف تھا انہوں نے اس کو چند کم دام کے سکوں پر بیچ دیا اور وہ لوگ ان کے قدرداں تو تھے ہی نہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کا یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالنا بیان کیا گیا ہے اور پھران کے باپ کے سامنے جھوٹ بیان کرنا کہ اسے بھیڑیا کھا گیا ہے بتایا گیا ہے، دوسری طرف یہ بتایا گیا کہ کس طرح حضرت یوسفؑ کو کنوئیں سے نوکروں نے نکالا اور مصر میں لے جا کر بیچ ڈالا، نیز اس رکوع میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ہر معاملہ میں انسان کو صبر کرنا چاہیے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔

اَكْرِمِیْ تو تکریم کر، اچھا سلوک کر — مَثْوٰىهُ اس کا رہنا سہنا، اس کا ٹھکانا — رَاوَدَتْهُ اس کو پھسلایا — غَلَّقَتِ اس نے بند کر دیے

اَلْاَبْوَابَ جمع باب، دروازے — هَيْتَ کیوں نہیں تو آتا — هَمَّتْ اس عورت نے ارادہ کیا — اِسْتَبَقَا وہ دونوں دوڑے

قَدَّتْ پھٹ گئی — قَمِيْص کرتا، قمیص — اَلْفَيَا ان دونوں نے پایا — سَيِّدَ سردار، مالک، خاوند

يُسْجَنَ وہ جیل میں ڈالا جائے — رَاوَدَتْنِیْ مجھے اس نے بہکایا، پھسلایا — قُبُلٍ آگے، سامنے، سینہ — كَيْدِكُنَّ تمہارے مکر، تمہاری چال

اِسْتَغْفِرِیْ اے عورت تو معافی مانگ — كُنْتِ تو تھی — خٰطِـِٕيْنَ خطاکار، گنہگار

وَ قَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ

اور مصر میں جس نے اسے خریدا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: (دیکھ ذرا) اسے اچھی طرح خاطر تواضع سے رکھنا، شاید ہمیں کسی وقت کوئی

يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۫ وَ لِنُعَلِّمَهٗ

فائدہ پہنچائے اور شاید ہم اسکو اپنا بیٹا ہی بنالیں، اور (دیکھو) ہم نے اس طرح یوسفؑ کے زمین میں رہنے کا سامان کردیا؛ تاکہ ہم اسے

مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

مشکل باتوں کو سمجھنے کی تعلیم دیں، اگرچہ اکثر انسانوں کو اس بات کا پتہ نہیں، مگر حقیقت میں اللہ اپنے کام کو پورا کرنے پر پوری طرح

لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٢١ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِي

قادر ہے۔اور (دیکھو) جب یوسفؑ جوانی کو پہونچے تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نیک آدمیوں کو اسی طرح (ان کی نیکیوں کا)

الْمُحْسِنِيْنَ ۝٢٢ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ

بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور یوسفؑ جس کے گھر میں تھا اس نے اسے پھسلانا شروع کیا اور (اندر لے جاکر) دروازہ بند کر کے کہنے لگی کہ آ میں

هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ

تیرے لئے ہوں، یوسفؑ نے کہا: (اس کام سے) اللہ کی پناہ، میرے مالک نے مجھے پالا ہے اور میری ہر طرح تواضع کی ہے، (اب میں یہ

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ

ظلم کروں اور مجھے یہ معلوم ہے کہ کبھی) ظالم کامیاب نہیں ہوسکتے۔اس عورت نے برا ارادہ (تو) کیا (ہی تھا)، اگر یوسفؑ نے اپنے رب کی

رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ

(قدرت کی) نشانیاں نہ دیکھی ہوتیں تو وہ (بھی ضرور) اسکی طرف مائل ہوجاتے، ہم نے اس طرح اس سے فحش کام کو اور اس برائی کو دور

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝٢٤ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ قَدَّتْ

رکھا، کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔بس وہ دونوں (وہاں سے) ایک دوسرے کے پیچھے دروازے کی طرف دوڑے تو اس

قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ

عورت نے یوسفؑ کی قمیص پیچھے سے پھاڑ دی اور دروازے کے پاس دونوں نے اس عورت کے شوہر کو پایا وہ عورت (فوراً) بول اٹھی کہ

مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ

جو تیری بیوی کے ساتھ برے کام کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہونی چاہیے کہ اس کو جیل میں ڈال دیا جائے یا اسے کوئی

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٢٥ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ

اور دردناک عذاب دیا جائے۔ یوسفؑ نے کہا: اسی نے تو مجھے پھسلانا چاہا تھا، پھر اس عورت کے رشتہ داروں میں سے ہی ایک گواہ نے گواہی

اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٢٦ وَ اِنْ كَانَ

دی کہ (دیکھو) اگر یوسفؑ کی قمیص سامنے (سینہ) سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ جھوٹ بول رہا ہے۔اور اگر اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی

قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٢٧ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

ہے تو وہ عورت جھوٹی ہے اور یہ سچا ہے۔ جب اس (عورت کے مالک) نے یوسفؑ کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو (عورت سے)

قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ

کہنے لگا: یہ تم عورتوں کا مکر ہے اور تم بہت بڑی مکار ہوتی ہو۔ (پھر وہ) یوسفؑ (سے بولا دیکھو) اس بات کا خیال نہ کرنا

هٰذَا ٚ وَ اسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ ع ۱۳ ۱۴

اور (عورت سے کہنے لگا) تجھے چاہیے کہ اپنے گناہ کی خود معافی مانگے، کیونکہ قصوروار تو تو ہی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسفؑ کا مصر میں جا کر بکنا اور خریدنے والے کا ان پر مہربان ہونا بیان کیا گیا ہے، پھر اس کی عورت کا ان کو بدکاری کے لیے بہکانا بیان کیا گیا ہے، اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح خدا کے بندے ایسے نازک موقعوں پر خدا کی قدرت وطاقت کا اور عذاب وغیرہ کا خیال کر کے بچ جاتے ہیں، ہمیں بھی حضرت یوسفؑ کی طرح اپنے مالک کا نمک حلال خادم بننا چاہیے، اس کے بعد اس عورت کا یوسفؑ پر جھوٹا الزام لگانا اور حضرت یوسفؑ کی برأت کا بیان ہے۔

تُرَاوِدُ بہلاتی ہے، پھسلاتی ہے	فَتٰىهَا اپنا غلام، اس کا نوکر	شَغَفَهَا اس کو مبتلا کردیا	سَمِعَتْ اس نے سنا
اَعْتَدَتْ اس نے تیار کی	مُتَّكَاً محفل مجلس	سِكِّيْنًا چھری	اَكْبَرْنَهٗ انہوں نے اس کو بڑا سمجھا
قَطَّعْنَ انہوں نے کاٹ ڈالے	قُلْنَ انہوں نے کہا	حَاشَ نہیں ہے، ہرگز نہیں	لُمْتُنَّنِيْ مجھے ملامت کرتی ہو تم
رَاوَدْتُّ میں نے اسے پھسلایا	اَسْتَعْصَمَ وہ محفوظ رہا	اَصْبُ میں جھک جاؤں گا، مائل ہوجاؤں گا	

وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ

جب شہر کی عورتوں میں اس بات کا چرچا ہوا تو عورتوں نے کہنا شروع کر دیا کہ (دیکھو سنتی ہو) عزیز کی عورت اپنے غلام کو پھسلا رہی ہے

قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ

اور اس کی محبت نے اسے دیوانہ کر رکھا ہے۔ ہمارے خیال میں تو وہ بڑی بھاری غلطی کر رہی ہے۔ عزیز کی عورت نے ان (باتیں بنانے والی)

بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ

عورتوں کے مکر و فریب (کی شہرت) سنی تو ایک مجلس آراستہ کی اور انہیں بلا بھیجا اور ہر ایک کو ایک ایک چھری دے دی اور (انہیں کہا کہ

سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ

اب مکر کر کے دکھاؤ۔ ادھر) یوسفؑ سے (جا کے) کہا کہ ان کے سامنے نکل آو، جب ان عورتوں نے اسے دیکھا تو حیران ہوگئیں (اور اس کی

وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ

لمبی چوڑی تعریفیں کرنے لگیں) اور (بدحواس ہو کر) اپنے ہاتھ زخمی کر لیے، مگر (یوسفؑ کی پاکدامنی دیکھ کر) خود ہی پکار اٹھیں: یہ تو آدمی

اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ

نہیں کوئی بڑا اعلیٰ مرتبہ والا فرشتہ ہے۔ عزیز کی عورت نے ان سے کہا کہ دیکھو یہی وہ غلام ہے جس کے متعلق تم مجھے ملامت کر رہی تھیں،

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ

یقیناً میں نے اسے پھسلایا تھا،مگر یہ بچا رہا، اگر اب بھی یہ میرا کہا نہ مانے گا تو اسے جیل میں ڈالا جائے گا

وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝٣٢ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا

اور ذلیل کیا جائے گا۔ یوسفؑ نے (جب یہ سنا تو اللہ سے دعا کی) اے میرے پروردگار! یہ عورتیں جس طرف مجھے بلا رہی ہیں اس سے تو

يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ

جیل ہی مجھے زیادہ پسند ہے، (اے اللہ) اگر تو ان کے مکروں کو مجھ سے دور نہ رکھے گا تو ہوسکتا ہے کہ میں نادانی سے (ان کے کہنے میں آکر)

مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝٣٣ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

ان کی طرف مائل ہوجاؤں ، یوسفؑ کے پروردگار نے ان کی دعا (سن کر) قبول کرلی اور ان کے مکروفریب کو دور کردیا؛ کیونکہ اللہ تو سننے والا

الْعَلِيْمُ ۝٣٤ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝٣٥ ع

اور ہر بات کا جاننے والا ہے، پھران لوگوں کو بھی بہت سی نشانیاں دیکھنے کے بعد یہی مناسب معلوم ہوا کہ اسے کچھ عرصہ کے لیے جیل بھیج دیں۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسفؑ کی دوبارہ آزمائش کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح وہ اس میں کامیاب ہوئے اور نیز یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر ایک مصیبت یا مشکل کے وقت اللہ کو مدد کے لیے پکارنا چاہیے، کیونکہ وہ سننے والا اور انسان کی ہر حالت کو جاننے والا ہے، ضرور انسان کی مدد کرتا ہے۔ آخری آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب عزیز اور اس کے گھر والوں نے دیکھا کہ عزیز کی بیوی دن بدن یوسفؑ کے پیچھے زیادہ پڑ رہی ہے تو انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ یوسفؑ کو ہی اس کی آنکھوں سے دور رکھیں؛ تاکہ اس کا جنون کم ہوجائے اور اسی لیے انہوں نے یوسفؑ کو جیل میں بھیج دیا۔

فَتَيٰنِ دونوجوان، دوغلام	اَعْصِرُ میں نچوڑتا ہوں	رَاْسِيْ میرا سر	خُبْزًا روٹیاں
تُرْزَقٰنِهٖ تم کھانے کو دیے جاتے ہو	نَبَّاْتُ میں بتاؤں گا	تَرَكْتُ میں نے چھوڑ دیا	اَحَدُكُمَا تم میں سے ایک
اِتَّبَعْتُ میں نے پیروی کی، میں پیروی کرتا ہوں		يَسْقِيْ پلائے گا	تَسْتَفْتِيٰنِ تم دونوں مجھ سے پوچھتے ہو
نَاجٍ نجات پانے والا، رہائی پانے والا	اُذْكُرْنِيْ میرا ذکر کرنا	بِضْعَ چند برس، ایک سے نو تک کو بضع کہتے ہیں	

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ

اور یوسفؑ کے ساتھ ہی دو غلام بھی جیل میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک کہنے لگا، (بھائی) میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب

خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ

نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ میں روٹیاں سر پر اٹھائے ہوئے ہوں اور اس میں سے پرندے کھا رہے ہیں،

نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٣٦ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ

(یوسفؑ) ہم تجھے بڑا ہی نیک آدمی دیکھ رہے ہیں، ہمیں ان خوابوں کا مطلب بتائے، (یوسفؑ نے) کہا: (دیکھو) تم تک وہ کھانا بھی نہیں پہنچے گا

تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ

جو تم کو کھانے کے لیے دیا جاتا ہے کہ میں تمہیں اس کا مطلب بتاؤں گا اور یہ سب میرے پروردگار نے مجھے سکھایا ہے،اور میں نے اسی لیے

تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَ اتَّبَعْتُ

ان لوگوں کا طریق زندگی (بالکل) چھوڑ دیا ہے جو کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کی زندگی سے منکر ہوتے ہیں۔ میں تو اپنے باپ

مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ

دادا حضرت ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے طریقہ کی پیروی کرتا ہوں، اور ہمارے لیے یہ مناسب بھی نہیں کہ ہم کسی کو اللہ کا شریک

شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٨﴾

بنائیں ،یہ (ایمان لانا) تو ہم پر اور دوسرے لوگوں پر اللہ کا فضل ہے ؛بلکہ اکثر لوگ اللہ کا شکر نہیں کرتے۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٣٩﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ

(اچھا) اے میرے جیل کے ساتھیو! (یہ تو بتاؤ کہ) بہت سے رب اچھے ہیں یا تنہا ایک زبردست اللہ۔ اور تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ

پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی ہیں جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے مقرر کرلیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس (کے ٹھیک ہونے) کی کوئی

سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ

دلیل (تمہیں) نہیں دی، (اور یاد رکھو) سب کا حکم (اس) اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی نے یہ حکم دیا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو، اور یہی

الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ

(حقیقت میں) ٹھیک مذہب ہے، مگر اکثر لوگوں کو اس کا بھی پتہ نہیں۔ اے میرے قیدی بھائیو! (تمہارے خوابوں کی تعبیر یہ ہے کہ)

اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ

تم میں سے ایک اپنے مالک کو شراب پلائے گا،مگر دوسرا پھانسی دیا جائے گا اور پرندے اس کے سر کو نوچ کر کھائیں گے یہ اٹل

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ؕ وَ قَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

فیصلہ ہے (اس بات کے متعلق) جس کے متعلق تم دریافت کرتے ہو۔جس کے متعلق خیال تھا کہ وہ رہائی پانے والا ہے اسے (یوسفؑ نے) کہا: (دیکھو)

اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع

اپنے مالک کے پاس میرا بھی ذکر کرنا، مگر شیطان نے اسے اپنے مالک کے سامنے اس کا ذکر کرنا بھلادیا اور یوسفؑ کئی سال (اسی طرح) جیل میں رہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل کی زندگی کا کچھ حال بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کے بندے کسی حال میں بھی اسلام کی تبلیغ سے غافل نہیں رہتے ؛ جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام جیل میں بھی قیدیوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے تھے، ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم دنیا کے تمام کام کریں، مگر اسلام کی تبلیغ سے غافل نہ رہیں۔

بَقَرٰتٍ گائیں	سِمَانٍ موٹی تازی	عِجَافٌ دبلی پتلی، کمزور	خُضْرٍ ہرے، سرسبز	
یٰبِسٰتٍ سوکھے	اَفْتُوْنِیْ مجھے پتہ دو، مجھے بتاؤ	اَضْغَاثُ گچھے، پریشان خیالات	اَحْلَامٍ خواب	
اِدَّکَرَ اس نے یاد کیا	اَفْتِنَا ہمیں بتا، ہمیں صحیح پتہ دے	تَزْرَعُوْنَ تم بوؤ گے، کاشت کرو گے	دَاَبًا پے در پے	
حَصَدْتُّمْ تم نے کاٹا	فَذَرُوْهُ اسے تم چھوڑ دو	یُغَاثُ وہ پلائے جائیں گے، یعنی بارش برسائے گا		
تُحْصِنُوْنَ تم بچا رکھو	یَعْصِرُوْنَ وہ نچوڑیں گے، نکالیں گے			

وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

(ایک دن) بادشاہ نے (برسر دربار عام اپنے سرداروں سے) کہا: کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جن کو

وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ

سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں (میں نے) ہری بھری (دیکھی ہیں) اور سات بالکل سوکھی۔ اے سردارو! اگر تم خواب کی

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۝۴۳ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ

تعبیر بتا سکتے ہو تو مجھے کچھ بتاؤ۔ سرداروں نے جواب دیا: (بادشاہ!) یہ تو کوئی ایک پریشان خواب معلوم ہوتے ہیں اور ہم پریشان خواب

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ۝۴۴ وَ قَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَ ادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا

کا مطلب نہیں جانتے۔ جس نوکر کو جیل سے رہائی ملی اور بہت عرصہ کے بعد اسے (یوسفؑ) یاد آئے تو اس نے کہا: مجھے یوسفؑ کے پاس

اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ۝۴۵ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ

جانے دو، میں تمہیں ان خوابوں کا مطلب بتاؤں گا۔ (جب یوسفؑ کے پاس پہنچا تو کہنے لگا)۔ اے سچے یوسفؑ ذرا ہمیں اس خواب کے

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ

متعلق کچھ بتاؤ کہ سات موٹی تازی گائیوں کو سات دبلی پتلی کھا رہی ہیں اور پھر سات بالیں ہری بھری ہیں اور سات بالکل سوکھی ہوئی

لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝۴۶ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ

(اور دیکھو ذرا جلدی بتانا) تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور انہیں معلوم ہو۔ یوسفؑ نے کہا: سات سال تو تم لگاتار (خوب) کھیتی باڑی

دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷

کرو گے، پھر جو فصل کاٹو اس کو بالوں ہی میں رہنے دو (تاکہ گھن نہ لگ جائے) مگر تھوڑا سا جو تمہارے کھانے میں آئے (نکال لینا)؛ کیونکہ

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

پھر اس کے بعد سات سال بہت سخت آئیں گے، جو اس ذخیرہ کو کھا جائیں گے جس کو تم نے (ان برسوں کے واسطے) جمع کر رکھا ہوگا۔

اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ

مگر تھوڑا سا جو رکھ چھوڑو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش سے خوب سیر کیا جائے گا اور اس سال وہ پھر

ع ۶ ۱۲

وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝۴۹

پھلوں کا رس نچوڑیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بادشاہ مصر کے خواب دیکھنے اور حضرت یوسفؑ کا اس کی تعبیر بتانے کا حال درج ہے اور اسی سلسلہ میں دوسری اور باتیں بھی ہیں۔ خصوصاً خواب اور تعبیر خواب سے متعلق معلومات ہیں جو بجائے خود ایک حسن ہیں، لیکن اصل مطلب تو وہی ہے جو پورے قرآن مجید کے نازل ہونے کا ہے۔ اس لیے جو بھی واقعات یا قصے ہیں ان کو اسی نگاہ سے پڑھنا چاہیے، اور اسی فائدہ کا طالب ہونا چاہیے جو نزول قرآن کی غرض ہے۔

بَالُ حال، حالت	قَطَّعْنَ انہوں نے کاٹے	خَطْبُكُنَّ تمہارا واقعہ، حال
رَاوَدْتُّنَّ تم نے پھسلایا (مونث)	حَصْحَصَ کھل گیا، ظاہر ہوگیا	اَخُنْهُ میں نے اس کی خیانت کی
بِالْغَيْبِ پیٹھ پیچھے، پس پشت، غیر موجودگی میں	اُبَرِّئُ میں بری کرتا ہوں، پاک کرتی ہوں	اَمَّارَةٌ بہت حکم کرنے والا، مائل ہونے والا
اَسْتَخْلِصْهُ میں اسے خاص کرلوں گا	مَكِيْنٌ صاحب منزلت، معزز، عزت والا	اَمِيْنٌ معتبر، معتمد
خَزَآئِنِ جمع خزینہ، خزانے، گنجینے	يَتَبَوَّاُ رہتا ہے، بستا ہے	

وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ

بادشاہ نے (تعبیر سن کر) کہا: یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ تو جب حضرت یوسفؑ کے پاس قاصد پہنچا، تو انہوں نے کہا، واپس جا۔ اور اپنے آقا

فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ

سے پوچھ کہ ان عورتوں کا میرے بارے میں کیا خیال ہے، جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے، یقیناً میرا پروردگار ان کی چالوں سے

عَلِيْمٌ ۝۵۰ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ

خوب آگاہ ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے (بلا کر عورتوں کو) پوچھا: تمہارا کیا حال تھا کہ جب تم نے یوسفؑ کو اپنی خواہشات کے لیے پھسلانا چاہا تھا۔

قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ

تو وہ بولیں: حاش للہ! ہم نے تو اس میں کوئی برائی پائی ہی نہیں، (اس پر) عزیز (مصر) کی عورت بولی کہ اب تو حق بات ظاہر ہی ہوگئی،

اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۵۱ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ

میں نے ہی یوسفؑ کو پھسلانا چاہا تھا اور وہ یقیناً سچا ہے۔ یہ میں نے اس لیے کیا تا کہ عزیز مصر جان لے کہ میں نے پس پشت اس کے حق میں

بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۲

کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

الربع

وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ؕ

اور میں اپنے نفس کو بری نہیں کہتا ہوں، یقیناً نفس بدی کی طرف مائل ہو ہی جاتا ہے، سوائے اس کے جس پر میرے پروردگار کا رحم ہو

اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٣﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ

اور میرا رب بہت غفور رحیم ہے۔(جب عزیز مصر نے یہ بات سنی تو) کہا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ، میں اسے اپنا خاص مشیر بنالوں گا۔

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ

چنانچہ جب یوسفؑ سے اس نے بات چیت کی تو کہا: آج کے دن سے آپ ہمارے یہاں معزز اور معتبر ہیں۔یوسفؑ نے کہا: (اچھا تو) مجھے

اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٥﴾ وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا

ملک بھر کے خزانوں پر اختیار دے دو۔اور دیکھو کہ میں ان کی حفاظت کرنے والا اور ان کے صرف کرنے کا علم رکھنے والا ہوں اور ہم نے

لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

اس طرح یوسفؑ کو ملک مصر پر قابو دے دیا کہ اس میں جہاں چاہے رہے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت عطا کردیتے ہیں اور نیک بندوں کا

ع ۸

وَ لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ ع

اجر ضائع نہیں ہونے دیتے۔(یہ تو دنیا کا اجر ہے)اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے اور گناہوں سے بچے اس سے (بھی) اچھا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف علیہ السلام کی براءت کا اظہار دوسری عورتوں اور خود عزیز مصر کی عورت کے ذریعہ ہونے کا بیان ہے۔اس کے بعد نفس امارہ کا بیان ہے یعنی جو بدی کی طرف انسان کو راغب کرتا رہتا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس سے بچنا چاہیے۔پھر یوسف علیہ السلام کا مصر کے ملک کے خزانوں پر متصرف ہوجانے کا بیان ہے۔اخیر میں بتایا گیا ہے کہ نیکوکاروں کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا۔انہیں دنیا میں بھی بدلہ دیتا ہے۔دار آخرت میں اس سے بھی بہتر اجر ان کے لیے تیار ہے۔

جَهَّزَهُمْ سامان ٹھیک کردیا	جَهَازِ سامان (جہیز)	مُنْزِلِيْنَ مہمان نواز (جمع)	ذُوْ عِلْمٍ علم والا، صاحب علم
لَا تَقْرَبُوْنِ میرے پاس نہ آنا، لَاتَقْرَبُوْنِيْ تھا		سَنُرَاوِدُ ہم پھسلائیں گے عنقریب	فِتْيٰنِهِ اسکے ملازم، غلام
رِحَالِهِمْ ان کے اسباب	بِضَاعَةٌ سرمایہ، پونجی	كَيْلَ ناپ، پیمانہ، مراد اناج وغیرہ	مُتَفَرِّقَةٍ متفرق، علیحدہ علیحدہ
نَكْتَلْ ناپ لائیں، پیمانہ لائیں، یعنی اناج وغیرہ کا		رُدَّتْ لوٹادی گئی	مَا نَبْغِيْ ہم کو اور کیا چاہیے
نَمِيْرُ ہم رسد لائیں	بَعِيْرٍ اونٹ	يَسِيْرٌ تھوڑی	مَوْثِقًا ضمانت، وثیقہ، عہد
لَتَاْتُنَّنِيْ تم ضرور اسے لاؤ گے میرے پاس		يُحَاطَ احاطہ کیا جائے	

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَ هُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾

(پھر قحط سالی کے زمانے میں) یوسفؑ کے بھائی ان کے پاس آئے تو یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا۔مگر وہ نہ پہچان سکے۔

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ج

پھر جب یوسفؑ نے ان کا سامان ٹھیک کرادیا تو انہیں کہا: اپنے سوتیلے بھائی کو بھی آئندہ میرے پاس لانا، کیا تم دیکھ

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَ اَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ

نہیں رہے ہو کہ میں کیسا پورا پورا پیمانہ دیتا ہوں اور کیسا اچھا مہمان نواز ہوں۔ (تو اس پر بھی) اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو

بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

میرے پاس تمہارے لیے کوئی اجناس ہوگی اور نہ تم میرے پاس آکر پھٹکنا، وہ بولے ہم ابھی جاکر اسکے باپ کو اس بارے میں پھسلائیں گے

اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ

(کہ وہ اسے ہمارے ساتھ بھیج دے) اور ایسا ہم ضرور کریں گے۔ پھر یوسفؑ نے ملازموں سے کہا: (چپکے سے) ان کے اسباب میں ان کا

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

اصل سرمایہ بھی رکھ دو تاکہ جب وہ اہل وعیال میں پلٹ کر جائیں تو اس (احسان) کو بھی پہچانیں اور اس طرح پھر دوبارہ (بھائی کو ساتھ

يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

لے کر) آئیں۔ تو جب وہ اپنے باپ کے پاس پلٹ کر آئے تو لگے کہنے: اے اباجان! (جب تک کہ ہم اپنے بھائی کو نہ لے جائیں) ہمیں تو

الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ

اناج دینا بند کردیا گیا، پس ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیجیے کہ ہم اناج ماپ لائیں اور ہم اس کی ضرور خوب حفاظت کریں گے۔ (تو یعقوبؑ

هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ط فَاللّٰهُ خَيْرٌ

نے) کہا: کیا میں ویسے ہی اس کی نسبت بھی تم پر اعتماد کرلوں جیسا کہ اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا؟ سب سے اچھا حفاظت کرنے

حٰفِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا

والا تو اللہ ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اتنے میں جب انہوں نے اپنے سامان کھولے تو دیکھا کہ ان کی

بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ط قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ط هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ج

پونجیاں بھی انہیں لوٹا دی گئی ہیں۔ لگے کہنے: ابا جان! اب اور کیا چاہیے، یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں لوٹا دیا گیا ہے۔ (ہمارے بھائی کو ساتھ

وَ نَمِيْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ط ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿٦٥﴾

کردیجیے تو) ہم اور رسد لائیں کنبہ کیلئے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے، اور ایک اونٹ بھر غلہ اور لے آئیں گے اور یہ رسد تو ہے بھی تھوڑی۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ

(یعقوبؑ نے) کہا: میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز (اس وقت تک) نہیں بھیج سکتا جب تک کہ تم خدا کی ضمانت نہ دو کہ تم اسے سوائے اس

بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ج فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ

حالت کے کہ گھر ہی جاؤ ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے، چنانچہ جب انہوں نے پختہ وعدہ کرلیا تو یعقوبؑ نے کہا: (اچھا) جو کچھ ہم کہہ

وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ

رہے ہیں اللہ اس پر شاہد ہے۔ پھر وہ بولے: اے بیٹو! شہر میں پہنچو تو ایک دروازہ کے بجائے مختلف دروازوں سے اندر داخل ہوں، اور میں

وَ مَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

تم کو خدا (کے ارادہ) سے تو کچھ بھی بچا نہیں سکتا۔ کیونکہ ہر طرح کا حکم اسی کا ہے، (وہ جو چاہے کرے) میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ

اور سب بھروسہ کرنے والے بھی اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ تو پھر جب وہ شہر میں اس طرح داخل ہوئے جس طریقہ سے ان کے والد

اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ

نے انہیں حکم دیا تھا۔ تو پھر بھی انہیں کوئی چیز خدا (کے ارادہ) سے بچانے والی نہ تھی، ہاں! البتہ یہ ایک یعقوبؑ کی دلی خواہش تھی جسے

ع ٨ ١١ ٢ قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾

انہوں نے پورا کیا اور یعقوب (علیہ السلام) کو جو کچھ ہم نے سکھایا تھا اس کا علم رکھتے تھے؛ لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قحط سالی کے زمانے میں یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر میں آئے؛ تا کہ غلہ خرید کر لے جائیں۔ یوسف نے تو انہیں پہچان لیا؛ مگر وہ نہ پہچان سکے کہ یہ ہمارا بھائی یوسف ہے۔ چنانچہ باتوں باتوں میں انہوں نے بنیامین کا ذکر کر دیا تو یوسف علیہ السلام نے کہا آئندہ آؤ تو اسے بھی ساتھ لاؤ ورنہ یہاں نہ آنا، تمہیں آئندہ اسی صورت میں رسد وغیرہ ملے گا جب وہ تمہارے ساتھ ہو۔ چنانچہ انہوں نے آکر اپنے والد سے ذکر کیا، تو اول تو یعقوب علیہ السلام نے انکار کیا پھر کہا: اچھا خدا کو گواہ بنا کر کہو کہ تم اسے ضرور واپس لاؤ گے؟ چنانچہ انہوں نے اقرار کیا، پھر انہوں نے کہا کہ علیحدہ علیحدہ دروازے سے شہر میں داخل ہونا، یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر کام خدا کے اختیار میں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ مومن کا فرض ہے کہ وہ جو کام کرے اسی پر توکل کر کے شروع کرے۔

لَا تَبْتَئِسْ غمگین نہ ہو، ناامید نہ ہو	سِقَايَةَ پینے کا پیالہ	مُؤَذِّنٌ منادی، اذان دینے والا	سٰرِقُوْنَ سارق کی جمع، چور
تَفْقِدُوْنَ گم کر دیا تم نے	نَفْقِدُ ہم گم پاتے ہیں	صُوَاعَ پیمانہ، ناپنے کا پیالہ	زَعِيْمٌ ضامن، ذمہ دار
اَوْعِيَتِهِمْ ان کی بوریاں، ان کے اسباب		وِعَآءِ بوری، اسباب، گٹھری، تھیلا	
اِنْ يَّسْرِقْ اگر اس نے چوری کی	شَيْخًا بوڑھا	مَكَانَهٗ اس کے بجائے	نَرٰىكَ ہم تجھے پاتے ہیں

وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْۤ اَنَا اَخُوْكَ

اور جب یوسفؑ کے بھائی ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنے (حقیقی) بھائی کو پاس بلا کر بٹھایا اور (چپکے سے) کہہ دیا: میں تمہارا (سگا)

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ

بھائی (یوسف) ہوں، تو جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کر۔ پھر جب یوسفؑ نے انکا سامان درست کر دیا، تو پینے کا برتن اپنے

فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا

بھائی کے اسباب میں رکھوا دیا۔ پھر (جب وہ چل پڑے تو پیچھے سے) ایک پکارنے والے نے آواز دی، اے قافلہ والو! تم چور ہو۔ وہ ان کی

وَ اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ لِمَنْ

طرف بڑھے اور بولے: تمہارا کیا کھو گیا؟ انہوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا ناپنے کا پیمانہ نہیں ملتا۔ اور (اعلان یہ ہے کہ) جو اس کو ڈھونڈ لائے گا

جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ

اسے ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ) ملے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔ تو وہ بولے: خدا کی قسم! یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم اس لیے نہیں آئے کہ

فِي الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ

ملک میں کوئی خرابی پھیلائیں اور نہ ہم چور ہیں انہوں نے کہا اچھا: اگر تم جھوٹے نکلے تو اس کی سزا کیا ہے؟ وہ بولے: اس کی سزا جس کے

مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ

اسباب میں سے پیالہ نکلے وہ خود ہی اس کے عوض میں ہے۔ ہم تو ایسے گناہ کرنے والوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ پھر یوسفؑ نے

بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ

اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے دوسرے بھائیوں کے تھیلوں کی تلاشی لی۔ پھر اسے اپنے بھائی کے تھیلے میں سے نکال لیا۔ ہم نے یوسفؑ

كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

کو یہ تدبیر سمجھا دی تھی، کیونکہ وہ شاہی قانون کی رو سے اپنے بھائی کو رکھ نہیں سکتے تھے، مگر یہ اللہ کو منظور تھا۔ (تو اے لوگو!) ہم جسے چاہتے

نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ

ہیں اس کے درجے (اپنے نزدیک) بڑھا دیتے ہیں اور (یاد رکھو) ہر علم والے سے بڑھ کر علم والا ہے۔ وہ کہنے لگے: اگر اس نے چوری

يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ

کی ہے تو (کچھ تعجب نہیں؛ کیونکہ) اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسفؑ نے اس (بات) کو (سن کر) اپنے دل ہی

وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

میں رکھا اور اس پر کچھ ظاہر نہ کیا اور (دل میں) کہا: تم کتنے برے لوگ ہو۔ اللہ تعالیٰ (اس بات کا سچ یا جھوٹ ہونا) خوب جانتا ہے جسے تم

تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا

بیان کر رہے ہو۔ اتنے میں وہ بولے: اے عزیز! اس کا ایک بہت بوڑھا باپ ہے آپ اس کے بجائے ہم میں سے کسی کو رکھ لو، بے شک

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بڑے محسن ہیں۔ یوسفؑ نے کہا۔ خدا کی پناہ! ہم (یہ کیسے کرسکتے ہیں کہ) سوائے اس کے جس کے پاس سے ہمارا مال

مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع ۱۱/۲

برآمد ہوا کسی اور کو رکھ لیں، اس صورت میں تو ہم بڑے ناانصاف ٹھہریں گے۔ (یہ نہیں ہوسکتا)۔

تفسیر

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو کس طرح یوسف علیہ السلام نے ایک تدبیر کے ذریعہ بنیامین کو اپنے پاس رکھ لیا، وہ عاجزی کرنے لگے کہ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لو لیکن یوسف علیہ السلام نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ تو خلاف قانون ہے۔ایسا کرنا گویا خود کو ظالم ٹھہرانا ہے۔

فائدہ

ہر علم والے کو اپنے علم پر ناز نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس سے بھی کوئی بڑھ کر علم والا ہے۔

فائدہ

ہر بات مناسب موقع اور وقت پر کرنی چاہیے۔

اِسۡتَيۡـَٔسُوۡا وہ ناامید ہو گئے	خَلَصُوۡا الگ ہو گئے	نَجِيًّا مشورہ کرنے والے	فَرَّطۡتُّمۡ تم نے زیادتی کی قصور کیا
لَنۡ اَبۡرَحَ نہیں جاؤں گا	يٰۤاَسَفٰى ہائے افسوس	ابۡيَضَّتۡ سفید ہو گئیں	عَيۡنٰهُ اس کی دونوں آنکھیں
كَظِيۡمٌ ضبط کرلینے والے	تَفۡتَؤُا تَذۡكُرُ تو یاد کرتا رہے گا	حَرَضًا بیمار	اَشۡكُوۡا میں شکایت کرتا ہوں
بَثِّىۡ اپنی پریشانی	تَحَسَّسُوۡا تم تلاش کرو	لَا تَايۡــَٔسُوۡا مت ناامید ہو	رَّوۡحِ رحمت
مُّزۡجٰىةٍ ناقص، کم	مُتَصَدِّقِيۡنَ صدقہ کرنے والے، احسان کرنے والے		يَتَّقِ پرہیزگار ہوا
اٰثَرَكَ تجھے بزرگی دی	لَا تَثۡرِيۡبَ کوئی الزام نہیں	يَاۡتِ بَصِيۡرًا وہ بینا ہوجائے گا	

فَلَمَّا اسۡتَيۡـَٔسُوۡا مِنۡهُ خَلَصُوۡا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيۡرُهُمۡ اَلَمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اَبَاكُمۡ قَدۡ

پھر جب وہ یوسفؑ سے ناامید ہو گئے تو علیحدہ ہو کر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں سے بڑے نے کہا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہمارے باپ نے

اَخَذَ عَلَيۡكُمۡ مَّوۡثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنۡ قَبۡلُ مَا فَرَّطۡتُّمۡ فِىۡ يُوۡسُفَ ۚ فَلَنۡ اَبۡرَحَ الۡاَرۡضَ

خدا کی ضمانت تم سے لی تھی؟ اور اس سے پہلے یوسفؑ کے بارے میں بھی کیا کچھ زیادتی کر چکے ہو تو میں تو یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

حَتّٰى يَاۡذَنَ لِىۡۤ اَبِىۡۤ اَوۡ يَحۡكُمَ اللّٰهُ لِىۡ ۚ وَهُوَ خَيۡرُ الۡحٰكِمِيۡنَ ۝۸۰

یہاں تک کہ یا تو والد صاحب مجھے اجازت دیں یا خدا میرے حق میں کوئی (اچھا) فیصلہ کردے۔اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ (یوں کرو)

اِرۡجِعُوۡۤا اِلٰٓى اَبِيۡكُمۡ فَقُوۡلُوۡا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابۡنَكَ سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدۡنَاۤ اِلَّا

تم جاؤ اپنے والد کے پاس اور ان سے کہو کہ اے اباجان! آپ کے بیٹے نے چوری کی (اور پکڑا گیا ہے) اور ہم اسی بات کی گواہی دیتے ہیں

بِمَا عَلِمۡنَا وَ مَا كُنَّا لِلۡغَيۡبِ حٰفِظِيۡنَ ۝۸۱ وَسۡـَٔلِ الۡقَرۡيَةَ

جس کا ہمیں علم ہے۔اور ہم غیب کے نگہبان تو تھے ہی نہیں۔ (پتہ نہیں اس نے کب چوری کی؟) اور (اگر آپ کو یقین نہ ہو تو) اس بستی

الَّتِىۡ كُنَّا فِيۡهَا وَ الۡعِيۡرَ الَّتِىۡۤ اَقۡبَلۡنَا فِيۡهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوۡنَ ۝۸۲

والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم رہتے تھے۔اور اس قافلے سے (پوچھ لیجیے) جس کے ساتھ ہم یہاں پہنچے ہیں اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ
(انہوں نے یہی آ کر کہا تو) یعقوبؑ نے کہا: (یوں نہیں ہے) بلکہ پھر تم نے ایک بات گھڑ لی ہے۔ بس اب تو صبر ہی بہتر ہے۔ بہت قریب
اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾ وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ
ہے کہ خدا ان سب ہی کو میرے پاس لے آئے۔ اور وہ بہت صاحب علم وحکمت ہے۔ پھر وہ ان سے ہٹ گئے اور (دل میں) کہا: ہائے یوسف!
يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَ ابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾ قَالُوْا
اور ان کے غم میں رونے کی وجہ سے ان کی دونوں آنکھیں سفید ہوگئیں، (اس پر بھی) وہ غم کو ضبط کر رہے تھے، (یہ دیکھ کر) وہ بولے:
تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ
خدا کی قسم! آپ ہمیشہ یوسفؑ ہی کی یاد میں پڑے رہیں گے، یہاں تک کہ یا تو آپ بیمار ہوجائیں یا مرجائیں۔ وہ بولے: میں تو اپنی پریشانی
اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا
اور رنج کی شکایت خدا ہی سے کرتا ہوں۔ اور خدا کی طرف سے مجھے ان باتوں کا علم ملا ہے جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ اے میرے بیٹو! ذرا پھر
فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْــَٔسُ
جاؤ تو اور یوسفؑ اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ (ممکن ہے وہ مل جائیں۔) اور اللہ کی رحمت سے تو
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ
کافروں کے سوا اور کوئی ناامید نہیں ہوتا۔ جب وہ (باپ کے کہنے پر) پھر یوسفؑ کے پاس آئے تو (بڑی عاجزی سے) بولے: اے عزیز!
مَسَّنَا وَ اَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ
ہمیں اور ہمارے کنبہ والوں کو (اس بات سے) بڑی تکلیف پہنچی ہے، (ہمارے بھائی کو ہمارے حوالے کر دے) اور ہم معمولی سی پونجی
عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ
(بھی) لائے ہیں۔ پس ہمیں پورا ناپ دلوا دیجئے اور ہم پر احسان (بھی) کیجئے۔ یقیناً اللہ محسنوں کو بڑا اجر دیتا ہے۔ یوسفؑ نے کہا: کیا تم
بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ
جانتے ہو کہ تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی سے جہالت کی وجہ سے کیا سلوک کیا؟ وہ چونک کر بولے: تو کیا تم ہی یوسفؑ ہو؟ وہ بولے:
اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَاۤ اَخِيْ ٘ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ
ہاں! میں ہی یوسفؑ ہوں، اور یہ میرا بھائی۔ یقیناً خدا نے ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ بیشک جو بھی پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو خدا
لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا
نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (پھر) وہ (اقرار کرتے ہوئے یوں) بولے: خدا کی قسم! کہ یقیناً اس نے تم کو ہم پر بزرگی دی اور ہم ضرور
لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾
خطاوار تھے۔ یوسفؑ نے ہمدردانہ طور پر کہا: جاؤ، آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں۔ خدا تمہیں بخشے گا، اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع

میری یہ قمیص لے جاؤ۔اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو۔وہ فوراً بینا ہوجائیں گے اور سارے کا سارا کنبہ میرے پاس لے آؤ۔

تفسیر

اس رکوع میں یوسف علیہ السلام کے قصے کا آخری بیان ہے کہ کس طرح ان کے بھائی عاجز ہوکر اس کے سامنے آئے اور ان سے التجائیں کرنے لگے کہ ہم پر احسان کریئے!

فائدہ

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیے۔

فَصَلَتْ جدا ہوا یعنی چل پڑا	رِيْحَ خوشبو	تُفَنِّدُوْنِ تم مجھے بہکا ہوا سمجھو، اصل میں تفنِدونی تھا
تَاللّٰهِ خدا کی قسم	ضَلٰلِ غلط خیال	اِرْتَدَّ پھر آیا، لوٹ آیا ‌ خَرُّوْا گر پڑے
بَدْوِ جنگل، دیہات	نَزَغَ فساد ڈالا	تَوَفَّنِيْ میرا خاتمہ کر ‌ مُسْلِمًا اسلام کی حالت میں
اَلْحِقْنِيْ مجھے ملادے، شامل کردے	اَنْۢبَآءِ جمع نَبَأٌ خبریں	غَيْبِ پوشیدہ، بہت پہلے گزری ہوئی باتیں
لَدَيْهِمْ ان کے پاس	حَرَصْتَ تو حرص کرے، تو چاہے	مَا تَسْئَلُهُمْ تو ان سے نہیں مانگتا

وَ لَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ

اور جب (ان کا) قافلہ (وہاں سے) چل پڑا تو (ادھر یعقوبؑ یعنی) ان کے باپ نے (لوگوں سے) کہا کہ (ہو نہ ہو) مجھے تو یوسفؑ کی خوشبو

لَوْ لَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الربع

آرہی ہے، اگر تم مجھے بہکا ہوا خیال نہ کرو، لوگ بولے: واللہ! آپ تو اسی پرانے غلط خیال میں مبتلا ہیں۔ پھر جب واقعی خوشخبری دینے والا

الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

آپہنچا اور اس کے چہرے پر یوسفؑ کا کرتہ ڈال دیا تو (فوراً اس کی آنکھیں کھل گئیں اور) بینائی لوٹ آئی۔ (اس پر) بولے: (دیکھا) میں نے

لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا

تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ (اب یعقوبؑ کے بیٹے) بولے: اے ہمارے ابا

اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ

جان! ہمارے گناہوں کی معافی دیجئے یقیناً ہم قصوروار تھے۔ یعقوبؑ نے کہا: میں ابھی اپنے پروردگار سے تمہارے لیے معافی مانگتا ہوں،

اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ

وہ بڑا غفور رحیم ہے۔ (اسکے بعد سب وہاں سے چل پڑے اور) جب یوسفؑ کے (خیمے کے) پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو پاس

وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى

بٹھایا اور کہا: انشاء اللہ اب ہم مصر میں امن و امان سے داخل ہوں گے۔ (پھر جب شہر میں پہنچے تو) یوسفؑ نے اپنے والدین کو (اپنے

الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫

ساتھ) تخت پر بٹھا لیا۔ پھر سب کے سب سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ یوسفؑ نے کہا: میرے اس قدیم خواب کی یہ تعبیر ہے۔

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ

میرے پروردگار نے اسے سچا کردکھایا۔ اور بے شک میرے ساتھ اس نے بڑا احسان کیا، جبکہ مجھے قید خانے سے نکالا۔ اور بعد اس کے کہ

مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اِخْوَتِيْ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ

شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوادیا تھا، آپ سب کو خدا نے دیہات سے لا بلایا۔ بے شک میرا پروردگار

لِّمَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ

جو (بات کرنا) چاہتا ہے اس کی اچھی تدبیر کرتا ہے۔ یقیناً وہ علم وحکمت کا مالک ہے۔ (پھر بارگاہ الٰہی میں یوں التجا کی) اے میرے پروردگار!

وَ عَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا

یقیناً تونے مجھے حکومت دی اور باتوں کی تعبیر سکھائی، اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز

وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ

ہے۔ میرا خاتمہ اسلام کی حالت میں کر اور نیک بندوں میں مجھے شامل فرما۔ (اے محمدؐ!) یہ وہ پہلے زمانوں کی باتیں ہیں جنہیں ہم تمہیں

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ

بذریعہ وحی سناتے ہیں، حالانکہ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے۔ جبکہ وہ یوسفؑ کو کنویں میں ڈالنے کیلئے ایک بات پر جمع ہوگئے تھے

وَ هُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

اور جب وہ (دوسری) چالیں چل رہے تھے اور بہت سے لوگ تو خواہ تم کتنا ہی چاہو ایمان نہیں لائیں گے۔ اور (حال یہ ہے کہ)

وَ مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع ۱۱/۵

آپ ان سے کچھ اجر بھی نہیں مانگتے۔ یہ قرآن سارے جہاں والوں کے لیے سراپا نصیحت ہے۔

تفسیر

شروع میں بتایا گیا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر کرتہ ڈالا گیا تو وہ بینا ہو گئے، پھر ان کا مصر میں داخل ہونا اور خدا کا شکر بجالانا مذکور ہوا، اس کے بعد بہت اچھی دعا تعلیم فرمائی ہے۔ ہمیشہ خدا سے یہ دعا مانگنا چاہیے کہ وہ ہمارا خاتمہ اسلام پر کرے۔

یہ سارا قصہ بیان کرنے کے بعد حاصل مدعا یہ ہے کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور آنحضرت جو تمہیں قصہ سنا رہے ہیں، ہمارے سچے پیغمبر ہیں، انکی باتوں کو مانو! قرآن کے احکام پر چلو، کیونکہ یہ تمام عالم کے لیے سراپا رحمت ہے۔

كَاَيِّنْ بہت سارے — يَمُرُّوْنَ وہ گزرتے ہیں — غَاشِيَةٌ ڈھانپ لینے والی — اسْتَيْئَسَ مایوس ہو گئے

كُذِبُوْا ان سے جھوٹ کہا گیا — نُجِّيَ نجات دی گئی — عِبْرَةٌ عبرت، نصیحت

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور (دیکھئے کہ) کتنی نشانیاں زمین و آسمان میں (موجود) ہیں۔ جن پر یہ گزرتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کی پروا نہیں کرتے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ

اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہیں؛ لیکن شرک میں مبتلا رہتے ہیں۔ تو کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو رہے ہیں کہ ان پر

غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ

اچانک ایک ڈھانپ لینے والا عذاب آپہنچے، یا بے خبری کے عالم میں ان پر قیامت ٹوٹ پڑے۔ (اے محمد!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے:

وقف النبی

هٰذِهٖ سَبِيْلِىْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِىْ ۭ وَسُبْحٰنَ

(دیکھو) یہ میرا (سیدھا) راستہ ہے۔ میں اور میرے ساتھی تمہیں اللہ کی طرف (قرآن کے دلائل کے ذریعہ) بلاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

پاک ہے اور (یاد رکھو) میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانے والوں کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ (اے محمد!) ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں پر

نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

ہی وحی کی جو ان بستیوں والوں کی طرف بھیجے گئے۔ کیا وہ زمین میں چل پھر کر دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلوں کا کیا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

برا انجام ہوا؟ حالانکہ آخرت کا گھر ان لوگوں کیلئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہت اچھا (اور غیر فانی) ہے، کیا وہ اتنی سوجھ بوجھ نہیں رکھتے؟

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

(اے محمد! آپ سے پہلے بھی) جب پیغمبر (ہماری نشانیوں کا انتظار کرتے) تھک جاتے (اور اپنی قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوجاتے)

جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا

اور قوم والے یہ سمجھتے کہ ان سے جھوٹا وعدہ کیا گیا تو اچانک ہماری مدد آپہنچی، پھر جس کو چاہا ہم نے نجات دے دی، اور (اے محمد! اور یقین

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي

رکھئے کہ ان) گناہگاروں سے ہمارا عذاب ٹل نہیں سکتا۔ (ضرور آکر رہے گا)۔ یقیناً پہلی امتوں کے قصوں میں سمجھ والوں کے لیے بڑی

الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

نصیحت ہے۔ (اور) یہ (قرآن جو کچھ بیان کرتا ہے) بنائی ہوئی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور سب

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ع

چیزوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے اور یہ ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا کی نشانیوں سے عبرت پکڑنے کے لیے کہا گیا ہے، اور پہلی امتوں کو جو عذاب آئے اور جو ان کا انجام ہوا اس

سے ڈرا کر آخرت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور مقصد ڈرانے کا یہ بیان ہوا کہ اس قرآن کو صحیح طور پر ذوق ویقین کے ساتھ مان لیں۔ صرف زبان سے اقرار اور دل میں شرک گھسا ہوا ہو تو یہ فائدہ مند نہیں۔

فائدہ

شرک کی بھی کئی قسمیں ہیں، آپ نے فرمایا کہ جو صدقہ ریا کی غرض سے دیتا ہے شرک کرتا ہے۔ جو نماز ریا کی غرض سے پڑھتا ہے شرک کرتا ہے۔

فائدہ

قرآن کو مومنوں کے لیے رحمت وہدایت بتایا گیا ہے، اس لیے ایمانداروں کو اسے سمجھ کر پڑھنا اور اس رحمت اور ہدایت سے فائدہ اٹھانا چاہیے نہ کہ بے سوچے سمجھے پڑھنا چاہیے کہ ہدایت ہی نہ ہو۔

فائدہ

پہلی امتوں کے حالات مومنوں کی تسلی کے لیے اور منکروں کو عذاب الہی سے ڈرانے کے لیے بیان کیے گئے ہیں، ہمیشہ اسی خدا پر توکل کرنا چاہیے اور ہر معاملہ میں صبر سے کام لینا چاہیے۔ خدا ضرور مومنوں کی مدد کرتا ہے۔ مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

آیات: ۴۳	۱۳۔ سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ ۹۶	رکوعات: ۶

عَمَدٍ ستون	مَدَّ کھینچا	رَوَاسِيَ پہاڑ	يُغْشِي ڈھانپ لیتا ہے
قِطَعٌ جمع قطعة کی ٹکڑے	مُتَجٰوِرٰتٌ پاس پاس	صِنْوَانٌ دو یا زیادہ تنوں والا	يُسْقٰى پلایا جاتا ہے
اُكُلِ کھانا، ذائقہ	اَغْلٰلُ طوق	مَثُلٰتُ مثالیں	هَادٍ ہدایت کرنے والا ہادی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۗ وَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ

الٓمّٓرٰ، یہ قرآن کی آیتیں ہیں اور (اے محمدؐ! یہ قرآن) جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر نازل ہوا بالکل برحق ہے۔ پھر بھی

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ

بہتیرے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔ (اے لوگو! تمہارا) خدا وہ ہے جس نے آسمانوں کو (اپنی قدرت سے) جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، بغیر

تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۗ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ

ستون کے بلند کیا۔ پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا اور سورج اور چاند کو مطیع کر دیا۔ ہر ایک خاص مدت تک کے لیے چلتا ہے۔

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ

وہ تمام انتظامات کرتا ہے اور (اپنی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے؛ تاکہ تمہیں اپنے پروردگار سے (ایک دن) ملنے کا یقین ہو۔ اور

الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا

تمہارا خدا وہی ہے جس نے زمین کو بچھایا۔ اور پھر اس پر بھاری پہاڑ اوردریا بنا دیئے۔ اور ہر قسم کے پھلوں میں دو قسمیں

زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ فِی

قرار دیں۔ پھر دن کو وہ رات سے ڈھانپ دیتا ہے۔ یقیناً ان باتوں میں سوچنے والوں کے لیے بڑی نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور (دیکھو)

الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ

زمین میں آس پاس کتنے مختلف ٹکڑے ہیں۔ اورانگوروں کے باغ اور کھیتیاں اور کھجور کے ایسے درخت کہ بعض میں کئی تنے ہیں اوربعض میں

وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ

صرف ایک ہے۔ یہ سب صرف ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں، (لیکن ان کے ذائقہ اور شکل میں کتنا فرق ہے) اور اس طرح ان پھلوں

فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۴ وَ اِنْ

کے کھانے میں ایک کو دوسرے پر برتری دیتے ہیں، ان سب باتوں میں عقل سے کام لینے والوں کے لیے نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور (اے

تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬

محمدؐ!) ان باتوں پر تعجب کیا۔ تعجب کے لائق تو ان کا یہ کہنا ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہوجائیں گے تو ہم دوبارہ پیدا ہوں گے؟ (ایسا کہنے والے)

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ ۚ

وہی (ہیں جو) اپنے پروردگار کی قدرت کے منکر ہو بیٹھے۔ اور (یہی وہ لوگ ہیں کہ قیامت کے دن) ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔

وَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ

اور یہی جہنمی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور (اے محمدؐ!) یہ لوگ عافیت سے پہلے ہی آپ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں، حالانکہ

وَ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ

ان سے پہلے عذاب کی بہت سی مثالیں گزر (بھی) چکی ہیں۔ (اصل بات یہ ہے کہ) آپ کا پروردگار باوجود لوگوں کی نافرمانیوں کے ان کے گناہوں سے

عَلٰی ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

درگزر کرتا ہے، مگر (جب موقع آجائے تو پھر) آپ کے پروردگار کا عذاب بھی بہت سخت ہوتا ہے۔ اور یہ کافر کہتے ہیں کہ محمدؐ پر انکے پروردگار کی طرف سے کوئی

لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ ع

نشانی کیوں نہیں اترتی؟ تو (اے محمدؐ! آپ کا یہ کام نہیں) آپ تو (عذاب سے) ڈرانے والے اور (قرآن کے ذریعہ) سب قوموں کی ہدایت کرنے والے ہیں۔

تفسیر

اس سورہ میں رعد کا ذکر ہے۔ اس لیے اس کا نام سورۃ رعد قرار پایا۔ پہلی سورۃ یوسف میں اول وشروع میں قرآن کا ذکر تھا۔ اور اس کے شروع میں بھی یہی ذکر ہے، اس کے بعد خدا نے اپنی مہربانیاں اور نشانیاں بتائی ہیں تا کہ انہیں دیکھ کر ہم اپنے پروردگار کا شکر یہ ادا کریں اور اس کے احسان مند رہیں۔ اس کی نشانیوں سے انکار کرنے والوں کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اخیر میں آپ کی

نبوت عامہ کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ہر قوم کے لیے ہادی ہیں، اس کی تائید قرآن کی دوسری آیتوں سے بھی ہوتی ہے۔

تَغِيضُ کمی ہوتی ہے، کمی کرتے ہیں	تَزْدَادُ بڑھتے ہیں	مِقْدَارٍ اندازہ، مقدار	مُتَعَالِ اعلیٰ، بہت عالی مرتبہ
مُسْتَخْفٍ چھپنے والا	سَارِبٌ پھرنے والا	مُعَقِّبٰتٌ پہریدار	يَحْفَظُوْنَهٗ اس کی حفاظت کرتے ہیں
لَا يُغَيِّرُ نہیں بدلتا	مَرَدَّ ہٹانے والا، دور کرنے والا	وَالٍ والی، حامی	يُنْشِئُ اٹھاتا ہے
سَحَابَ بادل	ثِقَالَ بھاری بھرکم	رَعْدُ رعد، گرج	خِيْفَتِهٖ اس کا خوف
مِحَالِ قابو آنے والا	بَاسِطِ پھیلانے والا	كَفَّيْهِ اپنی دونوں ہتھیلیاں	فَاهُ اس کا منہ
ظِلٰلُ سایے	غُدُوِّ صبح	اٰصَالِ شام	فَسَالَتْ پس بہہ نکلے
اَوْدِيَةٌ جمع وادی کی، وادیاں	سَيْلُ سیلاب، رو	زَبَدًا جھاگ، بالائی	رَابِيًا زائد
يُوْقِدُوْنَ وہ سلگاتے ہیں	حِلْيَةٍ زیور	جُفَآءً بے کار	يَمْكُثُ بچ رہتا ہے، باقی رہتا ہے

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَيْءٍ

اللہ تعالیٰ اس چیز کو جانتا ہے جو مادہ (اپنے پیٹ میں) لیے پھرتی ہے اور رحم کی کمی بیشی سے بھی واقف ہے اور اس کے پاس ہر چیز کا ایک

عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ

اندازہ مقرر ہے، وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا بڑے اعلیٰ مرتبہ کا مالک ہے۔ تم میں سے جو بات آہستہ کرے یا جو پکار کر کہہ دے دونوں

الْقَوْلَ وَ مَنْ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

اس کے نزدیک برابر ہیں۔ اور جو رات کو چھپا ہوا پھرے یا دن دہاڑے چلتا پھرتا ہو (غرض اس کے نزدیک سب برابر ہیں)۔ ہر ایک کے

مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ

ساتھ خدا کے پہریدار لگے ہوئے ہیں جو خدا کے حکم سے آگے پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں (اور یاد رکھو کہ) خدا یقیناً اس

مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا

قوم کی حالت نہیں بدلتا جو خود اپنی حالت بدلنے کے خواہاں نہ ہوں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کوئی آفت لانا چاہتا ہے تو اسے کوئی نہیں

مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا

ٹال سکتا اور اس کے مقابلے میں کوئی ان کا مددگار نہیں ہو سکتا۔ خدا وہی ہے جو (عذاب سے) ڈرانے اور (جنت کا) لالچ دلانے کے لیے

وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۚ ﴿١٢﴾ وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ

تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور پھر بھاری گھٹائیں چڑھا لاتا ہے اور گرج اور خود فرشتے اس کے خوف سے تسبیح پڑھتے ہیں

وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ

اور وہ جس پر چاہتا ہے بجلی گرا دیتا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں؛ حالانکہ وہ عقل کے پھندوں میں ہرگز نہیں

الْمِحَالِ ؕ ﴿١٣﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ

آ سکتا۔ (اے مشرکو! یاد رکھو) اسی سے دعا کرنا حق ہے، اور جو اسے چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں۔ تو وہ (دیکھتے نہیں کہ وہ) انہیں

لَهُمۡ بِشَیۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیۡهِ اِلَی الۡمَآءِ لِیَبۡلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ
جواب تک نہیں دیتے، مگر ایسا ہے کہ کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے ہو کہ وہ اس کے منہ تک چلا آئے، حالانکہ وہ کبھی اس کے منہ
بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا دُعَآءُ الۡكٰفِرِیۡنَ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ یَسۡجُدُ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ
تک آنے والا نہیں ہے اور ان کافروں کی دعائیں محض بیکار (جاتی) ہیں۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب خوشی و ناخوشی
وَ الۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّ كَرۡهًا وَّ ظِلٰلُهُمۡ بِالۡغُدُوِّ وَ الۡاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ
اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور ان کے سایے بھی صبح و شام۔ (اے محمدؐ ان سے) پوچھیے: آسمانوں اور زمین کا پروردگار
وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ لَا یَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ نَفۡعًا
کون ہے؟ کہیے: اللہ! پھر پوچھیے! تو کیا تم اسے چھوڑ کر انہیں اپنا حامی بناتے ہو، جو (تمہارا تو کیا) اپنے نفع و نقصان کا بھی اختیار نہیں
وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۬ۙ اَمۡ هَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوۡرُ ۬ۚ اَمۡ
رکھتے۔ پھر پوچھیے: کیا نابینا اور بینا برابر ہوسکتے ہیں؟ یا کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہیں؟ یا انہوں نے
جَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوۡا كَخَلۡقِهٖ فَتَشَابَهَ الۡخَلۡقُ عَلَیۡهِمۡ ؕ قُلِ اللّٰهُ
اللہ کے ایسے شریک بنا لیے ہیں کہ انہوں نے خدا جیسی مخلوق پیدا کردی ہو اور اس کی شناخت میں گڑبڑی ہوگئی ہو، کہہ دیجیے: (یہ
خَالِقُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ هُوَ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِیَةٌۢ
نہیں بلکہ) اللہ ہی ہر شئ کا خالق ہے اور وہ یکتا اور زبردست ہے اور اس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اپنی مقدار کے مطابق ندی نالے
بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّیۡلُ زَبَدًا رَّابِیًا ؕ وَ مِمَّا یُوۡقِدُوۡنَ عَلَیۡهِ فِی النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡیَةٍ
بہہ نکلے۔ اور وہ جھاگ کو اوپر اوپر بہا لے گئی اور دیکھو جو زیور بنانے کے لیے دھات تپائی جاتی ہے اس میں سے بھی ایسا ہی جھاگ
اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَیَذۡهَبُ
اوپر آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح حق و باطل کی مثال بیان کرتا ہے تو پھر جھاگ تو بیکار چلا جاتا ہے اور جو
جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا یَنۡفَعُ النَّاسَ فَیَمۡكُثُ فِی الۡاَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ﴿۱۷﴾ؕ
لوگوں کے فائدے کی چیز ہوتی ہے وہ زمین میں رہ جاتی ہے۔ اسی طرح وہ دھات بھی۔ تو خدا اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے (تاکہ تم سمجھو)۔
لِلَّذِیۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَهٗ لَوۡ
جن لوگوں نے اپنے پروردگار کی پکار پر لبیک کہی ان کے لیے تو خیر و برکت ہے اور جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا تو اگر ان کے پاس زمین بھر
اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا وَّ مِثۡلَهٗ مَعَهٗ لَافۡتَدَوۡا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ
کی چیزیں اور اتنا ہی اور بھی ہو کہ اسے فدیہ میں دے دیں (اور عذاب سے قیامت کے دن چھوٹ جائیں تو نہ لیا جائے گا)۔ یہی وہ ہیں کہ
سُوۡٓءُ الۡحِسَابِ ۬ۙ وَ مَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۸﴾ؒ
ان کا حساب بری طرح (چھان بین) سے لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

السجدۃ ۲
وقف النبی
ع ۲

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں خدا کی قدرت کاملہ اور اس کی صفات کا بیان ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ اس کے محافظ فرشتے لگے رہتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی آیت میں قوموں کے لیے بڑی نصیحت کی بات کہی ہے کہ اسی قوم کی حالت خدا بدلتا ہے جو خود اسے بدلنے کی خواہاں ہو۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مسلمانوں نے ذلت اور نکبت سے نکلنا نہیں چاہا؛ اس لیے اس مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سنبھل جائے۔ قرآن پاک کو مضبوطی سے تھام لے۔ اس کے بعد مشرکوں کا ذکر ہے۔ اور مثالوں سے واضح کیا ہے کہ ان کے شریک انہیں نہ کوئی مدد دے سکتے ہیں اور نہ ان کی کوئی بات سن سکتے ہیں۔ اس کے بعد حق و باطل کی مثال بیان کی ہے کہ حق ایسی چیز ہے جو دنیا میں قائم رہے گا۔ اور باطل اس جھاگ کی طرح ناکارہ ہے جو پانی پر یا دھات پگھلانے پر اوپر آ جاتی ہے اور وہ دنیا میں اسی طرح غیر مفید ہے اور اس لیے فنا ہوگا۔ پھر قرآن کے احکام ماننے والوں کو خوشخبری اور انکار کرنے والوں کو سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

اَعْمٰی اندھا — یُوْفُوْنَ وہ پورا کرتے ہیں

یَدْرَءُوْنَ ہٹاتے ہیں، بدلہ دیتے ہیں — سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ تم پر سلامتی ہو، تم سلامت رہو، تم راضی رہو

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ

کیا وہ شخص جو کہ یہ جانتا ہو کہ جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے وہ بالکل سچ ہے اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو کہ

اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ

(بالکل اس سے) اندھا ہو (رہا ہو) اور بات بھی یہی ہے کہ صرف عقل و ہوش والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں، (ایسے عقل کے اندھے

اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ

نہیں، عقل و ہوش والے وہ ہیں) جو کہ اللہ کے ساتھ جو عہد باندھتے ہیں تو اسے توڑتے نہیں بلکہ اچھی طرح نبھاتے ہیں اور وہ لوگ اسی

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ؕ

چیز کو جوڑتے ہیں جس کو جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے پروردگار سے ڈر رکھتے ہیں اور بری طرح حساب لیے جانے سے خوف رکھتے ہیں۔

وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا

اور وہ لوگ جو کہ صرف اپنے پروردگار کی رضامندی کے لیے صبر کرتے ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے انہیں دے رکھا ہے

رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى

اسے کھلے بندوں بھی اور چھپا کر بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں اور برائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں، انہی کے لیے جس میں آخرت

الدَّارِ ۝٢٢ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ

کا گھر بہتر ہوگا۔(اور آخرت والا گھر) جس میں سر سبز جنتیں ہیں جن میں وہ اور ان کے باپ دادا، اور بیوی بچوں میں سے جو بھی نیک ہوں گے

وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝٢٣ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

داخل ہوں گے اور (اس جنت کے) ہر دروازہ میں سے فرشتے ان کے پاس آئیں گے۔(اور آکر کہیں گے) سلام علیکم، (دیکھو) آخرت والا

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝٢٤ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ

گھر تمہارے صبر کے عوض میں کتنا اچھا گھر ہے اور جو لوگ اللہ سے عہد باندھنے کے بعد توڑتے ہیں۔اور جس چیز کو اللہ نے جوڑنے کا

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ

حکم دیا ہے اسے (الٹا) کاٹتے ہیں اور اس طرح دنیا میں فساد پھیلاتے ہیں، انہی پر اللہ کی طرف سے لعنت ہوگی، اور ان کو آخرت میں

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝٢٥ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

بہت برا گھر ملے گا۔(دنیا میں تو رزق) اللہ جس کو مناسب سمجھتا ہے بافراغت دیتا ہے اور (جس کے لیے مناسب سمجھتا ہے) رزق تنگ رکھتا

وَ فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝٢٦ ع

ہے اور یہ (اسی) دنیا کی زندگی سے خوش ہو رہے ہیں؛ حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی (بالکل) معمولی سی حیثیت رکھتی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نیک آدمیوں کو جنت کی خوشخبری دی ہے اور بتایا ہے کہ جنت میں وہ بہت ہی آرام وآسائش سے رہیں گے۔فرشتے ان کی خدمت کے لیے حاضر ہوں گے۔دوسری طرف نافرمانوں کی حالت بیان کی گئی ہے کہ انہیں بہت ہی مصیبت وعذاب کا سامنا ہوگا۔اس کے بعد بتایا ہے۔دنیا کے مال ودولت اور رزق کی زیادتی پر آدمی کو مغرور نہیں ہونا چاہیے؛ بلکہ آخرت کے لیے کوشش کرنی چاہیے؛ کیونکہ وہ ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے اور دنیا چند روز کے رہنے کی جگہ ہے۔

تَطْمَئِنُّ اطمینان پکڑتے ہیں، مطمئن ہوتے ہیں	طُوْبٰى خوشخبری، مبارکباد	مَتَابِ میرا لوٹ کر جانا
كُلِّمَ بلائے جاتے	سُيِّرَتْ چلائے جاتے، سرکائے جاتے	يَايْئَسِ سمجھتے وہ
قَارِعَةٌ مصیبت، آفت، کھٹکھٹانے والی	تَحُلُّ اتارا جائے	يُخْلِفُ وہ خلاف کرے گا
اَنَابَ جھکے، متوجہ ہو		

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

جو لوگ (آپ کی نبوت سے) منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ آپ پر آپ کے پروردگار کی طرف سے (نبوت کی) کوئی خاص نشانی کیوں نہیں دی گئی۔

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ

(اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجیے (نبوت کی نشانی سے ہدایت نہیں مل سکتی بلکہ) اللہ جس کو چاہتا ہے اسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جو اس کی

مَنْ اَنَابَ ۝٢٧ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا

طرف متوجہ ہوتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔اور یقیناً جو لوگ ایماندار ہیں ان کے دلوں کو اللہ ہی کی یاد سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور یقیناً

اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللہ ہی کی یاد ہے جس سے کہ دلوں کو اطمینان حاصل ہوسکتا ہے، جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے پھر نیک کام بھی کیے انہیں

طُوۡبٰى لَهُمۡ وَحُسۡنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾ كَذٰلِكَ اَرۡسَلۡنٰكَ فِىۡۤ اُمَّةٍ قَدۡ

مبارکباد ہو کہ ان کا ٹھکانا (آخرت میں) بہت ہی اچھا ہوگا اور (اے محمدﷺ!) ہم نے اسی طرح آپ کو اس امت کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا ہے جس

خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهَاۤ اُمَمٌ لِّـتَتۡلُوَا۟ عَلَيۡهِمُ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ

طرح کہ اور رسولوں کو ان کی امتوں کی طرف بھیجا تھا جو اس امت سے پہلے گزر چکی ہیں، (اور آپ کو اس لیے بھیجا ہے)؛ تا کہ جو کچھ ہم آپ کی

اِلَيۡكَ وَهُمۡ يَكۡفُرُوۡنَ بِالرَّحۡمٰنِ‌ؕ قُلۡ هُوَ رَبِّىۡ

طرف وحی کریں تو وہ انہیں پڑھ کر سنا دے اور یہ کافر رحمٰن سے ہی انکار کر رہے ہیں۔ ان سے کہہ دو (رحمٰن اور کوئی نہیں) میرا پروردگار ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ۚ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوۡ اَنَّ قُرۡاٰنًا

جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا ہے کیونکہ مجھے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔ اور اگر کوئی ایسا قرآن (بھی)

سُيِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰى‌ؕ

ہوتا کہ جس (کے پڑھنے) سے پہاڑ سرک جاتے یا زمین کٹ جاتی یا (اس کے پڑھنے سے) مُردوں کو بلایا جاسکتا (تو بھی یہ کافر نہ مانتے)

بَلْ لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا‌ؕ اَفَلَمۡ يَايۡــَٔسِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ

بلکہ بات یہ ہے کہ ہر طرح کا کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور کیا مسلمان اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر اللہ مناسب سمجھتا تو سب لوگوں کو (مجبورًا)

جَمِيۡعًا‌ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا تُصِيۡبُهُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا مِّنۡ

سیدھی راہ پر لگا دیتا، (مگر وہ اختیار رکھتے ہوئے ایسا نہیں کرتا)۔ اور ان کافروں پر تو ہمیشہ ان کی کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی

دَارِهِمۡ حَتّٰى يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ ﴿۳۱﴾ ع ۵

رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا (آخری) وعدہ آجائے گا (اور یاد رکھو) اللہ (کبھی اپنے) وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو یہ بتایا گیا ہے کہ ہدایت صرف ہدایت کی طرف متوجہ ہونے سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ معجزے اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں زیادہ دیکھنے سے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ صرف اللہ کی یاد ہی ایسی چیز ہے جو انسان کو صحیح اطمینان دے سکتی ہے اور اللہ کی یاد حقیقت میں قرآن کا پڑھنا پڑھانا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو دل کو اطمینان دیتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہر وقت قرآن کی طرف متوجہ رہیں؛ تا کہ مطمئن رہیں۔

اَمۡلَيۡتُ میں نے مہلت دی	سَمُّوۡهُمۡ ان کے نام لو تم	اَشَقُّ زیادہ سخت	وَاقٍ بچانے والا
اُكُلُهَا اس کے پھل	دَآئِمٌ ہمیشہ رہنے والے	يُنۡكِرُ وہ انکار کرتا ہے	

وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ
اور یقیناً (اے محمدؐ!) آپ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا، کچھ عرصہ تو میں نے (مذاق اڑانے والے) کافروں کو مہلت دی، مگر
اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ
(آخر) میں نے ان کو (عذاب میں) پکڑا پھر (آپ کو معلوم ہی ہے) میرا عذاب (دینا) کتنا سخت ہوتا ہے۔ کیا وہ اللہ جو ہر ایک جان کے کام
بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ
سے اچھی طرح واقف ہے ان کے شریکوں کی طرح ہو سکتا ہے۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دو: ذرا ان کے نام تو لو (اور ان سے کہو کہ) کیا اسے
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ
ایسے شریکوں کا پتہ بتاتے ہو جو کہ زمین کی کسی چیز کو نہیں جانتے اور نہ ہی عام ظاہر کسی بات کو سمجھ سکتے ہیں؛ بلکہ حقیقت میں ان کافروں
لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَ صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
کو ان کی فریب کاریاں ہی کچھ اچھی معلوم ہوتی ہیں اور (سیدھی) راہ سے (اسی وجہ سے) رکے ہوئے ہیں اور اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ
فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ لَعَذَابُ
دے پھر اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے۔ ان کے لیے اس دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی عذاب (ہی) ہوگا جو
الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ
کہ اس عذاب سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں بچانے والا بھی کوئی نہیں۔ اور جس جنت کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ
گیا ہے اس کی مثال ایسے باغ کی ہے جس میں نہریں جاری ہوں اور اس کے درختوں کا سایہ بھی اور اس کے پھل بھی ہمیشہ رہنے والے ہوں
تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ
یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام دوزخ ہے اور جن لوگوں کو (الہامی) کتابیں دی گئی ہیں (اے محمدؐ!) جو کتاب آپ کی طرف
اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ
اتاری گئی انہیں اس سے بھی خوشی حاصل ہوتی ہے مگر ان اہل کتاب میں سے ایسے بھی ہیں جو کہ اس کتاب کی بعض باتوں سے انکار
مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَآ اُشْرِكَ
کرتے ہیں، ان سے کہہ دو کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے، صرف اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں اور میں (اوروں
بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ
کو بھی) اسی کی دعوت دیتا ہوں، اور مجھے اسی اللہ کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔ اور ہم نے ایسے ہی قرآن کو عربی زبان میں احکام کا مجموعہ بنا کر
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ
اتارا (جس طرح کہ پہلی کتابیں اتاری گئیں)۔ (اے انسان!) اگر تو نے اس علم کے آجانے کے بعد بھی گمراہ لوگوں کی خواہشات کی پیروی کی

ع ۵ ۱۱

مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾

تو (یادرکھ) خدا کے سوا نہ تو تیرا کوئی مددگار ہوسکتا ہے اور نہ تجھے کوئی (اس کے عذاب سے) بچا سکتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اول تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے اور پھر بتایا ہے کہ اللہ ان کافروں کو جو آپ سے مذاق کر رہے ہیں ضرور عذاب دے گا، اس کے بعد مشرکوں کی کم عقلی کو ظاہر کیا گیا ہے کہ انہوں نے خدا کا شریک ایسی چیزوں کو بنایا ہے جن کو دنیا میں کسی بات کا بالکل کچھ بھی پتہ نہیں، پھر اس کے بعد انہیں عذاب دینا اور عذاب آخرت سے ڈرایا گیا ہے۔ آخری آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ انسان کو قرآن کی تعلیم کو چھوڑ کر کسی اور کی خواہشات یا اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔ ورنہ اسے بھی کافروں کی طرح عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

يَمْحُوا وہ مٹا دیتا ہے، محو کر دیتا ہے — نُرِيَنَّكَ تجھے ہم دکھائیں — نَتَوَفَّيَنَّكَ تجھے وفات دیں ہم

نَنْقُصُهَا ہم کم کرتے ہیں اس کو، ہم گھٹاتے جاتے ہیں — مُعَقِّبَ پیچھے ڈالنے والا

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ

(اے محمدؐ!) ہم نے آپ سے پہلے بھی یقیناً رسول بھیجے تھے ان کو ہم نے بیوی بچے بھی دے رکھے تھے اور کسی رسول کی طاقت نہیں کہ وہ

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ

خدا کے حکم کے بغیر (اپنی طرف سے) کوئی نشانی لے آئے اور ہر ایک (کام) کے لیے ایک مدت مقرر ہے۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کو مناسب

مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

سمجھتے ہیں مٹا دیتے ہیں اور (جس کو مناسب سمجھتا ہے) قائم رکھتا ہے؛ کیونکہ اسکے پاس سب کتابوں کی اصل (یعنی لوح محفوظ موجود) ہے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

اور (اے محمدؐ!) اگر ہم جو کچھ ان (کافروں) کیساتھ (عذاب کا) وعدہ کر رہے ہیں اس کا بعض حصہ تیری زندگی میں (ہی پورا کر) دکھائیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا

(اس سے پہلے) آپ کو وفات دے دیں (تو اس سے کچھ آپ کا کام بدل نہیں جائے گا)، بس آپ کا کام (تو ان کو کھول کر میرے احکام کا) پہنچا دینا ہے

الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ

اور حساب (وغیرہ) لینا میرا کام ہے۔ کیا ان کافروں نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ ہم (کافروں والی) زمین کو اس کے کناروں (کناروں) سے

اَطْرَافِهَا ؕ وَ اللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ

(اسلام پھیلا کر) کم کرتے چلے آرہے ہیں اور (انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ) جب اللہ حکم کرتا ہے تو اس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور (یاد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

رکھیں) وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور یقیناً ان سے پہلے (جو کافر تھے انہوں) نے (بھی اپنے رسولوں کے ساتھ) مکر و فریب کیے۔

فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ

(یہ بھی کر رہے ہیں)۔اللہ ہی کی (قدرت میں) ساری تدبیر ہے جو کچھ بھی کوئی کر رہا ہے اسے (اچھی طرح) معلوم ہے اور ان کافروں

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس کی عاقبت خراب ہے، اور (اے محمدؐ!) یہ کافر کہہ رہے ہیں کہ آپ پیغمبر نہیں، ان سے کہہ دو کہ (اول تو) میرے

شَهِيْدًا ۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہونے کے لحاظ سے کافی ہے۔ اور (دوسرے وہ لوگ بھی) جن کو الہامی کتابوں کا (اچھی طرح) علم ہے۔

ع ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ سنبھل جائیں اور دیکھیں کہ کس طرح آہستہ آہستہ اسلام پھیل رہا ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ سب زمین پر اسلام ہی اسلام ہوگا۔ اور خدا کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

آیات: ۵۲	۱۴۔ سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ ۷۲	رکوعات: ۷

لِتُخْرِجَ تاکہ تو نکالے　حَمِيْدٍ حمد والا، تعریف کے لائق　وَيْلٌ خرابی، وائے

لِسَانِ زبان　صَبَّارٍ جمع صابر، صبر کرنے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

الرٰ۔ (اے محمدؐ!) ہم نے یہ کتاب آپ کی طرف اس لیے اتاری ہے کہ آپ لوگوں کو (اس کتاب کی مدد سے) ان کے رب کے حکم سے (کفر

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿١﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا

کے) اندھیرے سے نکال کر (نور کی) روشنی میں لا کر اس زبردست اور تعریف والے اللہ کے بتائے راستہ پر لگا دیں۔ (اور) جو کچھ آسمانوں

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيْدِ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ

اور زمین میں ہے سب اسی اللہ کا ہے اور جو اس سے انکار کریں ان کے لیے سخت عذاب ہے جو ان کی بربادی ہے۔ اور وہ

يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ

(انکار کرنے والے) وہی ہیں جو کہ آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو (زیادہ) پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو (بھی) اللہ کے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٣﴾

(بتائے ہوئے سیدھے) راستے سے روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ راستہ (ان کی سمجھ کے مطابق) ٹیڑھا ہو (اور اس میں عیب نکالتے ہیں، یاد

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ ؕ

رکھو) یہ بہت ہی زیادہ گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور ہم نے جو بھی رسول (کسی قوم کی طرف) بھیجا تو اسی قوم کا ہم زبان بھیجا؛ تاکہ وہ انہیں ہمارا حکم

فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ

سمجھا سکے۔اس کے بعد جس کو اللہ مناسب سمجھتا ہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور جس کو قابل سمجھتا ہے اسے ہدایت پر لے آتا ہے؛

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٤﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ

کیونکہ وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے ہی موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا (اور اُن سے کہا) کہ (جاکر) اپنی قوم کو (کفر

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَ ذَكِّرْهُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

کے) اندھیرے سے (ایمان کی) روشنی میں لاؤ اور انہیں اللہ کے (فضل و کرم والے) دن یاد دِلاؤ۔اس (موسیٰ کے بھیجنے) میں ہر ایک صبر

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿٥﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ (اے قوم) اللہ کی اس نعمت کو یاد

عَلَیْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ یُذَبِّحُوْنَ

کرو جب کہ اللہ نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی جو کہ تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے؛ (یہاں تک کہ) تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے

اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿٦﴾ ع ١٤

اور صرف تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے۔ (اے قوم!) اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک زبردست آزمائش تھی۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورۃ ابراہیم ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورہ میں ابراہیمؑ کا اور اکثر ان پیغمبروں کا ذکر ہے جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے ہیں۔اس کے پہلے رکوع میں نبی کے بھیجنے کی وجہ بتائی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ لوگوں کو کفر و شرک کے اندھیرے سے نکالے اور پھر یہ بتایا کہ لوگ جو نبیوں کی تعلیم سے انکار کرتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیا کی زندگی سے آخرت کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں اور اللہ کے حکموں پر چلنا انہیں دشوار معلوم ہوتا ہے۔اس کے بعد حضرت موسیٰ کا حال بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کو بھی صرف اسی لیے بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو اللہ کا احسان یاد دلا کر گمراہی اور کفر کے اندھیرے سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائے۔ایمان کو روشنی اور نور اس لیے کہا گیا ہے کہ اللہ کے رسول پر ایمان لانے سے اور اس کی تعلیم پر چلنے سے ہی انسان نیک و بد اور اپنے برے بھلے کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے ورنہ نہیں۔

غَنِیٌّ بے پرواہ، بے نیاز　تَدْعُوْنَنَا تم ہمیں بلاتے ہو　سُبُلَ راستہ　نَصْبِرَنَّ ہم ضرور صبر کریں گے

اٰذَیْتُمُوْنَا تم نے ہمیں اذیت دی، تکلیف دی　مُتَوَكِّلُوْنَ توکل کرنے والے، بھروسہ کرنے والے

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىِٕنْ كَفَرْتُمْ

اور (موسیٰ نے کہا اے قوم! دیکھو) جب تمہارے رب نے (عام) حکم (سنا) دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ نعمتیں دوں گا، لیکن

اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۷ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَ مَنْ

اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب بہت ہی سخت ہوگا۔ اور موسیٰ نے (ان سے یہ بھی) کہہ دیا کہ اگر تم اور جو بھی دنیا میں بستے ہیں

فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۸ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

کفر اختیار کرلیں تو اللہ (کو کوئی پرواہ نہیں؛ کیونکہ وہ) تم سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔ (اے لوگو!) کیا تمہیں ان لوگوں کا

نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۛ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛؕ مع

کچھ بھی حال معلوم نہیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں جیسے کہ نوحؑ کی قوم، عادؔ اور ثمودؔ کی قوم اور ان کے بعد کی قومیں

لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرَدُّوْۤا

جن کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ان سب کے پاس ان کے رسول صاف (دلیلیں اور) نشانیاں لے کر آئے؛ مگر انہوں نے رسولوں کے منہ کو

اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ

(بند کرنے کی کوشش کی حتی کہ) اپنے ہاتھوں سے (ان کے منہ) بند کیے اور کہہ دیا کہ جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کے (بالکل)

بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ۹ قَالَتْ رُسُلُهُمْ

منکر ہیں اور جس چیز کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو ہمیں اس میں سراسر شک ہے (ذرہ بھر بھی یقین نہیں)۔ ان کی طرف بھیجے ہوئے رسولوں

اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ

نے کہا؛ کیا اس اللہ کے متعلق (تمہیں) شک ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ تو تمہیں اس لیے بلا رہا ہے کہ تمہارے کچھ

ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ

گناہوں کو معاف کرے اور تمہیں ایک مقرر وقت تک مہلت دے، قوم والوں نے کہا؛ (بھائی!) تم اور کیا ہو؟ ہماری طرح انسان ہی تو ہو،

تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا

تو کیا اب تم چاہتے ہو کہ جن کی ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے ان سے ہمیں روک دو؟ (اگر ایسا ہی ہے) تو پھر کوئی (اپنے سچا ہونے

بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۱۰ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ

کی) صاف صاف نشانی لاؤ۔ ان کی طرف بھیجے ہوئے رسولوں نے کہا: اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم تمہارے جیسے انسان ہیں مگر اللہ (نے

یَمُنُّ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ

ہم پر احسان کیا اور وہ) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے، اور ہمارے لیے تو یہ ناممکن ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۱۱ وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ

نشانی (یا دلیل) تمہارے لیے لے آئیں اور ہر ایک ایماندار کو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ رکھے تو پھر ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں،

عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ

جبکہ اس نے ہی ہمارا راستہ ہمیں بتایا ہے۔ (ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہوئے) تم ہمیں جو تکلیف دوگے اس پر صبر کریں گے؛ کیونکہ سب

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝١٢ ع ١٤

بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع کی ابتدائی آیات میں حضرت موسیٰ کی زبانی یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی عبادت سے بے نیاز ہے۔صرف انہیں کی بھلائی کے لیے انہیں عبادت کا حکم دیتا ہے۔اس کے بعد عبرت دلانے کے لیے نافرمان امتوں کا حال بیان کیا گیا۔اور بتایا گیا کہ انہوں نے اپنے رسولوں سے کیا سلوک کیا اور ان رسولوں نے کس طرح ان کو جواب دیا اور پھر کس طرح انہوں نے صبر سے کام لیا اور یہ حقیقت میں ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ ہم بھی تبلیغ کرنے میں صبر سے کام لیں اور لوگوں کی باتوں کا تحمل سے جواب دیں۔

لَنُسْكِنَنَّكُمُ بسائیں گے ہم تم کو ۔ خَافَ خوف کیا، ڈرا ۔ خَابَ ناکام رہا ۔ يَتَجَرَّعُهٗ اس کو گھونٹ گھونٹ پئیں گے

يُسِيْغُهٗ اتارے گئے ۔ رَمَادِ راکھ ۔ اِشْتَدَّتْ سخت ہوگی ۔ بَرَزُوْا روبرو نکل آئیں گے

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ

کفار نے اپنے پیغمبروں سے کہا کہ یا تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تو تم (ہار کر) ہمارے مذہب میں لوٹ کر آجاؤ گے۔

فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٣ۙ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ

(اس پر) پیغمبروں کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان سرکش لوگوں کو ضرور ہلاک کردیں گے۔اور ان کے بعد ہم تم کو ملک

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَ خَافَ وَعِيْدِ ۝١٤

میں بسائیں گے۔ (یہ صلہ) ان لوگوں کے لیے ہوگا جو میری جوابدہی کے لیے کھڑے ہونے سے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝١٥ۙ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى

(کفار) فیصلہ چاہنے لگے اور ہر ایک جھگڑالو سرکش بے مراد ہوئے۔(یہ تو دنیا کی سزا تھی) اس کے بعد (اس کیلئے) دوزخ ہے اور (وہاں)

مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝١٦ۙ يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ

اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ اسے (یعنی اس پیپ والے پانی کو) گھونٹ گھونٹ پیئے گا؛لیکن گلے سے نیچے اسے اتار نہ سکے گا، ہر طرف

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَ مِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝١٧ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

سے موت ہی موت کا سامان ہوگا؛لیکن اس کی جان نہ نکلے گی اور عذاب سخت اس کے سامنے رہے گا۔اپنے پروردگار سے جو کفر کرتے

بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا

ہیں، ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے راکھ کہ آندھی کے دن تیز ہوا اسے اڑا لے جائے اور ان کی کمائی کچھ بھی ان کے

كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝١٨ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کام نہ آئے گی۔اور یہی نہایت درجے کی ناکامیابی ہے۔ (اے آدم زاد!) کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ خدا نے آسمانوں

وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍۙ ﴿۱۹﴾ وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

اور زمین کو (ضرور) کسی مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو مٹا کر نئی خلقت کو لا بسائے۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے دشوار

بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

نہیں ہے۔ (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے سب لوگ حاضر ہوں گے تو ضعیف کفار متکبر کفار سے کہیں گے: ہم تو تمہارے پیرو تھے،

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ ؕ

(آج) تم کچھ بھی اللہ کا عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہو (یا نہیں)؟ وہ جواب دیں گے: اللہ ہم کو راہ راست دکھاتا تو ہم بھی تمہیں راہ راست دکھاتے۔

سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾ؑ

اب ہم صبر کریں یا بے صبری کریں دونوں حالتیں برابر ہیں، ہم کو (عذاب سے) کسی طرح چھٹکارا نہیں۔

رکوع ۱۵

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں نافرمان امتوں کی گستاخانہ گفتگو ہے، اس کے بعد ان کی ہلاکت اور ان کی جگہ دوسری قوموں کے لانے کا ذکر ہے۔ پھر دوزخیوں کی سزا کا ذکر ہے، جو بڑی عبرتناک ہے ان کو ہر طرف سے موت کی تکلیف گھیرے ہوئے ہوگی۔

مُصْرِخِكُمْ فریاد کو پہنچنے والا تمہارا — اَصْلُهَا اس کی جڑ

فَرْعُهَا اس کی ڈالیاں — اُجْتُثَّتْ جسم پکڑ لیا گیا، اکھاڑ لیا گیا ہو

وَ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ

آخر فیصلہ کے بعد شیطان کہے گا: خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے (جھوٹا) وعدہ کیا تھا پس میں نے وہ وعدے تم سے خلاف

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَ مَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ

(واقعہ) کیے تھے، میں نے تم پر کوئی زبردستی تو کی نہ تھی میں نے تو صرف اتنا کیا کہ تمہیں اپنی طرف بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا تو تم

فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَاۤ اَنْتُمْ

مجھے کیوں الزام دیتے ہو؟ بلکہ اپنے آپ ہی کو الزام دو، نہ میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم لوگ میری فریاد رسی کر سکتے

بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾

ہو، میں تو یہ مانتا ہی نہیں کہ اسکے پہلے دنیا میں تم مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے۔ بے شک ظالموں پر (قیامت کے دن) دردناک عذاب ہوگا۔

وَ اُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

لیکن جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کیے تو ایسے باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ

اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے، وہاں ان کی ملاقات کے وقت کی دعا سلام علیک ہوگی۔ (اے محمد!) کیا آپ نے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي

نظر نہیں کی کہ اللہ نے اچھی بات (یعنی کلمہ توحید) کی مثال ایسے اچھے درخت سے دی ہے جس کی جڑ اکڑی ہوئی ہو اور شاخیں

السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

آسمان سے ملی ہوئی ہوں۔ اور خدا کے حکم سے وہ ہر فصل میں پھل دے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اس واسطے مثالیں بیان فرماتے ہیں تاکہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ

وہ نصیحت پکڑیں۔اورکلمہ شرک کی مثال اس برے درخت جیسا ہے جو اکھڑا ہوا زمین پر ہو

مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اور ٹھہر نہ سکتا ہو۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو کلمہ توحید کی برکت سے دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھیں گے اور ظالموں

وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙۗ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع ۱۶

کو گمراہی میں چھوڑ دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں وہی کرتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں شیطان جو اپنے پیروؤں کو جواب دے گا۔ اس کا بیان ہے اور ایمان و نیک عمل والوں کی تعریف کی گئی ہے پھر کلمہ توحید کی شان مذکور ہے، جو ایک مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اسی طرح کلمہ شرک کی بھی، لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں وہ محکم بات پر ثابت رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صرف ظالموں کو ہی گمراہ کرتے ہیں۔

مَصِيْرَكُمْ تمہارا انجام | دَآئِبَيْنِ دونوں ہمیشہ چلتے ہی ہیں | لَا تُحْصُوْهَا نہ پورا گن سکو ان کو

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ

(اے پیغمبرؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جنہوں نے اللہ کی نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر

دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

یعنی جہنم میں (لے جا) اتارا۔ یہ سب اس میں داخل ہوں گے جو بہت بری جگہ ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں؛

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ

تاکہ (اور) لوگوں کو اللہ کے راستے سے بہکائیں۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ (دنیا میں) چند روز (اور) فائدے اٹھالو

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُنْفِقُوْا

پھر تو تمہارا ٹھکانا دوزخ (ہی میں) ہے۔(اے محمدؐ!) آپ ہمارے مومن بندوں سے کہہ دو کہ وہ نماز پڑھا کریں اور میں نے جو دیا ہے اسے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ

چھپا کر یا ظاہر کر کے روز قیامت کے آنے کے پہلے خرچ کرتے رہیں؛ کیونکہ قیامت کے دن نہ اعمال کی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کسی کی

وَ لَا خِلٰلٌ ﴿٣١﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ

دوستی کام آئے گی۔ اللہ ہی نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسا کر اس کے ذریعہ سے تمہارے کھانے کے لیے

بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ

میوے پیدا کیے۔ اپنے حکم سے سمندر میں چلنے کے لیے کشتیاں تمہارے اختیار میں کردیں۔ نہریں تمہارے

لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ﴿٣٣﴾

قابو میں کردیں۔ آفتاب اور مہتاب کو بھی تمہارا مطیع بنادیا کہ وہ چکر کاٹ رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے واسطے مسخر کردیا۔

وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ

اور جو کچھ تم نے اس سے مانگا (اور تمہیں درکار تھا) اس نے تمہیں دیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گننے سے عاجز آجاؤ گے۔

ع ۵ ۱۷ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾

بیشک انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرگزار ہے۔

تفسیر

اللہ کی نعمت کے بدلے جن لوگوں نے ناشکری کی اور قوم کو ہلاکت کے گڑھے میں گرایا اور جنہوں نے شرک کیا ان پر عذاب کا ذکر ہے۔ اس میں وہ لوگ بھی شریک ہیں جو قوموں کو طرح طرح کی اپنی نفسانی تحریکات میں مبتلا کرتے ہیں۔

اَصْنَامَ جمع صنم کی، بتوں — عَصَانِیْ میری نافرمانی کی

نُعْلِنُ ظاہر کرتے ہیں ہم — كِبَرِ بڑھاپا

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ

(اے کفار مکہ وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے کہا تھا: اے میرے پروردگار! اس شہر (مکہ) کو جائے امن بنادے مجھے اور میری نسل کو

نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ

بتوں کی پرستش سے بچا۔ اے میرے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو بہکایا ہے جو میری پیروی کرے وہ میرا ہے

وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٣٦﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ

اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی بعض اولاد کو آپ کے محترم گھر (یعنی کعبہ)

زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ

کے پاس میدان بے زراعت (مکہ) میں بسائی ہے؛ تاکہ یہ لوگ نماز پڑھیں۔ آپ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف پھیر دیجئے

تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ ﴿٣٧﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور ان کو (دوسرے ملکوں کی) پیداوار سے روزی دیجئے؛ تاکہ یہ آپ کا شکر کریں۔ اے میرے پروردگار! آپ میری چھپی اور کھلی

مَا نُخْفِیْ وَ مَا نُعْلِنُ ؕ وَ مَا یَخْفٰی عَلَی اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

ہوئی باتوں کو خوب جانتے ہیں۔ اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان کی مخفی نہیں ہے۔ شکر ہے اس اللہ کا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ

جس نے بڑھاپے میں مجھے اسماعیلؑ اور اسحاقؑ عطا کیے ہیں۔ میرا رب بے شک سب کی دعا سنتا ہے۔ اے میرے

اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ٭ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ

پروردگار! آپ مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند رکھیے اور میری دعا کو قبول کیجیے۔ اے میرے پروردگار! حساب کے دن میرے

وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع ۱۸

اور میرے والدین اور سب مومنوں کے گناہ بخش دیجیے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جو کہ مکہ معظمہ اور اپنی اولاد کے لیے کی تھی۔ منجملہ اور دو باتوں کے اس شہر کی عظمت کی طرف لوگوں کا دل لگا رہنے کی دعا کی تھی۔ یہ دل کی لگی ہوئی دعا تھی کہ آج سب مسلمانوں کا دل اس کی طرف لگا رہتا ہے۔ پہلی دعا کو قبول ہونے کو یاد کر کے اس کی شکر گزاری کرتے ہیں۔ اخیر میں اپنے والدین اور جملہ مسلمانوں کی نجات کی دعا ہے۔

تَشْخَصُ چڑھ جاویں گی	مُھْطِعِیْنَ دوڑتے ہوئے	مُقْنِعِیْ اونچا کیے ہوئے
اَقْسَمْتُمْ قسم کھاتے ہیں	اَصْفَادِ زنجیروں	

وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ۬ اِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ

(اے نبیؐ!) یہ نہ سمجھو کہ کفار (مکہ) کے اعمال سے اللہ غافل ہے۔ عذاب میں تاخیر تو صرف اس دن تک کے لیے ہے جب لوگوں کی

فِیْہِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ۙ مُھْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِھِمْ لَا یَرْتَدُّ اِلَیْھِمْ طَرْفُھُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُھُمْ

نظریں خیرہ ہوں گی۔ لوگ اپنے سر اوپر اٹھائے ہوئے دوڑتے چلے جائیں گے۔ اور اپنے آپ کو بھی نہ دیکھیں گے۔ دل بھی ان کے

ھَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ؕ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ یَوْمَ یَاْتِیْھِمُ الْعَذَابُ فَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

اڑے ہوئے ہوں گے۔ (اے پیغمبرؐ) آپ لوگوں کو اس دن سے ڈرائیے جس دن عذاب آنے پر ظالم کہیں گے کہ اے میرے

رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَکَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَ لَمْ تَکُوْنُوْۤا

پروردگار! ہم کو ذرا مہلت دیجیے تو ہم آپ کی دعوت قبول کریں گے اور تمام پیغمبروں کی پیروی کریں گے (تو جواب دیا جائے گا) کیا تم لوگ

اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ۙ وَّ سَکَنْتُمْ فِیْ مَسٰکِنِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا

وہی نہیں ہو جو آپس میں قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ تم پر زوال نہ آئے گا۔ کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں نہیں رہے جنہوں نے اپنے

اَنْفُسَھُمْ وَ تَبَیَّنَ لَکُمْ کَیْفَ فَعَلْنَا بِھِمْ وَ ضَرَبْنَا لَکُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾

آپ ظلم کیے تھے۔ حالانکہ تم پر ظاہر ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا اور تم کو مثالیں دے کر سمجھا بھی دیا تھا۔

وَ قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾

وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے، حالانکہ ان کی چالیں اللہ کی نظر میں تھیں۔ گو ان لوگوں کی چالیں ایسی تھیں کہ پہاڑ بھی ان سے ٹل جائے۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

(مگر ان کی کوئی تدبیر کام نہ آسکی۔اے محمدؐ!) آپ یہ نہ سمجھئے کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا؛ کیونکہ بے شک اللہ زبردست قوت

ذُو انْتِقَامٍ ؕ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ

والا اور بدلہ لینے والا ہے۔ (یہ بدلہ اس دن لیا جائے گا) جب زمین اور آسمان بدل جائیں گے اور اللہ واحد قہار کے سامنے لوگ حاضر

الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ

ہوں گے۔(اے محمدؐ!) آپ اس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیں گے۔ اور ان کے کرتے قطران (یعنی گندھک) کے

قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہوں گے اور آگ ان کے چہروں کو ڈھانکی ہوئی ہوگی۔ یہ اس لیے ہوگا کہ ہر ایک اپنی کمائی کا بدلہ پائے گا۔بیشک اللہ جلد

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ

حساب لینے والا ہے۔یہ (قرآن مجید) آدمیوں کے لیے (گویا) ایک اطلاع نامہ ہے، لوگوں کو کہ اس کے ذریعہ ڈرایا جائے اور وہ جانیں کہ

وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع

وہی اکیلا معبود ہے۔اور عقل والوں کو چاہیے کہ نصیحت پکڑیں۔

تفسیر

نافرمانوں کے لیے وعید ہے اور اس سزا کا بیان ہے جو قیامت کے دن ہونے والا ہے اور لوگوں کو قیامت کے دن اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرایا گیا ہے۔اس دن لوگ اپنے کیے ہوئے پر پچھتائیں گے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔اور کافر لوگ قیامت کے دن زنجیروں میں جکڑے جائیں گے اور بہت ہی بری حالت میں ہوں گے۔

آیات: ۹۹	۱۵۔ سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ ۵۴	رکوعات: ۶

رُبَ بہت بار، اکثر — يُلْهِهِمُ غفلت میں رکھے ان کو — اَمَلُ امید، آرزو — تَسْبِقُ آگے بڑھ جاتی ہے

اَلذِّكْرُ نصیحت یعنی قرآن — مَجْنُوْنٌ دیوانہ — شِيَعِ فرقے، گروہ — نَسْلُكُهٗ بٹھادیتے ہیں ہم اس کو، جوڑ دیتے ہیں

ظَلُّوْا ہو جائیں وہ — يَعْرُجُوْنَ وہ چڑھیں، وہ چڑھتے ہیں — سُكِّرَتْ پردہ ڈالا گیا، نشہ سا چھا گیا — مَسْحُوْرُوْنَ جادو کیے ہوئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَ قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

الف، لام، را۔ یہ صاف صاف بیان کرنے والے قرآن کی آیتیں ہیں۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝۲ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا

(اے محمدؐ!) یہ کافر بہت بار یہ تمنا کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے۔ انہیں (اسی حالت میں) کھاتے پیتے اور (دنیا کی زندگی سے)

وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۳ وَ مَآ

فائدہ اٹھاتے ہوئے چھوڑ دیجئے، ان کو (ان کی) آرزوئیں (آخرت سے) غافل کر رہی ہے مگر انہیں جلد (حقیقت) کا پتہ چل جائے گا اور ہم

اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝۴ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا

نے جس بستی کو بھی تباہ کیا اس کے لیے ایک (مہلت کی مدت ضرور) مقرر (وقت) لکھا (ہوتا) ہے، کوئی امت اپنی میعاد مقرر سے نہ

وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۵ وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝۶

پہلے (ہلاک) ہوئی اور نہ پیچھے رہی اور یہ کافر کہتے ہیں کہ جس پر قرآن نازل ہوا ہے وہ دیوانہ ہے۔

لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ

اگر آپ سچے ہیں تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتے؟ اور (اے محمدؐ!) ہم فرشتوں کو صرف فیصلہ ہی کے لئے اتارتے ہیں

وَمَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ وَ لَقَدْ

اور اس وقت انہیں مہلت بھی نہیں دی جائے گی۔ اور ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے اور اب ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ اور یقیناً

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۰ وَ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا

(اے محمدؐ!) ہم نے آپ سے پہلے بھی اگلے لوگوں کے گروہوں میں (پیغمبر) بھیجے۔ اور کوئی رسول ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس

بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۱ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۱۲ لَا يُؤْمِنُوْنَ

کے ساتھ انہوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔ اسی طرح ہم یہ (استہزاء) ان مجرموں کے دل میں ڈال دیتے ہیں۔ (جسکی وجہ سے) یہ لوگ

بِهٖ وَ قَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳ وَ لَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ

اس (قرآن) پر ایمان نہیں لاتے اور یہی عادت ان سے پہلوں کی بھی گزر چکی ہے۔ (اے محمدؐ!) اگر ہم ان کے لئے آسمان میں کوئی

السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝۱۴ لَقَالُوْۤا اِنَّمَا سُكِّرَتْ

دروازہ کھول دیں پھر یہ اس پر چڑھنے کے قابل بھی ہو جائیں تو (یہی) کہیں گے کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے (جس سے ٹھیک

اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝۱۵ ع ۱۵ / ۱

کچھ بتا نہیں سکتے)؛ بلکہ ہم پر تو جادو کر دیا گیا ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورۃ حجر اس لیے ہے کہ اس میں ایک بستی جس کا نام حجر تھا، اس کے رہنے والوں کا بیان ہے، اس میں بھی سورۃ ابراہیمؑ کی طرح ان قوموں کا حال ہے جن پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل ہوا۔ اس سورۃ کے پہلے رکوع میں اول تو قرآن کی ایک خاص خوبی بیان کی گئی ہے کہ یہ عذاب و ثواب یا دوسری باتیں بالکل صاف صاف بتا دیتا ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگرچہ

کافر دنیا کے دھندوں اور اپنی فضول امیدوں میں پھنس کر اسلام کو قبول نہیں کرتے، مگر ایک وقت ان پر ایسا ضرور آئے گا کہ یہ بھی تمنا کریں گے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ یہ مسلمانوں کو جنت میں دیکھیں گے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ منکروں کی یہ عام عادت ہے کہ یہ معجزات اور خدا کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے لیے آسمان پر چڑھنے کا راستہ بنا دیا جائے تو بھی یہ نہیں مانیں گے؛ بلکہ الٹا کہیں گے کہ ہم پر جادو کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح باقی رکوع میں اسی بات کو بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح ان لوگوں نے اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر انکار کیا اور پھر ہلاک ہوئے۔

بُرُوْجًا برج	حَفِظْنٰهَا ہم نے اس کی حفاظت کی، محفوظ رکھا	رَجِيْمٍ دھتکارا ہوا، پھٹکارا ہوا
اِسْتَرَقَ چرالے، چرایا	شِهَابٌ چمکتا ہوا شعلہ	مَدَدْنٰهَا ہم نے پھیلایا
رَوَاسِيَ پہاڑ	لَوَاقِحَ پانی سے بھری ہوئی	خٰزِنِيْنَ خزانہ کرنیوالے، جمع کرنے والے
مُسْتَقْدِمِيْنَ پہلے	مُسْتَاْخِرِيْنَ پچھلے، بعد میں آنے والے	

وَ لَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٦﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ

اور یقیناً ہم نے (ہی) آسمان میں بڑے بڑے ستارے پیدا کئے اور دیکھنے والوں کے لیے اس کو آراستہ کر دیا ہے اور ہم نے ہر ایک دھتکارے

كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿١٧﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾

ہوئے شیطان سے ان کو محفوظ رکھا ہے اور اگر کوئی چوری سے کچھ سننا بھی چاہتا ہے تو اس کے پیچھے شعلہ ہولیتا ہے۔

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ

اور (اس) زمین کو ہم نے (ہی) بچھایا ہے اور اس میں پہاڑ کھڑے کر دیئے اور پھر اس (زمین) میں ہر قسم کی چیز ایک معین مقدار سے

شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِنْ مِّنْ

ہم نے (ہی) اگائی۔ اور ہم نے تمہارے لیے اور جس کو تم خود رزق نہیں دے سکتے اس میں معاش کے سامان بنا دیے۔ اور کوئی چیز

شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ

ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں، مگر ہم ہر ایک چیز کو ایک خاص اندازے کے مطابق اتارتے ہیں۔ اور ہم ہواؤں کو بھیجتے

لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَ مَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ

رہتے ہیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں۔ پھر ہم ہی آسمان سے مینہ برساتے ہیں پھر وہ پانی تمہیں پینے کو دیتے ہیں۔ جس کو تم جمع نہیں

بِخٰزِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا

رکھ سکتے تھے۔ اور ہم ہی ہیں جو (سب کو) زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہی ہیں جو (باقی) رہ جائیں گے۔ اور (یاد رکھو) جو پہلے

الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

گزر چکے ہیں وہ بھی ہمیں معلوم ہیں اور جو بعد میں آئیں گے ہمیں ان کا بھی علم ہے۔ اور (اے محمد ﷺ) آپ کا رب ان سب کو (قیامت کے

ع ۲ ۱۰ ۲

يَحۡشُرُهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ ع

دن) اکٹھا کرے گا۔ اور وہ تو بہت ہی حکمت والا (اور ہر چیز کا) جاننے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ آسمان میں جو برج وغیرہ بنائے گئے ہیں ان سے غیب کا علم معلوم نہیں ہوسکتا۔ شیطان صفت انسان بہت کچھ کوشش کرتے ہیں، مگر وہ صحیح صورتحال کا پتہ نہیں چلا سکتے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری نعمتیں جو انسان اور حیوان دونوں کے لیے عام ہیں، بیان کی ہیں اور یہ صرف اس لیے کہ پڑھنے والے سمجھیں، غور کریں اور اللہ پر ایمان لے آئیں اور جو ایمان لے آئے ہیں وہ اللہ کے ان انعامات کا شکریہ ادا کریں۔

صَلۡصَالٍ گارا، کیچڑ	حَمَاٍ گرم کی ہوئی	مَّسۡنُوۡنٍ کھنکھناتی، بجنے والی، ٹھیکری کی طرح اَلۡجَآنَّ جن
سَمُوۡمِ بہت گرم	سَوَّيۡتُ میں اسے برابر کروں، درست کروں	نَفَخۡتُ میں پھونکوں، میں نے پھونکی
رُّوۡحِيۡ میری بنائی ہوئی روح	فَقَعُوۡا تم گر پڑے، جھک جاؤ	اَنۡظِرۡنِيۡ مجھے تو مہلت دے اَغۡوَيۡتَنِيۡ تو نے مجھے گمراہ کیا
اُغۡوِيَنَّهُمۡ میں انہیں گمراہ کروں گا	عَلَيَّ مجھ تک	مَّقۡسُوۡمٌ بانٹا گیا، مقرر کیا گیا

وَ لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۶﴾ ج وَالۡجَآنَّ خَلَقۡنٰهُ مِنۡ

اور یقیناً ہم نے ہی انسان کو اس کیچڑ سے جو (کہ پک کر) ٹھیکری کی طرح ہو رہا تھا، بنایا۔ اور اس انسان سے پہلے ہم نے جن کو آگ سے

قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾ وَ اِذۡ قَالَ رَبُّكَ لِلۡمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىۡ خَالِـقٌۢ

کہ وہ ایک گرم ہوا تھی پیدا کیا۔ اور (اے محمد!) جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ (دیکھو) میں کیچڑ سے جو (پک کر)

بَشَرًا مِّنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّيۡتُهٗ وَنَفَخۡتُ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِىۡ

ٹھیکری کی طرح ہو رہی ہو، انسان بنانے والا ہوں، پس جب میں اس کو ٹھیک ٹھاک کر کے اپنی طرف سے اس میں روح ڈال دوں تو

فَقَعُوۡا لَهٗ سٰجِدِيۡنَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۰﴾ لا اِلَّاۤ اِبۡلِيۡسَ ؕ اَبٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ

تم سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ پس سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ جس نے اس بات کا انکار کیا کہ سجدہ کرنے

مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يٰۤاِبۡلِيۡسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمۡ

والوں میں شامل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا: کیا بات ہے کہ تو سجدہ کرنے والوں کے کا ساتھ نہیں ہوا، اس نے کہا: مجھ سے

اَكُنۡ لِّاَسۡجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ

نہیں ہوسکتا کہ اس انسان کو سجدہ کروں جس کو آپ نے اس کیچڑ سے جو (پک کر) ٹھیکری کی طرح ہو رہا تھا پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا:

فَاخۡرُجۡ مِنۡهَا فَاِنَّكَ رَجِيۡمٌ ﴿۳۴﴾ لا وَّ اِنَّ عَلَيۡكَ اللَّعۡنَةَ اِلٰى يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴿۳۵﴾

نکل جا، پس (آج سے) تو (ہماری طرف سے) دھتکارا گیا ہے۔ اور (ہماری طرف سے) قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی۔

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾

ابلیس نے (یہ سن کر) کہا: اے اللہ! مجھے بھی اس دن تک (کچھ کرنے کی) مہلت دیجئے جس دن یہ (انسان پھر) دوبارہ اٹھائے جائیں۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ

اللہ نے کہا: تجھے مہلت دی گئی، اس دن تک جس کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔ ابلیس نے کہا: اے اللہ! (چونکہ) آپ نے مجھے بھٹکایا ہے تو

لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ

(اب) میں زمین میں انسان کو (دنیا کی زندگی) آراستہ کر دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کردوں گا۔ مگر ان میں سے سوائے آپ کے مخلص

مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ

بندوں کے (کہ انہیں شاید نہ کر سکوں)۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: (دیکھ) یہ ایک سیدھا راستہ ہے جو مجھ تک پہنچتا ہے۔ واقعی جو میرے بندے

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾

ہوں گے ان پر تیرا کوئی بس نہیں، ہاں مگر جو گمراہ لوگوں میں سے تیری پیروی کرنے لگے۔ اور ان سب کے لیے جہنم کا وعدہ ہے۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ ع

اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دروازے کے لیے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے انسان اور جن کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے۔ پھر اس کے بعد انسان کو تمام مخلوقات پر فضیلت دینے کا حال بتایا ہے، یہ صرف اس لیے کہ انسان اپنے کو حقیر سمجھ کر کسی اور کو اپنا معبود نہ بنالے اور مشرک بن کر اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالے اور یہ بھی بتایا ہے کہ جو اللہ پر ایمان لے آتے ہیں، اور مخلص بندے بن جاتے ہیں، ان پر کسی شیطان یا ابلیس کا بس نہیں چل سکتا، ابلیس کا بس صرف انہی لوگوں پر چلتا ہے جو خود خدا سے منہ موڑیں، ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں، اور اس کی عبادت کریں؛ تا کہ شیطان کے شر سے محفوظ رہیں۔

غِلٍّ رنج، کدورت	سُرُرٍ جمع سریر، تخت	مُتَقٰبِلِيْنَ آمنے سامنے	ضَيْفِ مہمان
وَجِلُوْنَ ڈرنے والے	تَوْجَلْ تو ڈر	بَشَّرْتُمُوْنِيْ تم مجھے بشارت دیتے ہو، خوشخبری دیتے ہو	
قٰنِطِيْنَ ناامید ہونے والے	يَقْنَطُ وہ ناامید ہوتا ہے	خَطْبُكُمْ تمہارا کام، تمہاری مہم	
مُنَجُّوْهُمْ ضرور نجات دینے والے، بچانے والے		قَدَّرْنَآ ہم نے جانچ لیا ہے، معلوم کیا ہے	

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۴۶﴾

یقیناً پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔ (انہیں کہا جائے گا کہ) سلامتی کیساتھ اور امن و امان سے ان (جنتوں) میں داخل ہو جاؤ۔

وَ نَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۷﴾

جو (بھی) انکے دل میں (کسی سے) رنج و کدورت ہوگی اسے مٹا دیا جائے گا اور وہ بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر (بیٹھے) ہوں گے۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿۴۸﴾ نَبِّئْ عِبَادِيٓ

نہ تو انہیں اس (جنت) میں کسی قسم کی تکلیف پہنچے گی نہ وہ کبھی اس (جنت) سے نکالے جائیں گے۔ (اے محمدؐ!) میرے بندوں کو بتا دیجئے کہ

اَنِّيٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿۵۰﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ

میں بخشنے والا مہربان (بھی) ہوں۔اور میرا عذاب بھی بہت دردناک ہے۔ اور (اے محمدؐ!) ان لوگوں کو ابراہیمؑ کے

ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۵۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ وقف لازم

مہمانوں کے معاملہ سے آگاہ کیجئے، (اور وہ یوں ہے کہ) جب وہ ابراہیمؑ کے پاس پہنچے اور اسے السلام علیکم کہا تو ابراہیمؑ نے (ان سے) کہا کہ

اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾

ہمیں تو تم سے کچھ خوف سا معلوم ہوتا ہے۔انہوں نے کہا: ڈرو نہیں، ہم آپ کو ایک سمجھدار لڑکا (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دیتے ہیں۔

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ

ابراہیمؑ نے کہا: کیا تم (اب) بشارت دیتے ہو جبکہ میں بالکل بوڑھا ہو چکا ہوں، یہ بشارت کیسے دے رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم آپ کو

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ

ایک سچی خوشخبری دے رہے ہیں، اسلئے آپ (اسکے پورا ہونے سے) ناامید نہ ہوں۔ابراہیمؑ نے کہا: ناامید (تو میں نہیں ہوں) اپنے پروردگار

رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا

کی رحمت سے تو وہی (ناامید) ہوتے ہیں جو گمراہ ہوں۔ پھر ابراہیمؑ نے (ان سے) پوچھا: (اے مہمانو!) اچھا تو تمہارا اصلی کام کیا ہے جس

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ

کے متعلق تم بھیجے گئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں؛ (تاکہ ان پر عذاب نازل کرائیں)۔ہاں لوطؑ کے اہل و عیال،

اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع

انہیں ہم ضرور (عذاب سے) بچالیں گے، سوائے لوطؑ کی بیوی کے، ہم نے اندازہ لگایا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے تو جنتیوں کا حال بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے پاس ان مہمانوں کے آنے کا بیان ہے جو حقیقت میں اللہ کے بھیجے ہوئے رسول تھے اور یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کسی وقت بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ وہ ہر وقت اور ہر حال میں انسان کی مدد کر سکتا ہے، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کی گئی، نیز یہ بھی بتایا گیا ہے جس چیز کو ہم ناممکن سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں اللہ کے نزدیک کوئی ناممکن نہیں۔

مُنْكَرُوْنَ ناپہچان، پردیسی، اجنبی	امْضُوْا جاؤ تم	مَقْطُوْعٌ کاٹی جانے والی	بَنٰتِيْ میری بیٹیاں
تَفْضَحُوْنِ تم رسوا کرتے ہو مجھ کو، تم رسوا کرو مجھ کو، تم فضیحت کرتے ہو مجھے		نَنْهَكَ تجھے ہم نے منع کر دیا	

لَعَمْرُكَ تیری زندگی کی قسم — سَكْرَتِهِمْ اپنے نشے میں، اپنی مستی میں — مُشْرِقِيْنَ دن چڑھتے، سورج نکلتے
سِجِّيْلٍ کنکر — مُتَوَسِّمِيْنَ ٹوہ لگانیوالے، غور وفکر سے پتہ لگانیوالے — سَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ سیدھا راستہ
اَيْكَةِ ایک بستی کا نام ہے، جنگل کو بھی کہتے ہیں — بِاِمَامٍ راستے پر

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿٦٢﴾
جب لوطؑ کے اہل وعیال کے پاس (اللہ کے) بھیجے ہوئے پہنچے تو لوطؑ نے (انہیں دیکھ کر) کہا: تم تو مجھے کچھ ناپہچان سے (پردیسی) معلوم ہوتے ہو
قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿٦٣﴾
انہوں نے جواب دیا: (ہم پردیسی نہیں جن سے آپ ڈرو) بلکہ ہم آپ کے پاس وہ سچی خبر لے کر آئے ہیں جس کے متعلق یہ کافر شک کرتے ہیں۔
وَ اَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ
اور ہم سچ کہتے ہیں کہ ایک سچی خبر آپ کے پاس لے کر آئے ہیں۔ پس تھوڑی رات رہتے ہی (یہاں سے) اپنے اہل وعیال کو لے کر
وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ
نکل چلئے اور آپ سب اہل وعیال کے پیچھے پیچھے چلئے اور (دیکھنا) تم میں سے کوئی پیچھے کی طرف متوجہ نہ ہو اور جہاں تمہیں جانے کا حکم دیا گیا
تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿٦٦﴾
ہے وہاں چلے جاؤ، اور ہم نے اسے یہ فیصلہ بھی سنا دیا کہ صبح ہوتے ہی اس (قوم) کی جڑ کٹنے والی ہے۔ (ادھر جب لوطؑ کی قوم کے لوگوں کو
وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالَ اِنَّ
مہمانوں کا آنا معلوم ہوا تو) سب شہر والے خوشیاں مناتے ہوئے (لوطؑ کے گھر کی طرف) آئے۔ حضرت لوطؑ نے (انہیں دیکھ کر) کہا: (دیکھو
هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿٦٨﴾ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ
یہ میرے مہمان ہیں، (خدا کے لیے) مجھے (مہمانوں کے سامنے) ذلیل نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو۔ وہ کہنے لگے: کیا ہم نے آپ کو
نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾
تمام دنیا کے لوگوں (کی حمایت) سے منع نہیں کیا تھا۔ لوطؑ نے جواب دیا کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو یہ میری (قوم کی بہو) بیٹیاں ہیں۔
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾
(اے محمدؐ!) آپ کی زندگی کی قسم! وہ تو اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے، (ان باتوں کو کب سنتے)۔ پس سورج نکلتے ہی ان کو ایک چنگھاڑ نے پکڑ لیا۔
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
پس ہم نے اس بستی کو (بھونچال سے) اوپر تلے کر دیا اور ان (کافروں) پر کنکر کے پتھروں کا مینہ برسایا۔ غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس
لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
(لوطؑ کی قوم کے واقعہ) میں (ہی اللہ کی قدرت کی) کئی ایک نشانیاں ہیں۔ اور وہ بستی تو ایک آباد راستے پر (واقع) ہے۔ اس (بستی) میں

لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا

ایمانداروں کے لیے (اب بھی) کئی نشانیاں (ہماری قدرت کی اور اس قوم کی تباہی کی) ہیں۔ اور (اسی طرح) ایکہ کے رہنے والے (بھی) ظالم

مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾ ع ۵ ۱۹ ۵

تھے پس ہم نے ان سے انتقام لیا۔ اور یہ دونوں (بستیاں) صاف راہ پر (واقع) ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی اللہ کی نافرمانی کی، پھر کس طرح اللہ نے حضرت لوط علیہ السلام کو تو بچا لیا اور اس کی سب قوم کو ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ اس سورۃ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسی قوم سے ہمدردی کرنے والے بھی مجرم شمار کیے جاتے ہیں۔ اور انہیں بھی عذاب میں گرفتار کیا جاتا ہے؛ جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے ساتھ ہلاک کیا گیا۔

حِجْرِ ایک بستی کا نام	یَنْحِتُوْنَ وہ تراشتے تھے	مُصْبِحِیْنَ صبح کے وقت	اِصْفَحِ درگزر کر تو
صَفْحَ درگزر کرنا، معاف کرنا	مَثَانِیْ دہرائی جانے والی	لَا تَمُدَّنَّ مت دراز کر	اَزْوَاجًا گروہ
اِخْفِضْ جھکا دے تو	جَنَاحَ بازو	اَلْمُقْتَسِمِیْنَ بانٹ لینے والے	عِضِیْنَ ٹکڑے
اَصْدَعْ کھول کر سنا دے	اَلْیَقِیْنُ موت		

وَ لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا

اور یقیناً حجر کے رہنے والوں نے (بھی ہمارے بھیجے ہوئے) پیغمبروں کو جھٹلایا۔ ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں۔ مگر وہ ان سے منہ

مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ

موڑتے ہی رہے۔ اور بڑے امن و امان سے پہاڑ سے تراش تراش کر گھر بناتے رہے۔ پھر صبح کے وقت انہیں ایک چنگھاڑ نے

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

آدبایا۔ اور جو کچھ وہ کر رہے تھے اس نے انہیں کچھ فائدہ نہ پہنچایا، یہ سب آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے اندر ہے ان سب کو ہم نے بغیر

وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ﴿۸۵﴾

مصلحت کے پیدا نہیں کیا ہے۔ اور قیامت آ کر رہے گی (جس کا ہم وعدہ دے رہے ہیں، اے محمد ! ان کافروں سے) اچھے طریقے سے درگزر کیجئے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ ﴿۸۷﴾

یقیناً آپ کا رب بڑا خالق اور بڑا عالم ہے۔ اور یقیناً ہم نے آپ کو سات بار بار دہرائی جانے والی آیتیں اور ایک عظمت والا قرآن دیا ہے۔

لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ

آپ اپنی آنکھ اٹھا کر بھی اس چیز کو نہ دیکھئے جو ہم نے ان مختلف قسم کے (کافر) لوگوں کو برتنے کیلئے دے رکھی ہے، اور ان پر غم نہ کیجئے

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۸۸ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ۝۸۹ كَمَآ

اور صرف مسلمانوں کے لیے اپنے بازو کو جھکایئے۔ (اے محمدؐ!) ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ میں تو ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ جیسا ہم

اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ۝۹۰ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ۝۹۱

نے ان لوگوں پر (عذاب) نازل کیا ہے جنہوں نے حصے کر رکھے تھے یعنی آسمانی کتاب کے مختلف اجزاء قرار دیے تھے (تم پر بھی نازل کریں گے)۔

الربع

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۹۲ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۳ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

آپ کے پروردگار کی قسم! ہم ان سب سے ضرور اس کے متعلق پوچھیں گے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (اے محمدؐ!) جس بات کا آپ کو حکم دیا

وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۹۴ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۝۹۵ الَّذِيْنَ

گیا ہے اس کو کھول کھول کر سنا دیجیے اور مشرکوں سے اعراض کیجیے۔ ہم آپ کی طرف سے ان مذاق اڑانے والوں کے لیے کافی ہیں۔ جو

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝۹۶ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ

اللہ کے ساتھ ایک اور اللہ بنا رہے ہیں انہیں بہت جلد (اپنی اس غلطی کا) پتہ چل جائے گا۔ (اے محمدؐ!) ہمیں معلوم ہے کہ جو کچھ یہ کہتے

صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ۝۹۷ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝۹۸

ہیں اس سے آپ کا دل (ضرور) تنگ ہوتا ہے۔ پس آپ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح اور نمازیں پڑھنے والوں میں سے ہو جایئے،

ع ۶

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝۹۹

اور آپ اس وقت تک اپنے پروردگار کی عبادت کیجیے؛ تاوقتیکہ (آپ کی) موت آپ کے سامنے آ کھڑی ہو۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو حجر کے رہنے والوں کی نافرمانی اور ان کی تباہی کا ذکر ہے، پھر اس کے بعد فرقہ بنانے والوں اور اختلاف کرنے والوں کو ڈرایا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ قرآن سارا کا سارا عمل کرنے کی چیز ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ ایک خاص حصے کے احکام کو مانا جائے اور باقی کو چھوڑ دیا جائے۔ اس کے بعد رسول خدا کی مثال دے کر ہمیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے اور صبر سے کام لینے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

آیات: ۱۲۸	۱۶۔ سُوْرَۃُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ ۷۰	رکوعات: ۱۶

رُوْحِ روح، مراد وحی	اَنْذِرُوْٓا ڈراؤ تم	نُطْفَةٍ نطفہ	دِفْءٌ جاڑے کا سامان، کپڑے وغیرہ
جَمَالٌ جمال، خوبصورتی، زینت	تُرِيْحُوْنَ شام کے وقت لاتے ہو	تَسْرَحُوْنَ صبح کو لے جاتے ہو	بٰلِغِيْهِ پہنچنے والے اس تک
شِقِّ سختی، جانکاہی	خَيْلَ گھوڑے	بِغَالَ خچریں	حَمِيْرَ گدھے، جمع حمار کی
لِتَرْكَبُوْهَا تاکہ تم ان پر سوار ہو	قَصْدُ السَّبِيْلِ سیدھی راہ	جَآئِرٌ ٹیڑھی راہ	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

أَتَىٰٓ أَمْرُ ٱللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا

(اے مشرکو!) خدا تعالیٰ (کی طرف سے عذاب) کا فیصلہ ہوگیا۔ اب اس میں اتنی جلدی نہ کرو۔ وہ پاک ہے اور ان چیزوں سے اعلیٰ و برتر ہے

يُشْرِكُونَ ۝١ يُنَزِّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ بِٱلرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ أَنْ

جنہیں وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ فرشتوں کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے وحی نازل کرتا ہے۔ کہ لوگوں کو

أَنذِرُوٓا۟ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ۝٢ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ

ڈراؤ کہ (شرک سے باز آئیں)، میرے سوا کوئی معبود نہیں: اسلئے مجھ سے ہی ڈریں۔ (اے لوگو) خدا نے خاص مصلحت کی بنا پر آسمان

بِٱلْحَقِّ ۚ تَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝٣ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا

اور زمین کو پیدا کیا، اور وہ جن چیزوں کو تم اسکا شریک قرار دیتے ہو ان سے بہت اعلیٰ ہے۔ اسی نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا، پھر وہ اچانک

هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝٤ وَٱلْأَنْعَٰمَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَٰفِعُ وَمِنْهَا

کھلا جھگڑالو بن جاتا ہے۔ اور اسی نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے، ان میں جاڑے کے سامان اور نفع کی چیزیں ہیں اور انہیں میں سے تم

تَأْكُلُونَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝٦ وَتَحْمِلُ

کھاتے ہو۔ اور جب تم انہیں صبح کے وقت چھوڑ دیتے ہو اور شام کو واپس لاتے ہو تو اس میں تمہارے لیے بڑا عمدہ نظارہ ہے۔ اور (پھر) وہی

أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ تَكُونُوا۟ بَٰلِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ ٱلْأَنفُسِ ۚ

(چارپائے) تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں کہ ان تک تم بڑی جانکاہی کے ساتھ پہنچتے، یقیناً (یہ سب باتیں اس بات کی

إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٧ وَٱلْخَيْلَ وَٱلْبِغَالَ وَٱلْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا

دلیل ہیں کہ) تمہارا پروردگار بڑا رؤف رحیم ہے۔ اور (خدا نے تمہارے لیے) گھوڑے، خچریں اور گدھے (پیدا کیے) تاکہ تم ان پر سواری کرو

وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝٨ وَعَلَى ٱللَّهِ قَصْدُ ٱلسَّبِيلِ

اور زینت کیلئے (رکھ چھوڑو) اور وہ آئندہ اور بھی (سواریاں) پیدا کریگا جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ اور سیدھی راہ صرف خدا کی طرف جانے

وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَهَدَىٰكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩ ع ۹

والی ہے اور بعضے راستے ٹیڑھے بھی ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو مقصود تک پہونچا دیتا۔

تفسیر

اس میں مشرکین و کفار مکہ کو عذاب آنے کی خبر دی گئی ہے اور بتایا ہے کہ رسولوں کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو شرک سے بچائیں اور انہیں بتادیں کہ خدا کے سوا اور کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی حکومت کا پابند ہوا جائے، اس کی عبدیت ہی میں حکومت کا راز ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا ذکر فرمایا ہے اور ضمناً اس بات کی طرف اشارہ کردیا کہ صرف یہی سواریاں نہیں جو ذکر کی گئیں یا یہی جانور نہیں جو بیان کیے گئے؛ بلکہ آئندہ اور جانور اور نئی سواریاں بھی پیدا کرے گا۔ ٹرین، موٹر، ہوائی جہاز، اسٹیم شپ، یہ سب

چیزیں صرف اسی ایک آیت کا ظہور ہیں؛ مگر سمجھنے کے لیے عقل چاہیے اور صرف اسی پر بس نہیں، بلکہ یخلق ما لا تعلمون میں آئندہ کی ایجادات بھی آگئیں۔

پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح یہ سواریاں تمہیں ایک راستے پر لے چلتی ہیں اور کہیں اگر تم بھول جاؤ تو سیدھا راستہ تلاش کرنے میں تم بہت کوشش کرتے ہو۔ اسی طرح یہ قرآن بھی تمہیں سیدھا راستہ بتاتا ہے جو اس کے مطابق زندگی گذارتا ہے وہ اللہ کا عبد و محکوم ہو جاتا ہے۔ اگر تم دوسروں کے عبد و محکوم بن گئے ہو تو تمہیں خود بخود سیدھا راہ تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

تُسِيمُونَ تم مویشی چراتے ہو	مُسَخَّرٰتٌ مسخر کیے ہوئے، تابع	ذَرَاَ پیدا کیا	اَلْوَانُ رنگ
طَرِيًّا تروتازہ	مَوَاخِرَ چیرنے والے	تَمِيدَ جھک جائے	عَلٰمٰتٍ علامتیں، نشانیاں
تَعُدُّوا تم شمار کرو، گنو	لَا تُحْصُوهَا تم ان کا احاطہ نہ کرسکو گے، گن نہ سکو گے		

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ مِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ

(اور تمہارا خدا) وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لیے پانی برسایا، اس میں سے تم پیتے ہو اور اسی سے درخت وغیرہ اگتے ہیں جن میں تم

تُسِيمُونَ ﴿١٠﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّيْتُونَ وَ النَّخِيلَ وَ الْاَعْنَابَ

(مویشیوں کو) چراتے ہو۔ اور اسی (پانی) کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہارے لیے کھیتی پیدا کرتا ہے اور زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور کی

وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿١١﴾ وَسَخَّرَ

بیلیں اور ہر طرح کے میوے (پیدا کرتا ہے)، غور و فکر کرنے والوں کے لیے ان (باتوں) میں بہت نشانیاں (موجود) ہیں اور اسی نے

لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ

تمہارے لیے رات، دن، سورج اور چاند کو مسخر کیا اور ستارے (بھی) اسی کے حکم سے (تمہارے لئے) مسخر ہیں، ان (باتوں) میں عقل

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَ مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا

(و دماغ) رکھنے والوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں۔ اور (دیکھو) جو اس نے تمہارے فائدے کے لیے زمین سے مختلف رنگ کی چیزیں پیدا

اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ

کردیں، اس میں (بھی) یقیناً نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانی (موجود) ہے۔ اور (تمہارا خدا) وہی ہے جس نے سمندر کو (بھی

لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ

تمہارے لئے مسخر کردیا تاکہ تم اس سے تروتازہ (مچھلی کا) گوشت کھاؤ اور اس میں سے پہننے کے لیے زیورات (کی چیزیں) نکالو اور جہاز کو

مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ

دیکھو کہ سمندر کو چیرتے ہوئے چلے جارہے ہیں، یہ اس لیے کہ تم تجارت کرو اور اس کے شکر گزار بندے بنو۔ اور اس نے زمین پر پہاڑ

رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ

گاڑ دیئے کہ وہ تمہیں لے کر (ایک طرف) نہ جھک پڑے اور اس میں دریا اور راستے بنا دیئے؛ تاکہ تم منزل مقصود تک پہونچ سکو اور بھی علامتیں

وَ بِالنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنۡ يَّخۡلُقُ كَمَنۡ لَّا يَخۡلُقُ ؕ

(مقرر کردیں، ان کے علاوہ) ستاروں سے بھی لوگ راہ پالیتے ہیں (تو اے مشرکو!) کیا وہ جو ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے اس کے برابر ہو جائے گا

اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوۡرٌ

جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے، کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے اور اگر تم لوگ اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو ہرگز نہ کر سکو۔ بے شک اللہ بڑا غفور

رَّحِيۡمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

و رحیم ہے، وہ تمہارے چھپے اور ظاہر اعمال سے واقف ہے۔ اور جن لوگوں کو یہ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں وہ تو ایک چیز بھی پیدا نہیں

لَا يَخۡلُقُوۡنَ شَيۡـًٔا وَّ هُمۡ يُخۡلَقُوۡنَ ؕ ﴿۲۰﴾ اَمۡوَاتٌ غَيۡرُ اَحۡيَآءٍ ۚ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَ ۙ اَيَّانَ يُبۡعَثُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲

کر سکتے؛ بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ وہ تو مردے ہیں، زندہ بھی نہیں اور یہ بھی نہیں جان سکتے کہ وہ کب (دوبارہ) اٹھائے جانے والے ہیں۔

تفسیر

اس سارے رکوع میں خدا تعالیٰ نے اپنی مہربانیاں یاد کرائی ہیں اور اپنی طرح طرح کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو دلیل بنا کر مشرکوں سے پوچھا ہے کہ کیا وہ بھی کوئی چیز ایسی فائدہ مند اور اس طرح کی پیدا کر سکتے ہیں، اور اس طرح قائل کیا گیا ہے کہ جب وہ کچھ پیدا بھی نہیں کر سکتے، بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ زندہ بھی نہیں؛ بلکہ مردے ہیں تو انہیں خدا کا شریک کیسے ٹھہرایا جا سکتا ہے؟

مُّنۡكِرَةٌ انکار کرنے والے — لَا جَرَمَ ضروری بات ہے — اَوۡزَارَهُمۡ اپنے بوجھ

كَامِلَةً پورے پورے — مَا يَزِرُوۡنَ جو اٹھاتے ہیں

اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ قُلُوۡبُهُمۡ مُّنۡكِرَةٌ

(اے لوگو!) تمہارا معبود (حقیقی صرف) ایک ہی ہے پھر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکار کرنے والے ہیں

وَّ هُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا يُسِرُّوۡنَ وَ مَا يُعۡلِنُوۡنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

اور وہ متکبر ہیں۔ یہ ضروری بات ہے کہ اللہ ان کے چھپے اور ظاہر کو جانتا ہے اور وہ بڑا بننے والوں (متکبر) کو

الۡمُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ اِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ ۙ قَالُوۡۤا اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۲۴﴾ ۙ

دوست نہیں رکھتا کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (دیکھو) تمہارے پروردگار نے کیا چیز نازل کی ہے، تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ پہلوں کے افسانے ہیں،

لِيَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ۙ وَ مِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِيۡنَ يُضِلُّوۡنَهُمۡ

تاکہ (اس کہنے سے) وہ اپنے گناہوں کے بوجھ پورے پورے قیامت کے دن اٹھائیں اور ان کے گناہوں کے بوجھ بھی جنہیں گمراہ کرتے

بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوۡنَ ﴿۲۵﴾ ع ۳

رہے بغیر علم کے۔ تو وہ کیا برا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

تفسیر

اس میں اولاً توحید کا بیان ہے، پھر منکروں کے انکار کی وجہ بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کو تکبر پسند نہیں ہے اور بڑے

بننے والوں کو وہ دوست نہیں رکھتا۔

فائدہ

تکبر اور شیخی کرنا اور خودستائی اچھی بات نہیں۔ پھر قرآن کی تکذیب اور اسے قصہ پارینہ کہنے والوں کی سزا بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے بوجھ سے دبے جائیں گے اور جن کو وہ گمراہ کرتے تھے ان کے گناہوں کا بھی بار ان پر پڑے گا۔

فائدہ

جب کسی بات کا علم نہ ہو تو اس کے بارے میں خواہ مخواہ اپنے دل سے کچھ بتا دینا جو غلط ہو ٹھیک نہیں۔

فائدہ

گناہ کی طرف جانے والا اور اس کا راستہ بتانے والا دونوں پر گناہ کا بار پڑتا ہے، اسی طرح نیکی کرنے والا یا نیکی کی تعلیم دینے والا دونوں کو نیکی کا ثواب ملتا ہے۔

قَوَاعِدِ جڑیں، بنیادیں سَقْفُ چھت تُشَآقُّوْنَ تم دشمنی کرتے تھے طَیِّبِیْنَ پاک وصاف

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ

(اے محمدؐ) ان سے پہلے (بھی) لوگوں نے (ہمارے خلاف) چالیں چلیں پھر (جب موقع آیا) تو اللہ نے ان کا (بنا بنایا) گھر جڑ بنیاد سے اکھاڑ

عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۲٦ ثُمَّ

دیا اور ان پر اوپر سے چھت آگری اور ایسی طرح سے ان پر عذاب آپہنچا کہ وہ خیال میں بھی نہیں لا سکتے تھے۔ پھر

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ

قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا۔ اور پوچھے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کے بارے میں تم (مومنوں سے) دشمنی رکھتے تھے،

قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۲۷ الَّذِيْنَ

جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے: کافروں کے لیے آج کے دن بڑی رسوائی اور برائی ہے۔ وہ جنہیں

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا

(دنیا میں موت کے وقت) فرشتے گنہگار ہونے کی حالت میں جان نکالتے ہیں تو (موت دیکھ کر) وہ سلامتی چاہیں گے، (اور کہیں گے) ہم تو

نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۲۸ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

کوئی بدی کرتے ہی نہ تھے، جواب ملے گا، ہاں ٹھیک ہے، اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔ اب جہنم کے دروازوں سے

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۲۹ وَ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ

داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو، تکبر کرنے والوں کا یہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔ اور پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا

اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ

ہے؟ تو کہتے ہیں: بڑی خیر و برکت (والی کتاب)۔ تو جو لوگ نیکی کرتے ہیں ان کے لیے اس دنیا میں (بھی) بھلائی ہے اور آخرت کا گھر

خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣٠ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

تو بہت ہی بہتر ہے اور وہ پرہیزگاروں کے لیے کتنا اچھا گھر ہے، باغات ہیں ہمیشہ رہنے والے، ان میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے ندیاں

الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝٣١ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

بہہ رہی ہوں گی اور انہیں اس میں جو چاہیں گے ملے گا۔ خدا متقیوں کو ایسے ہی (نیک) جزا دے گا۔ وہ جن کا اس حالت میں فرشتے خاتمہ

الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٣٢

کرتے ہیں کہ وہ (گناہوں سے) پاک ہوتے ہیں، فرشتے کہتے ہیں: السلام علیکم (آؤ) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اپنے اچھے اعمال کے بدلے میں۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ فَعَلَ

(تو اے محمدؐ!) کیا یہ لوگ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں یا آپ کے رب کا امر (عذاب) نازل ہو، (کوئی بات نہیں)

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٣٣ فَاَصَابَهُمْ

ان سے اگلوں نے بھی یہی کیا تھا حالانکہ اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا؛ بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔ بس ان (سے پہلوں) کو

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٣٤ۧ ع ١٠

تو ان کی کرتوتوں کے بدلے برا اجر ملا اور جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے تھے اس نے انہیں آ گھیرا (انہیں بھی ہوشیار رہنا چاہیے)۔

تفسیر

کفار و مشرکین عذاب کے خواستگار ہوتے اور ان باتوں کا مضحکہ اڑاتے تھے جو قرآن میں تھیں۔ تو ان کے بارے میں ایک تو دنیا ہی میں عذاب کی خبر دی گئی ہے اور اس کے لیے پہلوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو ان کی طرح عذاب کے منتظر رہتے اور وہ اچانک ایسی جگہ سے آ لیتا ہے کہ انہیں وہ پہلو سوجھتا ہی نہ تھا۔ دوسرے ان کے مرنے کے وقت اور بعد کا نظارہ بیان کیا ہے کہ فرشتے انہیں مار کر جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ اس کے برعکس جنہوں نے قرآن کو اپنے لیے خیر و برکت سمجھ کر اس پر عمل کیا اور خدا سے ڈرتے رہے انہیں فرشتے اس حال میں وفات دیں گے کہ وہ توبہ کر کے گناہوں سے پاک ہو گئے ہوں گے، تو فرشتے انہیں آ کر سلام کریں گے اور جنت کی خوشخبری دیں گے۔

فائدہ

قرآن پر عمل کرنا اور سے ڈرنا یہ چیز جنت میں لے جائے گی، اس لیے پہلے یہ معلوم کر لینا ضروری ہوا کہ قرآن میں لکھا کیا ہے، ورنہ عمل کس چیز پر کریں گے؟

اِنْ تَحْرِصْ اگر تو حرص کرے — جَهْدَ زیادہ سخت

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَاۗؤُنَا

اور شرک کرنے والے کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا اس کے علاوہ کسی اور کو پوجتے

وَ لَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ

اور نہ اس کے حکم کے بغیر کوئی چیز حرام کرتے،ان سے پہلوں نے بھی اسی طرح کیا۔رسولوں کے ذمہ تو

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا

کھلا پیغام پہنچا دیناہی ہے۔اور یقیناً ہم نے سب امتوں میں جو رسول بھیجے انہوں نے یہی کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور شیطانی کاموں

الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا

سے بچو۔تو ان میں سے بعض کو خدا نے ہدایت دی اور بعض نے اپنے حق میں گمراہی لے لی،پس تم زمین میں

فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ

چلو پھر اور دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔(اورائے محمدؐ!) اگر آپ کو ان کی ہدایت کی لگن ہے تو (یاد رکھئے کہ) اللہ ان کی رہبری

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ

نہیں کرتا جس سے ہدایت کی توفیق لے لیتا ہے اور ایسوں کی کوئی مدد بھی نہیں کرسکتا۔ وہ بڑی مغلظ قسمیں کھا کر

اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا

کہتے ہیں کہ جو مرجائے گا اللہ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔(نہیں) بلکہ(وہ ضرور ایسا کرے گا) اس کا تو پکا وعدہ ہے،

وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ

لیکن بہتیرے لوگوں کو اس کا علم نہیں۔(اور اس کی) غرض یہ ہے کہ لوگ جس بارے میں اختلاف کرتے تھے وہ کھول کر بیان کردے

وَ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ

اور یہ کہ کافر جان لیں کہ وہ اپنے قول میں جھوٹے تھے (اور یہ کونسی بڑی بات ہے؟)۔ہم جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تواس سے ہمارا

اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ ع ۱۱

اتناہی کہہ دینا کافی ہے کہ تو ہوجا،پس وہ ہوجاتی ہے۔

تفسیر

شروع میں بتایا گیا کہ سب رسول خدا کی توحید کا درس دیتے تھے، پھر آخرت کے دن سزا و جزا کا ہونا ثابت کیا گیا ہے اوراس کی دو غرضیں یہاں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) کہ لوگ جس بارے میں اختلاف رکھتے تھے اس کا فیصلہ ہو۔ (۲) کافروں کو ان کے جھوٹ کا پتہ چلے،اور سزا ملے۔

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور انہیں جگہ دیں گے　اَنْ يَّخْسِفَ یہ کہ دھنسا دے　تَقَلُّبِ آمدورفت　تَخَوُّفٍ ڈر کی حالت

يَتَفَيَّؤُا ڈھل جاتے ہیں　يَمِيْنِ دایاں ہاتھ، دائیں طرف　شَمَآئِلِ بائیں طرف　دٰخِرُوْنَ مطیع، فرمانبردار

وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ
اور وہ لوگ جنہوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا خدا کے لیے ہجرت کی تو ضرور ان کو دنیا میں ہم اچھی جگہ دیں گے۔اور آخرت کا اجر تو

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ مَاۤ
بہت ہی بڑا ہے،اگر وہ سمجھیں۔جو (مصیبت میں) صبر کرتے ہیں اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔اور (اے محمدؐ!)

وقف لازم

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ
آپ سے پہلے بھی ہم نے آدمیوں ہی کو رسول بنایا تھا اور ان کی طرف وحی کرتے تھے (تو ان سے کہہ دیجئے) اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہل

لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ ؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ
علم سے پوچھ لو۔اور انہیں معجزات اور کتابیں عطا کیں (اسی طرح) آپ کی طرف یہ قرآن نازل کیا کہ آپ لوگوں کو خوب سمجھا دیں کہ ان

النصف

مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ
کی طرف کیا حکم اترا ہے تا کہ ان کے لیے بھی ان میں غور وفکر کا مادہ پیدا ہو۔کیا جو لوگ بری چالیں چلتے ہیں اس بات سے بے فکر ہو گئے

اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ
ہیں کہ اللہ اچانک انہیں زمین میں دھنسا دے یا وہاں سے عذاب ان پر ٹوٹ پڑے جہاں سے آنے کا انہیں خیال تک نہ ہو۔یا اللہ تعالیٰ

فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۙ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ
انہیں چلتے پھرتے پکڑے تو وہ (خدا کو اس بات سے) باز نہیں رکھ سکتے۔یا وہ (عذاب) انہیں خوف ہی کی حالت میں آئے؛(مگر پھر بھی)

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ
آپ کا پروردگار یقیناً رؤف رحیم ہے۔کیا یہ دیکھتے نہیں کہ اللہ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے اس کا سایہ کبھی ایک طرف کو اور کبھی دوسری

عَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
طرف کو اس طور پر جھک جاتے ہیں کہ وہ خدا کے تابع ہیں اور وہ چیزیں بھی عاجز ہیں۔اور (دیکھو) آسمانوں اور زمینوں میں جو بھی چیزیں

وَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ هُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ
ہیں اور فرشتے بھی سب خدا کے مطیع ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے، اپنے پروردگار سے جو ان پر حکمراں ہے ڈرتے رہتے ہیں

السجدة ۱۲

فَوْقِهِمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۩ ﴿۵۰﴾
اور جس طرح وہ حکم دیتا ہے اسی طرح کرتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں برے کام اور غلط منصوبے بنانے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ انہیں اس بات سے نڈر نہیں ہونا چاہئے کہ نہ جانے ان پر کب خدا کا عذاب آجائے۔پھر بتایا گیا ہے کہ کوئی چیز نہیں جو کسی نہ کسی حالت میں خدا کی تعظیم نہ کرتی ہو، خواہ ان کا سایہ ہی ہو اور ہر حرکت کرنے والی چیز اس کو اپنے رنگ میں سجدہ کرتی رہتی ہے۔پھر فرشتوں کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ وہی کام کرتے ہیں

جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فائدہ

انسان بھی فرشتہ بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ جو خدا کے احکام ہیں ان پر پورا پورا عامل ہو جائے اور کسی قسم کا چھوٹا بڑا گناہ نہ کرے۔

وَاصِبًا لازم، ضروری	تَجْئَرُوْنَ گڑگڑاتے ہو	اِذَا كَشَفَ جب کھل جاتا ہے
مَا يَشْتَهُوْنَ جو وہ چاہتے ہیں	مُسْوَدًّا سیاہ، کالا	يَتَوَارٰى چھپتا ہے

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَ لَهٗ

اور (لوگو!) اللہ نے حکم دیا ہے کہ دو دو معبود نہ ٹھہراؤ۔ بس میں ہی ایک معبود ہوں۔اس لیے صرف مجھ سے ہی ڈرو۔ اور جو کچھ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَا بِكُمْ

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور اسی کی اطاعت لازم (بھی) ہے تو کیا تم لوگ اس کے سوا کسی اور سے (بھی) ڈرتے ہو؟ اور جتنی

مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا

نعمتیں تمہیں حاصل ہیں سب خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ پھر جب تم کو (کوئی) تکلیف پہنچتی ہے تو اسی کے آگے بلبلاتے ہو۔ پھر جب وہ

كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا

اس تکلیف کو تم سے دور کر دیتا ہے تو اسی وقت تم میں سے بعض لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے

بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا

انہیں دیا ہے اس کی ناشکری کرتے ہیں، (خیر دنیا میں) مزے کر لو عنقریب (قیامت میں) معلوم ہوگا۔ ہم نے جو رزق انہیں دیا ہے

لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا

اس میں یہ لوگ (بتوں کا بھی) حصہ ٹھہراتے ہیں جن (کی اصل حقیقت) کو (بھی) نہیں جانتے، تو ہم کو اپنی ذات کی قسم ہے کہ ان کی ان

كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ

افترا پردازیوں کی پرسش ضرور (قیامت میں) ہوگی۔ یہ (منکرین) حق اللہ کیلئے تو (فرشتوں کو اس کی) لڑکیاں بتاتے ہیں اور اپنے لیے چاہتی

وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا

چیز (یعنی لڑکا چاہتے ہیں) سبحان اللہ۔ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی خوشخبری دی جائے تو ان کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے

وَّ هُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ

اور دل ہی دل میں گھٹتا ہے۔ جس کے پیدا ہونے کی خوشخبری ان کو دی گئی ہے (یعنی بیٹی) اس کے عار سے لوگوں سے چھپے چھپے پھرتے ہیں

عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾ لِلَّذِيْنَ

(اور سوچتے ہیں کہ) آیا اس ذلت پر بیٹی کو لیے رہیں یا مٹی میں گاڑ دیں۔ (دیکھو تو خدا کے بارے میں) ان لوگوں کی کیا ہی بری رائے ہے۔ آخرت

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶۰ ع ۷ ۱۳

پر یقین نہ کرنے والوں کی بری حالت ہے اور اللہ کے لئے تو بڑی اعلیٰ درجہ کی صفات (ثابت) ہیں؛ کیونکہ وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی شرک کی برائی بیان کی گئی ہے اور اقسام شرک کا ذکر ہے اور منکرین حق کی شرارتوں کا ذکر ہے۔

يُؤَخِّرُهُمْ پیچھے کردے گا ان کو — اَلْسِنَتُهُمْ اپنی زبان — مُّفْرَطُوْنَ پیش رو

وَ لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى

اگر اللہ تعالیٰ آدمیوں کو ان کی نافرمانی کی سزا میں فوراً پکڑتا تو روئے زمین پر کوئی جاندار تک بھی باقی نہ رہتے۔ مگر اللہ نے ایک مدت معین

اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۶۱

تک ان کو مہلت دے رکھی ہے۔ جب ان کا وقت آجائے گا تو ایک گھڑی (بھی) نہ تو دیر ہوگی اور نہ جلدی ہوگی۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

اور یہ لوگ جن چیزوں کو آپ نہیں پسند کرتے ان باتوں کو خدا کے لیے تجویز کرتے ہیں اور اپنی زبان سے جھوٹے جھوٹے دعوے بھی

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَ اَنَّهُمْ

کرتے جاتے ہیں کہ آخرت میں ان کے لیے بھلائی ہے، (بھلائی تو نہیں) یقیناً ان کے لیے دوزخ ہے اور یہ لوگ (دوزخیوں کے) پیش رو

مُّفْرَطُوْنَ ۝۶۲ تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ

بنائے جائیں گے۔ (اے پیغمبرؐ!) ہم کو اپنی ذات کی قسم ہے کہ تم سے پہلے بھی ہم نے امتوں کی طرف پیغمبر بھیجے، مگر شیطان نے ان

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ

لوگوں (کی راہ ماری اور ان) کے برے کام ان کو عمدہ کر دکھائے۔ اب بھی وہی (شیطان) ان (کافروں) کا دوست (بنا ہوا) ہے اور (آخر کار) ان

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۶۳ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى

(کافروں) کو دردناک عذاب ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ!) ہم نے آپ پر (یہ) کتاب اسی غرض سے اتاری ہے کہ جن باتوں میں یہ لوگ آپس میں

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۶۴ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ

اختلاف کرتے ہیں اس (چیز) کو انہیں اچھی طرح سمجھا دو۔ (اس کے علاوہ) یہ (قرآن) مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ اللہ ہی

السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝۶۵ ع ۸ ۵ ۱۴

نے آسمان سے پانی برسا کر زمین مردہ کو اس کے ذریعہ زندہ کیا۔ سننے اور سمجھنے والوں کے لیے بیشک اس میں (قدرت الٰہی کی) نشانی ہے۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی نہیں کرنی چاہیے۔ گذشتہ قوموں کی حالت پر غور کر کے عبرت پکڑنا چاہیے، کیونکہ قرآن

مجید میں جتنے بھی قصص ہیں سب عبرت پذیری کے لیے ہیں۔ دوسری قوموں کی شرارتوں اور حالتوں کو اپنے اوپر بھی منطبق کرنا چاہیے۔

نُسْقِيْكُمْ پلاتے ہیں ہم تم کو	فَرْثٍ گوبر	لَّبَنًا دودھ	سَآئِغًا پتلا	
شٰرِبِيْنَ جمع شارب کی، پینے والے	سَكَرًا نشہ	نَحْلِ شہد کی مکھی	مِمَّا يَعْرِشُوْنَ جو کہ وہ چھتہ بناتے ہیں	
فَاسْلُكِيْ پس چل	ذُلُلًا آسان، سہل ترین	شَرَابٌ پینے کی چیز	اَرْذَلِ بہت ذلیل	لِكَيْ تاکہ

وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا

چار پایوں میں (بھی) تمہارے لیے ایک عبرت ہے: (کیونکہ) ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکال کر جو

خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ

بہ آسانی پیا جا سکے، ہم تمہیں پلاتے ہیں اور (اسی طرح) کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشے کی چیزیں بناتے ہو اور (یوں بھی اس کو)

سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اَوْحٰى

عمدہ روزی سمجھتے (اور دوسری طرح سے کام میں لاتے) ہو، قوم دانا کے لیے اس میں (قدرت الٰہی کی) نشانی ہے۔ (اے پیغمبرؐ!)

رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ وَ مِمَّا

تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی (کے دل) میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور جو اونچی اونچی ٹٹیاں بنا لیتے ہیں ان

يَعْرِشُوْنَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ

میں چھتے بنا۔ پھر ہر طرح کے پھلوں میں سے ان کا عرق چوستی پھرے اور مطیع ہو کر اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ پر چلی جا۔ (اسی وجہ سے)

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

ان مکھیوں کے پیٹ سے مختلف رنگ کے شربت نکلتے ہیں جس میں آدمیوں (کی بہت سی بیماریوں) کو شفا ہے۔ بے شک غور کرنے والوں کے

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ڐ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى

لئے اس میں (بھی قدرت الٰہی کی) نشانی ہے۔ (لوگو!) اللہ (ہی) نے تم کو پیدا کیا، پھر وہی تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور تم میں سے بعض لوگ

اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْــــًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿٧٠﴾ ع ۹ ۱۵

بدترین عمر تک پہنچائے جاتے ہیں؛ تاکہ ان کی سب معلومات معدوم ہو جائیں۔ بے شک اللہ (ہی) سب کچھ جاننے والا قدرت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی اللہ تعالیٰ کی عجیب عجیب قدرت کا جلوہ دکھایا گیا ہے، گائے، بکری، بھینس، بھوسے کھا کر کے اعلیٰ درجہ کا سفید دودھ دیتی ہیں اور شہد کی مکھی کے پیٹ سے جو رس نکلتا ہے، کتنا لذیذ اور کس قدر ذائقہ دار ہوتا ہے، مگر یہ چیزیں ان لوگوں کے واسطے عبرت ہیں جو عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔

فُضِّلُوْا فضل کیے گئے	رَآدِّيْ لوٹانے والے	حَفَدَةً پوتا	لَا يَمْلِكُ نہیں مالک ہیں وہ	
مَمْلُوْكًا زرخرید	جَهْرًا علانیہ	هَلْ يَسْتَوٗنَ کیا برابر ہیں	كَلٌّ گران	يُوَجِّهْهُّ منہ کرتا ہے

وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّيْ رِزْقِهِمْ

اللہ تعالیٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں برتری دی ہے، جنہیں زیادہ روزی عطا ہوئی ہے وہ اپنے حصہ کا مال اپنے غلاموں کو

عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اللّٰهُ

اس طرح کبھی نہیں دیتے کہ (وہ غلام بھی) ان کے برابر ہوجائیں۔ کیا یہ لوگ اس پر بھی اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً

جس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس کی بیویاں پیدا کیں اور ان بیویوں سے بیٹے اور پوتے تمہارے واسطے پیدا کیے اور

وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں۔ کیا یہ لوگ باطل پر یقین کرتے ہیں اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْئًا

اور خدا کے سوا ایسے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں جو آسمان و زمین سے ان کو رزق دینے کا (کچھ بھی) اختیار نہیں رکھتے اور نہ قدرت

وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

رکھتے ہیں۔ اللہ کے لیے (بادشاہوں پر قیاس کر کے) مثال نہ گھڑو؛ (کیونکہ اپنی شان کی مثال) وہی جانتا ہے تم (بالکل) نہیں جانتے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا

(دیکھو) اللہ مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام ہے مملوک کہ کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ شخص ہے جسے ہم نے اچھی روزی دی ہے

فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

اور اس (روزی) میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہوجائیں گے؟ (دیکھو جی) سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے؛ مگر ان

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ

میں سے بہتیرے (ایسے ہیں جو حقیقت حال سے بالکل) ناواقف ہیں۔ (دیکھو) اللہ ایک اور مثال بیان کرتا ہے کہ دو آدمی ہیں ان میں

لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ ۙ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ

ایک گونگا ہے، کوئی کام نہیں کر سکتا اور وہ اپنے مالک پر گراں بار بنا ہوا ہے، وہ جہاں اسے بھیجتا ہے ٹھیک کام کر کے نہیں آتا، کیا برابر ہوگا

ع ۱۶ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَ مَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

ایک ایسے شخص کے جو لوگوں کو حد اعتدال پر قائم رہنے کے لیے حکم دیتا ہے اور خود بھی سیدھی راہ پر (چلتا) ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا اظہار فرمایا ہے اور مخلوق کی عبادت سے باز رہنے کو کہا گیا ہے۔ کافر کو غلام اور مومن کو آزاد کی مثال سے یاد فرمایا ہے اور رسولوں کی تابعداری کو بہتر بتایا گیا ہے۔

كَلَمْحِ الْبَصَرِ پلک جھپکنے کی مانند	طَيْرِ پرندہ	جَوِّ السَّمَآءِ آسمانی فضا
مَا يُمْسِكُهُنَّ نہیں روکتا ان کو	يَوْمَ ظَعْنِكُمْ تمہارے کوچ کے دن	اِقَامَتِكُمْ تمہارا قیام
اَصْوَافِهَا ان کی اون	اَوْبَارِهَا ان کا رواں (بال)	بالاَشْعَارِهَآ ان کے بال (عام)
اَثَاثًا سامان	اَكْنَانًا پردہ کی جگہ	

وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ
آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی باتیں اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں۔ اور قیامت کا ہونا تو بس ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝۷۷ وَ اللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
جلد، بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا، تم اس وقت کچھ نہ جانتے
شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸ اَلَمْ يَرَوْا اِلَى
تھے پھر اس نے کان، آنکھیں اور دل دیے؛ تاکہ تم (ان کی) شکر گزاری کرو۔ کیا لوگوں نے پرندوں (کے حال) پر نظر نہیں کیا جو
الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
آسمان کے میدان میں مسخر ہو رہے ہیں، (اڑتے وقت) ان کو خدا ہی سنبھالتا ہے۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں (خدا کی
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۷۹ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
قدرت کی) بہت سی نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور اللہ نے ہی تمہارے لیے تمہارے گھروں کو ٹھکانا بنایا اور چوپایوں کی کھالوں سے تمہارے
الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَ يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
لیے خیمے تیار کیے کہ جس کو اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھہرنے کے وقت ہلکا پاتے ہو اور چوپایوں کی اون اور روؤں اور بالوں سے (گھر کا)
وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۸۰ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ
سامان اور ایک مدت تک کیلئے فائدہ کی چیزیں بنائیں؛ (تاکہ تم ایک وقت خاص تک ان سے فائدہ اٹھاؤ)۔ اور اللہ ہی نے (اپنے) پیدا کی ہوئی
مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ
کوئی چیزوں سے تمہارے لیے سایے بنائے اور پہاڑوں میں تمہارے لیے چھپ رہنے کی جگہیں بنائیں۔ تمہارے لیے کرتے ایسے بنائے
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ
کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کرتے (یعنی زرہیں) بنائیں کہ لڑائیوں میں تمہاری حفاظت کریں۔ (دیکھو) یونہی خدا اپنی نعمتیں تم پر پورا کرتا
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ۝۸۱ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۸۲
ہے؛ تاکہ تم (اس کے سامنے) جھکو۔ پھر اگر (کوئی اس پر بھی راہ حق سے) منہ موڑے تو (اے پیغمبرؐ!) آپ کے ذمہ تو صرف کھلے طور پر (اللہ
يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۳ ع ۱۱ ۱۷
کا حکم) پہنچا دینا ہے (اور بس) یہ لوگ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں؛ کیونکہ ان میں اکثر ناشکر گزار ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ ان نعمتوں کو بار بار یاد دلانے سے یہی مقصد ہے کہ اے بدبخت انسان! اتنی نعمتوں کے باوجود بھی تو کفران نعمت کیوں کرتا ہے۔ دیکھ، سمجھ اور غور کر؛ کیونکہ دنیا کی جتنی بھی نعمتیں ہیں سب تمہارے لیے ہیں اور تو صرف اسی ذات باری تعالیٰ کے لیے ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔

يُسْتَعْتَبُوْنَ ان کا عذر سنا جائے گا زِدْنٰهُمْ ہم ان پر زیادہ کریں گے

وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾

اور جس دن ہم ہر امت کے (نبی کو بطور) گواہ قائم کریں گے پھر ان (کافروں) کو نہ بولنے کی اجازت ہوگی اور نہ ان کی عذر خواہی ہوگی۔

وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ اِذَا رَاَ

اور جب گنہگار لوگ عذاب دیکھیں گے تو پھر نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور جب مشرک

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ

اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو بول اٹھیں گے: ہمارے پروردگار! یہی ہمارے شرکاء ہیں، جنہیں ہم تیرے علاوہ پکارا کرتے تھے۔

الثلثة دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ۚ وَ اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ

اور وہ بات انہیں پر الٹتے ہوئے کہیں گے: یقیناً تم جھوٹ بکتے ہو۔ پھر اس دن وہ اللہ کے سامنے اطاعت کی باتیں کریں گے اور جو کچھ

وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ

افترا پردازی کرتے تھے سب گم ہو جائیں گی۔ جو لوگ کافر ہوئے اور دوسروں کو (بھی) خدا کی راہ سے باز رکھتے رہے تو ان کے

عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾ وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ

فساد کی وجہ سے ہم ان پر عذاب پر عذاب کریں گے اور (اے محمدؐ!) جس دن ہم ہر امت کے برخلاف انہیں میں سے ایک گواہ

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ

قائم کریں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے (تو اس دن سب فیصلہ ہو جائے گا) اور ہم نے (یہ) کتاب آپ پر (ایسی) نازل کی ہے کہ

شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾ ع ۱۲ ۱۸

(اس میں) ہر چیز کا بیان ہے اور (یہ) مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور خوشخبری ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حشر کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس دن کافروں اور مشرکوں کو کسی قسم کی بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ وہ بہت عذر کریں گے؛ لیکن قبول نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ ان شریکوں کا یہ حال ہوگا جنہیں وہ خدا کے علاوہ پکارتے تھے کہ انہیں الٹا جھوٹا کہیں گے۔ نیز اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر امت میں جو نبی مبعوث ہوا وہ ان کے خلاف گواہی دیں گے کہ میں نے تو اپنا فرض

(یعنی تبلیغ رسالت) پورا کر دیا تھا؛ لیکن انہوں نے تیرا انکار کیا اور دوسرے جھوٹے معبودوں کے پیچھے پڑ گئے اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کفار و مشرکین کے مقابلے میں بطور شاہد پیش کیا جائے گا۔ اخیر میں قرآن حکیم کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اسے مسلمانوں کیلئے ہدیت کا سرچشمہ، رحمت کا موجب اور بشارت دینے والا کہا ہے۔

اِیْتَآیءِ دینا — یَنْھٰی منع کرتا ہے — فَحْشَآءِ بے حیائی کی باتیں — یَعِظُکُمْ تمہیں نصیحت کرتا ہے
تَنْقُضُوا تم توڑو — تَوْکِیْدِھَا ان کے پختہ کردینے کے بعد — کَفِیْلًا ضامن، کفیل، ذمہ دار
نَقَضَتْ توڑ دیتی ہے — غَزْلَ دھاگا، سوت — اَنْکَاثًا ٹکڑے ٹکڑے — اَرْبٰی بڑھا ہوا
یَنْفَدُ ختم ہوجائے گی — بَاقٍ باقی رہنے والا — لَنُحْیِیَنَّهٗ البتہ ضرور زندہ کریں گے
قَرَأْتَ تو پڑھے — اَسْتَعِذْ پناہ مانگ، پناہ طلب کر

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ
(لوگو!) اللہ تعالیٰ (تمہیں) عدل و احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور (تمہیں) بے حیائی،
وَالْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ
برائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھو بوجھو۔ اور جب اللہ سے عہد کرلو تو اسے پورا کرو اور قسمیں
وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ
کھالینے کے بعد ان کو توڑو نہیں۔ اورتم نے اللہ کو کفیل بھی ٹھہرا لیا ہو اور تم جو کچھ کرتے ہو
مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ
اللہ اسے جانتا ہے اور اس عورت کی مانند نہ ہو جس نے اپنے کاتے ہوئے دھاگے کو اتنی محنت کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ہو۔
تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ
(اور اس سے بچو کہ) تم اپنی قسموں کو باہمی فساد پھیلانے کا ذریعہ بنانے لگو کہ اس طرح ایک جماعت دوسری سے بڑھ جائے۔ اللہ تمہاری
اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ لَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾
اس طرح سے آزمائش کرتا ہے اور یہ سب چیزیں جن میں تمہارا اختلاف ہے، تمہارے سامنے قیامت کے دن وضاحت کردے گا۔
وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ
اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ بنا ڈالتا۔ مگر (یہ اس کی مرضی ہے کہ) جس سے چاہتا ہے ہدایت کی توفیق سلب کرلیتا ہے
وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اَیْمَانَكُمْ
اور جسے چاہتا ہے عطا کردیتا ہے (تو قیامت کے روز) تمہارے کاموں کی تم سے ضرور باز پرس ہوگی۔ (پھر سن لو!) اپنی قسموں کو اپنے
دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ
درمیان فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ پاؤں جم جانے کے بعد پھر اکھڑ جائیں اور بوجہ راہ خدا سے (لوگوں) کو روکنے کے تم برائی

وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ

کا مزہ چکھو۔ اورتم کو بڑا عذاب ہوگا اور (دیکھو) اللہ کا عہد معمولی قیمت پر نہ بیچو، اللہ کے نزدیک کی جو چیز ہے وہ تمہارے لئے

هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَ لَنَجْزِيَنَّ

بہت اچھی ہے۔اگر تم سمجھو، جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہوجائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہے گا اور جن لوگوں نے

الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

صبر کیا تو جیسے ان کے عمل تھے ان سے کہیں بہتر انہیں اجر دیں گے۔ اور ایمان کی حالت میں جو بھی مرد یا عورت نیک

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا

عمل کرے گاتو ہم ضرور اس شخص کو با لطف زندگی دیں گے اور ان کے (نیک) اعمال کے مقابلے میں کہیں بہتر اجر

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ

انہیں دیں گے۔(اے محمدؐ!) جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود (کے شر سے) خدا کی پناہ مانگ لیا کریں۔یقیناً ایمان والوں

لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى

اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پراس کا کوئی قابو نہیں چل سکتا۔ اس کا قابو تو انہیں لوگوں پر چلتا ہے

الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۳ / ۱۱ / ۱۹

جواس کی دوستی کا دم بھرتے ہیں اور شرک کرتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں تہذیب وشائستگی کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔شروع کی آیت میں کئی احکام مختصر الفاظ میں بیان کردیئے گئے ہیں جس سے قرآن کی فصاحت وبلاغت پر روشنی پڑتی ہے۔حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت ابوطالب نے سنی تو لوگوں میں آکر کہنے لگے اے لوگو! سنو میرے بھائی کا بیٹا کیا اچھی باتیں بتاتا ہے۔اگر تم شائستہ بننا چاہتے ہو تو اس کی پیروی کرو۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفار ومشرکین کے دل پر بھی قرآن کا اثر ہوتا تھا۔مگر ہٹ پر قائم تھے۔پھر سوسائٹی کے اصول بتائے گئے ہیں کہ آپس میں فساد نہ کرو اور قسمیں نہ توڑو۔صبر کرنے والوں کو اچھے اجر کا پیغام دیا گیا ہے۔اخیر میں بتایا گیا ہے کہ قرآن پڑھنے سے پہلے شیطان کے شر سے پناہ مانگ لینی چاہیے، یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کہہ لینا چاہیے۔

مُفْتَرٍ افتراء کرنے والا — لِيُثَبِّتَ تاکہ ثابت قدم رکھے — يُلْحِدُوْنَ یہ نسبت کرتے ہیں — اَعْجَمِيٌّ عجمی، غیرعربی

لِسَانٌ زبان، بولی — اُكْرِهَ مجبور کردیا گیا — مُطْمَئِنٌّ مطمئن، اطمینان والا — صَدْرًا دل

اِسْتَحَبُّوا پسند کرلیا انہوں نے — فُتِنُوْا آزمائے گئے

وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ

اور جب ہم ایک آیت کے بجائے دوسری آیت بدل دیتے ہیں؛ حالانکہ اللہ اس کے نازل کرنے (کی مصلحت) کو خوب جانتا ہے تو یہ کہتے

اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ

ہیں کہ آپ تو مفتری ہے، (نہیں ایسا نہیں ہے)؛ بلکہ ان میں اکثر کو علم ہی نہیں ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ (اے لوگو!) آپ کے پروردگار نے

الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

روح القدس کے ذریعہ ٹھیک نازل کیا ہے؛ تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم کردے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و بشارت ہو۔

وَ لَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ

اور ہم یہ خوب جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ محمد کو تو ایک آدمی (ایسی باتیں) سکھاتا ہے (لیکن ان کی عقل ہی ماری گئی ہے، اتنا نہیں سمجھتے کہ)

اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

جس کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں اس کی زبان تو عجمی ہے اور یہ قرآن کی زبان تو بڑی صاف عربی ہے۔ یقیناً ان لوگوں کو اللہ ہدایت

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ

(کی توفیق) نہیں دیتا جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (سوائے اس کے کہ) جھوٹ، افتراء تو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ

وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے (بھی) ہیں۔ (اور دیکھو) جو اللہ پر ایمان لانے کے بعد کافر ہوجائے،

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ

مگر اس حالت میں نہیں کہ اس پر جبر کیا گیا ہو حالانکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو؛ بلکہ وہ جی کھول کر کفر کرے تو ان پر اللہ کا

غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

غضب ہوگا۔ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے چند روزہ دنیا کی زندگی کو آخرت کے

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى

بدلے پسند کرلیا۔ اور بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کیا کرتا ، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر

قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

اور کانوں پر اور آنکھوں پر مہر لگادی اور وہ خود غافل (بھی) ہیں۔ ان کا آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہونا ایک لازمی

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا

بات ہے۔ پھر آپ کا پروردگار ان لوگوں کے لیے جنہوں نے کڑی آزمائشوں کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور (مصیبتوں پر) صبر کیا تو آپ کا

وَ صَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۴ ۲۰

پروردگار یقیناً ان سب باتوں کے بعد بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں کافروں کی اس بات کا رد ہے کہ کوئی عجمی محمد ﷺ کو قرآن سکھا دیتا ہے۔ مرتدوں کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے۔ ہجرت اور جہاد کے وقت صبر کرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اٰمِنَةً امن والی، بے خوف — مُّطْمَئِنَّةً مطمئن

اَذَاقَ ذائقہ چکھایا — تَصِفُ بیان کرتی ہے

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

اور اس وقت (سے ڈرو) جب ہر شخص اپنے آپ سے (ہی) جھگڑتا آئے گا، (اس دن) ہر شخص کو جو اس نے کیا ہوگا اس کا پورا پورا بدلے دیا جائے گا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً

اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ایک گاؤں (والوں) کی مثال بیان کرتا ہے کہ اس کے رہنے والے بے خوف اور مطمئن تھے

يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ

اور انہیں ہر طرف سے کھانے پینے کا سامان ملتا رہتا تھا۔ پھر انہوں نے خدا کی (ان) نعمتوں کا شکر نہ کیا تو اس کے کرتوت کی پاداش میں خدا

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ

نے ان پر قحط سالی اور خوف کا عذاب مسلط کر دیا۔ اور ان کے پاس اس حال میں کہ وہ گنہگار تھے ایک رسول آیا، انہوں نے اسے جھٹلانا

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا

شروع کیا، پس عذاب نے انہیں آ پکڑا (تو اے مکہ والو تم ایسے نہ بنو) تمہیں جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ

وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

اور اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو تو اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ ہاں! اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے تم پر مردار،

وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

بہتا خون اور سور کا گوشت اور اس کے سوا ذبح کیا ہوا جانور حرام کیا ہے؛ لیکن (اس پر بھی اگر) کوئی انہیں کھانے پر مجبور ہو جائے

وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ

اور وہ نافرمان یا حد سے گزرنے والا نہ ہو تو پھر (بھی) اللہ اسے بخشنے والا مہربان ہے اور جن چیزوں کے بارے میں محض تمہارا جھوٹا زبانی

هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

دعویٰ ہے ان کی نسبت یوں بک نہ دو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ یوں اللہ پر جھوٹ افتراء باندھنے لگو؛ (کیونکہ) جو لوگ اللہ پر افترا

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾

باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ (اس دنیا میں) چند روز کا فائدہ ہے (اس کے بعد) ان کے لئے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ

ہاں اس سے قبل ہم نے جن چیزوں کا بیان آپ کے سامنے کردیا ہے ہم نے وہ یہودیوں پر حرام کی تھیں اور (وہ بھی) ہم نے ان پر ظلم نہیں

وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

کیا تھا؛ بلکہ خود انہوں نے (سرکشی کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پھر (یاد رکھئے کہ) آپ کا پروردگار ان لوگوں کو بخش دینے والا اور (ان پر)

ع ١٥/٢١ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

رحم کرنے والا ہے جو بے علمی میں کوئی گناہ کر بیٹھیں اور پھر فوراً توبہ کرلیں اور اس کی اصلاح کرلیں۔

تفسیر

شروع رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی اوران کی ناشکرگزاری کا انجام بتایا ہے اس کے بعد حرمت والی چیزوں کا بیان ہے جو کئی دفعہ پہلے بھی گذر چکا ہے۔ اخیر میں بتایا گیا ہے کہ جو گناہ لاعلمی میں یا بے شعوری کی حالت میں کیا گیا ہو، اگر اس سے توبہ کرلی جائے تو اللہ بخش دیتا ہے۔

فائدہ: خدا کی نعمتیں بہت ہیں ان کا شکرادا کرنا چاہیے اوراس کے احکام بجالانے چاہئیں۔

فائدہ: جو چندروزہ دنیا کی زندگی کے لیے غلط مسئلہ بیان کرتے ہیں انہیں آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔

اُمَّةً پیشوا، مقتداء — قَانِتًا عبادت کرنے والا — شَاكِرًا شکرادا کرنے والا

جَادِلْهُمْ ان سے مباحثہ کر — اِنْ عَاقَبْتُمْ اگر بدلہ لوتم — عَاقِبُوْا تم تکلیف دو

عُوْقِبْتُمْ تمہیں تکلیف دی گئی — ضَيْقٍ تنگی

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ۭ وَ لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ ۙ شَاكِرًا

یقیناً ابراہیمؑ پیشوا تھے، (شرک سے) یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کرنے والے، اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ خدا کی نعمتوں کا

لِّاَنْعُمِهٖ ۭ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا

شکرادا کرنے والے تھے، خدا نے انہیں (رسالت کے لیے) چن لیا تھا اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت کردی تھی۔ اور انہیں دنیا میں بھی

حَسَنَةً ۭ وَ اِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ۭ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ

خوبیاں دی تھیں اور وہ یقیناً آخرت میں بھی صالح بندوں میں سے ہوں گے۔ (اے محمدؐ!) پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ یکسو ہو کر

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ

ملت ابراہیمؑ پر چل پڑو۔ اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ اور ہفتہ (کے دن کی تعظیم) کا حکم تو انہیں دیا گیا تھا جنہوں نے (بعد میں)

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اس میں اختلاف کیا اور یقیناً آپ کا پروردگار ان تمام باتوں کا فیصلہ ان کے درمیان قیامت کے دن کردے گا جن میں ان کا اختلاف تھا۔

اُدۡعُ اِلٰى سَبِيۡلِ رَبِّكَ بِالۡحِكۡمَةِ وَالۡمَوۡعِظَةِ الۡحَسَنَةِ وَجَادِلۡهُمۡ

(اے محمدؐ!) آپ (لوگوں کو) اپنے رب کے راستہ (یعنی اسلام) کی طرف حکمت اور اچھی اچھی نصیحتوں سے بلایئے اور ان سے بڑی

بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ وَهُوَ اَعۡلَمُ

خوبی سے بحث کیجئے، یقیناً آپ کا پروردگار ان لوگوں سے واقف ہے جو اس کی راہ سے بھٹک گئے ہیں اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کا بھی علم

بِالۡمُهۡتَدِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِهٖ‌ ؕ وَلَـئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَهُوَ

رکھتا ہے۔اور (اے مسلمانو!) اگر بدلہ لینا چاہو تو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہواتنی ہی دوسروں کو تکلیف دو اور اگر تم صبر کر لو

خَيۡرٌ لِّلصّٰبِرِيۡنَ‏ ﴿۱۲۶﴾ وَاصۡبِرۡ وَمَا صَبۡرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُ

تو یہ صبر کرنے والوں کے لیے اور بھی اچھا ہے۔اور (اے محمدؐ!) صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا اللہ (کی مدد) سے ہے اور ان پر (یعنی احد کے

ع ۱۶ ۹ ۲۲ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ‏ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيۡنَ هُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ‏ ﴿۱۲۸﴾ ع

شہیدوں پر) رنج نہ کیجئے اور ان کافروں کے رویہ پر تنگ دل نہ ہو جایئے، یقیناً اللہ ان لوگوں کا ساتھ دیتا ہے۔جو پرہیزگار اور محسن ہیں۔

تفسیر

شروع رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ذکر ہے، کفار ومشرکین کہتے تھے کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں، اس بات کی نفی کی گئی ہے؛ کیونکہ وہ تو شرک سے پاک تھے، یکسو ہو کر خدا کی عبادت کرنے والے اور اس کی نعمتوں کے شکرگزار تھے۔ پھر سبت یا شنبہ کے دن کا ذکر ہے، جس کا بیان سورہ اعراف میں گزر چکا۔ اس کے بعد تبلیغ کے طریقہ سمجھائے گئے ہیں کہ کس طرح دوسروں کو اسلام کی تعلیم پیش کرنی چاہیے۔

پھر جنگ احد کے شہداء کا ذکر ہے اور ان کے ساتھ جو سلوک کفار نے کیا اس سے بڑھ کر کرنے سے منع فرمایا، بلکہ بہتر اسی بات کو قرار دیا کہ صبر کیا جائے۔

اَسۡرٰى سیر کرائی، لے گیا رات میں	مَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا سلیمانؑ کی تعمیر کردہ مسجد	بٰرَكۡنَا ہم نے برکت دی
لِنُرِيَهٗ تا کہ ہم اس کو دکھا دیں	لَتُفۡسِدُنَّ تم ضرور فساد کرو گے	لَتَعۡلُنَّ تم ضرور سرکشی کرو گے
عُلُوًّا بڑی سرکشی	اُولِىۡ والے	جَاسُوۡا پھیل گئے۔ گھس پڑے
كَرَّةَ دوبارہ غلبہ	نَفِيۡرًا جتھا، جماعت	اَحۡسَنۡتُمۡ تم نے احسان کیا، اچھا کام کیا
اَسَاۡتُمۡ تم نے برا کام کیا	اٰخِرَةِ دوسرا	لِيَسُوۡٓءٗا تا کہ وہ بگاڑ دیں
لِيُتَبِّرُوۡا تا کہ وہ برباد کریں	عَلَوۡا وہ چڑھیں، غالب آویں	تَتۡبِيۡرًا تباہ کرنا، خراب کرنا، برباد کرنا
عُدۡتُّمۡ تم نے نافرمانی کی، تم نے دوبارہ کیا	حَصِيۡرًا بچھونا، چٹائی	

آیات: ۱۱۱	۱۷۔ سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ / الإسراء مَكِّيَّةٌ ۵۰	رکوعات: ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

وہ ذات پاک ہے جواپنے بندے (محمدؐ) کو رات (ہی رات) میں مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک لے گئی جس کے

الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١

چاروں طرف ہم نے برکت دے رکھی ہے؛ تاکہ ہم اُنہیں اپنی نشانیاں دکھائیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والے اور دیکھنے والے ہیں۔

وَ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اور (اسی مسجد اقصیٰ کے قریب ہی) ہم نے موسیٰؑ کو (توریت جیسی) کتاب دی تھی جو (کہ ہماری لطف سے) بنی اسرائیل کے لیے رہبر کا کام

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝٢ ؕ ذُرِّيَّةَ

دیتی تھی اور (اس کتاب میں انہیں یہ ہدایت بھی دی گئی تھی کہ دیکھنا) میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنا لینا۔ اور یہ (بنی اسرائیل ان

مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝٣

لوگوں کی) اولاد تھے جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ (کشتی میں) چڑھا (کر طوفان سے بچا) لیا تھا اور نوح تو (ہمارے) بہت ہی شکرگزار بندے تھے۔

وَ قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَ لَتَعْلُنَّ

اور ہم نے (اسی) کتاب میں بنی اسرائیل کے متعلق فیصلہ کردیا کہ تم دنیا میں کئی بار فساد برپا کرو گے اور بہت

عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝٤ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

بڑھ چڑھ جاؤ گے۔ جب ہمارا پہلا وعدہ پورا ہوا (اور تم نے فساد مچانا شروع کیا) تو ہم نے تم پر ایسے سخت گیر بندے مسلط کردیئے

فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝٥ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ

جو (تمہارے) گھروں کے اندر گھس گئے اور یہ (اللہ کا) وعدہ ہو کے رہنے والا تھا۔ اس کے بعد ہم نے پھر دوبارہ تمہارے دن پھیرے

عَلَيْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ

(اور ان پر غلبہ دیا) اور تمہاری (مال) و دولت اور اولاد سے مدد کی اور تمہیں بہت بڑی جماعت بنا دیا۔ اگر تم نے کوئی اچھا کام کیا تھا

اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۫ وَ اِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

تو اپنی جان کے لیے، اگر پھر برا کیا تو وہ بھی اپنی جان کے لیے برا کیا۔ پھر جب (ہمارا) دوسرا وعدہ (کا وقت) آپہنچا (تو تم پر ان کو غلبہ دیا)

لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا

تاکہ (مار مار کر) تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور وہ مسجد میں اسی طرح گھس جائیں جس طرح کہ پہلے وہ گھسے تھے، اور جو چیز ان کے قبضہ

مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ

میں آئی اسے تباہ اور برباد کردیں۔ (اے بنی اسرائیل تم فساد سے باز آجاؤ تو) امید ہے کہ اللہ بھی تم پر رحم کرے۔ اگر تم دوبارہ (فساد)

وَ جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

کرو گے تو ہم بھی دوبارہ (عذاب) کریں گے اور (یاد رکھو) ہم نے کافروں کے لیے جہنم کو ٹھکانا بنا رکھا ہے۔ یہ قرآن اس (شریعت)

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ

کی ہدایت کرتا ہے جو کہ قائم رہنے والی ہے۔ اور (اے محمدؐ) جو ایمان لائیں اور اچھے کام کریں انہیں خوشخبری دیجئے کہ ان کے لیے

اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع ۱

بہت بڑا اجر ہے۔ اور وہ لوگ جو قیامت پر ایمان نہیں لائیں گے ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

تفسیر

چونکہ اس سورۃ میں پہلے ہی پہل بنی اسرائل کا ذکر ہے، اس لیے سورۃ کا نام بنی اسرائیل رکھا گیا۔ اس کے پہلے رکوع کی پہلی آیات میں رسول خدا کے معراج کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک رات کے تھوڑے ہی عرصہ میں مکہ سے لے کر مسجد اقصیٰ کا سفر کرایا اور اس کے بعد اسے اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں، یعنی آسمانوں کی سیر کرائی اور جنت و دوزخ وغیرہ دکھایا اور دوسرے نبیوں سے ملاقات کرائی۔ اس کے بعد پھر بنی اسرائیل کا حال شروع ہوجاتا ہے اور انہیں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح اللہ کے وعدے پورے ہو کر رہے اور کس طرح ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان پر بار بار دنیا ہی میں عذاب نازل ہوتا رہا اور پھر انہیں جتلایا گیا ہے کہ اگر اب بھی تم قرآن سے انکار کرو گے۔ اور فساد پھیلاؤ گے تو تمہیں پھر عذاب دیا جائے گا۔ حقیقت میں یہ خداوند کریم کا اٹل فیصلہ ہے جو بھی قرآن کریم پر عمل نہ کرے گا اور دنیا میں فتنہ وفساد پھیلائے گا اسے اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی رسوا کرے گا۔ خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ کے غضب سے ڈریں اور قرآن پر ایمان لاکر اچھے کام کریں؛ تاکہ اس بشارت کے مستحق بنیں جو کہ اس رکوع میں ایمانداروں کو دی گئی ہے۔

دُعَآءَهٗ اس کا پکارنا، دعا مانگنا	عَجُوْلًا عجلت کرنے والا، جلدی کرنے والا		مَحَوْنَآ ہم نے محو کردیا، مٹادیا ہم نے
اَلْزَمْنٰهُ ہم نے لازم کردیا ہے، لٹکادیا ہے	طٰٓئِرَهٗ اس کی قسمت، اعمال نامہ		عُنُقِهٖ اس کی گردن، عنق بمعنی گردن
يَلْقٰىهُ وہ اس کو پائے گا	مَنْشُوْرًا کھلا ہوا	اِقْرَاْ پڑھ تو	حَسِيْبًا حساب لینے والا، لینے والی
تَزِرُ اٹھائے گی یا اٹھائے گا	وَازِرَةٌ بوجھ اٹھانے والا	وِزْرَ بوجھ	دَمَّرْنٰهَا ہم نے الٹا اکھاڑ پھینکا
تَدْمِيْرًا اکھاڑ پھینکنا	عَاجِلَةَ جلدی	عَجَّلْنَا ہم نے جلدی کردیا	يَصْلٰى وہ اس میں جائے گا
مَذْمُوْمًا مذمت کیا گیا، بدحال	مَدْحُوْرًا مردود کیا گیا	سَعٰى اس نے کوشش کی	سَعْيَ کوشش
مَحْظُوْرًا بند کی گئی	تَقْعُدَ تو بیٹھے گا، رہ جائے گا		مَخْذُوْلًا رسوا کیا گیا

وَ يَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَ جَعَلْنَا

جیسے انسان نیک دعا مانگتا ہے ویسے ہی بددعا بھی مانگنے لگتا ہے۔ حقیقت میں انسان کچھ جلدباز ہے۔ اور (دیکھو) ہم نے

الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ اٰیَتَیۡنِ فَمَحَوۡنَاۤ اٰیَۃَ الَّیۡلِ وَ جَعَلۡنَاۤ اٰیَۃَ النَّہَارِ مُبۡصِرَۃً

رات اور دن کو (اپنی قدرت کی) دو نشانیاں بنائی ہیں، رات کو تو ہم نے دھندلا (اور مدھم) بنایا ہے اور دن کو اچھی طرح روشن بنایا؛ تاکہ تم

لِّتَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ

(دن کے وقت کاروبار کر کے) اللہ کے فضل کو ڈھونڈو۔ اور (یہ دن اور رات اس لیے بنائے)؛ تاکہ تم سالوں کی تعداد اور (دنوں کا)

وَ الۡحِسَابَ ؕ وَ کُلَّ شَیۡءٍ فَصَّلۡنٰہُ تَفۡصِیۡلًا ﴿۱۲﴾ وَ کُلَّ اِنۡسَانٍ اَلۡزَمۡنٰہُ

حساب معلوم کر سکو۔اور (دیکھو) ہم نے ہر ایک چیز اچھی طرح کھول کھول کر بیان کردی ہے۔ اور ہر ایک انسان کے ذمہ جو کچھ ہے وہ

طٰٓئِرَہٗ فِیۡ عُنُقِہٖ ؕ وَ نُخۡرِجُ لَہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلۡقٰىہُ

ہم نے اسکی گردن میں باندھ دیا، قیامت کے دن (اسے) اسکے سامنے ایک کتاب کی صورت میں نکال کر رکھ دیا جائے گا جسے وہ بالکل

مَنۡشُوۡرًا ﴿۱۳﴾ اِقۡرَاۡ کِتٰبَکَ ؕ کَفٰی بِنَفۡسِکَ الۡیَوۡمَ عَلَیۡکَ حَسِیۡبًا ﴿ؕ۱۴﴾

کھلا ہوا پائے گا۔اور (ہم اسی سے کہیں گے اب) اپنی (اس) کتاب کو پڑھ، یہ (کتاب) تیری جان کے (حساب وکتاب) کے لیے کافی ہے۔

مَنِ اہۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ

(یاد رکھو) جوسیدھی راہ اختیار کرے گا تو وہ اپنی جان کے لیے سیدھی راہ اختیار کرے گا اور جو گمراہی کو اختیار کرے گا وہ اس کا وبال

عَلَیۡہَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ؕ وَ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیۡنَ

اپنی جان پر اٹھائے گا۔اور (دیکھو) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا اور ہم (کسی قوم کو) عذاب نہیں دیا کرتے

حَتّٰی نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّہۡلِکَ قَرۡیَۃً

جب تک کہ (انہیں ڈرانے کیلئے) کوئی رسول نہ بھیج دیں۔ جب کسی شہر والوں (کی بداعمالیوں کی وجہ سے اس) کو ہم ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو

اَمَرۡنَا مُتۡرَفِیۡہَا فَفَسَقُوۡا فِیۡہَا فَحَقَّ عَلَیۡہَا

(اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ) اس شہر کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس میں بدکاری شروع کردیتے ہیں۔اور اس پر عذاب کا آنا

الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰہَا تَدۡمِیۡرًا ﴿۱۶﴾ وَ کَمۡ اَہۡلَکۡنَا مِنَ الۡقُرُوۡنِ مِنۡۢ بَعۡدِ نُوۡحٍ ؕ

بالکل واجب ہوجاتا ہے اور (ہم اس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر) بالکل تباہ کردیتے ہیں اور اسی طرح ہم نے نوح ؑ کے بعد بہت سی بستیوں کو ہلاک

وَ کَفٰی بِرَبِّکَ بِذُنُوۡبِ عِبَادِہٖ خَبِیۡرًۢا بَصِیۡرًا ﴿۱۷﴾ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡعَاجِلَۃَ

کیا (اے محمدؐ!) آپ کا پروردگار ہی اپنے بندوں کے گناہوں سے اچھی طرح خبردار ہے۔ اور (دیکھو) اگر کوئی (اس دنیا میں کچھ) جلدی چاہتا ہے

عَجَّلۡنَا لَہٗ فِیۡہَا مَا نَشَآءُ لِمَنۡ نُّرِیۡدُ ثُمَّ جَعَلۡنَا لَہٗ جَہَنَّمَ ۚ یَصۡلٰىہَا مَذۡمُوۡمًا

تو ہم اس کے لیے جو مناسب سمجھتے ہیں جلدی ہی کردیتے ہیں، مگر ان (جلد باز) کے لیے (آخرت میں) جہنم ہے جس میں وہ برے حال

مَّدۡحُوۡرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنۡ اَرَادَ الۡاٰخِرَۃَ وَ سَعٰی لَہَا سَعۡیَہَا وَ ہُوَ مُؤۡمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ کَانَ

میں مردود ہو کر جائے گا اور اگر کوئی مؤمن ہو اور آخرت کے لیے جیسی کہ چاہئے کوشش کرے تو ایسے آدمیوں کی

سَعۡیُهُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ مِنۡ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ

کوشش ضرور بارآور ہو گی۔(اے محمدؐ!دیکھو) ہم ان سب (دنیا کے چاہنے والوں) کو (بھی اور آخرت کے طلبگاروں کو بھی) اپنے فضل

وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحۡظُوۡرًا ﴿۲۰﴾ اُنۡظُرۡ كَيۡفَ فَضَّلۡنَا بَعۡضَهُمۡ

وکرم سے مدد دیے جاتے ہیں؛ کیونکہ فضل وکرم آپ کے پروردگار کا کسی پر بند نہیں کیا گیا، دیکھو کس طرح ہم نے ان کو ایک دوسرے پر

عَلٰى بَعۡضٍ ؕ وَ لَلۡاٰخِرَةُ اَكۡبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكۡبَرُ تَفۡضِيۡلًا ﴿۲۱﴾

فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت میں اس سے بڑھ کر درجات ہوں گے، اور اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر فضیلت دی جائیگی۔

ع ۲/۲ لَا تَجۡعَلۡ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقۡعُدَ مَذۡمُوۡمًا مَّخۡذُوۡلًا ﴿۲۲﴾ ع

(اے انسان دیکھ! اگر تجھے فضیلت ملی ہے) تو اب اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا اور نہ بنا لے۔ ورنہ پھر رسوا اور ذلیل ہو کر رہ جائے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ بتایا ہے کہ انسان جلد باز ہے۔ اور چاہتا ہے کہ ہر ایک کام جلدی ہو جائے؛ حالانکہ یہ جلدی اسی کے لیے بری ہے؛ کیونکہ اگر اس کی سب نیکیوں کا اجر اسے دنیا ہی میں دے دیا جائے تو آخرت میں اس کے لیے کچھ باقی نہ رہے۔ ہمیں چاہیے کہ کبھی بھی کسی کام میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اس کے بعد اس رکوع میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ شرک میں مبتلا ہوگا تو اپنی انسانیت کو بٹہ لگائے گا اور جو فضیلت اسے دوسری مخلوقات پر دی گئی ہے اس سے چھین لی جائے گی، انسان کی عزت اسی میں ہے کہ وہ صرف ایک اللہ کو اپنا معبود بنائے اور اس کے احکام کی پوری پوری پابندی کرے۔

یَبۡلُغَنَّ وہ پہنچے، یا پہنچیں	كِلَا وہ دونوں	
تَقُلۡ تو کہہ، تو کہے	اُفٍّ ہوں، اف	
تَنۡهَرۡ تو جھڑک، ڈانٹ	اَلذُّلِّ عاجزی	
رَبَّيٰنِيۡ انہوں نے میری تربیت کی	اَوَّابِيۡنَ توبہ کرنیوالے، رجوع کرنیوالے	
لَا تُبَذِّرۡ نہ فضول خرچی کر	لَا تَبۡذِيۡرًا نہ فضول خرچی کرنا	
مُبَذِّرِيۡنَ فضول خرچی کرنے والے		
تُعۡرِضَنَّ تو اعراض کرے، منہ موڑے		
تَرۡجُوۡهَا تو اس کی امید کرتا ہو	مَّيۡسُوۡرًا نرمی سے، نرم ملائم	
لَا تَبۡسُطۡهَا تو اس کو کھول نہ دے	مَلُوۡمًا ملامت کیا گیا	
مَّحۡسُوۡرًا خالی ہاتھ		

وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا ؕ

اور (اے انسان دیکھ) تیرے رب نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ سوائے اس کے (اور کسی کی) عبادت نہ کرنا۔ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ

اِمَّا يَبۡلُغَنَّ عِنۡدَكَ الۡكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوۡ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا

کرنا اور اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں تیرے جیتے جی ہی بڑھاپے کو پہنچیں تو انہیں اُف بھی نہ کہنا اور انہیں (کبھی کسی بات پر) نہ

تَنۡهَرۡهُمَا وَ قُلۡ لَّهُمَا قَوۡلًا كَرِيۡمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ

جھڑکنا، ان سے نرمی سے کلام کرنا اور ان کے سامنے نرمی سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا، اور اپنے رب سے دعا مانگ، اے میرے

الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ رَبُّكُمْ

پروردگار! جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں (آرام و آسائش سے) پالا اسی طرح تو (بھی اب) ان کے اوپر رحم کر۔ اور جو کچھ تمہارے

اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۚ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ

دلوں میں ہے اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر تم نیک ہوگے تو (وہ تمہاری خطائیں معاف کردے گا؛ کیونکہ) وہ توبہ کرنے والوں کو

غَفُوْرًا ﴿٢٥﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ

بخش دیا کرتا ہے۔ اور (اے انسان دیکھ) اپنے قریبی رشتہ داروں و محتاجوں اور مسافروں کو (جتنا بھی) ان کا حق (ہے) دے؛ مگر (دیکھ)

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٦﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۗ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ

فضول خرچ نہ بن جانا، فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار کا کفر کرچکا ہے (وہ بھی اسی کا

كَفُوْرًا ﴿٢٧﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا

ساتھ دے رہے ہیں)۔ اور اگر تو کبھی اپنے پروردگار کی رحمت (مال و دولت) کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہو ان محتاجوں سے پہلو تہی

فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٨﴾ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا

کرنا چاہے تو بھی ان سے نرمی سے بات کر۔ اور (دیکھ) نہ تو اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے باندھ لے اور نہ ہی بالکل کھلے چھوڑ دے۔

كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿٢٩﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

ورنہ الزام خوردہ تہی دست ہو کر بیٹھے رہوگے۔ (انہیں باتوں کو دیکھتے ہوئے) تیرا پروردگار جس کے لیے مناسب سمجھتا ہے زیادہ رزق دیتا

يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿٣٠﴾

ہے اور وہی تنگی کردیتا ہے، کیونکہ وہ اپنے بندوں (کی حالت) کو اچھی طرح دیکھتا ہے اور ان کی عادتوں سے خبردار ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کے بعد کفایت شعاری کرنا سکھایا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح بخیل بننا برا ہے اسی طرح فضول خرچی بھی بری خصلت ہے۔ روپیہ پیسہ خدا کی بخشش ہے، اس کو ناجائز صرف کرنا حقیقت میں کفر کرنا ہے اور کفر کا نتیجہ سب کو معلوم ہے، فضول خرچی سے انسان دنیا میں بھی رسوا اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں فضول خرچی سے پرہیز کرنا چاہیے۔

خَشْيَةَ ڈر، خوف، خطرہ	اِمْلَاقٍ محتاجی، افلاس	لَا يُسْرِفْ زیادتی نہ کرے	مَنْصُوْرًا مدد دیا گیا
مَسْئُوْلًا سوال کیا گیا، پوچھا جانے والا	كِلْتُمْ ناپو، پیمان کرو	زِنُوْا تولو، وزن کرو	قِسْطَاسِ ترازو کی ڈنڈی
تَاْوِيْلًا مطلب، انجام	وَلَا تَقْفُ تو پیچھے نہ پڑ، پیچھا نہ کر	فُؤَادَ دل	لَا تَمْشِ تو نہ چل
مَرَحًا اکڑ کر، شیخی کے ساتھ	لَنْ تَخْرِقَ تو نہیں پھاڑے گا، نہیں پھاڑ سکے گا	طُوْلًا بلندی، لمبائی	مَكْرُوْهًا ناپسند
تُلْقٰى تو پڑے گا، تو ملے گا، تو ڈالا جائے گا	مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ملامت کیا ہوا، راندہ درگاہ		اَصْفٰىكُمْ تم کو چن لیا

وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْ ؕ
اور (دیکھو) محتاجی (اور افلاس) سے ڈر کر اپنی اولاد کو (ہرگز) نہ مارو۔ ہم ہیں جو انہیں اور تمہیں رزق دے رہے ہیں،
اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ
(تمہیں ان کے رزق کا فکر کیوں ہے، یاد رکھو) ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، یہ بے حیائی ہے
وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
اور بری راہ ہے۔ اور کسی ایسی جان کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے (ہرگز) قتل نہ کرو۔ ہاں اس حالت میں جبکہ تمہیں اللہ اس
بِالْحَقِّ ؕ وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا
کے قتل کا حق دے۔ جو شخص ناحق مارا جائے گا ہم نے اس کے وارث (کو شرعی حیثیت سے قاتل پر) اختیار دے دیا ہے مگر چاہئے کہ
فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ
جب اسے (اللہ کی طرف سے) مدد دی گئی ہے تو (اب) بدلہ لینے میں حد سے نہ گزر جائے۔ اور (دیکھو) یتیم کے مال کے (بھی)
اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ
قریب نہ جاؤ، جب تک کہ وہ جوان نہ ہو جائے۔ ہاں اس طریقے سے جو یتیم کے حق میں اچھا ہو۔ اور عہد کرو تو پورا کرو؛ کیونکہ عہد کے
مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ
متعلق پوچھا جائے گا اور جب تم (کچھ) ناپو اور تولو تو ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولو۔ یہ بہت اچھا ہے
وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ
اور اس کا انجام بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور (اے انسان) جس چیز کا تجھے علم نہ ہو خواہ مخواہ اس کے پیچھے نہ پڑ (اور یاد رکھ) کان،
وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ
آنکھ اور دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔ اور (دیکھ) زمین پر اکڑ کر نہ چل
اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ
نہ تو تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے نہ ہی اونچائی میں پہاڑوں کی برابری کر سکتا ہے۔ یہ سب بری باتیں ہیں
رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ
اور اللہ کو ناپسند ہیں۔ یہ سب عقلمندی کی باتیں ہیں جو تیری طرف وحی کی گئی ہیں اور (دیکھ کبھی بھی) کسی اور کو اللہ کا
اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ
ہم مرتبہ نہ بنانا۔ ورنہ تجھے مردود اور رسوا ہو کر جہنم میں جانا پڑے گا۔ (اے مشرکو) کیا تم کو وہی خدا نے بیٹوں کے لیے چن لیا
ع وَ اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع
اور اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنالیا، (یاد رکھو) یہ بہت بڑی بات کہہ رہے ہو (جس کا تمہیں جواب دینا پڑے گا)۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے نیک اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ سب سے پہلے تو اولاد کو خرچ کی تنگی سے ڈر کر مارنے سے منع کیا پھر زنا سے روکا، اس کے بعد یتیم کے مال کی خبر گیری کی تعلیم دی۔ پھر ناپ اور تول پورا کرنے کو کہا گیا۔ اسی طرح خواہ مخواہ باتیں پوچھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور اکڑ کر چلنے سے روکا گیا ہے۔ یہ سب باتیں عمل کرنے کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے انسان صحیح معنوں میں انسان بن سکتا ہے۔ اس کے بعد پھر شرک سے روکا گیا ہے؛ کیونکہ شرک کرنے سے انسان کی انسانیت میں فرق آتا ہے اور انسان انسانِ کامل اور سرخرو صرف اللہ ہی کی عبادت کرنے سے ہوسکتا ہے۔

قَرَأْتَ تو پڑھتا ہے　لَا تَفْقَهُوْنَ تم نہیں سمجھتے　لَابْتَغَوْا ضرور ڈھونڈ لیتے　نُفُوْرًا نفرت

سَيُنْغِضُوْنَ وہ ضرور ہلائیں گے　حَدِيْدًا لوہا　جَدِيْدًا جدید، نئی　رُفَاتًا چورہ، ریزہ ریزہ کی ہوئی　مَسْتُوْرًا ڈھکا ہوا، چھپا ہوا

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَ مَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

اور ہم نے (سب باتیں) اس قرآن میں (بار بار) پھیر پھیر کر بیان کردی ہیں؛ تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں، مگر ان کی نفرت بڑھتی ہی

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ

جارہی ہے۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دو: اگر اللہ کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ تم کہہ رہے ہو، تو وہ صاحب عرش تک کوئی راستہ

سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

ڈھونڈ کر جا پہنچتے۔ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اس سے تو اللہ تعالیٰ کی شان بالکل پاک ہے اور اس کی شان بہت بلند و برتر ہے (اور بہت بڑھ

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ

چڑھ کر ہے)۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب اسکی تسبیح کر رہے ہیں اور کوئی بھی شئے ایسی نہیں جو اس کی تسبیح

بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

اور تعریف نہ کر رہی ہو، مگر تم ان کی تسبیح (پڑھنا بالکل) نہیں سمجھ سکتے اور وہ حد سے زیادہ بردبار اور بخشنے والا ہے۔

وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا

(اے محمدؐ!) جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ایک پردہ حائل

مَّسْتُوْرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

کر دیتے ہیں۔ اور ان کے دلوں پر حجاب ڈال دیتے ہیں کہ وہ قرآن کو سمجھیں اور ان کے کانوں میں ڈاٹ دے دیتے ہیں

وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ

اور جب آپ قرآن میں اپنے رب کے اکیلا ہونے کا ذکر کرتے ہیں تو نفرت کرتے ہوئے قرآن سے پشت پھیر کر چل دیتے ہیں۔ ہم

اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى اِذْ

اچھی طرح جانتے ہیں؛ جبکہ یہ لوگ کان لگا کر قرآن سنتے ہیں کہ کس لیے سنتے ہیں اور ہم جانتے ہیں جب یہ سرگوشیاں کرتے ہیں؛ جبکہ

يَقُولُ الظّٰلِمُونَ اِنْ تَتَّبِعُونَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ

یہ ظالم مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی تابعداری کر رہے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (اے محمدؐ!) دیکھیے یہ آپ کے لیے

ضَرَبُوا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوٓا الربع

کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں، بس (حد سے زیادہ) یہ گمراہ ہو چکے ہیں۔ اب یہ صحیح راستہ پا ہی نہیں سکتے۔ اور یہ (آپ کے پاس آکر) کہتے

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَ اِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً

ہیں، کیا جب ہم بالکل ہڈیاں ہی رہ جائیں گے اور وہ بھی گلی ہوئی تو کیا ہم پھر دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہدو تم پتھر بن

اَوْ حَدِيدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُورِكُمْ فَسَيَقُولُونَ مَنْ

جاؤ یا لوہا، یا جو چیز تمہارے دل میں اس سے بڑھ کر آسکتی ہے (بن جاؤ تو بھی تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤگے)۔ پھر کہیں گے ہمیں

يُّعِيدُنَا قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُونَ اِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ

دوبارہ کون اٹھائے گا؟ ان سے کہدو وہی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا، اب یہ آپ کے سامنے سر ہلا ہلا کر

وَ يَقُولُونَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُونَ قَرِيبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ

کہیں گے کہ یہ کب ہوگا؟ (ان سے) کہیے ہوسکتا ہے کہ بہت جلدی ہی ہو۔ اور جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی تعریف

بِحَمْدِهٖ وَ تَظُنُّونَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيلًا ﴿۵۲﴾ ع ۵

کرتے ہوئے چلے آؤ گے اور تمہیں یہ معلوم ہوگا کہ تم (صرف) تھوڑا ہی عرصہ (مردہ سوئے) رہے ہو۔

تفسیر

توحید باری تعالیٰ کا اعلیٰ طور پر ذکر ہے جو لوگوں کے خیال سے بالاتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق اس کی تسبیح میں لگی ہوئی ہے اور ایک طرح کی یہ بھی تسبیح ہے کہ سب اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ اصل چیز قرآن ہی ہے؛ اس لیے خدا سے انکار کرنے والے طرح طرح سے اسی کی مخالفت کرتے ہیں۔ پھر قرآن کے پہنچانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان کی مخالفت کا مفاد بھی خدا سے دشمنی کے سوا اور کچھ نہیں، یہ عجیب بات ہے کہ انسان اپنے مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیے جانے کا یقین نہ کرے۔ پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا اس کو دوسری مرتبہ بھی پیدا کرسکتا ہے، بلکہ ہزار بار پیدا کرسکتا ہے اور ہزار بار مردہ کرسکتا ہے۔ درحقیقت کوئی لاکھ برس بھی زندہ رہے لیکن جب مرنا ہے تو وہ قلیل ہی ہے؛ جیسا کہ خواب میں کوئی برسوں کے معاملات کا مشاہدہ کرے مگر جاگنے کے بعد اس کی حقیقت چند لمحوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔

يَرْحَمْكُمْ تمہارے اوپر رحم کرے	يُعَذِّبْكُمْ تم کو عذاب دے	زَعَمْتُمْ گمان کیا تم نے
تَحْوِيلًا تبدیل، تغیر	مَسْطُوْرًا لکھا ہوا	نُرْسِلَ پہنچائی
تَخْوِيفًا ڈرانے کے لیے	مَلْعُوْنَةَ جس پر لعنت کی گئی ہو	فَمَا يَزِيْدُهُمْ پس زیادہ نہیں کیا انہوں نے

وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ

(اے محمدؐ!) میرے (مسلمان) بندوں سے کہہ دو کہ وہ (مخالفین سے) اس طرح باتیں کریں کہ (باعتبار اخلاق کہ) اچھی معلوم ہوں:

بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾

کیونکہ شیطان (سخت بات کہلوا کر) لوگوں میں فساد ڈالتا ہے؛ (کیونکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ) شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْكُمْ ؕ

(لوگو!) تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے۔ وہ چاہے (رحم کا مستحق سمجھ کر) تم پر رحم کرے یا عذاب (کا مستحق سمجھ کر

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

عذاب) دے اور (اے محمدؐ!) ہم نے تم کو ان لوگوں کا ٹھیکہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ (اے پیغمبرؐ! فرشتے جن و انسان) جو بھی آسمانوں

وَالْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا

اور زمین میں ہیں، تمہارا پروردگار ان (کے حال) سے بخوبی واقف ہے اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پیغمبروں پر فضیلت دی ہے اور ہم

دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

نے داؤدؑ کو زبور (کتاب) دی تھی۔ آپ کہہ دیجیے (کہ اے کافرو!) جنہیں تم خدا کے سوا (معبود) قرار دیتے ہو ذرا انہیں پکارو تو سہی،

فَلَا یَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ

(ارے) یہ (تمہارے معبود) تو نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اسکے بدل ڈالنے کا۔ جن کو مشرکین (حاجت روائی کے

یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ

لیے) بلاتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ مقرب (بنتا) ہے وہ بھی اللہ ہی کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں اور اسی کی رحمت کی امید رکھتے ہیں

وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَ اِنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ

اور اسی کے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک آپ کے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ اور نافرمانوں کی کوئی ایسی بستی نہیں جسے روز قیامت

مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ

سے پہلے (ان کی نافرمانی کی وجہ سے) یا تو ہم ان کو ہلاک کر کے رہیں گے یا ان کو کوئی اور عذاب سخت دیں گے۔ یہ بات لوح محفوظ میں

مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَ اٰتَیْنَا

لکھی جا چکی ہے۔ ہمیں معجزوں کے بھیجنے سے صرف یہ امر مانع ہے کہ اس سے پہلے لوگوں نے اسے نہ مانا تھا؛ چنانچہ ہم نے قوم ثمود کو

ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾

اونٹنی کا کھلا معجزہ دیا تھا؛ مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ ظلم کیا۔ اور ہم ایسے معجزات تو صرف ڈرانے کے لیے بھیجا کرتے ہیں۔

وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ

(اے پیغمبرؐ! آپ کو یاد ہے) جب ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ کا رب (اپنے علم سے) تمام لوگوں کو محیط (ہو رہا) ہے اور خواب جو ہم نے

اَرَیۡنٰکَ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَۃَ الۡمَلۡعُوۡنَۃَ فِی الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ نُخَوِّفُہُمۡ ۙ

تم کو دکھایا تو بس اس کو لوگوں (کے ایمان کی) آزمائش کا ذریعہ بنایا اور درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔اور ان لوگوں کو

فَمَا یَزِیۡدُہُمۡ اِلَّا طُغۡیَانًا کَبِیۡرًا ﴿۶۰﴾ ع

ڈراتے رہتے ہیں مگران کی بڑی سرکشی (دن بدن) بڑھتی جاتی ہے۔

تفسیر

بات چیت کرنے میں ایسی بات کہنے سے منع کر دیا ہے جس سے شیطان کو شیطانیت کا موقع ملے، حضرت داؤدعلیہ السلام کو جو آسمانی کتاب ملی تھی اس کا نام زبور تھا۔غیر اللہ سے مانگنے کی ممانعت ہے۔قرآن ہی ایک چیز ہے جس سے ایمان والوں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے اور بے ایمانوں کی گمراہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اَرَءَیۡتَکَ کیا تونے دیکھا، سوچا	کَرَّمۡتَ تونے بزرگی دی	اَخَّرۡتَنِ تو مجھے مہلت دے گا	لَاَحۡتَنِکَنَّ میں ضرور بیخ کنی کروں گا
مَّوۡفُوۡرًا پوری پوری	اِسۡتَفۡزِزۡ تو بہکا، گمراہ کر	اَجۡلِبۡ تو کھینچ لے	خَیۡلِ سوار گھوڑا
رَجِلِ پیادے	یُزۡجِیۡ چلاتا ہے	جَانِبَ حصہ، طرف، پہلو، ٹکڑا	حَاصِبًا کنکر برسانے والی آندھی
قَاصِفًا تیز ہوا کا طوفان	تَبِیۡعًا پیچھا کرنے والا		

وَ اِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ قَالَ ءَاَسۡجُدُ

(لوگو!اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا ؛ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا وہ کہنے لگا: کیا میں اس کو

لِمَنۡ خَلَقۡتَ طِیۡنًا ﴿ۚ۶۱﴾ قَالَ اَرَءَیۡتَکَ ہٰذَا الَّذِیۡ کَرَّمۡتَ عَلَیَّ ۫ لَئِنۡ

سجدہ کروں جسے آپ نے مٹی سے پیدا کیا؟ پھر اس نے کہا: (بھلا دیکھو تو سہی) جیسے آپ نے مجھ پر فضیلت دی ہے (اس میں ہے کیا؟) اگر تو

اَخَّرۡتَنِ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ لَاَحۡتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذۡہَبۡ فَمَنۡ

قیامت تک کے لیے مجھے مہلت دیں تو بہت تھوڑے (لوگوں) کے علاوہ اس کی ساری اولاد کو گمراہ کر ڈالوں۔ جواب ملا: جا، (دور ہو) جو

تَبِعَکَ مِنۡہُمۡ فَاِنَّ جَہَنَّمَ جَزَآؤُکُمۡ جَزَآءً مَّوۡفُوۡرًا ﴿۶۳﴾ وَ اسۡتَفۡزِزۡ مَنِ اسۡتَطَعۡتَ

بھی تیری پیروی کرے گا تو تم سب کا بدلہ جہنم ہے بالکل پورا بدلہ۔ اور ان میں سے جس کو اپنی آواز سے

مِنۡہُمۡ بِصَوۡتِکَ وَ اَجۡلِبۡ عَلَیۡہِمۡ بِخَیۡلِکَ وَ رَجِلِکَ وَ شَارِکۡہُمۡ فِی الۡاَمۡوَالِ

بہکا سکتا ہے بہکا اور ان کے مقابلے میں اپنے سواروں اور پیادوں کو بلالے اور ان کے مال اور اولاد میں ان کا

وَ الۡاَوۡلَادِ وَعِدۡہُمۡ ؕ وَ مَا یَعِدُہُمُ الشَّیۡطٰنُ اِلَّا غُرُوۡرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِیۡ

شریک ہوجا، اور ان سے وعدہ کرتا پھر، اور یہ (لوگ سمجھتے نہیں کہ) شیطان تو ان سے دھوکے کا وعدہ کرے گا۔(اور دیکھ) یقیناً میرے

لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ ؕ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیۡلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّکُمُ الَّذِیۡ یُزۡجِیۡ لَکُمُ

بندوں پر تیرا کوئی قابو نہیں چلے گا اور ان کا کارساز تیرا پروردگار کافی ہے۔(دیکھو) تمہارا پروردگار وہی ہے جو تمہارے فائدہ کے لیے

الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ

سمندر میں جہاز چلاتا ہے؛ تاکہ تم تجارت کرو، بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جب سمندر میں (تم پر کوئی) مصیبت

الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ

آن پڑتی ہے تو خدا کے علاوہ جن کو بھی تم پکارتے ہو (اس وقت سب) بھول جاتے ہیں پھر جب تم کو نجات دے کر کنارے لگا دیتا ہے تو پھر

اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ

تم خدا کی طرف سے ہٹ جاتے ہو اور انسان (در اصل) بڑا ناشکرا ہے، کیا تم اس بات سے بے فکر ہو گئے ہو کہ خدا (ان نافرمانیوں کے

اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ

سبب) خشکی کا ایک حصہ تمہارے ساتھ دھنسا دے یا تم پر سخت آندھی بھیج دے اور تمہیں (اسکے علاوہ) کوئی کارساز نہ ملے۔ یا تم اس بات

اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ

سے بے خوف ہو گئے ہو کہ ایک دفعہ پھر وہ تمہیں سمندر میں لے جائے پھر تم پر ایک طوفان ہوا کا بھیج دے اور تمہاری ناشکری کے

بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ

سبب تمہیں (جہاز سمیت) غرق کر ڈالے پھر تم (اس بات کی) ہم سے کوئی باز پرس کرنے والا (بھی) نہ پاؤ۔ (اس میں کوئی شک نہیں کہ)

كَرَّمْنَا بَنِيْۤ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور خشکی اور تری میں انہیں (طرح طرح کی) سواریاں دیں، اور پاکیزہ چیزیں انہیں (کھانے کو) عنایت کیں

وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ ع

اور اپنی بہت سی پیدا کی ہوئی مخلوق پر انہیں فضیلت بخشی۔

تفسیر

اس رکوع میں اول آدم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان ہے پھر شیطان کے ارادوں سے انسان کو آگاہ کیا گیا ہے؛ تاکہ ہم اس کے فریب سے بچیں۔ پھر مشرکوں کو ایک مثال دے کر سمجھایا ہے کہ شرک نہ کرنا۔ تمہاری فطرت میں ہے یعنی جب کوئی سخت مصیبت آن پڑتی ہے تو تم اللہ ہی کو پکارتے ہو، اس وقت جھوٹے معبود سب بھول جاتے ہیں، مگر اس کے بعد پھر مبتلائے کفر ہو جاتے ہو۔ اس کے بعد انسان کی ناشکری کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اخیر میں انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا بیان ہے اور انعامات کا ذکر ہے جو توفیق ہو تو خدا والا بنائے بغیر نہیں چھوڑیں۔

اُنَاسٍ لوگ، گروہ	يَقْرَءُوْنَ پڑھیں گے وہ	ثَبَّتْنٰكَ ہم نے تجھے ثابت قدم رکھا
كِدْتَّ تَرْكَنُ قریب تھا کہ تو مائل ہو جاتا	اَذَقْنٰكَ ہم تجھے چکھاتے	يَسْتَفِزُّوْنَكَ آپ کے قدم اکھاڑ دیتے
لَا يَلْبَثُوْنَ نہیں رہیں گے	خِلٰفَ بعد، پیچھے	تَحْوِيْلًا ادل بدل، تبدیلی

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

(لوگو اس دن کے لیے تیار رہو) جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائیں گے، تو جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ

يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى

میں دیا جائے گا وہ تو اپنا نامہ اعمال (خوشی سے) پڑھے گا اور اس پر کوئی سختی نہ کی جائے گی۔ اور جو اس دنیا میں ہدایت سے آنکھیں بند کر لیتا

فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ

رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائے گا اور (بہشت کی) راہ سے بھٹکا ہوا ہوگا۔ اور (اے محمدؐ!) قریب تھا کہ یہ لوگ جو ہم نے آپ کی

الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ

طرف وحی کی ہے اس سے (ہٹا دینے کے لیے) فتنے میں ڈال دیتے تاکہ تم ہماری طرف کچھ اور منسوب کرو اور پھر یہ تمہیں دوست بھی

خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَ لَوْ لَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ ۙ

بنا لیتے، تو اگر ہم نے تم کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو قریب تھا کہ تم کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو ہی جاتے۔ اس صورت میں

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

ہم تم کو دنیا کی زندگی میں بھی دہرا عذاب دیتے اور موت کے بعد بھی دوہرا۔ پھر تم ہمارے خلاف کسی کو مددگار نہ پاتے۔

وَ اِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ

اور یہ تو تم کو (مکہ کی) زمین میں پریشان ہی کر چکے تھے تاکہ وہ تم کو وہاں سے نکال دیں تو اس صورت میں بھی وہ تمہارے بعد وہاں بہت

خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

کم جیئے (اور عذاب میں ہلاک کر دیے گئے)۔ تم سے پہلے جو رسول بھیجے جا چکے ان کے بارے میں (بھی ہمارا) یہی اصول رہا۔ اور (اب

وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾ ع ٨

بھی) ہمارے (اس) اصول میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی، (ان پر عذاب آ کر رہے گا)۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایک جماعت کو اس کے امام کے ساتھ جواب دہی کے لیے قیامت کے دن بلایا جائے گا تو جنہوں نے نیک عمل کیے ہوں گے وہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہوں گے اور جو ایمان نہ لائے اور راہ ہدایت سے منہ موڑتے رہے وہ آخرت میں سخت عذاب پائیں گے۔

اس کے بعد کفار کے منصوبے اور ان پر پانی پھیر دیے جانے کا بیان ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی یاد دلائی ہے پھر یہ بتایا ہے کہ جو قوم کسی نبی کو جھٹلاتی ہے اور اسے تکلیفیں دے کر اپنی بستی سے نکالنا چاہتی ہے تو وہ جلد عذاب میں مبتلا کر دی جاتی اور ہلاک کر دی جاتی ہے۔

فائدہ

حضرت لوطؑ کی قوم نے کہا تھا کہ لوطؑ اور اس کی آل اولاد کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ تو بڑے پاک بننے والے بنے پھرتے

ہیں، تو خدا نے ان کی بستی ہی الٹ ڈالی اور سب کو ہلاک کر دیا۔

فائدہ

حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ ہم تو آپ کی باتیں سمجھتے ہی نہیں، آپ تو ہم میں کمزور بھی ہے، اگر آپ کی برادری کا خیال نہ ہوتا تو ہم آپ کو سنگسار ہی کر دیتے، اس پر ایک ایسی چیز کی آواز آئی کہ نافرمانوں کو ہی ہلاک کر ڈالا۔

فائدہ

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار یا مشرکین نے سخت ایذائیں دیں جس سے ہجرت کرنی پڑی، اس پر غزوہ بدر میں ان کے بڑے بڑے رئیس ہلاک ہوئے اور جو بچ رہے فتح مکہ تک ایمان لانے پر مجبور ہوئے۔

دُلُوْكِ ڈھلنا، زوال کا وقت	غَسَقِ اندھیرا	تَہَجَّدْ تہجد ادا کر	مَّحْمُوْدًا پسندیدہ، تعریف کیا گیا
اَدْخِلْنِيْ مجھے داخل کر، پہنچا دے	اَخْرِجْنِيْ تو مجھے نکال، لیجا	سُلْطٰن غلبہ	زَهَقَ مٹ گیا
زَهُوْقًا مٹنے والا	نَاٰ پھر جاتا ہے، بدلتا ہے	يَـُٔوْسًا ناامید	شَاكِلَتِهٖ طریقہ، طور، طرز

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ

(اے محمدؐ!) آفتاب کے ڈھلنے سے رات کا اندھیرا چھا جانے تک سب نمازیں پڑھ لیا کرو اور فجر کی نماز بھی، بیشک صبح کی نماز میں فرشتے

كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ

حاضر ہوتے ہیں۔ اور (اے محمدؐ!) رات کے کسی حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کرو، کہ یہ زیادتی خاص آپ کے لیے ہے، قریب ہے کہ خدا آپ کو

مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ

مقام محمود پر پہنچا دے۔ اور دعا اس طرح مانگئے، اے میرے پروردگار! مجھے کسی اچھے مقام پر پہنچا دے اور خوبی کے ساتھ مجھے (یہاں

مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ

سے) لے چل اور اپنی طرف سے میرے لیے کوئی مدد کرنے والا غلبہ عنایت کر۔ (اے محمدؐ!) اعلان کر دیجیے: حق آ گیا اور باطل

الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ

مٹ گیا۔ یقیناً باطل مٹنے کو ہی ہے اور ہم قرآن میں وہ (احکام) نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت

وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا

(کا باعث) ہیں، اور وہی احکام نافرمانوں کے نقصان میں زیادتی کرتے ہیں۔ اور (دیکھو) جب ہم کسی انسان کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ

وہ روگردان ہو جاتا ہے اور (حق سے) پہلو تہی کرنے لگتا ہے، اور جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو (ہماری رحمت سے ہی) مایوس

يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ

ہو جاتا ہے۔ (یہ اس کی کتنی زیادتی ہے؟) آپ کہہ دیجیے: ہر شخص اپنے اپنے طور پر عمل کرتا ہے (تو اے لوگو!) تمہارا پروردگار

ع ٩

بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِیْلًا ﴿۸۴﴾

اس سے خوب واقف ہے کہ کون راہ راست پر ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں پانچوں نمازوں کا یکجا بیان ہے اور اس کے علاوہ فریضہ کے طور پر تہجد کی نماز کا حکم خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے اور اگر ہم بھی پڑھیں تو موجب ثواب ورحمت ہے۔ مقام محمود وہ جگہ ہے جہاں آنحضرت صلعم اپنی امت کے گنہگاروں کی سفارش فرمائیں گے اور وہ بہت ہی عزت کا مقام ہے۔ پھر قرآن مجید کے شفا و رحمت ہونے کا بیان ہے، مگر ان لوگوں کے لیے جو ایمان دار ہیں نہ کہ بے ایمان، اخیر میں انسان کی ناشکر گزاری کا بیان ہے۔

فائدہ

انسان اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا خواستگار رہتا ہے لیکن قرآن جو اس کی رحمت کا مظہر ہے وہ موجود ہے مگر اس کی پرواہ نہیں کرتا، تعجب ہے۔

لَئِنِ اجْتَمَعَتِ اگر جمع ہو جائیں	ظَهِيْرًا مددگار، پشت پناہ	كُفُوْرًا ناشکرا	تَفْجُرَ تو جاری کر دے
يَنْبُوْعًا چشمہ	عِنَبٌ انگور	تَفْجِيْرًا بہہ نکلنا	تُسْقِطَ گر پڑے
كِسَفًا ٹکڑا	قَبِيْلًا مقابل، سامنے	زُخْرُفٍ سونا	تَرْقٰى تو چڑھ جائے
رُقِيِّكَ تیرا چڑھنا	نَقْرَؤُهٗ ہم پڑھیں اس کو		

وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ

یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں، (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے

الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

(پیدا ہوئی) ہے، اور اس کے بارے میں تمہیں کم علم دیا گیا، اور اگر ہم چاہیں کہ یہ وحی جو آپ کی طرف کرتے ہیں ہٹا لیں، تو اس کو

لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

ہمارے برخلاف کوئی کارساز نہ پائیں گے۔ بلکہ یہ تو خدا کی رحمت ہے (اور ہمیشہ آپ) پر خدا کا بہت فضل وکرم کر رہا ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ

(ان سے) کہہ دیجئے: کہ اگر کل انسان اور جن مل کر اس قرآن کی مثال پیش کرنا چاہیں تو وہ (ہرگز) ایسا نہیں کر سکتے۔

وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

چاہے وہ ایک دوسرے کے پشت پناہ ہی کیوں نہ ہوں۔ یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لیے ہر طرح کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤی اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾ وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ

کہ (وہ کیسے ناشکرے ہیں) پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کیے بغیر نہیں رہتے۔ (اے محمدؐ!) یہ (کفار) کہتے ہیں کہ ہم تم پر اس وقت تک

لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۙ۝۹۰ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ

ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ آپ زمین سے ایک چشمہ جاری نہ کردو۔ یا تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کا باغ نہ ہو،

وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۙ۝۹۱ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا

اور اس کے اندر تم ندیاں نہ بہادو۔ یا جیسا کہ تمہارا خیال ہے ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا نہ گرا دو، یا خدا اور فرشتوں کو سامنے لاکر نہ کھڑا

كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ قَبِيْلًا ۙ۝۹۲ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى

کردو۔ یا خاص تمہارے لیے ایک سونے کا محل نہ ہو یا تم آسمان پر نہ چڑھ جاؤ، اور ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کا بھی یقین نہ کریںگے جب تک

فِي السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا

کہ آسمان سے ایک کتاب نہ نازل کردو جسے ہم (ان آنکھوں سے) پڑھ (کر دیکھ) لیں۔ (تو اے محمدؐ ان سے اتنا) کہہ دیجئے: میرا پروردگار!

نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝۹۳ ع ۹ ۱۰

(ان باتوں سے) پاک ہے (کہ وہ دوسروں کے کہے پر چلے) اور میں انسان ہوں، رسول بن کر آیا ہوں (یہ کام خدا کے ہیں نہ کہ میرے۔)

تفسیر

شروع میں روح کا ذکر ہے، پھر آنحضرت ﷺ پر اپنا فضل کرنے کا بیان ہے، اس کے بعد دعویٰ ہے کہ جن وانسان بھی مل کر اس قرآن جیسی کتاب نہیں لا سکتے۔ اس کے بعد کفار کے اعتراض نقل کیے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں اور جواب یہ دیا گیا کہ خدا کی ذات ایسی نہیں ہے کہ دوسروں کی خواہشوں پر چلے، بلکہ سب کو لازم ہے کہ اس کی خواہشوں پر چلیں، عبد اور معبود کے فرق کی یہ بڑی نشانی ہے۔

فائدہ

روح کے متعلق قرآن نے جو عرصہ ہوا کہا تھا، آج بھی دنیا اس سے ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکی ہے اور آئندہ بھی یہی حال رہے گا اور قرآن کی یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے۔

الْمُهْتَدِ ہدایت پانے والا | كُلَّمَا خَبَتْ جب کبھی بجھ جاتی ہے | زِدْنٰهُمْ زیادہ کرتے ہیں ہم ان کو

الْاِنْفَاقِ خرچ کرنا | قَتُوْرًا تنگ رزق

وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ

اور جب لوگوں کے پاس (خدا کی طرف سے) ہدایت آپہنچی تو ان لوگوں کو ایمان نہ لانے میں صرف یہ امر مانع ہے کہ وہ کہتے ہیں: کیا اللہ نے

اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝۹۴ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ

انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ (اے پیغمبر) آپ جواب دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے بسے ہوتے اور (روئے زمین پر) اطمینان سے چلتے

مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝۹۵ قُلْ

پھرتے ہوتے تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیغمبر بنا کر ان کے پاس بھیجتے۔ (اے پیغمبر!) آپ (ان لوگوں سے یہ بھی) فرما دیجئے: کہ

كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿٩٦﴾

میرے اور تمہارے درمیان بس خدا ہی گواہ ہے، وہ اپنے بندوں (کے حقیقت حال) سے خوب واقف ہے اور (ان کے کردار کو) دیکھ رہا ہے۔

وَ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ

اور جس کو خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کردے تو پھر (اے پیغمبر! ایسے) گمراہوں کے لیے تم خدا کے سوا

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّ بُكْمًا

(دوسرے کو) مددگار بھی نہ پاؤگے۔اور قیامت کے دن ہم ان لوگوں کو ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اور اندھے اور گونگے

وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ النصف

اور بہرے ہوں گے۔ ان کا (آخری) ٹھکانہ دوزخ ہے اور جب جب دوزخ بجھنے لگے گی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔یہ (جہنم) اس لیے ان

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ قَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا

کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے، اور (قیامت کا ہونا سن کر) کہا کرتے تھے کہ جب ہم (مرنے کے بعد گل سڑ کر) ہڈیاں

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ

اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو بھلا ہم ازسرنو پیدا کر کے اٹھائے جائیں گے۔کیا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جس اللہ نے زمین اور آسمان

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ جَعَلَ لَهُمْ

کو پیدا کیا وہ اس امر پر بھی قادر ہے کہ ان لوگوں کا مثل (دوبارہ) پیدا کردے اور ان کے (دوبارہ پیدا کرنے) کیلئے اس نے ایک وقت

اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٩٩﴾ قُلْ

مقرر کر رکھا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے۔ اس پر بھی یہ ظالم انکار کیے بغیر نہیں رہتے۔(اے پیغمبر!) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے

لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ

کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو خرچ ہوجانے کے ڈر سے تم ان کو بند کر رکھتے،

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿١٠٠﴾ ع ١١

کیونکہ انسان بڑا ہی تنگ دل ہے۔

تفسیر

انسانوں کے واسطے انسان ہی کا رسول بھیجا جانا مناسب تھا، جب اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر کیوں تعجب ہو، کیا زمین اور آسمان کے پیدا کرنے سے انسان کا دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے پھر آدمی کے تنگ دل ہونے کا ذکر ہے اور پھر اس سے زیادہ تنگ دلی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ کا دیا ہوا اللہ ہی کے راہ میں کوئی خرچ نہ کرے۔

لَفِيْفًا سمیٹ کر	فَرَقْنٰهُ علیحدہ کیا ہم نے اس کو	لِتَقْرَاَهٗ تاکہ پڑھو تم اس کو	مُكْثٍ مہلت اَذْقَانِ جمع ذقن کی، ٹھڈی
يَخِرُّوْنَ گر پڑتے ہیں	يَبْكُوْنَ روتے ہیں	لَا تَجْهَرْ زور سے مت پڑھ	تَكْبِيْرًا بڑائی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ

اور (کچھ شک نہیں کہ) ہم نے موسیٰ کو کھلے کھلے نو معجزے دیئے۔ (اے پیغمبر!) آپ بنی اسرائیل (ہی) سے پوچھئے کہ جب موسیٰ بنی

جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

اسرائیل کے پاس آئے تو فرعون نے ان سے کہا کہ موسیٰ! میں (آپ کی نسبت) خیال کرتا ہوں کہ (کسی نے) آپ کو دیوانہ بنا دیا ہے۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

موسیٰ نے کہا کہ تم اتنی بات تو ضرور جان چکے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے (ہی) پروردگار نے یہ (معجزے) اتارے ہیں (جو کہ بصیرت

بَصَآئِرَ ۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

کے لئے (کافی) ذرائع ہیں۔ (اس پر بھی اگر میری نسبت تیرا یہ خیال ہے تو) تیری نسبت میرا یہ خیال ہے کہ تیری شامت آئی ہے۔

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ۙ وَّ قُلْنَا

پھر (فرعون نے) چاہا کہ بنی اسرائیل کو ملک سے نکال دیں تو ہم نے فرعون کو مع اس کے ساتھیوں کے ڈبو دیا۔ اور اس کے

مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ

بعد بنی اسرائیل سے ہم نے کہا: اس ملک میں تم بسو، پھر جب آخرت کا وعدہ آموجود ہوگا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر اپنے حضور میں لا کھڑا

لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ؕ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ

کریں گے۔ اور (اے پیغمبر!) سچائی ہی کے ساتھ ہم نے قرآن کو اتارا اور سچائی کے ساتھ وہ اترا۔ اور ہم نے تم کو تو بس (نیکوں کو) خوشخبری

اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾ۘ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ

دینے والا اور (بدوں کو عذاب خدا سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور قرآن کریم کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اتارا تاکہ تم وقتاً فوقتاً

عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ

مہلت کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھ کر سناؤ۔ اور (اسی مصلحت سے) ہم نے اسے رفتہ رفتہ اتارا ہے۔ (اے پیغمبر) آپ (لوگوں سے) کہہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

دیجئے کہ تم قرآن کو مانو یا نہ مانو؛ مگر جنہیں قرآن کے متعلق پہلے سے علم حاصل ہے جب ان کے سامنے (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو ٹھڈیوں

سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ۙ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ يَخِرُّوْنَ

کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک ہے، بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا ہی ہے۔ وہ ٹھڈیوں کے بل گر

لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ

پڑتے ہیں (اور سجدہ میں) روتے ہیں۔ (قرآن کی وجہ سے) ان کی عاجزی اور زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ (اے پیغمبر!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے

اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَ لَا تَجْهَرْ

کہ تم خدا کو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو اس کے سب نام اچھے (ہی اچھے) ہیں۔ اور (اے پیغمبر) نہ تو آپ اپنی

وقف لازم

السجدة ۳

بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

نماز چلا کر پڑھیے اور نہ اس کو بالکل چپکے چپکے (پڑھیے)؛ بلکہ درمیانی راہ اختیار کیجئے۔ اور کہیے کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لائق ہے

الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ

جو نہ تو اولاد رکھتا ہے اور نہ (دونوں جہاں کی) سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اس کا مددگار ہے

مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲

اور خوب خوب اس کی بڑائیاں بیان کرتے رہو۔

تفسیر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور ان کے نو معجزوں اور فرعون کا ذکر ہے۔ قرآن حق پر نازل ہوا ہے پھر قرآن مجید کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے، یعنی نہ بہت چیخ کر اور نہ بہت آہستہ پڑھنا چاہیے۔ اخیر کی آیت توحید پرست بنانے والی ہے، اس لیے حدیث شریف میں ہے کہ بنی ہاشم کے لڑکے کو جب وہ بولنے لگتے تو آنحضرت ﷺ سات بار یہ کلمات تلاوت فرماتے۔

قَيِّمًا ہمیشہ قائم رہنے والی	مَاكِثِيْنَ رہنے والے	كَبُرَتْ بہت بڑی	بَاخِعٌ ہلاک کرنے والا
جُرُزًا چٹیل میدان	حَسِبْتَ تو نے گمان کیا، خیال کیا	كَهْفِ غار، درہ، کوہ	رَقِيْمِ کتبہ، تختی
هَيِّئْ مہیا کرتو	حِزْبَيْنِ دو گروہ	اَحْصٰى گن رکھا، شمار کیا، احاطہ کیا	اَمَدًا مدت

آیات: ۱۱۰	۱۸۔ سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ ۶۹	رکوعات: ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴿۱﴾

سب تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر یہ کتاب اتاری، جس کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں۔

قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(یہ کتاب) ہمیشہ قائم رہنے والی (ہے اور یہ اس لیے اتاری گئی ہے)؛ تاکہ (اس کی مدد سے گنہگاروں کو) اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ

ڈرایا جائے اور (یہی کتاب) ان ایمانداروں کو جو نیک کام کرتے ہیں بڑے اچھے اجر کی خوشخبری بھی دیتی ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

فِيْهِ اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّ يُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ

اور (یہ کتاب اس لیے بھی ہے تاکہ اس سے) ان لوگوں کو (بھی) ڈرایا جائے جو کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے۔ نہ تو ایسا کہنے والوں کے

مِنْ عِلْمٍ وَّ لَا لِاٰبَآىٕهِمْؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْؕ

پاس (خود بھی اس کے متعلق) کوئی سند ہے اور نہ ان کے باپ دادا کے پاس۔ (اور دیکھو) کتنی بڑی بات ہے جو یہ اپنے منہ سے نکال رہے

اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا۝۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ

اور جو یہ کہتے ہیں؛ سراسر جھوٹ ہے۔ (اے محمدؐ!) تو کیا آپ اس افسوس میں کہ یہ اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے اپنے آپ کو ان کے پیچھے

یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا۝۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً

ہلاک کردیں گے، (آپ کو کیا ضرورت ہے)۔ہم نے جو کچھ بھی (اس) زمین پر بنایا ہے وہ سب اسکی سجاوٹ کیلئے بنایا اور ہم (نے یہ اختلاف

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۝۷ وَ اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا

مذاہب اس لیے رکھا ہے کہ) آزمائیں کہ کون ان میں سب سے اچھا کام کرتا ہے۔ اور یقیناً ہم (ایک دن) جو کچھ (بھی اس) زمین پر ہے

صَعِیْدًا جُرُزًاؕ۝۸ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِۙ

(سب کو مٹا کر) چٹیل میدان بنادیں گے۔ (اے محمدؐ!) کیا آپ کا خیال ہے کہ (یہ) غار والے (لوگ) اور پہاڑ والے کے واقعات ہماری عجیب

كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ

نشانیوں میں سے تھے (نہیں بلکہ معمولی واقعات ہیں)، (وہ وقت قابل ذکر ہے) جب کہ چند نوجوانوں نے (مشرک لوگوں سے تنگ آکر

فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝۱۰ فَضَرَبْنَا

ایک) غار میں پناہ لی تو دعا مانگی: اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے اپنی رحمت کا سامان کر اور ہماری کامیابی کے سامان تو ہی مہیا کر۔ ہم نے

عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًاۙ۝۱۱ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ

(ان کی دعائیں سن کر) ان کے کانوں پر سالہا سال تک (نیند کا پردہ) اسی غار میں ڈال دیا، پھر ہم نے دوبارہ ان کو جگایا؛ تا کہ ہم دیکھیں

اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا۠۝۱۲ ع۲/۱۴

کہ ان دو فرقوں میں سے کس نے ان کے ٹھہرنے کی مدت کو اچھی طرح شمار کیا ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورہ کہف اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس میں ایک ایسے مشہور واقعہ کا حال بیان کیا گیا ہے جو کہ اصحاب کہف کے قصے کے نام سے مشہور ہے۔ اس رکوع میں قرآن کریم کے نازل ہونے کی غرض بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب پہلی کتابوں کی طرح تبدیل نہیں ہوجائے گی؛ بلکہ ہمیشہ رہے گی۔ اور جب تک رہے گی اس سے گنہگاروں کو عذاب آخرت سے ڈرایا جائے گا اور ایمان داروں کو اس سے جنت کی خوشخبری ملتی رہے گی، اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایمان نہ لائے تو اس سے مبلغ کو رنجیدہ دل یا شکستہ خاطر نہیں ہونا چاہیے، اسے اپنا فرض ادا کرنا چاہیے، اختلاف وغیرہ سے بھی نہیں گھبرانا چاہیے؛ کیونکہ یہ اختلاف بھی ایک قسم کی زینت ہے؛ جیسے کہ ایک شاعر نے کہا ہے:

گلہائے رنگارنگ سے ہے زینت چمن اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اس کے بعد اصحاب کہف کا قصہ شروع کردیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہمارے کاموں میں یہ معمولی سا کام ہے جسے لوگ بہت عجیب سمجھ رہے ہیں۔

فِتْیَۃٌ چند جوان | رَبَطْنَا ہم نے مضبوط کردیا، مربوط کردیا | شَطَطًا بڑھی ہوئی بات، فضول بات
اِعْتَزَلْتُمُوْھُمْ تم نے انہیں چھوڑ دیا، ترک کردیا | فَأْوٗا پس تم پناہ لو | یَنْشُرْ وہ پھیلائے گا، سایہ کرے گا
یُھَیِّئْ مہیا کردے گا | مِرْفَقًا آرام، آسانی سے | طَلَعَتْ نکلتا ہے یا نکلتی ہے
تَزٰوَرُ کترا جاتا ہے، ہٹ جاتا ہے | غَرَبَتْ غروب ہوتا ہے، چھپتا ہے | تَقْرِضُ کترا جاتا ہے، کٹ جاتا ہے
فَجْوَۃٍ کشادہ جگہ، کھلی جگہ، صاف جگہ، ظاہری حصہ | مُرْشِدًا بھلائی کی طرف لانے والا

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْکَ نَبَاَھُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّھُمْ فِتْیَۃٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ

(اے محمدؐ!) ہم تیرے سامنے ان کا قصہ ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں، یہ (غار والے لوگ) چند نوجوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے،

وَ زِدْنٰھُمْ ھُدًی ﴿۱۳﴾ وَّ رَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ اِذْ قَامُوْا

جن کو ہم نے بہت اچھی طرح ہدایت کر رکھی تھی۔ اور ہم نے (ایمان) ان کے دل میں اتنا رچا دیا تھا کہ جب وہ (غار میں سوکر) اٹھے تو فوراً

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِہٖٓ

انہوں نے (یہی) کہا: کہ ہمارا پروردگار تو تمام آسمانوں اور زمین (ہر ایک) کا پروردگار ہے، ہم تو اس کو چھوڑ کر (کبھی) کسی اور کی عبادت نہیں

اِلٰـھًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ ھٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا

کریں گے، اگر ہم (بھولے سے بھی) کسی اور کو اللہ کہیں گے تو یہ ایک نہایت فضول بات ہوگی۔ یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں، انہوں نے

مِنْ دُوْنِہٖٓ اٰلِھَۃً ؕ لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْھِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ

اس اللہ کو چھوڑ کر کئی اور خدا بنا رکھے ہیں، (اگر یہ سچے ہیں تو) کیوں وہ کوئی واضح دلیل پیش نہیں کرتے۔ ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا

مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ﴿۱۵﴾ؕ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْھُمْ وَ مَا یَعْبُدُوْنَ

جو اللہ پر (خواہ مخواہ) جھوٹ باندھ رہے ہیں۔ (پھر انہوں نے آپس میں کہا کہ) جب تم نے ان لوگوں کو اور جنکی یہ پرستش کرتے ہیں

اِلَّا اللّٰہَ فَاْوٗٓا اِلَی الْکَھْفِ یَنْشُرْ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ وَ یُھَیِّئْ لَکُمْ

سوائے اللہ کے چھوڑ دیا ہے تو (چلو) اب غار میں (چل کر) پناہ لیں، تمہارا پروردگار تم پر اپنی رحمت سے سایہ کرے گا اور تمہارے کام میں

مِّنْ اَمْرِکُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَی الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ

تمہارے لئے آسانی کے سامان مہیا کرے گا۔ (اے محمدؐ! اگر ان کی غار کو دیکھیں تو) آپ کو معلوم ہو کہ جب سورج چڑھتا ہے تو ان کے غار کے

کَھْفِھِمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُھُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ

داہنی طرف کو بچا رہتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان کے بائیں جانب کو کترا کر گزر جاتا ہے اور وہ اس غار کے کھلے حصے میں (لیٹے

وَ هُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

ہوتے) ہیں اور یہ اللہ کی (رحمت کی) نشانی میں سے ہے۔ اور (اے محمدؐ!) جس کو اللہ سیدھا راستہ دکھائے وہی حقیقت میں ہدایت پر (کہا

الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۠ ۱۷ ع ۲ ۱۴

جاسکتا) ہے اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو پھر اس کے لیے کوئی دوست نہیں پائے گا، جو اس کو سیدھی راہ پر لائے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ غار والے لوگ بڑے مضبوط ایمان کے مالک تھے اور انہیں اپنے ایمان کا اتنا خیال رہتا تھا کہ جب برسوں کے بعد وہ سو کر اٹھے تو انہوں نے سب سے پہلے اپنے ایماندار ہونے کا اقرار کیا پھر کوئی اور بات کہی، ہمیں بھی اللہ پر ایسا ہی ایمان رکھنا چاہیے، اٹھتے بیٹھتے ہمیں اس کا خیال ہونا چاہیے، اِس کے بعد بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ نے ان کو ایسے غار میں پناہ دی جس میں سورج کی دھوپ نہیں جاسکتی تھی، یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ جب بندوں کے لیے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

اَيْقَاظًا جاگتے — رُقُوْدٌ سوتے، اونگھتے — بَاسِطٌ پھیلائے ہوئے، پسارے ہوئے — ذِرَاعَيْهِ اس کے دو بازو

وَصِيْدِ دہلیز، چوکھٹ — لَوِاطَّلَعْتَ تو مطلع ہو، تجھے پتہ چلے — لَمُلِئْتَ تو بھاگ جاتا — اِبْعَثُوْا تم بھیجو

وَرِقِ سکہ، روپیہ — لِيَتَلَطَّفْ چپ چاپ رہے، آہستہ سے جائے — لَا يُشْعِرَنَّ وہ نہ پہچان لیں

يَظْهَرُوْا وہ چڑھ آئیں، غلبہ پائیں — يَرْجُمُوْكُمْ تمہیں سنگسار کردیں — يُعِيْدُوْكُمْ تمہیں لوٹا لینگے، پھیر لیں گے

اَعْثَرْنَا ہم نے خبر کردی، کھول دیا — اِبْنُوْا تم بناؤ، تعمیر کرو — يَتَنَازَعُوْنَ وہ جھگڑتے ہیں، لڑتے ہیں، یا لڑتے تھے

بُنْيَانًا عمارت — غَلَبُوْا وہ غالب آئے — لَنَتَّخِذَنَّ ہم ضرور پکڑیں گے، ضرور بنائیں گے

رَجْمًا بِالْغَيْبِ بے تکے بات کرنا، اپنی طرف سے ایسی بات کہنا جسکا علم نہ ہو، اٹکل سے کام لیکر غیب کی بات کہنا

سَادِسُ چھٹا — ثَامِنُ آٹھواں — لَا تُمَارِ جھگڑا مت کر — مِرَآءً جھگڑا — لَا تَسْتَفْتِ تو مت پوچھ

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَذَاتَ

اور (اے محمدؐ! اگر آپ انکو دیکھتے) تو یہ سمجھتے کہ وہ جاگتے ہیں؛ حالانکہ وہ سو رہے تھے، (وہ جاگتے یوں معلوم ہوتے تھے کہ) ہم (سوتے سوتے ہی)

الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ

ان کی دائیں بائیں (کروٹیں) بدلتے تھے اور ان کا کتا دروازے پر اس طرح بازو پھیلائے ہوئے تھا کہ اگر آپ ان کو دیکھتے تو ان سے

مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ۱۸ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ

مرعوب ہو کر پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلتے، اور پھر اسی طرح ہم نے ان کو دوبارہ (جگا کر) اٹھایا؛ تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں (کہ کتنا

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ

عرصہ سوئے رہے۔) ان میں سے ایک بولنے والا بولا: (بھائی!) تم کتنا عرصہ سوئے ہوگے، وہ بولے: بس یہی ایک دن یا اس کا کچھ حصہ،

قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ

(ان میں سے چند) کہنے لگے: (بھائی!) جتنا عرصہ تم (سوئے) رہے ہو اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے۔ اب (تو اس کو چھوڑو۔ اور) اپنے میں

بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ

سے ایک آدمی کو یہ روپیہ دیکر شہر میں بھیجواور وہ یہ دیکھے کہ ستھرا کھانا کون سا ہے؟ اسی میں سے کچھ تمہارے کھانے کے لیے لائے،

وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ

اور (سب کام) خوش تدبیری سے کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ ہونے دے؛ (کیونکہ) اگر ان لوگوں کو تمہارا پتہ چل گیا تو یا تو تمہیں

يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾

سنگسار کردیں گے یا تمہیں زبردستی اپنے مذہب میں لے آئیں گے اور (اگر تم نے ان کا مذہب قبول کرلیا تو پھر یاد رکھو) تم کو کبھی فلاح نہ ہوگی۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

اور ہم نے اسی طرح ان پر (لوگوں کو) مطلع کردیا؛ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اللہ کا (اپنے بندوں کی امداد کرنے کا) وعدہ بالکل سچا ہے

وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں ہے۔ پھر جب (شہر کے) لوگ اس معاملہ میں جھگڑ رہے تھے (کہ ان نیک بندوں کی یادگار کیسے قائم کی

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

جائے) تو چندایک نے کہا: ان (کی قبروں) پر ایک مکان بنا دیا جائے؛ کیونکہ ان کا رب ہی ان کو خوب جانتا ہے۔ ان میں سے جن کی رائے

غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَيَقُوْلُوْنَ

غالب آئی انہوں نے کہا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے؛ (چنانچہ انہوں نے مسجد ہی بنا دی) (اے محمدؐ) اب یہ لوگ (جنہوں نے ان کو

ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ

دیکھا نہیں) کہنا شروع کردیں گے کہ وہ تین آدمی تھے اور چوتھا ان کا کتا، اور کچھ لوگ کہنے لگیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا۔

رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ

یہ سب بے تحقیق بات کو ہانک رہے ہیں، اور کچھ لوگ یہ کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں انکا کتا۔ ان سے کہہ دو: میرا پروردگار ہی

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڛ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠

ان کی تعداد اچھی طرح جانتا ہے، ان (کے شمار) کو بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ سو آپ ان سے سوائے سرسری بحث کے، زیادہ بحث نہ کیجئے،

وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ ع

اور آپ ان میں سے کسی سے بھی ان کے بارے میں نہ پوچھے۔

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف الی التاء بعد الیاء من النصف الاول لام الاولی والثانیة من النصف الآخر ۱۲

ع ۳ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں اول تو اصحاب کہف کی حالت بتائی گئی ہے کہ کس طرح وہ سوتے سوتے کروٹیں بدلتے تھے جس سے عام دیکھنے والے کو وہ جاگتے دکھائی دیتے تھے اور پھر ان کا کتا اس طرح غار کے منہ پر پڑا ہوا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کاٹنے کو دوڑے گا، اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ جاگنے کے بعد کس طرح انہوں نے آپس میں بات چیت کی اور کس طرح جاگنے کے بعد بھی یہ خیال رہا کہ کھانا

حلال اور پاکیزہ ہونا چاہیے، ہمارا بھی فرض یہی ہے کہ ہر وقت اپنے کھانے کے متعلق یہ خیال رکھیں کہ جو ہمیں رزق مل رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔ ہمیں حرام سے ہر صورت پرہیز کرنا چاہیے، اس کے بعد پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے مرنے کے بعد کیسے لوگوں نے ان پر مسجد بنوادی، یہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہمیں تعلیم دیتے ہیں کہ ہم بھی عام مکان بنانے کے بجائے اگر کہیں کسی کے ثواب کی خاطر کچھ بنائیں تو مسجد بنائیں؛ کیونکہ اللہ کا نام اس میں لیا جائے گا جس سے اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوگا اور ہم پر اپنا فضل وکرم کرے گا، اس کے بعد فضول جھگڑے سے منع کیا گیا ہے؛ کیونکہ اس سے فائدہ کسی کا بھی نہیں ہوتا۔

فائدہ

اصحاب کہف کے واقعہ میں ان لوگوں کے لیے جو مجاہد اور مہاجر بننا چاہے، بہت اچھے سبق ہیں اور خدا کے واسطے سب کچھ قربان کردینے کا حوصلہ اور اچھا جذبہ پیدا ہوسکتا ہے۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ تو مت کہہ — لِشَایْءٍ کسی چیز کے لیے، کسی کام کو — غَدًا کل — نَسِیْتَ تو بھول جائے

یَهْدِیَنِ وہ مجھے ہدایت دے گا — تِسْعًا نو — اَبْصِرْ دیکھ تو — اَسْمِعْ تو سن

مُلْتَحَدًا پناہ دینے والا — لَا تَعْدُ مت دوڑا — اَغْفَلْنَا ہم نے غافل کیا — فُرُطًا حد سے بڑھنے والا

سُرَادِقُ قناتیں — یَسْتَغِیْثُوْا وہ فریاد کریں، وہ مدد کے لیے درخواست کریں — یُغَاثُوْا وہ مدد دیے جائیں

مُهْلِ تیل کی تلچھٹ، یا پگھلا ہوا تانبا — یَشْوِی وہ جھلسا دے گا، جلادے گا — مُرْتَفَقًا جگہ، آرام لینے کی جگہ — یُحَلَّوْنَ وہ پہنائے جائیں گے

اَسَاوِرَ جمع اسورۃ، کنگن — ثِیَابًا کپڑے — سُنْدُسٍ باریک ریشمی کپڑے — اِسْتَبْرَقٍ موٹے ریشمی کپڑے

مُتَّكِـِٕیْنَ تکیہ لگائے ہوئے — اَرَآئِكِ تخت، جمع ہے اریکۃ کی

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ

(اے محمدؐ!) دیکھو کسی شئے کے متعلق کبھی یہ نہ کہنا کہ میں ضرور اسے کل کروں گا، مگر خدا چاہنے کو ملادیا کیجئے اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے

رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿٢٤﴾

رب کا ذکر کیجئے اور کہہ دیجئے کہ مجھ کو امید ہے کہ میرا رب مجھ کو (نبوت کی) دلیل بننے کے اعتبار سے اس سے بھی نزدیک تر بات بتلادے۔

وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ

(محمدؐ!) پھر وہ لوگ اپنے غار میں تین سو برس (سوتے) رہے تھے، اور نو برس اور بھی رہے۔ ان سے کہہ دو کہ جتنا عرصہ وہ (سوتے)

اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْ ؕ

رہے تھے اللہ ہی بہتر جانتا ہے؛ کیونکہ آسمانوں اور زمین کی غائب کی باتیں اسی کو معلوم ہیں اور (دیکھو) وہ کیسا دیکھنے اور سننے والا ہے

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ۫ وَّ لَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ

اور ان کا اس کے سوا کوئی مالک نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے حکم میں شریک کرتا ہے۔ اور جو کچھ آپ کو اس کتاب میں اپنے پروردگار کی

اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚۗ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ۫ وَ لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

طرف سے وحی کیا جاتا ہے اسے پڑھا کرو (اور دیکھو) اس کے کہے کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا اور آپ کے لیے اس کے سوا کوئی پناہ دینے والا

مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ

نہیں ہے۔ جو لوگ صبح اور شام اپنے پروردگار کی محض رضامندی حاصل کرنے کے لیے اسے یاد کرتے ہیں ان کی صحبت اختیار کریئے

وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ

اور دنیا کی زینت (کی چیزوں) کی خواہش میں ان سے اپنی توجہ مت ہٹاؤ اور جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے

اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

غافل کر رکھا ہو اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہا ہو اس کی پیروی (ہرگز) نہ کرنا؛ کیونکہ ان کا کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور (ان لوگوں سے)

وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ

کہہ دو کہ (یہ قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے بالکل برحق ہے جس کا جی چاہے اس پر ایمان لائے اور جس کا جی چاہے انکار کرے۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

(مگر انہیں یہ سنا دو کہ) ہم نے (انکار کرنے) والے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جو قناطوں کی طرح ان کو چاروں طرف

سُرَادِقُهَا ۭ وَ اِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ

سے گھیر لے گی۔ (وہاں) اگر وہ فریاد (بھی) کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی فریاد کا جواب دیا جائے گا، جو تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا (ان

يَشْوِي الْوُجُوْهَ ۭ بِئْسَ الشَّرَابُ ۭ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

کے) چہروں کو جھلس دے گا (دیکھو) کس قدر بری چیز (ان کے) پینے کے لیے ہوگی۔ اور ان کا ٹھکانا کتنا برا ہوگا۔ یقیناً جو لوگ (اس قرآن

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

پر) ایمان لائیں گے اور نیک کام کریں گے تو ہم ایسے نیک کام کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ ایسے ہی لوگوں کے

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

لیے ہمیشہ رہنے کے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور (نیک لوگوں) کو وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

وَّ يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۭ

اور سبز باریک اور دبیز ریشمی کپڑے پہنیں گے وہ اس (جنت) میں تختوں پر آرام سے تکیہ لگائے ہوئے (بیٹھے) ہوں گے، (دیکھو)

نِعْمَ الثَّوَابُ ۭ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع ۱۶

کتنا اچھا ثواب (ان کو) ملے گا، اور کیسا اچھا ٹھکانہ (ان کے لیے) ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو اللہ تعالیٰ نے رسول کی مثال دے کر ہمیں ہر ایک کام کے متعلق انشاء اللہ کہنے کی ہدایت کی ہے اور انشاء اللہ کہنا اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں دراصل کوئی پتہ نہیں کہ کل ہوگا یا نہیں ہوگا۔ پھر کل ہم زندہ رہیں گے یا نہیں۔ اس لیے جو ہوگا وہ اللہ کو ہی معلوم ہے اور اس کی مرضی سے ہوگا تو بہتر بھی ہے کہ ہم ہر کام میں اس کی مرضی کو اپنی مرضی بنائیں اور انشاء اللہ یعنی اگر اللہ کی

مرضی ہو، اگر اللہ چاہے تو ضرور کہیں۔ اس کے بعد نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنے کے لیے کہا گیا ہے، نیک آدمیوں کی صحبت سے انسان کو کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اول تو آدمی ان کے پاس بیٹھنے سے عام برائیوں سے بچ جاتا ہے، دوسرے ان کی صحبت کے اثر سے خود بھی نیک بن جاتا ہے، اس کے بعد قرآن کے انکار کرنے والوں اور قرآن پر ایمان لانے والوں کی آخرت کی زندگی کا تھوڑا سا مقابلہ کیا گیا ہے۔

یُحَاوِرُہٗ اس سے باتیں کر رہا تھا	لَمْ تَظْلِمْ کمی نہ کی	کِلْتَا دونوں کے دونوں
حَفَفْنٰھُمَا گھیر دیا ان دونوں کو	اَعَزُّ زیادہ غالب	تَبِیْدَ ختم ہوگا، فنا ہوگا (مونث)
قَآئِمَۃً قائم ہونے والی، آنے والی	رُدِدْتُّ میں لوٹایا گیا	لَاَجِدَنَّ میں ضرور پاؤں گا
مُنْقَلَبًا بدلہ میں جگہ، معاوضہ	کَفَرْتَ تو نے انکار کیا	شَآءَ اللّٰہُ اللہ چاہے
تَرَنِ تو مجھے دیکھے، اصل میں ترنی تھا	اَقَلَّ تھوڑا، کم	حُسْبَانًا عذاب
تُصْبِحَ ہو جائے (صبح کا وقت)	صَعِیْدًا میدان	زَلَقًا چٹیل
غَوْرًا گہرا	یُقَلِّبُ پھرتا ہے	مُنْتَصِرًا بدلہ لینے والا
وَلَایَۃُ حکومت، سلطنت	عُقْبًا انجام	

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ

اور (اے محمدؐ!) ان لوگوں کے سامنے ان دو آدمیوں کی مثال بیان کرو، جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دے رکھے تھے، جن کے

وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا

اطراف ہم نے کھجوریں اگا رکھا تھا اور اس باغ کے درمیان کھیتی باڑی کی جگہ بھی ہم نے دے رکھی تھی۔ یہ دونوں باغ خوب پھل دیتے تھے

وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ

اور کبھی ان کی پیداوار میں کمی نہیں ہوتی تھی؛ کیونکہ ہم نے ان کے بیچوں بیچ نہریں بہا رکھی تھیں اور اس شخص کے پاس (اور بھی) غول کا

ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا

سامان تھا۔ (ایک دن) اس نے اپنے ساتھی سے گفتگو میں یوں کہا (دیکھ) میں تجھ سے مال و دولت میں، عزت میں اور نوکروں کی تعداد

وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ

کے لحاظ سے کہیں بڑھ کر ہوں۔ (اسی طرح باتیں کرتے ہوئے) وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور یہ (باتیں) اس کی جان کے لیے تباہی کا

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ﴿۳۵﴾ وَّمَآ اَظُنُّ

سامان تھیں (اور ساتھی سے) کہنے لگا: میں تو کبھی یہ گمان بھی نہیں کرسکتا کہ ایسا سرسبز باغ کبھی ویران ہوگا۔ اور مجھے تو قیامت کے آنے

السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا

کے متعلق بھی پختہ یقین نہیں؛ (مگر پھر بھی مجھے امید ہے کہ) اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا گیا تو اس کے بدلے اس سے بہتر ہی

مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ

جگہ مجھے ملے گی؛ (کیونکہ اللہ کو کچھ تو میری سابقہ عزت کا خیال ہوگا ہی) اس کا ساتھی اسی طرح باتیں کرتے ہوئے جواب میں اس سے کہنے

بِالَّذِیۡ خَلَقَکَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ سَوّٰىکَ
لگا: (بھائی) کیا تو اس خالق سے کافر تو نہیں ہو گیا جس نے (پہلے) تجھے مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پیدا کر کے تجھے خوب سنوار بنا کر انسان
رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾ لٰکِنَّا۠ ہُوَ اللّٰہُ رَبِّیۡ وَ لَاۤ اُشۡرِکُ بِرَبِّیۡۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾
کی شکل دی۔ (پھر بھی تو ایسی باتیں کر رہا ہے)؛ لیکن (یاد رکھ) میرا پروردگار تو وہی اللہ ہے اور میں کسی اور کو اپنے پروردگار کا شریک نہیں
وَ لَوۡ لَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَکَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ۙ لَا قُوَّۃَ اِلَّا
بناتا۔ اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تھا تو تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ جو اللہ کی مرضی ہو (وہی بہتر ہے۔) اور سوائے اللہ کے اور کسی میں
بِاللّٰہِ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡکَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿ۚ۳۹﴾ فَعَسٰی رَبِّیۡۤ اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ
کچھ قوت نہیں۔ اور اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں اولاد میں اور مال میں تجھ سے کم ہوں تو (کیا ہوا۔ یہ بالکل) ممکن ہے کہ میرا پروردگار مجھے
خَیۡرًا مِّنۡ جَنَّتِکَ وَ یُرۡسِلَ عَلَیۡہَا حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ
تیرے باغ سے بہتر باغ دے دے اور (تیرے) اس باغ پر (راتوں رات ہی) آسمان سے کوئی ایسی آفت بھیج دے جس سے صبح ہوتے
صَعِیۡدًا زَلَقًا ﴿ۙ۴۰﴾ اَوۡ یُصۡبِحَ مَآؤُہَا غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ لَہٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾
ہوتے یہ چٹیل میدان بن کے رہ جائے، یا صبح ہوتے ہوتے اس کا پانی ہی کہیں ایسا جذب ہو جائے کہ تو پھر اس کو تلاش کے بعد بھی نہ پا سکے۔
وَ اُحِیۡطَ بِثَمَرِہٖ فَاَصۡبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیۡہِ عَلٰی مَاۤ اَنۡفَقَ فِیۡہَا وَ ہِیَ خَاوِیَۃٌ
چنانچہ اس (کے باغ) کے پھل کو آفت نے گھیر لیا۔ اور صبح جب اس نے دیکھا کہ سب درخت اور بیلیں اوندھی پڑی ہیں تو جو کچھ اس نے
عَلٰی عُرُوۡشِہَا وَ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ لَمۡ اُشۡرِکۡ بِرَبِّیۡۤ
ان پر خرچ کیا تھا اس کے افسوس میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے ہوئے کہنے لگا: ہائے! کیا اچھا ہوتا اگر میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی اور کو
اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمۡ تَکُنۡ لَّہٗ فِئَۃٌ یَّنۡصُرُوۡنَہٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ مَا کَانَ
شریک نہ بناتا۔ اللہ کے سوا کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو اس کی کچھ مدد کرتی، اور نہ وہ بدلہ لینے کے قابل تھا۔ ایسے موقعوں پر ظاہر ہوتا ہے
مُنۡتَصِرًا ﴿ؕ۴۳﴾ ہُنَالِکَ الۡوَلَایَۃُ لِلّٰہِ الۡحَقِّ ؕ ہُوَ خَیۡرٌ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ ع
کہ حکومت حقیقت میں صرف اللہ ہی کی ہے اور وہ ثواب (دینے میں) اور (انسان کا) انجام (کرنے) میں بہترین حاکم ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کی مثال دے کر جن میں سے ایک تو مغرور اور نیم مشرک تھا اور دوسرا عاجز مسلمان تھا واضح کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ غرور کو پسند نہیں کرتا اور اتنا کہنا بھی کہ اللہ کو میری عزت کا کچھ لحاظ کرنا چاہیے، ایک قسم کا شرک ہے، کیونکہ ایسا کہنے والا اللہ کو اپنا تابع سمجھتا ہے جو کہ ایک قسم کا کفر ہے، اس کے بعد بتایا ہے کہ غرور کا انجام کیسا خراب ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس دنیا کے مال و دولت پر کبھی مغرور نہ ہوں اور صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ کریں، کیونکہ حقیقی مالک وہی ہے اور سارا اختیار اسی کا ہے۔

فائدہ

ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور ہر کام میں اسی سے مدد طلب کرنا اور اسی کی شکر گزاری لازم ہے۔

هَشِيْمًا ریزہ ریزہ — تَذْرُوْهُ اڑاتی ہیں اس کو — مُّقْتَدِرًا قدرت رکھنے والا — بٰقِيٰتُ باقی رہنے والی
اَمَلًا آرزو، امید — بَارِزَةً کھلی ہوئی، ظاہر — نُغَادِرْ ہم چھوڑیں گے — مَّوْعِدًا مقرر وقت
مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے — يُغَادِرُ وہ چھوڑتا ہے — اَحْصٰهَا اس کا احاطہ کرلیا ہے — حَاضِرًا موجود

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ

(اے محمدؐ!) ان کے سامنے بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جس کو ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس کے ذریعہ زمین کی

بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

نباتات خوب گنجان ہوگئی ہوں، پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے کہ اس کو ہوائیں اڑائے لئے پھرتی ہو، اور (انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ ہر

شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۟ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ

چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (زمین کے سبزہ اور گھاس کی طرح) مال و دولت اور بیٹے دنیا کی زندگی کی سجاوٹ ہیں اور (جو) اعمال صالحہ باقی رہنے

الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۟ وَ يَوْمَ

والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بہتر اور (نیک اعمال پر ملنے والے بدلہ کی) توقع سے بہت اچھا ہے۔ اور (اے

نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ

محمدؐ!) جس دن ہم پہاڑوں کو سرکا دیں گے اور آپ دیکھیں گے کہ زمین (بالکل) کھلا میدان (بن گئی) ہے تب ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے

فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۟ۚ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ

اور کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے، پھر یہ سب صفیں باندھے ہوئے اپنے پروردگار کے سامنے پیش کیے جائیں گے (اور وہ ان سے کہے گا

جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ

اب تو) تم اسی طرح ہمارے پاس آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا۔ مگر تمہارا خیال تو یہ تھا کہ ہم تمہارے (دوبارہ

مَّوْعِدًا ۟ وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

اٹھانے کے) لیے کوئی وقت موعود نہیں لائیں گے، پھر (اس دن ہر ایک کے اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھ دی جائے گی اور آپ دیکھیں گے کہ

مِمَّا فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ

جو کچھ اس میں (لکھا) ہوگا اس سے یہ مجرم (کس طرح) ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری بدبختی! اس کتاب کو کیا ہوگیا ہے

صَغِيْرَةً وَّ لَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَ وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ

کہ اس نے تو کسی چھوٹی یا بڑی بات کو چھوڑا ہی نہیں، سب کو گن رکھا ہے، کیونکہ جو کچھ انہوں نے (دنیا میں) کیا ہوگا وہ (اس میں) بالکل

ع ۶ ۱۸

وَ لَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع

سامنے لکھا) پائیں گے، اور آپ کا پروردگار (اس دن) کسی پر (ذرہ بھر) ظلم نہیں کرے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح جب تک پانی کی تری رہتی ہے سبزہ پھلتا پھولتا ہے اسی طرح انسان کے مال و دولت اور اولاد بھی زندگی کے چند دن تک اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اسے کچھ فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؛ مگر جہاں زندگی ختم ہوئی وہیں یہ سب چیزیں انسان سے جدا ہو جاتی ہیں اور اس کے قبضہ سے نکل جاتی ہیں۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ جو چیز انسان کے کام آسکتی ہے وہ اولاد یا مال و دولت نہیں؛ بلکہ نیک کام ہیں جو کام آسکتے ہیں۔ کیونکہ آخرت میں جو انسان کو ثواب و عذاب ہوگا تو اس کے اعمال کی وجہ سے ہوگا، اور اس کے نیک اعمال اس کو جنت میں داخل کریں گے۔ اس کے بعد قیامت کے دن کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ کس طرح پہاڑ وغیرہ ہٹا کر زمین کو ایک کھلا میدان کر دیا جائے گا۔ اور سب انسان دوبارہ زندہ کر کے کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ اس دن کافروں کو اور مجرموں کو معلوم ہوگا کہ ان کے ہر ایک کام کو اللہ تعالیٰ نے لکھ لیا تھا، ہمیں بھی چاہیے کہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ہمارے اعمال کا حساب ہوگا اور ہمارا ہر ایک چھوٹا بڑا کام لکھا جا رہا ہے۔ ہر برے کام سے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو بچتے رہیں۔

فَسَقَ نافرمانی کی بَدَلًا بدلہ، جزا اَشْهَدْتُّهُمْ میں نے انہیں گواہ بنایا

مُتَّخِذَ پکڑنے والا مُضِلِّيْنَ گمراہ کرنے والے عَضُدًا بازو مَّوْبِقًا ہلاکت کی جگہ

مُّوَاقِعُوْهَا اس میں گرائے جانے والے مَصْرِفًا پلٹ جانے کی جگہ

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

(اے انسانو!) وہ وقت یاد کرو جب ہم نے (تمام) فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کریں تو سب فرشتوں نے سوائے ابلیس کے سجدہ کیا۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ

ابلیس جنوں میں سے ہے اور اس نے اپنے پروردگار کے حکم کو توڑا۔ کیا تم اب ہمیں چھوڑ کر اس کو اور اس کی اولاد کو دوست بنا رہے ہو؛

وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ

حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ (یاد رکھو) ایسے ظالموں کو (اس کام کا) بہت برا بدلہ دیا جائے گا۔ ہم نے تو (ہرگز) ان (شیطانوں) کو

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ

نہ تو زمین اور آسمان کا پیدا کرنا دکھایا نہ ہی ان کی پیدائش انہیں دکھائی؛ (کیونکہ) ہم نے (لوگوں کو) گمراہ کرنے والوں کو (کبھی اپنا) رکن

عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ

نہیں بنایا۔ اور اس دن (کو یاد کرو کہ) حق تعالیٰ فرمائے گا کہ جن کو تم ہمارا شریک سمجھ رہے تھے ان کو پکارو، پس وہ ان کو پکاریں گے؛

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ

مگر وہ ان کو جواب نہیں دیں گے، کیونکہ ان دونوں کے درمیان ہم ایک آڑ کر دیں گے اور جب مجرم لوگ (دوزخ کی) آگ دیکھیں گے

ع ۷
۱۹

فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾

تو انہیں یقین ہوجائے گا کہ وہ اس آگ میں گرنے والے ہیں؛ کیونکہ اس سے بچاؤ کی وہ کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں انسان کو شیطان کی پیروی سے روکا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے، گمراہ کرنا اس کا کام ہے اور انسان کے گمراہ ہونے کا نتیجہ بھی یہ ہوگا کہ آخرت میں انسان دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس لیے ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ شیطان کی دوستی سے دور رہیں اور صرف ایک اللہ کو اپنا کارساز بنالیں۔

جَدَلًا جھگڑا	قُبُلًا سامنے	لِيُدْحِضُوْا تاکہ زائل کردیں، ہٹادیں
اُنْذِرُوْا وہ ڈرائے گئے تھے	مَوْئِلًا بچنے کی جگہ	مَهْلِكِ ہلاک ہونے کا وقت

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ

اور (دیکھو) یقیناً ہم نے اس قرآن میں انسان کے لیے ہر قسم کے (ضروری) عمدہ مضامین بار بار بیان کی ہیں؛ (کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ) انسان

شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا

سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ جب ان لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے اور کوئی امر

رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا

مانع نہیں بنا سوائے اس کے کہ اگلے لوگوں کا سا معاملہ ان کو بھی پیش آئے یا عذاب ان کے سامنے آکھڑا ہو۔ اور ہم پیغمبروں کو صرف

نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ

بشارت دینے یا (عذاب سے) ڈرانے کیلئے بھیجتے ہیں؛ مگر کافر حق کو مغلوب کرنے کیلئے جھوٹی باتوں پر (پیغمبروں سے) جھگڑا کرنا شروع

لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

کردیتے ہیں اور ہماری نشانیوں اور جس (عذاب) سے انہیں ڈرایا جاتا ہے اس کا مذاق اڑانا شروع کردیتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم

مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ

اور کون ہوسکتا ہے کہ جس کو اللہ کی نشانیاں دکھا کر نصیحت کی جائے، مگر وہ اس سے منہ موڑے اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں آئندہ کے لیے تیار

يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

کرچکا ہو اسے بالکل بھول جائے، ہم نے (ان کے انکار کی وجہ سے) ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ اب یہ سمجھ ہی نہیں سکتے (کہ

وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ

ہدایت کیا چیز ہے) اور ان کے کانوں میں (بھی گمراہی کی وجہ سے کچھ) بہراپن آچکا ہے۔ اب اگر آپ ان کو ہدایت کی طرف بلائیں تو کبھی بھی

يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا

ہدایت قبول نہیں کریں گے۔ اور آپ کا پروردگار معاف کرنے والا اور رحمت کا مالک ہے۔ اگر چاہتا تو ان کافروں کو ان کی کرتوتوں کی وجہ سے

كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا
(ابھی پکڑ لیتا اور) جلدی (ہی انہیں) عذاب دیتا؛ (مگر ایسا نہیں کرتا)؛ بلکہ (اس نے) ان (کے عذاب دینے) کے لیے ایک وعدہ مقرر کر رکھا
مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا
ہے کہ اس سے بچ کر کہیں نہیں جا سکیں گے۔ اور یہ سب بستیاں (جو اجڑی ہوئی ہیں) جب انہوں نے (یعنی انکے رہنے والوں نے) ظلم
وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿۵۹﴾ ع
کرنے شروع کیے تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے ہر ایک کو ہلاک کرنے (کے ایک خاص وقت) کا وعدہ مقرر کر رکھا تھا۔

ع ۲۰

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کافر اکثر خواہ مخواہ کے جھگڑے پیدا کرتے ہیں اور ہدایت کی بات کو نہیں سنتے۔ یہ ان کے حق میں اچھا نہیں، اللہ تعالیٰ تو اپنی رحمت سے انہیں مہلت دیتا ہے کہ بات سمجھیں؛ مگر یہ الٹا انکار کیے جاتے ہیں، ان کے انکار کیے جانے کا نتیجہ آخر یہ ہوگا کہ ان کے دل مردہ ہو جائیں گے اور ہدایت حاصل ہی نہ کر سکیں گے۔ اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ ظالموں کو ان کے ظلم کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔ اگر اس دنیا میں نہیں تو آخرت میں ضرور ہے۔ ہمیں ان باتوں سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے، اور جب بھی ہمیں کوئی نیک کام کرنے کو کہے فوراً کرنا چاہیے۔ حیلہ وحجت سے کام نہیں لینا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت نکل جائے اور پھر ہمیں افسوس ہو اور ہم ثواب سے محروم رہ جائیں۔

بَحْرَيْنِ دو دریا	اَمْضِيَ میں ہو جاؤں، میں چلتا جاؤں	حُقُبًا بہت مدت، برسوں	مَجْمَعَ ملنے کی جگہ
نَسِيَا وہ دونوں بھول گئے	حُوْتَ مچھلی	سَرَبًا سرنگ راہ	جَاوَزَا وہ دونوں بڑھ گئے
غَدَآءَ غذا، کھانا	لَقِيْنَا ہمیں ملی، یا ہمیں پہنچی	صَخْرَةِ پتھر، چٹان	اَنْسٰنِيْهُ مجھے بھلایا
عَجَبًا عجیب	اِرْتَدَّا وہ دونوں لوٹے	قَصَصًا الٹے پاؤں	تُعَلِّمَنِ تو مجھے سکھائے
لَمْ تُحِطْ تو نے احاطہ نہیں کیا، تجھے معلوم نہیں	لَآ اَعْصِيْ میں نافرمانی نہیں کروں گا	اُحْدِثَ میں بیان کروں	

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ
اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب کہ موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا: جب تک میں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں میں (ہرگز) نہیں
اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا
ٹھہروں گا، یا (یوں ہی) زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا؛ (چنانچہ وہ چلتے گئے) پھر جب وہ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی کو دونوں
فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ
بھول گئے اور اس (مچھلی) نے اپنا راستہ سمندر میں سرنگ جیسا بنا لیا، جب وہ دونوں (وہاں سے) آگے بڑھے تو موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا:
اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۫ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ
اب ہمارا کھانا لاؤ، اس سفر سے تو ہم خوب تھکے ہیں۔ اس نے جواب میں کہا: دیکھیے (عجیب بات ہوئی) جب ہم نے اس چٹان کے قریب

اِلَى الصَّخۡرَةِ فَاِنِّىۡ نَسِيۡتُ الۡحُوۡتَ ۫ وَمَاۤ اَنۡسٰنِيۡهُ اِلَّا الشَّيۡطٰنُ اَنۡ اَذۡكُرَهٗ ۚ

آرام کیا تھا تو میں (اس) مچھلی (کے تذکرہ) کو بھول گیا، اور مجھ کو شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں ذکر کروں، اور (وہ قصہ یہ ہوا کہ)

وَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبۡغِ ۖ فَارۡتَدَّا

اس (مچھلی) نے (زندہ ہونے کے بعد) عجیب طریقے سے دریا میں اپنی راہ لی، موسیٰؑ نے کہا: یہی تو وہ موقع ہے جس کی ہم کو تلاش تھی پھر

عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَادِنَاۤ اٰتَيۡنٰهُ رَحۡمَةً

دونوں (وہاں سے) اپنے پاؤں کے نشانوں کو دیکھتے ہوئے واپس لوٹے، تو انہوں نے (وہاں) ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا،

مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰى هَلۡ اَتَّبِعُكَ

جس پر ہم نے خاص رحمت کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک خاص علم دے رکھا تھا۔ موسیٰؑ نے ان سے کہا: (کیوں بھائی) اگر میں تیرا

عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا ﴿۶۷﴾

ساتھ دوں تو مفید علم جو تجھے سکھایا گیا مجھے سکھائے گا۔ اس شخص نے کہا: یقیناً! مگر تو صبر سے میرا ساتھ نہیں دے سکے گا۔

وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ

اور (خصوصاً) تو اس پر صبر بھی کیسے کرے گا جس کا حال تجھے اچھی طرح بتایا نہ گیا ہو۔ موسیٰؑ نے کہا: انشاء اللہ تو مجھے

صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـَٔلۡنِىۡ

صبر کرنے والا پائے گا اور میں (جہاں تک ہوسکے گا) تیرے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس شخص نے کہا: اچھا اگر تجھے میری پیروی

ع ۹ ۱۱ ۲۱ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا ﴿۷۰﴾

کرنا ہے تو جب تک میں کسی شئے کے متعلق خود بات نہ بتاؤں، مجھ سے کچھ نہ پوچھنا۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح انسان کچھ ارادہ باندھتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کچھ اور ہی ہوتی ہے اور وہ پوری ہو کر رہتی ہے، اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ انسان کو علم حاصل کرنے میں کبھی عار نہیں ہونا چاہیے، جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا، گو وہ خود پیغمبر تھے، مگر پھر بھی علم حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے شخص کی تمام شرطیں مان لیں۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ علم اس شخص سے حاصل کرنا چاہیے جو خود خدا کا نیک بندہ ہو؛ تا کہ اس کی صحبت سے فائدہ پہنچے، اس کے بعد اس کی زبانی یہ بات بیان کی گئی ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے صبر کی ضرورت ہے، نیز طالب علم کو خواہ مخواہ استاد کو سوال پوچھ پوچھ کر تنگ نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا علم اسے دیر کے بعد ہونا ہی بہتر ہے۔ علم کی فضیلت حد سے زیادہ ہے؛ چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حدیث میں ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا۔ ہمارا فرض ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو تسلیم کرتے ہوئے کبھی جاہل نہ رہیں اور قرآن کی ہدایتوں کے موافق صبر اور محنت سے علم حاصل کریں۔

علم باری تعالیٰ

غور سے دیکھو تو صاف معلوم ہوگا کہ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے اس کے ایک ذرے، ایک قطرے اور ایک پتے کا بھی پورے طور پر کسی کو علم نہیں، اللہ اللہ خدا کی خدائی کس قدر عظیم الشان اور عجیب ہے، جو سب سے زیادہ عاقل، علم والا اور غور وفکر کرنے والا ہے وہ اتنا ہی عاجز اور متحیر ہے اور اس بات کا معترف کہ عمر بھر جاننے کے بعد بھی اتنا ہی جانا کہ اس نے کچھ بھی نہیں جانا۔ اسی طرح علم کی بھی تقسیم ہے کہ کسی کو کسی چیز کا علم دیا ہے اور کسی کو کسی چیز کا۔ چنانچہ یہ اور اس کے بعد کے رکوع میں جو واقعہ درج ہے اور اس کی مثال بھی ایسی ہی سمجھنی چاہیے۔

نقل ہے کہ جب حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آنے کا سبب دریافت کیا، موسیٰ علیہ السلام نے سبب بتایا، خضر علیہ السلام نے کہا تم کو اللہ تعالیٰ نے تربیت فرمائی؛ لیکن بات یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ایک علم مجھ کو بھی ہے جو تم کو نہیں، اور ایک علم تم کو ہے جو مجھ کو نہیں۔ اور ایک چڑیا جو دریا سے پانی پی رہی تھی اس کی طرف اشارہ کر کے کہا: دیکھو! ساری مخلوقات کے سارے علم کی مثال بس ایسی ہے، جتنا دریا میں سے چڑیا کے منہ میں پانی۔ سچ ہے: "وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا"۔

فَانْطَلَقَا پھر چلے وہ دونوں	اِذَا رَكِبَا جب سوار ہو گئے دونوں	فِي السَّفِيْنَةِ کشتی میں
لَا تُرْهِقْنِيْ مت پریشان کرو مجھ کو	لَقِيَا ملا ان دونوں کو	نَفْسًا زَكِيَّةً پاک جان
نُكْرًا بے جا حرکت	اِنْ سَاَلْتُ اگر پوچھا تو نے	فَلَا تُصٰحِبْنِيْ پس تو میرے ساتھ نہ رہنا
بَلَغْتَ پائے گا تو	اِسْتَطْعَمَا دونوں نے کھانا مانگا	فَاَبَوْا پس انکار کیا انہوں نے
يُّضَيِّفُوْهُمَا ضیافت کریں ان کی وہ لوگ	فَوَجَدَا پس پایا دونوں نے	جِدَارًا دیوار
يَّنْقَضَّ گر جائے	فَاَقَامَهٗ پس کھڑا کر دیا اس کو	لَوْ شِئْتَ اگر چاہے تو
سَاُنَبِّئُكَ پھر تم کو خبردار کرتا ہوں	فَاَرَدْتُّ پس چاہا میں نے	اَعِيْبَهَا اس کو عیب دار کر دیں
غَصْبًا زبردستی	فَخَشِيْنَا پس ڈرے ہم	يُّرْهِقَهُمَا تنگ کرے ان کو
رُحْمًا جمع رحم، رحم، مہربانی	يَتِيْمَيْنِ دو یتیم	كَنْزٌ خزانہ

فَانْطَلَقَا ٙ وقفة حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ

پھر (موسیٰ اور خضر مل کر آگے) چلے، (راہ میں ایک دریا پڑا) یہاں تک کہ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے تو خضر نے (ایک تختہ توڑ کر) کشتی میں

اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا ﴿۷۱﴾

سوراخ کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا آپ نے کشتی میں اس غرض سے سوراخ کر ڈالا ہے کہ کشتی کے لوگوں کو (دریا میں) ڈبو دیں، یہ تو آپ نے بڑا

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ

ہی خطرناک کام کیا۔ اس شخص نے کہا: میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ یقیناً تو صبر سے میرا ساتھ نہیں دے سکے گا۔ موسیٰ نے کہا: میری بھول

بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٙ وقفة حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا

چوک پر آپ مجھے مواخذہ نہ کیجئے، اور نہ میرے معاملہ میں اتنی سختی کیجئے، پھر دونوں آگے بڑھے یہاں تک کہ (راستے میں) دونوں ایک لڑکے سے

فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً ۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

ملے اور حضرت خضر نے اسے مار ڈالا۔ موسیٰ نے کہا: کیا ایک بے گناہ شخص کو بغیر کسی خون کے بدلے آپ نے مار ڈالا۔ یہ بہت ہی بے جا حرکت آپ نے کی۔

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّکَ اِنَّکَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ مَعِیَ صَبۡرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُکَ عَنۡ

(حضرت خضر نے) کہا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا: میرے ساتھ تم سے ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا۔ موسیٰ نے کہا: اگر اس کے بعد میں آپ سے

شَیۡءٍۭ بَعۡدَہَا فَلَا تُصٰحِبۡنِیۡ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّیۡ عُذۡرًا ﴿۷۶﴾ فَانۡطَلَقَا ٝ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ

کچھ پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیے گا، کیونکہ آپ میری طرف سے (حد) عذر کو پہنچ گئے۔ پھر دونوں چلتے حتی کہ ایک گاؤں کے

اَہۡلَ قَرۡیَۃِۣ اسۡتَطۡعَمَاۤ اَہۡلَہَا فَاَبَوۡا اَنۡ یُّضَیِّفُوۡہُمَا فَوَجَدَا فِیۡہَا

باشندوں کے پاس پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا۔ ان لوگوں نے ان دونوں کی ضیافت سے انکار کیا۔ اتنے میں انہوں نے

جِدَارًا یُّرِیۡدُ اَنۡ یَّنۡقَضَّ فَاَقَامَہٗ ؕ قَالَ لَوۡ شِئۡتَ لَتَّخَذۡتَ عَلَیۡہِ

گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی، حضرت نے اسے سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: آپ چاہتے تو اس پر (یعنی دیوار سیدھی

اَجۡرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ ہٰذَا فِرَاقُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنِکَ ۚ سَاُنَبِّئُکَ بِتَاۡوِیۡلِ مَا لَمۡ تَسۡتَطِعۡ

کرنے کی) مزدوری لے سکتے تھے، حضرت نے کہا: اب مجھ میں تم میں جدائی ہے، جن باتوں پر تم صبر نہ کر سکے ان کی حقیقت اب

عَّلَیۡہِ صَبۡرًا ﴿۷۸﴾ اَمَّا السَّفِیۡنَۃُ فَکَانَتۡ لِمَسٰکِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ فِی الۡبَحۡرِ فَاَرَدۡتُّ اَنۡ

میں سناتا ہوں کہ کشتی تو مسکینوں کی تھی جو دریا میں چلاتے تھے۔ میں نے اسے عیب دار کرنا چاہا؛ کیونکہ اس

اَعِیۡبَہَا وَ کَانَ وَرَآءَہُمۡ مَّلِکٌ یَّاۡخُذُ کُلَّ سَفِیۡنَۃٍ غَصۡبًا ﴿۷۹﴾ وَ اَمَّا الۡغُلٰمُ فَکَانَ اَبَوٰہُ

کے سامنے ایک بادشاہ تھا، جو کشتیوں کو زبردستی چھین لیتا تھا، اور وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ ایمان

مُؤۡمِنَیۡنِ فَخَشِیۡنَاۤ اَنۡ یُّرۡہِقَہُمَا طُغۡیَانًا وَّ کُفۡرًا ﴿ۚ۸۰﴾ فَاَرَدۡنَاۤ اَنۡ یُّبۡدِلَہُمَا

والے تھے، تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ بڑا ہو کر سرکشی اور کفر سے ان کو ایذا دے۔ اس لیے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ (وہ مار ڈالا جائے

رَبُّہُمَا خَیۡرًا مِّنۡہُ زَکٰوۃً وَّ اَقۡرَبَ رُحۡمًا ﴿۸۱﴾ وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیۡنِ یَتِیۡمَیۡنِ

اور) اس کا رب اس کے بدلے میں ان کو ایسا (لڑکا) دے جو پاکیزگی اور صلہ رحمی میں اس سے بہتر ہو۔ رہی دیوار تو وہ شہر کے دو یتیم

فِی الۡمَدِیۡنَۃِ وَ کَانَ تَحۡتَہٗ کَنۡزٌ لَّہُمَا وَ کَانَ اَبُوۡہُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّکَ اَنۡ

لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان لڑکوں کے ماں باپ نیک آدمی تھے، تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے

یَّبۡلُغَاۤ اَشُدَّہُمَا وَ یَسۡتَخۡرِجَا کَنۡزَہُمَا ٭ۖ رَحۡمَۃً مِّنۡ رَّبِّکَ ۚ

اپنی جوانی کو پہنچیں اور (دیوار کے نیچے سے) خزانہ نکال لیں، (اور ان کے حال پر) تمہارے پروردگار کی ایک مہربانی تھی اور (ان واقعات میں

وَ مَا فَعَلۡتُہٗ عَنۡ اَمۡرِیۡ ؕ ذٰلِکَ تَاۡوِیۡلُ مَا لَمۡ تَسۡطِعۡ عَّلَیۡہِ صَبۡرًا ﴿ؒ۸۲﴾

جو کچھ) میں نے (کیا) اپنے اختیار سے نہیں کیا اور یہ حقیقت ہے ان (واقعات) کی جن پر تجھے صبر نہ ہو سکا۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کے سفر پر روانہ ہو جانے اور ایک کشتی کے توڑنے اور ایک غلام

کے قتل کرنے اور ایک گاؤں میں گرتی دیوار کی مرمت کرنے کا ذکر ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا دریافت کرنا اور خضر علیہ السلام کا مناسب جواب دینا اور اس بات کا بھی ذکر ہے کہ جو کچھ خضر علیہ السلام نے کیا وہ سب کچھ اللہ ہی کے حکم سے کیا اور اس بات کی بھی تعلیم ہے کہ دنیا کے اندر ہزاروں باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا ظاہری فائدہ کچھ بھی نظر نہیں آتا، لیکن حکمت اور مصلحت سے کبھی خالی نہیں ہوتیں۔

سَاَتْلُوْا عنقریب پڑھوں گا	تَغْرُبُ ڈوبتا ہے	عَیْنٍ حَمِئَةٍ گرم پانی کا چشمہ	نُعَذِّبُهٗ عذاب دیں گے اس کو
مَطْلِعَ نکلنے کی جگہ	تَطْلُعُ نکلتا ہے	سِتْرًا پردہ	اَحَطْنَا احاطہ کیا ہم نے
السَّدَّیْنِ تثنیہ، سد کی، دیوار	یَاْجُوْجَ نام ہے ایک مخلوق کا	مَاْجُوْجَ نام ہے ایک مخلوق کا	ذَا الْقَرْنَیْنِ دو سینگوں والا
سَدًّا آڑ، روک	مَا مَکَّنِّیْ نہیں قدرت دی مجھ کو	فَاَعِیْنُوْنِیْ پس امداد کرو میری	رَدْمًا دیوار
الصَّدَفَیْنِ تثنیہ صدف کی، بمعنی بیچ کا خالی حصہ		اُفْرِغْ میں ڈال دوں	قِطْرًا پگھلا ہوا
نَقْبًا سوراخ	یَمُوْجُ مل جاتے ہیں	عَرَضْنَا پیش کیا ہم نے	

وَ یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ﴿۸۳﴾

(اے پیغمبرؐ!) آپ سے یہ لوگ ذوالقرنین کا حال دریافت کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا تھوڑا سا تذکرہ عنقریب پڑھ کر سناتا ہوں۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَ اٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ۙ﴿۸۴﴾

(سنو! خدا فرماتا ہے) ہم نے اس کو روئے زمین پر (بڑی) قدرت دی تھی اور ہم نے اس کو ہر طرح کے ساز و سامان دے رکھے تھے،

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ

اس نے ایک راہ (یعنی سفر مغرب) کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ پر جا پہنچا تو اس کو آفتاب ایسا

فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ

دکھائی دیا گویا وہ ایک سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوبتا ہے، اور دیکھا کہ اس کے قریب ایک قوم بھی آباد ہے، ہم نے حکم دیا کہ اے ذوالقرنین تم ان

اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

لوگوں پر سختی کرو یا ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو؛ (کیونکہ تمہیں دونوں اختیار ہے) ذوالقرنین نے کہا: ان میں سے جو کوئی بھی سرکشی

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾

کرے گا اسے تو ہم سزا دیں گے اور پھر (جب قیامت کے دن) وہ اپنے رب کے پاس واپس بلایا جائے گا تو وہ اسے اور بھی سخت عذاب دے گا۔

وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا یُسْرًا ؕ﴿۸۸﴾

لیکن ایمان لانے والے اور نیک کام کرنے والے کو اچھا بدلہ ملے گا، اور ہم بھی اس سے اپنے آسان کام انجام دینے کو کہیں گے۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ

پھر اس نے ایک اور راہ (یعنی سفر مشرق) کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب نکلنے کی جگہ پر پہنچا تو اس کو ایسا معلوم ہوا کہ

عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدْ اَحَطْنَا

آفتاب کچھ ایسے لوگوں پر طلوع کرتا ہے جن کیلئے ہم نے آفتاب کے ادھر کوئی آڑ نہیں رکھی۔ (اور واقعہ میں بھی) ایسا ہی (تھا) اور ذوالقرنین

بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ

کے پاس جو کچھ (لشکر اور سرو سامان) تھا اس سے ہمیں پوری آگاہی ہے، اور پھر اس نے ایک اور راہ (یعنی سفر شمالی) کا ارادہ کیا یہاں تک کہ

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا

جب وہ دو پہاڑوں کے بیچ میں پہنچا تو دیکھا ان پہاڑوں کے ادھر ایک قوم ہے جو بات تک نہیں سمجھتی۔ ان لوگوں نے (اپنی بولی میں

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ

ذوالقرنین سے) کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج (ہمارے) ملک میں (آکر) فساد کرتے ہیں، (آپ کی مرضی ہو تو) ہم آپ کے لیے

خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ

چندہ جمع کردیں بشرطیکہ کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنا دیں، ذوالقرنین نے کہا: میرے رب نے جو کچھ مال مجھے

خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِيْ

دے رکھا ہے وہ کافی ہے، تم لوگ میری مدد قوت بازو سے کرو، تو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار اٹھا دوں گا۔ اچھا تو (کہیں سے)

زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ

لوہے کی سلیں مجھے لادو، یہاں تک کہ (ذوالقرنین نے) دونوں کناروں کے بیچ کی کشادگی کو پاٹ کر برابر کردیا تو حکم دیا کہ اس کو دھونکو،

حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ

یہاں تک کہ جب دیوار کو (لال) انگار کردیا تو کہا کہ ہم کو تانبا لادو کہ اسکو پگھلا کر دیوار پر انڈیل دیں۔ پھر نہ یاجوج ماجوج اس پر چڑھ سکتے تھے

وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

اور نہ اس میں سوراخ کرسکتے تھے۔ ذوالقرنین نے کہا: میرے رب کی مہربانی سے یہ (کام ختم) ہوا ہے۔ پھر جب میرے رب کا وعدہ (یعنی

رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا

قیامت کے قریب یاجوج ماجوج کے خروج کا وقت) آئے گا تو اسے پاش پاش کردے گا میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ (اے محمدؐ!) اس دن ہم

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

یہ حال کردیں گے کہ لوگ (دریا کی لہر کی طرح) ایک دوسرے میں مل جائیں گے، اور صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو (میدان حشر میں)

جَمْعًا ﴿٩٩﴾ وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ

جمع کردیں گے۔ اور اسی دن دوزخ کو بھی کافروں کے سامنے پیش کردیں گے، جن کی آنکھیں ہمارے ذکر (یعنی قرآن) سے

فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ ع ١١ ١٩ ٢

پردۂ (غفلت) میں تھیں اور (حق کی طرف سے ان کے کانوں میں گرانی تھی کہ) وہ کچھ سن نہ سکے تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں انہیں تین باتوں میں سے ایک بات کا بیان ہے جس کو کافروں نے یہود کے بتلانے سے بطور امتحان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا اور حضرت ذوالقرنین اور یاجوج ماجوج اور سد سکندری کا ذکر مذکور ہے۔

یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا وہ اچھے کام کر رہے ہیں | ضَلَّ بیکار ہوئی، اکارت گئی | اَلْاَخْسَرِیْنَ زیادہ گھاٹے والے، زیادہ نقصان والے
لَا یَبْغُوْنَ وہ نہیں چاہیں گے | فِرْدَوْس جنت کا ایک مقام | لَا نُقِیْمُ قائم نہیں کریں گے
تَنْفَدَ وہ ختم ہوجائے | لَنَفِدَ ضرور ختم ہوجائے | مِدَادًا سیاہی | حِوَلًا بدلنا، چھوڑنا

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ
کیا (ان) کافروں نے گمان کرلیا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو (اپنا حمایتی اور) دوست بنائیں گے (تو کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی
اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ۝١٠٢ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ
وہ یاد رکھیں)؛ یقیناً ہم نے ان کی مہمانی کے لئے جہنم تیار کر رکھا ہے۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دو: کیا میں تمہیں ایسے آدمی بتاؤں جو (کہ
بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ؕ ۝١٠٣ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ هُمْ یَحْسَبُوْنَ
اپنے) اعمال کے لحاظ سے سب سے بڑھ کر گھاٹے میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش دنیا میں ہی اکارت گئی اور وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ
اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝١٠٤ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَ لِقَآىِٕهٖ فَحَبِطَتْ
ہم بہت ہی اچھے کام کر رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کا اور اس سے ملاقات کا انکار کیا، پس (اس انکار کی
اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ۝١٠٥ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا
وجہ سے) انکے اعمال ضائع ہوگئے، پس اب قیامت کے دن ہم ان کے اعمال کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے یہ جہنم انکے کفر
وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا ۝١٠٦ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ
اور میری نشانیوں اور رسولوں کے مذاق اڑانے کا بدلہ ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک کام کیے ان کی مہمانی کے لیے
جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۙ ۝١٠٧ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝١٠٨ قُلْ
جنت فردوس تیار کی گئی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور (خود بھی) اس سے کہیں (نکل کر اور جگہ) جانا نہیں چاہیں گے۔ (اے محمدؐ! ان
لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
سے) کہہ دے کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کو لکھنے کے لیے سمندر سیاہی بن جائے تو بھی وہ میرے پروردگار کی باتیں ختم ہونے سے
كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝١٠٩ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا
پہلے سمندر ختم ہوجائے، گو ہم اس کی مدد کے لیے اسی جیسا سمندر لے آئیں اور (ان سے) کہہ دو: یقیناً میں (جو کچھ بھی ہوں، وہ)
بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ
تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہوں؛ مگر مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا (جو) اللہ (ہے وہ) ایک ہی ہے، پس جو اس سے ملنے کا شوق رکھتا ہو،

فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع ١٢/٣

وہ نیک کام کرے اور عبادت میں اپنے پروردگار کا کسی اور کو شریک نہ کرے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول یہ بتایا گیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر اس کے بندوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے، اور انہیں وہ عزت نہیں دینی چاہیے جو صرف خدا کے لیے ہی خاص ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ انسان کو سب کام اس دنیا کے لیے ہی نہیں کرنی چاہئیں، ایسا کرنے والا آخرت میں سراسر گھاٹے میں رہے گا؛ کیونکہ دنیا کے کام تو اس کی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے، ہمیں اس سے عزت حاصل کرنی چاہیے اور اپنے کاموں کو ہمیشہ آخرت کے لیے کرنا چاہیے، اس کے بعد اللہ تعالی نے اپنے کاموں کی وسعت بتائی ہے اور بتایا ہے کہ انسان کبھی ان کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتا، انسان کے لیے بہتر یہی ہے کہ وہ ان فضول کاموں سے ہٹ کر صرف اسلام کی دعوت کو قبول کرلے اور اچھے کام کرے، یہی اس کو اللہ تعالی کا مقرب بنا سکتا ہے اور اسی کی وجہ سے وہ آخرت میں جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔

آیات: ٩٨	١٩- سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ ٤٤	رکوعات: ٦

خَفِيًّا چپکے چپکے، آہستہ	وَهَنَ سست ہوگئیں، بودی ہوگئیں	اَشْتَعَلَ روشن ہوگیا، مراد سفید ہوگیا	شَيْبًا بڑھاپے کی وجہ سے
شَقِيًّا ناامید، بے نصیب	مَوَالِيَ میرے بھائی بند، عزیز وغیرہ	وَّرَآءِيْ میرے بعد	يَّرِثُنِيْ وہ میرا وارث ہے
رَضِيًّا پسندیدہ	سَمِيًّا نام والا	بَلَغْتُ میں پہنچ گیا ہوں	عِتِيًّا انتہاء، آخری حد
هَيِّنٌ آسان	لَمْ تَكُ تو نہیں تھا	لَيَالٍ جمع لیل کی، راتیں	سَوِيًّا مسلسل، صحیح سالم
صَبِيًّا بچپن کی حالت	حَنَانًا نرم دل، مہربان	زَكٰوةً پاک باطن، گناہوں سے پاک	تَقِيًّا پرہیزگار
بَرًّا نیکی کرنے والا	جَبَّارًا سخت مزاج	عَصِيًّا نافرمان	حَيًّا زندہ ہوکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

كٓهٰيٰعٓصٓ (یہ) آپ کے پروردگار کا اپنے بندہ زکریا پر رحمت کرنے کا بیان ہے۔ جب انہوں نے اپنے پروردگار سے آہستہ آہستہ (یوں) دعا کی،

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ

اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہوگئیں، اور سر بڑھاپے سے سفید ہو چکا اور میں آپ سے دعا کر کے بے

شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَ اِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّ رَآءِيْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِيْ

نصیب نہیں رہا۔ (بات یہ ہے کہ) مجھے اپنے بعد بھائی بندوں (کی طرف) سے اندیشہ ہے (کہ نبوت کا چراغ گل کر دیں) اور میری بیوی

عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝٥ یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ

بانجھ ہے، تو اپنی طرف سے آپ مجھے ایک وارث عطا کردیں۔ جو (میرے علوم خاصہ میں) میرا وارث ہو اور آل یعقوب (کی نبوت) کا بھی

وَ اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝٦ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰی

اور اسے اے میرے پروردگار! اپنا پسندیدہ بنادیجئے۔ (جواب ملا:) اے زکریا! ہم آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝٧ قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ

اور اسکا ہم نام ہم نے اس سے پہلے کوئی نہیں بنایا۔ اس پر انہوں نے تعجب سے کہا: اے میرے پروردگار! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟

وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۝٨ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ

حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں، جواب ملا: یوں ہی ہوگا، تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ

هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْـًٔا ۝٩ قَالَ رَبِّ

یہ (بات) میرے لیے آسان ہے اور میں تمہیں پہلے پیدا کرچکا ہوں، حالانکہ تمہارا نام و نشان نہ تھا۔ وہ بولے: اے میرے پروردگار!

اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ۝١٠

میرے لیے کوئی نشانی مقرر کردیجئے، کہا: تمہارے لیے نشانی یہ ہے کہ تم باوجود صحیح سالم ہونے کے تین (دن) رات (تک) بات نہ

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ عَشِیًّا ۝١١

کرسکو گے: چنانچہ (جب یوں ہوا تو) وہ محراب سے نکلے اور لوگوں کو اشارے سے ہی صبح و شام خدا کی تسبیح کرنے کا حکم دیا، (پھر یحییٰ پیدا ہوئے

یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا ۝١٢ وَّ حَنَانًا

تو ہم نے کہا) اے یحییٰ توریت کے حکموں پر اچھی طرح پابند ہوجاؤ اور ہم نے ان کو بچپن کی حالت میں ہی نبوت عطا کردی، اور اپنی طرف

مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً وَكَانَ تَقِیًّا ۝١٣ وَّ بَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَ لَمْ یَكُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ۝١٤

سے نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی، اور وہ بڑے پرہیزگار تھے اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے، اور سخت مزاج نافرمان نہ تھے۔

وَسَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ۝١٥ ع

اور ان پر جس دن وہ پیدا ہوئے سلامتی ہے اور جس دن وہ مریں گے اور جس دن دوبارہ اٹھائے جائیں گے (اس دن بھی سلامتی ہوگی)۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا نے اپنی مہربانی کا ذکر کیا ہے جو اس نے زکریا علیہ السلام پر کی۔ اور بتایا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر ہے، جو چیز ہمارے نزدیک غیر ممکن ہے وہ اس کے نزدیک ممکن ہے، جو بات ہمارے نزدیک محال ہے اس کے نزدیک آسان ہے، حضرت زکریا کی دعا پر خدا تعالیٰ نے ان کی بانجھ بیوی کو لڑکا عنایت فرمایا، پھر یحییٰ علیہ السلام کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

اِنْتَبَذَتْ علیحدہ ہوگئی	شَرْقِیًّا مشرقی جانب	اَتَّخَذَتْ پکڑلیا، کرلیا، بنالیا	حِجَابٌ پردہ، آڑ
تَمَثَّلَ صورت بنائی	لِاَهَبَ تاکہ میں دوں	لَمْ اَكُ نہیں ہوں میں	بَغِیًّا بدکار

مَّقۡضِيًّا طے شدہ فیصلہ	اَجَآءَهَا لے آیا اس کو	مَخَاضُ دردِ زہ، تکلیف	جِذۡعِ جڑ
مِتُّ میں مرجاتا، مرجاتی	نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا بھولی بسری	لَا تَحۡزَنِيۡ رنجیدہ نہ ہو، غم نہ کھاؤ	سَرِيًّا چشمہ
هُزِّيۡٓ ہلا	تُسٰقِطۡ ٹپک پڑیں گے	رُطَبًا تازہ	جَنِيًّا کھجوریں (پھل)
كُلِيۡ تو کھا (مونث)	اشۡرَبِيۡ تو پی (مونث)	قَرِّيۡ تو ٹھنڈی کر (مونث)	تَرَيِنَّ تو دیکھے
قُوۡلِيۡٓ تو کہہ	اِنۡسِيًّا انسان	تَحۡمِلُهٗ اسے اٹھائے ہوئی	جِئۡتِ تو لائی ہے
فَرِيًّا بری، خبیث، ناموزوں	امۡرَاَ سَوۡءٍ برا آدمی	اَشَارَتۡ اس نے اشارہ کیا	نُكَلِّمُ ہم بات کریں
اَوۡصٰنِيۡ مجھے حکم دیا ہے	مَا دُمۡتُ جب تک میں رہوں	وُلِدۡتُّ میں پیدا ہوا	اَمُوۡتُ میں مروں گا

وَ اذۡكُرۡ فِي الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَهۡلِهَا مَكَانًا شَرۡقِيًّا ﴿۱۶﴾

اور (اس) کتاب میں مریم (علیہا السلام) کا (قصہ بھی) بیان کیجئے کہ جب وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب ایک مکان میں (غسل

فَاتَّخَذَتۡ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا ۚ فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا فَتَمَثَّلَ

کیلیے) چلی گئیں پھر انہوں نے ان سے پردہ کرلیا۔ ہم نے اس کی طرف اپنی روح (یعنی جبرائیل) کو بھیج دیا، تو وہ مریم کے سامنے

لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتۡ اِنِّيۡۤ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ

ایک صحیح سالم آدمی بن گئے، (یہ دیکھ کر) وہ بولیں، اگر تم نیک ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں (کہ تو مجھ سے دور رہے)۔ وہ بولے:

اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِيۡ غُلٰمٌ

میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ آپ کو ایک پاکیزہ بیٹا (خدا کی طرف سے) دوں۔ وہ بولیں: ہائیں؟ مجھے بیٹا کہاں سے ہوگا؟

وَّ لَمۡ يَمۡسَسۡنِيۡ بَشَرٌ وَّ لَمۡ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ

حالانکہ مجھے (تو اب تک) کسی مرد نے چھوا تک نہیں، اور میں بدکار (بھی) نہیں ہوں، وہ بولے: یوں ہی ہوگا، آپ کے پروردگار نے کہہ دیا

هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَ لِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ رَحۡمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمۡرًا

ہے کہ یہ بات میرے لیے مشکل نہیں اور یہ اس لیے ہوگا کہ اسے ہم آدمیوں کے لیے ایک نشانی بنادیں اور (باعث) رحمت، اور یہ معاملہ

مَّقۡضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ

(تو کبھی کا) طے ہو چکا ہے، چنانچہ انہیں حمل رہ گیا۔ اور وہ اس حالت میں دور ایک مکان میں چلی گئی، پھر دردِ زہ انہیں ایک کھجور کے

النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِيۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَ كُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ﴿۲۳﴾

درخت کے پاس لے آیا، اور وہ (درد سے بے تاب ہوکر) بولیں: ہائے! میں اس سے پہلے ہی مرجاتی اور بھولی بسری ہو چکی ہوتی۔ (چنانچہ

فَنَادٰىهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ اَلَّا تَحۡزَنِيۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّكِ تَحۡتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾ وَهُزِّيۡۤ اِلَيۡكِ

بچہ پیدا ہوا) پاس ہی سے آواز آئی کہ رنج نہ کرو، خدا نے آپ کے پاس (ہی) ایک چشمہ جاری کردیا ہے اور کھجور کے تنے کو (پکڑ کر) اپنی

بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيۡ وَ اشۡرَبِيۡ وَ قَرِّيۡ عَيۡنًا ۚ فَاِمَّا

طرف ہلا، تو آپ پر تر و تازہ کھجوریں گریں گی۔ پس (کھجوریں) کھاؤ، اور (چشمے کا پانی) پیو، اور (اپنی) آنکھیں ٹھنڈی کرو، اگر کسی

تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ

شخص کو دیکھے تو کہہ دینا کہ میں نے خدا کے لیے روزہ رکھنے کی منت مانی ہوئی ہے، اس لیے آج کے دن میں کسی سے

اِنْسِيًّا ۚ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا

بات نہیں کروں گی، پھر وہ بچے کو (گود میں) اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئیں، وہ بول اٹھے: اے مریمؑ تم نے یہ کیا بری

فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖ﴿۲۸﴾

بات کی۔اے ہارون کی بہن! نہ تو تمہارا باپ ہی برا آدمی تھا نہ تمہاری ماں ہی بدکار تھی، (پھر تونے یہ کیا حرکت کی۔ اس پر)

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾

مریمؑ نے بچے کی طرف اشارہ کیا، وہ بولے: (کیسی باتیں کرتی ہو؟) ہم اس سے کیسے بات کریں جو ابھی گود میں بچہ کی حالت میں ہے،

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ڜ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۙ﴿۳۰﴾ وَّ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ

تو عیسیٰؑ بولے، (دیکھو) میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے، اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی ہوں، مجھے مبارک

مَا كُنْتُ ۠ وَ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ﴿۳۱﴾ وَّ بَرًّا ۢ بِوَالِدَتِيْ ۡ وَ لَمْ

قرار دیا ہے، اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے، اور مجھے اپنی والدہ سے نیکی کرنے والا بنایا ہے، اور مجھے

يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ

سخت مزاج اور بدبخت نہیں بنایا، اور میں جس دن پیدا کیا گیا مجھ پر سلامتی ہوئی اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا

حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ

(اس حالت میں بھی سلامتی ہوگی)، یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کا واقعہ بالکل سچ جس کے بارے میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں، اللہ کے لیے یہ

لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

کب زیبا ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنالیں۔اس کی ذات (ان باتوں سے) پاک ہے وہ تو جب کسی بات کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں ''ہو''

فَيَكُوْنُ ۭ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾

اور وہ ہوجاتی ہے۔ (عیسیٰؑ نے کہا تھا) میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار (تو وہی) اللہ ہے، اسی کی عبادت کرو، اور یہی سیدھا راستہ ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ

پھر بعض گروہ (عیسیٰؑ کے قول کے بعد بھی) آپس میں اختلاف کرنے لگے، پس کافروں کیلئے ایک بڑے دن کے آنے سے بڑی خرابی (ہونے والی)

عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ

ہے، جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے وہ کیسا سننے اور دیکھنے لگیں گے، لیکن (وہ دیکھنا سننا کام نہ آئے گا؛ کیونکہ) آج کے دن یہ نافرمان

الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ

کھلی گمراہی میں ہیں، (اے محمدؐ!) آپ ان کو اس حسرت ناک دن سے ڈرایئے جس دن (یہ) معاملہ سب طے ہوجائے گا؛ حالانکہ (آج) یہ غفلت میں

فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع ۲۵

ہیں اور ایمان نہیں لاتے، یقیناً ہم ہی زمین کے اور جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہیں اور (سب کو) ہماری طرف (جواب دہی کے لیے) آنا ہے۔

تفسیر

اس سورۃ میں حضرت مریم علیہا السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے اور دو گروہوں کی تردید کی گئی ہے۔ ایک وہ جو مریم پر بہتان لگاتے اور عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ ولد الزنا قرار دیتے ہیں، دوسرا وہ گروہ جو انہیں خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔

حقیقت اور صحیح بات یہ ہے کہ خدا کو اپنی نشانیاں اور قدرت کے کرشمے دکھانا منظور تھا۔ اس لیے اس پر بن باپ کے بیٹا پیدا کر دینا کوئی مشکل نہیں، پھر یہ ہے کہ وہ بے نیاز ہے، زمین و آسمان میں سب کچھ اسی کا ہے، اسے کسی بیٹے کی حاجت نہیں، بیٹے کی ضرورت تو اسے لاحق ہوتی ہے جسے یہ ڈر ہو کہ اس کے مرنے کے بعد اس کا وارث کون ہوگا، یہاں تو یہ حال ہے کہ خدا ہی زمین و آسمان کی ہر چیز کا وارث ہے۔

يَاَبَتِ اے میرے باپ،	لِمَ تَعْبُدُ تو کیوں عبادت کرتا ہے	رَاغِبٌ عَنْ ہٹانے والا
لَمْ تَنْتَهِ تو نہیں باز آئے گا	اَرْجُمَنَّكَ میں ضرور تجھے سنگسار کر دوں گا	مَلِيًّا ایک عرصہ، بہت دن
اهْجُرْنِي مجھ سے دور ہو جا، مجھے چھوڑ دے	حَفِيًّا مہربان	اَعْتَزِلُكُمْ میں تم سے الگ ہوتا ہوں
اَدْعُوا میں دعا کروں گا	اِعْتَزَلَهُمْ چھوڑ دیا ان کو	لِسَانَ صِدْقٍ ذکر خیر، اچھا ذکر

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ

اور (اے محمدؐ!) اس قرآن میں ابراہیمؑ کا (قصہ بھی) بیان کرو، بے شک وہ (بڑے) سچے نبی تھے۔ جب انہوں نے اپنے باپ سے کہا:

يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَ لَا يُبْصِرُ وَ لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ

ابا جان تم ان بتوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنتے ہیں، نہ دیکھتے ہیں اور نہ تمہارے کسی کام آسکتے ہیں، اے ابا جان! یقیناً مجھے

قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ

وہ علم ملا ہے جو تم کو (خدا نے) نہیں دیا، تو میری پیروی کرو، میں تمہیں سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے ابا جان! شیطان کی

الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ

پوجا نہ کیجیے، شیطان تو خدا کا بڑا نافرمان ہے۔ اے ابا جان! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم کو خدا کی طرف سے عذاب نہ پہنچے، پھر تم

عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ

شیطان کے ساتھی بن جاؤ گے، (اس پر) وہ بولا: اے ابراہیمؑ! کیا تم میرے خداؤں سے مجھے ہٹانا چاہتا ہے؟ اگر (تو ایسے وعظوں سے)

يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ

باز نہ آیا تو میں تم کو ضرور پتھروں سے مار ڈالوں گا۔ (جا) کچھ عرصے کیلئے مجھے چھوڑ دے، ابراہیمؑ بولے: اچھا تم پر سلامتی ہو،

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝٤٧ وَ اَعْتَزِلُكُمْ

میں عنقریب تمہارے لیے اپنے رب سے (تمہارے گناہوں کی) معافی چاہوں گا، یقیناً وہ مجھ پر حد سے زیادہ مہربان ہے۔اور میں تمہیں

وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّيْ ۖؗ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ

(بھی) اور جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو انہیں (بھی)، چھوڑ رہا ہوں، اور میں اپنے پروردگار سے دعا کروں گا، امید ہے کہ میں اپنے

رَبِّيْ شَقِيًّا ۝٤٨ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ

رب کی دعا سے بدنصیب نہیں رہوں گا۔ پھر جب وہ ان سے اور اللہ کے علاوہ جھوٹے معبودوں سے الگ ہوگئے تو ہم نے انہیں اسحاقؑ

وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝٤٩ وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝٥٠ ع

اور یعقوبؑ عطا کیے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔ اور ان پر ہم نے اپنی رحمت نازل کی، اور ان سب کا ذکر خیر بلند کیا۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وعظ مذکور ہے، جو بتوں کی مذمت اور خدا کی طرف لوگوں کو بلانے کے لیے وہ اکثر کرتے تھے، اس کا حاصل یہ ہے کہ انسان ایسی چیز کی عبادت کیوں کرے جو نہ اسے نفع ونقصان پہنچا سکتی ہو اور نہ اس کے کسی اور کام آسکتی ہو، اس کے مقابلے میں خدائے واحد کی عبادت کیوں نہ کرے جو ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے اور جواب دیتا ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام سے آزر سختی سے بولا، تو انہوں نے آگے بڑھ کر سلام علیک کہا اور بتا دیا کہ نبی کا خلق کیسا ہونا چاہیے، ہمارے لیے اس میں بڑا ابھاری نمونہ ہے۔

فائدہ

سختی کا جواب نرمی سے دینا چاہیے۔

فائدہ

سب کو لازم ہے کہ خدا ہی سے دعا مانگا کریں، کیونکہ جو اس سے دعا مانگتا ہے نامراد نہیں لوٹتا۔

نوٹ

مفسرین کا اختلاف ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام ہے یا چچا کا، اکثر نے باپ کہا اور اکثر نے چچا کہا ہے، اس صورت میں ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں، جس شخص کی جس بات سے تسلی ہو اسے ہی مانے، ان باتوں کا اسلام سے تعلق نہیں ہے، اور نہ ان کا جاننا ضروری چیز ہے۔

اَيْمَنِ دائیں طرف	قَرَّبْنٰهُ نزدیک کرلیا اس کو	نَجِيًّا رازدار	رَفَعْنٰهُ ہم نے اسے بلند کیا
خَرُّوْا وہ گرے	بُكِيًّا روتے ہوئے	خَلَفَ بعد میں آئے، جانشین ہوئے	اَضَاعُوا کھودی
خَلْفٌ جانشین، بعد میں پیدا ہونے والے		شَهَوٰتِ خواہشیں	يَلْقَوْنَ ملیں گے، پائیں گے
غَيًّا مصیبت، تکلیف	مَاْتِيًّا ہوکر رہنے والا، آکر رہنے والا		نَسِيًّا بھولنے والا، غافل

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَ نَادَيْنٰهُ مِنْ
اور (اے محمدؐ) قرآن میں موسیٰؑ کا (بھی قصہ) بیان کرو، یقیناً وہ برگزیدہ اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں کوہ طور کے
جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
دائیں طرف سے آواز دی تھی اور ہم نے انہیں رازدار بنا کر اپنے نزدیک کرلیا۔ اور ہم نے اپنی رحمت سے (خود) ان کے بھائی ہارون کو
نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾
(بھی) نبی بنایا تھا۔ اور (اے محمدؐ) قرآن میں اسماعیل (علیہ السلام) کا (بھی قصہ) بیان کرو، وہ وعدے کے بڑے سچے اور رسول و نبی تھے۔
وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿٥٥﴾ وَ اذْكُرْ
اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم کیا کرتے تھے اور وہ اپنے پروردگار کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے۔ اور (اے
فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٥٦﴾ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿٥٧﴾ اُولٰٓئِكَ
محمدؐ) قرآن میں ادریسؑ کا (بھی قصہ) بیان کرو، وہ یقیناً ایک سچے نبی تھے۔ اور ہم نے انہیں بڑا بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں
الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّ مِنْ
جن پر اللہ کا انعام ہوا، کچھ آدمؑ کی اولاد میں سے نبی ہیں اور کچھ ان کی اولاد سے جنہیں ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا، اور کچھ
ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَ اجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد میں سے اور کچھ ان میں سے جنہیں ہم نے ہدایت کی اور چن لیا، یہ وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کی آیتیں
اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ﴿٥٨﴾ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ السجدة ٥
پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ پھر ان کے بعد وہ ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز پڑھنا چھوڑ دیا، اور (اپنی
وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿٥٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ
نفسانی) خواہشوں کے پیچھے چل پڑے تو ایسے لوگ جلد مصیبت میں پھنسیں گے، مگر جس نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور نیک عمل
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ
کرنے شروع کردیے، ایسے لوگ (تو) بہشت میں داخل ہوں گے اور انہیں ذرا بھی تکلیف نہ ہوگی، وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے،
وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ﴿٦١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
اور یہ رحمٰن کا وعدہ ہے جو اپنے بندوں کو دکھائے بغیر کرلیا ہے اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا، اس میں وہ سوائے سلام کے
لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا ﴿٦٢﴾ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ
کوئی بات نہ سنیں گے اور ان باغوں میں انہیں صبح و شام (جیسا مانگیں گے) رزق دیا جائے گا، یہ وہ باغات ہیں کہ ہم
نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾ وَ مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ
اپنے بندوں میں سے پرہیزگاروں کو ان کا وارث کردیتے ہیں۔ اور (اے محمدؐ) فرشتے آپ کے پروردگار کے حکم بغیر نازل نہیں ہوتے،

لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَ مَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝٦٤

جو کچھ ہمارے سامنے ہے، پیچھے ہے اور ان کے درمیان ہے، سب اسی کا ہے اور آپ کا پروردگار غافل کسی سے نہیں ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ

وہ تو آسمان زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے تو (اے محمدؐ!) آپ اسی کی عبادت میں لگے رہیں اور اس کی عبادت پر

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝٦٥ ع ٤

جمے رہیں، کیا آپ (اس کے علاوہ کوئی اور) اس کا ہم پلہ جانتے ہیں (نہیں ایسا نہیں ہے)۔

تفسیر

اس رکوع میں کئی انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے، اس کے بعد ایسے لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے انبیاء کی تعلیم کو اپنی خواہشات نفسانی پر بھینٹ چڑھا دیا، انہیں عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے اور نیکو کاروں کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں کی خوشخبری دی گئی ہے اور پرہیز گاروں کو خاص طور پر جنت کا وارث بنایا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی عبادت پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فَوَرَبِّكَ پس تمہارے پروردگار کی قسم نَحْشُرَنَّهُمْ ہم ان کو جمع کریں گے ضرور نُحْضِرَنَّهُمْ ہم ضرور ان کو حاضر کریں گے

جِثِيًّا گھٹنوں کے بل نَنْزِعَنَّ ضرور نکال لیں گے شِيْعَةٍ گروہ، جماعت عِتِيًّا سرکشی کرنے والا

اَوْلٰى زیادہ مستحق صِلِيًّا ملنے والا وَارِدُ پہنچنے والا، آنے والا حَتْمًا حتمی طور پر، لازمی طور پر

نَذَرُ ہم چھوڑ دیں گے نَدِيًّا مجلس کے اعتبار سے، مجمع کی رو سے اَثَاثًا سامان رِءْيًا دکھاوا، نمود، ظاہری طور پر

فَلْيَمْدُدْ البتہ ڈھیل دیتا ہے مَرَدًّا انجام کے طور پر لَاُوْتَيَنَّ مجھے ضرور دیا جائے گا اَطَّلَعَ کیا اطلاع مل گئی

نَمُدُّ ہم بڑھائیں گے فَرْدًا اکیلا عِزًّا مددگار سَيَكْفُرُوْنَ وہ جلد انکار کریں گے ضِدًّا برعکس، الٹ

وَ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَامِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝٦٦ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ

اور انسان تعجب سے کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو مجھے پھر (دوبارہ) زندہ کیا جائے گا؟ کیا وہ وقت نہیں یاد کرتا جب وہ کچھ بھی نہیں تھا،

اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝٦٧ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ

تو ہم نے (اپنی قدرت سے) اسے پیدا کر دیا۔ پس آپ کے پروردگار کی قسم ہے کہ قیامت کے دن ہم ضرور ان (منکرین بعث) کو اور شیطانوں

وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝٦٨ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ

کو اکٹھا کریں گے، پھر جہنم کے گرداگرد ان کو ضرور گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے، پھر ان میں سے جو رحمٰن کے خلاف زیادہ اکڑفوں

شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ۝٦٩ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى

دکھاتا تھا، ہر گروہ میں سے ایسے شخص کو نکال لیں گے، پھر ہم جہنم میں بھیجے جانے والوں سے خوب آگاہ ہیں، اور تم میں سے ہر ایک

بِهَا صِلِيًّا ۝٧٠ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝٧١ ثُمَّ

اس پر سے گذرے گا۔ یہ آپ کے پروردگار نے لازمی طور پر طے کیا ہوا ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو تو

نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اس سے بچالیں گے، اور نافرمانوں کو اس میں گھٹنوں کے بل کھڑا چھوڑیں گے۔ اور (اے محمدؐ!) جب ان کے سامنے ہماری واضح آیتیں

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

پڑھی جاتی ہیں تو مومنوں سے کافر کہتے ہیں (اچھا اگر یہ سچ ہیں تو اب بتاؤ) کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کے مکان اچھے ہیں

اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

اور کس کا مجمع زیادہ شاندار ہے۔ ان سے پہلے ہم نے بے شمار قومیں جو سازو سامان اور ظاہری دکھاوے میں ان سے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی

هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ

تھیں ہلاک کردیں (تو یہ چیزیں سچائی کی دلیل نہیں ہیں اے محمدؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ جو شخص گمراہی میں ہوتا ہے تو اللہ

الرَّحْمٰنُ مَدًّا حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُوْنَ

اسے ضرور ڈھیل دے گا، یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کا وعدہ تھا (یعنی) عذاب اور قیامت تو وہ اس دن خوب جان لیں گے کہ

مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَ يَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

کون مکانوں کے اعتبار سے برا اور گروہ کے اعتبار سے کمزور ہے (یہی کافر تو ہوں گے) اور اللہ تعالیٰ ہدایت والوں کو ہدایت میں زیادتی کرتا

هُدًى وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ

رہتا ہے، اور (دیکھیے) ثواب اور انجام کی رو سے آپ کے پروردگار کے نزدیک بہتر باقی رہنے والی نیکیاں ہیں، کیا آپ نے اس پر غور نہیں کیا

الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿٧٧﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ

جو ہماری آیتوں کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ (اگر قیامت ہوئی) تو مجھے ضرور مال دیا جائے گا، اور اولاد بھی، کیا اس کو غیب سے خبر مل گئی ہے یا

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَ نَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

اللہ سے اس نے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا، ہم اس کا یہ بکواس لکھ رہے ہیں، اور اس کو عذاب دیں گے اور جو (مال و دولت)

وَّ نَرِثُهُ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ

کہہ رہا ہے اس کے وارث ہم ہوں گے، اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا۔ اور ان لوگوں نے تو خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنا لیے؛ تاکہ وہ ان

عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع ٥ ٨

کے مددگار بن جائیں، ایسا ہرگز نہیں ہوگا، بلکہ وہ تو ان کی عبادت ہی کا انکار کریں گے، اور ان کے مخالف ہوں گے۔

تفسیر

شروع میں دوبارہ پیدا کیے جانے میں جو انسان کو تعجب ہوتا ہے، اس کا رد یوں کیا کہ اب تو وہ کچھ چیز ہے، پہلے کچھ چیز بھی نہ تھا تو ہم نے اسے پیدا کردیا، اب کونسی مشکل ہے؟ پھر حشر کا ذکر ہے کہ کافروں کو دوزخ کے گرد کھڑا کیا جائے گا۔ اس کے بعد کافروں کے اس قول کی تردید ہے کہ ہم دنیوی طور پر تم مومنوں سے بڑھے ہوئے ہیں، انہیں جواب دیا گیا ہے کہ تم سے پہلے بھی لوگ گزرے

ہیں جو شان وشوکت میں تم سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے، لیکن عذاب آیا تو کسی کے کچھ کام نہ آیا، اب بھی قیامت کے روز پتہ چل جائے گا کہ کون بہتر حالت میں ہے، اخیر میں مشرکوں اور ان کے شرکاء کا ذکر ہے کہ مشرک انہیں اپنے مددگار اور شفاعتی سمجھ کر پوجتے ہیں، حالانکہ وہ قیامت کے دن ان کی پوجا کرنے سے بے خبری کا اظہار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔

تَؤُزُّهُمْ ابھارتے ہیں ان کو	اَزًّا ابھارنا	لَا تَعْجَلْ جلدی نہ کر	نَعُدُّ گن رہے ہیں ہم
وَفْدًا مہمان کی حالت میں	نَسُوْقُ ہم ہانک لے جائیں گے	وِرْدًا پیاس کی حالت میں	اِدًّا سخت بری
تَكَادُ قریب ہے کہ	يَتَفَطَّرْنَ پھٹ پڑیں	تَنْشَقُّ پھٹ جائے	تَخِرُّ گر پڑے
هَدًّا ٹکڑے ٹکڑے	وُدًّا محبت	يَسَّرْنٰهُ آسان کر دیا ہم نے اس کو	
لِتُبَشِّرَ تاکہ تو خوشخبری دے	لُدًّا جھگڑالو	تُحِسُّ تم محسوس کرتے ہو	رِكْزًا خفیہ بات، آہستہ بات

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿٨٣﴾

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے دیکھا کہ ہم شیطانوں کو کافروں کی طرف بھیج دیتے ہیں، وہ انہیں عجیب عجیب طرح سے ابھارتے ہیں۔ تو آپ

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾

ان کے بارے میں جلدی نہ کیجئے، ہم تو اس دن کو گن رہے ہیں، جس دن پرہیزگار اللہ کے پاس مہمان کے طور پر بلائے جائیں گے۔

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ

اور (اس کے برعکس) گنہگار جہنم کی طرف پیاسے (جانوروں کی طرح) ہانک دیئے جائیں گے اور ان کو کسی قسم کی سفارش کا اختیار نہ ہوگا

اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ

سوائے اس کے جس نے اللہ سے عہد لے لیا ہو۔ اور یہ کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے۔ یہ کتنی

شَيْـًٔا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾

سخت بات ہے۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے، اور پہاڑ چورا چورا ہو کر گر پڑیں۔

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ

کہ انہوں نے کسی کو خدا کا بیٹا کہہ دیا، حالانکہ خدا کو بیٹا بنانے کی ضرورت ہی نہیں، آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں، سب خدا (کے

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾

حضور اس) کی غلامی کا اظہار کرتے چلے آنے والے ہیں۔ (بیٹا کیسا؟) اللہ تعالیٰ نے سب کو گھیر رکھا ہے۔ اور انہیں گن رکھا ہے۔

وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ

اور ان میں سے ہر ایک اس کے سامنے اکیلا آنے والا ہے۔ بے شبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو عنقریب خدا ان کے لئے (دلوں

لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

میں اپنی) محبت ڈال دے گا، (اور اے محمدؐ!) ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں اس لیے آسان کر دیا کہ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری

وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ

دیں اور جھگڑا کرنے والوں کو ڈرائیں، اور ہم ان سے پہلے بہت سے زمانوں کے لوگ ہلاک کر ڈالے۔ کیا آپ ان میں سے کسی کی کوئی حرکت

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾ ع

بھی محسوس کرتے ہو یا ان کی دھیمی سی آواز بھی سن سکتے ہو؟ (نہیں ہرگز نہیں)۔

ع ۱۶/۶ ۹

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کو شیطان طرح طرح کے خیال سمجھا تا رہتا ہے، اور آپ ان کے بارے میں جلدی نہ کریں، جونہی ان کی مدت حیات ختم ہوئی جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔ اس کے بعد ان لوگوں کو اس گناہ عظیم سے ڈرایا گیا ہے جو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ثابت کرتے ہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کے سارے بندے ہیں، بندگی کے لیے پیدا کیے ہیں۔ اس کے بعد قرآن کے اترنے کی دو وجہیں بتائی ہیں: (۱) پرہیزگاروں کے لیے خوشخبری (۲) جھگڑالو لوگوں کیلئے ڈراوا، اور ایسے لوگوں کو جو جھگڑے کرتے ہیں، پہلی قوموں کی ہلاکت یاد دلائی گئی ہے۔

آیات: ۱۳۵	۲۰۔ سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ ۴۵	رکوعات: ۸

الْعُلٰى بلند　　اِمْكُثُوْا تم ٹھہرو　　قَبَسٍ چنگاری　　نَعْلَ جوتیاں

اَكَادُ میں قریب ہوں　　لَا يَصُدَّنَّكَ تجھے روک نہ دے　　اَهُشُّ میں جھاڑتا ہوں　　اَلْقِهَا اسے پھینک دے

نُعِيْدُهَا اس کو ہم لوٹا دیں گے　　طَغٰى سرکش ہو گیا، باغی ہو گیا　　لِتَشْقٰى تا کہ تو تکلیف اٹھائے، مشقت برداشت کرے

الثَّرٰى انتہائی تہ　　اٰنَسْتُ میں نے دیکھی یا دیکھا　　نُوْدِيَ پکارا گیا　　طُوًى ایک وادی کا نام

اُخْفِيْهَا اسے میں چھپاؤں　　تَرْدٰى تو مردود ہو جائے گا، تباہ ہو جائے گا　　غَنَمِيْ میری بکریاں، اپنی بکریاں

حَيَّةٌ سانپ، اژدہا　　سِيْرَتَ شکل، صورت، حالت　　تَخْشٰى ڈرے یا ڈرتا ہے　　اَخْفٰى خفیہ بات، زیادہ چھپی ہوئی

لَعَلِّيْٓ شاید میں، تا کہ میں　　فَاخْلَعْ پس تو اتار ڈال　　اِخْتَرْتُكَ میں نے تجھے اختیار کیا، چن لیا　　تَسْعٰى وہ کوشش کرے

اَتَوَكَّؤُا میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں، سہارا لیتا ہوں　　مَاٰرِبُ فائدہ　　تَسْعٰى دوڑتا ہوا　　اُضْمُمْ ملا لو، چمٹا لو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۳﴾

(اے) طٰہٰ۔ ہم یہ قرآن آپ کی طرف اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ تکلیف میں پڑیں، بلکہ یہ تو اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿۴﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿۵﴾

یہ قرآن اس اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے جس نے یہ زمین اور بلند آسمان بنائے ہیں۔ (وہی) رحمٰن (بھی ہے جو) تخت حکومت پر قائم ہے۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ⑥ وَ اِنْ تَجْهَرْ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں، اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان یا زمین کی تہہ کے نیچے ہے، سب اسی کا ہے۔ اور اگر تم پکار کر بات کہو تو وہ

بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ⑦ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط

چپکے سے کہی ہوئی بات اور اس سے بھی خفی بات کو جانتا ہے۔ وہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہے (اس کے سوا اور کوئی دوسرا عبادت کے لائق

لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ⑧ وَ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ⑨ اِذْ

وقف لازم

نہیں اور) اس کے بہت اچھے اچھے نام ہیں، اور (اے محمدؐ!) کیا آپ تک موسیٰؑ (کی زندگی) کے واقعات پہنچے ہیں۔ (اور آپ کو وہ وقت یاد ہے)؛

رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا

جبکہ موسیٰؑ نے (مدین سے آتے ہوئے راستے میں) آگ دیکھی تو اپنی بیوی سے کہنے لگے (ذرا یہیں) ٹھہرنا، میں نے آگ دیکھی ہے،

لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ⑩ فَلَمَّآ

میں جاتا ہوں شاید میں تمہارے (سینکنے کے) لیے آگ کی چنگاری لے آؤں یا آگ کے قریب مجھے کوئی راستہ بتانے والا (رہبر) مل جائے۔ جب

اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ⑪ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ج اِنَّكَ بِالْوَادِ

وہ آگ کے قریب پہونچے تو (اللہ کی طرف سے) پکارا گیا، اے موسیٰؑ! میں آپ کا پروردگار ہوں (جو بول رہا ہوں) آپ طویٰ کے پاک میدان میں ہیں؛

الْمُقَدَّسِ طُوًى ط ⑫ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ⑬

اس لیے اپنا جوتا اتار دو۔ اور (دیکھو) میں نے تجھے (پیغمبری کے لیے) چن لیا ہے، (اب) جو کچھ آپ کو وحی کی جائے گی اسے اچھی طرح سن لو

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ لا وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ⑭

اور یقیناً میں ہی وہ اللہ ہوں جس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، تو میری عبادت کرو۔ اور مجھے (ہر وقت) یاد رکھنے کیلئے نماز (باقاعدہ)

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا

پڑھا کرو۔ اور دیکھو قیامت (کا دن) آکے رہے گا، میں اس کو اس لیے چھپائے ہوئے ہوں کہ ہر ایک جان اس کیلئے کوشش کرے اور اسے اس

تَسْعٰى ⑮ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا

کوشش کا بدلہ دیا جائے۔ اور (دیکھ) کہیں وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا ہے، آپ کو (بھی اپنی آئندہ

وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ⑯ وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ

زندگی) قیامت (کیلئے کوشش کرنے) سے روک نہ دے (اگر تم رک گیا) تو (پس پھر) تمہارے (بھی) تباہ ہوجائیں گے۔ اور (اے موسیٰؑ!) تیرے

يٰمُوْسٰى ⑰ قَالَ هِيَ عَصَايَ ج اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا

داہنے ہاتھ میں یہ کیا ہے؟ موسیٰ نے جواب دیا: یہ میری لاٹھی ہے جس پر میں (اکثر) ٹیک لگایا کرتا ہوں اور اسی لاٹھی سے میں اپنی بکریوں کے لیے

عَلٰى غَنَمِيْ وَ لِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ⑱ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ⑲

پتے جھاڑا کرتا ہوں، اور اس میں میرے لیے کئی ایک فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: اے موسیٰ! اسے (زمین) پر پھینک دو۔ (موسیٰؑ نے گرایا ہی تھا کہ)

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (٢٠) قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۫ سَنُعِيْدُهَا

بس وہ سانپ بن کر دوڑنے لگی، (موسیٰ کو کچھ خوف ہوا تو ہم نے) کہا: (اے موسیٰ!) ڈرو نہیں، اسے پکڑ لے، (تمہارے پکڑتے ہی) ہم اسکو اس کی

سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى (٢١) وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ

پہلی صورت میں تبدیل کردیں گے، اور اپنے ہاتھ کو اپنے بغل کی طرف لے جاکر چمٹا لو (پھر نکالو گے) تو وہ بے عیب بالکل سفید ہو کر نکلے گا،

اٰيَةً اُخْرٰى ۙ (٢٢) لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۚ (٢٣) اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۧ (٢٤) ع ٢٢ / ١٠

(یہ میری قدرت کی) دوسری نشانی ہے، اور ہم ضرور تم کو اپنی (اس سے بھی) بڑی نشانیاں دکھائیں گے، اب فرعون کی طرف جاؤ؛ کیونکہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورہ طٰہٰ ہے اور طٰہٰ ان خطابات میں سے آیا ہے کہ جن سے قرآن میں رسول خدا کو پکارا گیا ہے، اس رکوع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے، اور بتایا گیا ہے کہ جو اللہ سے ڈرنے والا ہوگا وہ خود بخود اس قرآن کو اپنا رہبر بنائے گا، ان کافروں کے ایمان نہ لانے پر تو رنجیدہ نہ ہو، پھر حضرت موسیٰ کا واقعہ اس لیے بیان کیا گیا تاکہ یہ بتادیا جائے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں کے مخالفوں کو تباہ کرتے ہیں، اور اپنے نبیوں کی امداد کے لیے نئے نئے سامان پیدا کرتا ہے۔

اِشْرَحْ توکھول، فراخ کر	صَدْرِیْ میرا سینہ	یَسِّرْ لِیْ تو آسان کردے میرے لئے	اُحْلُلْ توکھول دے
عُقْدَةً گانٹھ، گرہ	لِسَانِیْ میری زبان	اُشْدُدْ تو مضبوط کر	اَزْرِیْ میری پیٹھ، میری کمر
اَشْرِكْهُ اسے شریک کر	اُوْتِیْتَ تو دیا گیا	سُؤْلَكَ تیرا سوال، تیرا مانگا ہوا	اَقْذِفِیْهِ اس کو ڈال دے
یَمّ دریا	یُلْقِهِ ملادے گا، ڈال دے گا اس کو	اَلْقَیْتُ میں نے ڈال دیا	لِتُصْنَعَ تاکہ تو پلے، پرورش پائے
تَمْشِیْ وہ چلتی تھی	اُخْتُكَ تیری بہن	اَدُلُّكُمْ میں تمہیں پتہ دوں	تَقَرَّ ٹھنڈی ہوں
فَتَنّٰكَ ہم نے تجھے آزمایا	فُتُوْنًا آزمانا	اَصْطَنَعْتُ میں نے بنالیا	لَا تَنِیَا تم دونوں سستی نہ کرنا
لَیِّنًا نرم	یَفْرُطَ وہ چڑھ جائے، زیادتی کرے	اِرْعَوْا تم چراؤ	اُولِی النُّهٰی عقل رکھنے والے

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۙ (٢٥) وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۙ (٢٦) وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ

(موسیٰ نے یہ سن کر) کہا: اے اللہ! میرا سینہ فراخ کردیجئے۔ اور میرا کام آسان کیجئے، اور میری زبان (میں جو لکنت) کی گرہ (ہے اسے)

لِّسَانِیْ ۙ (٢٧) یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ۪ (٢٨) وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ ۙ (٢٩) هٰرُوْنَ اَخِی ۙ (٣٠)

کھول دیجئے؛ تاکہ وہ لوگ میری بات کو (اچھی طرح) سمجھ سکیں۔ اور میرے خاندان میں سے ہی میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا کر

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ۙ (٣١) وَ اَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ۙ (٣٢) كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ۙ (٣٣)

اس کی امداد سے میری کمر مضبوط کیجئے، اور اس کو میرے اس کام میں میرا ساتھی بنا دیجئے؛ تاکہ ہم دونوں اچھی طرح آپ کی تعریف کرسکیں۔

وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ؕ (٣٤) اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا (٣٥) قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی (٣٦)

اور آپ کو خوب یاد کریں، آپ (ہروقت) ہمیں دیکھ ہی رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے کہا: اے موسیٰ! جو کچھ آپ نے مانگا آپ کو دے دیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰىٓ ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى

اور یقیناً (اس سے) ایک بار پہلے (بھی) ہم تم پر اپنا فضل وکرم کر چکے ہیں، (اس وقت جب کہ تم پیدا ہوا تو) جو کچھ ہم نے مناسب سمجھا

اُمِّكَ مَا يُوْحٰىٓ ﴿٣٨﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِى التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِى الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ

تمہاری ماں کو سمجھا دیا، (اور وہ یہ تھا کہ) اس (بچے) کو ایک صندوق میں ڈال دے اور صندوق کو دریا میں بہا دے، دریا اسے پھر کنارے پر

بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّىْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ

پھینک دے گا۔ اور وہاں سے اس کو وہ شخص پکڑ لے گا جو کہ میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی اور (اے موسیٰ!) ہم نے اپنی طرف سے آپ پر

مَحَبَّةً مِّنِّىْ ۚ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِىْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِىْٓ اُخْتُكَ (وقف لازم)

محبت ڈال دی؛ تاکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے پلے، (اور موسیٰ آپ کو یاد نہیں)؛ جبکہ آپ کی بہن (صندوق کے ساتھ) جا رہی تھی اور

فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ

(لوگوں سے) کہہ رہی تھی کہ میں تمہیں ایسا گھر بتاؤں کہ جو اس کو پال سکے، چنانچہ ہم نے تجھے پھر تمہاری ماں کی طرف لوٹا دیا؛ تاکہ اس

كَىْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ ؕ۬ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ

کی آنکھیں (آپ سے) ٹھنڈی رہیں اور اسے (آپ کا) غم نہ ہو، (پھر جب تو کچھ جوان ہوا تو) آپ نے ایک آدمی کو (غلطی) سے مار ڈالا۔ (اور آپ کو

مِنَ الْغَمِّ وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ؕ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ

اپنی جان کا غم ہوا)، ہم نے آپ کو (اس) غم سے (بھی) نجات دی اور آپ کو اچھی طرح آزمایا پھر اس کے بعد مدین والوں میں کئی سال رہے، پھر

جِئْتَ عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ ۚ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ

ایک خاص وقت پر آپ (یہاں) آئے، اے موسیٰ! پھر اب میں نے آپ کو اپنے ذاتی کام کے لیے چن لیا ہے۔ اب آپ اور آپ کا بھائی (دونوں)

بِاٰيٰتِىْ وَ لَا تَنِيَا فِىْ ذِكْرِىْ ۚ﴿٤٢﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۚ﴿٤٣﴾ فَقُوْلَا لَهٗ

میری نشانی لیکر جاؤ اور (دیکھنا) میرا پیغام پہنچانے میں سستی نہ کرنا، دونوں فرعون کے پاس جاؤ، وہ بہت سرکش ہو رہا ہے۔ اس سے نرمی سے

قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ

بات کرنا؛ تاکہ وہ (کچھ) نصیحت حاصل کرلے۔ یا اللہ سے (کچھ) ڈرے، انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم پر

يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿٤٥﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ

بھی وہ (کوئی) زیادتی نہ کرے یا (اور بھی) سرکشی شروع کردے۔ اللہ نے کہا: ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہر ایک بات کو سنتا

وَ اَرٰى ﴿٤٦﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

ہوں، اور دیکھ (بھی) رہا ہوں۔ (ایسا نہیں ہونے دوں گا)۔ دونوں اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو: ہم تیرے پروردگار کی طرف سے

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

بھیجے گئے ہیں، بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردے اور انہیں (خواہ مخواہ ناحق) عذاب نہ دے۔ اور تیرے پروردگار کی طرف سے ہم

مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ

نشانیاں (بھی) لیکر آئے ہیں، اور (دیکھ) سلامت وہی رہے گا جو (اس) ہدایت کی پیروی کرے گا، اور ہمیں بھی وحی کی گئی ہے: تا کہ جو

الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ

جھٹلائے گا اور (اس سے) منہ موڑے گا اسے عذاب دیا جائے گا۔ فرعون نے (ان کی باتیں سن کر) کہا: اے موسیٰ! تمہارا دونوں کا

رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰى كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾

پروردگار ہے کون؟ موسیٰ نے کہا: ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اس کو (بڑھنے اور زندگی بسر کرنے کا) راستہ بتایا۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۚ

پھر فرعون نے کہا: اچھا یہ بتاؤ! پہلی بستیوں کے ساتھ (آخرت میں) کیا ہوا، موسیٰ نے کہا: ان کا حال میرے پروردگار کے پاس لکھا (ہوا

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

موجود) ہے، میرا پروردگار نہ (کبھی) غافل ہوتا ہے نہ (کبھی) بھولتا ہے۔ اور وہی پروردگار ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھا کر پھر

وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ

اس میں تمہارے لیے راہیں بنادیں۔ پھر آسمان سے بارش برسایا اور اس سے (زمین میں سے) علیحدہ علیحدہ قسم کی سبزیاں اگائیں۔

نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع ۲ ۱۱

(خود بھی) کھاؤ اور اپنے جانوروں کو (بھی) چراؤ، اس (تمام کام) میں عقلمندوں کے لیے (میری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اول موسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا حال ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ نے انہیں فرعون کے پنجے سے بچایا اور فرعون کے ہی کہنے پر ان کی ماں کے ہاتھوں ان کو دودھ پلوایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو کسی کام کے متعلق زیادہ فکر نہیں کرنی چاہیے، اللہ کی مرضی اگر ہو تو وہ اس کے لیے خود اسباب مہیا کر دیتا ہے، اس کے بعد فرعون اور موسیٰ کی گفتگو ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ عام خلقت کو پیدا کرتا ہے اور پھر ان کی زندگی کے دوسرے سامان مہیا کرتا ہے۔

تَارَةً مرتبہ، بار	نَأْتِيَنَّ ہم ضرور لائیں گے	سُوًى برابر
يَوْمُ الزِّيْنَةِ زینت کا دن، دربار کا یا میدان کا دن	يُسْحِتَكُمْ وہ تمہیں غارت کردے گا	خَابَ نامراد ہوا، تباہ ہوا
هٰذٰنِ یہ دونوں	سٰحِرٰنِ دو جادوگر	يُرِيْدٰنِ یہ دونوں چاہتے ہیں
يُخْرِجَا یہ دونوں نکالیں	مُثْلٰى اچھا، عمدہ	اسْتَعْلٰى بلند ہوا، بڑھ گیا
تُلْقِيَ تو ڈالے گا	اَلْقُوْا تم ڈالو	حِبَالُ جمع حبل، رسیاں
عِصِيُّ جمع عصا، لاٹھی، چھڑیاں	يُخَيَّلُ معلوم ہوئیں، خیال میں آئیں	اَوْجَسَ اس نے محسوس کیا، معلوم کیا
خِيْفَةً ڈر، خوف	تَلْقَفْ وہ ہڑپ کرجائے گا	جُذُوْعِ جمع جذع، تنے
لَنْ نُّؤْثِرَكَ ہم بڑھ کر نہیں سمجھتے، ترجیح نہیں دیتے	فَاقْضِ پس تو کر گزر، فیصلہ کر	قَاضٍ کرنے والا
تَقْضِيْ تو فیصلہ کرے گا، حکم چلائے گا	اَكْرَهْتَ تونے مجبور کیا	

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً

(اور اے لوگو! اللہ کہتا ہے کہ) ہم نے (ہی) تمہیں (اس زمین سے) پیدا کیا ہے پھر تمہیں اسی میں لوٹائیں گے اور پھر اس میں سے ہی تمہیں

اُخْرٰی ﴿۵۵﴾ وَ لَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰی ﴿۵۶﴾

دوبارہ نکالیں گے۔ اور یقیناً ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں (جو موسیٰؑ کو سب دی گئیں تھیں)؛ مگر اس نے اسے جھٹلایا اور انکار پر

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰی ﴿۵۷﴾

(ہی) اڑا رہا۔ اور موسیٰ سے کہنے لگا: اے موسیٰؑ! کیا آپ ہمارے پاس اس لیے آئے ہیں کہ اپنے جادو سے (ڈرا کر) ہمیں اس ملک سے نکال دے۔

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ مَوْعِدًا

ہم (بھی) آپ کے جادو جیسا ایک جادو لے آئیں گے، آپ ہی اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت ہموار میدان میں مقرر کر یے، (جہاں کہ

لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًی ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ

مقررہ وقت پر ہم وہ جادو لے آئیں) اور آپ تو اس وعدہ کے خلاف کرنا نہ ہم۔ موسیٰؑ نے کہا: (تمہارے) تہوار کا دن (ہی) تمہارے لیے

الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًی ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ

(بہتر) وعدہ ہے؛ کیونکہ اس دن سب لوگ دن چڑھے ہی ایک جگہ اکٹھے ہوسکیں گے، فرعون چلا گیا اور جادو (وغیرہ) کے سامان اکٹھا کرنے

كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰی ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰی وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ

میں مشغول ہوگیا، پھر آیا۔ موسیٰؑ نے ان سب کو (جو وہاں تھے مخاطب کر کے) کہا: تمہاری کیوں شامت آئی ہے۔ (دیکھو) اللہ پر (خواہ مخواہ)

كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی ﴿۶۱﴾

جھوٹی تہمت نہ باندھو، کہیں وہ تمہیں عذاب سے غارت نہ کردے اور یاد (رکھو) جو (اللہ پر) جھوٹی تہمت لگاتا ہے تباہ ہو کے رہتا ہے۔

فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا النَّجْوٰی ﴿۶۲﴾ قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

اب انہوں نے اپنے کام کے متعلق آپس میں جھگڑنا شروع کیا، پھر چپکے چپکے مشورہ کیا۔ اور جادوگروں سے کہنے لگے: یہ دونوں جادوگر ہیں

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ يَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰی ﴿۶۳﴾

اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو سے (ڈرا کر) تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں اور تمہارے پہلے رسم و رواج کو جو بہت ہی اچھے ہیں، مٹا دیں۔

فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی ﴿۶۴﴾

تم سب اپنے جادو کا سامان اکٹھا کر کے صف باندھ کر نکلو۔ پس جو آج بڑھ گیا وہ کامیاب سمجھا جائے گا۔ (چنانچہ) انہوں نے (آگے بڑھ کر)

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

موسیٰؑ سے کہا: آپ (کچھ جادو کا زور دکھانے کے لیے) پھینکے گے یا ہم پہلے پھینکیں۔ موسیٰؑ نے کہا: نہیں؛ بلکہ تم (ہی) پھینکو۔ پس (ان کے

حِبَالُهُمْ وَ عِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰی ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ

پھینکتے ہی) ان کے جادو سے موسیٰؑ کو ایسا معلوم ہوا کہ ان کی رسیاں اور چھڑیاں دوڑ رہی ہیں۔ تو موسیٰؑ اپنے جی میں

خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ

کچھ ڈر سا گئے۔ ہم نے (موسیٰؑ سے) کہا: (موسیٰؑ) ڈرو نہیں تم ہی غالب آؤ گے۔ جو آپ کے داہنے ہاتھ میں لاٹھی ہے اسے (زمین پر) پھینک

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ

دو۔ جو کچھ انہوں نے بنا رکھا ہے وہ اسے ملیامیٹ کر دیگا۔ اور انہوں نے بنایا (ہے کیا) جادو کا گورکھ دھندا، جب بھی جادوگر (حق پرست

حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا

کے مقابے میں) آئے گا کامیاب نہیں ہوگا؛ (چنانچہ ان کا جادو کا سب کھیل موسیٰؑ کے عصا پھینکتے ہی بگڑ گیا) اور جادوگر سجدہ کرتے ہوئے

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ

گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پروردگا پر ایمان لے آئے۔ فرعون نے (یہ دیکھ کر کڑک کر) کہا: (دیکھو) تم نے میری

اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ

اجازت دینے سے پہلے ہی (موسیٰ کے پروردگار کو) ماننا شروع کر دیا ہے۔ (معلوم ہوتا ہے کہ) یہ (موسیٰ) کوئی تمہارا ہی بزرگ ہے جس

السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

نے تمہیں جادو سکھایا ہوگا، (جس کی وجہ سے تم اس کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہو۔) اچھا اب تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹوں گا اور تمہیں

وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَ لَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿٧١﴾

کھجوروں کے تنے پر سولی دوں گا، تاکہ تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں سے کون زیادہ سخت عذاب دے سکتا ہے اور کون زیادہ دیر تک

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ

رہے گا۔ جادوگروں نے کہا: ہم ہرگز تجھے اپنے پیدا کرنے والے پر اور ان واضح دلیلوں پر جو اس کی طرف سے ہمیں مل چکیں ہیں، ترجیح نہیں دے سکتے،

مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَلَنَا

پس جو تجھے کرنا ہے کر گزرو، اور تو جو کرے گا وہ اس دنیا کی زندگی تک ہی ہوگا، (اس سے زیادہ کیا کریگا۔) ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں؛ تاکہ

خَطٰيٰنَا وَ مَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾

وہ ہماری خطاؤں اور اس جرم کو جو تو نے ہمیں مجبور کر کے جادو کرنے سے کروایا ہے معاف کرے۔ اور (دیکھ) اللہ (تجھ سے ہزار درجہ) بڑھ کر ہے

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

اور (حقیقت میں) باقی رہنے والا (بھی) وہی ہے۔ (تو نہیں) اور (یاد رکھ) جو اپنے رب کے سامنے مجرم کی حیثیت سے جائے گا اس کے لیے جہنم ہے

وَ لَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾ وَ مَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿٧٥﴾

جس میں نہ تو وہ مرے گا نہ جئے گا۔ اور جو ایمان دار جائے گا اور اس نے نیک کام بھی کیے ہوں گے ایسے آدمی کے لیے بہت بلند درجے ہیں۔ ہمیشہ رہنے

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ ع ٣ ۲۲ ۱۲

کے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جو (اپنے آپ کو) گناہ سے پاک رکھے گا یہ اس کی جزا ہے۔

العلية

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کو تبلیغ کرنے کا ذکر ہے، اور اس کے مقابلہ میں فرعون کے حیل وحجت کرنے کا بیان ہے اور یہ بتایا ہے کہ ایمانداروں کو کیا کیا مصیبتیں اٹھانی پڑتی ہیں، یہاں تک کہ بعض دفعہ جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے، جیسا کہ جادوگروں کے ساتھ ہوا، اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ تکلیفیں دنیا کی زندگی تک ہوتی ہے، اس کے بعد نیک انسانوں کے لیے ہر طرح سے راحت اور آرام ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ مصیبتوں میں صبر سے کام لیں اور اپنے اللہ کے سامنے دعا کرتے رہیں کہ وہ مصیبت سے ہمیں نجات دے؛ کیونکہ اسے سب قدرت حاصل ہے۔

يَبَسًا خشک	دَرَكًا پکڑ، گرفتاری	غَشِيَهُمْ ڈھانپ لیا ان کو
لَا تَطْغَوْا سرکشی نہ کرو	يَحِلَّ نازل ہوگا	هَوٰى ہلاک ہوا، ہلاک ہوگا
اَعْجَلَكَ تجھے جلدی میں ڈال دیا	عَجِلْتُ میں نے جلدی کی	لِتَرْضٰى تا کہ تو راضی ہوجائے
فَتَنَّا ہم نے آزمایا	سَامِرِيُّ ایک شخص کا نام جس نے بچھڑا بنایا	اَفَطَالَ کیا زیادہ لمبا ہوگیا
اَخْلَفْتُمْ تم نے خلاف کیا	مَآ اَخْلَفْنَا ہم نے خلاف نہیں کیا	بِمَلْكِنَا اپنے اختیار سے
حُمِّلْنَا ہم پر لاد دیئے گئے	قَذَفْنٰهَا ہم نے انہیں آگ میں ڈال دیا	لَا يَمْلِكُ نہیں اختیار رکھتا

وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ
اور ہم نے موسیٰ کو وحی کردی تھی کہ (راتوں) رات میرے بندوں کو مصر سے باہر لے جاؤ، اور ان کے لیے دریا میں لاٹھی مار کر خشک
يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ
راستہ بناؤ؛ تا کہ تم کو گرفتار ہونے کا ڈر اور اندیشہ نہ رہے۔ پھر فرعون (بھی) ان کی تلاش میں اپنے لشکروں سمیت نکلا تو دریا کی
فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿۷۹﴾
موجوں نے انہیں ڈھانپ لیا (اور وہ غرق ہوگئے اس طرح) فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کردیا اور ان کی ہدایت نہ کی۔ اے بنی
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا
اسرائیل! یقیناً ہم نے تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دی اور مبارک کوہ طور کے پاس تم سے وعدہ (توریت) کیا اور تم پر
عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ
من وسلویٰ نازل کیا، (اور حکم دیا کہ) پاک چیزیں کھاؤ، اور سرکشی سے باز رہو۔ ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا اور جس پر میرا
عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾ وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ
عذاب نازل ہوگا وہ یقیناً ہلاک ہوجائے گا۔ اور جو توبہ کرنے کے بعد ایمان لائے اور نیک عمل کرتا رہے پھر ہدایت پر چل پڑے تو یقیناً میں
وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَ مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾
اس کے لیے بڑا بخشش والا ہوں، (پھر جب موسیٰ کوہ طور پر آئے تو ہم نے پوچھا) اے موسیٰ! تمہاری قوم سے کس چیز نے تمہیں آگے بڑھا دیا۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

وہ بولے وہ سب میرے پیچھے چلے آرہے ہیں، اور میں آپ کے پاس اے میرے پروردگار اس لیے جلدی سے آ گیا کہ آپ کی رضا حاصل کروں۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ

اس پر جواب ملا کہ ہم نے تمہاری قوم کی آزمائش کی ہے، تمہارے (یہاں آنے کے) بعد اور سامری نے انہیں بہکا دیا ہے۔ پس (پھر کیا تھا؟)

مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا۬ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

موسیٰ غصے میں بھرے ہوئے قوم کی طرف افسوس کرتے ہوئے واپس ہوئے اور کہنے لگے: اے میری قوم! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے

وَعْدًا حَسَنًا۬ؕ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ عَلَیْكُمْ

اچھا وعدہ نہیں کیا تھا؟ (کہ توریت دوں گا، اور) کیا تم پر (میعاد مقرر سے کچھ) زیادہ عرصہ گزر گیا تھا، یا تم چاہنے لگے کہ تمہارے پروردگار کی طرف

غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

سے تم پر کوئی عذاب نازل ہو کہ تم نے میرے وعدے کے خلاف کیا؟ (اس پر) وہ بولے! ہم نے اپنی مرضی سے تو آپ کے وعدہ کے خلاف نہیں کیا؛

بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِیُّ ﴿۸۷﴾

بلکہ قوم (یعنی فرعونیوں) کے زیور کا بوجھ ہم پر لدا ہوا تھا، ہم نے انہیں (آگ میں) ڈال دیا اور سامری نے (بھی) اسی طرح ڈال دیے، پھر اس نے ان

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ

کے لیے ایک بچھڑا (بنا کر) ظاہر کیا کہ وہ ایک جسم تھا جس سے گائے کی آواز آتی تھی، وہ بولے: (ہو نہ ہو) یہی تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے، اور وہ تو بھول

مُوْسٰى ۬ فَنَسِیَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ۬ۙ وَّ لَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ ع ۱۴

(کرطور پر چلے) گئے ہیں، وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ بچھڑا انکی کسی بات کا جواب تک نہیں دیتا اور نہ انکے نفع نقصان کا اختیار رکھتا ہے، (بھلا وہ معبود کیوں کر ہو سکتا ہے)۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں موسیٰ علیہ السلام کا راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جانے کا بیان ہے اور فرعونیوں کے غرق ہونے کا ذکر ہے، اس کے بعد بنی اسرائیل پر جو احسانات خدا تعالیٰ نے کیے ان کا ذکر ہے اور بنی اسرائیل کا موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے بعد گمراہ ہو جانے اور بچھڑے کی پوجا شروع کر دینے کا ذکر ہے۔

مسئلہ

جو شخص توبہ کرے اور اس کے بعد اچھے عمل کرے اور ہدایت کی راہ پر چل پڑے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے، اور وہ بخشا جاتا ہے اور جو عین موت کے وقت یا عذاب دیکھ کر ایسا کرے اس کی نجات نہیں ہوگی۔

لَنْ نَّبْرَحَ	ہمیشہ رہیں گے	لِحْیَتِیْ	میری داڑھی	فَرَّقْتَ	تو نے پھوٹ ڈال دی
لَمْ تَرْقُبْ	نہیں انتظار کیا تو نے	بَصُرْتُ	میں نے دیکھا	لَمْ یَبْصُرُوْا	نہیں دیکھا انہوں نے
قَبَضْتُ	میں نے قبضہ کر لیا	قَبْضَةً	مٹھی بھر	نَبَذْتُهَا	میں نے پھینک دیا اس کو
لَا مِسَاسَ	نہ چھونا	ظَلْتَ	تو ہو گیا تھا	حِمْلًا	بار، بوجھ
لَنُحَرِّقَنَّ	ہم ضرور اس کو جلا دیں گے	نَنْسِفَنَّ	ہم ضرور ڈال دیں گے	زُرْقًا	نیلی آنکھوں والے
یَتَخَافَتُوْنَ	چپکے چپکے کہیں گے				

وَ لَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ

اور ہارون (علیہ السلام) نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم! یہ تو تمہاری آزمائش ہے، اور تمہارا حقیقی پروردگار تو اللہ ہی ہے

فَاتَّبِعُوْنِیْ وَ اَطِیْعُوْٓا اَمْرِیْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا

تم میری پیروی کرو، اور میرا حکم مانو۔ تو وہ بولے: ہم تو موسیٰ (علیہ السلام) کی واپسی تک اسی کی پوجا کرتے

مُوْسٰی ﴿٩١﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ

رہیں گے۔ موسیٰؑ نے پوچھا: اے ہارون! جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تو کس چیز نے روک لیا تھا؛ کہ تم نے میری پیروی نہ کی؟

اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿٩٣﴾ قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْ ۚ اِنِّیْ

کیا تم نے میرے کہنے کے خلاف کرنا چاہا تھا۔ وہ بولے: اے میرے ماں جائے بھائی! آپ میرے سر اور داڑھی کو نہ پکڑیں، مجھے تو یہ

خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿٩٤﴾ قَالَ

اندیشہ ہے کہ کہیں آپ یہ نہ کہیں کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ کیوں ڈال دی، اور میری بات کا پاس کیوں نہ کیا۔ پھر وہ بولے:

فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً

اے سامری! یہ تو نے کیا حرکت کی، وہ بولا: میں نے وہ چیز دیکھ پائی جو انہیں دکھائی نہ دی، چنانچہ میں نے فرشتے (کی سواری) کے پاؤں کے

مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ

نیچے سے ایک مٹھی (مٹی) لی اور اسے (بچھڑے کے جسم میں) ڈال دیا اور مجھے یہ اچھا معلوم ہوا۔ وہ بولے: دور ہو، تیری دنیا میں یہ (سزا)

لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ

ہے کہ تو چیختا پھرے کہ (مجھے) نہ چھونا، اور تیرے لیے وعدہ کا وقت (عذاب) مقرر ہے جس کے خلاف نہیں ہوگا،

وَ انْظُرْ اِلٰٓی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی

اور (ذرا اپنے اس) معبود کو بھی دیکھ جس کی تو عبادت کرنے پر تل گیا تھا کہ کس طرح ہم اسے بھسم کرتے ہیں، پھر اس (راکھ) کو دریا میں

الْیَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

بکھیر کر بہادیں گے۔ (اے بنی اسرائیل دیکھو) تمہارا معبود خدا کے سوا کوئی نہیں، وہ اپنے علم سے ہر شئے پر حاوی ہے۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۖۚ﴿٩٩﴾

(اے محمدؐ!) ہم اسی طرح آپ کو پہلے واقعات کی خبریں سناتے ہیں، اور ہم نے یقیناً اپنی طرف سے آپ کو (یہ) قرآن عطا کیا ہے۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ۙ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ

جو اس سے منہ موڑے گا تو وہ بلاشبہ بھاری گناہ کا بوجھ قیامت کے دن لادے (ہوئے آئے) گا۔ ایسے لوگ ہمیشہ (یوں ہی) اس میں

وَ سَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ۙ﴿١٠١﴾ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ

رہیں گے اور قیامت کے دن ان کے لئے بڑا بوجھ ہو گا۔ جس دن کہ صور پھونکا جائے گا اور ہم گنہگاروں کو نیلی آنکھوں کے ساتھ حشر میں

يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

جمع کریں گے۔ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ وہ تو صرف دس دن ہی دنیا میں رہے ہوں گے، ہم ان کی وہ باتیں جانتے ہیں جو اس

يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ ع ۱۵ ۱۴

وقت کریں گے، جب ان میں سے زیادہ چالاک شخص یہ کہے گا تم صرف ایک ہی دن رہے تھے۔

تفسیر

اس میں اول تو سامری کی سزا کا ذکر ہے کہ وہ ''لَا مِسَاسَ'' کہتا پھرے، پھر اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ سب کا حقیقی معبود صرف اللہ ہی ہے، اور ان واقعات کے سنانے کا حاصل یہ ہے کہ لوگ قرآن کو خدا کی طرف سے سمجھیں اور اس میں جو کچھ لکھا ہے اسے برحق خیال کر کے اس پر پوری طرح پابند ہوجائیں پھر قرآن کے انکار کرنے والوں کا جو حشر ہوگا اس کی اطلاع دی گئی ہے کہ خوف سے ان کی آنکھیں نیلی ہوجائیں گی اور یہ سمجھیں گے کہ دنیا میں چند دن ہی ٹھہرے ہیں۔

يَنْسِفُهَا اسے ریزہ ریزہ کردے گا	يَذَرُهَا چھوڑ دے گا اس کو	قَاعًا میدان
صَفْصَفًا چٹیل، سفاچٹ	اَمْتًا ٹیلا، اونچی جگہ	خَشَعَ پست ہوگئیں
الْاَصْوَاتُ آوازیں، جمع صوت کی	هَمْسًا کانا پھوسی، سرگوشی	عَنَتِ جھک جائیں گے
هَضْمًا نقصان	وَعِيْدِ وعید، خوف، عذاب کا ڈر	يُحْدِثُ بات کرے گا
يُقْضٰى پوری کی جائے	عَزْمًا عزم، پکا ارادہ	

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا

(اے محمد!) یہ لوگ پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا تو) آپ جواب دیجئے: میرا پروردگار انہیں ریزہ ریزہ

قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّ لَاۤ اَمْتًا ﴿١٠٧﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ

کردے گا۔ اور ان کی جگہ چٹیل میدان رہ جائے گا، جس میں کوئی نشیب وفراز نہ پاؤ گے۔ جس دن وہ بلانے والے کے پیچھے چلے جائیں گے

لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾

کوئی اکڑ نہ دکھائے گا، اور خدا کی ہیبت سے سب کی آوازیں پست ہوجائیں گی۔ پاؤں کی آہٹ کی آواز کے سوا (اے مخاطب) تو کچھ بھی نہیں سنے گا

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ

اس دن (کسی کی) سفارش کام نہ آئے گی سوائے اس کی (سفارش کے) جسے خدا اجازت دے اور اس کی بات پر راضی ہو۔ اور وہ جانتا ہے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ

جو گزر چکا اور جو ہونے والا ہے اور اس کے علم کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ اور جب سب حی و قیوم خدا کے سامنے جھک

الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

جائیں گے اور جو ظلم اٹھائے گا وہ یقیناً اس دن نامراد ہوگا، اور جس نے ایمان کی حالت میں نیکیاں کیں ہیں،

فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّ لَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ

تو اسے کسی قسم کے ظلم یا نقصان کا اندیشہ نہ ہوگا۔ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی (زبان) میں نازل کیا اور اس میں خوف کی

مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

باتیں بیان کیں؛ تاکہ وہ (گناہوں سے) بچیں، یا اس سے وہ نصیحت حاصل کریں۔ پس بڑا بلند مرتبہ والا خدا ہے جو حقیقی بادشاہ ہے اور (اے محمدؐ)

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ

آپ قرآن (کے پڑھنے) میں جب تک اس کی آیت کی وحی پوری نہ ہو، جلدی نہ کیجئے اور (یوں) کہتے رہئے: اے پروردگار! میرا علم بڑھا، اور

عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ لَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِىَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع ٦ ١١ ١٥

(دیکھئے) ان سے قبل ہم نے آدم سے ایک عہد لیا تھا تو وہ (اس بات کو) بھول گئے اور (عہد توڑ بیٹھے)، ہم نے ان میں پختگی (اور ثابت قدمی) نہ پائی۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں پہاڑوں کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ قیامت کے دن ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے اور روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے، اس دن ہیبت سے کوئی بول نہ سکے گا، اور نہ کوئی اس کے حکم کے بغیر اس کی رضا کے خلاف کسی کی سفارش کر سکے گا۔ جس نے گناہ کر کے اپنے نفس پر ظلم کر لیا وہ اس دن بہت نامراد ہوگا، لیکن جس نے نیک عمل کیے اس کا ٹھکانا بہشت میں ہوگا اور کسی قسم کا خوف و اندیشہ نہ ہوگا۔ سب لوگوں کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ خدا سے جو بہت علم والا ہے اپنے علم کی ترقی کی دعا مانگا کریں۔ اس کے بعد آدم علیہ السلام کا قصہ شروع کیا ہے اور بتایا ہے کہ آدم علیہ السلام نے بھول کر ہمارا عہد توڑا، ورنہ وہ درحقیقت ایسا کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں رکھتے تھے، اس آیت سے ان لوگوں کی تردید ہوتی ہے جو نبیوں پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں کہ وہ خدا کی نافرمانی کرتے ہیں؛ بلکہ بات یہ ہے کہ بڑے آدمی کی بھول چوک بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے، اسی لیے بعض جگہ اسے ظلم سے تعبیر کیا، اور بعض جگہ نافرمانی سے، حالانکہ یہاں مطلب بالکل صاف کر دیا ہے۔

تَجُوْعَ تو بھوکا ہوگا	لَا تَعْرٰى تو ننگا نہ ہوگا	تَظْمَؤُا تو پیاسا ہوتا ہے
تَضْحٰى تو دھوپ لیتا ہے	لَا يَبْلٰى پرانا نہ ہوگا	فَغَوٰى پس وہ راہ سے ہٹ گیا
مَعِيْشَةً زندگی	ضَنْكًا تنگی، تنگ حالت میں	لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ تو نے مجھے کیوں اٹھایا
نَسِيْتَهَا تو ان کو بھول گیا	تُنْسٰى تو چھوڑا جارہا ہے، تو بھلایا جارہا ہے	نُهٰى عقل، سمجھ

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا؛ مگر اس نے انکار کیا تو ہم نے کہا: اے آدم! یقیناً

هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے، ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا دے۔ تو تم ظلم میں پڑ جاؤ؛ (حالانکہ اب یہ حالت ہے کہ)

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ

اس میں نہ تو بھوک رہتی ہے اور نہ تم ننگے ہوتے ہو، اور نہ اس میں تم پیاسے ہوتے ہو اور نہ تمہیں دھوپ ستاتی ہے، تو شیطان نے ان

اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ

کے دل میں وسوسہ ڈال دیا، اور کہا کہ اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ کی زندگی دینے والا درخت نہ بتا دوں؟ اور ایسی بادشاہی جو کبھی پرانی نہ ہو

لَا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ

(یعنی ختم نہ ہو چنانچہ اس نے بہکا دیا)۔ تو دونوں نے اس میں سے کچھ کھا لیا اور انہوں نے اپنے کو ننگا پایا، چنانچہ درخت کے پتوں سے اپنا جسم

الْجَنَّةِ ۫ وَ عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

ڈھانپنے لگے، اور آدم سے اپنے رب کے حق میں چوک ہوگئی اس لیے وہ غلطی میں پڑ گئے، پھر ان کے پروردگار نے انہیں (نبوت کے لیے)

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

منتخب کر لیا اور اس پر (اپنی رحمت سے) رجوع ہوا اور (قرب خاص کی) راہ دکھائی۔ پھر کہا: اچھا اب تم دونوں اترو، تم لوگ آپس میں ایک

عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَ لَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾

دوسرے کے دشمن رہو گے تو جس وقت میری ہدایت تمہاری پاس آئے تو جو میری ہدایت پر چلے گا تو وہ نہ بہکے گا، اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾

اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا ایک تو اس کی (دنیا ہی میں) زندگی مشکل سے کٹے گی، پھر قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے،

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ

وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! آپ نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا، حالانکہ میں تو آنکھوں والا تھا، جواب ملے گا: (ہاں!) ایسے ہی (تو نے کیا تھا کہ) جب

اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ

ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو تو نے انہیں بھلا ڈالا، بس اب اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے، اور ہم اسی طرح ہر ایسے شخص کو بدلہ دیں گے جو زیادتی کرتا

وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا

ہے اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتا اور آخرت کا عذاب یقیناً زیادہ سخت اور بہت دیر پا ہے، کیا انہیں (اس بات سے) سبق نہیں ملا کہ ہم نے

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ ع ٧ ١٦

ان سے پہلے کتنے ہی زمانوں کے لوگ ہلاک کر ڈالے جن کے گھروں میں یہ عموماً چلتے پھرتے ہیں؟ یقیناً اس میں سمجھداروں کے لیے نشانیاں موجود ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں آدم علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا اور ہدایت سے منہ موڑنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ دنیا میں امن چین کی زندگی بسر نہ کر سکیں گے، انہیں کچھ نہ کچھ فکر لاحق رہے گی، اور ایسے لوگ جو ہدایت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں قیامت کے دن اندھے اٹھائے جائیں گے اور اس دن ہر شخص جو ہدایت سے منہ موڑتا ہے اور حد سے گزرتا ہے اسے سخت اور دیرپا عذاب ہوگا۔ لوگوں کو اپنے سے پہلے گزری ہوئی قوموں کے حالات پڑھ کر اور ان کے آثار قدیمہ کو دیکھ کر عبرت پکڑنی چاہیے، کہ وہ ان سے تہذیب، مال، دولت، طاقت میں ان سے کتنے بڑھ چڑھ کر تھے، پھر جب وہ ہلاک کر دیئے گئے تو ان کی کیا حیثیت ہے۔

لِزَامًا لازم ہونے والا، ضرور ہو کر رہنے والا	زَهْرَةَ رونق، سامان	لِنَفْتِنَهُمْ تا کہ ہم انہیں آزمائیں
اِصْطَبِرْ پابند رہو، کاربند ہو	نَذِلَّ ہم ذلیل ہوں	نَخْزٰى ہم رسوا ہوں۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾

اور (اے محمدؐ!) اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے فرمائی ہوئی نہ ہوتی اور (عذاب کے لئے) ایک وقت معین نہ ہوتا تو

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

(عذاب) لازمی طور پر ہوتا اور جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اس پر صبر کرو، سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾

تسبیح بیان کرو، رات کے وقت اور دن کے وقت (بھی جب موقع ملے اللہ کی) تسبیح کیا کرو؛ تاکہ تجھے (ثواب ملنے کی وجہ سے) خوشی حاصل ہو۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ

اور یہ جو دنیا کی رونق کے سامان ہم نے ان کو چند دن کے فائدہ حاصل کرنے کے لیے دیے ان کی طرف خیال نہ کرو، ہم نے تو یہ اس لیے

الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

دے رکھا ہے کہ اس میں ہی ان کو آزمایا جائے، آپ کے پروردگار (کی عنایت) سے جو کچھ ملے وہ زیادہ بہتر اور دیرپا ہے۔ اور اپنے گھر والوں

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ

کو (بھی) نماز پڑھنے کا حکم دو اور خود بھی نماز پڑھنے کا پابند رہ، ہم آپ سے کوئی کھانے کو نہیں مانگتے؛ بلکہ ہم خود آپ کو کھانے کو دیتے ہیں انجام

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ

(آخرکار) پرہیزگاروں کا (ہی اچھا) ہوگا، یہ کافر کہہ رہے ہیں: یہ (پیغمبر) اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ کیا وہ نشانیاں

تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ

اور (دلیلیں) جو پہلے صحیفوں میں ہیں ان تک نہیں پہنچی (جو نئی نشانی مانگ رہے ہیں،) اگر ہم ان کو رسول بھیجنے سے پہلے عذاب دے کر ہلاک کر دیتے تو

لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾

یہ کہنا شروع کر دیتے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف اس رسوائی اور ذلت سے پہلے رسول کیوں نہ بھیجا، تاکہ ہم آپ کی نشانیوں کی پیروی کرتے

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع

(ان سے) کہہ دو: ہر ایک (اپنی اپنی جگہ) انتظار کر رہا ہے اور تم بھی کرو، تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھی راہ پر تھے اور کون ہدایت یافتہ تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایک کام کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے، جس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا، اسی طرح عذاب کا بھی وقت مقرر ہے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ رنج ومصیبت کے وقت ہمیں اللہ کی طرف دھیان لگانا چاہیے، کیونکہ اللہ کی یاد سے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کا مال ودولت جسکے پاس جس قدر زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا حساب آخرت میں سخت ہوگا، اس لیے ہمیں زیادہ اس کی خواہش نہیں کرنی چاہیے اور بعد میں نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ نماز صرف مردوں پر ہی فرض نہیں؛ بلکہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے، اسلیے ہمارا بھی فرض یہی ہے کہ ہم ہر ایک کو نماز پڑھنے کی رغبت دلائیں اور خود بھی نماز پڑھیں۔

رکوعات : ٧	٢١ ۔ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ ٧٣	آیات : ١١٢

اِقْتَرَبَ قریب ہوگیا   مُحْدَثٍ نیا، نو پیدا   لَاهِيَةً مطلق توجہ نہیں
قَرْيَةٍ بستی، گاؤں   مُسْرِفِيْنَ حد سے آگے بڑھنے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ﴿١﴾ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ
(باوجودیکہ) لوگوں کے حساب (اعمال) کا وقت آپہنچا مگر پھر بھی یہ لوگ غفلت میں روگردان ہیں۔ ان کے پروردگار کی طرف سے جو
رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٢﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ وَاَسَرُّوا
نیا حکم آتا ہے بس اسے (ایسا بے پرواہ ہوکر) سنتے ہیں کہ (گویا) ہنسی کھیل کر رہے ہیں، اور ان کے دل تو مطلق متوجہ نہیں ہوتے، اور اس پر
النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ
بھی یہ ظالم لوگ چپکے چپکے مشورہ کرتے ہیں کہ یہ (محمدؐ بھی کیا) تم ہی جیسا ایک آدمی ہے (اور بس)۔ تو کیا تم لوگ جان بوجھ کر (بھی)
وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٣﴾ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
جادو کی باتیں سننے آتے ہو۔ (پیغمبر نے ان مشوروں کو معلوم کرکے) کہا کہ جتنی باتیں آسمان اور زمین میں ہوتی ہیں میرے پروردگار کو
وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٤﴾ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ
سب معلوم ہیں؛ کیونکہ وہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے، بلکہ کہنے لگے کہ یہ تو خیالات پریشان کا مجموعہ ہے، بلکہ اس نے اللہ پر جھوٹ
بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٥﴾
گھڑ لیا ہے؛ کیونکہ یہ (تو) شاعر (معلوم ہوتا) ہے (نہیں تو اگر یہ پیغمبر ہے) تو جس طرح اگلے (پیغمبروں کے ساتھ معجزے) آئے تھے یہ (بھی)
مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾
ویسا ہی معجزہ لائے۔ جن بستیوں کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا وہ (تو معجزہ دیکھ کر بھی) ایمان نہیں لائے، تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے۔
وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ
(اے پیغمبرؐ) ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی (پیغمبر بنا کر) بھیجے تھے ان کی طرف (بوقت ضرورت) وحی بھیجا کرتے تھے، لوگو! اگر
الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧﴾ وَ مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ
تمہیں معلوم نہیں تو اہل کتاب سے تو پوچھ لو۔ اور ان (رسولوں) کے جسم بھی ایسے نہ تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں یا ہمیشہ
وَ مَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَ مَنْ
زندہ رہیں۔ پھر ہم نے رسولوں سے (اپنے) وعدے سچے کیے (اور جب کبھی میرا عذاب پہنچا) تو ان کو (اور ان کے ساتھ والوں کو) اور جسے

نَّشَآءُ وَاَهۡلَكۡنَا الۡمُسۡرِفِيۡنَ ۝٩ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ كِتٰبًا

چاہا (عذاب سے) بچالیا، اور جو حد سے آگے بڑھنے والے تھے، ان کو ہلاک کر دیا۔ (لوگو!) ہم نے تمہاری طرف (یہ قرآن) ایسی کتاب نازل کی ہے

فِيۡهِ ذِكۡرُكُمۡ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝١٠ ع۱

جس میں تمہارے لیے نصیحت ہی نصیحت ہے، کیا تمہاری سمجھ میں اتنا بھی نہیں آتا۔

تفسیر

اس سورہ کا نام انبیاء ہے، کیونکہ اس سورہ میں انبیاء علیہم السلام کے واقعات کا تذکرہ آئے گا اس کی پہلی ہی آیت میں بتلایا گیا ہے کہ انسان کے حساب وکتاب کا دن قریب ہے مگر حالت یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا رہتا ہے اور نہیں سنتا ہے، قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے اسے نہ تو پڑھتا ہے نہ اس کے احکام پر عمل کرتا ہے، ہر جان دار کے لیے مرنا حق ہے، لیکن معلوم نہیں کہ موت کب آجائے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کتنی نزدیک ہے، لیکن انسان کی یہ حالت کہ اس کی پرواہ ہی نہیں کرتا، جو کچھ بھی یہاں کر رہا ہے سب کا حساب وکتاب دینا ہوگا، لیکن اس سے بالکل غافل ہے اور بتایا گیا ہے کہ تمہاری ہی جیسی حالت اگلی امتوں کی بھی تھی، وہ بھی تمہارے ہی جیسے اللہ کے پیغام میں شک وشبہ رکھتے تھے، دیکھو تم ان چیزوں سے بچتے رہو؛ کیونکہ قرآن مجید اللہ کا نازل کیا ہوا ہے، اس میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں اور اس قرآن میں انسانوں کیلئے ذکر ونصیحت ہی ہے۔

قَصَمۡنَا علیحدہ کردیا ہم نے، توڑ دیا ہم نے

اُتۡرِفۡتُمۡ چین کرتے تھے تم

فَيَدۡمَغُهٗ پس مغلوب کر دیتا ہے اس کو

لَا يَسۡتَحۡسِرُوۡنَ نہیں تھکتے

لَا يَسۡبِقُوۡنَهٗ اس کے آگے نہیں بڑھتے

يَرۡكُضُوۡنَ بھاگتے ہیں، دور ہوتے ہیں

خٰمِدِيۡنَ خاموش، بجھے ہوئے — لٰعِبِيۡنَ کھیل کود کرنے والا

زَاهِقٌ جانے والا، مٹنے والا

لَفَسَدَتَا تحقیق کہ فساد کرتے وہ دونوں

مُشۡفِقُوۡنَ ڈرتے ہیں

وَكَمۡ قَصَمۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ كَانَتۡ ظَالِمَةً وَّاَنۡشَاۡنَا بَعۡدَهَا قَوۡمًا اٰخَرِيۡنَ ۝١١ فَلَمَّاۤ

اور ہم نے بہت سی بستیاں جن کے باشندے سرکش تھے برباد کیں، اور ان کے بعد دوسرے لوگ پیدا کیے، تو جب ان ہلاک

اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَرۡكُضُوۡنَ ۝١٢ؕ لَا تَرۡكُضُوۡا وَارۡجِعُوۡۤا اِلٰى مَاۤ اُتۡرِفۡتُمۡ

ہونے والوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو بستی چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ (ان سے کہا گیا) نہ بھاگو اور اپنے عیش گاہوں اور اپنے

فِيۡهِ وَمَسٰكِنِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُسۡـَٔلُوۡنَ ۝١٣ قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ۝١٤ فَمَا

گھروں کو واپس جاؤ، (وہاں) تمہاری احوال پرسی کی جائے گی۔ وہ کہنے لگے! ہائے ہماری کم بختی، بیشک ہم خطاوار ہیں۔ وہ لوگ یہی

زَالَتۡ تِّلۡكَ دَعۡوٰٮهُمۡ حَتّٰى جَعَلۡنٰهُمۡ حَصِيۡدًا خٰمِدِيۡنَ ۝١٥ وَمَا

کہہ رہے تھے کہ ہم نے ان کو (ایسا برباد) کردیا (کہ گویا) کٹی ہوئی گھانس کی طرح یا بجھے ہوئے انگارے کی طرح (ہوگئے)۔ اور ہم نے

خَلَقۡنَا السَّمَآءَ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا لٰعِبِيۡنَ ۝١٦ لَوۡ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نَّتَّخِذَ

آسمان اور زمین کو اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہے، اس کو کھیل کے لیے نہیں پیدا کیا۔ اگر ہم کو کھیل بنانا منظور ہوتا تو ہم اپنے

لَهْوًا لَّا تَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ

پاس کی کسی چیز کو کھیل بناتے، اگر ہمیں ایسا کرنا ہوتا۔ بات یہ ہے کہ ہم حق کو (پتھر کی طرح) باطل (کے سر) پر دے

عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

مارتے ہیں تو باطل کے سر کو کچل دیتا ہے، اور باطل (اسی وقت) مٹ جاتا ہے، مگر لوگو! افسوس ہے کہ تم ایسی باتیں بناتے ہو۔

وَ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

آسمانوں اور زمین میں جتنے (فرشتے اور انسان) ہیں، سب اسی (اللہ) کے (بندے) ہیں، اور جو اس کی سرکار میں ہیں وہ نہ تو اس کی عبادت

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ

سے منہ موڑتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ رات دن اسی کی تسبیح پڑھتے ہیں کاہلی نہیں کرتے۔ کیا ان لوگوں نے

اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ

ایسے معبود بنا رکھے ہیں، جن کو یہ لوگ زمین (کی چیزوں مٹی پتھر وغیرہ) سے بنا کھڑا کرتے ہیں۔ اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا

اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾

اور معبود ہوتے، تو (زمین و آسمان) دونوں برباد ہو جاتے، اللہ جو عرش کا مالک ہے ان عیبوں سے پاک ہے جو یہ لوگ اس پر لگاتے ہیں۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا

جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی باز پرس اس سے نہیں کی جا سکتی اور لوگوں سے (ان کے کیے کی) باز پرس ہوتی ہے۔ کیا لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود

مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ

بنا رکھے ہیں (اے پیغمبر!) آپ (لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ تم اپنی دلیل تو پیش کرو، جو لوگ میرے ساتھی ہیں، ان کی کتاب (تو یہ قرآن) ہے

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ

اور جو میرے قبل گزرے ہیں، ان کی کتابیں (توریت اور انجیل) ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ ان میں سے اکثر حق بات کو جانتے ہی نہیں،

مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ

اور منہ پھیر لیتے ہیں۔ (اے پیغمبر) ہم نے آپ سے پہلے بھی جب کوئی رسول بھیجا تو اس پر بھی یہی وحی نازل کی گئی کہ میرے سوا دوسرا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ

معبود نہیں ہے، (لوگو!) میری ہی عبادت کرو۔ (بعض کافر) کہتے ہیں کہ فرشتے خدائے رحمٰن کی بیٹیاں ہیں حالانکہ وہ اس سے بالکل پاک

عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

ہے۔ (فرشتے بیٹیاں نہیں ہیں) بلکہ اس کے معزز بندے ہیں، اس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور اس کے حکم پر چلتے ہیں۔ ان کا اگلا پچھلا

اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾

سب اس کو معلوم ہے، اور یہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے، مگر جن کے بارے میں اللہ کی مرضی ہو اور وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں، اگر ان

ع ٢ / ١٩ وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٩

(فرشتوں) میں سے کوئی کہے کہ (اللہ نہیں،) میں معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیتے ہیں، کیونکہ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی اگلی امتوں کے ہلاک کر دینے کا ذکر ہے، اس سے عبرت پکڑنا چاہیے، کیونکہ ان کے ہلاک کر دینے کی کوئی اور وجہ نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ سرکش تھے، اور اللہ کے حکموں پر نہیں چلتے تھے، اللہ تعالیٰ اپنی خدائی میں یکتا ہے اگر دو خدا ہوتے تو آسمان اور زمین کا انتظام ہی بگڑ جاتا یعنی کبھی نہ کبھی ان کی رائے میں اختلاف ہوتا اور جب اختلاف ہوتا تو ضرور فساد ہوتا، ایک کہتا کہ برابر رات ہونی چاہیے تو دوسرا کہتا کہ نہیں؛ بلکہ برابر دن ہونا چاہیے۔ الغرض اسی طرح اختلاف کبھی نہ کبھی ضرور ہوتے، مگر آج تک ایسا نہیں ہوا، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ایک ہے۔

كَانَتَا وہ دونوں تھے | رَتْقًا ملے ہوئے | فَفَتَقْنٰهُمَا ہم نے ان کو الگ کر دیا، پھاڑ دیا

فِجَاجًا کھلے، فراخ | يَّسْبَحُوْنَ وہ تیر رہے ہیں، چکر لگا رہے ہیں | عَجَلٍ جلدی، جلد بازی

لَا يَكُفُّوْنَ وہ ہٹا نہیں سکیں گے، روک نہیں سکیں گے | تَبْهَتُهُمْ انہیں ہکا بکا کر دے گی، حیران کر دے گی

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ

کیا کافروں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بندھے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں الگ کر دیا

وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٠ وَ جَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ

اور (اس پر کہ) ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے پیدا کی، کیا وہ (اس پر بھی) یقین نہیں رکھتے۔ اور ہم نے زمین پر پہاڑ بنا دیے؛ تاکہ وہ انہیں

اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪ وَ جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣١ وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ

لے کر ایک طرف کو نہ جھک جائے، اور اس میں لمبی چوڑی شاہراہیں (پیدا) کر دیں؛ تاکہ یہ لوگ راہ پر چلیں، اور ہم نے آسمان کو

سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّ هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝٣٢ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ

ایک محفوظ چھت بنا دیا اور یہ لوگ اس کی نشانیوں سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔ (اے لوگو! تمہارا) خدا وہی ہے جس نے دن،

وَ النَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝٣٣ وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ

رات، سورج اور چاند پیدا کیا، یہ سب آسمان میں گردش کر رہے ہیں۔ (اے محمدؐ!) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو حیات ابدی نہیں

قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝٣٤ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ

دی، تو کیا اگر آپ وفات پا جائیں گے تو یہ (کفار) ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ نہیں، ضرور مریں گے۔ کیونکہ ہر شخص کو (ضرور) موت آئے گی،

وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝٣٥ وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ

اور ہم تم لوگوں کو آزمانے کے لیے مصیبت اور راحت دیتے ہیں اور (آخر کار) تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہوگا، اور (اے محمدؐ!) جب یہ کافر آپ

كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ

کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا وہ شخص یہی ہے جو تمہارے معبودوں کا (برائی کے ساتھ) ذکر کرتا ہے؛ حالانکہ وہ (اصلی معبود

الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ

یعنی) اللہ کے ذکر سے انکار کرتے ہیں۔ (بات یہ ہے کہ) انسان (بہت) جلد باز بنایا گیا ہے، اچھا تم لوگوں کو میں عنقریب اپنی نشانیاں

اٰيٰتِيْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ

دکھاؤں گا، لہٰذا تم مجھ سے جلدی نہ کرو۔ (اے محمدؐ!) یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ وعدہ کب (پورا) ہوگا، اگر تم سچے ہو۔ کاش کہ یہ کافر

يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ

اس وقت (کی حالت) کو اب جان لیتے، جب کہ وہ اپنے چہروں اور اپنی پیٹھوں سے آگ نہ ہٹا سکیں گے، اور نہ کوئی ان کی مدد

وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا

کرے گا (انہیں پتہ نہیں)؛ بلکہ وہ قیامت تو ان پر اچانک آجائے گی اور یہ مبہوت ہو کر رہ جائیں گے، پھر نہ تو اسے ہٹا ہی سکیں گے اور نہ انہیں

هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا

کسی اور طرح کی مہلت ہی ملے گی، اور (اے محمدؐ!) آپ سے قبل بھی تو انہوں نے رسولوں سے یونہی مسخرا پن کیا۔ جس (عذاب) پر وہ ان

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع

الربع

کی ہنسی اڑاتے تھے، وہی انہیں آلیتا تھا، (آپ فکر نہ کریں، یہ ہو کر ہی رہے گا)۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ آسمان وزمین ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا جدا کر دیا، یہاں یہ بات غور کے قابل ہے کہ گو قرآن مجید لوگوں کو خدا کی عبدیت میں منسلک کرتا ہے؛ لیکن اس کے ماتحت مضامین خود بخود بیان ہوتے چلے جا رہے ہیں، جو ہمیں دنیا میں بھی کار آمد ہیں۔ اصل مقصد تو آخرت کی درستگی ہے لیکن ساتھ ساتھ دنیا بھی درست ہو جاتی ہے، اسی طرح گو مضمون توحید کا ہے، لیکن اس کے ماتحت ایسے مسئلے بھی بیان کر دیے گئے جو کئی مضمون پر حاوی ہیں، مثلاً سائنس والوں کا خیال ہے کہ زمین ایک کرہ نار تھی جو سورج سے ٹوٹ کر اس طرح بن گئی، قرآن نے اسے اس طرز سے بیان کیا۔ سائنس والوں نے چاند، ستاروں کی گردش کا حساب لگایا، قرآن میں بھی اس کا اس رکوع میں ذکر ہے، پھر پانی سے ہر چیز کا پیدا ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے، یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ مذہب کا تعلق تزکیہ نفس سے ہے اور سائنس کا تعلق مشاہدات سے ہے، سائنس اور مذہب دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں، ان دونوں میں خلط مبحث نہیں کیا جانا چاہیے، ہاں جہاں خدا کو منظور ہے کہ مشاہدات قدرت سے کسی کو قائل کرے تو وہاں ضمناً اس طرح سے سائنس کی بھی کوئی بات بیان کر دی گئی ہے، اسی طرح فلسفہ اور مذہب کا کوئی مقابلہ نہیں، جہاں عقلی دلیل کی ضرورت پڑی وہاں دی گئی ورنہ دل میں وجدانی طور پر کسی بات کا یقین دلا دینا ہی کافی سمجھا گیا ہے۔

يَكْلَؤُكُمْ تمہاری حفاظت کرتا ہے	يُصْحَبُوْنَ ساتھ دیے جائیں گے	نَفْحَةٌ پھونک، ہوا
نَضَعُ ہم رکھیں گے	مَوَازِيْنَ ترازوئیں، وزن کرنے کی چیز	خَرْدَلٍ رائی

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ
(اے محمدؐ!)پوچھئے کہ رات اور دن میں تمہیں خدا (کے عذاب) سے کون حفاظت کرسکتا ہے؟ (یہ نہیں سوچتے)؛ بلکہ اپنے پروردگار کی
مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ
یاد سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔کیا ان کے معبود ہمارے بغیر (عذاب سے) انہیں بچا سکتے ہیں؟ (نہیں) وہ تو اپنی ہی جانوں کی مدد نہیں
اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ
کرسکتے، اور ہماری طرف سے تو ان کا ساتھ بھی نہ دیا جائے گا، بلکہ (یہ) ہم (ہی ہیں کہ) ان کو اور ان کے باپ دادا کو خوشحالی عطا کی
حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ
اور اسی میں ان کی عمریں گزر گئیں تو کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے اطراف سے (کفر سے) کم کرتے چلے آتے ہیں،
اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ
(تو) کیا (اس پر بھی) وہی غالب (رہنے کے خیال میں مست) ہیں، (اے محمدؐ ان سے) کہہ دیجئے (سوائے اس کے اور کیا ہے کہ) میں تمہیں
وَ لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾
وحی کے ذریعہ ڈراتا ہوں اور (یہ) بہروں (کا شیوہ ہے کہ ان) کو جب ڈرایا جاتا ہے تو (ڈرانے والے کی) پکار ہی نہیں سن سکتے، (تو کیا تم
وَ لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا
بہرے ہو،)اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے تھوڑا سا (بھی) عذاب انہیں آپہنچے تو فوراً چیخ اٹھیں: ہائے ہماری شامت! ہم تو بڑے
ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَ اِنْ
گنہگار تھے اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو قائم کریں گے تو کسی شخص پر کچھ زیادتی نہ کی جائے گی، اور اگر (کسی کا عمل)
كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى
رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے نکال لائیں گے اور ہم حساب کرنے کے لئے کافی ہیں، اور ہم نے موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام)
وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِيَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ هُمْ
کو فرقان (یعنی توریت) دی۔ جو پرہیزگاروں کے لیے روشنی اور نصیحت تھی۔ جو اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہیں، اور وہ قیامت
مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع ۴
سے بھی خوف کرتے ہیں۔اور یہ بڑی برکت والا قرآن ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم اس کا انکار کرتے ہو۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے عذاب سے ان لوگوں کے جھوٹے معبود انہیں نہیں بچا سکتے؛ بلکہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کرسکتے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ کافروں کا یہ خیال کہ ہم پیغمبر کو ایذائیں دے کر یا مار کر اسلام کا خاتمہ کریں گے غلط ہے؛ کیونکہ ہم تو دن بدن عرب کے ہر گوشہ سے کفر کی تاریکیاں کم کیے چلے جارہے ہیں۔ اور اسلام پھیل رہا ہے۔

اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن پورا پورا انصاف کیا جائے گا اور رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا اچھا یا برا عمل ہوگا وہ بھی محسوب کیا جائے گا۔ اس کے بعد توریت کا ذکر فرمایا اور اسی کے ضمن میں انہیں قرآن کی طرف توجہ دلوائی۔

فَطَرَهُنَّ ان سب کو بنایا لَعِبِيْنَ کھیلنے والا، لاعب کی جمع تَمَاثِيْلُ تصویریں، شکلیں، بت عٰلِمِيْنَ جاننے والے، عالم کی جمع
جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے يَنْطِقُوْنَ وہ بولتے ہیں، بات کر سکتے ہیں لَاَكِيْدَنَّ میں ضرور خفیہ تدبیر کروں گا
حَرِّقُوْهُ اس کو جلاؤ كُوْنِىْ تو ہو جا بَرْدًا ٹھنڈی نُكِسُوْا جھک گئے، اوندھے ہو گئے

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ اِذْ قَالَ
ہم (اس بیان کے جانے والے واقعہ سے) پہلے سے کافی سمجھ بوجھ ابراہیمؑ کو عطا کر دی تھی، اور ہم اس سے خبر دار تھے تو جب
لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا
انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا: یہ کیا مورتیاں (بنا رکھی) ہیں جن کی تم پوجا کرتے رہتے ہو، وہ بولے: ہم
وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ
نے اپنے باپ دادا کو یونہی ان کی پرستش کرتے دیکھا، ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا: یقیناً تم بھی صریح غلطی پر ہو اور تمہارے باپ
مُّبِيْنٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ
دادا بھی تھے، وہ بولے: اچھا؟ تو کیا تم (کوئی) ٹھیک بات بتاؤ گے یا ہنس رہے ہو، ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: (یہ تمہارے حقیقی معبود
رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ
نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور جس نے انہیں پیدا کیا اور میں (تمہارے سامنے) اس بات کی گواہی
الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾
دیتا ہوں۔ اور خدا کی قسم! میں ضرور تمہارے بتوں سے کچھ نہ کچھ کرتے رہوں گا، جب تم (یہاں سے) چلے جاؤ گے، (چنانچہ جب وہ
فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٨﴾ قَالُوْا
چلے گئے) تو انہوں نے سب کو ریزہ ریزہ کر دیا سوائے ان میں سے بڑے (بت) کے؛ تاکہ وہ اسی سے پوچھیں، (جب وہ آئے تو بتوں کا یہ
مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ
حال دیکھا تو) بولے: ہمارے معبودوں سے یہ (سلوک) کس نے کیا؟ یقیناً وہ ظالم ہے، بعض بولے: ہم نے ایک جوان کو جسے لوگ
يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿٦١﴾
ابراہیمؑ کہتے ہیں، ان کا ذکر کرتے سنا تھا۔ کہنے لگے: اسے لوگوں کے سامنے لاؤ؛ تاکہ وہ اسے دیکھیں۔ (جب وہ لائے تو
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ
بولے: اے ابراہیم! ہمارے معبودوں کے ساتھ تم نے یہ (سلوک) کیا ہے؟ ابراہیمؑ نے کہا: ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بڑے (بت)

كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْئَلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

نے یہ کام کیا ہے: (کیونکہ وہی ایک سالم موجود ہے، اچھا بھلا) تم ان سے پوچھواگر وہ کہتے ہیں۔ اب وہ سب سوچنے لگے۔

فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ

اور(ایک دوسرے سے) بولے: یقیناً ہم ہی ظالم ہیں۔ پھر(شرمندگی سے) اپنے سروں کو جھکا لیا(اور بولےابراہیمؑ) یقیناً

عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

تمہیں معلوم ہے کہ یہ بول نہیں سکتے۔ (پھر کیسے یہ بتا سکتے ہیں؟)ابراہیمؑ نے کہاتو کیا: اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی پوجا کرتے ہو

مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

جو نہ تمہیں فائدہ دے سکیں اور نہ نقصان پہنچا سکیں۔ تف ہے تم پر اور ان چیزوں پر جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو، کیا(یہ معمولی سی بات

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

بھی)نہیں سمجھ سکتے (یہ سن کر وہ غصے میں آگئے) اور بولے: اگر تم کچھ کرنا(ہی) چاہتے ہوتو(یہ ہے کہ) ابراہیمؑ کو جلادو اور(اس طرح

فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

اپنے معبودوں کا انتقام لو(چنانچہ جب ایسا کرنے گئے تو) ہم نے کہہ دیا: اے آگ !ٹھنڈی ہوجا اور ابراہیم کیلئے بے ضرر بن جا

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى

اور انہوں نے تو یہ چال سوچی تھی مگر ہم نے ان پر یوں پانی پھیر دیا۔ اور ابراہیم اور لوط(علیہما السلام) کو (ان کے ہاتھوں) بچا

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً

کرتمام جہاں کےلوگوں کے لیے برکت والی زمین (شام) میں لے آئے۔ اور ابراہیمؑ کو اسحاق عطا کیااور پوتایعقوبؑ بھی دیا،

وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ

اور ان سب کو نیک بندے بنایا۔ اور انہیں اپنے حکم سے ہدایت کرنے کے لیے لوگوں کا پیشوا بنایا، اور انہیں نیکیاں کرنے،

فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَ لُوْطًا

نمازپڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم دیا، اور یہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔ اور لوط(علیہ السلام)

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا

کو ہم نے حکمت وعلم عطا کیا، اور اس بستی سے نجات دی جو برے کام کرتی تھی۔ وہ یقیناً بڑے گنہگار

قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ ع ٥

لوگ تھے۔ اور ہم نے لوط (علیہ السلام) کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا، وہ یقیناً نیک بندوں میں سے تھے۔

تفسیر

اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور مشرکوں کا مفصل حال بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح ابراہیمؑ نے انہیں لاجواب کردیا اور تنگ

آ کر غصے میں انہوں نے ان کو جلا ڈالنا چاہا تو خدا نے ان پر آگ ٹھنڈی کر دی۔ اس کے بعد لوط علیہ السلام کا ذکر ہے کہ انہیں ہم نے لوطیوں سے نجات دی اور اپنی رحمت سے انہیں اور ابراہیم علیہ السلام کو ملک شام میں پہنچا دیا۔ اور تمام پیغمبر صوم وصلوٰۃ اور نیک واچھے کاموں کے پابند تھے یہی حکم اس امت کو بھی ہے۔

اَسْتَجَبْنَا ہم نے قبول کیا، دعا کو قبول کیا
یَحْكُمٰنِ وہ دونوں حکم کرتے ہیں، فیصلہ کرتے تھے
نَفَشَتْ رات کے وقت چر گئیں
فَفَهَّمْنٰا ہم نے سمجھا دیا
یُسَبِّحْنَ وہ تسبیح کرتے ہیں، یاکرے
لَبُوْسٍ پہننے کا لباس
لِتُحْصِنَكُمْ تا کہ وہ تمہیں بچائے، محفوظ رکھے
عَاصِفَةً زور کی ہوا
یَغُوْصُوْنَ وہ غوطہ لگاتے تھے
اَیُّوْبَ ایک پیغمبر کا نام ہے
اِدْرِیْسَ ایک پیغمبر کا نام
ذَاالْكِفْلِ ایک پیغمبر کا خطاب اور نام
ذَاالنُّوْنِ مچھلی والے یعنی حضرت یونس
مُغَاضِبًا غضب میں آیا ہوا، خفا ہو کر
لَا تَذَرْنِیْ تو مجھے نہ چھوڑ
اَصْلَحْنَا ہم نے اچھا کر دیا، اصلاح کر دی
رَغَبًا رغبت کرتے ہوئے
رَهَبًا ڈرتے ہوئے
اَحْصَنَتْ اس نے محفوظ رکھا
فَرْجَ شرمگاہ

وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰی مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ

اور (اے محمدؐ!) نوح (علیہ السلام) کا واقعہ یاد کیجیے، اس سے پہلے انہوں نے ہم سے (تکلیف کی حالت میں) دعا کی تو ہم نے ان کی دعا قبول کی

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور ان کو اور ان کے اہل کو سخت مصیبت سے نکال ڈالا۔ اور ہم نے ان کے خلاف جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا، نوحؑ کی مدد کی، چونکہ وہ لوگ بہت

قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ

بُرے تھے اس لیے ہم نے سب کے سب کو غرق کر ڈالا۔ اور (اے محمدؐ!) داؤد اور سلیمان کا واقعہ یاد کرو کہ جب وہ ایک کھیت کے بارے

اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِیْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا

میں جب اس میں رات کو بکریاں چر گئیں فیصلہ دے رہے تھے اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔ پھر ہم نے (بہتر) فیصلہ سلیمانؑ کو

سُلَیْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَیْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؗ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ

سمجھا دیا، اور (یوں تو) ہم نے دونوں کو حکمت و علم عطا کیا تھا، اور داؤدؑ کے واسطے پہاڑ کو تابع کر دیا تھا، کہ وہ ان کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے،

یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ

اور پرندے بھی اور یہ سب ہم (ہی) کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں (جو تم) زرہیں (پہنتے ہو وہ) بنانا سکھائیں؛ تا کہ لڑائی میں

مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ عَاصِفَةً تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖۤ

تمہیں محفوظ رکھیں تو کیا تم (اس پر بھی) شکر کرو گے، اور سلیمانؑ کے لیے ہم نے تیز ہوا کو تابع کر دیا تھا، جو ان کے حکم سے

اِلَی الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَیْءٍ عٰلِمِیْنَ ﴿٨١﴾ وَ مِنَ الشَّیٰطِیْنِ

برکت والی زمین کی طرف چلتی تھی اور ہم ہر چیز سے واقف ہیں۔ اور بعض شیطان (بھی ان کے ماتحت تھے، جو) ان کیلئے

مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ

(جواہرات نکالنے کے لیے) غوطے لگاتے تھے، اور اس کے علاوہ اور بھی کام کرتے تھے، اور ہم ان کے نگہبان تھے اور ایوبؑ کا واقعہ یاد کیجئے،

نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا

جب انہوں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی کہ مجھے سخت مصیبت پہنچی، اور تو سب مہربانوں سے مہربان ترہے، چنانچہ ہم نے ان کی

لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا

دعا قبول کی اور انکی تکلیف دور کی اور انہیں انکے اہل وعیال اور انکی مثل اور اپنی طرف سے رحمت کے طور پر عطا کیے اور (یہ اس لیے کہ)

وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

عبادت کرنے والوں کے لیے یادگار رہے۔ اور اسماعیلؑ اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ کو یاد کرو، یہ سب (بڑے) صبر کرنے والے تھے

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۖ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

اور ان سب کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کرلیا، یقیناً وہ نیکوکاروں میں سے تھے، اور یونسؑ کا واقعہ یاد کیجئے جب وہ قوم سے) غصہ ہوکر اور یہ

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ

خیال کرتے ہوئے کہ ہم (اس بات پر) ان پر گرفت نہ کریں گے، (مگر ہم نے اس بات پر بھی گرفت کی،) تو وہ تاریکیوں میں (گھرے

لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا

ہوئے) پکارا تھے کہ (اے اللہ) آپ بڑے پاک ہیں، آپ کے سوااور کوئی معبودنہیں، یقیناً میں نے (اس معاملے میں) زیادتی کی۔ پھر ہم نے انکی

لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ

دعا قبول کی اور انہیں غم سے نجات دی، اور ہم اسی طرح (تم میں سے) ایمانداروں کو (بھی) نجات دیں گے، اور زکریاؑ کا واقعہ یاد کیجئے،

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا

جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور آپ سب وارثوں سے بہتر ہیں، چنانچہ ہم نے ان کی دعا

لَهٗ ۡ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي

قبول کی اور انہیں یحییٰؑ عطا کیے، اوران کی خاطر ان کی بیوی کو (جو کہ بانجھ تھیں ان کو اولاد کے) قابل کردیا، بیشک یہ لوگ نیکیوں میں

الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾ وَالَّتِيْٓ

سبقت کرتے تھے، اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے، اور ہم سے ڈرنے والے تھےاور (مریم علیہا السلام کا واقعہ یاد کیجئے کہ) جس

اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ

نے اپنی عصمت کی خوب حفاظت کی پھر ہم نے اس (کے جسم) میں اپنی روح پھونک دی اور (اس طرح) اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام

اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۡ وَّاَنَا رَبُّكُمْ

جہاں (کے لوگوں) کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دے دیا۔ یقیناً یہ ہے تمہارا مذہب اور وہ ایک ہی مذہب ہے۔اور میں تمہارا پروردگار

فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۶

ہوں، پس میری ہی عبادت کرو، اور ان لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈال لیا،(آخر)سب ہماری طرف آئیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی تسلی کے لیے پہلے انبیاء اور ان کے ساتھیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی قوموں کی ایذادہی کا بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح ہم نے ان کو رنج وغم اور تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات دی اسی طرح ایمان والوں کو بھی نجات دیں گے، چنانچہ یہ پیشین گوئی سچ ہو کر رہی، جو قرآن کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے، ورنہ ایسی حالت میں کہ لوگوں کو کفار نے ہر طرف سے تنگ کرنا شروع کیا ہوا تھا، یہ کہہ دینا کہ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (ہم ایسا ہی تمام مؤمنوں کو نجات دینگے) آسان کام نہیں تھا، بلکہ یہ اسی خدا کی طرف سے ہو سکتا تھا جو اس سے پہلے واقعات میں نبیوں کو نجات دے چکا ہو۔

ظلمات سے مراد کئی اندھیریاں تھیں: دریا کی اندھیری، رات کی اندھیری، مچھلی کے پیٹ کی اندھیری، ان اندھیریوں میں یونس علیہ السلام نے خدا کو پکارا تھا، اسی لیے فرمایا کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے رنج وغم کو دور کر دیا، ہر مصیبت میں یہ دعا پڑھنا بہت اچھا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اخیر میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو دین سب نبیوں کا تھا وہی تمہارا دین ہے؛ لیکن بعض لوگوں نے اس میں اختلاف کیا اور اسی طرح سب کا پروردگار میں ہی ہوں، میری ہی عبادت کرو، کیونکہ اسلام کا لب لباب یہی خدا کی عبدیت میں آجانا ہے، اسی کی خواہشات پر اپنی خواہشوں کو مٹا دینا ہے، اسی کے نام پر کٹ مرنا ہے، اسی کے نام پر ہر کام کرنا ہے اور بس اللہ بس، باقی ہوس!

يَنْسِلُوْنَ وہ دوڑ پڑیں گے، نکل پڑیں گے	حَدَبٍ چڑھائی، بلند	فُتِحَتْ کھول دیے جائیں	كُفْرَانَ انکار
حَصَبُ ایندھن	زَفِيْرٌ چیخنا، چیخ، شور	شَاخِصَةٌ کھلی ہوئی رہ جانا، پتھرا جانا	
مُبْعَدُوْنَ دور رکھے گئے	حَسِيْسَ باریک آواز، سرسراہٹ	اَشْتَهَتْ جو وہ خواہش کرے	
فَزَعُ گھبراہٹ	تَتَلَقّٰهُمُ ان سے ملاقات کریں گے، ملیں گے	نَطْوِي ہم لپیٹ لیں گے	
طَيِّ لپیٹنا	سِجِلِّ مٹھا، طومار	اٰذَنْتُكُمْ میں نے تمہیں جتلا دیا، خبر کر دی	

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾

پھر جو بھی نیک کام کرے گا اور ایمان دار ہو تو اس کی کوشش کی ناقدری نہ کی جائے گی اور ہم اس کے لیے اجر لکھتے رہتے ہیں۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ

اور جس بستی کو ہم نے (ایک دفعہ) ہلاک کر ڈالا، یہ حرام ہے کہ وہ دوبارہ (دنیا میں) لوٹ کر آئیں۔ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول

وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا

دیے جائیں، اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے چلے آئیں گے۔ تو (قیامت کا) سچا وعدہ نزدیک آجائے گا، پس ناگہاں کافروں کی آنکھیں

هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
(حیرانی سے) کھلی کی کھلی رہ جائیں گی، (کہیں گے،) اب تو ہماری شامت آگئی، اس سے پہلے (تو) ہم بے خبر (ہی) تھے،
بَلْ كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا
(نہیں)؛ بلکہ گنہگار تھے، (ان سے کہا جائے گا) بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے علاوہ پوجا کرتے تھے، سب جہنم کا ایندھن ہو تم سب اس
وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ
میں گرائے جاؤ گے۔ (غور کرو تو) اگر یہ (سچے) معبود ہوتے تو جہنم میں نہ پہنچتے، پھر وہ سب اسی میں ہمیشہ رہیں گے، انہیں وہاں چلّانا ہوگا
وَّ هُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا
اور (بس) وہ وہاں (ایک دوسرے کی بات تک) نہ سن سکیں گے۔ بیشک جن کیلئے ہماری طرف سے بھلائی کا وعدہ ہوچکا وہ جہنم سے دور ہی
مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ ۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ ۚ
رکھے جائیں گے۔ (ان کے کانوں میں) اس کی بھنک (تک) نہ پڑے گی اور وہ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔
لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ
اور انہیں (قیامت کا) بڑا بھاری خوف غمگین نہ کرے گا، اور ان سے فرشتے ملیں گے (اور کہیں گے) یہ تمہارا وہ (بہشت میں داخل کیے
الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ
جانے کا) دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس دن (یہ ہوگا کہ) ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے کاغذوں کا طومار لپیٹا جاتا
كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿١٠٤﴾
ہے پھر جس طرح ہم نے پہلی بار (تمہیں) پیدا کیا تھا، اسی طرح وہ دوبارہ زندہ کریں گے، یہ ہم نے لازم کرلیا ہے، اور ہم ایسا ہی کر کے رہیں گے
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿١٠٥﴾
اور (دیکھیے) ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث یقیناً میرے نیک بندے ہوں گے۔
اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿١٠٦﴾ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا
اس (بات) میں عبادت کرنے والوں کے لیے بڑی بھاری نصیحت ہے۔ (اے محمدؐ!) ہم نے تو آپ کو سارے جہاں والوں کے لیے سراپا
رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ
رحمت بنا کر بھیجا ہے، آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تم سب لوگوں کا حقیقی معبود صرف ایک خدا ہے، پھر کیا تم
اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ وَ اِنْ
(اسے) تسلیم نہیں کرتے ہو؟ پھر اگر وہ (اس کو) نہ مانیں تو آپ فرما دیجئے کہ میں نے تم سب کو برابر (حق کی) اطلاع کردی اور مجھے اس
اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ
کا علم نہیں کہ تم سے جو (عذاب کا) وعدہ کیا جاتا ہے جلد آنے والا ہے یا دیر میں۔ بے شک خدا تمہاری ہر ظاہری اور چھپی بات کو

وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَ اِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾

جانتا ہے، نہ معلوم (اس تاخیر میں تمہاری) آزمائش ہو، اور (تمہیں) ایک عرصے تک (کے لیے) کچھ فائدہ دینا منظور ہو۔ (لوگو! محمدؐ نے)

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ

کہہ دیا ہے کہ میرے پروردگار! ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور ہمارا پروردگار بڑا مہربان ہے جس سے ان باتوں کے مقابلے میں مدد مانگی

عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾ ع ٧

جاتی ہے جو تم بنایا کرتے ہو۔ (ہوشیار رہو کہ اس کی دعا قبول ہونے والی ہے اور عذاب نزدیک آ چکا ہے۔)

تفسیر

یوں تو اس رکوع میں بھی بے شمار نصیحت کی اور فائدے کی باتیں ہیں؛ لیکن دو باتیں خاص طور پر یہاں قابل ذکر ہیں، ایک تو زبور میں کے اس کے قول کا اعادہ جو زمین کی وراثت کے متعلق ہے، تو جاننا چاہیے کہ غاصب اور وارث میں بہت بڑا فرق ہے، وارث تو وہ ہے جو خدا کے بندوں پر خدا کا قانون چلائے اور ان کو خدا کا محکوم بنائے جیسے انبیا علیہم السلام یا جیسے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ برعکس اس کے غاصب ہیں، جیسے فرعون و نمرود وغیرہ یا اس زمانہ کی دوسری حکومتیں، ان کے حکمراں ہونے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جو قوم حق کے پھیلانے کے لیے منتخب ہوئی ہو، لیکن شامت اعمال سے اس فرض کو فراموش کر چکی ہو تو غاصبوں کی ایذا سے بیدار ہو جائے اور ان کے لیے ان کی غاصبانہ حکومت تازیانہ عبرت ثابت ہو۔ دوسری چیز خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا ہے، خدا سارے جہانوں کا خدا ہے، اس کی کتاب ساری قوموں کے لیے ہدایت اور اس کا رسول جملہ لوگوں کے لیے رحمت ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

آیات: ٧٨	٢٢۔ سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ ١٠٣	رکوعات: ١٠

زَلْزَلَةَ	بھونچال	تَذْهَلُ	بھول جائے گی	مُرْضِعَةٍ	دودھ پلانے والی
تَضَعُ	وہ گرا دے گی، جنم دے گی	تَوَلَّاهُ	اس کو دوست رکھے	مُضْغَةٍ	لوتھڑا، گوشت کا ٹکڑا
مُخَلَّقَةٍ	بنایا گیا	نُقِرُّ	ہم ٹھہراتے ہیں	اَرْذَلِ	زیادہ رذیل، یعنی بڑھاپا
هَامِدَةً	سوکھی ہوئی	اِهْتَزَّتْ	وہ ابھری	رَبَتْ	وہ بڑھی
اَنْبَتَتْ	اس نے اگائے	بَهِيْجٍ	رونق والے	ثَانِيَ	پھیرنے والا، موڑنے والا
عِطْفِهٖ	اپنا کندھا، شانہ	حَرِيْقِ	جلانے والا	يَدٰكَ	تیرے دونوں ہاتھ
ظَلَّامٍ	ظلم کرنے والا	عَبِيْدِ	بندے، جمع عبد کی		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿١﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو اور (یاد رکھو) قیامت کا بھونچال ایک بہت بڑی شئے ہے۔ جس دن اس (بھونچال) کو تم دیکھو گے تو ہر ایک

تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا

دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے (بچے تک) کو (گھبراہٹ میں) چھوڑ دے گی اور (اسکے خوف سے یہ اثر ہوگا کہ) ہر حمل والی کا حمل گر جائے گا،

وَ تَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَ مَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَ لٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾

اور لوگ ایسے دکھائی دیں گے جیسے کہ نشہ سے لڑکھڑا رہے ہیں؛ حالانکہ نشہ میں کوئی نہیں ہوگا، بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا (اس کو دیکھ کر

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّبِعُ كُلَّ

لڑکھڑا رہے ہوں گے،) اور (دیکھو) لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بغیر علم کے اللہ کے متعلق جھگڑا شروع کردیتا ہے اور وہ (حقیقت

شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿٣﴾ ۙ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ

میں) ہر دود شیطان کی پیروی کررہا ہے۔ شیطان کے متعلق یہ فیصلہ لکھا جاچکا ہے کہ جو بھی اسے دوست بنائے گا وہ اس کو گمراہ ہی کرے گا،

وَ يَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ

اور اسے (دوزخ کے) بھڑکنے والے عذاب کی طرف رہبری کرے گا۔ اے لوگو! اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق کوئی شک ہے

فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

تو (سنو) ہم نے (سب سے پہلے) تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے کہ (بعض)

مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ

پوری ہوتی ہے اور (بعض) ادھوری بھی تاکہ ہم تمہارے سامنے (اپنی قدرت) ظاہر کردیں۔ ایک مقرر وقت تک (ماں کے) رحم کے اندر

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ

جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ٹھہرائے رکھتے ہیں، (اور اس مدت کے بعد) پھر ہم تمہیں ایک بچہ کی صورت میں (ماں کے رحم سے باہر)

لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى

نکالتے ہیں، اور یہ اس لیے تاکہ تم (ماں کے پیٹ سے باہر آکر آہستہ آہستہ) جوانی تک پہنچو اور پھر تم میں سے بعض (جلد) مرجاتے ہیں،

وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ

اور بعض نکمی لمبی عمر (یعنی زیادہ بڑھاپے) تک پہونچادیے جاتے ہیں (جس کا اثر یہ ہوتا ہے) کہ ایک چیز سے باخبر ہوکر پھر بے خبر ہوجاتے

وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ

ہیں۔ اور (پھر اسی طرح اے انسان) تو زمین کو بالکل خشک دیکھتا ہے، پس جب ہم (آسمان سے) پانی اتارتے ہیں، تو (یہی زمین پھر) ابھرنا

وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٥﴾ ذٰلِكَ

اور بڑھنا شروع کردیتی ہے، اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اگاتی ہے۔ یہ سب اس لیے بیان ہوا ہے کہ: (تاکہ تمہیں معلوم ہوجائے) کہ

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ﴿۶﴾

اللہ کی ذات بالکل حق ہے اور وہ مردہ کو (دوبارہ) زندہ کرسکتا ہے؛ کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے، (کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے سواب تمہیں

وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي

یقین ہوجانا چاہیے کہ) قیامت آنے والی ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور (دوسرا یہ کہ) اللہ جو بھی قبروں میں ہوں گے انہیں

الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ لَا هُدًى

(ضرور) دوبارہ اٹھائے گا۔اور (اس کے بعد بھی) لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہ بغیر جانتے بوجھتے اور بغیر کسی ہدایت یا کسی روشن

وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۙ﴿۸﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي

کتاب کے، اللہ کے متعلق جھگڑتا ہے۔ وہ پہلو اس لیے بدل رہا ہے کہ (اور لوگوں کو بھی) اللہ کی راہ سے بہکائے۔ (وہ یاد رکھے کہ) اس

الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾

کے لیے دنیا میں (بھی) رسوائی ہے اور آخرت میں ہم اسے جلانے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ (اور ہم اس سے صاف کہہ دیں گے کہ)

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ ع ۸

یہ جو کچھ ہے تیرے (ہی) ہاتھوں کا کیا (دھرا) ہے، اللہ تو (ہرگز ہرگز) بندوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورۂ حج ہے اس میں حج مناسک کی تفصیل اور حکمتوں کا بیان درمیانی سورہ میں آیا ہے، اسلیے اس کا نام سورۂ حج رکھا گیا، اس کی پہلے رکوع میں قیامت کے دن کی سختی سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کا دن کس قدر خطرناک اور ڈراؤنا ہوگا، یہاں تک کہ ماں اپنے بچے تک کو بھول جائے گی، اس کے بعد بتایا ہے کہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے؛ کیونکہ دوبارہ زندہ کرنے والا وہ اللہ ہے جو مٹی سے انسان کی خوراک بناتا ہے، خوراک سے نطفہ پھر نطفہ سے گوشت اور پھر گوشت سے ہڈیاں وغیرہ بنا کر ایک بچہ پیدا کرتا ہے، جو ایک بار ایسا کرسکتا ہے تو دوبارہ کرنا اسے کوئی مشکل نہیں۔

اِطْمَاَنَّ وہ جما رہا، مطمئن رہا	يَمْدُدْ وہ لٹکالے	سَبَبٍ رسی	يَغِيْظُ غصہ دلاتا ہے
مَجُوْس مجوسی، پارسی، آتش پرست	يُهِنِ اہانت کرے، ذلیل کرے	مُكْرِمٍ عزت کرنے والا، عزت دینے والا	
يُصَبُّ انڈیلا جائے گا، بہایا جائے گا	اُعِيْدُوْا وہ لوٹائے جائیں گے	يُصْهَرُ گل جائے گا	مَقَامِعُ گرز

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِطْمَاَنَّ

اور انسان میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی بالکل ایک کنارے پر رہ کر عبادت کرتا ہے اگر اسے اللہ کی طرف سے بھلائی پہنچتی رہے تو یہ مطمئن

بِهٖ ۚ وَ اِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ

(ہو کر جما) رہتا ہے، اور اگر (کہیں) کوئی مصیبت چھوگئی تو فوراً منہ موڑ لیتا ہے، ایسا شخص دنیا میں (بھی) نقصان میں رہا اور آخرت میں

هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١١﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ

بھی اور اس کا نقصان میں رہنا بالکل ظاہر ہے؛ کیونکہ وہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی ہستی کو پکارتا ہے جو اسے نقصان پہنچا سکتی ہے نہ فائدہ

ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾ يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ

اور یہ (یعنی ایسی ہستی کو پکارنا) پرلے درجے کی گمراہی ہے۔ (حقیقت میں تو) وہ ایسے کو (مدد کے لیے) پکار رہا ہے جس کا نقصان پہنچانا

نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

نفع پہنچانے سے زیادہ قرین قیاس ہے۔ کتنا برا مالک اور ساتھی ہے (جو اس نے بنایا ہے۔) یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لا کر اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾

کریں گے، ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ (یہ کوئی مشکل نہیں)؛ کیونکہ اللہ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ

(اور دیکھو) جس کو یہ وہم ہوگیا ہو کہ اللہ دنیا وآخرت میں (یعنی محمدؐ) کی مدد نہیں کریں گے تو اسے چاہیے کہ ایک رسی آسمان تک تان لے

اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿١٥﴾

پھر (اس کے ذریعہ سے آسمان پر پہونچ کر اگر ہو سکے تو اس وحی کو) موقوف کرادے تو پھر (اب) غور کرنا چاہئے کہ آیا اس کی (یہ) تدبیر اس

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿١٦﴾

کی ناگواری کی چیز (یعنی وحی) کو موقوف کرسکتی ہے، ہم نے یقیناً اسی طرح اس قرآن کی آیات کو (بالکل) صاف صاف بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـِٔيْنَ وَ النَّصٰرٰى وَ الْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ

تو جسے چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں۔ یقیناً مسلمان، یہودی، صابئین، عیسائی، آتش پرست

اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١٧﴾

اور مشرک ان سب کے درمیان اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فیصلہ کریں گے، کیونکہ وہ ہر ایک بات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کے (حکم کے) آگے جھکا ہوا ہے۔ سورج، چاند،

وَالنُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ

ستارے، پہاڑ، درخت، چوپائے، اور انسانوں میں سے بھی اکثر سب کے سب (اللہ کے حکم کے آگے جھکے ہوئے ہیں) اور (مگر انسانوں میں

وَ كَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ

سے) بہت (سے ایسے ہیں جن) پر کہ (اللہ کی طرف سے) عذاب (کا نازل ہونا) برحق ہے اور (یاد رکھو) جس کو اللہ ذلیل کرے اسکو

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿١٨﴾ ۩ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ

کوئی عزت نہیں دے سکتا وہ جو مناسب سمجھتا ہے کرتا ہے۔ (انسانوں میں سے) یہ (ایمانداروں اور کافروں کے) دونوں گروہ اپنے

اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ

پروردگار کے متعلق جھگڑتے رہے ہیں، پس جو (اپنے پروردگار سے) منکر تھے ان کیلیے آگ کے کپڑے قطع کیے جائیں گے اور انکے سروں پر گرم پانی انڈیلا

رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾

جائے گا، جس سے جو کچھ انکے پیٹوں یا کھال کے اندر ہوگا، گل جائے گا، (اسکے علاوہ) ان (کو انہیں عذاب دینے) کیلیے لوہے کے گرز ہوں گے، جب کبھی وہ

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع ۱۲

(عذاب کے) غم سے اس دوزخ میں سے نکلنا چاہیں گے تو انہیں پھر اسی میں دھکیل دیا جائے گا اور (ان سے کہا جائے گا) اب اس جلانے والے عذاب کا مزہ چکھو۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص جم کر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا اور معمولی سی تکلیف آنے پر اللہ کو چھوڑ دینے پر تیار ہو جاتا ہے وہ اپنے لیے برا کر رہا ہے اور اگر اس نے تکلیف سے گھبرا کر اللہ کو چھوڑ دیا تو وہ سراسر نقصان میں رہا؛ کیونکہ ایک تو اس نے اللہ کو چھوڑا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ضرور اللہ کو چھوڑ کر اب کسی اور کو اپنا معبود بنائے گا، یہ شرک ہوگا۔ جو اسے دوزخ میں لے جائے گا، پھر جس مصیبت سے گھبرا کر اس نے اللہ کو چھوڑا وہ اللہ کو چھوڑنے سے ٹل نہیں سکتی، یعنی نہ تو اسے دنیا میں ہی اللہ کو چھوڑنے کا کوئی فائدہ پہنچا نہ آخرت میں ہی اسے کچھ ملا۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز اللہ کے حکموں کی تابعداری کر رہی ہے، صرف انسان ہی ایسا ہے، جو انکار کرتا ہے، سورج کو دیکھو وہ ہر روز اس اللہ کے حکم کے مطابق نکلتا ہے، لوگوں کو روشنی اور گرمی دیتا ہے اور شام کو چھپ جاتا ہے۔ کبھی اس نے یہ نہیں کیا کہ اپنی مرضی سے ایک دن دیر سے نکلے یا دو تین گھنٹے کسی دن زیادہ چمکے۔ اسی طرح درخت ہیں، جب بارش آتی ہے تو وہ خدا کے حکم سے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں، کبھی کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ ایک درخت کو بارش بھی ملے اور دھوپ بھی پھر وہ نہ بڑھے یہی حال چاند، تاروں اور چوپائے وغیرہ کا۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ جب ہم تک اللہ کا کوئی حکم پہنچے فوراً اس پر عمل شروع کر دیں اور یہی اسلام ہے، ورنہ دوسری صورت قرآن نے بیان کر دی ہے یعنی دوزخ کا عذاب۔ ہماری یہ انتہائی بدنصیبی ہوگی کہ اس قرآن کے احکام کے ہوتے ہوئے ہم اپنے آپ کو دوزخ کے قابل بنائیں۔

لُؤْلُؤًا موتی لعل　حَرِيْرٌ ریشم　هُدُوْٓا ہدایت کیے گئے　بَادِ باہر سے آنے والا

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

یقیناً ان لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اللہ (آخرت میں) ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی

الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ

ہوں گی اور وہ اس (جنت) میں سونے کے زیور اور موتی پہنائے جائیں گے، اور ان کا لباس وہاں ریشم کا ہوگا۔ (کیونکہ) وہ (دنیا میں) سب سے

فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ

اچھی بات کی ہدایت کیے گئے تھے، اور وہ (اس) تعریف کے لائق (اللہ کی بتائی ہوئی) راہ کی طرف ہدایت کیے گئے تھے۔ اور یقیناً وہ لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ

جنہوں نے (ایمان لانے سے) انکار کیا اور اوروں کو بھی اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکا جسکو ہم نے تمام آدمیوں کے واسطے مقرر کیا ہے

الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِیْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ مَنْ

خواہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے (الغرض ہر دو کیلئے ایک جیسی ہی عزت کی چیزیں بنایا) اور جو کوئی (بھی) اس (یعنی مسجد حرام)

ع ١٠ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۠ (٢٥)

میں دین کے خلاف کوئی کام قصداً (خصوصاً جبکہ وہ) ظلم (یعنی کفر وشرک) کے ساتھ کرے گا تو ہم اسے (ضرور) دردناک عذاب چکھائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو ایمانداروں کو آخرت میں آرام و آسائش کی بشارت دی گئی ہے، اس کے بعد مسجد حرام یعنی کعبہ کی حرمت کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب کے لیے یکساں عزت وحرمت کی جگہ ہے، یہ نہیں کہ اس کے قریب رہنے والوں پر ہی اس کا احترام واجب ہو اور باہر سے آنے والے پر نہ ہو، اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جو بھی اس کی بے حرمتی کرے گا اللہ ضرور اسے عذاب میں مبتلا کرے گا، چنانچہ اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ ابرہہ کا واقعہ جس کا ذکر سورہ فیل میں ہے سب کو معلوم ہے، پھر قریش کی تباہی جنہوں نے کعبہ میں بت رکھے ہوئے تھے، سب کے سامنے ہے، ہمارا بھی فرض ہے کہ جس چیز کی حفاظت اللہ اس طرح کرتا ہو اس کی حرمت کو قائم رکھیں؛ تاکہ اللہ ہم پر اپنی برکتیں نازل کرے۔

اَذِّنْ اعلان کر، پکار — ضَامِرٍ دبلا اونٹ — یَاْتِیْنَ وہ آئیں گے — فَجٍّ وادی — عَمِیْقٍ گہری

بَآئِسَ مصیبت کا مارا، بھوکا ننگا — لِیَقْضُوْا وہ نکالیں — تَفَثَ میل — لِیُوْفُوْا وہ پورا کریں

لِیَطَّوَّفُوْا وہ طواف کریں — عَتِیْقٍ پرانا — اَوْثَانِ بت — زُوْرِ جھوٹ — تَهْوِیْ وہ اڑائے — سَحِیْقٍ دور

وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْــٴًـا

اور یاد کرو؛ جبکہ ہم نے ابراہیمؑ کو خانۂ کعبہ کی جگہ بتلادی (اور ہم نے یہ حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور (اے ابراہیمؑ)

وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (٢٦)

میرے (لیے بنائے گئے) گھر کو طواف کرنے والوں، (یہاں) قیام کرنے والوں، رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے (بالکل) پاک صاف رکھو۔

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۙ (٢٧)

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ وہ (حج کے لیے) پیادہ پا اور ہر دبلی پتلی اونٹنی پر دور دراز راستوں سے چلے آئیں گے۔

لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ وہ اپنے فائدے دیکھیں اور مقرر کیے ہوئے دنوں میں (یعنی ایام قربانی میں) ان (مخصوص) چوپایوں پر (ذبح کے وقت صرف) اللہ (ہی)

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا

کا نام لیں جو اللہ نے ان کو عطا کیے ہیں۔ (اور انہیں حکم دے کہ اے لوگو!) ان (قربان کیے جانوروں) میں سے (خود بھی) کھاؤ اور مصیبت

الْبَآىٕسَ الْفَقِیْرَ ۫ (٢٨) ثُمَّ لْیَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

کے مارے فقیروں کو (بھی) کھلاؤ۔ اور اس کے بعد انہیں چاہیے کہ اپنا میل کچیل (نہا دھوکر) صاف کرلیں اور اپنی نذریں (مانی ہوئی)

وَ لۡيَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ٭ وَ مَنۡ يُّعَظِّمۡ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيۡرٌ

پوری کریں اور اس پرانے گھر کا طواف کریں، یہ بات تو ہو چکی، اور جو بھی اللہ کی (قائم کی ہوئی) حرمات کی عزت کرے گا تو اللہ کے نزدیک

لَّهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتۡ لَـكُمُ الۡاَنۡعَامُ اِلَّا مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فَاجۡتَنِبُوا

یہ اسی کے لیے بہتر ہوگا، اور (اے لوگو! دیکھو) سوائے ان کے جو تمہیں (پہلے) پڑھ کر سنایا جا چکا ہے، تم پر تمام چوپائے حلال ہیں، لہٰذا تم

الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيۡرَ مُشۡرِكِيۡنَ بِهٖ ؕ

گندگی یعنی بتوں اور جھوٹی بات سے بچے رہو صرف خدا وند تعالیٰ کے مطیع رہو اور مشرک نہ بنو، اور (یاد رکھو)

وَ مَنۡ يُّشۡرِكۡ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخۡطَفُهُ الطَّيۡرُ اَوۡ تَهۡوِىۡ بِهِ الرِّيۡحُ

جو شرک کرے گا اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ وہ آسمان سے گر پڑا تو اب اسے پرندے اچک لے جائیں گے یا ہوا اسے کہیں دور دراز جگہ پر لے

فِىۡ مَكَانٍ سَحِيۡقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ ٭ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ ﴿۳۲﴾

جا پھینکے گی، یہ بات بھی ہو چکی، اور جو شخص اللہ کی یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو یہ (لحاظ رکھنا خدائے تعالیٰ سے) دل سے ڈرنے سے ہوتا ہے۔

لَـكُمۡ فِيۡهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ اِلَى الۡبَيۡتِ الۡعَتِيۡقِ ﴿۳۳﴾ ع ٨ ١١

ایک معین وقت تک تم ان (جانوروں) سے (فائدہ اٹھا سکتے ہو، مگر اس کے حلال (ذبح) ہونے کا موقع بیت عتیق کے قریب ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ خانۂ کعبہ کو کس لیے بنایا گیا اور کس نے بنایا، چنانچہ اس رکوع سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو بنایا اور انہوں نے اللہ کے حکم سے لوگوں کو حج کی دعوت دی، پھر اس رکوع میں مختصر حج کے احکام بتائے گئے ہیں، لوگ کس طرح طواف کریں اور کس طرح قربانی کریں، جاہلیت کے زمانہ میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جن جانوروں کو کعبہ تک قربانی کے لیے لے جایا جائے تو ان پر ضرورت کے باوجود سوار ہونا حرام ہے، اس رکوع میں اس رسم کو دور کیا گیا ہے اور بتایا گیا کہ یہ ضروری نہیں، ان جانوروں سے تم سوائے ذبح کرنے کے اور ہر طرح کا فائدہ اٹھا سکتے ہو، ان پر ضرورت کے وقت سوار ہو سکتے ہو، ان کا دودھ غریب و مسکین کو پلا سکتے ہو، حقیقت میں قرآن کا کام ہی جاہلیت کی رسمیں مٹانا ہے، ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیے اور تمام جاہلیت کی رسموں کو چھوڑ دینا چاہیے۔

مَنۡسَكًا طریقہ، رسم　مُخۡبِتِيۡنَ عاجزی کرنے والے، گڑگڑانے والے　وَجِلَتۡ ڈر جاتے ہیں　بُدۡنَ قربانی کے اونٹ

صَوَآفَّ صف باندھ کر، کھڑے ہو کر　وَجَبَتۡ گر جائیں　قَانِعَ قناعت کرنے والا، صبر کرنے والا

مُعۡتَرَّ مانگنے والا، فقیر　لُحُوۡمُ جمع لحم، گوشت　يُدٰفِعُ دفع کرتا ہے، دور کرتا ہے　خَوَّانٍ خیانت کرنے والا، دغاباز

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلۡنَا مَنۡسَكًا لِّيَذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡ

ہم نے ہر ایک مذہب والوں کے لیے طریقے مقرر کر دیئے ہیں تاکہ وہ ان (حلال) چوپایوں پر جو ان کو (اللہ نے) دے رکھے ہیں، (ذبح کرتے وقت)

بَهِيۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسۡلِمُوۡا ؕ وَ بَشِّرِ

اللہ کا نام لیں، (یاد رکھو) تمہارا اللہ ایک (واحد) ہے، بس اسی کے آگے گردن جھکاؤ، اور (اے پیغمبر) عاجزی کرنے والوں کو (اللہ کی رحمت کی)

الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَ الصَّابِرِينَ

خوشخبری دو۔(عاجزی کرنے والے وہ ہیں) جن کے سامنے جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں، اور جو انہیں (اللہ کی راہ میں مصیبت)

عَلَىٰ مَآ أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَوٰةِ وَ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٥﴾

پہنچتی ہے اس پر (صبر سے برداشت) کرتے ہیں، وہ نماز کے (بھی) پابند ہوتے ہیں، اور جو کچھ ان کو ہم نے دے رکھا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَٰهَا لَكُم مِّن شَعَٰٓئِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ

ہیں۔اور (اے مسلمانو!) قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ تعالی کے نشانات مقرر کر دئے ہیں اس میں تمہارے لیے بہت فائدہ ہے،

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا

پس ان پر کھڑے کر کے (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لو پس جب وہ کروٹ پر گر (کر ٹھنڈے ہو) جائیں تو ان میں سے (خود بھی) کھاؤ اور جو تم

فَكُلُوا مِنْهَا وَ أَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَٰهَا لَكُمْ

میں سے (اپنے منہ سے) نہ (بھی) مانگے اسے (بھی) کھلاؤ، اور (جو) مانگنے والے فقیر (ہیں، ان) کو (بھی) کھلاؤ، (دیکھو) ہم نے ان جانوروں کو

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٣٦﴾ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لَٰكِن

تمہارے لیے مطیع کر دیا ہے تا کہ تم (ہماری اس عنایت کا) شکریہ ادا کرو۔(اور دیکھو) اللہ کے پاس (تمہاری) قربانیوں کے گوشت یا خون نہیں پہنچتے

يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا

(اسے تو) تمہاری پرہیز گاری (کی ضرورت ہے، یہی چیز) اس تک پہنچتی ہے،(اور دیکھو) اللہ نے ہی اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں

اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ اللَّهَ

کر دیا ہے اور تمہیں اس ہدایت کے شکریہ میں اسی کا نام بلند کرنا چاہیے، اور (اے پیغمبر) جو (بھی اس ہدایت کو قبول کر کے) اچھے کام کرے انہیں

يُدَٰفِعُ عَنِ الَّذِينَ ءَامَنُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ ﴿٣٨﴾ ع ٥ ١٢

(میری رضامندی کی) خوشخبری سنا دو، اور اللہ تعالی ایمانداروں سے (دشمنوں کو ضرور) دفع کر دے گا؛ کیونکہ وہ دغاباز کافروں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع میں قربانی کے احکام درج ہیں، اور بتایا ہے کہ قربانی کا گوشت صرف قربانی کرنے والے کا ہی حق نہیں؛ بلکہ اسے چاہیے کہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے، کھلائیں۔اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قربانی کا مقصد خون بہانا یا گوشت کھانا نہیں؛ بلکہ اللہ کی تابعداری ہے، اگر کوئی شخص خوشی سے صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے قربانی نہیں کر رہا؛ بلکہ ایک رسم سمجھ کر یا لوگوں کو راضی کرنے کے لیے کہ کہیں لوگ طعنہ نہ دیں، کر رہا ہے تو اللہ تعالی اس کی قربانی کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ہمیں چاہیے کہ ہر ایک نیکی کا کام محض اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے کریں۔اور اسی سے اجر کے طالب ہوں، اور ناموری وغیرہ کے خواہشمند نہ ہوں۔

لَّهُدِّمَتْ تحقیق کہ گرا دیے جاتے　صَوَٰمِعُ گرجے　بِيَعٌ ایک عبادت خانہ　بِئْرٍ کنواں، چاہ

مُّعَطَّلَةٍ بیکار　مَّشِيدٍ مضبوط　كَأَلْفِ سَنَةٍ ہزار برس کے مانند　أَخَذْتُهَا ان کو دھر پکڑا میں نے

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

(کفار) جو (مسلمانوں سے) لڑتے ہیں انکے ساتھ لڑنے کی (مسلمانوں کو) اجازت دی گئی، کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے، بیشک اللہ ان

لَقَدِيْرُ ۙ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ

(مظلوموں) کی مدد کرنے پر قادر ہے، جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے محض اس لیے کہ یہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے

وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ

اگر اللہ ایک کو دوسرے (کے ہاتھوں) سے نہ ہٹواتا ہوتا تو کتنے صوامع، گرجے، عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام

يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾

کثرت سے لیا جاتا ہے، گرا دیئے گئے ہوتے، لیکن اللہ تو اپنے مددگاروں کی مدد کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ زبردست اور سب پر غالب ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ

اگران (مہاجروں) کو ہم ملک کا مالک بنادیں تو یہ نماز پڑھیں گے، زکوۃ دیں گے، اچھے کام کا حکم دیں گے، برے کاموں سے

وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَ اِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

روکیں گے، (اس لیے کہ) ہر کام کا انجام (تو) اللہ (ہی) کے اختیار میں ہے، اور (اے پیغمبر!) اگر آپ کو یہ کفار جھٹلاتے ہیں تو اس سے پہلے

قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ ثَمُوْدُ ۙ﴿۴۲﴾ وَ قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ۙ﴿۴۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ

قوم نوحؑ، عادؑ، ثمودؑ اور قوم ابراہیمؑ اور قوم لوطؑ کے لوگ، اور اصحاب مدین نے بھی (اپنے اپنے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا،

وَ كُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ

اور (نیز) موسیٰؑ بھی جھٹلائے جاچکے ہیں، تو ہم نے (چند روز) کافروں کو مہلت دی، پھر (آخر کار) انکو دھر پکڑا، سو (تم نے دیکھا کہ)

كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَ هِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

ہماری خفگی کیسی تھی؟ الغرض کتنی نافرمان بستیاں ہم نے ہلاک کردیں کہ (ان کی دیواریں) اپنی چھتوں پر گر پڑی ہیں، اور کتنے

وَ بِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ قَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ

کنویں اور پکے محل ویران پڑے ہیں، کیا یہ لوگ ملک میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان کے دلوں میں سمجھ

يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ

آتی یا ان کے کان (نصیحت کی باتوں کو) سنتے، بات یہ ہے کہ کچھ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوا کرتیں؛ بلکہ دل جو سینوں میں ہیں، وہ بھی

الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَ لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ

اندھے ہوجایا کرتے ہیں (اے پیغمبر!) آپ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں، اور اللہ کبھی بھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا؛

وَ اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا

کیونکہ اللہ کا ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہوتا ہے، بہت سی بستیوں کو جن میں ظلم ہوتا تھا، ہم نے (چند روز) مہلت دی

ع ٦ ١٢

وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝٤٨

پھر (آخرکار) ہم نے ان کو دھر پکڑا، اور (سمجھ لو سب ہی کو ایک روز) ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے

تفسیر

اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ جو اللہ کے خاص بندے ہیں، اور ہر وقت اپنے پروردگار کے جاہ وجلال سے ڈرتے رہتے ہیں، وہ کبھی بھی ملک میں فساد نہیں کر سکتے، اور پھر سرکش قوموں کے ہلاک ہونے کا ذکر ہے، تاکہ انسان عبرت پکڑے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ دیکھو جتنی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں، ان میں سے اکثر قوموں کے ہلاک ہونے کے نشانات اب تک باقی ہیں، ان کو دیکھو اور اسی سے عبرت پکڑو۔ اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اللہ کسی بستی کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ وہاں کے باشندے خود ہلاک ہونے کے لیے تیار نہ ہوں، اور بتایا گیا ہے کہ اللہ دین اسلام پر قائم رہنے والوں کی مدد کرتا ہے۔

فائدہ

انسان اس وقت تک مقرب بندہ ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ عبدیت الٰہی کے دائرہ میں نہ آجائے اور جو احکام خداوندی ہیں اس پر بغیر کسی چوں وچرا کے سرِ تسلیم خم نہ کر دے، اب تک جتنی قومیں بھی ہلاک ہوئیں، صرف اس لیے کہ اپنے آپ کو انہوں نے عبد کے درجہ میں نہیں رکھا، بلکہ سرکشی اور گمراہی میں پڑ گئے۔ اللہ ہم مسلمانوں کو اس سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

تَمَنّٰى خواہش کی	فَيَنْسَخُ پھر منسوخ کر دیتے ہیں	مَا يُلْقِي جو کچھ کہ ڈالا ہے
قَاسِيَةِ سخت	فَتُخْبِتَ پھر گڑگڑانے لگتے ہیں	عَقِيْمٍ منحوس، بد

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝٤٩ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(اے پیغمبر!) آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میں تو صرف تم کو کھلم کھلا (خدا کے عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ (اور بس،) پھر جو لوگ

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝٥٠ وَ الَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا

(بھی) ایمان لائے اور (ساتھ ہی ساتھ) اچھے کام (بھی) کیے تو ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ ہماری نشانیوں

مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝٥١ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

کے متعلق (باطل کرنے کی) کوشش اور (ہمیں) عاجز کرنے کا خیال رکھتے ہیں وہی دوزخی ہیں، (اے پیغمبر!) آپ سے پہلے جتنے رسول

رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ

اور نبی ہم نے بھیجے تھے، (انہیں بھی یہ معاملے پیش آئے کہ) ان کی تمنا میں شیطان نے وسوسے ڈالے؛ لیکن اللہ نے شیطانی وسوسے مٹا

مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٥٢ لِّيَجْعَلَ مَا

دیئے اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیا۔ بیشک اللہ سب کے حال سے واقف اور حکمت والا ہے، (ان معاملات میں) اللہ کو یہ منظور تھا کہ

يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

وسوسہ شیطانی سے جن کے دل میں (بدعقیدتی کا) مرض ہے، اور سخت دل ہیں، ان کو آزمائے، بیشک (یہ) ظالم (کفار) پرلے درجہ کی

لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

مخالفت میں پڑے ہیں، اور (اے پیغمبر! نیز ایسے معاملات میں) خدا کو یہ (بھی) منظور تھا کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَیُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ

وحی برحق ہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوئی) ہے اور یہ سمجھ کر وہ اس پر ایمان لائیں، اور ان کے دل خدا کے حضور میں

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

گڑگڑانے لگیں، اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کو خدا تعالیٰ سیدھا راستہ دکھاتا رہتا ہے، اور کافر (جو منکر ہیں وہ تو)

فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ یَاْتِیَهُمْ عَذَابُ یَوْمٍ

قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے، یہاں تک کہ ان پر یکایک قیامت آجائے، یا (یوں کہو کہ) ایک بڑے منحوس دن کا

عَقِیْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیْ

عذاب ان پر آنازل ہو۔ اس دن اللہ ہی کی حکومت ہوگی۔ وہ لوگوں میں (باہمی اختلاف کا) فیصلہ کردے گا، تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام

جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۵۷﴾ ع ۹ ۱۴

(بھی) کیے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔ اور جو انکار کرتے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے توان کو ذلت والا عذاب ہوگا۔

تفسیر

ہر رسول کے وقت میں شیطان اپنی شیطانیت سے باز نہ رہا، اور آج بھی یہی حالت ہے، لیکن علم والے حق کو ضرور قبول کرتے ہیں۔

عَاقَبَ گرفت کیا گیا	مَا عُوْقِبَ جس طرح کی اس کی گرفت کی گئی	فَتُصْبِحُ پس ہوگئے
مُخْضَرَّةً ہری ہری، سبز سبز	لَطِیْفٌ مہربان	

وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں وطن چھوڑا، پھر شہید ہوگئے یا مر گئے، تو اللہ ان کو (آخرت میں) ضرور عمدہ روزی دے گا،

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۵۸﴾ لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ وَ اِنَّ

(اس میں) کچھ شک (وشبہ) نہیں کہ اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ اور انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ خوش ہوجائیں گے، بیشک

اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ

اللہ سب کے حال سے واقف اور بردبار ہے۔ یہ سن چکے، اور جس نے (دشمن کو) اتنا ہی ستایا جتنا کہ وہ خود ستایا گیا تھا اور اگر اس کے بعد

بُغِیَ عَلَیْهِ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اس پر اور زیادتی ہوئی تو اس (مظلوم) کی اللہ مدد کرے گا، بیشک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ یہ سب اس لیے ہے کہ اللہ (میں ہر

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾ ذٰلِكَ

طرح کی قدرت ہے) دن میں رات کو اور رات کو دن میں داخل کرتا رہتا ہے، بیشک اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ یہ سب قدرتیں اللہ میں

بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

اس لیے ہیں کہ وہ برحق ہے اور اس کے سوا جنھیں یہ (منکر) پکارتے ہیں، وہ سب باطل ہیں، اور (نیز اس سبب سے کہ) اللہ ہی عالی شان اور سب سے بڑا

الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۡ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ہے، (اے مخاطب) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین سرسبز ہوجاتی ہے، تو بیشک اللہ اپنے (بندوں کے حال پر)

لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿٦٣﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦٤﴾ ع ١٥

مہربان اور (انکی ضرورتوں سے) آگاہ ہے، اسی کے لیے وہ تمام چیزیں ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، بیشک اللہ ہی کی ذات بے نیاز اور قابل تعریف ہے۔

تفسیر

اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے اور ہجرت کرنے والے کی تعریف ہے، پھر اسلام کے غلبہ کی خبر ہے، حق کو چھوڑ کر جو لوگ باطل کا یقین کرتے ہیں، ان کی برائی بیان کی گئی ہے۔

نَاسِكُوْهُ	عبادت کرو اس کی	فَلَا يُنَازِعُنَّكَ	پس نہ جھگڑا کریں تم سے
اِنْ جٰدَلُوْكَ	اگر مجادلہ کریں وہ تجھ سے	يَسْطُوْنَ	وہ حملہ کر بیٹھیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي

(اے مخاطب) کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ نے ان تمام چیزوں کو جو زمین میں ہیں تم لوگوں کے بس میں کردیا اور (خاص) کشتی

الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کو جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور (وہی) آسمان کو زمین پر گرنے نہیں دیتا مگر جب اس کا حکم ہوگا (تو وہ گر پڑے گا)، بیشک اللہ

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَ هُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ

آدمیوں پر بڑا شفیق اور مہربان ہے، اسی نے تمہیں جان دی پھر موت دے گا، اور پھر تمہیں (قبر سے) زندہ کرے گا،

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ

بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے، ہم نے ہر ایک امت کے لیے عبادت کے طریقے بنا رکھے ہیں جس پر وہ چلتے ہیں، لہٰذا وہ آپ سے اس طریقہ

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾

(اسلام) میں جھگڑا نہ کریں، اور آپ اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلاتے چلے جاؤ، کچھ شک و شبہ نہیں کہ تم سیدھے راستے پر ہو۔

وَ اِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ

اگر یہ لوگ (اس پر بھی) آپ سے جھگڑا کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے، اور جن باتوں

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

میں تم لوگ جھگڑا کرتے ہو قیامت کے دن ان (جھگڑوں) کا فیصلہ کر دیں گے۔ (اے پیغمبر!) کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ آسمان اور زمین

فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ

کی خبر رکھتے ہیں، یقینا کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں یہ (باتیں درج) ہیں، اللہ کے لیے یہ سب کچھ آسان ہے۔ کفار اللہ کے سوا ان

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے بارے میں نہ اللہ نے کوئی سند اتاری ہے اور نہ انکے پاس کوئی (عقلی) دلیل ہے اور (قیامت کے

مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ

دن) ایسے بے انصافوں کا کوئی (بھی) مددگار نہ ہوگا، جس وقت ہماری کھلی ہوئی آیتیں کافروں کو سنائی جاتی ہیں تو ان کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ

چہروں پر آپ ناخوشی دیکھتے ہیں، اور قریب ہوتا ہے کہ ان آیتوں کے سنانے والوں پر حملہ کر بیٹھیں، آپ کہہ دیجئے،

اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع ٩ ٨ ١٢

کیا اس سے (بھی) بدتر تمہیں ایک اور چیز سناؤں؟ وہ دوزخ ہے، اس کا وعدہ کفار کے لیے اللہ نے کیا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کا بیان ہے، اگر اللہ اپنی نعمتوں سے ہاتھ روک لے تو خیال کرلو کہ آن کی آن میں ساری دنیا تباہ و برباد ہو جائے۔ پھر اخیر رکوع تک اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کفار و مشرکین کی ہٹ دھرمی اور ان کی شرارتوں کا بیان ہے۔

لَنْ يَّخْلُقُوْا وہ نہیں بناتے، نہیں بنا سکتے	ذُبَابًا مکھی	اِنْ يَّسْلُبْ اگر سلب کرلے، لے لے، اچک لے
لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے	مَا قَدَرُوْا انہوں نے قدر نہیں کی	يَصْطَفِيْ وہ چنتا ہے
طَالِبُ مانگنے والا، طلب کرنے والا	مَطْلُوْبُ جس کی طلب کی جائے، جس کو چاہا جائے	سَمّٰى اس نے نام رکھا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

اے لوگو! (دیکھو) ایک مثال بیان کی جاتی ہے، اسے غور سے سنو! اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم لوگ پکار رہے ہو اگر وہ سب کے سب مل کر بھی

دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا

(چاہیں تو) ایک مکھی (تک) نہیں بنا سکتے، اور (بنانا تو کجا) اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے تو (ان میں اتنی طاقت نہیں کہ) وہ اس (مکھی)

لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ

سے وہ چیز چھڑا لیں، طلب کرنے والا (بھی) بودا اور جس سے طلب کیا جا رہا ہے وہ بھی بودا ہے، ان لوگوں نے اللہ کی جیسی تعظیم کرنی

قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ

چاہئے تھی (کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے وہ) نہ کی، اللہ تو بہت طاقت اور غلبہ والا ہے۔ اور وہی اللہ ہے جو (لوگوں کو ہدایت

رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ۚ﴿۷۵﴾ يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ

دینے کے لیے) فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے رسول چنتا ہے اور اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اور وہ جانتا ہے کہ جو ان سے پہلے ہو چکا

وَ مَا خَلۡفَهُمۡ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۷۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا

ہے اور جو ان کے بعد آنے والا ہے؛ کیونکہ سب کام اسی کی طرف لوٹتے ہیں مسلمانو! اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو رکوع

وَاعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَيۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۚ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوۡا فِى اللّٰهِ حَقَّ السجدة

اور سجدے کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو، اور اللہ کی راہ میں اتنی (ہی) کوشش کرو جتنا کوشش کرنے کا

جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجۡتَبٰٮكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ

حق ہے اور (دیکھو) اس نے (اپنی مہربانی سے) تمہیں (اسلام کے لیے) چن لیا اور (یہ) اسلام (وہ مذہب ہے جس) میں کوئی تنگی (کی بات ہی)

مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا

نہیں ہے، یہ تمہارے باپ (حضرت) ابراہیم کا مذہب ہے، اسی نے (سب سے پہلے) تمہارا نام مسلمان رکھا (نزول قرآن سے) پہلے بھی

لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيۡمُوا

اور اس (قرآن) میں بھی؛ تاکہ رسول تمہارے کام پر گواہ ہو اور تمہیں (اسی طرح عام) لوگوں (کے کام) پر گواہ ہونا پڑے گا، پس نماز باقاعدہ

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ﴿۷۸﴾ ع ١٠ | ١٧

پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو، اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو؛ کیونکہ وہی تمہارا مالک ہے، (اور دیکھو) کس قدر اچھا مالک ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں مشرکوں کو سمجھایا گیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود نہ بنائیں، خصوصاً بت وغیرہ جن سے اگر مکھی کچھ چھین کر لے جائے تو اس سے واپس نہیں لے سکتے، پھر انہیں سمجھایا گیا ہے کہ ایسے کمزوروں کو خدا بنانا یہ کہاں کی عقلمندی ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو نیک عمل کی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اسے مسلمان کہا ہے اور مسلمان کے معنی ہیں فرمانبردار تو اب انہیں چاہیے کہ پورے پورے فرمانبردار بن کر دکھلائیں؛ تاکہ قیامت کے دن سرخرو ہوں اور رسول اللہ ﷺ ان کے نیک عمل کی شہادت دے کر ان کی شفاعت کرسکیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں برائیوں سے اور شرک سے اس لیے بھی بچنا چاہیے کہ تم اور لوگوں کے لیے مثال اور شہادت کا کام دینے والے ہو، تمہیں دیکھ کر وہ اسلام کو قبول کریں گے۔ اگر تم نے ہی شرک وغیرہ کرنا شروع کر دیا تو لوگوں کو تم سے کیا ہدایت نصیب ہوگی۔ اسلیے اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اخلاق اس قدر اچھے بنائیں اور اپنے اخلاق کو اس قدر اسلامی رنگ میں رنگیں کہ جس طرح لوگ رسول خدا ﷺ کی طرف ان کے اخلاق حسنہ سے کھنچے چلے آتے تھے، ہماری طرف بھی کھنچے چلے آئیں، اور اسی میں ہماری سرخروئی ہے اسی میں رسول اللہ ﷺ کی عزت ہے اور اسی سے رسول اللہ ﷺ کا مقام بلند ہوگا، یہی حقیقی کامیابی ہے، اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

اَفۡلَحَ کامیاب ہوئے، مراد کو پہنچے | مَلُوۡمِيۡنَ ملامت کیے گئے | عٰدُوۡنَ حد سے بڑھنے والے
رٰعُوۡنَ رعایت کرنے والے، خیال رکھنے والے | سُلٰلَةٍ مٹی | كَسَوۡنَا ہم نے پہنایا | خٰلِقِيۡنَ پیدا کرنے والے
تُبۡعَثُوۡنَ تم اٹھائے جاؤ گے | طَرَآئِقَ جمع طریق، راستے | اَسۡكَنّٰهُ ہم نے اسے ٹھہرا رکھا طور
طور سَيۡنَآءَ ایک پہاڑ کا نام ہے | دُهۡنِ تیل صِبۡغٍ سالن | اٰكِلِيۡنَ کھانے والے | تَحۡمِلُوۡنَ تم اٹھائے جاتے ہو

آیات: ۱۱۸	۲۳۔ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۷۴	رکوعات: ۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ (۱) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ (۲) وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ
یقیناً وہ مسلمان (بالضرور) کامیاب ہوں گے جو اپنی نمازوں میں (اللہ کے سامنے) ڈرتے، اور جو کہ فضول کاموں سے
مُعْرِضُوْنَ ۙ (۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ (۴) وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ (۵)
پرے رہتے ہیں اور جو زکوۃ ادا کرتے ہیں، اور جو اپنی شرمگاہوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔
اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ (۶) فَمَنِ
سوائے اپنی بیویوں یا (باندیوں کے اس معاملے میں) انہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور (یاد رکھو) جو ان (حدوں) کے علاوہ (بھی کچھ)
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ (۷) وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ
چاہتا ہے وہ (حقیقت میں) حد سے نکلنا چاہتا ہے اور جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی (پوری پوری) رعایت
رٰعُوْنَ ۙ (۸) وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ (۹) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ (۱۰) الَّذِيْنَ
کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (ہاں) یہی وہ لوگ ہیں جو وارث بنیں گے، اور جو جنت الفردوس کے وارث
يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (۱۱) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ
بنیں گے، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، یقیناً ہم نے ہی انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی غذا) سے پیدا
طِيْنٍ ۚ (۱۲) ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۪ (۱۳) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا
کیا، پھر اسے نطفہ سے پیدا کیا جو ایک محفوظ جگہ (یعنی رحم میں) رکھا جاتا ہے، پھر ہم (رحم میں) اس نطفہ کو جما ہوا خون سا بنا دیتے ہیں پھر
الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ
اس جمے ہوئے خون کو گوشت کا لوتھڑا بنا دیتے ہیں، اور پھر اسی میں ہڈیاں بناتے ہیں اور پھر ان ہڈیوں پر (مزید) گوشت چڑھاتے ہیں، پھر
اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؕ (۱۴)
اس کے بعد ہم نے ایک دوسری مخلوق ہی بنا دیا (دیکھو) وہ بہترین طریقہ پر انسان کو پیدا کرنے والا اور کس قدر برکت والا ہے (کہ معمولی
ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ؕ (۱۵) ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (۱۶)
مٹی سے ایک ایسا جیتا جاگتا انسان بنا دیتا ہے) پھر (کچھ عرصہ کے بعد) تم ضرور مرو گے، اور پھر قیامت کے دن تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔
وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ
اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات راستے (آسمان) بنائے ہیں (جنہیں تمہیں طے کرنا ہے،) اور (دیکھو) ہم مخلوق (کی مصلحتوں) سے بے خبر

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖۗ وَ اِنَّا عَلٰى

نہیں ہیں، اور ہم نے ایک خاص انداز کے مطابق آسمان سے بارش برسائی اور اسے زمین میں ٹھہرایا، اور (یاد رکھو) اس کو ہم زمین (میں) سے (بھی)

ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ

گم کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں، (مگر ہم ایسا نہیں کرتے،) پھر اس پانی کی مدد سے ہم زمین میں سے تمہارے لیے کھجوروں اور انگوروں کے باغ اگاتے

لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ

ہیں، پھر ان باغوں میں خوب پھل لگتے ہیں جن (میں) سے تم کھاتے (پیتے) ہو۔ اور اسی پانی کی مدد سے طور سینا (کے پہاڑ) پر ایک ایسا درخت (بھی)

تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ

اُگتا ہے جس کے پھل (میں) سے تیل (بھی) نکلتا ہے اور جو کھانے والوں کے لیے سالن کا کام (بھی) دیتا ہے اور چوپایوں (کی پیدائش) میں (بھی)

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾

تمہارے لیے عبرت کا سامان ہے (دیکھو) ہم ان کے پیٹ میں سے تمہیں (دودھ نکال کر) پلاتے ہیں، اس کے علاوہ ان میں تمہارے لیے اور بھی فائدے

وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع

ہیں (جن میں سے ایک یہ ہے کہ) تم (ان کے گوشت) کو کھاتے ہو اور پھر ان پر اور کشتیوں پر سوار بھی کیے جاتے ہو۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے مسلمانوں کی تعریف کی گئی ہے، بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق، مالک اور رازق ہونے کو بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح وہ مٹی سے اناج پیدا کرتا ہے، جسے کھا کر انسان جوان ہوتا ہے پھر انسان سے نطفہ پیدا ہوتا ہے جو کہ بالکل بے جان سی چیز ہے پھر اس نطفہ کو ہی آہستہ آہستہ گوشت کا ٹکڑا بنایا جاتا ہے، پھر اس میں ہڈیاں پیدا کی جاتی ہیں اور پھر ان ہڈیوں پر اور گوشت چڑھا کر ایک انسان کے بچے کی شکل دی جاتی ہے، پھر جب وہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کے دودھ پر پلتا ہے، اس کے بعد پھر اس کی پرورش کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام اناج پیدا کیے اور یہ جانور وغیرہ گوشت کھانے اور دودھ پینے کے لیے بنا دیئے، ایسے خالق اور رازق کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے، ہمیں چاہیے کہ صرف اسی خالق کی عبادت کریں اور اسی کے حکموں پر چلیں۔

يَتَفَضَّلَ وہ فضیلت حاصل کرے — اِصْنَعِ تو بنا — فَارَ ابلے، اچھل پڑے — اُسْلُكْ تو بٹھا

لَا تُخَاطِبْنِيْ تو مجھے مخاطب نہ کرنا، نہ بلانا — اسْتَوَيْتَ تو سوار ہو — مُبْتَلِيْنَ آزمانے والے

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا، اس نے (جا کر) کہا: اے قوم! (صرف ایک) اللہ کی عبادت کرو، سوائے اس کے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَاۤ

اور تمہارا کوئی معبود نہیں، پھر تم (شرک سے) باز کیوں نہیں آتے، اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا: یہ نوح تمہاری طرح

إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً ۚ

ہی ایک آدمی ہے۔ اب چاہتا ہے کہ (نبوت جتا کر) تم پر سرداری قائم کرے، اگر اللہ تعالیٰ (ہماری ہدایت) چاہتے تو فرشتہ بھیج دیتے، ہم

مَّا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ

نے تو اپنے پچھلے باپ دادا سے اس (نبوت) کے متعلق کبھی کچھ نہیں سنا۔ اسے تو کچھ جنون ہی لاحق ہے،

فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾

کچھ وقت کے لیے صبر کرو۔ (اسکا جنون خود ٹھنڈا ہوجائے گا۔) اب نوحؑ نے اپنے رب سے دعا مانگی: اے میرے پروردگار! میری مدد کیجئے کیونکہ

فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا

یہ مجھے جھٹلا رہے ہیں۔ چنانچہ ہم نے اسے وحی کی کہ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی بناؤ، اور جب ہمارا حکم پہنچے

وَفَارَ التَّنُّورُ ۙ فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ

اور چشمہ سے پانی نکلنا شروع ہوجائے تو ہر ایک جنس میں سے دو دو جوڑے اور اپنے گھر والوں کو اس کشتی میں بٹھا لو سوائے ان کے

سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾

جن کے متعلق ہم نے پہلے ہی فیصلہ کردیا ہے اور (دیکھنا) ان ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کہنا، یہ سب غرق ہوکے رہیں گے۔

فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنْتَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ

جب تم اور جو تمہارے ساتھ ہوں وہ کشتی میں سوار ہولیں تو کہہ دو کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ان ظالم

الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُلْ رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ﴿٢٩﴾

قوم سے نجات دی، اے میرے پروردگار! مجھے (کشتی سے) اچھی جگہ پر اتارنا؛ کیونکہ آپ ہی اتارنے والوں میں بہترین ہیں۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ

اس واقعہ میں (ہماری قدرت کی) کئی نشانیاں ہیں اور یقیناً ہم (اسی طرح ہر ایک کو) آزمانے والے ہیں، پھر ہم نے نوحؑ کی قوم کے بعد

قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾ فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

اور قوم پیدا کی، ان کی طرف (بھی) انہی میں سے رسول بھیجا؛ تاکہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور (اس نے ان سے یہ بھی کہا کہ دیکھو) سوائے

مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ ع

اس اللہ کے تمہارا کوئی معبود نہیں، تم (شرک سے) کیوں باز نہیں آتے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ جب کوئی قوم اللہ کی مہربانیوں کا شکریہ ادا نہیں کرتی اور الٹا شرک میں مبتلا ہوجاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا بھی غضب جوش میں آتا ہے۔ اور وہ قوم ہلاک کردی جاتی ہے، جس طرح کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم۔ ہمیں ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے، اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے اللہ کا غضب ہم پر نازل ہو۔

اَتۡرَفۡنَا ہم نے عیش وآرام دے کرخوش کردیا　اَطَعۡتُمۡ تم نے پیروی کی　هَيۡهَاتَ تعجب کا کلمہ، کیا یہ ہوسکتا ہے

يُصۡبِحُنَّ وہ ہوجائیں گے　غُثَآءً کوڑا، چورا　تَتۡرَا پے درپے، لگاتار

عَالِيۡنَ بڑھنے والے، حد سے گزرنے والے، سرکش　بَشَرَيۡنِ دو آدمی　مُهۡلَكِيۡنَ ہلاک کیے جانے والے　رَبۡوَةٍ ٹیلہ

وَ قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ كَذَّبُوۡا بِلِقَآءِ الۡاٰخِرَةِ وَ اَتۡرَفۡنٰهُمۡ

اور اس (رسول) کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے، اور آخرت کے آنے کو جھوٹ سمجھتے تھے اور جنھیں ہم دنیا میں عیش و آرام دیکر

فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۙ يَاۡكُلُ مِمَّا تَاۡكُلُوۡنَ مِنۡهُ وَ يَشۡرَبُ

مست کر رکھا تھا کہا: یہ تمہارے جیسا آدمی ہی تو ہے، جس چیز کو تم کھاتے ہو اسے وہ کھاتا ہے، جو تم پیتے ہو

مِمَّا تَشۡرَبُوۡنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَئِنۡ اَطَعۡتُمۡ بَشَرًا مِّثۡلَكُمۡ اِنَّكُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمۡ

اسے یہ بھی پیتا ہے، اگر تم اپنے جیسے آدمی کی تابعداری شروع کردوگے تو ضرور نقصان اٹھاؤگے۔کیا وہ تمہیں یہ وعدہ دے رہا ہے

اَنَّكُمۡ اِذَا مِتُّمۡ وَ كُنۡتُمۡ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمۡ مُّخۡرَجُوۡنَ ﴿۳۵﴾ هَيۡهَاتَ هَيۡهَاتَ لِمَا

کہ جب تم مرکر ہڈیاں اور مٹی بن جاؤگے تو پھر زمین سے نکالے جاؤگے۔جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ بہت ہی بعید ہے،

تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اِنۡ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ

بہت ہی بعید ہے۔(اس پر جتنا بھی تعجب کیا جائے کم ہے،) ہماری اس دنیا کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں کہ ہم میں کوئی مرتا ہے

وَ نَحۡيَا وَ مَا نَحۡنُ بِمَبۡعُوۡثِيۡنَ ﴿۳۷﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

اور کوئی پیدا ہوتا ہے،اور ہم (ہرگز ہرگز) دوبارہ زندہ کر کے نہیں اٹھائے جائیں گے۔ (ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ) یہ شخص اللہ پر جھوٹ باندھ

كَذِبًا وَّ مَا نَحۡنُ لَهٗ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِىۡ

رہا ہے ہم اس کو (کبھی) رسول ماننے کیلئے تیار نہیں، (اللہ کے) رسول نے (یہ سن کر اللہ سے) دعا مانگی: اے میرے پروردگار! میری مدد کر؛

بِمَا كَذَّبُوۡنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيۡلٍ لَّيُصۡبِحُنَّ نٰدِمِيۡنَ ﴿۴۰﴾

کیونکہ اب یہ مجھے بالکل جھوٹا سمجھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے کہا: بس تھوڑی ہی مدت اور ہے کہ یہ (خود اپنے کیے پر) نادم ہوں گے۔

فَاَخَذَتۡهُمُ الصَّيۡحَةُ بِالۡحَـقِّ فَجَعَلۡنٰهُمۡ غُثَآءً ۚ فَبُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۱﴾

چنانچہ سچ مچ انہیں ایک چنگھاڑ نے آپکڑا پس ہم نے انہیں کوڑے کرکٹ کی طرح کرڈالا،ظالموں پر (اسی طرح) اللہ کی پھٹکار ہوتی ہے۔

ثُمَّ اَنۡشَاۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ قُرُوۡنًا اٰخَرِيۡنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسۡبِقُ مِنۡ اُمَّةٍ اَجَلَهَا

پھر ان کے بعد ہم نے اور کئی قومیں پیدا کیں، اور (یاد رکھو) جس قوم کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے تو نہ وہ (اس سے) آگے بڑھ سکتی ہے

وَ مَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا تَتۡرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوۡلُهَا

نہ انہیں (کوئی) مہلت دی جاتی ہے۔ پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے، پس جب کبھی کسی قوم کی طرف کوئی رسول آیا تو اس نے

كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ

اسے جھٹلایا، پھر ہم نے بھی ان کو ایکد وسرے کے پیچھے (ہلاک) کردیا اور ان کو قصہ کہانیاں بنا دیا، پس (اس طرح) ایمان نہ لانے والوں

لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ ۙ

پر اللہ کی پھٹکار پڑتی ہے۔ اس کے بعد ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ ۚ

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف (انہیں بھیجا)؛ کیونکہ وہ بہت مغرور اور سرکش ہو رہے تھے۔(جب حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ ان کے

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ ۚ

پاس پہنچے اور اللہ کا پیغام پہنچایا) تو انہوں نے کہا: کیا ہم ایسے دو آدمیوں کی بات کو مان لیں جو ہم جیسے ہیں اور جن کی قوم (خود) ہماری ہی

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ

غلام ہے۔بس انہوں نے حضرت موسیٰ اور ہارون کو جھٹلایا اور تباہ ہوئے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب(بھی دی)؛ تاکہ

لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ جَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗٓ اٰيَةً

(اس کی قوم کے)لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں،اور(اسی طرح) ہم نے مریم کے بیٹے اور اُن کی ماں کو(اپنی قدرت کی) نشانی بنایا،

ع۴ ۱۸ وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع

انہیں(لوگوں سے بچا کر) ایک ٹیلہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور شاداب جگہ تھی۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ کا واقعہ درج ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح فرعون کی قوم نے صرف اس لیے کہ موسیٰ کی قوم ان کی غلام تھی، حضرت موسیٰ کی بات ماننے سے انکار کردیا اور ہلاک ہوئے، ہمیں چاہیے کہ اس سے نصیحت حاصل کریں اور کبھی یہ نہ دیکھیں کہ نصیحت کرنے والا کس قوم سے ہے، صرف یہ دیکھیں کہ نصیحت کیا کرتا ہے، اگر نیک کام کی نصیحت کرے تو فوراً اس پر عمل کریں۔

زُبُرًا ٹکڑے ٹکڑے — يَّنْطِقُ بولتا ہے، بولتی ہے — غَمْرَةٍ غفلت — يَجْـَٔرُوْنَ وہ بلبلاتے ہیں، گڑگڑاتے ہیں

لَا تَجْـَٔرُوا تم نہ گڑگڑاؤ، نہ بلبلاؤ — تَنْكِصُوْنَ اکڑتے ہوئے — سٰمِرًا باتیں کرنے والے، قصہ کہانی کہنے والے

تَهْجُرُوْنَ تم چھوڑتے ہو، پرے ہٹ جاتے ہو — نٰكِبُوْنَ ہٹ جانے والے — لَّجُّوْا وہ جم جائیں

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

(اور ہم نے حکم دیا) اے (میرے بھیجے ہوئے) رسولو! میرے پاکیزہ(دیئے ہوئے) رزق سے کھاؤ، اور نیک کام کرو، جو تم کروگے ہم

عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ ۭ وَ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ

اسے اچھی طرح جانتے ہیں، اور یہ (اولاد آدم جو) تمہاری امت (بنائی جاتی) ہے، ایک ہی امت ہے، (ان میں اختلاف نہ پیدا کرنا،) اور (دیکھو)

فَاتَّقُوۡنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوۡۤا اَمۡرَهُمۡ بَيۡنَهُمۡ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا

ہم تمہارے رب ہیں؛ اس لئے (صرف) مجھ سے (ہی) ڈرو، لیکن ان لوگوں نے (ان رسولوں کی تعلیم سے ہٹ کر) اپنے دین میں الگ الگ طریقہ

لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ﴿۵۳﴾ فَذَرۡهُمۡ فِىۡ غَمۡرَتِهِمۡ حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿۵۴﴾

کے اختلاف پیدا کیا، اب ہر گروہ کے پاس جو دین ہے وہ، اسی پر خوش ہو رہا ہے، (اے محمدؐ!) تھوڑے عرصہ کے لیے انہیں (اس)

اَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمۡ بِهٖ مِنۡ مَّالٍ وَّبَنِيۡنَ ﴿۵۵﴾ ۙ نُسَارِعُ لَهُمۡ فِى الۡخَيۡرٰتِ ؕ

غفلت میں ہی پڑا رہنے دو، ہم جو ان کی مال اور اولاد سے مدد کر رہے ہیں اسے یہ کیا سمجھ رہے ہیں؟ ہم تو ان کی بھلائی کیلئے جلدی کرتے ہیں؛

بَلْ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ هُمۡ مِّنۡ خَشۡيَةِ رَبِّهِمۡ مُّشۡفِقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ ۙ وَ الَّذِيۡنَ هُمۡ

مگر یہ سمجھتے ہی نہیں (کہ اصل بھلائی کیا ہے)۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے خوف سے کانپتے رہتے ہیں، اور اپنے پروردگار کی

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۸﴾ ۙ وَ الَّذِيۡنَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ لَا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۵۹﴾ ۙ وَ الَّذِيۡنَ يُؤۡتُوۡنَ

نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے ساتھ (کسی اور) کو شریک نہیں بناتے۔ اور جو کچھ انہیں دے رکھا ہے اسے (اللہ کی

مَاۤ اٰتَوا وَّ قُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ اَنَّهُمۡ اِلٰى رَبِّهِمۡ رٰجِعُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ۙ اُولٰٓـئِكَ

راہ میں محتاجوں کو) دیتے ہیں، اور پھر بھی ان کے دل خوف زدہ رہتے ہیں کہ ان کو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ حقیقت میں یہ

يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَ هُمۡ لَهَا سٰبِقُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ

لوگ نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں، اور اس میں ایک دوسرے سے بڑھ جاتے ہیں، اور (دیکھو) ہم کسی کو اسکی طاقت سے زیادہ کام

نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا وَلَدَيۡنَا كِتٰبٌ يَّنۡطِقُ بِالۡحَـقِّ وَ هُمۡ

کرنے کی تکلیف نہیں دیتے، کیونکہ ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو بالکل سچ سچ (ہرایک کا حال) سنا دے گی، (اس لیے قیامت کے دن) کسی

لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۲﴾ بَلۡ قُلُوۡبُهُمۡ فِىۡ غَمۡرَةٍ مِّنۡ هٰذَا وَ لَهُمۡ اَعۡمَالٌ مِّنۡ دُوۡنِ ذٰلِكَ هُمۡ

پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ لیکن ان کے دل اس (قیامت) سے (بالکل) غافل ہیں، اور ان کے کام (بھی کچھ) اور ہی طرح کے ہیں جو کر رہے

لَهَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰٓى اِذَاۤ اَخَذۡنَا مُتۡرَفِيۡهِمۡ بِالۡعَذَابِ اِذَا هُمۡ يَجۡـَٔرُوۡنَ ﴿۶۴﴾ ؕ

ہیں، (دیکھو) جب ہم ان میں سے آسودہ لوگوں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو پھر یہ بلبلائیں گے۔ (ہم پھر ان سے کہیں گے کہ) اب

لَا تَجۡـَٔرُوا الۡيَوۡمَ ۖ اِنَّكُمۡ مِّنَّا لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۶۵﴾ قَدۡ كَانَتۡ اٰيٰتِىۡ تُتۡلٰى

نہ بلبلاؤ (تمہارا بلبلانا بے سود ہے)؛ کیونکہ ہماری طرف سے تمہیں کوئی مدد نہیں دی جائے گی۔ یقیناً جب (دنیا کی زندگی میں) میری

عَلَيۡكُمۡ فَكُنۡتُمۡ عَلٰٓى اَعۡقَابِكُمۡ تَـنۡكِصُوۡنَ ﴿۶۶﴾ ۙ مُسۡتَكۡبِرِيۡنَ ۖۚ بِهٖ سٰمِرًا تَهۡجُرُوۡنَ ﴿۶۷﴾

آیات تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم باتیں بناتے ہوئے اور ان سے تکبر کرتے ہوئے الٹے پاؤں پھر جاتے تھے۔

اَفَلَمۡ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ اَمۡ جَآءَهُمۡ مَّا لَمۡ يَاۡتِ اٰبَآءَهُمُ

کیا ان کافروں نے (قرآن کی) باتوں پر غور نہیں کیا، یا اس لیے انکار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس وہ چیز آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادا کے

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ

پاس نہیں آئی تھی، کیا انہوں نے اپنے پیغمبر کو ہی نہیں پہچانا جو انکار کر رہے ہیں، یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے؛ لیکن (جنون کیسا،)

بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ

وہ تو ایک سچی بات لے کر ان کے پاس آئے ہیں اور ان میں سے اکثر حق بات سے ہی متنفر ہیں اور اگر سچ کو ان کی مرضی کے مطابق تبدیل کر دیا

اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ مَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ

جائے تو یقیناً آسمان و زمین میں اور جو کچھ اس میں ہے، سب درہم برہم ہو جائے۔ ہم تو ان کے لیے نصیحت کی چیز لیکر ان کے پاس آتے ہیں

بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾ؕ اَمْ تَسْئَلُهُمْ

مگر یہ تو ہر اس چیز سے ہی منہ موڑے ہوئے ہیں، جو ان کے لیے نصیحت ہو سکتی ہے، (اے محمدؐ) کیا آپ ان سے (نصیحت کرنے کی) کوئی

خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّ هُوَ خَيْرُ

مزدوری مانگتے ہیں۔ (جو یہ انکار کر رہے ہیں، آپ کو تو معلوم ہے کہ) آپ کے پروردگار کی طرف سے جو مزدوری ملے گی وہ بہتر ہوگی، کیونکہ

الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ اِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ

اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والے ہیں۔ (پھر تم کیوں ان سے کچھ مانگو گے، بلکہ) آپ ضرور انہیں سیدھے راستہ کی طرف بلاتے ہوں گے، اور یہ لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ لَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا

جنہیں آخرت کا یقین (بھی) نہیں، ضرور (اس) سیدھے راستے سے دور بھاگ رہے ہیں، (دیکھو) اگر ہم ان پر رحم کرتے ہیں اور انہیں

مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ

جو تکلیف ہوتی ہے وہ دور کر دیتے ہیں تو پھر یہ سرکشی پر جم جاتے ہیں اور اسی میں غرق ہو جاتے ہیں، یقیناً جب ہم نے انکو عذاب میں

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَ مَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰى اِذَا فَتَحْنَا

(پہلے پہل) گرفتار کیا تو انہوں نے ہمارے سامنے عاجزی اور گریہ و زاری کیوں نہیں کی۔ (یہ عذاب بڑھتا جائے گا) یہاں تک کہ

عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ع

جب ہم ایک سخت عذاب کا دروازہ ان پر کھول دیں گے، تو پھر یہ بالکل ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ہر رسول کو ایک ہی پیغام دے کر بھیجا گیا تھا، لوگوں نے اپنی مرضی کے مطابق اس میں اختلافات پیدا کیے ہیں، اس لیے ہمیں ان اختلافات میں نہیں جانا چاہیے، ہمیں قرآن کے احکام کی تبلیغ کیے جانا چاہیے، اس کے بعد نیک مسلمانوں کی علامات لکھی ہیں، ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو ان علامات کے مطابق بنائیں، اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مشرکوں کی باتوں پر ہرگز کان نہ دھریں، اور اگر ان کی باتوں کا خیال کیا جائے تو پھر تبلیغ کبھی ہو ہی نہیں سکے گی، کیونکہ ان کی مرضی ہے کہ ہر شخص ان کے طریقہ کی پیروی کرے، یعنی مشرک ہو جائے، ہمیں بھی کافروں اور مشرکوں کی باتوں کا کوئی خیال نہیں

کرنا چاہیے، اور اپنا فرض ادا کرتے رہیں۔

اَفۡـِٕدَۃَ جمع فواد، دل — ذَرَاَ پھیلا دیا — یُجِیۡرُ پناہ دیتا ہے

لَا یُجَارُ پناہ نہیں دی جائے گی — تُسۡحَرُوۡنَ تمہیں فریب دیا جاتا ہے، جادو کیا جاتا ہے

اٰتَیۡنٰہُمۡ ہم ان کے پاس لائے ہیں — لَعَلَا ضرور چڑھائی کرتا ہے

وَ ہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾ وَ ہُوَ

تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل بنائے؛ مگر (اس پر بھی) تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور تمہارا خدا وہی ہے

الَّذِیۡ ذَرَاَکُمۡ فِی الۡاَرۡضِ وَ اِلَیۡہِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۷۹﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ یُحۡیٖ وَ یُمِیۡتُ

جس نے تمہیں زمین پر پھیلا دیا پھر تم سب اسی کی طرف (حشر میں) اکٹھے کیے جاؤ گے۔ اور تمہارا خدا وہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے

وَ لَہُ اخۡتِلَافُ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۸۰﴾ بَلۡ قَالُوۡا مِثۡلَ مَا

اور وہی رات اور دن بدلتا رہتا ہے۔ تو کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے ہو۔ (یہ ان باتوں پر غور نہیں کرتے)؛ بلکہ انہوں نے وہی کہا جوان کے بڑوں نے

قَالَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۸۱﴾ قَالُوۡۤا ءَاِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۸۲﴾

کہا تھا، وہ کہتے تھے: کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہماری مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا (ان پر بھی) ہم دوبارہ اٹھائے جاسکیں گے۔

لَقَدۡ وُعِدۡنَا نَحۡنُ وَ اٰبَآؤُنَا ہٰذَا مِنۡ قَبۡلُ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ

یقیناً ہم سے (بھی) اور (ہم سے) پہلے ہمارے باپ دادا سے (بھی) یہی وعدہ ہوتا رہا ہے؛ (لیکن ایسا نہیں ہوا اس لیے) یہ تو وہی اگلوں کے

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۸۳﴾ قُلۡ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۴﴾

افسانے ہیں۔ (اے محمدؐ!) آپ (ان سے) پوچھیے (بتاؤ تو) زمین اور جو کچھ اس میں ہے (یہ سب) کس کا ہے؟ اگر تم (کچھ) علم رکھتے ہو تو

سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰہِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۸۵﴾ قُلۡ مَنۡ

جھٹ کہہ دیں گے اللہ کا ہے تو (ان سے) کہیے: کیا تم (اس پر بھی) نصیحت نہیں پکڑتے ہو۔ (اے محمدؐ!) آپ (ان سے) پوچھیے (بتاؤ)

رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۸۶﴾ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰہِ ؕ قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۸۷﴾

ساتوں آسمانوں کا اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ تو جھٹ کہہ دیں گے اللہ ہے تو (ان سے) کہیے پھر کیا تم اس سے ڈرتے نہیں ہو۔

قُلۡ مَنۡۢ بِیَدِہٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُوَ یُجِیۡرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیۡہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ

(اے محمدؐ!) آپ (ان سے) پوچھیے (بتاؤ) اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر کس کی حکومت ہے اور وہ کون ہے جو پناہ دیتا ہے، لیکن اس کے خلاف

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۸﴾ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰہِ ؕ قُلۡ فَاَنّٰی تُسۡحَرُوۡنَ ﴿۸۹﴾ بَلۡ اَتَیۡنٰہُمۡ

کوئی پناہ نہیں دے سکتا، تو جھٹ کہہ دیں گے اللہ ہے، تو (ان سے) کہیے پھر تم کہاں (شیطان کے فریب میں) پھنس رہے ہو۔ بات یہ ہے

بِالۡحَقِّ وَ اِنَّہُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنۡ وَّلَدٍ وَّ مَا کَانَ

کہ ہم ان کے پاس سچی خبر لائے ہیں اور یہ جھوٹ بکتے ہیں۔ (کہ اور معبود بھی ہیں یقیناً) اللہ نے کسی کو (بھی) بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے

مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ

ساتھ کوئی اور معبود ہے، ایسا ہوتا تو ہر ایک معبود اپنی مخلوق لے کر ایک طرف چل دیتا اور ضرور ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَۙ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

یقیناً اللہ کی ذات جو یہ باتیں کر رہے ہیں اُن سے پاک ہے۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے

فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۠﴿۹۲﴾

اور وہ اُن چیزوں سے بہت برتر ہے۔ جنہیں وہ (خدا کا) شریک مانتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا نے بڑی بڑی قدرتیں بیان کی ہیں، اور ان کا اقرار خود کافر بھی اپنی زبان سے کرتے ہیں تو ان قدرتوں کے بیان کا حاصل ہے کہ کافروں کے اُس شبہ کا جواب دیا جائے، جو یہ کہتے تھے کہ ہم جب مر کر مٹی میں مل جائیں گے، اور ہماری ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو ہم کیسے دوبارہ زندہ کئے جائیں گے، تو جواب میں بتایا کہ جو اتنی قدرتیں رکھتا ہے، وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ تمہیں مرنے کے بعد زندہ کر دے۔

فائدہ

زمین وآسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب پر خدا کی حکومت ہے اور وہی سب کے نفع ونقصان کا مالک ہے۔ تو ہمیں اُسی مالک کی غلامی اختیار کرنی چاہئے، جو سب مالکوں کا غیر فانی مالک ہے۔

خدا جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں پناہ دیتا ہے، لیکن اس کے مقابلے میں کوئی ایسا نہیں کہ جب خدا کسی پر عذاب کرنا چاہے تو اُسے پناہ دے سکے؛ اس لئے اُس کے عذاب سے ڈرنا چاہئے اور اُس کی پناہ میں رہنے کی دعا کرنی چاہئے۔

مسئلہ

جو خود کو خدا کا بیٹا کہے یا کسی کو خدا کا بیٹا کہے، تو وہ مُشرک ہے اور مشرک کی بخشش کبھی نہ ہوگی، اسلئے ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

تُرِيَنِّيْ تو مجھے دکھائے	نُرِيَكَ ہم تجھے دکھائیں	هَمَزٰتِ وسوسہ	اِرْجِعُوْنِ مجھے واپس کر دے
بَرْزَخٌ پردہ	اَنْسَابَ قرابتیں	تَلْفَحُ جھلس دے گی	كٰلِحُوْنَ بدصورت، تُرش رو
شِقْوَتُنَا ہماری بدبختی	اخْسَئُوْا دور رہو، ہٹو	اَتَّخَذْتُمُوْهُمْ تم نے ان کو پکڑ لیا، بنایا،	
عَآدِّيْنَ شمار کرنے والے	عَبَثًا بے فائدہ، فضول، عبث	كَرِيْمِ بزرگ، بلند مرتبہ	

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَۙ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا

(اے محمدؐ آ) پ یوں کہئے کہ اے میرے پروردگار! جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، اگر تو مجھے دکھادے، تو اے میرے پروردگار!

تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴿۹۴﴾ وَ اِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ﴿۹۵﴾

مجھے ان ظالموں میں نہ کیجئے، اور (اے محمدؐ!) ہم اس پر یقیناً قادر ہیں کہ جس عذاب کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ آپ کو دکھادیں۔

اِدۡفَعۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحۡنُ اَعۡلَمُ بِمَا یَصِفُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَ قُلۡ

بُرائی کو اچھے طریقہ سے ٹال دو، جو یہ بیان کرتے ہیں ہم اُس سے خوب واقف ہیں ۔ اور (اے محمدؐ!) آپ یوں دعا کیجئے ۔ اے میرے

رَّبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوۡذُ بِکَ رَبِّ

پروردگار! میں شیطان کے وسوسوں کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ۔ اور اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس بات کی بھی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ

اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الۡمَوۡتُ قَالَ رَبِّ

میرے پاس آئے ۔ اور (اے محمدؐ! ان کی تو یہی حالت رہتی ہے ۔) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے: اے میرے

ارۡجِعُوۡنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیۡۤ اَعۡمَلُ صَالِحًا فِیۡمَا تَرَکۡتُ کَلَّا ؕ اِنَّهَا کَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ

پروردگار! مجھے دُنیا میں لوٹا دے؛ تاکہ جو کچھ میں چھوڑ آیا ہوں اُس میں اچھے عمل کرلاؤں، یہ ہرگز نہیں ہوگا، یہ تو ایک بات ہے جسے وہ کہے ہی گا۔

وَ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ بَرۡزَخٌ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ

اور ان لوگوں کے آگے ایک (چیز) آڑ (کی آنے والی) ہے (اس سے مراد موت ہے) قیامت کے دن تک پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ اس

فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ

دن باہم کوئی رشتہ داری رہے گی اور نہ کوئی ایک دوسرے کو پوچھے گا ۔ پس جس شخص کے ترازو کا (نیکی والا) پلڑا بھاری ہوجائے گا تو وہی

الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فِیۡ جَهَنَّمَ

لوگ کامیاب ہوں گے ۔ اور جس کے ترازو کا (نیکی والا) پلڑا ہلکا ہوجائے گا تو وہی ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا، اور وہ جہنم میں ہمیشہ

خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلۡفَحُ وُجُوۡهَهُمُ النَّارُ وَ هُمۡ فِیۡهَا کٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمۡ تَکُنۡ اٰیٰتِیۡ

رہیں گے ۔ آگ اُن کے چہروں کو جھلس دے گی ۔ اور وہ بدصورت ہوجائیں گے ۔ (اُن سے کہا جائے گا ،) کیا تمہارے سامنے ہماری

تُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَکُنۡتُمۡ بِهَا تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَیۡنَا شِقۡوَتُنَا وَ کُنَّا

آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں ۔ اور تم انہیں جھٹلاتے تھے ۔ (تو) وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی اور ہم

قَوۡمًا ضَآلِّیۡنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَاِنۡ عُدۡنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ

گمراہ لوگ تھے، اے ہمارے پروردگار! ہمیں (ایک دفعہ) یہاں سے نکال دے، پھر اگر ہم کوئی گناہ کریں تو یقیناً ظالم ہوں گے، جواب

اخۡسَـُٔوۡا فِیۡهَا وَ لَا تُکَلِّمُوۡنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡ عِبَادِیۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ

ملے گا: دور ہوجاؤ، اسی میں رہنا ہوگا، مجھ سے بات نہ کرو۔ بیشک میرے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ تھے جو کہتے تھے، اے ہمارے

اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَ ارۡحَمۡنَا وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذۡتُمُوۡهُمۡ

پروردگار! ہم (آپ پر) ایمان لائے ، ہمارے گناہ بخش دو، اور ہم پر رحم فرمایئے اور آپ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہیں۔ پھر تم ان کی ہنسی

سِخۡرِیًّا حَتّٰۤی اَنۡسَوۡکُمۡ ذِکۡرِیۡ وَ کُنۡتُمۡ مِّنۡهُمۡ تَضۡحَکُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّیۡ جَزَیۡتُهُمُ الۡیَوۡمَ

اڑاتے تھے، یہاں تک کہ (اسی ہنسی میں) تم نے میری یاد کو بھلا دیا اور تم ان سے ہنستے ہی رہے، (تو دیکھو اب کہ) میں نے ان کے صبر کے

بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

بدلے آج انہیں (کیا اچھی) جزا دی ہے کہ وہ کامیاب ہوئے ، پھر خدا پوچھے گا: تم زمین میں کس قدر رہے برسوں کے شمار سے۔

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ

وہ بولیں گے کہ ہم تو صرف ایک دن یا اس سے بھی کم عرصہ رہے، تو شمار کرنے والوں سے پوچھ لے، اللہ فرمائے گا: اگر تم اتنا ہی کم عرصہ

لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا

رہے تو کاش تم (پہلے ہی) جان لیتے۔ تو کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ میں نے تمہیں بے فائدہ بنایا ہے، اور یہ کہ

وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ

تم میرے پاس لوٹائے نہیں جاؤ گے۔ تو بہت برتر ہے وہ سچا بادشاہ کہ اس کے سوائی کوئی معبود نہیں وہ معزز عرش کا مالک ہے۔

الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ

اور جو بغیر کسی دلیل کے اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو پکارتا ہے تو اس کا حساب اللہ تعالیٰ ضرور لیں گے، بیشک کافر فلاح

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع ۶

نہیں پائیں گے۔ (اے محمدؐ!) آپ یوں کہئے کہ اے میرے پروردگار! (مجھے) بخش دیجئے اور رحم کیجئے اور آپ بہتر رحم کرنے والا ہیں۔

تفسیر

اس میں بتایا گیا ہے کہ برائی کو اچھائی سے ٹال دینا بہتر ہے، کافروں کو ضرور عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا، وہاں دوزخ میں ڈالے جائیں گے، تو وہ عذر معذرت پیش کریں گے، لیکن قبول نہ ہوگی، نیکوکاروں کو کامیابی ہوگی اور بدکار نامراد ہوں گے، اخیر میں دعا مذکور ہے۔

آیات: ۶۴	۲۴۔ سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۲	رکوعات: ۹

اجْلِدُوْا درے مارو	لَا تَاْخُذْكُمْ نہ پکڑے تمہیں	رَاْفَةٌ مہربانی، رحم	لَا يَنْكِحُ نہیں نکاح کرتا
زَانِيَةٌ زناکار عورت	مُشْرِكَةٌ مشرک عورت	زَانٍ زناکار مرد	مُشْرِكٌ شرک کرنے والا مرد
حُرِّمَ حرام کردیا گیا	ثَمٰنِيْنَ اسی (۸۰)	يَرْمُوْنَ تہمت لگاتے ہیں	يَدْرَؤُا دفع کرتا ہے، ٹال دیتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾

یہ سورت ہم نے نازل کی اور اس کے احکام فرض کردیئے اور اس میں ہم نے کھلی آیتیں نازل کردیں؛ تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان میں سے ہر ایک کو سو درے مارو اور اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو

فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ

خدا کے دین کے معاملے میں تمہیں ان دونوں پر ذرا ترس نہیں آنا چاہیے اور چاہیے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت (عبرت کے لیے)

مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٢ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ

ان پر عذاب ہوتا دیکھے۔ زانی مرد زنا کرنے والی عورت ہی سے شادی کرتا ہے یا شرک کرنے والی سے اور زنا کرنے والی عورت سے زانی

اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝٣ وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ

یا مشرک ہی نکاح کرتا ہے اور یہ (نکاح) مسلمانوں پر حرام کردیا گیا ہے، اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر (زنا کی) تہمت لگائیں

ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً

پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو انہیں اسی (۸۰) درے مارو اور کبھی ان کی گواہی قبول

اَبَدًا ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا ۚ

نہ کرو، اور (یاد رکھو کہ) یہی فاسق لوگ ہیں۔ سوائے ان کے جو اس کے بعد توبہ کرلیں، اور (اس بات کی) اصلاح کرلیں

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ

تو یقیناً اللہ غفور رحیم ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگاتے ہیں اور ان کے سوا اور کوئی گواہ

اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٦ وَالْخَامِسَةُ

نہ ہوں تو ان میں سے ایک (ہی) کی چار دفعہ یہ گواہی لی جائے کہ خدا کی قسم میں سچا ہوں۔ اور پانچویں دفعہ یہ کہے کہ

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَ يَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ

اگر وہ جھوٹ کہتا ہو تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ اور عورت سے عذاب یوں ٹل سکتا ہے کہ وہ چار دفعہ یوں گواہی دے

اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ

کہ خدا کی قسم یقیناً اس کا شوہر جھوٹا ہے۔ اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ خدا کا اس پر غضب ہو اگر اس کا شوہر سچا ہو۔ اور (اے لوگو!)

كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ ع

اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، اور خدا توبہ قبول کرنے والا اور صاحب حکمت ہے (تو جھوٹ تہمت لگانے والوں کا برا حال ہوتا)۔

تفسیر

اس سورۃ میں بہت سے احکام مذکور ہیں جو معاشرتی زندگی سے متعلق ہیں، اس سورہ کا نام النور اس وجہ سے ہے کہ اس میں خدا کے بارے میں مذکور ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے، اور اس کے بارے میں مثال بیان کی گئی ہے، اس کا ذکر آگے آئے گا۔ پھر زنا کی سزا کا بیان ہے، اس کے بعد تہمت لگانے والوں کی سزا کا ذکر ہے، اس کے بعد لعان کا ذکر ہے۔

اِفْكِ تہمت لَاتَحْسَبُوْہُ اسے نہ سمجھو امْرِیٌ شخص سَمِعْتُمُوْہُ تم نے اسے سنا

اَفَضْتُمْ چرچا کیا تم نے تَلَقَّوْنَہٗ تم لاتے تھے، اس کو کہتے تھے هَيِّنًا آسان، معمولی

تَشِيْعَ پھیلے، شائع ہو فَاحِشَةُ بے حیائی

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ

یقیناً جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ تم میں ہی ایک جماعت تھی، تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو؛ بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے،

لِكُلِّ امْرِیٍٔ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ

ان میں سے ہر ایک شخص کا اتنا گناہ ہوا جتنا اس نے کیا اور ان میں سے جس نے (گناہ میں) بڑا حصہ لیا، اسے عذاب

عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّ قَالُوْا

سخت ہوگا۔ (اے مسلمانو!) جب تم نے تہمت کو سنا تو مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے ہی لوگوں کے بارے میں نیک گمان کیوں نہ

هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ

کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح بہتان ہے، تہمت لگانے والے اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے، تو پھر جب وہ گواہ ہی نہ پیش کرسکیں تو

فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْيَا

خدا کے نزدیک وہی جھوٹے ٹھہرے اور اگر تم (مسلمانوں) پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت دنیا و آخرت میں نہ

وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ

ہوتی تو یقیناً اس بات کا جو تم نے چرچا کیا تو اس کے بدلے تمہیں سخت عذاب پہنچتا۔ ذرا وہ وقت یاد کرو جب تم اپنی زبانوں پر ایسی

وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ

بات لاتے اور منہ سے کہتے تھے جس کا تمہیں علم ہی نہیں تھا، اور تم یہ (کہہ دینا) معمولی بات سمجھتے تھے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ

سخت (گناہ کی) بات تھی۔ اور جب تم نے یہ (بہتان کا واقعہ) سنا تو کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں یہ زیبا نہیں ہے کہ اس کے متعلق بولیں،

سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ

اے اللہ! تو پاک ہے، یہ تو صریح بہتان ہے، خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کرنا، اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ ۚ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ

مسلمان ہو۔ اور اللہ تمہارے لیے آیتیں بیان کرتا ہے، اور وہ صاحب علم و حکمت ہے۔ یقیناً ان لوگوں کے لیے دنیا و آخرت میں

تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ

دردناک عذاب ہے، جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیل جائے، اور اللہ کو سب علم ہے تمہیں علم نہیں ہے۔

ع ۲/۸ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۰﴾

اور اگر اللہ کا فضل و رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتا اور یہ کہ خدا بڑا شفیق ورحیم نہ ہوتا (تو تمہیں بہت عذاب ہوتا)۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت لگائی گئی تھی اور جسے واقعہ افک کہتے ہیں، اس کا بیان ہے۔ تہمت لگانے کی برائی بیان کی گئی ہے اور ایسا کرنے والوں کو یہ حکم ہے کہ وہ چار گواہ اپنی بات کی سچائی میں پیش کریں۔

پھر مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ ایسی بات کے بارے میں جو صریحاً خلاف واقعہ ہو فوراً کسی کے کہنے سے اسے ماننا ٹھیک نہیں، بلکہ اس کی جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے، اور آپس میں ایک دوسرے کے متعلق حسن ظن رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مَا زَكٰى نہ پاک ہوتا	يُزَكِّيْ پاک کرتا ہے	لَا يَاْتَلِ قسم نہ کھائیں	اُولُوا الْفَضْلِ مالدار لوگ
السَّعَةِ وسعت، مقدور	اَلَا تُحِبُّوْنَ کیا تم نہیں چاہتے ہو	غٰفِلٰتِ غافل عورتیں	لُعِنُوْا ان پر لعنت کی گئی
اَلْسِنَةُ زبانیں	خَبِيْثُوْنَ خبیث لوگ	خَبِيْثٰتِ خبیث عورتیں	طَيِّبُوْنَ پاک مرد، پاک لوگ
طَيِّبٰتِ پاک عورتیں	مُبَرَّءُوْنَ وہ بری ہیں		

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَّبِعۡ خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ

اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو، اور جو کوئی شیطان کے نقش قدم کی پیروی کرتا ہے تو (وہ سمجھ

فَاِنَّهٗ یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ مَا زَکٰی مِنۡکُمۡ

لے کہ) شیطان بے حیائی اور برے کاموں کا حکم دیتا ہے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی کبھی بھی

مِّنۡ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰکِنَّ اللّٰهَ یُزَکِّیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۱﴾ وَ لَا یَاۡتَلِ اُولُوا

پاک نہ ہوتا، یہ تو اللہ ہی ہے جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔ اور تم مالدار اور صاحب مقدور لوگ

الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَ السَّعَةِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَ الۡمَسٰکِیۡنَ وَ الۡمُهٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ

اپنے قرابت داروں، مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دینے کی قسم نہ کھابیٹھیں

اللّٰهِ ۪ۖ وَ لۡیَعۡفُوۡا وَ لۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ

چاہیے کہ (ان کی خطا) معاف کردیں، اور (ان سے) درگزر کریں، کیا تم یہ نہیں پسند کرتے ہو کہ خدا تمہیں بخش دے اور اللہ بخشنے والا

رَّحِیۡمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡغٰفِلٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ لُعِنُوۡا فِی الدُّنۡیَا

مہربان ہے۔ بیشک جو لوگ پاک دامن، بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں تو دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی گئی

وَ الۡاٰخِرَةِ ۪ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۲۳﴾ ۙ یَّوۡمَ تَشۡهَدُ عَلَیۡهِمۡ اَلۡسِنَتُهُمۡ وَ اَیۡدِیۡهِمۡ

اور ان کے لیے سخت عذاب ہے، اس دن جب کہ ان کی زبانیں ان کے ہاتھ،

وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ

اور ان کے پاؤں ان کے عملوں کی گواہی دیں گے، اس دن اللہ ان کو پوری پوری سزا دے گا حق وانصاف کے ساتھ

وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ

اور وہ جان لیں گے اللہ ہی تو حق صریح (فیصلہ کرتا) ہے، ناپاک عورتیں، ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد،

لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَ الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ

ناپاک عورتوں کے لیے ہیں، اور پاکیزہ عورتیں، پاکیزہ مردوں کے لیے ہیں اور پاکیزہ مرد، پاکیزہ عورتوں کے لیے ہیں، یہ لوگ

مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ ع

ان کی نسبت جو کہتے ہیں ان سے یہ بری ہیں، ان کے لیے (خدا کے نزدیک) بخشش اور اچھی روزی ہے۔

ع ۹ ۳

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ شیطان کی پیروی نہ کرنی چاہیے، کیونکہ وہ بری اور بے حیائی کی باتوں کی طرف راغب کرتا ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ نیکی کے کام نہ کرنے کی قسم نہیں کھانی چاہیے، کیونکہ صدیق اکبر نے اپنے ایک قریبی کے ساتھ ہر قسم کا احسان نہ کرنے کی قسم کھائی تھی، اس لیے یہ آیت نازل ہوئی، یہ تمام واقعات افک سے متعلق بیان ہو رہی ہیں، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ آخرت میں ہاتھ پاؤں اور زبان ٹھیک ہر ایک کے کام کی گواہی دیں گے۔

تَسْتَاْنِسُوْا اجازت لو، اذن لو	غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ بے آباد، جس میں کوئی نہ رہتا ہو	يَغُضُّوْا وہ نیچی رکھیں
يَغْضُضْنَ وہ عورتیں نیچی رکھیں	لَا يُبْدِيْنَ وہ عورتیں ظاہر نہ کریں	يَضْرِبْنَ وہ ڈال لیں، لٹکالیں
خُمُرِ پلو، اوڑھنیاں	جُيُوْبِ جمع جیب، گریبان	تٰبِعِيْنَ کام کاج کرنے والے
اِرْبَةِ خواہش	عَوْرٰتِ بھید، چھپی ہوئی بات	يُخْفِيْنَ وہ چھپائے ہوئے ہیں
اَيَامٰى رانڈیں، بیوائیں	اِمَآئِ غلام عورتیں، لونڈیاں	يَسْتَعْفِفِ بچے رہیں
كِتٰبَ آزادی کا معاہدہ	كَاتِبُوْهُمْ ان کے ساتھ آزادی کا معاہدہ کرو	فَتَيٰتِ لونڈیاں، جمع فتية
بِغَآءِ حرام کاری	تَحَصُّنًا پاکدامنی	

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا

اے مسلمانو! اپنے گھر کے سوا کسی (دوسرے) کے گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک ان سے اجازت نہ لے لو اور انہیں

وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

سلام علیکم نہ کرلو، اگر تم نصیحت چاہتے ہو تو یہ (اذن لینا اور سلام کہنا) تمہارے لیے (ہی ایک بہت) اچھی بات ہے، اگر تم اس (گھر)

فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ

میں کسی کو نہ پاؤ تو اس میں نہ جاؤ جتیٰ کہ تم کو اجازت دے دی جائے، اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس لوٹ آؤ، یہی تمہارے

اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا

لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔اور (یاد رکھو) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح خبردار ہے۔ اگر تم کسی بے آباد ویران گھر میں (بے

بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾

اجازت) داخل ہوجاؤ جہاں تمہارا سامان ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور (دیکھو) تم جو ظاہر کروگے یا چھپاؤگے اللہ اسے جانتا ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

(اے محمدؐ!) ان مسلمانوں سے کہو کہ وہ اپنی آنکھیں (چلتے وقت) نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔یہ ان کے لئے

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس کی خبر ہے۔اور مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں،

وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنے بناؤ سنگار کی چیزوں میں سے جو بالکل کھلی ہو اور کسی کو ظاہر نہ ہونے دیں، اور (بازار میں

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۨ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

چلتے وقت) اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈال لیا کریں اور اپنا بناؤ سنگار سوائے اپنے شوہروں کے یا اپنے باپ یا خسر

بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ

یابیٹوں یا اپنے خاوند کے سوتیلے بیٹوں، اپنے بھائیوں یابھتیجوں، بھانجوں

اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ

یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا اپنی باندیوں کے یا ایسے ہی گھر میں کاروبار کرنے والے مرد کے جنہیں کوئی فضول خواہش نہ ہو

الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۨ

یا ایسے بچوں پر جنہیں ابھی عورتوں کے پردہ کی باتوں سے واقفیت نہ ہوئی ہو، اور کسی پر ظاہر نہ کریں، اور (مسلمان عورتوں کو چاہیے کہ

وَ لَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ

چلتے وقت) اپنا پاؤں (اس قدر زور سے زمین پر) نہ ماریں جس سے کہ انکے بناؤسنگار کی چھپی ہوئی چیزوں (کی جھنکار سے ان چیزوں) کا پتہ

وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ اَنْكِحُوا

چل سکے، اور اے مسلمانو! سب (مرد اور عورت) اللہ کی طرف رجوع کرو؛ تاکہ تم (دین و دنیا میں) کامیاب ہو، اور (اے مسلمانو!)

الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَ اِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا

اپنے میں سے بیوہ عورتوں کا نکاح کرو، اور (اسی طرح) جو تمہاری باندی اور غلام نکاح کے لائق ہوں (ان کا بھی نکاح کرو) اور اگر وہ

فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾

غریب ہیں تو اللہ اپنے فضل و کرم سے انہیں مستغنی کردے گا، کیونکہ اللہ ہی رزق میں وسعت دینے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ

جنہیں نکاح کے لیے کوئی عورت نہ مل سکے تو انہیں چاہیے کہ اس وقت تک حرام کاری سے بچے رہیں، جب تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل

فَضْلِهٖ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ

سے مالدار نہ کردے۔(اور وہ نکاح کیلئے عورت ڈھونڈ سکیں،) اور اگر تمہارے غلاموں میں سے کوئی (تم سے) آزادی حاصل کرنا چاہے تو

اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ

اگر تم ان میں اچھی باتیں دیکھو تو ضرور ان کے ساتھ بدل کتابت کرلو اور جو مال و دولت تمہیں اللہ نے دے رکھا ہو، اس میں سے ان کو دو

وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ

اور (یاد رکھو) اگر تمہاری باندیاں پاکدامن رہنا چاہیں تو انہیں (ہرگز ہرگز) دنیوی مفاد کے لیے حرام کاری پر مجبور نہ کرو، اور جو انہیں

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

مجبور کرے گا (اس کا گناہ اس پر ہی ہوگا، ان لونڈیوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا،) اور اللہ تو ان کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ

کیونکہ وہ مجبور کی گئیں اور (دیکھو) ہم نے تمہاری طرف بالکل واضح نشانیاں اتاری ہیں، اور پہلے لوگوں کی مثالیں بھی دی ہیں، جو تم سے

قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع

پہلے گزر چکے ہیں، جو کہ پرہیزگاروں کیلئے نصیحت ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تہذیب اور شائستگی سکھائی ہے، اور بتایا ہے کہ کس طرح انہیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام علیکم کہنا چاہیے اور کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل نہیں ہونا چاہیے، اس کے بعد عورتوں کو پردہ کی تعلیم دی گئی ہے، یہ پردہ بہت سی برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے، اس کے بعد بیواؤں کے نکاح کی ہدایت کی گئی ہے۔ بیواؤں کا نکاح رسول خدا صلعم کی سنت بھی ہے اور اس سے بہت فائدے بھی ہیں، سب سے بڑا فائدہ تو حرامکاری سے بچاؤ ہے۔ اس کے بعد لونڈی اور غلاموں سے بھی ایسا ہی سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اور لونڈیوں تک کو حرامکاری پر مجبور کرنے سے روکا گیا ہے، کیونکہ اللہ اس فعل کو بہت ناپسند کرتا ہے، اس طرح وہ لونڈی غلاموں تک کی شادی کر دینے کی ہدایت کرتا ہے، ہمیں اس برے فعل سے بچنا چاہیے، ورنہ ہم بھی پہلی قوموں کی طرح رسوا اور خوار ہو جائیں گے۔

مِشْكٰوةٍ چراغ رکھنے کا طاق	مِصْبَاحٌ چراغ	زُجَاجَةٍ شیشہ	دُرِّيٌّ موتی کی طرح چمکتا ہوا
يُوْقَدُ جلایا جاتا ہو	يُضِيْٓءُ وہ روشن ہو	لَا تُلْهِيْهِمْ انہیں غافل نہیں کرتی	سَرَابٍ چمکتی ریت
بِقِيْعَةٍ چٹیل میدان	ظَمْاٰنُ پیاسا	لُجِّيٍّ گہرا	لَمْ يَكَدْ قریب نہیں

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ

اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے، اور اس کی مثال یوں ہے کہ ایک طاق ہو جس میں چراغ روشن ہو اور وہ چراغ شیشہ کی

زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ

قندیل میں ہو۔اور وہ قندیل گویا ایک روشن ستارہ ہو اور وہ چراغ زیتون کے مبارک درخت کے تیل سے جلایا جاتا ہو،

لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ

جو نہ مشرقی سمت ہو نہ مغربی سمت۔قریب ہو کہ اس کا تیل خود بخود جل اٹھے، چاہے اسے آگ بھی نہ لگائی جائے، تو وہ یوں نور پر نور ہے،

يَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

(یعنی سراپا نور ہی نور ہے) اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت کر دیتا ہے، اور اللہ لوگوں کیلئے مثال بیان کرتا ہے اور اللہ ہر شئے سے

عَلِيْمٌ ۙ۝۳۵ فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَ يُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا

واقف ہے، یہ نور ایسے گھروں میں ہے جن میں خدا نے اجازت دی ہے کہ اس کا ذکر کیا جائے اور اس میں اس کا نام لیا جائے، ان میں صبح

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ۝۳۶ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ

و شام اس کی تسبیح بیان کی جاتی ہے، وہ لوگ ایسے ہیں جنہیں یاد خدا سے اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ تجارت روک سکتی ہے،

الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ۙ۝۳۷

اور نہ خرید و فروخت ، وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس دن دل اور آنکھیں پھر جائیں گی۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

تا کہ اللہ جو کچھ انہوں نے اچھا عمل کیا اس کا انہیں بدلہ دے اور اپنے فضل سے اسے اور بڑھا دے، اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۸ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ

رزق دیتا ہے، جو لوگ کافر ہو گئے ہیں ، ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹیل میدان میں سراب ہو کہ جسے پیاسا پانی سمجھ رہا ہو،

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

یہاں تک کہ جب وہ اس کے نزدیک پہنچتا ہے تو وہاں کچھ بھی نہیں پاتا، (اسی طرح) وہ (قیامت کے دن) اللہ کو اپنے پاس پائے گا جو اس

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ۝۳۹ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ

کا (اسی وقت) پورا پورا حساب کر دے گا، اور اللہ یقیناً بہت جلدی حساب کر دینے والا ہے، یا (اس کی مثال) ان اندھیروں کی سی ہے جو گہرے سمندر میں

يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ

ہوں کہ اسے موج نے ڈھانپ لیا ہو اور اسی پر اور موج ہو، پھر ان موجوں پر بادل چھا گیا ہو، (اور اس طرح) ایک اندھیرے پر دوسرا اندھیرا چھا گیا ہو،

اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۠۝۴۰ ع ۵ ۱۱

جب وہ ان اندھیروں میں اپنا ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ بھی نہ سکے، تو اللہ جسے کوئی روشنی نہ دے تو اس کے لیے کوئی روشنی نہیں ہو سکتی۔

تفسیر

رکوع میں اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال دی گئی ہے کہ وہ نور پر نور یا سراپا نور ہی نور ہے، اور وہ نور اللہ جسے چاہتا ہے اسے دکھاتا ہے۔ جسے اسلام کی ہدایت ہوگئی گویا اس نے وہ نور پالیا، اور ان لوگوں کے لیے جو خدا کی یاد سے کبھی کسی حالت میں بھی غافل نہیں ہوتے، بہت اجر کا وعدہ ہے۔

کافروں کے اعمال کی جزا کو خدا نے سراب کی مانند بتایا ہے کہ جس طرح وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا اسی طرح انکے اعمال بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتے، ان کی کوئی جزا نہیں ہوگی۔ پھر جس طرح اپنے نور کی مثال بیان کی، اسی طرح کفر کی تاریکیوں کی بھی مثال بیان کی گئی ہے۔

صٰٓفّٰتٍ صف باندھے ہوئے، بازو سے بازو ملائے　يُزْجِىْ وہ ہانک لے جاتا ہے　يُؤَلِّفُ جوڑتا ہے

رُكَامًا تہ بہ تہ جما ہوا، گاڑھا　وَدْقَ بارش　خِلٰلِ سوراخ، درمیان　بَرَدٍ اولے　سَنَا چمک

رِجْلَيْنِ پاؤں، دو پاؤں　دُعُوْٓا وہ پکارے جاتے ہیں، لائے جاتے ہیں

مُذْعِنِيْنَ چپکے سے کان دبائے، بلا حیل وحجت　يَّحِيْفَ وہ ظلم کرے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمانوں اور زمین میں جو چیزیں ہیں سب خدا کی پاکی بیان کرتی ہیں، (یہاں تک کہ) پرندے جو پر پھیلائے ہوئے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا

(اڑتے پھرتے) ہیں (وہ بھی اللہ کی تسبیح کرتے ہیں،) ہر ایک اپنی دعا اور تسبیح کی کیفیت کو جانتا ہے اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ

يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾

اس سے خوب واقف ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِىْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا

کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ بادل کو (سمندر سے) چلاتے ہیں، پھر انہیں ملا دیتے ہیں پھر وہ گھٹا بن جاتی ہے، اور تم دیکھو گے کہ بارش

فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَ يُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ

اس کے بیچ میں سے نکلتی ہے، اور اسی بادل سے یعنی اس کے بڑے بڑے حصوں میں سے اولے برساتے ہیں،

فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ

پھر جس کو چاہتا ہے اسے تکلیف دیتے ہیں، اور جس سے چاہتے ہیں اسے ہٹا لیتے ہیں، اور اس بادل میں سے ایسی تیز بجلی نکلتی ہے کہ

يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى

آنکھوں کو چکاچوند کردیتی ہے، اللہ رات اور دن کو بدلتا رہتے ہیں، اس میں یقیناً سمجھنے والوں کے لیے

الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِىْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ

عبرت ہے۔ اور اللہ نے ہر جانور کو پانی سے پیدا کیا، پھر کوئی ان میں سے اپنے پیٹ کے بل رینگتا ہے، اور کوئی

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ

دو پاؤں پر چلتا ہے، اور کوئی چار پاؤں پر، اور اللہ تعالیٰ جو چاہیں گے (ان کے علاوہ) پیدا کریں گے،وہ یقیناً

اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَ اللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى

ہر بات پر قادر ہیں۔ بیشک ہم نے کھلی کھلی آیتیں اتاری ہیں، اور اللہ جسے چاہتے ہیں ، سیدھے راستے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ وَ اَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى

کی ہدایت دیتے ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور اس کے احکام کو قبول کیا، پھر ان میں سے بعض لوگ اس

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَ مَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

(عہد) کے بعد پھر جاتے ہیں۔یہ یقیناً ایماندار نہیں ہیں۔ اور جب یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف

وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾

بلائے جاتے ہیں؛ تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے تو اچانک ان میں سے ایک فریق(اس سے) روگردانی کرنے لگتا ہے۔

وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا

اور اگران کا حق (کسی کی طرف واجب) ہوتو سرتسلیم خم کئے ہوئے آپ کے پاس چلے آتے ہیں۔کیاان کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے؟ یا شک میں

اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

پڑے ہوئے ہیں؟ یااس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے؟ (ایسا نہیں ہے)؛ بلکہ حقیقتاً یہی ظالم لوگ ہیں۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے، البتہ طریقے وطور مختلف ہیں۔اس کے بعد اپنی قدرت کا نظارہ دیکھنے کا حکم ہوتا ہے کہ کس طرح خدا بادلوں کی گھٹائیں چڑھالاتے ہیں،اوران سے بارش برساتے ہیں۔پھراپنی مخلوقات کا بیان ہے کہ بعض آدمی ہیں،بعض چوپائے ہیں،بعض رینگنے والے جانور ہیں،اس کے بعد منافقوں کا بیان ہے۔

مَا حُمِّلْتُمْ جوکچھ تم نے اٹھایا — لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ تاکہ ان کو دنیا کی خلافت دے — لَيُمَكِّنَنَّ تاکہ طاقت بخشے

لَيُبَدِّلَنَّهُمْ تاکہ بدل دے — تُرْحَمُوْنَ رحم کیے جاؤ گے

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا

جب مومنین اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس لیے بلائے جائیں کہ ان کے آپس کے جھگڑے چکا دیئے جائیں تو ان کو کہنا چاہیے کہ

سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی ہے، یہی لوگ (ہیں جو آخرت میں) فلاح پائیں گے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے

وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَقْسَمُوْا

اور اللہ سے ڈرے اور اس کی ناراضگی سے بچتا رہے، تو ایسے ہی لوگ (آخرکار) بامراد ہوں گے۔اور (اے پیغمبر!) یہ (منافقین آپ سے)

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا

اللہ کی پکی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپ ہم کو بلائیں گے تو ہم (گھر بار چھوڑ کر آپ کے لیے) ضرور نکل کھڑے ہوں گے، آپ کہہ

تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا

دیجئے کہ تم لوگ قسمیں نہ کھاؤ، تمہاری اطاعت ظاہر ہے، اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ (اے پیغمبر) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے

اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو، پھر اگر تم (خدا کے حکم سے) روگردانی کروگے تو جو ذمہ داری رسول پر ہے اس کے وہ جواب دہ ہیں،

وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ

اور جو (اطاعت کی) ذمہ داری تم پر ہے اس کے جواب دہ تم ہو اور اگر رسول کی اطاعت کروگے تو (ضرور) راہ پاجاؤگے اور رسول کے ذمہ تو

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

صرف (خدا کے حکم کو) صاف طور پر پہنچا دینا ہے (اور بس، لوگو!) تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرنے والے ہیں

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَ لَيُمَكِّنَنَّ

ان سے اللہ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ ملک کی خلافت انہیں اسی طرح عطا کرے گا جس طرح کہ پہلے لوگوں کو عطا کی تھی اور جس دین کو

لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ

اللہ نے ان کے لیے پسند کیا ہے اس کو ان کے لیے جما کر رہے گا اور خوف جو انہیں لاحق ہے اسے امن میں بدل دے گا؛ تاکہ وہ میری

يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

عبادت اطمینان کے ساتھ کرتے رہیں اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں، اور جو شخص ان (تمام احسانات) کے بعد (بھی) ناشکری کرے گا

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔ (مسلمانو!) نماز پڑھا کرو، زکوٰۃ دیا کرو، اور رسول کے کہے پر چلا کرو،

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ

تاکہ تم پر رحم کیا جائے، (اے پیغمبر!) یہ خیال نہ کرنا کہ کفار ملک میں (کہیں بھاگ کر) ہمیں ہرادیں گے، (نہیں، یہ خود ہی ہاریں گے،)

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ ع

اور (آخرکار) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

ع ۷/۱۴

تفسیر

مسلمانوں سے زمین کی حکومت دینے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے، مگر ایسے شخص کو جو ایماندار ہو اور نیک عمل بھی کرتا ہو۔ اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، اور یہ وعدہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ہے کیونکہ جو بادشاہ بنایا کرتا ہے، حکومتیں تقسیم کرتا ہے اور پھر بھی اس کے خزانے میں کمی نہیں ہوتی پھر اس کے وعدہ پر یقین نہ کرنا بدبختی نہیں تو اور کیا ہے۔

طَوّٰفُوۡنَ آنے جانے والے | اَطۡفَالُ جمع طفل کی، بچے | حُلُمَ بلوغ | قَوَاعِدُ بڑی بوڑھی عورتیں
مُتَبَرِّجٰتٍۭ بناؤ، دکھاوٗ | یَّسۡتَعۡفِفۡنَ وہ عورتیں پاکدامنی کریں | اَعۡرَجِ لنگڑا | مَفَاتِحَ کنجیاں
صَدِیۡقِکُمۡ تمہارے دوست | تَحِیَّۃً سلام

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِیَسۡتَاۡذِنۡکُمُ الَّذِیۡنَ مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ وَ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَبۡلُغُوا
مسلمانو! تمہارے غلام باندی اور جو تم میں سے بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں تین وقت میں
الۡحُلُمَ مِنۡکُمۡ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنۡ قَبۡلِ صَلٰوۃِ الۡفَجۡرِ وَ حِیۡنَ تَضَعُوۡنَ ثِیَابَکُمۡ مِّنَ
تمہارے پاس آنے کی تم سے اجازت لے لیا کریں۔ (ایک تو) صبح کی نماز سے پہلے اور (دوسرے)؛ جبکہ دوپہر کو (سونے کیلئے معمول کے
الظَّہِیۡرَۃِ وَ مِنۡۢ بَعۡدِ صَلٰوۃِ الۡعِشَآءِ ۟ؕ ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّکُمۡ ؕ لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ
مطابق) کپڑے اُتار دیا کرتے ہو اور (تیسرے) نماز عشاء کے بعد؛ کیونکہ یہ تین وقت تمہارے پردے کے وقت ہیں۔ ان تینوں وقتوں
وَ لَا عَلَیۡہِمۡ جُنَاحٌۢ بَعۡدَہُنَّ ؕ طَوّٰفُوۡنَ عَلَیۡکُمۡ بَعۡضُکُمۡ
کے علاوہ بلا اجازت آنے دینے کا گناہ نہ تم پر ہے اور نہ آنے والے پر؛ کیونکہ وہ (اکثر) تمہارے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔ کوئی کسی کے
عَلٰی بَعۡضٍ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۵۸﴾ وَ اِذَا
پاس اور کوئی کسی کے پاس، یوں اللہ کھول کھول کر تم سے احکام بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ (مسلمانو!) جب تمہارے
بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ مِنۡکُمُ الۡحُلُمَ فَلۡیَسۡتَاۡذِنُوۡا کَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ
لڑکے بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح ان کے بڑے اذن مانگا کرتے تھے اسی طرح یہ بھی اذن مانگا کریں۔ اللہ یوں
کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۵۹﴾ وَ الۡقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیۡ
تم سے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ حکمت والا جاننے والا ہے۔ اور بڑی بوڑھی عورتیں جو
لَا یَرۡجُوۡنَ نِکَاحًا فَلَیۡسَ عَلَیۡہِنَّ جُنَاحٌ اَنۡ یَّضَعۡنَ ثِیَابَہُنَّ غَیۡرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیۡنَۃٍ ؕ
نکاح کی امید نہیں رکھتیں۔ وہ اگر اپنے کپڑے اُتار رکھیں تو ان پر گناہ نہیں، بشرطیکہ زینت (کے مواقع) کا
وَ اَنۡ یَّسۡتَعۡفِفۡنَ خَیۡرٌ لَّہُنَّ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۶۰﴾ لَیۡسَ عَلَی
اظہار نہ کریں۔ اور اگر اس کی بھی احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں اور بہتر ہے اور اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ اندھے کیلئے
الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الۡمَرِیۡضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ
کوئی مضائقہ نہیں ہے اور نہ لنگڑے یا بیمار کے لئے مضائقہ ہے اور نہ خود تمہارے لئے کچھ مضائقہ ہے
اَنۡ تَاۡکُلُوۡا مِنۡۢ بُیُوۡتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اٰبَآئِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اُمَّہٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اِخۡوَانِکُمۡ
کہ اپنے گھروں یا اپنے باپ، ماں، بھائیوں،

اَوۡ بُیُوۡتِ اَخَوٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَعۡمَامِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ عَمّٰتِکُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخۡوَالِکُمۡ

بہنوں ، چچاؤں ، پھوپھیوں ، ماموؤں

اَوۡ بُیُوۡتِ خٰلٰتِکُمۡ اَوۡ مَا مَلَکۡتُمۡ مَّفَاتِحَہٗۤ اَوۡ صَدِیۡقِکُمۡ ؕ لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ

یا خالاؤں کے گھر سے کھاؤ یا ان گھروں سے کھاؤ جنکی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے کھاؤ، اس میں بھی

اَنۡ تَاۡکُلُوۡا جَمِیۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلۡتُمۡ بُیُوۡتًا فَسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ تَحِیَّۃً

کچھ مضائقہ نہیں کہ سب ملکر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ۔ تو جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کر لیا کرو۔ یہ سلام ایک دعائے خیر ہے

ع ۸ ۱۴ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ ع

جو اللہ کی طرف سے تعلیم دی گئی ہے۔ بابرکت اور عمدہ ہے۔ یوں اللہ (اپنے) احکام تم سے (کھول کھول کر) بیان کرتا ہے؛ تاکہ تم سمجھو۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی گھر کی باتوں کی تعلیم۔ قرآن مجید روزہ نماز کے مسائل ہی نہیں بتاتا؛ بلکہ تہذیب وتمدن اوراخلاق کے ہر گوشے میں رہنمائی کرتا ہے۔

یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ اجازت دیں اُس کو — شَاۡنِہِمۡ حالت ان کی — یَتَسَلَّلُوۡنَ چھپ کر کھسک جاتے ہیں

لِوَاذًا بیٹھے ہوئے

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اِذَا کَانُوۡا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمۡرٍ جَامِعٍ

(سچے) مسلمان تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ اور جب کسی ایسی بات کے لئے جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی

لَّمۡ یَذۡہَبُوۡا حَتّٰی یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَاۡذِنُوۡنَکَ

ضرورت ہے، پیغمبر کے پاس ہوتے ہیں تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لیں (مجلس سے اُٹھ کر) نہیں جاتے۔ (اے پیغمبر!) جو لوگ (ایسے

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ۚ فَاِذَا اسۡتَاۡذَنُوۡکَ

مواقع پر) آپ سے اجازت لے لیتے ہیں، حقیقت میں وہی لوگ (ہیں جو سچے دل سے) اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ تو جب لوگ

لِبَعۡضِ شَاۡنِہِمۡ فَاۡذَنۡ لِّمَنۡ شِئۡتَ مِنۡہُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُمُ

اپنے کسی ضروری کام کیلئے تم سے جانے کی اجازت طلب کریں، تو تم ان میں سے جن کو (مناسب سمجھ کر) چاہو (چلے جانے کی) اجازت

اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ

دیدیا کرو اور خدا کی جناب میں ان کیلئے مغفرت کی دعا بھی کیا کرو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (مسلمانو!) رسول کے بلانے کو تم لوگ

کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا ؕ قَدۡ یَعۡلَمُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ یَتَسَلَّلُوۡنَ مِنۡکُمۡ لِوَاذًا ۚ فَلۡیَحۡذَرِ

آپس میں ایک دوسرے کا بلانا نہ سمجھو۔ اللہ ان کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے چھپ کر کھسک جاتے ہیں۔ تو جو لوگ رسول کے حکم کی

الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

مخالفت کرتے ہیں ان کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی آفت نہ آن پڑے یا ان پر کوئی اور دردناک عذاب نہ آنازل ہو۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ

سنو! اللہ ہی کا ہے جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔تم جس روش پر ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے، جب لوگ اس کے پاس واپس بلائے جائیں گے

اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع ٩ ١٥

تو وہ انہیں انکے اعمال سے آگاہ کر دیگا۔ کیونکہ اللہ تو ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک کی تعریف ہے اور بتایا گیا ہے کہ رسول کے بلانے کو اور رسول کے کہنے کو ایسا نہ سمجھو جیسا کہ ہم تم کہتے اور بلاتے ہیں۔اخیر میں بداخلاقیوں سے روکا گیا ہے۔

آیات: ٧٧	٢٥۔ سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ ٤٢	رکوعات: ٦

نُشُوْرًا مرنے کے بعد جی اٹھنا — اَعَانَ مدد کی۔اعانت کی — اكْتَتَبَهَا وہ لکھوائی گئی

تُمْلٰى پڑھی جاتی ہے — اَسْوَاقِ جمع سوق بازار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ

وہ اللہ بہت ہی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے (محمدؐ) پر (حق و باطل اور حرام وحلال میں) فرق پیدا کرنے والا قرآن نازل کیا؛ تاکہ وہ (اس

نَذِيْرًا ﴿١﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ لَمْ يَتَّخِذْ

قرآن کی مدد سے) تمام جہانوں کو (اللہ کے عذاب سے) ڈرائے، (اس اللہ کے عذاب سے) جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے

وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

اور جس نے (کبھی کسی کو اپنی) اولاد نہیں بنایا۔اور (اسی لیے) کوئی (اس کی) بادشاہت میں شریک (بھی) نہیں، اسی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا

فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٢﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ

ہے اور پھر ہر ایک چیز کے لیے ایک خاص اندازہ مقرر کر رکھا ہے، لیکن ان مشرکوں نے اسے چھوڑ کر اور خدا بنا لیے ہیں، جو کچھ بھی پیدا

شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ وَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا يَمْلِكُوْنَ

نہیں کر سکتے؛ بلکہ وہ خود مخلوق ہیں، نہ اپنی ذات کیلئے کسی نفع یا نقصان کا اختیار انہیں حاصل ہے، نہ ہی موت یا حیات کے مالک ہیں نہ ہی

مَوْتًا وَّ لَا حَيٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

دوبارہ زندہ کرنا (ان کے اختیار میں ہے۔) پھر یہی کافر (و مشرک اس قرآن کے متعلق) کہتے ہیں کہ یہ تو (کچھ بھی نہیں) ایک جھوٹ ہے

اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَ اَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ معانقة ۱۰

جو گھڑ لیا ہے اور اس کے گھڑنے میں دوسرے لوگ اس کی مدد کرتے ہیں؛ یقیناً یہ لوگ ظلم اور جھوٹ کے مرتکب ہوئے، اور یہ (بھی)

وَ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۵﴾

کہتے ہیں کہ (یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو محمدؐ نے لکھوا لی ہیں، اب وہ صبح و شام اس کے سامنے پڑھی جاتی ہیں؛ (تاکہ یہ رٹ کر

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

ہمیں سنائے۔ اے محمدؐ! ان کافروں سے) کہہ دیجئے: یہ قرآن اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کے ہر چھپے بھید کو جانتا ہے، اور یقیناً وہ

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ

بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے، (ورنہ وہ تمہیں اس کے بکنے پر ضرور فوراً ہلاک کر دیتا) اور (یہ کافر یہ بھی) کہتے ہیں کہ یہ کیا رسول کی شان ہے

يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَ يَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْ لَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ

کہ یہ کھانا کھاتا ہے اور (عام آدمیوں کی طرح) بازاروں میں چلتا پھرتا (دکھائی دیتا) ہے، (چلتے وقت) کوئی فرشتہ اس کے ساتھ ساتھ

مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ

کیوں نہیں ہوتا جو (لوگوں کو) اس کے ساتھ رہ کر ڈراتا رہے یا اسے کوئی خزانہ ملا ہوتا یا اس کے لیے کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ (پھل وغیرہ)

يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَ قَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾

کھاتا، (ہماری طرح کھانا نہ کھاتا)، اور پھر یہی ظالم (مسلمانوں سے) کہتے ہیں کہ تم تو ایسے آدمی کے پیچھے لگ رہے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾ ع ۱۶

(اے محمدؐ!) دیکھو! آپ کے متعلق یہ کیا مثالیں بیان کر رہے ہیں، (حقیقت یہ ہے کہ) یہ حد سے زیادہ گمراہ ہو چکے ہیں پس اب سیدھا راستہ انہیں ملتا ہی نہیں۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورۂ فرقان اس لیے ہے کہ اس میں فرقان کا ذکر ہے، اور فرقان قرآن ہی کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ فرقان کے معنی ہیں: فرق کرنے والا، چونکہ قرآن حلال و حرام، کفر و ایمان وغیرہ میں فرق بتاتا ہے؛ اس لیے اسے فرقان کہا گیا۔ اس کے پہلے رکوع میں رسول خدا کو مخاطب کر کے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے، کوئی بیٹا یا بیٹی اس کی نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے، اس کے بعد مشرکوں کی باتوں کا ذکر ہے جو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا کرتے تھے، ان کے نزدیک ایک رسول کو عام آدمیوں کی طرح نہیں ہونا چاہیے تھا؛ بلکہ اس کو بالکل عام آدمیوں سے علیحدہ ہونا چاہیے تھا؛ لیکن یہ ان کی صریح غلطی تھی۔ جب آدمیوں کی طرف کوئی رسول بنا کر بھیجا گیا تو وہ آدمی ہی ہونا چاہیے تھا، کیونکہ اسی میں ہماری انسانوں کی عزت ہے کہ ہمارا ہی ہم جنس اس عزت کا مستحق ہو، اور ہمیں رسول خدا کو خداوند کریم کا بہترین بندہ اور ایک انسان سمجھنا

چاہیے، ان کی شان میں خواہ مخواہ غلو سے کام نہیں لینا چاہیے۔

قُصُوْرًا جمع قصر محل — تَغَيُّظًا غیظ وغضب، جوش وخروش — اُلْقُوْا وہ ڈالے جائیں گے
ضَيِّقًا تنگ — مُقَرَّنِيْنَ جکڑے ہوئے — ثُبُوْرًا موت، ہلاکت
اَضْلَلْتُمْ تم نے گمراہ کیا — مَتَّعْتَ تو نے فائدہ دیا — بُوْرًا الجھنے والے، تباہ ہونے والے

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

(اے محمدؐ!) وہ برکت والا اللہ اگر چاہتا تو ان کے کہے ہوئے باغ سے بہتر آپ کے لیے بنا دیتا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوتیں اور اس میں

وَ يَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَ اَعْتَدْنَا

آپ کے لیے محل بھی بنا دیتا۔ مگر یہ تو (حقیقت میں) قیامت (کے آنے) کو جھٹلا رہے ہیں، (جو ایسی باتیں کہہ رہے ہیں یہ سن لیں) جو

لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ

قیامت کو جھٹلائے گا اس کے لیے ہم نے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ ان کو دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ (دور ہی سے) اس کا جوش

سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ۝۱۲ وَ اِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا

وخروش سنیں گے اور جب یہ جکڑ کر اس میں ایک تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے تو اس وقت یہ موت کو پکاریں گے، (ہم بھی اس

هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۝۱۳ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝۱۴ قُلْ

وقت ان سے کہیں گے کہ) اب ایک بار نہیں بار بار موت کو پکارو (اے محمدؐ! ان سے) پوچھو: کیا یہ دوزخ بہتر

اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ۝۱۵

ہے یا وہ دائمی جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے جو کہ ان (کے نیک کاموں کی) جزا ہوگی اور (ان کا آخری) ٹھکانا ہوگی۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ۝۱۶

اس (جنت) میں جو بھی وہ چاہیں گے انہیں مل جائے گا اور اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ جنت کا وعدہ آپ کے پروردگار کی طرف سے منہ مانگی

وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ

مراد ہے اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (کافر) لوگوں کو اور جن کو وہ لوگ خدا کے سوا پوجتے تھے ان (سب) کو جمع کرے گا پھر (ان معبودوں سے)

ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ۝۱۷ قَالُوْا

فرمائے گا: کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا انہوں نے (خود ہی) گمراہی کا راستہ اختیار کر رکھا تھا؟ وہ جواب دیں گے: اے

سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنْ

پروردگار! یہ ہمارے لیے کسی طرح مناسب ہی نہیں تھا کہ آپ کے سوا کسی اور کو دوست (بھی) بناتے، لیکن آپ نے ہی ان کو اور ان کے باپ

مَتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا

دادا کو (دنیا کی زندگی سے) کچھ فائدہ اٹھانے کا موقع دیا مگر یہ یہاں تک بڑھے کہ آپ کی یاد سے ہی غافل ہوگئے اور یہ تو تھے ہی آخر تباہ

بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا

ہونے کے لائق۔ (پھر ہم ان مشرکوں سے کہیں گے دیکھو) یہ تو تمہاری باتوں کو جھوٹا قرار دے دیا۔ اب تم نہ تو عذاب کو ٹال سکتے ہو نہ

وَّ لَا نَصْرًا ۚ وَ مَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾

ایک دوسرے کی مدد کرسکتے ہو، (یاد رکھو) جس نے بھی تم میں سے شرک کیا ہوگا ہم اسے بہت بڑے عذاب کا مزا چکھائیں گے۔

وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ

(اے محمدؐ!) تم سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجے تھے وہ (بھی) سب (کے سب آدمیوں کی طرح) کھانا کھاتے تھے، بازاروں میں

فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَ جَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ

چلتے پھرتے تھے، اور ہم نے (مجموعہ مکلفین) ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے، کیا تم صبر کروگے (یعنی صبر کرنا چاہئے)،

وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع ۱۱/۱۷

اور (اے محمدؐ!) آپ کا پروردگار سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ سب پیغمبر انسان ہی تھے، اور عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ کافروں اور مشرکوں کا ہونا اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کی آزمائش ہے، اگر وہ ان کے مقابلے میں صبر سے کام لیں گے تو وہ ضرور کامیاب ہوں گے، نیز اس رکوع میں جنتیوں کی خوشحالی اور کافروں کی بدحالی کا مقابلہ کرکے بتایا گیا ہے کہ کون اچھی حالت میں ہوں گے، اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مشرک جن پر بھروسہ کر رہے ہیں، اور انہیں خدا کا شریک ٹھہرا رہے ہیں وہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ان کی مدد سے انکار کردیں گے، ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور سوائے خدا کے کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

عَتَوْ سرکشی کی	عُتُوًّا شرارت	حِجْرًا پردہ
مَحْجُوْرًا پردہ کیا گیا	قَدِمْنَآ ہم متوجہ ہوئے	هَبَآءً اڑتی خاک
مَنْثُوْرًا بکھری ہوئی، پراگندہ	مَقِيْلًا آرام کرنے کی جگہ	يَعَضُّ کاٹ کاٹ کھائے
فُلَانًا فلاں	خَذُوْلًا رسوا کرنے والا	رَتَّلْنٰهُ ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر اتارا

وَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید ہی نہیں رکھتے وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترتے، یا ہم اپنے پروردگار کو (اپنی آنکھوں

رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

سے) کیوں نہیں دیکھتے، حقیقت میں انہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور (تکبر میں آکر) حد سے زیادہ سرکشی کر رہے ہیں۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ

اور جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے تو ان مجرموں کو کوئی خوشی نہیں ہوگی؛ بلکہ یہ (انہیں دیکھتے ہی) کہیں گے کہ

حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَ قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

ان کے اور ہمارے درمیان کوئی پردہ ہی حائل ہوجائے۔ پھر جو کچھ انہوں نے کام کیے ہوں گے ہم انہیں ایسا (بیکار) کردیں گے، جیسے

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَ يَوْمَ تَشَقَّقُ

غبار پریشان۔ اس دن (اپنے) ٹھکانے اور آرام و آسائش کے لحاظ سے جنتی بہت بہتر حالت میں ہوں گے۔ اور جس دن آسمان بدلی کے

السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ

ساتھ پھٹ جاوے گا اور فرشتے (زمین پر) کثرت کے ساتھ اتارے جائیں گے۔ اس دن بادشاہت حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی ہوگی

وَ كَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ

اور وہ دن کافروں کے لیے بہت (ہی) سخت ہوگا۔ اس دن ظالم (افسوس سے) اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا۔ کیا اچھا ہوتا کہ ہم

يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾

رسول کے ساتھ سیدھا راستہ اختیار کرلیتے۔ اور افسوس میری بدبختی، کیا اچھا ہوتا کہ فلاں آدمی کو میں (اپنا) دوست نہ بناتا۔

لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾

یقیناً اسی نے مجھے (اللہ کی طرف سے) ہدایت آجانے کے بعد گمراہ کیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے، (اس

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا

دن) رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار! میری قوم نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔ (دیکھو) اس طرح ہم نے مجرموں

لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا

(گنہگاروں) کو نبیوں کا دشمن بنا رکھا ہے، (وہ ان سے جھگڑتے رہتے ہیں، اے محمدؐ! آپ ان سے گھبراؤ نہیں، لوگوں کو) ہدایت دینے کیلئے

وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً

اور (آپ کی) مدد کے لیے آپ کا رب کافی ہے۔ (یہ) کافر (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (یہ) قرآن (اس) رسول پر ایک دم کیوں نہیں اترا اس طرح (آہستہ

وَّاحِدَةً ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ رَتَّلْنٰهُ منع

آہستہ ٹھہر ٹھہر کر ہم نے) اس لیے (اتارا ہے) کہ آپ کے دل کو تسلی رہے (اور تو ایک دم اس کے نزول سے گھبرا نہ جائے) اور (اسی لئے)

تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَ لَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ

ہم نے اس کو بہت ٹھہرا ٹھہرا کر اتارا ہے اور(اسے آہستہ آہستہ اتارنے میں یہ خوبی بھی ہے کہ) یہ کافر کیسا ہی عجیب سوال آپ کے

بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

سامنے پیش کریں مگر ہم (اس کا) ٹھیک ٹھیک بہترین اور صاف صاف جواب آپ کو عنایت کرتے ہیں۔ٹھکانے کے لحاظ سے اور راہ کے

اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع

لحاظ سے۔ یہ لوگ جو (قیامت کے دن) اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے، بدترین اور بہت گمراہ ہوں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح کافر قیامت کے دن اپنی عقل پر افسوس کریں گے، اور یہ تمنا کریں گے کہ وہ قرآن کو اپنا رہبر بنا لیتے، ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہیے، اور قرآن کو اپنا رہبر آج بنانا چاہیے، ورنہ قیامت کے دن رسول خدا صاف کہہ دیں گے کہ انہوں نے قرآن کو چھوڑ رکھا تھا، جس کا نتیجہ ہمارے حق میں دوزخ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس رکوع میں قرآن کے آہستہ آہستہ اترنے کی حکمت بیان کی ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ اگر یکدم ہی ایک آدمی کو دس پندرہ کام کرنے کو کہہ دیئے جائیں تو وہ گھبرا جائے گا، اور اگر آہستہ اسے کہا جائے گا تو وہ سب کام اچھی طرح کر سکے گا۔ اسی طرح قرآن کو آہستہ آہستہ اتارا گیا کہ سننے والا اس کو اچھی طرح سمجھ سکے اور اس کے احکام پر عمل کر سکے، ہمارا فرض ہے کہ پڑھتے وقت بھی آہستہ آہستہ اور سوچ سمجھ کر پڑھیں۔

دَمَّرْنَا ہم نے ہلاک کیا	تَدْمِيْرًا ہلاک کرنا، تباہ کرنا	اَصْحٰبَ الرَّسِّ کنویں والے	تَبَّرْنَا ہم نے تباہ کر دیا
تَتْبِيْرًا تباہ کرنا، ہلاک کرنا	اَتَوْا آتے ہیں	اُمْطِرَتْ بارش برسائی گئی	مَطَرَ السَّوْءِ بری بارش

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا

یقیناً ہم نے (ہی) موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اس کے بھائی ہارونؑ کو اس کے ساتھ (اس کا) وزیر بنایا تھا، اور ہم نے ان دونوں سے کہا کہ جو

اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾

قوم ہماری نشانیوں کو جھٹلا رہی ہے اس کی طرف جاؤ۔ (اس قوم نے ان کو بھی جھٹلایا) پس ہم نے انہیں سرے سے ہی تباہ کر دیا۔

وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ

اور (ایسا ہی) نوحؑ کی قوم (کا حال ہوا) جب انہوں نے (ہمارے بھیجے ہوئے) رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّ عَادًا وَّ ثَمُوْدَا۟

(اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیا اور (یاد رکھو) ہم نے ظالموں کیلئے (اس سے بھی) دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور (اسی طرح) عاد و ثمود

وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ

اور کنویں والی بستی والے اور ان کے درمیان بہت سی بستیوں والے (ہلاک کیے گئے) اور ہم نے ہر ایک کو سمجھانے کے لیے مثالیں بیان

وَ كُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ

کیں اور (جب یہ نہ سمجھے تو پھر) پوری طرح انہیں تباہ کردیا۔ یقیناً یہ کافر اس بستی (کے قریب) سے گزرتے ہیں جس پر بری طرح

اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾

(پتھروں کا) مینہ برسایا گیا تھا، کیا انہوں نے اسے دیکھا نہیں ہوگا۔ (ضرور دیکھا ہوگا) بلکہ دوبارہ جی اٹھنے کی انہیں امید ہی نہیں۔

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ

(اے محمدؐ!) جب یہ کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو مذاق اڑانا شروع کردیتے ہیں اور (مذاق سے کہتے ہیں) کیا یہی وہ آدمی ہے جس کو اللہ نے رسول

رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْ لَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ وَ سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

بنا کر بھیجا ہے۔ اگر ہم اپنے معبودوں کی عبادت پر صبر سے قائم نہ رہتے تو قریب تھا کہ یہ ہمیں ان سے گمراہ کردیتا، جب یہ عذاب کو

حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ

دیکھیں گے تو انہیں جلد پتہ چل جائے گا کہ کون گمراہ تھا۔ (اے محمدؐ!) کیا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہو تو کیا اس کا ذمہ دار تو

تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ

ہوسکتا ہے؟ (کیا تو نے کہیں ایسا دیکھا ہے؟) کیا تو خیال کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر (کوئی ہدایت کی بات) سن سکتے ہیں یا عقل سے

اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ ع ۲

کام لیتے ہیں، (نہیں ہرگز نہیں یہ عقل سے کام بالکل نہیں لے رہے،) یہ تو حیوان کی طرح ہیں؛ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان قوموں کو ہلاک کیا جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو شخص اپنی خواہش کو مقدم رکھے اور اسی کو پورا کرنا چاہے وہ ہرگز ہدایت نہیں پائے گا؛ کیونکہ ہدایت پانا اور اسلام قبول کرنا اسی کا کام ہے جو کہ اللہ کی مرضی کے تابع ہوجائے، اور اپنی خواہشات کو مردہ کردے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو لوگ عقل و ہوش سے کام نہیں لیتے اور اپنے فرض کو نہیں پہچانتے وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ حیوان تو عقل نہیں رکھتے، مگر کم از کم اپنا فرض تو ادا کرتے ہیں، یہ اتنا بھی نہیں کرتے، ہمیں چاہیے کہ عقل و ہوش سے کام لے کر اپنے فرض پہچانیں اور اس کو ادا کریں ورنہ ہم میں اور حیوان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ بلکہ ہم ان سے بھی بدتر ثابت ہوں گے؛ کیونکہ انہوں نے اپنے پیدا ہونے کے مقصد کو پورا کیا اور ہم اس سے محروم رہے۔ العیاذ باللہ۔

سَاكِنًا ساکن، ٹھہرا ہوا	نَوْمًا نیند	سُبَاتًا آرام	طَهُوْرًا پاک وصاف اَنَاسِيَّ انسان
مَرَجَ بہایا، ملا کر بہایا	عَذْبٌ میٹھا	فُرَاتٌ پیاس بجھانے والا	مِلْحٌ نمکین اُجَاجٌ کھارا، کڑوا
نَسَبًا خاندانی سلسلہ	صِهْرًا سسرال	ظَهِيْرًا دشمن، پیٹھ دینے والا	

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کا پروردگار کس طرح سایہ کو بڑھاتا ہے اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک ہی حالت پر رہنے دیتا پھر (یہ بھی دیکھ

ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾

کہ) اس (کے بڑھنے گھٹنے) کی پہچان سورج (کے اترنے چڑھنے) کو بنایا۔ پھر ہم نے (ہی) اس (سایے) کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیا۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾

وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لیے رات کو ایک پردہ سا بنایا اور نیند کو آرام کا سامان بنایا اور پھر دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ

اور وہی اللہ ہے جو (کہ) ہواؤں کو (مینہ برسنے سے پہلے) خوشخبری دے کر بھیجتا ہے اور ہم نے ہی بادلوں سے بالکل پاک پانی برسایا

مَآءً طَهُوْرًا ۙ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا

(اور پانی اس لیے برسایا)؛ تا کہ اس سے ہم اجڑے شہروں کو زندہ کریں اور اس پانی کو اپنے لاتعداد پیدا کیے ہوئے چارپایوں اور آدمیوں

وَّ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ

کو پلائیں۔ اور یقیناً ہم نے ہی اس پانی کو ان کے درمیان طرح طرح سے تقسیم کیا؛ تا کہ وہ غور کریں (اور اس رحمت کا شکریہ ادا کریں

فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَ لَوْ شِئْنَا

اور ہماری نصیحتوں پر کان دھریں)؛ مگر (پھر بھی) اکثر لوگ ناشکری کرتے ہوئے (ہماری نصیحت سے) منہ موڑتے ہیں۔ اگر ہم مناسب

لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ

سمجھتے تو ہر (ایک شہر میں ایک پیغمبر لوگوں کو) ڈرانے والے بھیجتے۔ (مگر اس قرآن کے ہوتے ہوئے ہم نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی،)

الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾ وَ هُوَ

پس اب تو ان کافروں کی باتوں پر نہ جا اور اس قرآن (کی مدد) سے (انہیں مسلمان بنانے کی) پوری سرتوڑ کوشش کر۔ اور (انہیں سنا کہ) وہی

الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ

اللہ ہے جس نے ایک ساتھ دو دریا بہائے ہیں، جن میں سے ایک تو بالکل میٹھا ہے اور پیاس بجھاتا ہے مگر دوسرا کھارا اور کڑوا ہے اور وہی ہے

بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ

جس نے ان دونوں کے درمیان ایک آڑ اور قوی پردہ بنایا ہے (کہ آپس میں اس کا پانی مل نہیں سکتا) اور وہی اللہ ہے جس نے منی سے

بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ

انسان کو پیدا کیا اور اسے نسب والا اور سسرال والا بنایا، اور تیرا پروردگار قدرت والا ہے۔ اور یہ (کافر اس پر بھی) اس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى

ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں (کچھ) نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے (حقیقت میں) یہ کافر اپنے پروردگار کے مخالف ہیں (اور مقابلے

رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾ وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا

پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اے محمدؐ) آپ کو ہم نے صرف (ان لوگوں کو عذاب سے) ڈرانے والا اور (ایمانداروں کو جنت ومغفرت کی)

وَّ نَذِيْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ

خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (ان سے) کہہ دو: میں تم سے اس پر سوائے اس کے اور کوئی مزدوری نہیں مانگتا کہ جس کا جی چاہے

اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ

(مجھ پر ایمان لاکر) اپنے پروردگار تک پہنچنے کا سیدھا راستہ اختیار کرلے۔ اور (اے محمدؐ!) صرف اسی ہمیشہ زندہ رہنے والے اور کبھی نہ

لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾ ۛ الَّذِيْ مع

مرنے والے اللہ پر بھروسہ کر اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو، وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے اچھی طرح خبردار ہے: (کیونکہ) وہی

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ

ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو بنایا اور پھر وہ تخت ملکوت پر قائم ہے۔ وہ بڑا مہربان ہے، سو اس

اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ

کی شان کسی جاننے والے سے پوچھو اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو، تو کہنے لگتے ہیں کہ رحمٰن ہے کیا؟ (اے محمدؐ!) کیا

اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ السجدۃ ۵ ع

جس (کو سجدہ کرنے) کا تو حکم دے رہا ہے (ان بتوں کو چھوڑ کر) ہم اس کو سجدہ کریں اور (رحمٰن کے نام سے) ان کی نفرت بڑھ جاتی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور رحمت کا حال بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ انسان کی آسائش کے لیے کس طرح دن اور رات بنائے اور کس طرح رات کو اندھیرا کیا؛ تاکہ انسان آرام سے سو سکے، اس کے بعد چیزوں کا سایہ بنایا؛ تاکہ آدمی سورج کی دھوپ سے بچ سکے۔ یہ اس کی کتنی عنایت ہے کہ سورج چڑھتا اترتا رہتا ہے اور ہمیں دن رات کا پتہ چلتا رہتا ہے، ہم رات کو آرام سے سو جاتے ہیں اور سوتے میں ہمیں کوئی ہوش نہیں ہوتا، ہم ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ مردہ، پھر اس کی قدرت سے ہم دن کو دوبارہ اٹھ بیٹھتے ہیں اور ہمیں سب ہوش آ جاتا ہے، اگر دن ہی ہمیشہ رہتا یا رات ہی ہمیشہ رہتی تو ہماری زندگی کتنی مشکل ہوتی۔ اگر ہم صرف اسی عنایت کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو ناممکن ہے، اب ہمارا فرض یہ ہے کہ جس نے ہماری راحت کے لیے اتنا سامان کیا ہے، اسی کی عبادت کریں اور اپنی ہر حاجت اسی کے سامنے بیان کریں اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر مشرک نہ بنیں۔

سِرٰجًا چراغ — مُنِيْرًا نورانی، نور والا — خِلْفَةً ایک دوسرے کے پیچھے آنے والی — هَوْنًا آہستگی سے

خَاطَبَ مخاطب ہوتے ہیں — يَبِيْتُوْنَ رات کو جاگتے ہیں — غَرَامًا تباہی — لَا يَزْنُوْنَ وہ زنا نہیں کرتے

لَمْ يُسْرِفُوْا وہ اسراف نہیں کرتے، فضول خرچی نہیں کرتے — لَمْ يَقْتُرُوْا وہ تنگی نہیں کرتے، بخل نہیں کرتے

يَلْقَ وہ ملے گا — اَثَامًا اثم سے، گناہ — يَخْلُدْ وہ ہمیشہ رہے گا — مُهَانًا ذلیل ہو کر

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوۡجًا وَّ جَعَلَ فِیۡہَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیۡرًا ﴿۶۱﴾

وہی برکت والا رحمٰن ہے جس نے آسمان میں بڑے بڑے ستارے بنائے اور اس (آسمان) میں ایک چراغ (یعنی آفتاب) اور نورانی چاند بنایا۔

وَ ہُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ خِلۡفَۃً لِّمَنۡ اَرَادَ اَنۡ

اور اسی نے (تمہارے فائدہ کے لیے) دن اور رات کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا بنایا۔ یہ (سب دلائل) اس شخص کے لیے

یَّذَّکَّرَ اَوۡ اَرَادَ شُکُوۡرًا ﴿۶۲﴾ وَ عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ الَّذِیۡنَ یَمۡشُوۡنَ عَلَی الۡاَرۡضِ ہَوۡنًا

(بیان کی جارہی) ہیں جو سمجھنا چاہے یا شکر کرنا چاہے۔ اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر (چلتے وقت) بڑی آہستگی سے چلتے ہیں

وَّ اِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ

اور اگر جاہل ان سے بات کہتے ہیں تو وہ (نرمی سے) کہتے ہیں: سلام (اور خاموشی سے ان کے پاس سے گزر جاتے ہیں)۔ اور وہ لوگ

یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا

اپنے پروردگار (کو راضی کرنے) کے لیے رات کو کھڑے رہتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں

اصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّہَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا

کہ (اے اللہ) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھ۔ (اور یاد رکھو) اس کا عذاب پوری تباہی ہے، بیشک وہ (جہنم) برا ٹھکانا اور برا مقام

وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَ لَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَ کَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾

ہے۔ یہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو حد سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور نہ بخالت کرتے ہیں؛ بلکہ (بالکل) میانہ روی سے خرچ کرتے ہیں

وَ الَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَ لَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ

اور یہ لوگ (اپنے) اللہ کے ساتھ کسی اور کو (شریک بناکر) نہیں پکارتے اور اس جان کو جس کو اللہ نے حرام ٹھہرا رکھا ہے سوائے شرعی

اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ لَا یَزۡنُوۡنَ ۚ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾

حق حاصل ہونے کے (کبھی) ہلاک نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور (یاد رکھو) جو بھی ایسے کام کرے گا تو سزا سے اس کو سابقہ پڑے گا۔

یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ یَخۡلُدۡ فِیۡہٖ مُہَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنۡ

اور قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا کردیا جائے گا اور وہ اس (عذاب) میں ہمیشہ ذلیل وخوار رہے گا۔ مگر جو (کفر وشرک وزنا وغیرہ سے

تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ

سچے دل سے) توبہ کریں اور (اللہ پر) ایمان لاکر اچھے کام شروع کردیں تو (ضرور) ایسے لوگوں کی

سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۷۰﴾ وَ مَنۡ تَابَ

برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں سے تبدیل کردے گا۔ (کیونکہ) اللہ بخشنے والا اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ اور جو شخص توبہ کرنے کے

وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّہٗ یَتُوۡبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَ الَّذِیۡنَ لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ ۙ

بعد اچھے کام کرے تو اصل میں وہی ٹھیک طور پر اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور وہ (رحمن کے بندے کبھی) جھوٹی گواہی نہیں دیتے

وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝٧٢ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا

اور جب (اتفاقاً) فضول بات کے پاس سے ہوکر گذرتے ہیں تو سنجیدگی کے ساتھ گذر جاتے ہیں۔اور جب ان لوگوں کو ان کے پروردگار

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ۝٧٣

کی نشانیاں یاد دلائی جاتی ہیں تو اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر (یونہی) نہیں ٹوٹ پڑتے ؛(بلکہ سوچ سمجھ کر ان پر عمل کرتے ہیں)۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا

اور وہ لوگ یہ دعا مانگتے ہیں ، اے ہمارے پروردگار! ہمیں ایسی بیویاں اور ایسی اولاد عطا کر جو (ہماری) آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے اور ہمیں

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝٧٤ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ يُلَقَّوْنَ

پرہیزگاروں کا سردار بنا۔ یہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کرنے کے بدلے جنت میں بالاخانے دیے جائیں گے۔ اور ان کا استقبال وہاں

فِيْهَا تَحِيَّةً وَّ سَلٰمًا ۝٧٥ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝٧٦ قُلْ

دعا اور سلام سے کیا جائے گا۔اور وہ اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ کیسا اچھا ٹھکانہ اور کتنی اچھی جگہ ہے۔ (اے محمدؐ!) ان سے کہہ دو کہ

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝٧٧ ع

اگر تم میرے رب کی عبادت نہ کروگے تو وہ تمہاری کوئی پروا نہ کرے گا۔اب تم نے (اس پیغمبر کو) جھٹلایا ہے تو عنقریب یہ وبال جان ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ میں وہ تمام صفتیں پیدا کریں؛ تاکہ ہم بھی ان نیک بندوں میں شامل ہوں اور جنت میں داخل کیے جائیں اور قرآن پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ ہم ایسے بندے بنیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ حکم دے، ورنہ قرآن پر ایمان لانے اور نہ لانے میں کوئی فرق نہیں، ہمیں چاہیے کہ ہر اس بری صفت سے بچیں جو اللہ کو ناپسند ہے اور ہر اس اچھی صفت کو پسند کریں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہو۔

آیات: ٢٢٧	٢٦۔ سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ ٤٧	رکوعات: ١١

بَاخِعٌ ہلاک کرنے والا　فَظَلَّتْ پس ہو جائیں　خٰضِعِيْنَ جھکی ہوئی　مُحْدَثٍ تازہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا

طسٓمٓ ۔یہ (حقیقت) بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ (اے محمدؐ!) شاید آپ اس بات پر کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے، اپنی جان

مُؤْمِنِيْنَ ۝٣ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝٤

(ہی) ہلاک کر ڈالیں گے۔ اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی نشانی اتار دیں، پھر ان کی گردنیں اس نشانی سے پست ہوجائیں۔

المنزل ٥

وَ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝٥
(بات یہ ہے کہ) رحمٰن کی طرف سے جب بھی نئی نصیحت کی بات آتی ہےتو اس سے (یونہی) منہ موڑ لیتے ہیں۔
فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا
پس انہوں نے جھٹلایا ہے، انہیں اس بات کی حقیقت معلوم ہوجائے گی جس کے ساتھ یہ استہزاء کیا کرتے تھے، کیا انہوں نے
اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ
زمین کی طرف غور نہیں کیا، کہ ہم نے کتنی عمدہ قسم کی نباتات کے جوڑے پیدا کردیئے۔اس میں یقیناً نشانی (موجود) ہے،
وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٩ ع ٥
مگر (اس پر) ان میں سے بہتیرے ایمان نہیں لاتے۔ اور بے شک آپ کا پروردگار سب پر غالب اور مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرت کی شفقت ومہربانی کا ذکر ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی طبیب ایک بیمار کو دیکھے اور اس کے پاس اس بیماری کی تیر بہ ہدف دوائی بھی موجود ہو، اور طبیب ازراہ شفقت اس کا علاج مفت کردینا چاہے، مگر مریض نہ دوائی لے اور نہ طبیب کی کوئی بات سنے، یہی حال آنحضرت ﷺ کا اور کفار کا تھا کہ آپ یہ نسخہ شفا یعنی قرآن کریم انہیں سناتے اس کی طرف متوجہ کرتے، مگر وہ روگرداں ہی رہتے، اس وجہ سے اس سے آگے آپ کو تسلی دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ قدرت کی صدہا نشانیاں ہیں، جنہیں یہ ہر روز دیکھتے ہیں، پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔

يَضِيْقُ تنگ ہوتا ہے	لَا يَنْطَلِقُ نہیں چلتی	مُسْتَمِعُوْنَ سننے والے	نُرَبِّكَ ہم نے تجھے پالا
وَلِيْدًا بچپن کی حالت میں	فَفَرَرْتُ میں بھاگا	خِفْتُكُمْ میں تم سے ڈرا	تَمُنُّهَا جس کا تو احسان جتاتا ہے
عَبَّدْتَّ تم نے غلام بنا رکھا ہے	مُوْقِنِيْنَ یقین رکھنے والے	اَلَا کیا نہیں	اِتَّخَذْتَ تو نے پکڑا
مَسْجُوْنِيْنَ قیدی	نٰظِرِيْنَ دیکھنے والے		

وَ اِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ لا قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ
اور (اے محمدؐ!) اس وقت کو یاد کرو جب آپ کے پروردگار نے موسیٰؑ سے کو فرمایا: کہ ظلم کرنے والوں کے پاس جاؤ۔ یعنی قوم فرعون
اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ ط
کے پاس، کیا وہ (ہمارے غضب سے) نہیں ڈرتے؟ موسیٰؑ بولے: اے میرے پروردگار! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا نہ دیں۔
وَ يَضِيْقُ صَدْرِيْ وَ لَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَ لَهُمْ عَلَيَّ
اور یوں میرا جی رک جائے اور میں بات نہ کرسکوں، اسلئے ہارون کے پاس وحی بھیج دیجئے اور (یہ بھی ہے کہ) میرے (سر) پر ان کا ایک
ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ
قصور (بھی عائد ہوتا) ہے، مجھے ڈر ہے کہ وہ (اکیلا پاکر) قتل نہ کردیں۔ جواب ملا: (نہیں یہ) ہرگز نہیں (ہوگا)، بہرحال تم دونوں ہماری

اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝۱۵ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ

نشانیوں کے ساتھ جاؤ اور ہم تمہارے ساتھ سننے والے (موجود) ہیں۔تم دونوں فرعون کے پاس جاکر یوں کہو کہ ہم جہانوں کے پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۶ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۱۷ قَالَ اَلَمْ

کے رسول ہیں۔اس لیےتو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردے؛(چنانچہ جب موسیٰ نے یہ کہا تو) فرعون نے کہا: کیا ہم نے تجھے

نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّ لَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝۱۸ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ

بچپن سے اپنے یہاں نہیں پالا؟ اور اپنی عمر کے کئی سال تونے یہاں نہیں گزارے؟ پھر جو کچھ بھی تو نے کیا سو کیا،

فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝۲۰ فَفَرَرْتُ

اور احسان کو بھلا دیا۔وہ بولے: ہاں میں نے یہ کیا تھا اور مجھ سے اور غلطی ہوگئی تھی۔ پھر جب تم سے ڈر لگا تو (خود ہی) بھاگ نکلا،اس کے

مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۱ وَ تِلْكَ

بعد مجھے میرے پروردگار نے حکمت عطا کی اور مجھے رسولوں میں سے (ایک رسول) بنا دیا۔اور وہ یہ نعمت ہے

نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۲۲ قَالَ فِرْعَوْنُ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۳

جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تونے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا۔فرعون نے کہا: اچھا تمام عالم کے پروردگار سے تمہاری کیا مراد ہے؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۲۴

موسیٰؑ بولے: آسمان و زمین اور جو کچھ انکے درمیان ہے وہ سب کا پیدا کرنے والا ہے، اگر تمہیں ان باتوں کا یقین آجائے۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝۲۵ قَالَ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ

فرعون نے اپنے اردگرد کے لوگوں سے کہا: کیا تم غور سے نہیں سن رہے ہو؟ پھر موسیٰؑ بولے: اور وہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا بھی

الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۶ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝۲۷ قَالَ رَبُّ

پروردگار ہے۔(اس پر) فرعون بول اٹھا: یہ جو تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہے، یقیناً دیوانہ (معلوم ہوتا) ہے، موسیٰؑ بولے: (میں

الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۲۸

دیوانہ نہیں، بلکہ تمہاری عقلوں میں فتور ہے،) وہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پالنے والا ہے اگر تم عقل سے کام لو۔

قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝۲۹ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ

فرعون بولا: اگر تم نے میرے علاوہ کسی کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کردوں گا۔وہ بولے: کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی واضح چیز ہی

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۰ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۳۱ فَاَلْقٰى عَصَاهُ

لایا ہوں۔فرعون نے کہا: اگر تم سچے ہو تو لاؤ (وہ کیا ہے)؟ بس انہوں نے اپنا عصا (زمین پر) ڈال دیا تو اچانک وہ ایک (سچ مچ کا)

فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝۳۲ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۝۳۳ ع ۲

نمایاں اژدہا بن گیا۔اور انہوں نے اپنا ہاتھ (گریبان میں دے کر جو) نکالا تو وہ اچانک دیکھنے والوں کو چمکتا دکھائی دینے لگا۔

تفسیر

پہلے رکوع میں آنحضرت ﷺ تبلیغی کوششوں اور کفار کی سرکشی کا ذکر تھا، پھر اس ضمن میں تسلی کے طور پر موسیٰ کا قصہ شروع کر دیا کہ آپ سے پہلے موسیٰ علیہ السلام بھی جب فرعون کے پاس ہماری آیتیں لے کر پہنچے تو اس نے کس طرح بے عقلی والی باتیں کیں، مثلاً پوچھنے لگا کہ تم رحمان کسے کہتے ہو؟ پھر کہنے لگا کہ کیا تم میرے علاوہ کسی اور معبود کا پتہ سناتے ہو؟ ایسا ہے تو میں تجھے قید کر ڈالوں گا۔

فائدہ

حق کی تبلیغ میں کسی قسم کی سختی کی پروا نہیں کرنی چاہیے، وہ کہے جو حق بات ہو، سرکش سے سرکش حاکم کے آگے بھی بیان کرنے میں نہیں جھجکنا چاہیے، خواہ وہ کسی طرح کا خوف دلائے۔

سَحَّارٍ جادوگر (جمع) — مُجْتَمِعُوْنَ جمع ہونے والے — عِصِيَّهُمْ ان کی لاٹھیاں، لکڑیاں

لَا ضَيْرَ پرواہ نہیں، کوئی حرج نہیں — مُنْقَلِبُوْنَ ہٹ جانے والے — خَطٰيٰنَآ ہماری خطائیں، ہمارے قصور

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ

(اس پر) فرعون نے گرد و پیش کے سرداروں سے کہا: یقیناً یہ بڑا علم والا جادوگر ہے، اور یہ چاہتا ہے کہ اپنے جادو (کے زور) سے تمہیں

اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ

تمہارے ملک (ہی) سے نکال دے، تو اب تم کیا رائے دیتے ہو؟ وہ بولے: اسکو اور اسکے بھائی کو (تھوڑے دن) مہلت دیجئے۔

حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ

اور شہروں میں سپاہی بھیج دیجئے کہ وہ تیرے پاس ہر بڑے ماہر جادوگر کو لے آئیں۔ چنانچہ ایک مقرر وقت پر ایک دن سب جادوگر

مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا

جمع ہوگئے۔ اور لوگوں سے کہہ دیا گیا: کیا تم سب جمع ہوجاؤ گے؟ تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم سب انہی کی

هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

پیروی کریں۔ تو جب جادوگر آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو ہمیں کوئی

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

صلہ بھی ملے گا؟ اس نے کہا: ہاں اور (اجر کے علاوہ) تم مقربوں میں سے شمار کیے جاؤ گے۔ موسیٰ نے ان سے کہا: (اچھا) ڈالو، تم جو

مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَ قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

ڈالنے والے ہو؟ چنانچہ انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہا: فرعون کی عزت کی قسم! ہم ضرور غالب آئیں گے۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ

موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا تو (وہ دیکھتے کیا ہیں، کہ) وہ ان سب چیزوں کو نگلے چلا جا رہا ہے جو انہوں نے جادو سے بنائی تھیں۔ (اس پر) جادوگر

السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

فوراً سر بسجود ہوگئے۔ اور کہنے لگے: ہم تو رب العالمین پر ایمان لے آئے۔ جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

فرعون بولا: تم میری اجازت کے بغیر ہی اس پر (کیسے) ایمان لے آئے؟ یقیناً یہ تمہارا گرو ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہوگا۔

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ

اب تمہیں جلدی پتہ چل جائے گا کہ میں تمہارے مقابل کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا، اور تم سب کو سولی پر

اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا

چڑھا دوں گا۔ وہ بولے: کوئی پروا نہیں، ہم یقیناً اپنے پروردگار کے پاس پلٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار

رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾ؕ ع ۳ ۱۸

ہماری خطائیں معاف کردے کہ ہم ہی تم میں سے پہلے ایمان لا رہے ہیں۔

تفسیر

اس جگہ بتایا ہے کہ کس طرح فرعون حق کے مقابلے میں باطل کو لایا اور کس طرح باطل کو شکست ہوئی، اس رکوع میں کئی باتیں قابل غور ہیں:

۱۔ حق کے مقابلے میں باطل نہیں ٹھہر سکتا۔

۲۔ جب حق بات ظاہر ہو جائے تو اس پر ایمان لانا چاہیے۔

۳۔ حق پر قائم رہنا چاہیے، خواہ کوئی تکلیف پہنچے۔

۴۔ خدا سے اپنی خطائیں بخشواتے رہنا چاہیے۔

۵۔ جو حق پر ہوگا، مخلوق میں سے نیک بندے جن کی عقلیں مسخ نہیں ہو چکی، اسی کا ایک دن ساتھ دیں گے۔

۶۔ جو خدا کی مرضی اور اس کی خواہش پر چلے گا، کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، وہ کامیاب رہے گا۔

مُتَّبَعُوْنَ پیچھا کیے جانے والے	لَشِرْذِمَةٌ جماعت گروہ	قَلِيْلُوْنَ تھوڑا، چھوٹا	غَآئِظُوْنَ غصہ دلانے والے
حٰذِرُوْنَ مسلح اور باقاعدہ فوج	اَزْلَفْنَا قریب کردیا ہم نے	كُنُوْزٍ خزانے	مُشْرِقِيْنَ سورج نکلتے وقت
تَرَآءَ ایک دوسرے کو دیکھا	جَمْعٰنِ دو گروہ	طَوْدِ پہاڑ	ثَمَّ وہیں، وہاں

وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ

اور ہم نے موسیٰ کو وحی کردی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے جاؤ کہ تمہارا پیچھا کیا جانے والا ہے۔ پھر فرعون نے شہروں میں

فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ۚ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ۙ وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ۙ

منادیوں کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ بنی اسرائیل کا یہ چھوٹا سا گروہ ہے۔ اور (اس پر بھی) یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔

وَ اِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّ كُنُوْزٍ

اور ہم سب ایک مسلح جماعت ہیں۔ (آؤ انہیں قید کر ڈالیں)۔ پھر ہم انہیں باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کے مکانوں سے باہر

وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾

نکال لائے۔ اور یہ ہونا ہی تھا! پھر (آخر کار) ان کا وارث ہم نے بنی اسرائیل کو بنایا۔ چنانچہ ان لوگوں نے سورج نکلتے ہی ان کا پیچھا کیا۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ

پھر جب دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا! تو اصحاب موسیٰ بولے: بس اب تو پکڑے گئے۔ موسیٰ بولے: نہیں ایسا ہرگز

اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ

نہیں ہوگا! میرا پروردگار میرے ساتھ ہے، وہ ضرور مجھے سیدھی راہ بتائے گا۔ پھر ہم نے موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اپنے عصا کو سمندر پر مارو،

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾

بس وہ پھٹ گیا اور اس کا ہر ٹکڑا ایک بڑے پہاڑ کی مانند تھا۔ اور دوسروں (یعنی فرعون اور اس کے لشکر) کو بھی ہم نے وہیں قریب کر دیا۔

وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اور موسیٰؑ کو اور جو اس کے ساتھ تھے، سب کو پار کر دیا۔ پھر دوسروں (یعنی فرعونیوں) کو غرق کر دیا۔ اس میں یقیناً (ان کافروں کے

لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ ع ١٧ ٨

لئے) نشانی ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں۔ اور یقیناً آپ کا پروردگار سب پر غالب اور بڑا مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں مختصر طور پر موسیٰ علیہ السلام کا سارا قصہ دہرایا گیا ہے اور اس کا حاصل یہ بیان کیا کہ اس میں سب کافروں کے لئے نشانی موجود ہے پھر بھی یہ ایمان نہیں لاتے۔

فَنَظَلُّ پس ہم ہو جاتے ہیں	اَقْدَمُوْنَ پہلے	يَهْدِيْنِ مجھے راستہ بتائے گا، بتاتا ہے
يُطْعِمُنِيْ مجھے کھلائے گا، کھلاتا ہے	يَسْقِيْنِ مجھے پلائے گا، پلاتا ہے	يَشْفِيْنِ شفا دیتا ہے مجھے
يُمِيْتُنِيْ مجھے مارے گا، موت دے گا	يُحْيِيْنِ مجھے دوبارہ زندہ کرے گا	اَطْمَعُ میں خواہش رکھتا ہوں
لَا تُخْزِنِيْ مجھے رسوا نہ کرنا	سَلِيْمٍ پاک، سالم، ٹھیک	اُزْلِفَتِ نزدیک کرائی جائے گی
بُرِّزَتِ کھول دی جائے گی	غٰوِيْنَ گمراہ، غوی کی جمع	كُبْكِبُوْا اوندھے منہ گرائے جائیں گے
نُسَوِّيْكُمْ تمہیں ہم برابر سمجھتے تھے	شَافِعِيْنَ سفارشی	صَدِيْقٍ دوست حَمِيْمٍ گہرا، جگری

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾

اور (اے محمدؐ!) انہیں ابراہیمؑ کا قصہ (بھی) پڑھ کر سنا دو۔ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی پوجا کرتے ہو؟

قَالُوۡا نَعۡبُدُ اَصۡنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيۡنَ ۝۷۱ قَالَ هَلۡ يَسۡمَعُوۡنَكُمۡ اِذۡ

وہ بولے: ہم بتوں کو پوجتے ہیں! اور ہم ان ہی (کی عبادت) پر جمے بیٹھے رہتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا: کیا جب تم پکارتے ہو تو یہ (تمہاری آواز)

تَدۡعُوۡنَ ۝۷۲ اَوۡ يَنۡفَعُوۡنَكُمۡ اَوۡ يَضُرُّوۡنَ ۝۷۳ قَالُوۡا بَلۡ وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفۡعَلُوۡنَ ۝۷۴

سنتے ہیں؟ یا تمہیں (کچھ) نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ وہ بولے: (یہ تو نہیں)؛ بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یونہی کرتے دیکھا (اور ہم بھی

قَالَ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۝۷۵ اَنۡتُمۡ وَ اٰبَآؤُكُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ ۝۷۶

کررہے ہیں)۔ ابراہیم نے کہا: کبھی تم نے یہ سوچا کہ تم اور تمہارے پہلے باپ دادا کیسی لایعقل چیزوں کو پوجتے رہے ہیں۔

فَاِنَّهُمۡ عَدُوٌّ لِّىۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۷۷ الَّذِىۡ خَلَقَنِىۡ فَهُوَ

پس یقیناً وہ میرے دشمن ہیں، مگر رب العالمین نہیں، (اس سے تو میں محبت رکھتا ہوں)؛ کیونکہ وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا، اور وہی مجھے

يَهۡدِيۡنِ ۝۷۸ وَالَّذِىۡ هُوَ يُطۡعِمُنِىۡ وَ يَسۡقِيۡنِ ۝۷۹ وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ ۝۸۰ وَالَّذِىۡ

راہ بتاتا ہے۔ اور وہی ہے جو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے۔ اور وہی ہے جو مجھے موت دے گا،

يُمِيۡتُنِىۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ ۝۸۱ وَ الَّذِىۡۤ اَطۡمَعُ اَنۡ يَّغۡفِرَ لِىۡ خَطِيۡٓـئَتِىۡ يَوۡمَ الدِّيۡنِ ۝۸۲ رَبِّ

پھر (دوبارہ) زندہ کرے گا۔ اور وہی ہے جس سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔ اے میرے

هَبۡ لِىۡ حُكۡمًا وَّ اَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ۝۸۳ وَاجۡعَلۡ لِّىۡ لِسَانَ صِدۡقٍ فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ۝۸۴

پروردگار! مجھے علم عنایت کر اور نیکوں میں شامل کرلے۔ اور میرے لئے آخر میں آنے والوں میں ذکر خیر مقرر فرما۔

وَ اجۡعَلۡنِىۡ مِنۡ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيۡمِ ۝۸۵ وَاغۡفِرۡ لِاَبِىۡۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيۡنَ ۝۸۶

اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں میں سے بنا۔ اور میرے باپ کے گناہ بخش دے، وہ یقیناً گمراہوں میں سے ہے۔ اور مجھے

وَلَا تُخۡزِنِىۡ يَوۡمَ يُبۡعَثُوۡنَ ۝۸۷ يَوۡمَ لَا يَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ ۝۸۸ اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ۝۸۹

قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے کام آئیں گے۔ سوائے اس کے جو قلب سلیم لے کر خدا کے

وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۝۹۰ وَ بُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِلۡغٰوِيۡنَ ۝۹۱ وَقِيۡلَ

پاس آئے۔ اور اس دن جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی، اور دوزخ گمراہوں کے لئے ظاہر کردی جائے گی۔ اور انہیں کہا جائے گا،

لَهُمۡ اَيۡنَمَا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۝۹۲ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ هَلۡ يَنۡصُرُوۡنَكُمۡ اَوۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ۝۹۳

وہ کہاں ہیں جنہیں تم خدا کے علاوہ پوجتے تھے۔ کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا خود انہیں مدد مل سکتی ہے؟ (نہیں ایسا

فَكُبۡكِبُوۡا فِيۡهَا هُمۡ وَالۡغَاوٗنَ ۝۹۴ وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ۝۹۵ قَالُوۡا وَ هُمۡ فِيۡهَا

نہیں!) پس وہ معبود اور گمراہ لوگ اس میں اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اور سارے کا سارا ابلیس کا لشکر بھی۔ اور وہ جہنم میں لڑتے

يَخۡتَصِمُوۡنَ ۝۹۶ تَاللّٰهِ اِنۡ كُنَّا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝۹۷ اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۹۸ وَ مَاۤ

ہوئے کہیں گے خدا کی قسم ہم تو کھلی گمراہی میں تھے۔ جب ہم تمہیں رب العالمین کا ہم پلہ بناتے تھے، اور ہمیں تو

أَضَلَّنَآ إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا

ان بڑے گنہگاروں نے گمراہ کر دیا۔ تواب ہمیں کوئی سفارشی نہیں ملتا۔ اور نہ کوئی حقیقی دوست۔تو کیا اچھا ہو کہ ہمیں دوبارہ

كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ

(دنیا میں) بھیج دیا جائے تو ہم ایمان دار بن کر آئیں۔ یقیناً اس (تمام واقعہ) میں بڑی نشانی (موجود) ہے!اور (باوجود اس کے) ان (مشرکین

أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ ع ٥

مکہ) میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ اور یقیناً آپ کا پروردگار بڑا غالب اور مہربان ہے!

تفسیر

سورہ انبیاء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ گزر چکا ہے، یہاں وہی واقعہ اور طرز سے بیان ہوا ہے، انہوں نے اپنی زبانی خدا کی جو تعریف کی اس سے بتوں کی خود بخود مذمت ہو جاتی ہے کہ خدا وہ کام کرتا ہے جو بت نہیں کر سکتے، تو پھر انہیں پوجنے سے کیا فائدہ؟ پھر ضمناً حشر کے دن کا ذکر اور دوزخ اور بہشت کا بیان ہے پھر دوزخیوں کا بیان ہے؛ تاکہ کفار عبرت پکڑیں۔

أَرْذَلُونَ ذلیل لوگ، کمینے	طَارِدِ پرے ہٹانے والے، ہنکانے والے	أَطِيعُونِ تم میری پیروی کرو، میری تابعداری کرو
أَخُوهُمْ ان کا بھائی	مَرْجُومِينَ رجم کیے گئے، سنگسار کیے گئے	لَمْ تَنْتَهِ تو نہیں رکے گا

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ

(اور اسی طرح جب) نوح کی قوم نے بھیجے ہوئے (رسولوں) کو جھٹلایا۔ جب انکے بھائی نوح نے ان سے کہا: تم کیوں (شرک سے باز

أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

نہیں آتے اور اللہ سے) نہیں ڈرتے۔ میں (اس اللہ کی طرف سے) تمہاری طرف ایک امانتدار رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں۔ پس اب اللہ

وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ

سے ڈرو اور میری بات مانو۔ اور میں تم سے (شرک سے بچنے کی) کوئی مزدوری نہیں مانگتا، میری مزدوری تو اس تمام جہانوں کے پالنے

إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا

والے سے ملے گی، (میں پھر تمہیں کہتا ہوں کہ) اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو۔ (اس کی) قوم (والوں) نے جواب دیا: اے نوحؑ! کیا ہم

أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ

تیری بات کو مان لیں (اور ایک اللہ پر ایمان لے آئیں) اور (رذیلوں میں شامل ہو جائیں، ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ) رذیل لوگ (ہی) تیرے

وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ

پیرو بن رہے ہیں، حضرت نوحؑ نے کہا: جو کچھ وہ کام کاج کرتے ہیں، میں نہیں جانتا (میں تو ایمان کا اقرار دیکھتا ہوں)

حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّىْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَ مَآ اَنَا

اور ان کے اعمال کا حساب کرنا تو میرے پروردگار کا کام ہے (میرا نہیں) کاش تم اتنی بات ہی سمجھتے۔ اور (مجھے ان کے متعلق طعنہ نہ دیتے

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ

اور تمہارے ایسا کہنے پر) میں ان ایمانداروں کو (اپنے سے) جدا نہیں کرسکتا۔ (اور میری ہستی ہی کیا،) میں تو صاف صاف (اللہ کے

مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾

عذاب سے) ڈرانے والا ہوں۔ مشرکوں نے کہا: اے نوح! اگر تو (ہمارے بتوں کے خلاف بولنے سے) باز نہیں آئے گا تو یقیناً سنگسار ہو کر

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِىْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِىْ وَ بَيْنَهُمْ النصف

رہے گا۔ نوحؑ نے دعا کی: اے میرے پروردگار! (یہ) میری قوم مجھے (سراسر) جھوٹا سمجھ رہی ہے۔ اب تو ہی میرے اور ان کے درمیان

فَتْحًا وَّنَجِّنِىْ وَ مَنْ مَّعِىَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ

پورا پورا فیصلہ کردے، اور میرے ساتھ جو ایماندار ہیں انہیں اور مجھے (ان کے پنجے سے) نجات دے۔ پھر ہم نے اسے اور جو اس کے

فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ

ساتھ (ایماندار) تھے ان کو ایک بھری ہوئی کشتی میں (سوار کر کے ڈوبنے سے) بچا لیا۔ اور اس کے بعد جو باقی (مشرک) بچے تھے انہیں

الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾

(اس طوفان میں) غرق کردیا۔ (اے محمدؐ!) اس (نوحؑ کے واقعہ) میں (بھی میری قدرت کی) بہت سی نشانیاں ہیں، مگر ان میں سے اکثر

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ ع ٦ ١٠

(پھر بھی) نہیں مانیں گے۔ حقیقت میں آپ کا پروردگار بہت زبردست ہونے کے باوجود رحم کرنے والا ہے، (جو ان پر عذاب نازل نہیں کردیتا)۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوح کی قوم کی نافرمانی اور ہلاکت کا ذکر ہے اور آخری آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قدر زبردست عذاب نازل کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے اگر عذاب نازل نہیں کرتا تو یہ اس کا رحم وکرم ہے، ہمیں چاہیے کہ اس کے رحم وکرم سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں، بلکہ جب بھی ہمارے پاس اللہ کا پیغام پہنچے فوراً اس کے آگے گردن جھکا دیں، اگر ہم نے نافرمانی کی اور اس دنیا کی زندگی میں عذاب سے بچے بھی رہے تو آخرت کے عذاب سے ہمیں کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہر صورت بچنا چاہیے، ورنہ وہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ہمیں بھی حضرت نوح کی قوم کی طرح عذاب سے ہلاک کردے۔

عَادُ ایک قوم کا نام	هُوْدٌ ایک پیغمبر کا نام	تَبْنُوْنَ تم بنا لیتے ہو	رِيْعٍ نرم زمین، ٹیلے
تَعْبَثُوْنَ فضول کرتے ہو	مَصَانِعَ محل، کارخانے	تَخْلُدُوْنَ ہمیشہ رہو	بَطَشْتُمْ تم گرفت کرتے ہو
جَبَّارِيْنَ سرکش ہو کر	اَمَدَّ مدد دی	وَعَظْتَ تو نصیحت کرے	خُلُقُ عادت

كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

قوم عاد نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی ہود نے ان سے کہا کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں؟ میں درحقیقت تمہارا

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

امانت دار پیغمبر ہوں۔ اللہ سے ڈرو، میرا کہا مانو۔اور اس (کام) پر تم سے میں کچھ اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اس پر ہے

اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ

جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر بے ضرورت بطور یادگار (عمارت) بناتے ہو۔اور بڑے بڑے محل بناتے ہو

لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾

جیسے تم کو ہمیشہ (اس دنیا میں) رہنا ہے، اور جب گرفت کرتے ہو تو ظالم و جابر بن جاتے ہو،(سنو) اللہ سے ڈرو، میرا کہا مانو۔

وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنّٰتٍ

اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جن کو تم (خود ہی) جانتے ہو۔ (مثلاً) چارپایوں، اولاد، باغات اور قدرتی چشمے

وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوْا سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ

وغیرہ، (اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو) مجھے تمہارے لیے ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے،(ان سب کا) جواب ملا، تمہارا نصیحت

اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾

کرنا نہ کرنا ہمارے لیے یکساں ہے،یہ تمہاری بات بس اگلوں جیسی ہے، ہم کو ہرگز عذاب نہ ہوگا۔غرض ان لوگوں نے ہودؑ کی

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

تکذیب کی تو ہم نے (بھی) ان کو ہلاک کردیا۔ اس (واقعہ) میں بڑا سبق ہے،(باوجوداس کے) ان میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ ع ٨ ١١

اور (اے محمدؐ!) بے شک آپ کا رب زبردست اور مہربان ہے۔

تفسیر

دراصل دنیا اور دنیا کے سارے ساز وسامان ناپائیدار اور عارضی ہیں، عقلمند اس میں سے اتنا ہی لیتے ہیں جتنے کی ضرورت ہے، مگر غافل انسان ہر قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے اور ان چیزوں میں زندگی صرف کردیتا ہے جو کبھی اس کے بعد اس کے کام آنے والی نہیں، مگر اپنی نادانی سے سمجھتا ہے جو کچھ وہ کررہا ہے گویا کہ وہ بھی کوئی بڑا کارنامہ ہے، انہیں میں سے مکانات کی تعمیر بھی ہے جو بے ضرورت بھی عالیشان سے عالیشان تیار کی جاتی ہیں، حالانکہ کچھ دنوں کے بعد ان کے کھنڈر بھی باقی نہیں رہے، خدا کے عنایت کردہ انعامات کا مصرف بہت ہی بے جالیا جاتا ہے، مگر امیدیں کچھ اور قائم کی جاتی ہیں، اور کھنڈر کچھ اور ہوتا ہے، ان عطاہائے الٰہی کا صحیح مصرف ہی شکر گزاری کا مترادف ہے۔ مگر یہی انسان جب ایک دوسرے انسان کے ساتھ معمولی سا بھی نیک سلوک کردیتا ہے تو چاہتا ہے کہ اسی کا نام ہو اور وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی کا احسان مند رہے اور جو کچھ یہ کہے بے چون وچرا اس کو پورا کرے، مگر اس کو بھول جاتا ہے کہ خود

اس کے ساتھ جو اس کے پیدا کرنے والے نے بے انتہاء سلوک کیے ہیں، اس کا صلہ کیا ہے؟ کیا یہی کہ اس کے رسولوں کی تکذیب کی جائے اور اس کے احکامات کو پس پشت ڈالا جائے؟ حالانکہ یہ بھی اس کے فائدہ کے لیے ہوتے ہیں۔ بہر حال اس رکوع میں جو ایک قوم کا نقشہ کھینچا گیا ہے، وہ قیامت تک دوسری قوموں کے لیے درس عبرت ہے۔

اَمِیْنٌ امانتدار	زُرُوْعٍ جمع زرع کی، کھیت	طَلْعُهَا اس کا خوشہ
هَضِیْمٌ ٹوٹی پڑی ہیں	فٰرِهِیْنَ جمع فارہ کی، خوش ہو کے	مُسَحَّرِیْنَ جمع مسحر کی، جس پر جادو کرایا ہو
مِثْلُنَا ہماری مثل، ہماری طرح	لَا تَمَسُّوْهَا مت چھوؤ اس کو	

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ۚ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۚ ﴿١٤٢﴾

(اسی طرح) قوم ثمود نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا، جب ان کے بھائی صالحؑ نے ان سے کہا: کیا تم لوگ (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۙ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۚ ﴿١٤٤﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ

میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں، تو (اب) اللہ ہی سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ میں اس (کام) پر تم سے کسی اجرت کا خواستگار نہیں ہوں،

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ

میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے۔ کیا جو چیزیں یہاں (دنیا میں) ہیں، یعنی باغات اور چشمے اور کھیتیاں

اٰمِنِیْنَ ۙ ﴿١٤٦﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۙ ﴿١٤٧﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۚ ﴿١٤٨﴾

اور کھجوریں جن کی گچھے خوب گوندھے ہوئے ہیں۔ تم ان ہی میں بے فکری کے ساتھ چھوڑ دیئے جاؤ گے۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۚ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۚ ﴿١٥٠﴾

اور (اسی خیال سے خوش ہو ہو کر) پہاڑوں کو تراش کر اتراتے ہوئے گھر بناتے ہو، تو اب اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

وَ لَا تُطِیْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۙ ﴿١٥١﴾ الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾

اور ان حدود (بندگی) سے نکل جانے والوں کا کہنا مت مانو جو سرزمین میں فساد کیا کرتے ہیں اور (خرابیوں کی) اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۚ ﴿١٥٣﴾ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖۚ فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ

وہ بولے: تم پر تو بس کسی نے جادو کردیا ہے، تم بھی تو ہم ہی جیسے آدمی ہو (اور بس نہیں) تم اگر سچے ہو تو کوئی

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ ﴿١٥٥﴾

معجزہ دکھلاؤ، صالحؑ نے کہا: یہ ایک اونٹنی (معجزہ) ہے، پانی پینے کی ایک دن کی باری اس کی اور ایک مقرر دن کی باری تمہاری۔

وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا

اور اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچاؤ، ورنہ تم بڑے دن کے عذاب میں گرفتار ہوجاؤ گے۔ (اس پر بھی) لوگوں نے اس کی کونچیں

فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ۙ ﴿١٥٧﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ

کاٹ ڈالیں، پھر بہت پشیمان ہوئے۔ اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔ اس (واقعہ) میں (بھی) بہت بڑی عبرت ہے اور (صالحؑ کی قوم کے)

ع ۹ ۱۲

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾

اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے، اور (اے پیغمبر!) بے شک آپ کا پروردگار غالب اور مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کا ذکر ہے اور ان کا یہ کہنا کہ ہم جو کچھ تمہاری بھلائی کی باتیں بتارہے ہیں، اس کا کچھ تم سے بدلہ لینا نہیں چاہتا، اور اس قوم نے بھی معجزہ طلب کیا تھا تو اللہ کے حکم سے ایک زندہ اونٹنی ایک پہاڑ کی چٹان سے نکلی اور اس نے تھوڑے ہی دیر میں بچہ بھی جنم دیا۔ مگر یہ سرکش اس کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے، بلکہ الٹے اونٹنی کو مار ڈالا جس کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دیئے گئے۔ خدا نے جن کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے، ان کو عبرت کے لیے ان واقعات کو بار بار پڑھنا چاہیے۔

عٰدُوْنَ زیادتی کرنے والے	قَالِيْنَ ناخوش رکھنے والے	عَجُوْزًا بوڑھی عورت
فَسَآءَ پس، بہت ہی برا	مَطَرُ مینہ، بارش	مُنْذَرِيْنَ جنہیں ڈرایا گیا

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّیْ لَكُمْ

(اسی طرح) قوم لوطؑ نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جبکہ ان کے بھائی لوطؑ نے کہا: کیا تم لوگ (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ دیکھو میں تمہارا

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

امانتدار پیغمبر ہوں۔ اب تمہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور میں اس (سمجھانے) پر تم لوگوں سے کچھ اجرت کا خواستگار نہیں؛

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ تَذَرُوْنَ

(کیونکہ) میری اجرت تو پروردگار عالم پر ہے۔ کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے لڑکوں پر گرتے ہو اور تمہارے رب نے جو

مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

تمہارے واسطے بیویاں پیدا کی ہیں انہیں چھوڑتے ہو، بلکہ (بات یہ ہے کہ) تم لوگ جو حد فطرت سے گذر گئے ہو۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّیْ

وہ بولے: لوطؑ! اگر تم (اپنی ان باتوں سے) باز نہ آوگے تو (بلا تامل) تم کو نکال (کر باہر کر) دیا جائے گا۔ لوطؑ نے کہا: میں تو تمہارے (ان)

لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِیْ وَ اَهْلِیْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

کاموں سے سخت بیزار ہوں، (اور ساتھ ہی یہ دعا کی کہ) خدایا! مجھ کو اور میرے اہل و عیال کو ان افعال رذیلہ (کے وبال) سے بچالے۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ

چنانچہ ہم نے لوطؑ کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی۔ صرف (لوطؑ کی) ایک بوڑھی عورت (جو نافرمان تھی،) پیچھے رہ گئی۔ اس کے بعد

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ

باقی لوگوں کو ہم نے ہلاک کردیا اور ہم نے ان پر ایک خاص قسم کا (یعنی پتھر کا) مینہ برسایا۔ سو کیا ہی برا مینہ تھا جو ان لوگوں پر برسا جن کو

الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

(عذاب الٰہی) سے ڈرایا گیا تھا۔ (کیونکہ ان کو عذاب سے تو ڈرایا جاتا تھا؛ لیکن وہ لوگ بالکل نہیں ڈرتے تھے۔) بے شک اس (واقعہ) میں ایک

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ ع ۱۳/۱۰

بڑی عبرت ہے اور (قوم لوطؑ کے) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے، اور (اے پیغمبر!) تمہارا پروردگار بڑی قدرت اور رحمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ بات یہ ہے کہ جب آدمی اپنے کو آزاد سمجھ لیتا ہے اور خدا کے احکامات کی پروا نہیں کرتا ہے تو پھر اس بات کا اندازہ کرنا مشکل ہے کہ وہ کتنے اور کن کن گناہوں میں مبتلا ہوسکتا ہے اور کیسا کیسا عذاب اس پر نازل ہوسکتا ہے جیسا کہ اس رکوع سے ظاہر ہوتا ہے۔

اَيْكَةِ بن (جنگل) میں رہنے والے نَظُنُّكَ گمان کرتے ہیں ہم تجھ کو كِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے ظُلَّةِ سائبان

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

(اسی طرح) بن کے رہنے والوں نے (بھی) پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب شعیبؑ نے ان سے کہا: کیا تم (خدا سے) نہیں ڈرتے۔ (اور دیکھو)

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ

میں تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔ اب تمہیں چاہیے کہ خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور میں اس (سمجھانے) پر تم سے کچھ اجرت کا خواستگار نہیں

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ

ہوں (کیونکہ) میری اجرت تو بس پروردگار عالم کے ذمہ ہے، (کوئی چیز بھی لوگوں کو دیا کرو تو) پورا پورا ناپا کرو، اور لوگوں کو نقصان پہنچانے

الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

والے نہ بنو اور جب تولا کرو تو ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو،

وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَ اتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

اور نہ ملک میں فساد پھیلاتے پھرو۔ اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا۔

قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَ اِنْ نَّظُنُّكَ

(تب) وہ کہنے لگے: (معلوم ہوتا ہے کہ) تم پر کسی نے جادو کردیا ہے، اور تم بھی تو ہماری طرح کے ایک آدمی ہو (اور بس)۔

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾

اور (اس وجہ سے) ہم تو تمہیں جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اگر تم سچے ہو تو آسمانوں کا کوئی ٹکڑا ہم پر گرواؤ۔

قَالَ رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ

شعیبؑ نے کہا: تم لوگ جو کچھ کر رہے ہو اس کو ہمارا پروردگار خوب جانتا ہے۔ (غرض) ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تو ان پر واقعۂ سائبان

يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ

کا عذاب آ نازل ہوا، اس میں شک نہیں کہ واقعہ سائبان بھی بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا۔ بے شک (اس واقعہ) میں (بھی) بڑی عبرت

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٩١﴾ ع

ہے اور (شعیبؑ کی امت کے) اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور بے شک (اے پیغمبر!) آپ کا پروردگار غالب اور مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت شعیب علیہ السلام اوران کی قوم کا ذکر ہے، یعنی بن (جنگل) والوں کا ذکر ہے، حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں معلوم ہوتا ہے کہ خصوصیت سے تول ناپ میں نقصان پہنچانے کی عادت تھی۔ یہ سب بالکل سچ ہے، جو شخص تھوڑی چیز کے لیے جھوٹ بولتا اور نقصان پہنچاتا ہے وہ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے معاملات میں سچائی اور صدق سے کام نہیں لے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت قائم رکھنے کیلئے یہ سب واقعات عبرت آموز ہیں اور انہیں چیزوں سے زمین میں اصلاح کی جاسکتی ہے اور اگر نہیں تو اس شخص سے فساد ہی ظہور میں آئے گا۔

قَرَاَهٗ وہ اسے پڑھے	اَعْجَمِيْنَ وہ لوگ جو عربی نہ ہوں	رُوْحُ الْاَمِيْنُ حضرت جبرئیل کا نام ہے
يُلْقُوْنَ وہ ڈال دیتے ہیں	مَعْزُوْلُوْنَ عزل کیے گئے، دور کیے گئے	يُمَتَّعُوْنَ وہ فائدہ دیے جاتے ہیں
يَنْقَلِبُوْنَ وہ لوٹائے جائیں، لوٹ کر جائیں گے	اِنْتَصَرُوْا انہوں نے بدلہ لیا مُنْقَلَبٍ لوٹنے کی جگہ	غَاوُنَ گمراہ، بدراہ

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿١٩٣﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ

یقیناً یہ قرآن تمام جہانوں کے پروردگار کا اتارا ہوا ہے۔ جبرئیل کے ذریعہ اسے اتارا ہے آپ کے دل پر صاف عربی زبان میں: تاکہ تو

مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿١٩٥﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٩٦﴾ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ

منجملہ ڈرانے والوں کے ہو۔ ان کے متعلق پہلی کتابوں میں بھی پیشین گوئیاں ہیں۔ اور کیا ان لوگوں کے لئے یہ بات دلیل نہیں ہے

اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿١٩٨﴾

کہ اس (پیشین گوئی) کو بنی اسرائیل کے علماء (اچھی طرح) جانتے ہیں۔ اور اگر ہم قرآن کو کسی غیر عربی پر اتارتے

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ

اور وہ انہیں پڑھ کر سناتا تو یہ (ضد وعناد کی وجہ سے) ہرگز ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے اس کو (یعنی ایمان نہ لانے کو) مجرموں کے دل

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً

میں بٹھا رکھی ہے جب تک عذاب کو دیکھ نہ لیں یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ مگر وہ (عذاب) ان پر ایسا ایک دم آئے گا کہ

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾

خواب و خیال میں بھی نہ ہوگا۔ (اس وقت) یہ کافر کہیں گے: کیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے، کیا یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا عذاب جلد آجائے۔

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾

(اے محمدؐ!) دیکھو اگر ہم ان کو چند سال (اور بھی دنیا کی زندگی سے) فائدہ اٹھانے دیں، پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا ہم وعدہ کر رہے

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ وَ مَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾

ہیں۔ تو جو فائدہ انہوں نے اٹھایا ہوگا وہ ان کے کسی کام نہ آسکے گا۔ اور ہم نے جو بستی ہلاک کی سب میں نصیحت کے واسطے ڈرانے والے

ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَ مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ

آئے؛ کیونکہ ہم ظالم نہیں ہیں اور اس قرآن کو شیاطین لے کر نہیں اترے، وہ تو اس کام کے لیے لائق بھی نہیں نہ ہی انہیں ایسا کام کرنے

وَ مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

کی طاقت ہی ہے۔ وہ تو ایسی باتیں سننے سے بھی روک دیئے گئے ہیں، (تو اے محمدؐ!) تو ہرگز ہرگز اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا کر نہ

فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿٢١٤﴾ وَاخْفِضْ

پکارو ورنہ تو بھی عذاب کے لائق ہوجائے گا۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو (بھی شرک سے) ڈرا۔ اور (اے محمدؐ!) جو مسلمان آپ کی

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ

تابعداری قبول کرلیں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ پھر وہ اگر تیری نافرمانی کریں تو ان سے کہہ دے کہ جو کام تم کرتے ہو میں

مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾ وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ

اس سے بیزار ہوں، اور زبردست اور رحم کرنے والے (اللہ) پر بھروسہ کر، جب تو (اس کی عبادت کے لیے) کھڑا ہوتا ہے تو وہ آپ کو دیکھ رہا

تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ

ہوتا ہے۔ اور نمازیوں کے ساتھ آپ کی نشست و برخاست کو دیکھتا ہے، یقیناً وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (اور اے انسانو!) میں تمہیں بتاؤں

عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿٢٢٢﴾

کہ شیطان کس کے پاس آتے جاتے ہیں۔ وہ ہر ایک ایسے گنہگار کے پاس آتے ہیں جو (خود) جھوٹ باندھنے کا عادی ہو۔ اور جو (شیاطین کی

يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ اَلَمْ تَرَ

خبریں سننے کیلئے) کان لگادتے ہیں اور وہ بکثرت جھوٹ بولتے ہیں۔ اور شعراء کی پیروی (بھی) گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔ کیا تم کو معلوم

اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نہیں کہ وہ لوگ ہر ایک میدان میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور کہتے وہ ہیں جو خود نہیں کرتے۔ ہاں مگر شاعروں میں سے وہ لوگ جو کہ (قرآن

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

پر) ایمان لے آئیں، اور اچھے کام (بھی) کریں اور کثرت سے (اپنے اشعار میں) اللہ کا ذکر کریں اور اگر ان پر ظلم ہو تو اس کا بدلہ لے کے

ع ١١ ١٥ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾

رہیں، (ان میں شامل نہیں ہیں) ان ظالموں کو جلد معلوم ہوجائے گا کہ وہ کہاں لوٹ کر جانے والے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اول یہ بتایا گیا ہے کہ اس قرآن کے متعلق پہلی کتابوں میں پیش گوئیاں موجود ہیں، اور اس کو عربی میں اس لیے اتارا گیا کہ اگر کسی اور زبان میں اتارا جاتا تو عرب والے اس پر ہرگز ہرگز ایمان نہ لاتے، نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایسا کرنا جرم ہے، نیک کام یا نیک بات جہاں بھی ملے لے لینی چاہیے، یہ کہہ کر اسے رد نہیں کر دینا چاہیے کہ یہ ہمارے ملک والوں نے نہیں کہی یا کسی غیر ملکی نے کہی ہے، اس لیے ہم اسے نہیں مانتے۔ اس کے بعد قرآن کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے اور ہر ایک کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرے اور ایسا کرنا فرض بھی ہے اور سنت نبوی بھی ہے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ وہ شاعر جو خواہ مخواہ کے قصے کہانیاں گھڑتے رہتے ہیں، اور یونہی بے فائدہ شعر بناتے رہتے ہیں، وہ بھی ظالم ہیں اور جو ان کی پیروی کرے گا وہ بھی گمراہ ہو جائے گا، کیونکہ اکثر شاعر جو کچھ کہتے ہیں خود نہیں کرتے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ شاعروں وغیرہ کو چھوڑ کر صرف قرآن کو اپنا رہبر بنائیں اور اسی کے کہے پر چلیں۔

فائدہ

تبلیغ کرنے والے کو تبلیغ کا آغاز سب سے پہلے اپنے گھر سے اور نزدیکی لوگوں سے کرنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ خود تو تاریکی میں ہو اور دوسروں کو روشنی میں آنے کو کہا جائے، اپنے تو ڈوب رہے ہوں، دور والوں کو ڈوبنے سے بچنے کی تلقین کی جائے۔ پھر اسی طرح بتدریج آگے بڑھنا چاہیے اور خدا کی ساری زمین کو نورانی کرنے کا حوصلہ کرنا چاہیے؛ مگر اس کا مصداق نہیں بننا چاہیے کہ:

ہر کسے ناصح برائے دیگران   ناصح خود کم بود اندر جہان

ترجمہ: ہر شخص دوسروں کے واسطے ناصح بنا ہوا ہے، دنیا میں خود کے ناصح کم ہیں۔

آیات: ۹۳	٢٧۔ سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ ۴۸	رکوعات: ۷

اَلْاَخْسَرُوْنَ زیادہ گھاٹا اٹھانے والے	تُلَقَّى تجھے سکھایا جاتا ہے	مِنْ لَّدُنْ پاس سے
اٰنَسْتُ دیکھی میں نے	شِهَابٍ انگارا، چنگاری	قَبَسٍ دہکتا ہوا
تَصْطَلُوْنَ تم تاپو، تم سینکو	بُوْرِكَ برکت دیا گیا ہے	تَهْتَزُّ چلتی ہے، حرکت کرتی ہے
جَآنٌّ اژدہا	لَدَيَّ میرے پاس	جَيْبِكَ تیرا گریبان
اِسْتَيْقَنَتْهَآ یقین کر لیا اس کا	عُلُوًّا غرور	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ ① هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ② الَّذِيْنَ

طٰسٓ۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں، جو واضح کتاب ہے۔ جو مومنوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے، جو

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٣ اِنَّ الَّذِيْنَ

نماز ادا کرتے ہیں، اور زکوٰۃ دیتے ہیں، اور آخرت پر (بھی) وہ یقین رکھتے ہیں، اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ ۝٤ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ

لاتے ان کے (برے) اعمال ہم انہیں اچھے دکھاتے ہیں، پھر وہ انہیں میں منہمک رہتے ہیں، ایسےلوگ بہت

سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَ هُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝٥ وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ

سخت عذاب پائیں گے اور آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اٹھائیں گےاور (اے محمدؐ) یقیناً آپ کو صاحب علم وحکمت کی طرف سے

الثلثة لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝٦ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

قرآن سکھایا جاتا ہے۔(وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰؑ نے اپنی بیوی سے (یوں) کہا، میں آگ دیکھ رہا ہوں، میں ابھی آپ کے پاس کوئی خبر

بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝٧ فَلَمَّا جَآءَهَا

لاتا ہوں، یا کوئی دہکتا انگارا لاتا ہوں؛ تاکہ آپ تاپ سکیں، چنانچہ جب وہ اس (آگ) کے پاس آئے تو آواز دی گئی کہ

نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ

جو اس آگ کے اندر ہیں (یعنی فرشتے) ان پر بھی برکت ہو اور جو اس کے پاس ہے (یعنی موسیٰؑ) اس پر بھی (برکت) ہو

وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٨ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ وَ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ

اور سب جہانوں کا پروردگار پاک ہے۔اے موسیٰ یقیناً میں اللہ ہوں جو بہت غالب اور حکمت والا ہے تم اپنی لاٹھی (زمین پر) ڈال دو۔

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ ؕ

موسیٰ نے (ڈال دیا تو) جب اسے حرکت کرتے دیکھا، گویا کہ وہ ایک بڑا اژدہا ہے،تو فوراً پیٹھ پھیر کر بھاگے، اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا،

يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝١٠ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ

(تو ہم نے کہا) اے موسیٰ! ڈرو نہیں؛ (کیونکہ) میرے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے، مگر جو کوئی گناہ کرے اور پھر اس گناہ کے بعد

بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١ وَ اَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ

نیکی کرے (یعنی توبہ کرلے) تو میں یقیناً بخشش دینے والا مہربان ہوں۔ اور تم اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈال دو، وہ (بالکل) بے ضرر چمکتا

بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝١٢

ہوا نکلے گا، (یہ دونوں ان) نو نشانیوں میں سے ہیں جو فرعون اور اس کی قوم کے لیے ہیں، وہ یقیناً نافرمان لوگ ہیں۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣ وَجَحَدُوْا بِهَا وَ اسْتَيْقَنَتْهَآ

پھر جب فرعونیوں کے پاس ہماری روشن نشانیاں آئیں تو کہنے لگے: یہ تو کھلا جادو ہے اور انہوں نے از روئے ناانصافی وتکبر ان کا انکار کیا،

ع ۲ ۱۶ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝١٤

حالانکہ وہ دل سے ان کی سچائی کے قائل تھے، تو آپ دیکھئے کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا برا ہوا؟ (ایسا ہی ان کا بھی ہوگا)۔

تفسیر

اس سورۃ کو النمل اس لیے کہتے ہیں کہ آگے سلیمان علیہ السلام کا قصہ مذکور ہوگا، جس میں ایک چیونٹی کا ذکر ہے، جس نے اپنی دوسری چیونٹیوں سے کہا تھا کہ سلیمان کا لشکر آ رہا ہے، اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں وہ تمہیں اپنے پاؤں کے نیچے کچل نہ ڈالیں۔

اس رکوع میں قرآن مجید کا بیان ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت و بشارت کا پیغام ہے، ان کے لیے جو نماز پڑھتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں، اور آخرت پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں، اور بتایا گیا ہے کہ یہ قرآن میں نے خود نہیں بنالیا؛ بلکہ صاحب علم و حکمت خدا کی طرف سے انہیں سکھایا جاتا ہے، کفار وغیرہ کی سرکشی اور فتنہ پردازی کے بارے میں فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کر کے اس کا حاصل یہ بتایا کہ فساد کرنے والوں کا کبھی انجام بہتر نہیں ہوسکتا ہے اور نہ ہوا۔

مَنطِقَ بولی	یُوزَعُونَ پاس پاس کھڑے کیے جاتے	نَمۡلَةٌ چیونٹی نَمۡلُ چیونٹیاں
یَحۡطِمَنَّکُمۡ تمہیں کچل دیں گے تَبَسَّمَ پس وہ مسکرایا	ضَاحِکًا ہنسنے والا	اَوۡزِعۡنِیۡۤ مجھے توفیق دے
تَرۡضٰىهُ تو اسے پسند کرے	هُدۡهُدَ ہدہد تَفَقَّدَ تلاشی لی، حاضری لی	مَکَثَ ٹھہرا
غَآئِبِیۡنَ غائب ہونے والے، گم ہونے والے	اُعَذِّبَنَّ میں ضرور تکلیف دوں گا، سزا دوں گا	سَبَاٍ ایک ملک کا نام
لَاَاذۡبَحَنَّهٗ میں البتہ اسے قتل کر ڈالوں گا	اَحَطۡتُ میں نے احاطہ کرلیا، معلوم کیا	اِمۡرَاَةً عورت
تَمۡلِکُهُمۡ ان پر حکومت کرتی ہے	خَبۡءَ چھپی بات کِتٰبِیۡ میرا خط، میرا قصہ	اَلۡقِهۡ ڈال دے اس کو

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ عِلۡمًا ۚ وَ قَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّنۡ

اور ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عنایت کیا تھا، دونوں نے کہا: خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن

عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ وَرِثَ سُلَیۡمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمۡنَا مَنۡطِقَ

بندوں پر فضیلت دی۔ اور سلیمانؑ، داؤدؑ کے وارث ہوئے، اور انہوں نے کہا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے

الطَّیۡرِ وَ اُوۡتِیۡنَا مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡفَضۡلُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۶﴾ وَ حُشِرَ

اور ہمیں خدا کی طرف سے (سامان سلطنت کے متعلق ضرورت کی) ہر چیز دی گئی، اور یقیناً یہ بہت بڑا فضل ہے۔ اور سلیمان کے لیے

لِسُلَیۡمٰنَ جُنُوۡدُهٗ مِنَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ وَ الطَّیۡرِ فَهُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰۤی اِذَاۤ

ان کا لشکر جن و انس و پرند کا جمع کیا گیا اور وہ سب (چلتے وقت) کھڑے کیے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ (ایک دفعہ کسی)

اَتَوۡا عَلٰی وَادِ النَّمۡلِ ۙ قَالَتۡ نَمۡلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا النَّمۡلُ ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ ۚ

چیونٹیوں کے جنگل میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔

لَا یَحۡطِمَنَّکُمۡ سُلَیۡمٰنُ وَ جُنُوۡدُهٗ ۙ وَ هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِکًا مِّنۡ قَوۡلِهَا

سلیمان اور ان کا لشکر کہیں تمہیں بے خبری میں (پاؤں کے نیچے) نہ کچل ڈالیں۔ وہ اس کی بات سے مسکراتے ہوئے ہنس پڑے،

وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ

اور بولے: اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں، جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیں

اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَ تَفَقَّدَ الطَّيْرَ

اور یہ کہ میں تیری پسند کے مطابق اچھے عمل کروں اور تو اپنی مہربانی سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کرے۔ اور انہوں نے پرندوں

فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ٘ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ

کا جائزہ لیا تو کہنے لگے: کیا بات ہے؟ ہدہد دکھائی نہیں دیتا؟ کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کر

لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ

ڈالوں گا، یا وہ (اپنی بے گناہی) کی کوئی صاف دلیل میرے پاس لائے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہدہد آ گیا، تو وہ بولا: میں وہ بات معلوم کر کے

بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً

آیا ہوں جس کی آپ کو خبر نہیں اور میں ملک سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں، وہ یہ کہ میں نے (وہاں) ایک عورت کو

تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا

حکمراں پایا اور اس کے پاس ہر طرح کی چیزیں ہیں اور اس کا ایک بڑا تخت ہے۔ اور میں نے اسے اور اس کی قوم کو

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

خدا کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے پایا۔ اور شیطان نے ان کے (برے) اعمال انہیں اچھے کر دکھائے ہیں اور انہیں (ہدایت کی) راہ سے

السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ ۙ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ

ہٹا لیا ہے اور وہ ہدایت نہیں پاتے، (کوئی انہیں یہ نہیں کہتا کہ) خدا کو سجدہ کیوں نہیں کرتے، جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی

وَ الْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

چیزوں کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو، اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ ۩ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ السجدة

اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے، (یہ سن کر) سلیمان نے کہا: (اچھا) ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹا ہے۔ یہ میرا خط لے جا

بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اور اس کو ان کے پاس ڈال دینا پھر (ذرا وہاں سے) ہٹ جانا پھر دیکھنا کہ وہ آپس میں کیا سوال و جواب کرتے ہیں، (چنانچہ جب ملکہ نے خط

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ

پایا تو) بولی: اے سردارو! مجھے ایک قابل تعظیم خط دیا گیا ہے، وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس میں یہ (مضمون) ہے (اول) بسم اللہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ ۙ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع ٢/١٧

الرحمٰن الرحیم (اور اس کے بعد یہ کہ) تم لوگ میرے مقابلے تکبر مت کرو اور میرے پاس مطیع ہو کر آ جاؤ۔

تفسیر

اس رکوع میں اولاد داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے علم وحکمت کا بیان ہے، اس کے بعد ایک نہایت اچھی دعا یعنی رب اوزعنی سے صالحین تک تلقین فرمائی ہے، اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت اور ان کی خوبیوں کا ذکر ہے۔ پھر ملکہ بلقیس کا بیان شروع کیا، یہاں سے خط لکھنے کا طریقہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اول بھیجنے والے کا نام ہونا چاہیے، پھر خدا کے نام سے مضمون کو شروع کرنا چاہیے۔

مسئلہ

خدا تعالیٰ ہی سب کے مقابلے میں قابل التعظیم ہے، وہی سجدے کے لائق ہے اور کسی کو سجدہ کرنا روا نہیں۔

اَفْتُوْنِیْ تم مجھے رائے دو	قَاطِعَةً فیصلہ کرنے والی	اُولُوْا قُوَّةٍ زور آور، طاقتور	اُولُوْا بَاْسٍ جری سپاہی
فَانْظُرِیْ پس تو دیکھ	تَاْمُرِیْنَ تو ہمیں حکم دیتی ہے	اَفْسَدُوْا ویران کرتے ہیں	اَعِزَّةَ باعزت لوگ
اَذِلَّةً بے عزت، ذلیل لوگ	مُرْسِلَةٌ بھیجنے والی	هَدِیَّةٍ ہدیہ، تحفہ	نَاظِرَةٌ دیکھنے والی
تُمِدُّوْنَنِ تم مجھے مدد دیتے ہو	تَفْرَحُوْنَ خوش ہوئے ہوتم	عِفْرِیْتٌ عفریت، دیو	طَرْفُ پلک
نَكِّرُوْا بدل دو	اُدْخُلِیْ داخل ہوجاتو	صَرْحَ محل	لُجَّةً حوض، تالاب
كَشَفَتْ ہٹالیا	سَاقَیْهَا اپنی دونوں پنڈلیاں	مُمَرَّدٌ چکنا	قَوَارِیْرَ شیشے

قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾

وہ بولی: اے سردارو! میرے اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو، میں کسی کام کا فیصلہ نہیں کرتی یہاں تک کہ تم سب حاضر نہ ہو۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ

وہ بولے: ہم بڑے زور آور اور بڑے لڑنے والے ہیں، بس اب فیصلہ تیرے اختیار میں ہے، لہٰذا تم ہی (مصلحت) دیکھ لو، آپ ہمیں کیا

مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ

حکم دیتے ہیں۔ وہ بولی: (دیکھو) جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے ویران کر دیتے ہیں، اور وہاں کے باعزت لوگوں کو

اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ

ذلیل کردیتے ہیں، اور بادشاہ سب یوں ہی کرتے ہیں۔ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ

بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ

قاصد کیا خبر لاتے ہیں، پھر جب تحفہ سلیمان کو پہنچا تو وہ بولے: کیا تم مال سے ہماری مدد کرتے ہو، تو جو مال ہمیں اللہ نے دیا ہے

اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾

وہ اس سے کہیں بہتر ہے: جو تمہیں دیا ہے، ہاں تم ہی اپنے اس ہدیہ پر اتراتے ہوگے (تمہارا ہدیہ تمہیں ہی مبارک ہو، ہمیں ضرورت نہیں)۔

اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ

تم (ان کو لے کر) ان لوگوں کے پاس لوٹ جاؤ (اور اسے جاکر کہہ دو کہ) ہم ضرور ان کے مقابلے میں وہ لشکر لائیں گے کہ وہ مقابلہ کی تاب

بِهَا وَلَنُخۡرِجَنَّهُمۡ مِّنۡهَاۤ اَذِلَّةً وَّ هُمۡ صٰغِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَؤُا

نہ لاسکیں، اور انہیں وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے، اور وہ بڑے خوار ہوں گے۔سلیمانؑ نے کہا: اے اہل دربار! تم میں کوئی ایسا

اَيُّكُمۡ يَاۡتِيۡنِىۡ بِعَرۡشِهَا قَبۡلَ اَنۡ يَّاۡتُوۡنِىۡ مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفۡرِيۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ

ہے جو اس کا عرش اس کے مطیع ہوکر ہمارے سامنے آنے سے پہلے ہی لے آئے۔ تو جنوں میں سے عفریت نے کہا: میں

اَنَا اٰتِيۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِكَ‌ ۚ وَ اِنِّىۡ عَلَيۡهِ لَقَوِىٌّ اَمِيۡنٌ ﴿۳۹﴾

آپ کے پاس آپ کے یہاں سے جانے کے وقت سے پہلے لے آؤں گا اور میں اتنی قوت رکھتا ہوں اور میں قابل بھروسہ بھی ہوں، (مگر

قَالَ الَّذِىۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِيۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ يَّرۡتَدَّ اِلَيۡكَ طَرۡفُكَ‌ ؕ

سلیمان نے منظور نہ کیا،) پھر وہ شخص جسے کتاب کا علم تھا بولا کہ میں اسے آنکھ جھپکنے سے پہلے آپ کے پاس لے آؤں گا، (چنانچہ اس نے

فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّىۡ ۖ لِيَبۡلُوَنِىۡۤ

یہی کیا) پھر جب سلیمانؑ نے اسے اپنے سامنے رکھا دیکھا تو کہا: یہ میرے پروردگار کا فضل ہے اور میری آزمائش ہے کہ میں اس کی نعمت

ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ‌ ؕ وَمَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّىۡ

کا شکر کرتا ہوں یا ناشکری، اور جو کوئی بھی شکر کرتا ہے تو وہ اپنے ہی فائدے کے لیے اور جو ناشکری کرتا ہے تو (اللہ کو کیا؟) وہ تو

غَنِىٌّ كَرِيۡمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَكِّرُوۡا لَهَا عَرۡشَهَا نَـنۡظُرۡ اَتَهۡتَدِىۡۤ اَمۡ تَكُوۡنُ مِنَ الَّذِيۡنَ

بے نیاز اور بزرگ ہے۔ سلیمانؑ نے کہا: بلقیس کے تخت کی ہیئت بدل دو کہ ہم دیکھیں وہ اسے پہچان لیتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو

لَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتۡ قِيۡلَ اَهٰكَذَا عَرۡشُكِ‌ ؕ قَالَتۡ كَاَنَّهٗ هُوَ‌ ۚ

(حقیقت دیکھے بعد بھی) ہدایت پر نہیں آتے۔ پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ بولی یہ تو گویا وہی ہے،

وَ اُوۡتِيۡنَا الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهَا وَ كُنَّا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ صَدَّهَا مَا كَانَتۡ تَّعۡبُدُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ

اور ہمیں تو پہلے ہی علم ہوگیا تھا اور ہم مطیع ہوچکے تھے۔اور سلیمانؑ انہیں ان چیزوں سے روک دیا تھا جنہیں وہ

اِنَّهَا كَانَتۡ مِنۡ قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ ﴿۴۳﴾ قِيۡلَ لَهَا ادۡخُلِى الصَّرۡحَ‌ ۚ فَلَمَّا رَاَتۡهُ حَسِبَتۡهُ

خدا کو چھوڑ کر پوجتی تھی، وہ یقیناً کافروں کی قوم میں سے تھی۔ پھر اسے کہا گیا: محل میں داخل ہو، پھر جب اس نے دیکھا تو حوض کا

لُـجَّةً وَّ كَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَيۡهَا‌ ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِيۡرَ ؕ قَالَتۡ رَبِّ

گمان ہوا، تو اس نے دونوں پنڈلیاں کھول لیں، اس پر سلیمانؑ نے کہا: یہ تو شیشے جڑا ہوا محل ہے، وہ بولی: اے میرے پروردگار!

اِنِّىۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِىۡ وَاَسۡلَمۡتُ مَعَ سُلَيۡمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۴﴾ ع ۳ ۱۸

یقیناً میں (اس سے پہلے) اپنی جان پر ظلم کر رہی تھی، اب میں سلیمانؑ کے ساتھ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔

تفسیر

اس رکوع سے پہلے رکوع میں جو قصہ شروع کیا گیا تھا، اسی کو اس میں ختم کیا گیا ہے، اس میں بلقیس ملکہ سبا کا مسلمان ہونا اور

ایمان لانا اور بہت سی باتوں کا بیان ہے، حاصل یہ ہے کہ خدا کی نعمتوں کا شکر کرو وہ اور دے گا، انکار کرنا کسی حالت میں بہتر نہیں۔

فائدہ

حکومت وہی بہتر ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق ہو۔

فَرِيْقٰنِ دو فریق، گروہ — اَطَّيَّرْنَا ہم نے برا شگون لیا، منحوس سمجھا — طٰٓئِرُكُمْ تمہاری بدفالی — تِسْعَةُ نو
رَهْطٍ آدمی — تَقَاسَمُوْا آپس میں قسمیں کھاؤ — لَنُبَيِّتَنَّهٗ رات کو ہم مار ڈالیں گے — مَهْلِكَ ہلاکت

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ
اور بیشک ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، تو ان میں ایک دم دو فریق ہو گئے جو
يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ
(دین کے بارے میں) جھگڑنے لگے، صالحؑ بولے: اے میری قوم! تم بھلائی (یعنی توبہ وایمان) سے پہلے ہی برائی (عذاب کی جلدی کیوں مچا
لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ
رہے ہو؟ اللہ سے مغفرت کیوں نہیں طلب کرتے، کہ تم پر رحم کیا جائے۔ وہ بولے: ہم نے تو تم سے اور جو تمہارے ساتھ ہیں ان سے برا
مَّعَكَ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ
شگون لیا ہے، صالحؑ نے جواب دیا کہ تمہاری بدفالی اللہ کے ہاتھ میں ہے؛ بلکہ تم لوگوں کی آزمائش ہو رہی ہے۔ اور اس شہر میں نو آدمی تھے
رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ
جو ملک میں فساد کرتے پھرتے تھے، اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ وہ بولے: آؤ سب باہم قسمیں کھائیں کہ
لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ
ہم رات کے وقت صالحؑ اور اس کے گھر والوں کو مار ڈالیں گے پھر ان کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم تو ان کی ہلاکت کے وقت
اَهْلِهٖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾
یہاں موجود ہی نہ تھے، اور ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ وہ بھی ایک چال چلے اور ہم نے بھی ایک چال چلی، اور انہیں خبر
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾
بھی نہ تھی۔ تو دیکھئے کہ ان کی چال بازی کا انجام کیسا برا ہوا، کہ ہم نے انہیں اور ان کی قوم سب کو ہلاک کر ڈالا۔
فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾
(اب دیکھئے) تو یہ ہیں ان کے گھر جو ان کے ظلم کی وجہ سے بالکل خالی پڑے ہیں، یقیناً اس (واقعہ) میں علم والوں کے لیے نشانی (موجود) ہے۔
وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ
اور ان لوگوں کو جو (صالحؑ پر) ایمان لائے اور پرہیزگار بنے رہے ہم نے نجات دی۔ اور لوطؑ کا واقعہ یاد کیجئے کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۵۴ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ

کیا تم جانتے بوجھتے بے حیائی کا کام کرتے ہو؟ کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت کے ساتھ مردوں کے پاس جاتے ہو؟

دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۵۵ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَخْرِجُوْۤا

بلکہ تم بڑے جاہل لوگ ہو، تو ان کی قوم کی طرف سے اس کے سوا اور کوئی جواب نہ بن پڑا کہ بول اٹھے: نکال دو

اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ۵۶ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ

لوطؑ اور ان کے گھر والوں کو اپنی بستی سے، یہ لوگ بڑے پاک بنے پھرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے لوطؑ اور ان کے گھر والوں کو سوائے ان کی

اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۵۷ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ۚ

بیوی کے، نجات دی، اسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں قرار دیا تھا۔ اور ان پر ہم نے ایک نئی طرح کا مینہ برسایا تو جنہیں عذاب سے

فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ۵۸ ع ۱۴ ۱۹

ڈرایا جا چکا ان کے لیے یہ کیسی بری بارش تھی۔

تفسیر

اس رکوع میں صالح علیہ السلام کا ذکر ہے کہ ان کی بستی میں نو آدمی تھے، جنہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ آج رات کو ضرور ان کو اور ان کے گھر والوں کو مار ڈالیں گے، اور کہہ دیں گے کہ ہم نے تو ان کو مارے جاتے دیکھا ہی نہیں، لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے برخلاف کچھ اور سوچ رکھا تھا، چنانچہ جب وہ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں صالح علیہ السلام تھے، تو ان پر ایک بڑی چٹان آگری، اور سب وہیں ہلاک ہو گئے، بقیہ قوم کے لوگ بھی تیسرے دن حسب وعدہ عذاب الٰہی آنے پر ہلاک ہوئے۔

اس کے بعد قوم لوط کا ذکر ہے، وہ مردوں سے بے حیائی کے کام کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے باوجود لوط کی وعظ و نصیحت کے ایک بات نہ مانی، انجام کار ان پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی اور اس بستی کا تختہ ہی الٹ دیا گیا، ان قصوں کے بیان کرنے کا مقصد و منشا یہ ہے کہ جو بھی شریعت الٰہی یا خدا کی مرضی کے خلاف چلے گا سخت عذاب میں گرفتار ہوگا، اپنے آپ کو خدا کی مرضی میں کامل طور پر دے دینا چاہیے۔

اِصْطَفٰی چن لیا	اَمَّنْ کیا وہ؟ کون ہے وہ؟	حَدَآىِٕقَ جمع حدیقہ، باغات
ذَاتَ بَهْجَةٍ بارونق، خرم و تازہ	حَاجِزًا پردہ	یُجِیْبُ قبول کرتا ہے
مُضْطَرَّ مضطر، بے قرار، تکلیف زدہ	اَیَّانَ کب	اِدّٰرَكَ پورا ہوگا	عَمُوْنَ عمی کی جمع، اندھے

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى ؕ ءٰٓاللّٰهُ خَیْرٌ

(اے محمدؐ!) کہہ دیجیے: ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لیے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو، تو کیا خدا بہتر ہے (کہ اس کی

اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ؕ ۵۹

عبادت کی جائے) یا وہ جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ

وہ کون ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، اور تمہارے لیے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے تروتازہ باغات

حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

اگائے تم میں یہ طاقت کب تھی کہ ان کے درختوں کو از خود اگا لیتے؟ پھر بھی خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں ایسا نہیں ہوسکتا)

بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا

بلکہ یہ لوگ (ہی) حق سے ہٹے ہوئے ہیں۔ وہ کون ہے جس نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے بیچ میں نہریں بہادیں

وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

اور بڑے بڑے پہاڑ اس پر بنا دیے اور دو سمندروں کے درمیان پردہ حائل کردیا؟ کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں ایسا نہیں،)

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ

بلکہ ان میں سے اکثر سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا کو اس کے مانگنے پر قبول کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے

وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا

اور تمہیں زمین پر ایک دوسرے کا جانشین مقرر کرتا ہے، کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں ایسا نہیں،) مگر ان میں بہت کم ہیں

تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

جو نصیحت پکڑتے ہیں۔ وہ کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمہیں راہ دکھاتا ہے اور وہ کون ہے جو اپنی (باران) رحمت سے

بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ

پہلے ہواؤں کو خوشخبری کے طور پر بھیج دیتا ہے؟ کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے؟ (نہیں ایسا نہیں ہے،) وہ ذات بہت برتر ہے ان سے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ

جن کو یہ حضرات شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ کون ہے جو مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ اسے (مرنے کے بعد) زندہ کرے گا،

وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

اور وہ کون ہے جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق بہم پہنچاتا ہے؟ کیا خدا کے علاوہ کوئی معبود ہوسکتا ہے؟ (نہیں) اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ

پیش کرو۔ (اے محمدؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں میں اور زمینوں میں رہنے والے خدا کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتے

وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ ۟ بَلْ

اور یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب (حشر کے لیے) اٹھائے جائیں گے، (یہی نہیں)؛ بلکہ ان کا علم آخرت کے بارے میں ختم ہوچکا ہے؛ بلکہ

هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا ۟ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع ٥

وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں، (نہیں)؛ بلکہ (اس سے بھی بڑھے ہوئے،) اس طرف سے (تو) وہ اندھے (بھی) ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا کی الوہیت کا بیان ہے اور اس نے اپنی بے شمار نعمتیں گنائی ہیں اور انہیں اپنے معبود ہونے اور جھوٹے معبودوں کے باطل ہونے کی دلیل میں پیش کیا ہے، اور مشرکوں سے پوچھا گیا ہے کہ وہ کون ہے جو یہ نعمتیں تمہیں عطا کرتا ہے؟ کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے، نہیں ایسا ہرگز نہیں۔

فائدہ

ہر طرح کی مدد امداد خدا سے مانگنی چاہیے۔

فائدہ

مصیبت میں خدا ہی ہے جو تکلیف رفع کرتا ہے۔

فائدہ

بارش خدا کی رحمت ہے۔

رَدِفَ قریب، ساتھ لگا ہوا — تُكِنُّ چھپاتے ہیں — غَآئِبَةٍ پوشیدہ چیز

وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَاۤ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا
اور کافر کہتے ہیں کہ کیا ہم اور ہمارے باپ دادا جب مٹی ہو جائیں گے تو کیا (دوبارہ زندہ کرکے) نکالے جائیں گے؟ بے شک اس کا تو ہم
نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْ سِیْرُوْا
سے اور ہمارے باپ دادا سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے، یہ تو بس اگلوں کی کہاوتیں ہیں۔ (اے محمدؐ!) آپ ان سے کہہ دیجئے: (اچھا ذرا) تم زمین
فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۶۹﴾ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ لَا تَكُنْ
میں چلو پھرو اور دیکھو کہ گنہگاروں کا انجام کیسا برا ہوتا ہے۔ اور آپ ان پر افسوس کیجئے اور نہ ان کی چالوں سے (اپنے دل کو)
فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۷۱﴾
تنگ کیجئے اور یہ (آپؐ سے) پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے (نبی) ہو تو (بتاؤ) وہ (عذاب کا) وعدہ کب پورا ہوگا؟
قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ
آپ (ان سے) کہہ دیجئے: شاید بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی مچا رہے ہو تم سے بہت قریب آ گئی ہوں۔ اور بے شک آپ کا پروردگار
لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ
لوگوں پر بڑا صاحب فضل ہے، لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔ اور بیشک آپ کا پروردگار جانتا ہے جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں
صُدُوْرُهُمْ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ مَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ
اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں ہے جو لوح محفوظ میں لکھی نہ

مُّبِيۡنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اَكۡثَرَ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۷۶﴾

جا چکی ہو۔ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کی ایسی بہت سی باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ آپس میں اختلاف کرتے تھے۔

وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ بِحُكۡمِهٖ ۚ

اور یقیناً یہ قرآن مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت کا (موجب) ہے۔ اور آپ کا پروردگار بنی اسرائیل کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ

وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۚ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الۡحَقِّ الۡمُبِيۡنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ

کردے گا اور وہ سب پر غالب اور علم والا ہے۔ اور آپ اللہ پر بھروسہ کیجئے آپ بالکل حق پر ہیں۔یقیناً آپ مُردوں کو (کچھ)

الۡمَوۡتٰى وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿۸۰﴾ وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِى

نہیں سنا سکتے، اور نہ بہروں کو کچھ سنا سکتے ہیں اور وہ بھی اس حال میں کہ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور آپ اندھوں کو ان کی گمراہی

الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

سے نہیں نکال سکتے، آپ تو صرف اسے سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتا ہو، پس وہی اطاعت گزار (بھی) ہیں۔

وَ اِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ ۙ

اور جب ان (کافروں) پر (عذاب کا) وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو ہم زمین سے ایک جانور نکال دیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے گا،

ع ۶ ۲ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۸۲﴾

اس سبب سے کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے، (اسے دیکھ کر یقین کر لیں گے)۔

تفسیر

اس رکوع میں مندرجہ ذیل باتوں کا بیان ہے:

(۱) کفار کا اعتراض کہ مرنے کے بعد ہم کیسے زندہ کیے جائیں گے، یہ تو اگلوں کی کہاوتیں ہیں اور اس کا جواب کہ زمین میں مجرموں کے انجام پر غور کرو۔

(۲) آنحضرت ﷺ کو تسلی کہ ان کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہ ہوں۔

(۳) عذاب کے بارے میں پیشین گوئی کہ شاید وہ ابھی کچھ دیر میں آجائے اور ایسا ہوا بھی کہ بدر میں سخت کفار کافر سب ہلاک ہوگئے۔

(۴) خدا کی قدرت کا کہ اس سے کوئی ظاہر و باطن چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔

(۵) یہ قرآن بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے تھے؛ تاکہ اس سے خود مسلمان عبرت پکڑیں اور اختلاف نہ کریں۔

(۶) اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

(۷) دابۃ الارض کا ظہور قیامت کے قریب ہوگا۔

فَوْجًا فوج، جماعت، گروہ | فَزِعَ دہل جائیں گے، گھبرا جائیں گے | دٰخِرِيْنَ ذلیل ہو کر
جَامِدَةً جامد، جمے ہوئے، قائم | تَمُرُّ چلیں گے | مَرَّ چال
صُنْعَ کاریگری | اَتْقَنَ مضبوط بنایا | كُبَّتْ اوندھے کیے جائیں گے
اَتْلُوَا میں پڑھوں | مُنْذِرِيْنَ ڈرانے والے | تَعْرِفُوْنَهَا تم انہیں پہچان لوگے

وَ يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ
اور (وہ دن بڑا سخت ہوگا کہ) جس دن ہم ان لوگوں میں سے ایک ایک جماعت کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے پھر وہ
يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَ لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا
الگ الگ کردیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب سب آجائیں گے تو خدا تعالیٰ کہے گا: کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا؛ حالانکہ تم علم کی
عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ
رو سے ان کا احاطہ نہیں کرسکتے تھے، یا تم کچھ اور کیا کرتے تھے؟ پس ان کی نافرمانی کے سبب ان کے خلاف حکم ہوجائے گا، پھر وہ بول
لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
بھی نہ سکیں گے۔ کیا یہ کافر دیکھتے نہیں کہ ہم نے رات آرام کرنے کے لیے بنائی اور دن کو دکھانے والا قرار دیا۔ یقیناً اس میں ایمان والوں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ
کے لیے نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں میں جو ہیں اور جو زمین میں ہیں سوائے ان کے جنہیں اللہ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ
چاہے گا سب دہل جائیں گے اور سب کے سب عاجزی کرتے (چلے) آئیں گے۔ اس وقت تم پہاڑوں کو دیکھو گے کہ وہ جگہ پر قائم ہیں،
تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ
حالانکہ وہ بادل کی طرح چل رہے ہوں گے، یہ ہے اللہ کی کاریگری جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط بنایا (کہ پھر اسے جیسے چاہے توڑ پھوڑ
كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ هُمْ
دے اور) وہ تمہارے کاموں سے آگاہ ہے۔ جو شخص بھی نیکی لے کر آئے گا، اس کے لئے اس سے اچھا بدلہ ہے، اور ایسے لوگ اس دن (ہر
مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ
طرح کے خوف سے) امن میں ہوں گے۔ اور جو بدی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ (جہنم کی) آگ میں ڈال دیئے جائیں
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَاۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ
(اور کہا جائے گا کہ) تمہیں اسی عمل کا بدلہ مل رہا ہے جو تم کیا کرتے تھے؟ (آپ کہہ دیجئے کہ) مجھے تو بس یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے
الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ
پروردگار کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر چیز اسی کی ہے اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کی اطاعت کرنے

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

والوں میں سے ہوجاؤں۔ اور یہ کہ میں (تمہارے سامنے) قرآن پڑھ کر سناتا رہوں، تو جو بھی ہدایت کی راہ پکڑے گا اپنے نفس (کی بھلائی) کے لیے ایسا

لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

کرے گا اور جو گمراہی اختیار کرے گا تو کہہ دیجئے کہ میں تو بس ڈرانے والوں میں سے (ایک) ہوں۔ اور آپ کہہ دیجئے کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے،

سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم انہیں (خوب) پہچان (بھی) لوگے اور (اے محمدؐ!) آپ کا پروردگار جو تم لوگ کرتے ہو اس سے غافل نہیں ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں قیامت کے نزدیک جو لوگوں کا حال ہوگا اس کا بیان ہے، صور کی آواز سن کر سب لوگ دہل جائیں گے، اس دن پہاڑ بادلوں کی طرح اڑتے ہوں گے، تو جس نے نیکی کی ہوگی اس کے لیے اچھا بدلہ ہے اور جس نے بدیاں کی ہوں گی ان کو اوندھے منہ دوزخ میں گرادیا جائے گا۔

اخیر میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے صرف ایک رب العالمین کی عبادت کرنی چاہیے اور کفار کو تنبیہ ہے کہ عنقریب خدا تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم خوب اچھی طرح سمجھ لوگے کہ یہ خدا کی طرف سے ہیں۔

آیات: ۸۸	۲۸۔ سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ ۴۹	رکوعات: ۹

شِيَعًا گروہ — يَسْتَضْعِفُ ضعیف سمجھتا تھا، کمزور بناتا تھا — نَّمُنَّ ہم احسان کریں — يَحْذَرُوْنَ وہ ڈرتے تھے

الْتَقَطَهٗ اس کو پالیا، اٹھالیا — قُصِّيْهِ اس کے پیچھے پیچھے جا — فٰرِغًا صبر سے خالی — بَصُرَتْ وہ دیکھتی تھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ

طٰسٓمّٓ۔ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ اور ہم ایمانداروں کو (سنانے کے) لیے (اور نصیحت کے لئے) موسیٰؑ اور فرعون کے سچے حالات

بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا

تیرے سامنے بیان کرتے ہیں۔ یقیناً فرعون (اس) دنیا میں (حد سے زیادہ) سرکش ہوگیا تھا، اور اس نے لوگوں کو (دو) گروہ بنا دیا تھا ان

يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

میں سے ایک گروہ کو کمزور کررکھا تھا، ان کے بچوں کو قتل کردیتا تھا اور (صرف) عورتوں کو زندہ رکھتا تھا بے شک

مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴﴾ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ

فرعون فسادی تھا۔ ہم نے چاہا کہ جو مصر میں کمزور ہورہے ہیں ان پر احسان کریں اور انہیں کو سردار

أَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ

اور (مصر کی بادشاہت کا) وارث بنائیں۔اور انہیں کو ملک مصر میں عزت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو

وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝۶ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ

وہی کر دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے، (چنانچہ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے تو) ہم نے ان کی ماں کو سمجھا دیا کہ اسے دودھ پلاتی رہے

فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ

اور جب تجھے موسیٰ کے بارے میں فرعونیوں سے کچھ خوف ہو (کہ اسے بھی قتل نہ کر ڈالیں) تو اسے (صندوق میں بند کر کے) دریا میں

وَ لَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷

ڈال دینا اور کوئی فکر یا غم نہ کرنا۔ ہم (پھر) اسے تیری طرف لوٹائیں گے اور اسے پیغمبر بنائیں گے (چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا)۔تو (دریا میں

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ

سے) اسے فرعونیوں نے نکال لیا۔ (یہ اس لیے کیا گیا)؛ تاکہ وہ (انہی کے ہاتھوں پل کر) ان کا دشمن (بنے) اور (انکی) مصیبت (کا باعث)

اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝۸ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ

بنے۔ یقیناً فرعون، ہامان اور ان کے لشکری سب کے سب گنہگار تھے،اور (جب) فرعون کی بیوی (نے موسیٰ کو دیکھا تو) کہنے لگی: (اس بچے کو

قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ

نہ مارو، پھر فرعون سے کہنے لگی کہ) یہ (بچہ تو اتنا پیارا ہے کہ) تیری اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکتا ہے، (اگر ہم اسے پال لیں تو امید

عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹

ہے کہ بڑا ہو کر) ہمیں فائدہ پہنچائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہم اسے (اپنا) بیٹا (ہی) بنا لیں۔ اور فرعونیوں کو یہ پتہ نہ تھا (کہ وہ اپنے دشمن کو پال

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْ لَآ

رہے ہیں،) ادھر موسیٰ کی ماں کا دل (صبر سے) خالی ہو رہا تھا۔ اگر ہم اس کے یقین کو قائم رکھنے کے لیے اس کے دل کی ڈھارس نہ

اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ

بندھائے رکھتے تو قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دیتی (کہ یہ میرا بچہ ہے۔) اس نے (موسیٰ کو دریا میں ڈالتے وقت) اس کی بہن سے کہا تھا کہ

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۱۱ وَحَرَّمْنَا

(دیکھو) اس کے پیچھے پیچھے چلی جاؤ۔ چنانچہ وہ (دریا کے کنارے) کن انکھیوں سے دیکھتی جاتی تھی اور فرعونیوں کو پتہ نہ تھا۔ اور ہم

عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ

نے اوروں کا دودھ پہلے ہی اس پر حرام کر دیا تھا، چنانچہ اس کی بہن (جو وہیں کھڑی تھی) بول اٹھی کہ کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں

يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝۱۲ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ

جو تمہارے لیے اس کو پالیں اور وہ اس کے بڑے خیر خواہ ہوں گے۔ پس (اس طرح) ہم نے موسیٰ کو (پھر) اس کی ماں کے پاس بھیج دیا؛

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تا کہ اس کی آنکھیں (اسے دیکھ کر) ٹھنڈی ہوں، اور غم نہ کرے اور اسے (اچھی طرح) پتہ چل جائے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ مگر (فرعونیوں

وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

میں سے) اکثر کو (یہ بھی) پتہ نہیں (تھا کہ یہ موسیٰ کی ہی ماں ہے جو اس کے دودھ پلانے پر مقرر ہوئی ہے)۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورۃ قصص اس لیے ہے کہ اس میں اکثر پہلے نبیوں کے واقعات ہیں، چنانچہ اس کے پہلے ہی رکوع میں حضرت موسیٰؑ کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون ہی کے گھر میں موسیٰؑ کو پالا۔ اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے، ہو کے رہتا ہے۔ اگرچہ فرعون تمام بنی اسرائیل کے بچوں کو مروا دیتا تھا؛ تا کہ اس کے خلاف بغاوت نہ کر سکیں، مگر اللہ تعالیٰ نے اسی کے گھر میں ایک ایسے بچے کو پلوایا جو اس کا دشمن تھا اور جس کے ہاتھوں وہ تباہ ہوا، ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور یقین رکھنا چاہیے کہ قرآن کے وعدے بھی اسی طرح پورے ہو کر رہیں گے، جس طرح حضرت موسیٰؑ کے پلنے اور فرعون کے غرق ہونے کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔

يَقْتَتِلٰنِ وہ دو لڑتے تھے	اَسْتَغَاثَ اس نے مدد طلب کی	وَكَزَ گھونسہ مارا، دھکہ دیا
يَتَرَقَّبُ وہ انتظار کرتا تھا، امید باندھے، آس لگائے		اسْتَنْصَرَ اس نے مدد مانگی
اَمْسِ کل	يَسْتَصْرِخُ وہ پکارتا ہے، چیختا ہے	يَبْطِشَ وہ پکڑے، پکڑے گا، یا پکڑتا ہے
يَسْعٰى وہ دوڑتا ہے، وہ دوڑا	يَاْتَمِرُوْنَ مشورہ کر رہے ہیں	

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ

اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچے اور انہوں نے ہوش سنبھالا تو ہم نے انہیں حکمت اور علم عطا کیا اور ہم اچھے کام کرنے والوں کو اسی طرح (ان

نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا

کے نیک کاموں کا) بدلہ دیا کرتے ہیں۔ (ایک دن) وہ شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب کہ شہر والے بے خبر تھے تو انہوں نے

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ

دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا۔ ایک ان کا ہم قوم تھا اور دوسرا ان کی دشمن قوم سے، چنانچہ موسیٰؑ کے ہم قوم نے موسیٰؑ کے

شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ

قوم کے دشمن کے خلاف موسیٰ سے مدد مانگی، موسیٰؑ نے اس (کی مدد کرتے ہوئے اپنی قوم کے دشمن) کو مکا مارا جس سے وہ (گر کر) مر گیا،

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

اور موسیٰؑ نے (ان دونوں کو چھڑاتے وقت) کہا کہ (دیکھو) یہ (لڑنا لڑانا) شیطان کا کام ہے (یاد رکھو) وہ بالکل صریح دشمن ہے جو بہکاتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ فَاغۡفِرۡ لِیۡ

(دوسری طرف جب) موسیٰؑ نے (اس آدمی کو گر کر مرتے دیکھا تو) اللہ سے دعا مانگی: اے میرے پروردگار! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا (جو

فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶﴾

اس زور سے اسے مکا مارا۔ مجھے معاف کر (پس اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا، کیونکہ) وہ تو بہت ہی رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَىَّ فَلَنۡ اَكُوۡنَ ظَهِيۡرًا لِّلۡمُجۡرِمِيۡنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصۡبَحَ

(اس کے بعد) موسیٰؑ نے کہا: آپ نے میرے اوپر انعام فرمایا؛ اسلئے میں کبھی بھی مجرموں کی حمایت نہیں کروں گا۔ پھر صبح ہی صبح ڈرتے ہوئے

فِى الۡمَدِيۡنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِى اسۡتَـنۡصَرَهٗ بِالۡاَمۡسِ

اور اندیشہ کی حالت میں (خبریں لینے کو) شہر میں گئے، پس اچانک (انہوں نے دیکھا کہ) کل جس نے ان سے مدد مانگی تھی آج بھی اس کو مدد

يَسۡتَصۡرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوۡسٰٓى اِنَّكَ لَـغَوِىٌّ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۸﴾

کیلئے پکار رہا ہے، موسیٰؑ نے اس کو (دیکھ کر) کہا: (معلوم ہوتا ہے کہ) تو ہی صریح بدراہ ہے (جو ہر ایک سے جھگڑا کر رہا ہے)

فَلَمَّاۤ اَنۡ اَرَادَ اَنۡ يَّبۡطِشَ بِالَّذِىۡ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوۡسٰٓى

اور جب موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑے جو ان دونوں (موسیٰؑ واسرائیل) کا دشمن تھا (تو اس کے ہم قوم نے یہ سمجھتے ہوئے کہ موسیٰؑ

اَتُرِيۡدُ اَنۡ تَقۡتُلَنِىۡ كَمَا قَتَلۡتَ نَفۡسًۢا بِالۡاَمۡسِ ۖ اِنۡ تُرِيۡدُ اِلَّاۤ

مجھے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا رہے ہیں،) پکارا اے موسیٰؑ! جس طرح تو نے کل ایک آدمی کو قتل کیا تھا آج مجھے بھی ویسے ہی مار ڈالنا چاہتا

اَنۡ تَكُوۡنَ جَبَّارًا فِى الۡاَرۡضِ وَمَا تُرِيۡدُ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡمُصۡلِحِيۡنَ ﴿۱۹﴾

ہے، (معلوم ہوتا ہے کہ) تو چاہتا ہے کہ ملک میں اپنی زبردستی دکھائے۔ اور تیری مرضی نہیں کہ نیک انسان بنے۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ يَسۡعٰى ؗ قَالَ يٰمُوۡسٰٓى اِنَّ الۡمَلَاَ يَاۡتَمِرُوۡنَ

اتنے میں شہر کے دوسرے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا: اے موسیٰؑ! اہل دربار آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں۔ تو فوراً

بِكَ لِيَـقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّىۡ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيۡنَ ﴿۲۰﴾ فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا

(یہاں سے) نکل جا۔ اور میں آپ کا بھلا چاہتا ہوں (جو آپ کو یہ نصیحت دے رہا ہوں) چنانچہ موسیٰؑ وہاں سے دل میں طرح طرح کے خوف

يَّتَرَقَّبُ ؗ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۵

اور امید لے کر یہ کہتے ہوئے کہ اے میرے پروردگار! مجھے ان ظالم قوم سے نجات دے، (اور نکل گئے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جوانی کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح وہ اپنے ہم قوموں کی مدد کرتے تھے۔ ہمارا بھی فرض ہے، اپنے مسلمان بھائیوں کی ہر ممکن طریقے سے مدد کریں۔

تَوَجَّهَ اس نے توجہ کی، رخ کی	تِلْقَآءَ طرف، جانب	يَهْدِيَنِیْ وہ مجھے ہدایت کرے گا، راستہ بتائے گا
وَرَدَ وہ وارد ہوا، پہنچا	يَسْقُوْنَ وہ پلاتے ہیں یا پلاتے تھے	تَذُوْدٰنِ وہ دور روکتی تھیں، روکتی ہیں
لَا نَسْقِيْ ہم نہیں پلائیں گے، پلا سکتیں	يُصْدِرَ ہٹ جائیں، لوٹ جائے	رِعَآءُ چرواہے
اسْتِحْيَآءٍ حیا کے ساتھ	سَقَيْتَ تو نے پانی پلایا	قَصَّ اس نے حال بیان کیا
نَجَوْتَ تجھے نجات ملی	اسْتَاْجِرْهُ اسے نوکر رکھ لے	اسْتَاْجَرْتَ تو نوکر رکھے، تو نے نوکر رکھا
اُنْكِحَ میں نکاح کر دوں	هٰتَيْنِ یہ دو ہیں	تَاْجُرَنِيْ تو میرا نوکر رہے
ثَمٰنِيَ آٹھ	حِجَجٍ سال	اَشُقَّ میں مشقت ڈالوں، تکلیف دوں
اَيَّمَا جونسی	الْاَجَلَيْنِ دو مدتیں	قَضَيْتُ میں پورا کروں

وَ لَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

اور جب موسیٰؑ نے مدین کا رخ کیا تو (دل میں) کہا کہ امید ہے میرا پروردگار مجھ کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔ (ورنہ میں تو بالکل ناواقف ہوں)۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۫ وَ وَجَدَ

جب وہ مدین (والوں) کے پانی کے گھاٹ پر پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ پانی پلانے والوں کی ایک بھیڑ لگ رہی ہے۔ اور اس نے دیکھا کہ

مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا

اس بھیڑ سے الگ دو جوان عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں۔ موسیٰؑ نے (ان سے) پوچھا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ وہ دونوں بولیں

لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَ اَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

اس لیے کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے (وہ آنہیں سکتا) اور جب تک یہ چرواہے پانی پلا کر نہ چلے جائیں گے ہم پانی نہیں پلا سکتیں۔ (اتنا سن) کر

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ

موسیٰؑ نے (آگے بڑھ کر) ان (کی بکریوں) کو پانی پلوا دیا۔ اور اس کے بعد ایک درخت کے سایے میں آ کھڑے ہوئے اور دعا مانگی: اے میرے

رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا

پروردگار! جو نعمت بھی تو اس وقت مجھے دے میں اس کا محتاج ہوں۔ (وہ ابھی دعا مانگ ہی رہے تھے کہ) ان دو جوان عورتوں میں سے ایک بڑی

تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ

شرم و حیاء سے (آہستہ آہستہ) چلتی ہوئی ان کے پاس آئی اور کہنے لگی: جو تو نے ہمارے لیے (بکریوں کو) پانی پلایا ہے میرے ابا نے

اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ

تجھے اس کا بدلہ دینے کے لیے بلایا ہے، چنانچہ موسیٰؑ اس کے باپ کے پاس پہنچے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا: اب آپؑ کو

لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا

نہیں ڈرنا چاہیئے آپ اب ان ظالم قوم (کے پنجے) سے بچ گئے ہیں۔ ان دو جوان عورتوں میں سے (جن کے لیے انہوں نے بکریوں کو پانی پلایا

يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾

تھا) ایک کہنے لگی: ابا! اس کو نوکر ہی رکھ لو۔ اور ابا بہترین نوکر جو تو رکھے تو وہ ہمت والا اور امانت دار ہونا چاہیے (اور اس میں یہ صفتیں

قَالَ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰۤى اَنْ

موجود ہیں)۔ان کے باپ نے کہا: (دیکھو موسیٰ یہ میری دونوں بیٹیاں ہیں۔) میں چاہتا ہوں کہ اس شرط پر ان میں سے ایک کا نکاح

تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ وَمَاۤ

تمہارے ساتھ کردوں کہ تو آٹھ سال میری نوکری کرے اور اگر آپ دس سال میری نوکری کرے تو یہ تمہاری مہربانی ہوگی، کیونکہ میں (اپنی

اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

طرف سے) آپ کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا اور آئندہ بھی آپ مجھے ان شاء اللہ نیک اور صالح ہی پائے گا۔ موسیٰ نے کہا: (بالکل ٹھیک)

ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ

یہ میرے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے، ان دومدتوں میں سے جو بھی مدت (میری مرضی ہو) میں پوری کروں مجھ پر کوئی زبردستی

وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ ع

نہیں کی جائے گی اور ہمارے اس قول (واقرار) پر اللہ گواہ ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین پہنچ کر دولڑکیوں کی مدد کی، جس کی وجہ سے انہیں وہاں رہنے سہنے کی جگہ مل گئی، ہمیں بھی چاہیے کہ اسی طرح ہر ایک کے ساتھ احسان کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی کے احسان کو ضائع نہیں کرتا۔

قَضٰى اس نے پورا کیا	سَارَ وہ چلا	اٰنَسَ اس نے دیکھا	جَذْوَةٍ چنگاری
تَصْطَلُوْنَ تم سینکو	شَاطِئِ کنارہ	الْاَيْمَنِ مبارک	بُقْعَةِ جگہ، قطعہ
تَهْتَزُّ وہ ہلتا ہے، پھنکارتا ہے	اَقْبِلْ آگے بڑھ	ذٰنِكَ یہ دو	بُرْهَانٰنِ دونشانیاں، دلیلیں
اَفْصَحُ زیادہ فصیح	رِدْاً ساتھ ملاکر، مددگار	صَرْحًا محل	يُّصَدِّقُنِيْٓ وہ میری تصدیق کرے
سَنَشُدُّ ہم جلد مضبوط کریں گے	اَوْقِدْ تو جلا	اَطَّلِعُ میں اطلاع پاؤں، میں دیکھوں	نَبَذْنٰا ہم نے پھینک دیا، ہم نے دے مارا
مَقْبُوْحِيْنَ باحت والے، بدحال			

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ

چنانچہ جب موسیٰ نے (اپنی نوکری کی) مدت پوری کر لی اور اپنی بیوی کو لیکر (مصر کی طرف) چلے تو (راستہ میں) طور کی سمت انہوں نے آگ

قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ

(سی جلتی) دیکھی تو اپنی بیوی سے کہا کہ (ذرا یہیں) ٹھہرو، میں نے آگ دیکھی ہے، میں (وہاں جاکر) وہاں سے ایک خبر لیکر (یعنی راستہ کا

اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ

پتہ پوچھ کر) تمہارے پاس ابھی آتا ہوں، یا (اگر ہوسکا تو) آگ کی کوئی چنگاری تمہارے سینکنے کے لیے (بھی) لے آؤں گا۔ جب موسیٰ

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ

آگ کے قریب پہنچے تو انہیں اس میدان کی داہنی جانب سے اس مبارک مقام میں ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰؑ! میں اللہ ہوں

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۰ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ

جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنا عصا (زمین میں) ڈال دو، جب موسیٰؑ نے (عصا ڈالتے ہی) اسے جاندار سانپ کی طرح

وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۖ اِنَّكَ مِنَ

ہلتے دیکھا تو ڈر کے مارے پیٹھ پھیر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ (ہم نے پھر پکارا) اے موسیٰؑ! آگے بڑھو اور ڈرو نہیں، آپ کو (ہر

الْاٰمِنِيْنَ ۝۳۱ اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّ اضْمُمْ اِلَيْكَ

طرح) امن وامان ہے۔ اپنا ہاتھ گریبان کی طرف لے جا کر نکالو تو وہ بغیر کسی خرابی کے بالکل سفید ہو کر نکلے گا اور خوف رفع کرنے کے واسطے

جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۠ئِهٖ ؕ

اپنا (وہ) ہاتھ پھر اپنے (گریباں یا بغل) سے بدستور (سابق) ملا لینا۔ (اور دیکھو) یہ دو نشانیاں ہیں آپ کے رب کی طرف سے فرعون اور اس

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۳۲ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

کے سرداروں کے پاس جانے کے واسطے؛ کیونکہ وہ نافرمانی پر تلے بیٹھے ہیں۔ موسیٰؑ نے کہا: میں نے ان کا ایک آدمی (غلطی سے) قتل

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝۳۳ وَ اَخِيْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا

کر دیا ہے اب مجھے ڈر ہے کہ کہیں قصاص میں مجھے (بھی) قتل نہ کر دیں، اور میرا بھائی ہارونؑ مجھ سے بات کرنے میں زیادہ فصیح ہے، اسے

فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ۫ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝۳۴

میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیجیے؛ تاکہ (لوگوں کے سامنے) میری تصدیق کرے؛ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے (ضرور) جھٹلائیں گے۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: اے موسیٰؑ! ہم بہت جلد تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنائے دیتے ہیں اور تمہیں ایسا رعب دوں گا کہ فرعون

فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَكُمَا

کے سردار تمہاری طرف ہاتھ (بھی) نہیں اٹھا سکیں گے، تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں وہ میری نشانیوں کی مدد سے فرعونیوں

الْغٰلِبُوْنَ ۝۳۵ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

پر غالب رہیں گے۔ جب موسیٰؑ ہماری واضح نشانیوں کو لے کر فرعونیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: یہ تو جادو کی ہے کہ (خواہ

مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۳۶

مخواہ اللہ تعالیٰ پر) افترا کیا جاتا ہے (اور نبوت کا دعویٰ محض جھوٹ ہے)؛ کیونکہ ہم نے اپنے پچھلے باپ دادا سے اس کے متعلق کچھ نہیں سنا۔

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّيْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ

موسیٰؑ نے (ان سے) کہا: میرا پروردگار اچھی طرح جانتا ہے کہ کون اس کے پاس سے ہدایت کی بات لے کر آیا ہے اور کس کا انجام اچھا ہوگا

معانقة ۱۱

الدَّارِ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

(اور یاد رکھو) ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔اور فرعون نے (اپنے سرداروں سے) کہا: اے سردارو! (دیکھو) مجھے اپنے سوا تمہارے

غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا

کسی اور خدا کا پتہ نہیں چلا (یہ موسیٰؑ کا خدا پتہ نہیں کہاں سے آگیا) اے ہامان! آگ جلوا کر میرے لیے اینٹیں پکوا اور ایک محل بنوا؛ تاکہ میں

لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

اس پر چڑھ کر موسیٰؑ کے خدا کو دیکھوں؛ (کیونکہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ مجھ سے بہت بلند ہے) اور میرا تو یقین ہے کہ یہ موسیٰ بالکل جھوٹا ہے۔

وَ اسْتَكْبَرَ هُوَ وَ جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

اوراس نے اور اس کے لشکریوں نے ناحق ملک میں تکبر کیا اور یہ گمان کیا کہ انہیں ہماری طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں۔

فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

چنانچہ ہم نے بھی اسے اور اس کے لشکریوں کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا۔ (اے محمدؐ!) دیکھئے ان ظالموں کا انجام (آخر) کیا ہوا۔

وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ

اور ہم نے ان کو آگ کی طرف بلانے والوں کا سردار بنا دیا۔ اور قیامت کے دن (کسی قسم کی) مدد نہیں دی جائیں گی۔ہم نے اس دنیا

هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع ۱۴

میں بھی ان کے پیچھے لوگوں کی پھٹکار لگادی اور قیامت کے دن بھی وہ بہت بد حال ہوں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح فرعون نے اوراس کی قوم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا اور غرور کیا اوراس کا نتیجہ ان کے حق میں کتنا برا ہوا،غرور کا نتیجہ صرف فرعون کے حق میں ہی برا نہیں؛ بلکہ ہرایک انسان کے حق میں برا ہے۔خداوند تعالیٰ ہرگز ہرگز کسی متکبر کو پسند نہیں کرتے اوراللہ تعالیٰ کے سامنے تکبر کرنا ایک قسم کا شرک ہے۔ہمیں ان واقعات سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور تکبر جیسی بری عادت سے ہرصورت بچنا چاہیے؛ تا کہ ہمارا انجام بھی فرعون جیسا نہ ہو۔

غَرْبِيٌّ مغربی، غربی جانب — تَطَاوَلَ گزر گیا — ثَاوِيًا مقیم

سِحْرٰنِ دو جادوگر — تَظٰهَرَ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ

اور ہم نے پہلے زمانے والوں کو ہلاک کردینے کے بعد موسیٰؑ کو توریت دی جو لوگوں کے لئے بصیرت(افروز)ہدایت (کرنے والی)

وَ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ

اور رحمت (کی موجب) تھی، تا کہ وہ لوگ نصیحت پکڑیں۔اور (اے محمدؐ!) آپ (طور کی) غربی جانب (موجود) نہیں تھے، جب ہم نے

قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۴۴ وَ لٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا

موسیٰ کو (نبوت کا) کام سپرد کیا اور نہ آپ اس معاملہ کو دیکھنے والوں میں سے تھے۔لیکن (موسیٰ کے بعد) ہم نے کئی قومیں پیدا کیں

فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَ مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

اور ان پر ایک زمانہ گزر گیا اور نہ آپ اہل مدین کے ساتھ رہتے تھے کہ (ان کے حالات کے متعلق) انہیں (کفار مکہ کو) ہماری آیتیں پڑھ کر

اٰيٰتِنَا ۙ وَ لٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۴۵ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

سناتے، (نہیں؛ بلکہ یہ باتیں سب ہم نے بتائی ہیں)؛ کیونکہ ہم ہی (آپ کو) رسول بنا کر بھیجنے والے ہیں۔اور جب ہم نے (موسیٰ کو) آواز دی

وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ

تھی تو آپ کوہ طور کی (کسی) جانب (بھی) نہ تھے؛ بلکہ یہ (علم تو اپنی) رحمت (سے) آپ کے پروردگار کی جانب سے اس سبب سے ہے کہ

مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۴۶ وَ لَوْ لَآ اَنْ

آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے پاس پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔اور (ہم رسول نہ بھی بھیجتے!) اگر ایسا

تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْ لَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا

نہ ہوتا کہ جب ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت پڑتی تو یہ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار! ہماری طرف (بھی) کوئی ایسا رسول

رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۴۷ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا

کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لاتے۔ پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق بات پہنچی تو اب لگے

قَالُوْا لَوْ لَآ اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَ لَمْ يَكْفُرُوْا

کہنے کہ محمدؐ کو وہی چیزیں کیوں نہ دی گئیں جو موسیٰ کو دیئے گئے تھے (اگر یہی مان لیا جائے تو) کیا انہوں نے ان چیزوں کا انکار نہیں کر دیا تھا

بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَقَالُوْٓا

جو اس سے پہلے موسیٰ کو دی گئی تھیں اور بول اٹھے تھے، یہ دو جادوگر ہیں جو ایک دوسرے کے موافق ہیں، اور انہوں نے صاف کہہ دیا تھا

اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۴۸ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ

کہ ہم تو سب باتوں کے منکر ہیں۔ (اے محمدؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر تم (ہی) سچے ہو تو اللہ کے پاس ہی سے ایسی کتاب لے آؤ جو ان

اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۴۹ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ

دونوں کتابوں (یعنی توریت اور قرآن مجید سے) زیادہ ہدایت کرنے والی ہو تو میں اسی پر چلوں گا، پھر اگر یہ آپ کی بات نہ مانیں تو

فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى

سمجھ لیجئے کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے زیادہ (بڑھ کر) اور کون گمراہ ہوسکتا ہے جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر

مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۰ ع

اپنی خواہشوں کے پیچھے پڑ جائے۔ یقیناً اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کرنے کا مقصود ماحصل ان الفاظ میں ظاہر کیا کہ آپ کو جو باتیں معلوم ہورہی ہیں، حالانکہ ان باتوں کو کئی صدیاں گزر گئیں اور آپ ان واقعات میں شریک بھی نہ تھے، تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ خدا کی طرف سے نبی تھے اور خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے علم کے ذریعہ وہ واقعات بتادیئے جن کا قبل سے انہیں کوئی علم نہ تھا، گویا موسیٰ علیہ السلام کا قصہ آپ کی نبوت کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لیے بطور دلیل پیش کیا گیا ہے اور آپ کی بعثت کی غرض وغایت یہ بتائی کہ اگر عذاب آتا تو یہ نہ کہتے کہ ہماری طرف تو کوئی رسول ہی نہیں آیا تھا۔

پھر کفار کی اس بات کا جواب ہے کہ وہ کہتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ پر معجزہ کیوں نہیں نازل ہوتے، بتایا گیا کہ موسیٰ کے معجزوں کو کس نے مانا تھا کہ اب پھر وہ معجزے اتاریں، تمہارے باپ دادا نے انہیں جادو قرار دیا اور منکر ہی رہے، تم کب ماننے والے ہو؟

پھر بتایا ہے کہ اگر قرآن وتوریت سے کوئی زیادہ ہدایت کرنے والی کتاب ہو تو لے آؤ، میں اس کی پیروی کرنے کو تیار ہوں؛ مگر کفار کے پاس اس کا کوئی جواب ہی نہ تھا۔

مَرَّتَيْنِ دومرتبہ	بِمَا صَبَرُوْا جس سے کہ انہوں نے صبر کیا	لَا تَهْدِيْ تو نہیں ہدایت کرسکتا
اَحْبَبْتَ دوست رکھتا ہے تو	نُتَخَطَّفْ ہم اچک لئے جائیں گے	بَطِرَتْ اتراتے تھے
لَمْ تُسْكَنْ نہیں ٹھہرے	مُهْلِكَ ہلاک کرنے والے	

وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

ہم برابر لوگوں پر (اپنے) احکام بھیجتے رہتے ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں، جن لوگوں کو قرآن سے پہلے ہم نے کتاب عنایت کی (اور وہ سمجھدار

مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ

اور حق پسند بھی ہیں،) وہ تو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب ان کو سنایا جاتا ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم کو تو اس کا یقین آگیا، (کچھ شک نہیں کہ)

اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾

یہ برحق ہے اور ہمارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوا) ہے حقیقت میں ہم تو اس (کے اترنے) سے پہلے (بھی اس کو) مانتے تھے۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ

ان لوگوں کو ان کے صبر کا دوہرا اجر ملے گا، یہ لوگ نیکی سے بدی کو دفع کرتے ہیں، اور ہم نے جو کچھ دیا ہے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا

اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب (کسی سے) لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہوجاتے ہیں اور (ایسے لوگوں سے) کہہ دیتے

لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ز سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ز لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

ہیں کہ ہمارے عمل ہم کو اور تمہارے عمل تم کو، (ہم تو) تمہیں (دور ہی سے) سلام (کرتے ہیں،) ہم جاہلوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

(اے پیغمبرؐ) آپ جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتے، بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت دے اور وہ راہ پر آنے والوں (کے حال) سے خوب واقف ہے۔

وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ

(اے پیغمبرؐ) اور وہ (یعنی بعض کفار آپ سے) کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کی ہدایت پر چلیں تو ہم اپنے ملک سے نکال دیے جائیں گے، کیا ہم

نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَیْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ

نے انہیں حرم ایسی جائے امن میں جگہ نہیں دی، جہاں ہر قسم کے میوے آجاتے ہیں، یہ روزی ہماری طرف سے ہے، لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ

اکثر لوگ (شکر کرنا) نہیں جانتے، ہم نے بہت سی ایسی بستیاں برباد کردیں جو اپنے سامان معیشت پر اتراتے تھے، یہ انہیں لوگوں کے

مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾

گھر ہیں جو (برباد ہونے کے بعد) اب تک آباد نہیں ہوئے، مگر شاذ و نادر، اور (آخر کار ان کے مال و متاع کے) ہم ہی وارث ہوئے۔

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ

اور (اے پیغمبر!) آپ کا پروردگار کسی بستی کو ویران نہیں کرتا جب تک کہ اس کی اصلی آبادی میں کوئی رسول اپنی آیتیں سنانے کے لیے نہ بھیجے اور ہم

وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِی الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ

بستیوں کو تب ہی ہلاک کرتے ہیں جب وہاں کے لوگ نافرمانی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور تم لوگوں کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کے چند روزہ فائدے

فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتُهَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶ ۹

ہیں اور یہیں کے لیے زیب و زینت ہیں اور جو اللہ کے یہاں ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے، کیا تم لوگ نہیں سمجھتے۔

تفسیر

نزول قرآن سے پہلے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو توریت اور انجیل پر ایمان رکھتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے اور جب قرآن نازل ہوا تو فوراً ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا، ان کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ان کو دوگنا ثواب ملے گا، جو لوگ دنیا کی کسی قوت سے حق کو قبول نہیں کرتے تو گویا دنیا والوں سے ڈرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے، حالانکہ معاملہ برعکس ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے جو عذاب نازل ہوتا ہے اس سے کوئی بچا نہیں سکتا، مگر حق کے قبول کرنے سے دوسرے لوگ اگر دشمنی کریں تو خدا تعالیٰ بچانے والا موجود ہے، دنیا کی زندگی سے فائدہ اور اس کے زیب و زینت سے بہت بہتر وہ زیب و زینت ہے جو اللہ کے نزدیک ہے۔

وَعَدْنٰهُ وعدہ کیا اس کا ہم نے	لَاقِيْهِ پانے والا ہے اس کو	يُنَادِيْهِمْ بلائیں گے ان کو
تَزْعُمُوْنَ گمان کرتے ہو تم	اَغْوَيْنَا گمراہ کر دیا ہم نے	مَاذَآ اَجَبْتُمُ کیا جواب دیا تم نے
فَعَمِيَتْ پس اندھا ہو گیا	مَنْ تَابَ جس نے توبہ کی	مُفْلِحِيْنَ فلاح یافتوں سے
يَخْلُقُ وہ پیدا کرتا ہے	مَا تُكِنُّ جو چھپاتے ہیں	مَا يُعْلِنُوْنَ جو ظاہر کرتے ہیں
سَرْمَدًا ہمیشہ، دائمی	بِلَيْلٍ رات میں	تَسْكُنُوْنَ سکون پاتے ہو تم ‌ نَزَعْنَا نکالیں گے ہم

أَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے (بہشت کا) پسندیدہ وعدہ کررکھا ہے اور وہ آخرت میں اس کو پانے والا ہے (کیا آرام وآسائش کے اعتبار سے)

مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ

اس جیسا (ہوسکتا) ہے جس کو ہم نے دنیا کے چندروزہ فائدے پہنچائے پھر وہ قیامت کے دن ان لوگوں میں ہوگا جو (جوابدہی کے لیے خدا کے

الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾

حضور میں) حاضر کیے جائیں گے۔ جس دن خدا کافروں کو پکار کر ان سے پوچھے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ

تو یہ شرکا، جن پر فرمان خداوندی (عذاب) ثابت ہوچکا ہوگا وہ بول اٹھیں گے: اے ہمارے رب! (ابھی) وہ لوگ جنہیں ہم نے بہکایا تھا

اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾

اور ہم نے انہیں اسی طرح بہکایا تھا (بلا جبر واکرہ) جس طرح ہم خود بہکے ہوئے تھے، ہم ان سے بری ہوکر تیری طرف (متوجہ ہوتے)

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ

ہیں، یہ ہماری بندگی نہیں کرتے تھے۔ پھر (مشرکین سے) کہا جائے گا: اپنے شریکوں کو بلاؤ، تو وہ بلائیں گے؛ لیکن وہ ان کو جواب تک نہ

وَ رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ يَوْمَ

دیں گے اور مشرکین (اپنی آنکھوں سے) عذاب دیکھیں گے، اور کاش یہ لوگ (دنیا میں) راہ راست پر ہوتے (تو روز بد نہ دیکھتے)۔ قیامت کے

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ

دن اللہ کافروں کو پکارے گا اور ان سے پوچھے گا کہ پیغمبروں (نے تم کو سمجھایا تو ان) کو تم نے کیا جواب دیا۔ پھر ان کو اس دن کوئی

فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

بات نہ سوجھے گی اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ سکتے ہیں؛ لیکن جس نے (دنیا ہی میں) توبہ کی ہوگی اور ایمان لایا ہوگا اور نیکیاں کی

فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿۶۷﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ؕ

ہوں گی تو امید ہے کہ وہ فلاح پانے والوں میں سے ہوجائے گا۔ (اے محمدؐ!) آپ کا رب جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے؛ کیونکہ

مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

اس میں) لوگوں کو اختیار نہیں ہے۔ اللہ شرک سے پاک اور برتر ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) جو (خیالات) یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو

صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى

ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار (ان کو خوب) جانتا ہے، وہ اللہ ہے اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کی تعریف

وَ الْاٰخِرَةِ ۫ وَ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

ہے، اسی کا حکم ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) آپ (لوگوں سے) کہہ دیجیے کہ دیکھو (تو سہی)، اگر

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ

تمہارے لیے ہمیشہ تاروز قیامت اللہ رات ہی رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لیے روشنی لاسکتا ہے، (بولو!) کیا تم

اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

نہیں سنتے۔ (اور اے نبیؐ!) آپ (لوگوں سے) کہہ دیجیے کہ (بھلا) دیکھو (تو سہی) اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک تمہارے لیے دن ہی

مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ

دن رکھے تو اللہ کے علاوہ کون معبود ہے جو تمہارے آرام کے لیے رات بنائے۔تم غور کیوں نہیں کرتے۔ یہ اس کی مہربانی ہے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ

کہ اس نے رات اور دن بنائے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل (یعنی اپنی روزی) تلاش کرو اور اللہ کا

تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾

شکریہ ادا کرو۔قیامت کے دن اللہ مشرکوں کو پکارے گا اور کہے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے۔

وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا

(اس دن) ہر گروہ سے ایک گواہ (پیغمبر) جدا کرلیں گے اور کافروں سے کہیں گے: اپنی دلیل پیش کرو، اس وقت ان لوگوں کو معلوم ہوجائے گا

اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع ۱۵

کہ بیشک اللہ کے لیے حق ہے اور وہ لوگ جو باتیں جھوٹ موٹ (دل سے) گھڑا کرتے تھے (اس دن) سب ان سے دور ہوجائے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا بیان ہے اور پوچھا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے انتظامات کو بدل ڈالے تو اللہ کے سوا کون ہے جو اس کے برعکس کرسکے، قوموں کے برباد ہونے کا سب سے بڑا سبب رسوم کی پابندی اور اپنے باپ دادا کے غلط طریقوں پر چلنا ہے جس کو شروع میں بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جھوٹے معبود قیامت کے دن کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے، خدایا دنیا کو جھوٹے معبودوں کی برائی سے بچائیے، اور سب کو سیدھے راستہ پر لگائیے۔

لَتَنُوْٓاُ تحقیق کہ بہت مشکل سے اٹھائی جاتی تھیں — اُولِی الْقُوَّةِ طاقتور لوگ — لَا تَفْرَحْ مت اتراؤ

لَا تَنْسَ مت بھول تم — اُوْتِيْتُهٗ میں دیا گیا ہوں — ذُوْ حَظٍّ نصیب والا

وَيْكَاَنَّ تعجب کا کلمہ، حیرانی کی بات — خَسَفَ وہ دھنسا دیتا

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ

قارون، موسیٰؑ (ہی) کی قوم میں سے تھا وہ اپنی ہی قوم پر (الٹا) زیادتی کرنے لگا اور (وجہ یہ تھی کہ) ہم نے اس کو اتنے خزانے دے

الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ

رکھے تھے کہ ان کی کنجیوں کا بوجھ ایک اچھی خاصی طاقتور جماعت (بھی) بمشکل اٹھاسکتی تھی، چنانچہ جب اس کی قوم کے لوگوں

لَهٗ قَوۡمُهٗ لَا تَفۡرَحۡ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡفَرِحِيۡنَ ﴿۷۶﴾ وَ ابۡتَغِ فِيۡمَاۤ اٰتٰٮكَ اللّٰهُ

نے اس سے کہا کہ (دیکھ) زیادہ نہ اترا ؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کچھ اللہ نے تجھے دے رکھا ہے اس

الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ وَ لَا تَنۡسَ نَصِيۡبَكَ مِنَ الدُّنۡيَا وَ اَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ

سے آخرت کا سامان تیار کر اور دنیا میں جو تیری قسمت میں لکھا ہے اسے بھول نہ جا۔ جس طرح اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے اسی طرح تو

اللّٰهُ اِلَيۡكَ وَ لَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ

(بھی اوروں پر) احسان کر اور (دیکھ) ملک میں فساد نہ پھیلا۔ اللہ فسادیوں کے ساتھ کبھی محبت سے پیش نہیں آتا۔ قارون نے کہا

اِنَّمَاۤ اُوۡتِيۡتُهٗ عَلٰى عِلۡمٍ عِنۡدِىۡ‌ ؕ اَوَ لَمۡ يَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ

(اللہ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا،) جو کچھ میرے پاس ہے میرے علم وفن کی وجہ سے ہے۔ کیا اسے یہ پتہ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس

قَدۡ اَهۡلَكَ مِنۡ قَبۡلِهٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ هُوَ اَشَدُّ مِنۡهُ قُوَّةً وَّ اَكۡثَرُ جَمۡعًا‌ ؕ

سے پہلے کئی نسلوں کو تباہ کر چکا ہے جو اس سے طاقت میں اور مال و دولت میں کہیں بڑھ کر تھیں اور (کیا اس کا گمان تھا کہ) گنہگاروں سے

وَ لَا يُسۡـئَلُ عَنۡ ذُنُوۡبِهِمُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوۡمِهٖ فِىۡ زِيۡنَتِهٖ‌ ؕ

ان کے گناہوں کے متعلق کوئی باز پرس (ہی) نہیں ہوگی؟ پس وہ ایک دن بن ٹھن کر (بڑے ٹھاٹھ سے) اپنی قوم کے ساتھ نکلا تو جو

قَالَ الَّذِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا يٰلَيۡتَ لَنَا مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِىَ قَارُوۡنُ ۙ

لوگ دنیا کی زندگی کے طالب تھے کہنے لگے کہ کیا اچھا ہوتا کہ جیسا قارون کے پاس مال و دولت ہے ہمارے پاس بھی ہوتا۔ وہ تو بڑے

اِنَّهٗ لَذُوۡ حَظٍّ عَظِيۡمٍ ﴿۷۹﴾ وَ قَالَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ وَيۡلَكُمۡ ثَوَابُ اللّٰهِ

مزے اڑا رہا ہے۔ لیکن جنہیں کچھ علم حاصل تھا وہ (ان سے) کہنے لگے: افسوس ہے (تمہاری اس حالت پر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ) ایمان دار اور اچھے کام

خَيۡرٌ لِّمَنۡ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا‌ ۚ وَ لَا يُلَقّٰٮهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾

کرنے والے کے لیے اللہ کے یہاں جو ثواب (آخرت میں) ملے گا وہ (اس دنیاوی مال و دولت سے کہیں بڑھ کر) بہتر ہوگا مگر اسے صبر کرنے والے

فَخَسَفۡنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الۡاَرۡضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنۡ فِئَةٍ يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۖ

ہی حاصل کر سکیں گے۔ سو ہم نے قارون کو معہ اس کے گھر کے زمین میں دھنسا دیا، کوئی ایسا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتا۔ اور خود

وَ مَا كَانَ مِنَ الۡمُنۡتَصِرِيۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ اَصۡبَحَ الَّذِيۡنَ تَمَنَّوۡا مَكَانَهٗ بِالۡاَمۡسِ يَقُوۡلُوۡنَ

بھی اپنی مدد کچھ نہ کر سکا۔ اور کل (یعنی پچھلے قریب زمانہ میں) جو لوگ اس جیسا ہونے کی تمنا کر رہے تھے وہ (آج اس کو زمین میں دھنسا دیکھ کر)

وَيۡكَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ‌ ۚ

کہنے لگے کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جن کا رزق چاہے وسیع کرتا ہے یا تنگ کرتا ہے (اور اس میں کچھ حکمت ہے) ورنہ اگر ہم پر

ع ۸ ۱۱ لَوۡلَاۤ اَنۡ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيۡنَا لَخَسَفَ بِنَا‌ ؕ وَيۡكَاَنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع

یہ اس کا احسان نہ ہوتا (کہ ہم تنگ دست ہیں) تو شاید ہمیں (بھی وہ قارون کی طرح زمین میں) دھنسا دیتا اور واقعتاً کافر کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتے۔

تفسیر

اس رکوع میں قارون کا ذکر ہے جو بہت مالدار تھا؛ مگر اس نے مالدار ہونے کے گھمنڈ میں شریعت کے حکموں کو توڑنا شروع کیا، جس کے نتیجہ میں اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام مال واسباب کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا، اس واقعہ سے ہمیں یہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ ہمیں مال ودولت ملنے پر کبھی مغرور نہیں ہونا چاہیے، نیز اپنی حالت پر افسوس نہیں کرنا چاہیے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ جس حالت میں ہمیں مناسب سمجھا ہے رکھا ہے، ہمارا شکوہ کرنا اللہ کی مرضی کے خلاف شکایت کرنا ہے۔ اور ہمیں ہر حال میں امیر ہوں یا غریب نیک کاموں کی طرف توجہ کرنی چاہیے کیونکہ آخرت میں وہی ہمارے کام آسکتے ہیں۔

فَرَضَ اس نے فرض کیا — لَرَآدُّ وہ ضرور لوٹانے والی ہے — مَعَادٍ لوٹنے کی جگہ
تَرْجُوْٓا تو امید کرتا ہے یا کرتا تھا — یُّلْقٰٓی وہ القا کی جائے گی، وحی کی جائے گی۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًا ؕ
یہ آخرت کا گھر ہم انہی کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں مچاتے اور (یاد رکھو) عاقبت میں کامیابی پرہیزگاروں ہی
وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
کے لئے ہے۔ (آخرت میں) جو بھی نیک کام لے کر آئے گا اس کے لیے اس سے بہتر اجر ہوگا اور جو کوئی برائی ساتھ لے کر آئے گا سو
فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ
ایسے لوگوں کو جو برائی کرتے ہیں ان کو اتنا ہی بدلہ ملے گا جتنا وہ کرتے تھے۔ اور (اے محمدؐ!) جس اللہ نے قرآن (کی تبلیغ) آپ پر فرض کی،
عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى
ضرور آپ کو اصلی وطن (مکہ) لوٹائے گا، (ان مشرکوں سے) کہہ دو کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون (اس کی طرف سے)
وَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَ مَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ
ہدایت لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں ہے۔ اور (اے محمدؐ!) آپ کو تو امید بھی نہ تھی کہ یہ کتاب آپ کی طرف وحی کی جائے؛
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَا يَصُدُّنَّكَ
مگر یہ آپ کے رب کی مہربانی سے اس کا نزول ہوا، (آپ کی خواہشوں سے نہیں) آپ ہرگز ان کافروں کا حمایتی نہ بنیے اور (دیکھو) کہیں یہ کافر آپ کو
عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ
اللہ کی آیات اترنے کے بعد آپ کو ان کی تبلیغ سے روک نہ دیں آپ اپنے پروردگار کی طرف (لوگوں کو) بلاتے رہے اور (دیکھنا) مشرکوں کا ساتھ
وقف لازم
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَيْءٍ
نہ دینا۔ اور کبھی بھی اللہ کے ساتھ کسی اور کو اللہ بنا کر نہ پکارنا، سوائے اس کے کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سوائے اس کی ذات کے سب کچھ
ع ۹ / ۱۲
هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾
فنا ہونے والا ہے، حکومت (حقیقت میں) اسی کی ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو تکبر اور فساد سے روکا گیا ہے، اس کے بعد رسول خدا کو مکہ میں آنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور یہ خوشخبری آپ کو ہجرت سے بھی پہلے دی گئی تھی، یعنی اس وقت جب کہ کافر آپ کو ملک سے نکال رہے تھے، چنانچہ یہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہی، اس کے بعد مجرموں کی حمایت سے منع کیا گیا ہے، کافروں کی اور مجرموں کی حمایت حقیقت میں کفر اور جرم کی حمایت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔

آیات: ۶۹	۲۹۔ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ ۸۵	رکوعات: ۷

يُتْرَكُوْا وہ چھوڑ دیے جائیں گے — يَحْكُمُوْنَ وہ حکم چلاتے ہیں، فیصلہ کرتے ہیں — اُوْذِيَ وہ ایذا دیا جاتا ہے
نَحْمِلْ ہم اٹھائیں گے — حٰمِلِيْنَ اٹھانے والے — اَثْقَالَ بوجھ — يُسْئَلُنَّ وہ ضرور پوچھے جائیں گے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ① اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ②

الٓمّٓ ۔کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے (چھوڑ دیے جائیں گے اور) ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔

وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ

یقیناً ہم نے ان سے پہلے (نبیوں کی امتوں) کو (بھی) آزمایا تھا۔ تو اللہ ضرور ان لوگوں کو جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں جھوٹوں سے

الْكٰذِبِيْنَ ③ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ④

تمیز کردے گا۔ کیا وہ لوگ جو بدکاریاں کرتے ہیں اس گمان میں ہیں کہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے؟ یہ کتنا غلط فیصلہ کر رہے ہیں۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤ وَ مَنْ

جو اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے تو (سمجھ لے کہ) اس کا مقرر وقت ضرور آنے والا ہے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اور جو شخص

جٰهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥

محنت کرتا ہے (یعنی نیک کاموں میں لگا ہوا ہے،) وہ اپنے ہی (نفع کے) لئے محنت کرتا ہے (ورنہ) اللہ (تو) تمام عالم سے بے نیاز ہے۔

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ

اور جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں تو ہم ضرور ان کے برے کاموں کو بخش دیں گے۔ اور ان کے اعمال کا بہت بہتر

الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑦ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ

بدلہ دیں گے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، اور (دیکھو) اگر وہ اس بات پر تمہیں مجبور کریں کہ

لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ

تم میرے ساتھ دوسروں کو شریک بنالو، جن کے بارے میں تمہیں علم تک نہیں، تو اس بات میں ان کا کہنا نہ مانو، تم سب کو ہماری طرف

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ

لوٹ کر آنا ہے، پھر ہم بتادیں گے کہ تم کیا کرتے تھے، اور جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں، ہم ضرور انکو نیک بندوں میں

فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ

شامل کردیں گے۔اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ (منہ سے) کہہ دیتے ہیں: ہم خدا پر ایمان لائے، پھر جب خدا کی راہ میں اسے

فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَئِنْ جَآءَ

تکلیف دی جاتی ہے تو تکلیف کو خدا کے عذاب کے برابر سمجھ لیتا ہے اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف

نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ

سے کوئی مدد پہنچتی ہے تو ایسے لوگ کہنے لگتے ہیں: یقیناً ہم (تو) تمہارے ساتھ (ہی) تھے، (تو) کیا (اے محمدؐ!) اللہ تعالیٰ کو دنیا جہاں والوں

بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱

کے دلوں کی باتیں معلوم نہیں ہیں؟ (ضرور ہے) اور (دیکھو) اللہ ضرور مومن اور منافق کو چھانٹ کر رکھ دے گا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ

کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں: ہمارے راستے پر چلو، ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھالیتے ہیں، حالانکہ وہ ان کے گناہوں کا

بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲ وَ لَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ

بوجھ کچھ بھی نہیں اٹھا سکتے۔وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔(قیامت کے دن) وہ ضرور اپنے گناہوں کے بوجھ لادے ہوں گے اور اپنے گناہوں کے

وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ز وَ لَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ ع

ساتھ کچھ اور گناہ بھی اٹھائے ہوں گے اور قیامت کے دن ان کی افترا پردازیوں کے متعلق بازپرس کی جائے گی۔

تفسیر

اس سورۃ کو عنکبوت اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ نے مکڑی کی مثال بیان کی ہے، یعنی کافر لوگ جو اللہ کا سہارا چھوڑ کر دوسرے معبودوں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے جیسے مکڑی کا گھر ہو، یعنی بہت ہی کمزور گھر ہے کہ ذرا سی ہوا سے بھی ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح ان کا یہ فعل بھی بہت ناقص ہے اور ان کا یہ سہارا خدا کے مقابلے میں بہت کمزور ہے۔

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ محض اللہ پر ایمان لے آنا اور منہ سے کہہ دینا کہ ہم مسلمان ہیں کوئی کارآمد چیز نہیں، جب تک کہ اس کے مطابق نیک عمل کر کے اس بات کو عملاً ثابت نہ کریں، اسی لیے جہاں بھی قرآن میں ایمان کا ذکر آتا ہے عمل کا بھی ذکر ساتھ ہوتا ہے، کیونکہ عمل اس دعویٰ کا ثبوت ہے جو ہم زبان سے کرتے ہیں، یعنی ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے تو اس کا ظہور تب ہی ہوگا کہ ہم عملاً اس کے حکموں پر چل کر دکھائیں، اور اپنی خواہشات کو مٹا کر اس کی خواہشات کی پیروی کریں، اور یہی مومن، منافق اور کافر کے درمیان حد فاصل ہے، یہی سب کے لیے کسوٹی ہے۔

خَمْسِيْنَ پچاس　سَفِيْنَةِ کشتی　اَوْثَانًا بت　نَشْاَةَ پیدائش، اٹھان　تُقْلَبُوْنَ لوٹائے جاؤ گے

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ

اور (تم سے پہلے) ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ ان میں ساڑھے نو سو برس رہے، (پھر انہوں نے نوح کو جھٹلایا،)

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ

پس اس حال میں کہ وہ گنہگار تھے انہیں طوفان نے آگھیرا۔ تو ہم نے نوح کو اور (اس کے ساتھ) کشتی (میں بیٹھنے) والوں کو نجات دے دی،

وَ جَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَ اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا

اور اس (واقعہ) کو تمام لوگوں کیلئے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دے دیا۔ اور ابراہیمؑ کو (بھی ان کی قوم کی طرف بھیجا۔) جب انہوں نے اپنی

اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ

قوم سے کہا کہ اللہ (ہی) کی عبادت کرو، اور اسی سے ڈرتے رہو، اگر تم سمجھو تو تمہارے واسطے یہ بہت اچھا ہے۔ تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

محض بتوں کو پوجتے ہو اور اس کے متعلق جھوٹی باتیں تراشتے ہو (کہ یہ اس کے شریک ہیں۔) یقیناً جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو

لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

تمہاری روزی پر بھی اختیار نہیں رکھتے تو اللہ ہی سے رزق طلب کرو اور اس کی عبادت (بھی) کرو، اور اس کا شکر (بھی) ادا کرتے رہو،

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ

(آخر) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے؛ (مگر وہ انکی تکذیب ہی کرتے رہے، تو اے اہل مکہ) اگر تم (محمدؐ کو) جھٹلاؤ تو تم سے پہلی امتیں (بھی اپنے

وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا كَيْفَ

نبیوں کو) جھٹلا چکیں اور رسول کے ذمہ سوائے اچھی طرح کھول کر پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں۔ (اے محمدؐ!) کیا یہ غور سے دیکھتے نہیں

يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ

کہ اللہ مخلوق کو کیونکر پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر (اسی طرح) وہ اسے دوبارہ اٹھائے گا، یقیناً ایسا کرنا اللہ کے لئے آسان ہے۔ آپ (ان سے)

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ

کہہ دیجئے: زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ اللہ نے مخلوق کو کس طرح پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے، پھر اللہ پچھلی بار بھی پیدا کرے گا

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ

بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جسے چاہے گا، عذاب دے گا اور جسے چاہے گا (اس پر) رحم کرے گا اور تم سب اسی کی طرف

وَ اِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؗ وَ مَا لَكُمْ

لوٹائے جاؤ گے۔ اور تم اللہ کو زمین میں عاجز کر ہی نہیں سکتے اور نہ آسمان میں اور (قیامت کے دن تو) تمہیں خدا کے مقابلے میں نہ کوئی

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۹ ۱۴

دوست ملے گا اور نہ مددگار، (اس دن تم ضرور عاجز ہو کر رہ جاؤ گے)۔

تفسیر

اس رکوع میں مسلمانوں کو یہ بتانے کے لیے کہ خدا کی راہ میں نبیوں نے کیا کیا تکلیفیں اپنی قوم سے اٹھائیں اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے کی غرض سے اولاً نوح کا ذکر کیا، اور اس واقعہ کو تمام جہان کے لیے نصیحت قرار دیا، پھر اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے، اس رکوع میں صرف تمہید ہی ہے کہ انہوں نے قوم سے شرک چھوڑنے کے لیے کیا کیے، وعظ و نصیحت کیے، اس کے بعد اگلے رکوع میں ان مشرکوں کی ایذادہی کا ذکر ہوگا۔

فائدہ

خدا کے علاوہ کسی کو کسی کی روزی پر اختیار نہیں ہے، وہ جسے چاہتا ہے اس کی روزی بڑھا دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے روزی کم کر دیتا ہے، اس کے خلاف کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ اس لیے رزق اسی سے مانگنا چاہیے اور اسی کی عبادت بھی کرنی چاہیے اور نعمتوں پر اسی کا شکر بھی کرنا چاہیے، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا پکا یقین رکھنا چاہیے۔

فائدہ

شکر کرنے سے خدا روزی میں زیادتی کرتا ہے۔

يَئِسُوْا ناامید ہوگئے اُقْتُلُوْهُ اس کو مار ڈالو حَرِّقُوْهُ اس کو جلا ڈالو مَوَدَّةَ محبت، دوستی يَلْعَنُ لعنت کرے گا نَادِيْ مجلس

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآىِٕهٖٓ اُولٰٓىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ

اور جو لوگ خدا کی آیتوں اور اس سے ملنے کے منکر ہوں گے وہی جو میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

درد ناک عذاب ہے۔ تو ابراہیمؑ کی قوم کا سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ تھا کہ اسے یا توقتل کرڈالو یا (آگ میں ڈال کر) جلادو۔

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ

تو اللہ نے ابراہیمؑ کو آگ سے بچا لیا، اس میں یقیناً ایمان رکھنے والوں کے لیے نشانیاں (موجود) ہیں، ابراہیمؑ نے یہ (بھی) کہا کہ

اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ

تم نے جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنالیا ہے، بس یہ تمہارے باہمی دنیا کے تعلقات کی وجہ سے ہے، پھر قیامت کے

الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ

دن تم ایک دوسرے سے انکار کر جاؤ گے۔ اور تم ایک دوسرے پر لعنت کروگے، اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا اور وہاں کوئی مددگار تمہیں

وَ مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ۙ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَ قَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

نہیں ملے گا (کہ تمہیں عذاب سے بچاوے۔) پس (ابراہیمؑ کے اس وعظ پر) لوطؑ ان پر ایمان لائے اور بولے، میں اپنے پروردگار کی راہ میں

اِلٰى رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

(یہاں سے) ہجرت کر جانے والا ہوں، (اور) وہ یقیناً بہت غالب اور حکمت والا ہے۔ اور ابراہیمؑ کو ہم نے اسحاقؑ اور (ان کے بیٹے) یعقوبؑ

رکوع ۱۷

وَ جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ

عطا کیے، اور ان کی آل اولاد میں نبوت اور کتاب دی اور ان کا اجر انہیں دنیا میں بھی دیا اور آخرت میں تو وہ نیک بندوں میں شامل ہی

الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫ مَا سَبَقَكُمْ

ہوں گے۔ اور لوط (کا واقعہ یاد کیجیے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم وہ بے حیائی کی بات کرتے ہو، جو آج تک کسی نے جہاں والوں

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬

میں سے کسی نے ہی نہیں تھی، کیا تم (شہوت کے ساتھ) مردوں کے پاس جاتے ہو؟ اور (رہزنی کے سبب) راستے روکتے ہو اور اپنی بھری مجلس میں

وَ تَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ

نامعقول حرکت کرتے ہو، (ان باتوں سے باز آؤ) تو اس کی قوم نے بس یہی جواب دیا: اگر تم (سب کچھ) سچ کہہ رہے ہو تو ہم پر عذاب

اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۱۵/۳

لے آؤ، (اس پر) انہوں نے کہا: اے میرے پروردگار! ان فساد کرنے والوں کے خلاف میری مدد کر۔

تفسیر

ابراہیم علیہ السلام کے وعظ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی قوم نے برافروختہ ہو کر انہیں قتل کر دینے یا آگ میں جلا دینے کا مشورہ کر لیا۔ مگر خدا نے انہیں آگ سے بچا لیا۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کا وعظ مذکور ہے کہ بتوں کو تم ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی محبت بڑھانے کے لیے پوجتے ہو، تو یاد رکھو قیامت کے دن تمہیں ایک دوسرے کا انکار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے۔

اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے، یہ ہجرت کر کے سدوم میں جو ملک شام میں بحر مردار کے پاس ہے، آ بسے۔ اور وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ رہزنی کرتے ہیں، بدکاریوں میں مشغول ہیں تو انہیں راہ راست پر لانے کے لیے ان کی برائیوں پر نکتہ چینی کی تو انہوں نے بہت برا مانا اور انہیں وہاں سے نکال دینے کا ارادہ کر لیا، اور کہہ دیا کہ اگر تم واقعی سچ کہہ رہے ہو تو ہم پر عذاب نازل کرو۔ چنانچہ لوط علیہ السلام نے دعا مانگی اور ان کی قوم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی اور سوائے مومنوں کے سب ہلاک کیے گئے۔ یقیناً آج بھی بدکاروں کے لیے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے۔

مُهْلِكُوْا ہلاک کرنے والے	سِیْٓءَ ناگوار ہوا	ضَاقَ وہ دل تنگ ہوا	اَرْجُوا تم تمنا کرو، امید رکھو
مُسْتَبْصِرِیْنَ بصیرت والے	سَابِقِیْنَ سبقت کرنے والے	حَاصِبًا پتھراؤ	عَنْكَبُوْتِ مکڑی اَوْهَنَ سب سے زیادہ کمزور

وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا اَهْلِ هٰذِهِ

اور جب ہمارے (بھیجے ہوئے) رسول ابراہیمؑ کے پاس (بیٹا ہونے کی) خوشخبری لے کر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم اس بستی (کے رہنے

الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ۚۖ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ

والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں؛ (کیونکہ) اس میں بسنے والے سب ظالم ہیں۔ تو ابراہیمؑ نے کہا: اس (بستی) میں (تو) لوطؑ (بھی) ہے،

قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ٚ لَنُنَجِّیَنَّهٗ

(کیا وہ بھی ہلاک کر دیا جائے گا) انہوں نے جواب دیا: ہم سب رہنے والوں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔

وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۲ وَ لَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ

ہم لوطؑ کو اور اس کے سارے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے جو کہ خود پیچھے رہ جائے گی بچا لیں گے۔اور جب وہی ہمارے (بھیجے ہوئے)

رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ

رسول لوطؑ کے پاس پہنچے تو اس نے (ان کی بے عزتی سے ڈرتے ہوئے) ان کے آنے کو برا مانا اور دل تنگ ہوا، (مگر) انہوں نے کہا: ڈرو نہیں

وَ لَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝۳۳

اور (ہمارا) غم نہ کر، ہم آپ کو اور آپ کے خاندان کو سوائے آپ کی بیوی کے جو خود پیچھے رہ جائے گی۔ (ان ظالموں سے اور اللہ کے عذاب سے)

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۳۴

بچا لیں گے۔ اوراس (بستی کے رہنے) والوں کی نافرمانی کی وجہ سے ہم ان پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۳۵ وَ اِلٰى

اور یقیناً (اب بھی) عقل و ہوش والوں کے لیے ہم نے اس بستی میں بہت صاف نشانیاں (عذاب نازل ہونے کی) باقی رکھی ہیں۔ اور (ہم

مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

نے) مدین (کے رہنے والوں) کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو (رسول بنا کر بھیجا)۔ اور اس نے (جا کر ان سے) کہا: اے میری قوم!

اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶ فَكَذَّبُوْهُ

تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور قیامت کے دن کا خیال رکھو (جو کہ آنے والا ہے) اور (دیکھو) ملک میں فساد نہ پھیلاؤ۔ انہوں نے اسے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۳۷

جھٹلایا، چنانچہ ان کو (رات میں ایک زبردست) بھونچال نے آلیا اور صبح ہوتے ہوتے اپنے گھروں میں اوندھے گرے ہوئے رہ گئے۔

وَ عَادًا وَّ ثَمُوْدَاۡ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

(اسی طرح) عاد اور ثمود کو (ہلاک کیا گیا) جن کے شہروں کا تمہیں پتہ چل چکا ہے، اور (حالت ان کی یہ تھی کہ) شیطان نے ان کے برے

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ كَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝۳۸ ۙ وَقَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫

کام انہیں ایسے اچھے کر دکھائے کہ وہ (اللہ کے) راستہ (قبول کرنے) سے رک گئے، حالانکہ وہ لوگ ہوشیار تھے اور قارون، فرعون

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَ مَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۝۳۹

اور ہامان کے پاس موسیٰؑ صاف نشانیاں لے کر پہنچے۔ مگر انہوں نے ملک میں تکبر کیا؛ لیکن ہم سے بھاگ کر کہیں جا تو نہیں سکتے تھے۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ

ہم نے سب کو ان کے گناہوں کی وجہ سے (خوب) پکڑا، چنانچہ ان میں سے کوئی ایسا ہے جس پر ہم نے سخت آندھی بھیجا اور کوئی ایسا جس کو

الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ

چنگھاڑ نے آ پکڑا۔اور کوئی ایسا جس کو زمین میں دھنسا دیا،اورکوئی ایسا جس کو ہم نے غرق کر دیا۔اور اللہ کو تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ

لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٤٠ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ان پر (خواہ مخواہ کوئی) ظلم کرتا، بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے تھے۔ (جس کی وجہ سے یوں ہلاک ہوئے) اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر

اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

اوروں کو اپنا والی (اور مالک) بناتے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی مثال ہے، جس نے ایک گھر بنایا، اور کچھ شک نہیں کہ سب گھروں میں زیادہ

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٤١ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ

کمزور مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔ اگر وہ (حقیقت حال کو) جانتے (تو ایسا نہ کرتے) اللہ کے سوا جس چیز کو بھی یہ پکارتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح

وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٤٢ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝٤٣

جانتا ہے؛ (کیونکہ) وہ بہت زبردست اور حکمت کا مالک ہے، ہم یہ مثالیں لوگوں (کو سمجھانے) کے لیے بیان کرتے ہیں، اور سوچ سمجھ رکھنے

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٤٤ ع

والے ہی ان مثالوں کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طور پر پیدا کیا، ایمان والوں کے لئے اس میں بڑی دلیل ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا حال ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح سب نافرمان قومیں تباہ ہوئیں۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا معبود بنانا اور اسی پر بھروسہ کرنا ایسا ہے جیسا کہ مکڑی کا جالا تننا؛ کیونکہ جس طرح مکڑی کا جالا ذرا تیز ہوا چلنے سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ادنیٰ سے اشارے سے یہ سب فنا ہو سکتے ہیں۔ انسان کی کتنی سخت غلطی ہے کہ وہ ایسی چیز پر بھروسہ کرے جس کی کمزوری کا یہ حال ہو۔

ہمیں چاہیے کہ مال ودولت، دوست، بھائی بند، کسی پر بھی بھروسہ نہ کریں اور اسی کو اپنا مالک سمجھ کر اس کے حکموں کی تعمیل کریں، تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت میں رسوا نہ ہونا پڑے۔

جن انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کے حالات اس رکوع میں بیان ہوئے ہیں، غور کرو، تو معلوم ہوگا وہ جس طرح کے برے افعال میں مبتلا تھیں، اسی مناسبت سے ان پر عذاب بھی نازل ہوا۔ اور ان کے احوال اور ان کی بستیاں آج بھی قوموں کے لیے درس عبرت حاصل کرنے کے لیے کھلی ہوئی کتاب ہیں۔

ملک میں فساد پھیلانا دراصل یہ ہے کہ خدا کے حکموں کی نافرمانی نہ کی جائے اور حکومت الٰہی سے بغاوت نہ کی جائے نہ یہ کہ جو شخص یا جو جماعت اس کے لیے جہاد کرے، اور غیر اللہ کی قوتوں سے ٹکرائے الٹے اسی کو فساد فی الارض کا مستحق قرار دیا جائے اور باغی اسی کو قرار دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خدائے عز وجل کے واسطے اور وسیلوں کے سوا سارے وسیلے اور سارے واسطے بے وقعت اور بودے ہیں، خواہ کوئی بھی ہو، سب کو فنا ہے اور سب محتاج ہیں، اس لیے ان کے واسطے اور وسیلے بھی اسی درجہ کے ہیں؛ لیکن ذات باری تعالیٰ باقی ہے اور غنی و توانا ہے، اس کا واسطہ اور اس کا وسیلہ بھی اسی طرح بلند پایہ کا ہے۔

تَنْھٰی روکتی ہے　　لَا تَخُطُّ تو نہیں لکھتا　　اِرْتَابَ شک میں پڑے　　لَمْ یَکْفِھِمْ انکے لئے کافی نہیں

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ

(اے محمدؐ!) قرآن میں سے جو آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے اسے پڑھا کرو اور نماز کو باقاعدہ ادا کرتے رہو؛ کیونکہ نماز فحش اور بری باتوں سے

وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

(انسان کو) روکتی ہے، اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے (ان مشرکوں سے کہہ دو کہ) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔

وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ

سوائے ان لوگوں کے جو ان اہل کتاب میں سے (حد سے بڑھ کر) ظالم ہوں، (ان اہل کتاب) سے اگر جھگڑا بھی ہو تو ایسے اچھے طریقے سے

اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا

جھگڑو جو (بہت ہی) بہتر ہو۔ اور (ان سے) کہو کہ (بھائی) جو کتاب تمہاری طرف نازل کی گئی ہے (اس پر بھی) اور جو ہماری طرف نازل کی

وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

گئی ہے ہم ان سب پر (بھی) ایمان رکھتے ہیں اور تمہارا اور ہمارا اللہ (تو) ایک (ہی) ہے اور ہم اسی (اللہ) کی تابعداری کرتے ہیں۔

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور (اے محمدؐ!) ہم اسی طرح یہ کتاب آپ کی طرف ہم نے نازل کی ہے (جس طرح کہ اس سے پہلے کتابیں نازل کی تھیں)؛ چنانچہ جن کو

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ

ہم نے کتاب دی ہے وہ (ضرور) اس پر ایمان لائیں گے اور ان (مشرکوں) میں سے بھی (اکثر) اس پر ایمان لائیں گے اور اس سے انکار تو

اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ

وہی کریں گے جو (ضدی) کافر ہیں۔ (اے محمدؐ) آپ اس سے پہلے کوئی کتاب (تو) نہیں پڑھا کرتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھ سکتے تھے۔

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ

کہ ایسی حالت میں یہ حق ناشناس لوگ کچھ شبہ نکالتے۔ یہ تو بالکل صاف آیتیں ہیں جو کہ سوچنے سمجھنے والوں کے دل میں گھر کر لیتی ہیں

وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ

صرف ظالم ہی ان سے انکار کر رہے ہیں۔ یہ (اس قرآن کو دیکھنے کے بعد بھی) کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے (نبوت کی)

اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا

کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی؟ (ان سے) کہہ دو کہ نشانیاں (اتارنا میرے) اللہ کے اختیار میں ہے۔ میرا فرض تو (اس قرآن کو بیان

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ ؕ

کر کے) کھلم کھلا ڈرانا ہے۔ کیا ان کافروں کیلئے (یہ آیت) کافی نہیں کہ ہم نے ایک کتاب ایسی آپ کی طرف نازل کی ہے جو ان کے سامنے

ع ٥ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع

پڑھ کر سنائی جاتی ہے، جو اس کتاب پر ایمان لے آئیں ان کے لئے اس میں نصیحتیں ہیں اور (یہ کتاب ان کے لئے) سراسر رحمت ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔نماز پڑھنے کے بہت فائدے ہیں۔جن میں سے اکثر تو مرنے کے بعد حاصل ہوں گے اور کچھ اس دنیا میں بھی۔ چنانچہ جو دنیا میں حاصل ہوتے ہیں ان میں ایک تو جسم کی صفائی ہے۔ پانچ بار آدمی منہ ہاتھ دھوتا ہے۔دوسرا فائدہ یہ ہے کہ کم از کم جتنا عرصہ کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اتنا عرصہ تو وہ بری باتوں سے رک جاتا ہے۔اور جب نماز کی عادت ہو جاتی ہے تو انسان کو برائیوں سے خود بخود نفرت ہو جاتی ہے،اس کے علاوہ اللہ کے ذکر کرنے سے انسان کے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ہمیں ان باتوں کو سمجھتے ہوئے کبھی نماز سے غافل نہیں ہونا چاہئے،اس کے بعد اہل کتاب سے صلح صفائی سے پیش آنے کی تعلیم دی گئی۔ یہ اس لئے کہ اللہ نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ آپس میں جھگڑے پیدا کئے جائیں۔ہاں اگر کوئی خواہ مخواہ جھگڑا پیدا کرے تو اس کا جواب دینے کی اجازت دی گئی ہے۔اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی ذرا غور وفکر سے کام لے گا تو اسے اس کتاب میں کوئی شبہ نظر نہیں آئے گا اور اس پر ایمان لے آئے گا۔اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اس کتاب کو اللہ کی طرف سے ثابت کرنے کے لئے کسی معجزہ کی ضرورت نہیں، یہ کتاب بذات خود ایک معجزہ ہے۔اور اس کا پتہ اسے غور سے پڑھنے اور عمل کرنے سے ہی چلتا ہے۔اور یہ بھی بتادیا گیا ہے کہ جو لوگ اس کتاب پر ایمان لے آئیں گے اور اس پر عمل کریں گے ان کے لئے یہ کتاب رحمت ثابت ہوگی؛ کیونکہ اس پر عمل کرنے سے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہوں گے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کتاب کو یعنی قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھیں؛ تاکہ ہم بھی رحمت کے حق دار بنیں!

لَجَآءَهُمُ تحقیق کہ آ جائے گا ان پر	لَيَاْتِيَنَّهُمْ تحقیق کہ آ جائے گا ان پر	يَغْشٰهُمُ ڈھک لے گا ان کو
فَوْقِهِمْ ان کے اوپر	ذُوْقُوْا چکھو فَاِيَّايَ سو خالص میری ہی	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ تحقیق ہم ان کو جگہ دیں گے
غُرَفًا بالاخانے	يَتَوَكَّلُوْنَ سہارا پکڑتے ہیں	كَاَيِّنْ کتنے ہی لَا تَحْمِلُ نہیں اٹھاتا ہے
سَمِيْعُ سننے والا	لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اگر ان سے تو پوچھے	فَاَحْيَا پس زندہ کر دیا

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

(اے پیغمبر!) آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میں بس اللہ گواہ ہے، وہ آسمان اور زمین کی سب چیزوں کو

وَالْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾

جانتا ہے۔اور جو لوگ جھوٹے معبود پر ایمان لائے اور اللہ سے پھرے ہوئے ہیں یہی (تو) قیامت کے دن بڑے گھاٹے میں رہیں گے۔

وَ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْ لَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ

اے پیغمبر! آپ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی کر رہے ہیں، اگر ایک وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آ گیا ہوتا (دیکھو ایک دن)

وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ

عذاب ان پر یک بیک آئے گا اور ان کو خبر بھی نہ ہوگی۔(اے پیغمبر!) یہ لوگ عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں؛ حالانکہ (اس دن)

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ۙ يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ

دوزخ کافروں کو چاروں طرف سے گھیر لے گا۔ جب کہ عذاب ان کے سر کے اوپر سے ان کے پیروں کے نیچے سے

اَرۡجُلِهِمۡ وَيَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا

ان کو ڈھانکے ہوگا اور خدا (ان کافروں سے) فرمائے گا کہ جیسے کام تم دنیا میں کرتے رہے ہو ان کا مزہ چکھو۔ اے میرے مؤمن بندو!

اِنَّ اَرۡضِىۡ وَاسِعَةٌ فَاِيَّاىَ فَاعۡبُدُوۡنِ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ‌ ثُمَّ اِلَيۡنَا

بے شک میری زمین وسیع ہے سو خالص میری ہی تم عبادت کرو۔ سب کو (ایک دن) موت کا مزہ چکھنا ہے پھر تم سب کو ہمارے پاس

تُرۡجَعُوۡنَ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَـنُبَوِّئَنَّهُمۡ مِّنَ الۡجَـنَّةِ غُرَفًا تَجۡرِىۡ

آنا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام (بھی) کئے تو ہم ان کو بہشت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے، جن کے نیچے نہریں

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ‌ۖ ﴿۵۸﴾ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا وَعَلٰى رَبِّهِمۡ

بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، (ان نیک عمل کرنے والوں کا بھی) جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کیا ان کا کیا

يَتَوَكَّلُوۡنَ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ دَآبَّةٍ لَّا تَحۡمِلُ رِزۡقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرۡزُقُهَا وَاِيَّاكُمۡ‌ ۖ

ہی اچھا اجر ہے۔ کتنے جانور ہیں کہ اپنی روزی ساتھ ساتھ نہیں لئے رہتے؛ مگر اللہ ہی انہیں اور تمہیں (بھی) روزی دیتا ہے؛

وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ﴿۶۰﴾ وَلَـئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ

(کیونکہ) وہ سب کی سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ!) آپ اگر ان سے پوچھیں کہ یہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے

وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ لَيَـقُوۡلُنَّ اللّٰهُ‌ ۚ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ﴿۶۱﴾

اور چاند اور سورج کو اپنے بس میں کس نے رکھا ہے تو ضرور جواب دیں گے کہ "اللہ" نے پھر (اس کے باوجود) یہ لوگ کدھر جا رہے ہیں۔

اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ لَهٗ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ

اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے۔ اور جسکی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے؛ (کیونکہ) اللہ تو ہر شے (کے

شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ﴿۶۲﴾ وَلَـئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ

حال) سے واقف ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا اور اس سے مری ہوئی زمین کو کس

مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِهَا لَيَـقُوۡلُنَّ اللّٰهُ‌ ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ‌ ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ﴿۶۳﴾ ع ۶

نے زندہ کیا تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ "اللہ" نے، آپ کہئے: کہ الحمدللہ؛ مگر ان میں سے اکثر تو عقل ہی سے کام نہیں لیتے۔

تفسیر

اگر اللہ کے قوانین، غیر اللہ کی حکومت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے پورے نہ ہو سکتے ہوں تو دوسرے مقام پر چلے جانا چاہئے۔ غور کرنا چاہئے کہ جب مکہ جیسی سرزمین کو صحابہ کرام نے اسی خیال سے چھوڑ دیا تو دوسرے مقام کی کیا حقیقت ہے۔

اَلۡحَيَوَانُ دائمی زندگی۔ حیات جاوید — لِيَتَمَتَّعُوۡا تاکہ کچھ فائدہ اٹھائے — مَثۡوًى ٹھکانا

لَنَهۡدِيَنَّهُمۡ تحقیق کہ ہم ضرور ہدایت کریں گے ان کو

وَ مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ

دنیاوی زندگی تو محض کھیل کود ہے اور دار آخرت کو اگر یہ سمجھیں تو وہی

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

اصل زندگی ہے۔پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بڑے خلوص سے خدا ہی کی بندگی کا اظہار کر کے اسی کو پکارتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ

اور پھر جب خدا انہیں دریا سے نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچا تا ہے تو فوراً ہی وہ شرک کرنے لگتے ہیں، تا کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کا انکار

وَ لِيَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

کریں اور چند روز (دنیا میں) اور فائدہ اٹھالیں (آخر کار) بہت جلد (قیامت کے دن اس ناشکری کا انجام) ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کیا انہوں

اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ

(نے کفار مکہ) نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ بنا رکھا ہے اور ان کے آس پاس کے لوگ لوٹے جاتے ہیں۔تو کیا یہ

يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

لوگ جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جس نے اللہ پر تہمت

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِيْنَ

باندھی اور قرآن مجید جب اس کے پاس آیا تو جھٹلایا کیا ایسے منکروں کا (آخری) ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے؟ جن لوگوں نے ہمارے (دین کے کام)

ع ۷ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع

میں کوششیں کیں۔تو ہم انہیں اپنی (خوشنودی کی) راہ ضرور دکھلائیں گے۔بے شک اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو (خلوص دل سے) نیک عمل کرتے ہیں۔

تفسیر

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔اس کو اپنی طرف سے علم وفہم عطا کرتا ہے۔اور کیا خاتم النبیین رسول رب العلمین محمد رسول اللہ ﷺ کی مثال کافی نہیں ہے۔اگر آپ کو علم لدنی نہیں تو کیا تھا اور بتایا گیا ہے کہ جو شخص اللہ کے دین میں کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ضرور اپنی خوشنودی کا راستہ دکھلا دیتا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ جو قرآن مجید کے احکام کے منکر ہیں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اب ہم اس بات کو اپنے اوپر منطبق کر کے دیکھیں کہ آیا ہم قرآن مجید کے حکموں پر چلتے ہیں یا نہیں اگر چلتے ہیں تو خیر۔ورنہ ہمارے لئے وہی حکم ہے جو کافروں کے لئے بیان کیا گیا ہے۔

آیات: ۶۰	۳۰- سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ ۸۴	رکوعات: ۶

غُلِبَتْ مغلوب ہو گئے، شکست پا گئے   اَدْنَى نزدیک   سَيَغْلِبُوْنَ عنقریب غالب آئیں گے

اَثَارُوْا جوتا، بویا   بِضْعِ چند، تین سے ۹ سال تک کا عرصہ   عَمَرُوْا آباد کیا   اَسَآءُوْا بدی کی   السُّوْآٰى بدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِيْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾

الٓمّٓ۔ روم والے مغلوب ہوگئے۔ بالکل پاس والی زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد (ایرانیوں پر) غالب آجائیں گے۔

فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ يَوْمَئِذٍ

بس چند ہی سال میں! پہلے بھی اللہ ہی کی حکومت تھی۔ پھر بھی اسی کی حکومت رہے گی، (باقی حکومتیں مٹنے والی ہیں) اور اس دن ایمان والے

يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾

(بھی) خوش ہوں گے کہ (بدر میں) اللہ کی نصرت (انہیں) ملے گی اور وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ سب پر غالب اور رحم کرنے والا ہے۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

اللہ کا (یہ) وعدہ ہے۔ اللہ (کبھی) وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، لیکن (اس پر بھی) اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جانتے (بھی) ہیں تو یہی دنیا کی

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫

زندگانی کی سطحی باتیں۔ اور آخرت کی انہیں خبر ہی نہیں۔ کیا ان کافروں نے اپنے دلوں میں اس پر غور نہیں کیا کہ

مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزیں ایک خاص مصلحت سے اور خاص مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے؟

وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اور (اس پر بھی) بہت سے لوگ ہیں اپنے پروردگار سے ملنے (یعنی جواب دہی کے لئے آنے) کے منکر ہیں۔ کیا وہ زمین میں چلتے پھرتے

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

نہیں؛ تاکہ دیکھیں ان سے پہلے (نافرمان) لوگوں کا انجام کیسا (برا) ہوا، وہ ان سے زور میں (بھی) بڑھے ہوئے تھے، اور انہوں نے زمین میں

وَّ اَثَارُوا الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ

خوب کاشت کی تھی اور اسے زیادہ آباد کیا جتنا انہوں نے کیا، ان کے پاس پیغمبر (ہماری) نشانیاں لے کر پہنچے (تو ان کے نہ ماننے پر وہ عذاب

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ ؕ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ

میں مبتلا ہوئے) اور اللہ کو کیا پڑی تھی کہ ان پر ظلم کرتا (نہیں)؛ بلکہ وہ خود ہی (گناہ کرتے اور) اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے ہیں۔ پھر ان کا انجام

الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾ ع

جو بدی کرتے تھے، برا ہی ہوا! کہ وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے! (تو اے کفار مکہ کہیں تمہارا بھی یہی حال نہ ہو)۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع ہی میں روم والوں کے مغلوب ہونے کا ذکر ہے اور پھر پیشین گوئی ہے کہ وہ دوبارہ ان پر غالب آجائیں

گے۔اس وجہ سے اس سورت کا نام روم ہے۔واقعہ یوں ہے کہ ایران والوں اور رومیوں کی جنگ ہوئی۔ایران والے چونکہ بت پرست یا آتش پرست مشرک تھے۔اور رومی اہل کتاب تھے تو اس شکست پر مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا کہ خدا کو ماننے والی قوم مشرکوں کے مقابل میں ہار گئی۔تو خدا تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر یہ سورت نازل فرمائی کہ ۳ سے ۹ سال کے اندر اندر رومی ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔اور ساتھ ہی یہ پیشین گوئی بھی کردی کہ اس دن مسلمانوں کو بھی اللہ کی طرف سے کفار پر فتح ہوگی۔جس موقعہ پر پیشین گوئی کی گئی کوئی ایسے آثار نہ تھے کہ مسلمان جو اتنے مظلوم و بے بس تھے، فتح پاتے اور اسی وجہ سے کفار مکہ ہنستے تھے۔صدیق اکبر نے جب یہ سنا۔تو فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول سچ کہتے ہیں۔چنانچہ اس یقین کامل کی بناپر آپ نے ایک کافر سے سو اونٹ کی شرط بھی باندھ لی تھی۔اس کے بعد یہ پیشین گوئی سچ نکلی تو بہت سے کفار مسلمان ہوئے۔اور بدر کے دن ہی ایرانیوں پر رومی غالب آئے۔یہ واقعہ بھی قرآن کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے۔کفار مکہ کو پہلے لوگوں کا حال سنا کر ڈرایا ہے کہ کہیں ان پر بھی عذاب نہ آئے۔

يُبْلِسُ ناامید ہوجائے گا　يَتَفَرَّقُوْنَ الگ الگ ہوجائیں گے　رَوْضَةٍ بہشت　يُحْبَرُوْنَ ان کی آؤ بھگت ہوگی

تُمْسُوْنَ تم کو شام ہوتی ہے　تُصْبِحُوْنَ تم کو صبح ہوتی ہے　تُظْهِرُوْنَ تمہیں دوپہر ہوتی ہے

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ⑪ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ

اے لوگو! اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ زندہ کرے گا اور اسی طرف تم سب لوٹائے جاؤگے اور جس دن قیامت

السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ⑫ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآىِٕهِمْ شُفَعٰٓؤُا

قائم ہوگی اس دن گنہگار (اپنی نجات سے) ناامید ہو جائیں گے۔ ان کے شریکوں میں سے کوئی (بھی) ان کا سفارشی نہ بنے گا۔

وَ كَانُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑬ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ⑭

(پھر تو) وہ (بھی) اپنے شریکوں کا انکار کردیں گے؛(لیکن کچھ فائدہ نہ ہوگا)۔اور جس دن قیامت آئے گی سب الگ الگ ہو جائیں گے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ⑮ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ

پھر جو لوگ ایمان لاکر نیک عمل کرتے رہے تھے ان کی بہشتوں میں بڑی آؤ بھگت کی جائے گی۔ اور جو لوگ کافر

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓىِٕكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ⑯

ہوگئے تھے اور ہماری آیتوں کو اور ہمارے پاس (دوبارہ) آنے کو جھٹلاتے تھے، تو وہ سخت عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ⑰ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

پس اللہ کی پاکی بیان کرو جب تمہیں شام ہوتی ہے اور جب تمہیں صبح ہوتی ہے۔ اور اسی کی تعریف بیان کی جاتی ہے، آسمانوں اور زمینوں

وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ⑱ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

میں شام کے وقت اور جب تمہیں دوپہر ہوتی ہے۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کے سوکھ جانے

وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ⑲ ع ۲ ۵

کے بعد اسے (دوبارہ) سیراب کرتا ہے، اسی طرح تم (قبروں سے) نکالے جاؤ گے، (یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے)۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ خدا ہی مخلوق کو دوبارہ پیدا کرے گا اور قیامت کے دن سب کو اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے حاضر ہونا پڑے گا۔ پھر ضمناً بہشتیوں اور دوزخیوں کا ذکر کر دیا۔ اخیر میں ان لوگوں کے شبہ کو جو مر کر دوبارہ جی اٹھنے کے قائل نہیں ہیں یوں زائل کیا کہ خدا ہی تو مردے سے زندے کو نکالتا ہے اور زندے سے مردے کو نکالتا ہے اور وہی زمین کے مر جانے کے بعد یعنی سوکھ جانے کے بعد اسے سیراب کر کے اس میں سے سبزہ اگاتا ہے، تو جو خدا اتنی قدرتوں کا مالک ہے وہ مرنے کے بعد دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔

تَنْتَشِرُوْنَ چلتے پھرتے ہو　لِتَسْكُنُوْٓا تاکہ تم آرام پاؤ　مَنَامُكُمْ تمہارا سونا　اِبْتِغَآؤُكُمْ تمہارا ڈھونڈنا
دَعْوَةً بلاوا، دعوت　قٰنِتُوْنَ فرماں بردار　اَهْوَنُ زیادہ آسان

وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝۲۰ وَ مِنْ
اور اس (خدا) کی نشانیوں میں سے (ایک) یہ ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر ناگہاں تم آدمی ہو کر پھیلے ہوئے پھرتے ہو۔ اور اسی کی
اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ
نشانیوں میں سے (ایک یہ (بھی) ہے کہ تمہارے آرام کے لئے تمہاری ہی جنس (میں) سے (تمہاری) بیویاں پیدا کیں اور تمہارے
مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۲۱ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ
درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی، اس میں یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی
وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
پیدائش (بھی) اسی کی (ایک) نشانی ہے۔ اور تمہاری بولیوں اور تمہاری رنگوں کا اختلاف بھی، یقیناً ان (چیزوں میں) تمام جاننے والوں
لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝۲۲ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ
کے لئے نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن میں سونا اور تمہارے اس کی روزی کو تلاش کرنا ہے۔ سننے
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝۲۳ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا
والوں کے لئے یقیناً اس میں نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے (یہ بھی) ہے کہ تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لئے
وَّ طَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ
بجلی دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد (دوبارہ) زندہ کرتا ہے، یقیناً اس
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۲۴ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؕ
میں عقل والوں کے لئے نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور اسی کی نشانیوں میں سے (یہ) ہے کہ آسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں،
ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖۗ مِّنَ الْاَرْضِ ۖۗ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝۲۵ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
پھر جب وہ تمہیں اپنی طرف بلائے گا تو تم نکلتے چلے آؤ گے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب

وَ الۡاَرۡضِ ؕ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوۡنَ ﴿۲۶﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ یَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ وَ ہُوَ اَہۡوَنُ

اسی کا ہے اور ہر چیز اسی کی مطیع ہے۔ وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اسے دوبارہ زندہ کرے گا، یہ اس کے لئے بہت

عَلَیۡہِ ؕ وَ لَہُ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲۷﴾ ع ۸ / ۲

آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں اعلیٰ درجے کی صفت اسی کے لئے ہے!اور وہ سب پر غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو بعث یا حشر اجساد کے قائل نہیں ہیں اپنی دیگر قدرتی نشانیوں سے احیاو بعد موت کے حالات کا امکان ظاہر فرمایا ہے، کہ تم جو یہ ہماری قدرتیں دیکھتے ہو تو کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو اتنی چیزیں پیدا کر دینے کی قدرت رکھتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمہیں دوبارہ زندہ کردے یہ اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔

تَبۡدِیۡلَ تبدیلی، ادل بدل	خِیۡفَۃِ ڈرنا۔ڈر	تَخَافُوۡنَہُمۡ ان سے تم ڈرتے ہو
مُنِیۡبِیۡنَ رجوع کرنے والے	فَرِحُوۡنَ خوش ہونے والے	یَقۡنَطُوۡنَ ناامید ہوجاتے ہیں
رِبًا ربوا، سود، بیاج	لِّیَرۡبُوَا تا کہ وہ بڑھے لَا یَرۡبُوۡا نہیں بڑھتا	مُضۡعِفُوۡنَ بڑھانے والے

ضَرَبَ لَکُمۡ مَّثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ ہَلۡ لَّکُمۡ مِّنۡ مَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ مِّنۡ شُرَکَآءَ

اللہ تمہارے لئے تمہارے ہی حالات سے مثال بیان کرتا ہے۔ کیا تمہارے غلام ایسے ہیں کہ جو چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں تمہارے

فِیۡ مَا رَزَقۡنٰکُمۡ فَاَنۡتُمۡ فِیۡہِ سَوَآءٌ تَخَافُوۡنَہُمۡ کَخِیۡفَتِکُمۡ اَنۡفُسَکُمۡ ؕ کَذٰلِکَ

شریک ہوں! کہ تم اور اس میں برابر ہوں؟ (اور) نہیں بلکہ تمہیں ان سے ایسا ہی اندیشہ ہوتا ہے جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے (نہیں)

نُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَہۡوَآءَہُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۚ

ہم عقل سے کام لینے والوں کے لئے خوب کھول کر آیتیں بیان کر دیتے ہیں۔ ظالم لوگ بغیر سمجھے بوجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے!

فَمَنۡ یَّہۡدِیۡ مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ ؕ وَ مَا لَہُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ﴿۲۹﴾

تو (پھر) ایسے کو کون ہدایت کر سکتا ہے، جس سے خدا نے ہدایت کی توفیق ہی سلب کر لی؟ اور ایسوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہوسکتا۔

فَاَقِمۡ وَجۡہَکَ لِلدِّیۡنِ حَنِیۡفًا ؕ فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡہَا ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِخَلۡقِ

(اے محمدؐ!) آپ خالص دل سے اپنا رخ دین اسلام کی طرف کر لیجئے!اس نے لوگوں کو اسی دین پر پیدا کیا۔اللہ کی پیدائش میں تبدیلی ممکن

اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ الدِّیۡنُ الۡقَیِّمُ ٭ۙ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٭ۙ۳۰﴾ مُنِیۡبِیۡنَ اِلَیۡہِ وَ اتَّقُوۡہُ

نہیں ہے یہی سیدھی راہ ہے!لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔ (خدا ہی کی عبادت کرو) اسی کی طرف رجوع کرکے اور اس سے ڈرتے رہو!

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ لَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿ۙ۳۱﴾ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَہُمۡ وَ کَانُوۡا

اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں سے مت ہو۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈال دی!اور کئی فرقے

شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ

بن بیٹھے!اور ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس سے خوش ہے۔ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر

مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

(گڑگڑا کر) دعائیں مانگتے ہیں، پھر جب وہ اپنی طرف سے انہیں رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ناگہاں انہی (مصیبت زدوں) میں سے ایک فریق

بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ

اپنے (اسی) رب کے اور شریک بنانے لگتا ہے؛ تاکہ وہ اس چیز کی ناشکری کا اظہار کریں جو ہم نے انہیں دی تو کچھ فائدہ اٹھالو! پھر جلدی (اس

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ

کفر کا انجام) جان لوگے۔ کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل نازل کی ہے کہ وہ ان کو خدا کے ساتھ شرک کرنے کو کہہ رہی ہے؟ جو ان کے شریکوں

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا

کے حق (نہیں ایسا نہیں)۔ اور جب ہم لوگوں کو (اپنی) رحمت سے نوازتے ہیں تو اس سے خوش ہوتے ہیں پھر جب ان کے (ہی) ہاتھوں

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

کئے کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو وہ ناامید (سے) ہو جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ جس کو چاہتا ہے رزق

وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ

بڑھا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے رزق گھٹا دیتا ہے! یقیناً اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ تو (اے محمدؐ!) آپ قرابت داروں،

وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

مساکین اور مسافروں کو ان کا حق دیجئے! یہ ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی خوشی چاہتے ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

اور (اے لوگو!) جو سود بھی تم دیتے ہو کہ لوگوں کے مال بڑھادے تو وہ اللہ کے نزدیک کچھ نہیں بڑھتا! اور جو مال بطور زکوۃ اللہ کی رضا کے لئے دیتے ہیں

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

تو ایسے ہی لوگ ہیں جو (ثواب) بڑھانے والے ہیں۔ (اور اے لوگو! تمہارا) خدا وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں موت دے گا،

ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۱۳

پھر تمہیں زندہ کرے گا، کیا تمہارے شریکوں میں سے (بھی کوئی) ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہو؟ وہ پاک اور برتر ہے ان کے شریکوں سے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں شرک کرنے والوں کو مثال کے ذریعہ سمجھایا ہے کہ جب تم اپنے غلاموں کو اپنے مال اور ملک میں تصرف کا حق نہیں دیتے تو خدا کے لئے یہ کیسے شریک بنا رہے ہو۔ پھر فرمایا کہ اسلام دین فطرت ہے۔ اس کے بعد لوگوں کی ناشکر گزاری کو بڑے عجیب پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ پھر سود کی برائی اور زکوٰۃ کی تعریف بیان ہوئی ہے۔ اس کے بعد پھر شرک کرنے والوں کو سمجھایا گیا ہے۔

لِيُذِيقَهُمْ تا کہ انہیں چکھائے	مَرَدَّ واپس آنا، واپسی	يَصَّدَّعُونَ متفرق ہوجائیں گے
يَمْهَدُونَ تیار کررہے ہیں	مُبَشِّرٰتٍ خوش خبری دینے والیاں	فَانْتَقَمْنَا ہم نے انتقام لیا، بدلہ لیا
فَتُثِيرُ پس چلاتی ہیں	مُبْلِسِينَ مایوس ہونے والے	مُصْفَرًّا زرد

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي
لوگوں کے برے اعمال کے سبب خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا، تاکہ انہوں نے جو عمل کیا اس کا کچھ بدلہ انہیں چکھادے!
عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
شاید وہ (اس طرح آئندہ برے عملوں سے) باز آجائیں۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے، زمین میں چلو پھرو! پھر دیکھو کہ پہلے لوگوں کا
الَّذِينَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ ﴿۴۲﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ
کیسا (برا) انجام ہوا۔ اور ان میں سے اکثر (تمہاری طرح) مشرک تھے۔ اور آپ اس قائم رہنے والے دین کی طرف متوجہ رہیے، اس سے
قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۖ يَوْمَئِذٍ يَصَّدَّعُونَ ﴿۴۳﴾
قبل کہ وہ دن آئے جو اللہ کی طرف سے ہٹایا نہیں جائے گا، اس دن لوگ (عملوں کے لحاظ سے) علیحدہ علیحدہ (حالتوں میں) ہوں گے۔
مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ
جو کفر کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہے اور جو نیک کام کرتا ہے تو ایسے لوگ اپنے لئے (بہتری کا) سامان کررہے ہیں۔ وہ (دن) اس لئے ہوگا
الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿۴۵﴾
کہ اللہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کو اپنے فضل سے نوازے یقیناً وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا! (انہیں فضل نہیں دے گا)۔
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ
اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے (ایک) یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو (بارش کی) خوشخبری دے کر بھیجتا ہے (اور پانی برساتا ہے)؛
وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ
تاکہ اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے جہاز چلیں اور اس کی روزی تلاش کرو؛ تاکہ تم شکر گزار (بندے) بنو۔ اور (اے محمدؐ!)
أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا
یقیناً ہم نے آپ سے قبل بہت سے رسول ان کی قوموں کی طرف نشانیاں دے کر بھیجے؛ (مگر انہوں نے پیغمبروں کی تکذیب کی،) تو ہم
مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا ۖ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
نے گنہگاروں سے بدلہ لیا! اور (تم) مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر لازم ہے۔ خدا وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے
فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ
پھر وہ بادلوں کو چلاتی ہیں پھر اللہ جس طرح چاہتا ہے انہیں آسمان میں پھیلادیتا ہے اور ٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے اور دیکھنے والا اس کے

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۚ ﴿۴۸﴾

درمیان سے مینہ نکلتا دیکھتا ہے پھر وہ اپنے جب بندوں میں سے جس کو چاہے پہونچا دیتا ہے تو وہ ایک دم خوش ہوجاتے ہیں۔

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

اور حالانکہ اس مینہ کے برسائے جانے سے قبل وہ یقیناً سخت ناامید ہوچکے تھے۔ پھر خدا کی رحمت کی نشانیاں دیکھو

كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

کہ کس طرح مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے بیشک وہی مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

وَ لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور اگر ایسی ہوا بھیج دیں کہ جس سے وہ (اپنی کھیتی) زرد ہوتی دیکھیں، تو اس کے بعد (اس کی پہلی رحمت کی) ناشکری شروع کر دیتے ہیں۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاۗءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ

(اے محمدؐ!) بلاشبہ آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہو اور وہ بھی اس حال میں کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔ اور نہ آپ

۵ ع ۱۲ ۸ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۧ ﴿۵۳﴾

اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال سکتے ہو، آپ تو صرف ان کو ہی سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں اور (پھر) فرماں بردار (بھی) ہوں۔

تفسیر

شروع میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں بے امنی کی وجہ لوگوں کی اپنی ہی بداعمالی ہے۔ آج اگر ساری دنیا اچھے کام شروع کردے اور قرآن کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا شروع کردے، تو سب طرح کی بدامنی دور ہوجائے اور جنگ وجدال کا خاتمہ ہوجائے! اس کے بعد اپنی قدرت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے، جسے اللہ چاہے اسے ہی ہدایت حاصل ہوتی ہے!

شَیْبَۃً بڑھاپا | قَدِیْرٌ صاحب قدرت | مَعْذِرَۃُ عذرخواہی

یُسْتَعْتَبُوْنَ معذرت طلب کی جائے گی | مُبْطِلُوْنَ دغاباز، جھوٹا | لَا یَسْتَخِفَّنَّکَ تجھے ضعیف نہ سمجھیں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُؚعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُؚعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ

(اے لوگو!) اللہ تو وہی ہے جس نے تمہیں اس حال میں پیدا کیا کہ تم کمزور تھے پھر کمزوری کے بعد تمہیں توانائی بخشی پھر اس توانائی

مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُؚعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَ يَوْمَ تَقُوْمُ

کے بعد کمزوری اور بڑھاپے کی حالت کردی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور صاحب علم وقدرت ہے۔ اور جس دن قیامت

السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ڏ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

آئے گی تو گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ تو دنیا میں ایک گھنٹہ رہے ہوں گے۔ اسی طرح وہ دنیا میں بہکی بہکی باتیں کرتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ

اور جن لوگوں کو ایمان اور علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے: تم یقیناً خدا کی لکھی ہوئی کتاب کے بموجب قیامت تک (دنیا اور برزخ میں) رہے ہو

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

اور یہ دوبارہ اٹھائے جانے کا دن ہے،لیکن تم کو تو اس کا یقین ہی نہیں تھا۔پس! اس دن گنہگاروں کی کوئی معذرت کام نہ آئے گی

مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ

اور نہ ان سے معذرت طلب کی جائے گی۔ یقیناً ہم نے اس قرآن میں تمام لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثالیں بیان کردیں

مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ

اور اگر آپ ان کے پاس کوئی (ہماری) نشانی لے (بھی) آئیں۔ تب بھی یہ کافر کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔ تو خدا (حق)

يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

نہ سمجھنے والوں کے دلوں پر یونہی مہر لگا دیتا ہے۔ (اے محمدؐ!) آپ (ان کی ایذاؤں پر) صبر کیجئے،یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے پورا ہوگا،

وَّ لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۶ ع ۹

اور جو لوگ (آخرت کا) یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو سبک خیال نہ بنا دیں۔

تفسیر

شروع رکوع میں خدا نے اپنی قدرت کی نیرنگی بیان فرمائی ہے کہ کس طرح انسان پہلے ابتدائی حالت میں کمزور و بے بس ہوتا ہے! پھر جوانی آتی ہے اور وہ قوت پاتا ہے پھر اس کے بعد بڑھاپا آجاتا ہے۔ اور اسی طرح پھر ضعیف وناتواں ہو کر رہ جاتا ہے۔ تو انسان کو جب تک اس میں قوت موجود ہے! نیک عمل کر لینے چاہئیں۔ تاکہ وہ اس وقت کام آئیں جب اس کے پاس وہ قوت نہ رہے گی! اور وہ وقت قیامت کا ہوگا کہ سوائے نیک عملوں کے اور کسی چیز کا سہارا نہ ہوگا!

پھر بتایا گیا ہے کہ قرآن میں ہم نے ہر طرح کی مثالیں لوگوں کے لئے بیان کر دی ہیں، کیوں نہ ہو قرآن ہی ایسی کتاب ہے جو تمام عالم کی ہدایت کا دعویٰ کرتا ہے! اس لئے اس میں سب قوموں اور ہر زمانے کے لئے مناسب قوانین ملتے ہیں، اسی لئے اس میں جہاں ایک طرف زہد و التقویٰ کی آخری منزل پر پہنچا دینے کا دستور العمل بتایا گیا ہے! دوسری طرف دنیا میں کامیاب ترین انسان بنانے کے بھی قوانین مقرر کر دیے ہیں کہ جو بھی ان پر چلے ترقی کے مدارج طے کرتا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اگلے زمانوں میں مسلمانوں نے جو اتنی عظیم الشان سلطنتوں کو تہ و بالا کر کے خدائی حکومت کا نفاذ کیا اسی پر عمل کرنے کی وجہ سے تھا! اور اب بھی اگر کچھ ہو سکتا ہے تو اسی کی برکت اور اسی پر عمل کرنے سے ہوگا۔

آیات: ۳۴	۳۱۔ سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ ۵۷	رکوعات: ۴

اُذُنَيْهِ اس کے دو کان — اَرُوْنِيْ تم مجھے دکھلاؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝۲ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝۳ الَّذِيْنَ

الٓمّٓ۔ یہ پر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں۔ جو نیک کام کرنے والوں کے لئے ہدایت ہے اور (ان کے لئے باعث) رحمت ہے۔ اور نیک

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

وہ ہیں جو نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر ان کا یقین ہے۔ وہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت (یعنی اس

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ

کے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر چل رہے) ہیں اور وہی (دین ودنیا میں) کامیاب ہوں گے۔ اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو (اس

لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا

ہدایت کے عوض) فضول اور بے کار باتیں خریدتا ہے؛ تاکہ بلا علم (لوگوں کو) اللہ کے راستہ سے گمراہ کرے اور اس (قرآنی ہدایت)

هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ

کی ہنسی اڑاتا ہے (یاد رکھو!) ایسے آدمیوں کے لئے سخت رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ جب ایسے آدمی کے سامنے ہماری (کتاب) کی

اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ

آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بڑے تکبر سے منہ پھیر لیتا ہے؛ جیسا کہ اس نے سنا ہی نہیں یا اس کے کانوں میں کوئی نقص ہے، (اے محمدؐ!)

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ

ایسے آدمی کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔ یقیناً جو لوگ (اس کتاب پر) ایمان لائیں گے اور اچھے کام کریں گے ان کے لئے بہشت

جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹

میں نعمتیں ہی نعمتیں ہوں گی۔ اور اس (بہشت) میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست اور بہت حکمت کا مالک ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ

اور تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے، اور زمین میں (جگہ جگہ) پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں کہ کہیں وہ تمہیں

تَمِيْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً

لیکر ایک ہی طرف نہ جھک جائے اور پھر اس (زمین) پر ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے ہیں اور (دیکھو) ہم نے آسمان سے مینہ برسا کر اس

فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا

(زمین) میں سے طرح طرح کے عمدہ اقسام اگائی ہیں۔ (اے محمدؐ! ان سے) کہو: کہ یہ تو اللہ کی بنائی ہوئی (چیزوں کا حال ہے) اب تم مجھے

خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱ ع ۱۰

وہ چیزیں بتاؤ جو اس کے سوا کسی اور نے پیدا کی ہوں؛ بلکہ یہ ظالم خود ہی صریح گمراہی میں مبتلا ہیں۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورۃ لقمان اس لئے ہے کہ اس میں حضرت لقمان کا حال بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے۔ اللہ نے انہیں بھی وہی

ہدایت دی تھی جو قرآن دے رہا ہے۔ بلکہ قرآن اس سے بہت زیادہ ہدایت دینے والی چیز ہے۔ اس رکوع میں سب سے پہلے قرآن کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ ایمان لانے والوں کے لئے سراسر رحمت ہے جو اس کو چھوڑ کر کسی اور چیز کو قبول کرتا ہے وہ خود بھی گمراہ ہے اور وہ اوروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اس کے بعد شرک سے روکا گیا ہے اور مشرکوں کو سمجھایا گیا ہے کہ جب تمام چیزیں آسمان اور زمین کی اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تو پھر وہ اس خالق کی ہی عبادت کیوں نہیں کرتے، کیوں ایسے بتوں کی عبادت کرتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور اپنے خالق کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں سیدھا راستہ اپنی عبادت کا دکھایا اور شرک جیسی بری چیز سے محفوظ رکھا۔

لُقْمٰنَ اللہ کے نیک بندے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی تھی — اُشْكُرْ تو شکر کر — یَعِظُهٗ وہ اسے نصیحت کرتا تھا

وَهْنٍ کمزوری — عَزْمِ بہت بڑا، بہت قدر و قیمت والا — لَا تُصَعِّرْ نہ پھلا — خَدَّ گال — حَمِيْرِ گدھا

مُخْتَالٍ اترنے والا، اکڑنے والا — اِقْصِدْ تو درمیانہ رہ — مَشْيِ چلنا، چال — اُغْضُضْ آہستہ کر — صَوْتِ آواز

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ

یقیناً ہم نے لقمان کو حکمت دی (اور حکم دیا) کہ اللہ کا شکر کر۔ اور (یہ بھی سمجھایا کہ) جو شکر کرتا ہے اپنی جان کے لئے شکر کرتا ہے اور جو

كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ هُوَ

کفر کرتا ہے تو (اللہ کا وہ کچھ نہیں بگاڑتا؛ کیونکہ) اللہ بے نیاز اور ہر طرح کی تعریف کا مستحق ہے۔ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت

يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وقف النبی ﷺ

کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے! (دیکھنا) اللہ کے ساتھ شرک (ہرگز) نہ کرنا، شرک (پرلے درجے کا) سخت ظلم ہے۔ اور (دیکھو اللہ تعالیٰ

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى

فرماتا ہے کہ) ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ (نیک سلوک کرنے کی) وصیت کی ہے: (کیونکہ) اس کی ماں کمزور سے کمزور ہوتے

وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ

ہوئے بھی حمل کے دنوں میں اسے پیٹ میں اٹھاتی رہی ہے اور اس کے بعد دو سال تک اسے دودھ پلایا، (اب تیرا فرض یہ ہے) کہ میری

الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ

عبادت کر اور والدین کا شکریہ ادا کر (اور یاد رکھ) تجھے (آخر) میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر تجھے وہ دونوں کسی ایسی چیز کو میرا شریک

مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّ اتَّبِعْ

بنانے کے لئے کہیں جس کا تجھے کوئی علم نہ ہو تو ان کا کہنا نہ مان؛ لیکن پھر بھی دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کر اور اسی آدمی

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

کے راستہ کی پیروی کر جو میری طرف متوجہ ہوا ہو (اور یاد رکھ) تم سب کو (آخر) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، میں تمہیں جو کچھ تم نے کیا

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ

ہوگا صاف صاف بتادوں گا۔ (پھر) لقمان نے کہا: اے بیٹے! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر ہو اور وہ کسی پتھر میں چھپی ہوئی ہو یا

فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ

آسمان یا زمین میں کہیں بھی ہو اس کو اللہ سامنے لا سکتا ہے؛ کیونکہ وہ باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے اور ہر چیز سے خبردار ہے۔ اے بیٹا!

اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ

خود نماز باقاعدہ پڑھ اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دے اور بری باتوں سے روک اور اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صبر سے کام لے اور یقیناً

ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ

(مصیبت میں) صبر کرنا عالی شان کام ہے۔ اور (دیکھ) لوگوں کے (ڈرانے کے) لئے (خواہ مخواہ) گال مت پھلا اور نہ زمین پر اکڑ کر چل (اور یاد

مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ

رکھ) اللہ اکڑنے والے اور شیخی خورے سے بالکل محبت نہیں رکھتا۔ اور (اپنے ہر کام میں) درمیانہ چال چل اور اپنی آواز نیچی رکھ

مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۸ ۱۱

(اور دیکھ) سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے؛ (کیونکہ وہ بہت اونچی ہے)۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت لقمان کے اپنے بیٹے کو نصیحت کرنے کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ حضرت لقمان نے کن کن باتوں کی تعلیم دی۔ سب سے پہلے شرک سے منع کیا اس کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کو کہا۔ اس کے بعد نماز پڑھنے اور لوگوں کو نیک کام کرنے اور بُرے کاموں سے روکنے کی تعلیم دی۔ اس کے بعد اکڑ کر چلنے اور زور زور سے چیخ کر بولنے سے منع کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ زور زور سے بولنا بے وقوفوں اور گدھوں کا کام ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ان سب باتوں پر خود بھی عمل کریں اور اوروں کو بھی ان کی تعلیم دیں؛ تاکہ ہم نیک آدمیوں میں شمار کئے جائیں اور آخرت میں بخشے جائیں۔

اَسْبَغَ اس نے پوری کردی	نُمَتِّعُ ہم فائدہ دیتے ہیں	نَضْطَرُّ ہم مجبور کرتے ہیں
اَقْلَامٌ قلمیں۔ جمع قلم کی	يَمُدُّهٗ اس کی سیاہی ہو	اَبْحُرٍ بڑے سمندر۔ جمع بحر

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

(اے لوگو!) کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب تمہارے (لئے ایک خاص قاعدے اور حکم کے) تابع کر

وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي

رکھا ہے اور پھر اس نے تم پر ظاہری اور باطنی نعمتیں (اپنی طرف سے) پوری پوری دے رکھی ہیں، (اس پر بھی تم) لوگوں میں ایسے (بھی)

اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ

ہیں جو بغیر کسی جانے بوجھے اور بغیر کسی ہدایت اور بغیر کسی روشن کتاب کے اللہ کے متعلق جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب ایسے لوگوں سے

اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی (کے راستہ) کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ

اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَ مَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ

دادا کو پایا ہے، خواہ (باپ داداوں کی پیروی کرنے میں) شیطان انہیں دوزخ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔ اور جو شخص اپنا چہرہ اللہ کے سامنے

اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾

جھکا دے اور نیک عملی کو اپنا شعار بنالے تو یقیناً اس نے ایک مضبوط کڑی کو تھام لیا۔ اور (یاد رکھو) ہر کام کا انجام اللہ ہی کی طرف لوٹے گا۔

وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

(اے محمدؐ) جو کفر اختیار کرے تو آپ کو اس کے کفر سے غمگین نہیں ہونا چاہئے۔ (کیونکہ) ان سب کو (آخر) ہماری ہی طرف لوٹ کے آنا ہے

فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ

ہم انہیں اچھی طرح بتائیں گے کہ یہ کیا کرتے رہے تھے (اور ان سے کہہ دو کہ) اللہ دلوں کے بھیدوں تک کو جانتا ہے۔ ہم انہیں دنیا کی

قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

زندگی سے تھوڑا سا فائدہ اٹھانے دیں گے اس کے بعد انہیں سخت عذاب کی طرف ہانک لے جائیں گے۔ اگر آپ ان سے پوچھے کہ یہ آسمان

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ

اور زمین کس نے پیدا کئے ہیں تو ضرور (خود ہی) کہیں گے کہ اللہ نے، (انہیں) کہہ دے خدا کا شکر ہے (کہ اتنا تم بھی جانتے ہو)؛ لیکن اس

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

میں اکثر (کو اس بات کا) علم (بھی) نہیں۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہی (پیدا کیا ہوا) ہے اور اللہ ہی ہر طرح کی تعریف کے

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ

لائق اور (اپنے کاموں میں شرک وغیرہ سے) بے نیاز ہے۔ اگر تمام دنیا کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی بن جائیں اور اسی

مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾

طرح کے سات سمندر سیاہی کے ہو جائیں تو بھی اللہ کی باتیں پوری نہیں ہوں گی، یقیناً اللہ بہت ہی زبردست حکمت والا ہے۔

مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾

اور (اے انسانو!) تم سب کا پیدا کرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا ایسا آسان ہے جیسا کہ ایک جاندار کا پیدا کرنا بے شک اللہ ہر بات کو سنتا اور دیکھ رہا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ

ہے۔ (اس سے کوئی چیز چھپی نہیں)۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ (کبھی) رات کو دن میں گم کر دیتا ہے اور (کبھی) دن کو رات میں کھپا دیتا ہے،

الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۫ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾

اور سورج اور چاند کو اس نے مسخر کر رکھا ہے جو کہ مقررہ وقت کے مطابق چکر لگا رہے ہیں یقیناً اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اچھی طرح خبردار ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ٣٠ ع ٣ ١١ ١٢

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ سچا معبود ہے اور جن کو یہ چھوڑ کر پکار رہے ہیں وہ (بالکل) باطل ہیں اور اللہ بہت ہی بلند اور عالی شان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کافر بھی مانتے ہیں کہ دنیا کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ مگر پھر بھی وہ اس کے ساتھ اوروں کو شریک بناتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے باپ دادا کے طریقوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے؛ حالانکہ وہ طریقے انہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کا محتاج نہیں اور اس سے بے نیاز ہے۔ وہ اگر بندوں سے اپنی تعریف کرواتا ہے اور اپنی تابعداری کا حکم دیتا ہے تو ان کی بھلائی کے لئے؛ تاکہ انہیں اس کا اجر دیکر انہیں دوسری مخلوق سے ممتاز کرے۔ یہ کس قدر بدنصیبی ہے کہ انسان اپنے فائدہ کی چیز کا خیال نہ کرے اور محض اپنے باپ دادا کی رسموں کی پیروی کرنے کی وجہ سے ایک بڑی نعمت یعنی خدا کی رضامندی حاصل کرنے سے محروم رہے۔ ہمیں چاہئے کہ مسلمان ہوتے ہوئے ہرگز اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے مقابلہ میں کسی اور چیز کو ترجیح نہ دیں اور تمام بری رسموں کو جو اس کی رضامندی کے خلاف ہوں چھوڑ دیں۔

ظُلَلٍ سائبان — مُقْتَصِدٌ انصاف پر قائم رہنے والا — خَتَّارٍ دغاباز

جَازٍ مجاز ہوا۔ اجازت دیا جانا — مَا تَدْرِیْ نہیں جانتا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ

کیا تم نے کشتی کو نہیں دیکھا کہ (کس طرح) وہ اس کی نعمتیں لیکر سمندر میں چلتی ہے یہ اس لئے (بیان کیا جارہا ہے) کہ اللہ تمہیں اپنی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ٣١ وَاِذَا

(قدرت کی) نشانیاں دکھائے (اور) یقیناً اس میں ہر ایک صبر کرنے والے اور (اللہ کا) شکر کرنے والے کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔ جب

غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

(کبھی ان میں سوار ہونے والوں) کو سمندر کی لہریں سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں تو وہ سچے دل سے اس کی بندگی کا اقرار کرتے ہوئے

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ

پکارتے ہیں۔ پھر جب اللہ ان کو خشکی پر صحیح سلامت بچا کر لے آتا ہے تو ان میں کم (ہی انصاف سے اپنے کہنے پر) قائم رہتے ہیں

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ٣٢ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

اور ہماری نشانیوں کا انکار حقیقت میں وہی کرتے ہیں جو ناشکرے اور دھوکے باز ہیں (اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دو) اے لوگو! اپنے

رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ

پروردگار سے ڈرو اور اس دن کا کچھ خوف کرو جس دن کہ باپ اپنی اولاد کے کچھ کام نہ آسکے گا اور نہ ہی اولاد کو اجازت ہوگی کہ والدین کے

شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

کام آسکے (یاد رکھو) اللہ کا (یہ) وعدہ (بالکل) سچا ہے، (دیکھو) تمہیں (کہیں) یہ دنیا کی زندگی (کسی) دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ ہی شیطان

الْغَرُوْرُ ۝۳۳ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَ يَعْلَمُ مَا فِي

تمہیں اللہ سے غافل کردے۔ اس گھڑی کے آنے کا علم اللہ ہی کو ہے؛ (کیونکہ) وہی ہے جو پانی برساتا ہے اور وہی ہے جو جانتا ہے کہ

الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ

ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے اور (دیکھو) کسی کو یہ معلوم نہیں کہ کل وہ کیا کریگا اور کسی کو یہ (بھی) معلوم نہیں کہ وہ کس جگہ مرے گا،

اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝۳۴ ع ۱۴

بے شک اللہ (ہی ان باتوں کو) اچھی طرح جانتا ہے اور وہ (ہر ایک کام سے) خبردار ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کوئی کسی کے کچھ کام نہیں آسکے گا، یہاں تک کہ والدین اولاد کی مدد نہیں کرسکیں گے اور نہ ہی اولاد والدین کو کچھ فائدہ پہنچا سکے گی۔ ہمیں اب یہ دیکھنا چاہئے کہ جب ہمارے باپ دادا ہمارے کسی کام نہیں آسکیں گے۔ تو ہم کیوں ان کی ایسی رسموں کی پیروی کرکے جو خدا کے حکم کے خلاف ہوں اور اپنے آپ کو دوزخی بنائیں، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہی ہو اس کو بھی دیکھ رہا ہوتا ہے جب وہ اس کو دیکھ سکتا ہے تو یقیناً وہ ہمارے ہر کام کو بھی دیکھ سکتا ہے؛ اس لئے ہمیں ہر وقت اس سے ڈرنا چاہئے اور اس کو حاضر و ناظر سمجھ کر برے کاموں سے بچنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم کل کیا کریں گے یا کب مریں گے، کہاں مریں گے تو ہمیں نیک کام میں جلدی کرنی چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ ہم کل کے بھروسے پر اسے چھوڑیں اور کل ہم کو موت آجائے۔

رکوعات : ۳	۳۲۔ سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ ۷۵	آیات : ۳۰

اِسْتَوٰى برابر کردیا — تَعُدُّوْنَ شمار کرتے ہیں

سُلٰلَةٍ خلاصہ — يَعْرُجُ چڑھتا — نَسْلَهٗ اس کی نسل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

الٓمّٓ۔ (اے پیغمبرؐ) اس میں شک نہیں کہ قرآن جو تم پر نازل ہوتا ہے پروردگار عالم کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ

شریف کو محمدؐ نے (اپنے دل سے) گھڑ لیا ہے۔ (نہیں)؛ بلکہ یہ سچی کتاب تمہارے پروردگار کی طرف سے (نازل ہوئی ہے) تاکہ جن

نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ

لوگوں کے پاس آپ سے پہلے ڈرانے والے نہیں آئے تھے انہیں آپ ڈرائیں شاید یہ راہ راست پر آجائیں۔ وہ اللہ ہی کی ذات ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ

جس نے آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو چھ دنوں میں بنایا اور پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کے سوا تمہارا کوئی مددگار

مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى

اور سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ کیا تم لوگ (اتنی بھی بات) نہیں سمجھتے۔ زمین سے لیکر آسمان تک وہی ہر ایک کام کا

الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵

انتظام کرتا ہے اور پھر (تمام انتظامات کے نتیجے) اس کے پاس ایک دن جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار برس کی ہے پیش ہوں گے۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ لا الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ

وہی چھپی اور کھلی سب باتوں کا جاننے والا زبردست رحمت والا ہے۔ اس نے جس چیز کو بھی بنایا درست بنایا اور انسان کی

وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ج ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝۸ ج ثُمَّ

پیدائش مٹی سے شروع کیا۔ پھر اس کی نسل کو خلاصہ اخلاط یعنی ایک بے قدر پانی سے بنایا۔ پھر اس کے اعضاء کو درست کیا اور اس میں (اپنی طرف سے)

سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا

روح پھونکی اور تم لوگوں کے (سننے کیلئے) کان (دیکھنے کیلئے) آنکھیں اور (سمجھنے کیلئے) دل بنائے؛ مگر پھر بھی تم لوگ بہت کم شکر گزاری کرتے ہو۔

مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ

منکرین کہتے ہیں کہ ہم مٹی میں مل جائیں گے۔ تو کیا ہم پھر سے نئے جنم میں آئیں گے۔ بلکہ وہ لوگ اپنے رب سے ملنے ہی کے منکر ہیں۔ (اے پیغمبرؐ)

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ ع ۱۱/۱۴

آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے کہ ملک الموت جو تم پر تعینات ہے وہی تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کی تعریف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو بھی بنایا ہے خوب بنایا ہے، انسان اپنی بینائی اور ناک و کان اور دل کی عجیب بناوٹ کو غور سے دیکھے تو معلوم ہو جائے کہ اس ذات نے ایک عضو میں کس قدر حکمتیں پیوست کر دی ہیں اور پھر ملک الموت کا ذکر ہے۔

لَاَمْلَئَنَّ تحقیق کہ میں بھر دوں گا	بِمَا نَسِيْتُمْ جس چیز کو تم بھول گئے ہو	تَتَجَافٰى الگ تھلگ ہوتا ہے
جُنُوْبُهُمْ جمع جنب کی، پہلو	قُرَّةِ ٹھنڈک	مُنْتَقِمُوْنَ بدلہ لینے والے

وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

(اے پیغمبرؐ) کاش آپ مجرموں کو دیکھتے جب وہ (قیامت کے دن) اپنے رب کے پاس سر جھکائے ہوئے (عرض کر رہے) ہوں گے

رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ

اے پروردگار! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا، ہم کو دنیا میں پھر بھیج کہ ہم اچھے کام کریں، اب ہم کو (عاقبت کا پورا پورا) یقین ہے۔ (ارشاد ہوگا کہ)

شِئۡنَا لَاٰتَیۡنَا کُلَّ نَفۡسٍ ھُدٰىھَا وَ لٰکِنۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ مِنِّیۡ لَاَمۡلَـَٔنَّ جَھَنَّمَ مِنَ

اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ہر شخص کو ہدایت کرتے لیکن میری یہ بات محقق ہو چکی ہے کہ میں جنوں اور آدمیوں سے دوزخ ضرور

الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوۡقُوۡا بِمَا نَسِیۡتُمۡ لِقَآءَ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیۡنٰکُمۡ

بھر دوں گا۔ (گنہگارو!) جس طرح تم آج کے دن حاضر ہونے سے غافل تھے تو (آج اس کا) مزہ چکھو، (آج) ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا،

وَ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ الۡخُلۡدِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا یُؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا

اپنے کرنی کے بدلے ہمیشہ کے لیے عذاب کے مزے چکھو، ہماری آیتوں پر (صحیح معنوں میں) ایمان لانے والے وہی لوگ ہیں کہ جب

الَّذِیۡنَ اِذَا ذُکِّرُوۡا بِھَا خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوۡا بِحَمۡدِ رَبِّھِمۡ

ہماری آیتیں ان کے سامنے یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کے حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرنے لگتے ہیں،

وَ ھُمۡ لَا یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ ﴿۱۵﴾ السجدۃ ۹ تَتَجَافٰی جُنُوۡبُھُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ

اور وہ (کسی طرح کا) تکبر (بھی) نہیں کرتے۔ (رات کے وقت) ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے، (عذاب کے) خوف

یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ خَوۡفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ﴿۱۶﴾

اور (رحمت کی) امید سے اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے اس میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں۔

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَھُمۡ مِّنۡ قُرَّۃِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

کوئی شخص (بھی) نہیں جانتا کہ اس کے لیے کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی نعمتیں اس کے اعمال کے عوض میں پوشیدہ رکھی گئی ہیں، تو کیا ایمان لانے

اَفَمَنۡ کَانَ مُؤۡمِنًا کَمَنۡ کَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسۡتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وقف غفران

والا اسکے برابر ہو جائے گا جو نافرمانی کرتا ہے (دونوں فریق ہرگز) برابر نہیں ہو سکتے، تو جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام (بھی) کرتے رہے، ان کیلئے

فَلَھُمۡ جَنّٰتُ الۡمَاۡوٰی ۫ نُزُلًۢا بِمَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا الَّذِیۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰىھُمُ النَّارُ ؕ

ہمیشہ کا ٹھکانہ باغات ہونگے۔ یہ مہمان داری (اسکے نیک عمل کا) بدلہ ہے جو (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔ اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے ان کا ٹھکانا

کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡھَاۤ اُعِیۡدُوۡا فِیۡھَا وَ قِیۡلَ لَھُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ

دوزخ ہوگا، جب اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا جس دوزخ کو جھٹلاتے رہے اب اسکے عذاب کے

بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیۡقَنَّھُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَکۡبَرِ لَعَلَّھُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۱﴾

مزے چکھو، ان (کفار مکہ) کو ہم بڑے عذاب سے پہلے (عنقریب) دنیا کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے؛ تاکہ یہ لوگ ہماری طرف رجوع کریں۔ اس

وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعۡرَضَ عَنۡھَا ؕ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ ع ۱۵

سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جس کو اللہ کی آیتیں سنا کر نصیحت کی جائے تو وہ اس سے منہ پھیر لے، یاد رکھو بے شک ہم گنہگاروں سے بدلہ لے کر رہیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں تہجد کی نماز کا ذکر ہے، اس طرح کی عبادتیں انہی لوگوں سے انجام پاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے ہیں اور جن

کو اللہ کی رحمت سے امید اور عذاب سے خوف لگا رہتا ہے، انسان اگر اسی امر پر غور کرے کہ جو کچھ بھی ہم یہاں کر رہے ہیں، بھلا ہو یا برا، سب کا جواب ایک روز ذوالجلال کے سامنے دینا ہے، تو تمام برائیاں اس سے دور ہو جائیں، پھر تہجد کے نماز کی تعریف ہے۔

پچھلا پہر جب ہوتا ہے اور عالم سارا سوتا ہے
کوئی کسی کی یاد میں اٹھ کر چپکے چپکے روتا ہے

نَسُوْقُ ہنکاتے ہیں ہم، بہلاتے ہیں — جُرُزِ کھیتی — فَنُخْرِجُ پس نکالتے ہیں — مُنْتَظِرُوْنَ انتظار کرنے والے

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

(اے پیغمبرؐ) ہم نے موسیٰؑ کو توریت دی تھی، تو آپ اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجیے، ہم نے توریت کو بنی اسرائیل کے لیے موجب ہدایت

لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا

بنایا تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے (دین کے) پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے (لوگوں کو) ہدایت کرتے تھے جبکہ وہ لوگ

صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

صبر کئے رہے اور ہماری آیتوں کا یقین رکھتے تھے، (اے پیغمبرؐ) بیشک آپ کا رب قیامت کے دن ان میں جن باتوں میں اختلاف ہو رہا ہے

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ

فیصلہ کردے گا۔ (اے پیغمبرؐ) کیا اس سے بھی ان کو ہدایت نہیں ہوتی کہ ہم ان سے پہلے کتنی امتوں کو نیست و نابود کر چکے ہیں،

يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا

جن کے گھروں پہ یہ چلتے پھرتے ہیں، بیشک اس (انقلاب) میں بڑی نشانیاں ہیں، کیا یہ لوگ سنتے (اور سمجھتے) نہیں۔ اور کیا انہوں نے اس

اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ

بات پر نظر نہیں کی کہ ہم خشک افتادہ زمین کی طرف پانی پہونچاتے ہیں پھر پانی کے ذریعہ کھیتی کو نکالتے ہیں، جس سے ان کے چوپائے

الثلثة وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ

بھی کھاتے ہیں، اور خود وہ لوگ بھی، تو کیا لوگ (اس نمونہ قدرت کو) نہیں دیکھتے۔ اور یہ لوگ (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (مسلمانو!) اگر تم لوگ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

سچے ہو تو (بتاؤ قیامت کا) یہ فیصلہ کب ہوگا۔ (اے پیغمبرؐ) آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ (دنیا میں) کفر کر رہے ہیں، فیصلہ کے دن ان کا ایمان لانا ان کے کچھ

ع۳ ۱۸ ۱۲ اِيْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

کام نہ آئے گا، اور نہ ان کو مہلت (ہی) ملے گی، (اے پیغمبرؐ) آپ ان باتوں کی کچھ پرواہ نہ کیجئے، دیکھئے تو سہی کیا ہوتا ہے، آخرکار یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کی تعریف ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کے برحق ہونے میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں اور اس کو جس نے پکڑا، وہ دین و دنیا دونوں میں کامیاب ہو گیا اور جس نے اعراض کیا وہ دنیا میں بھی تباہ اور قیامت کے دن دوزخ میں پھینکا جائے گا، اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا دن برحق ہے، اور اس سے ملنا بہرحال ضروری ہے، اب فرق اتنا ہے کہ ایک مجرم گنہگار کی طرح حاضر ہونا یا

انعام پانے والے خدمتگار کی طرح۔ جنت کسی کی خاندانی وراثت نہیں، بلکہ اپنے عمل پر موقوف ہے، کیونکہ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی — یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آیات: ۷۳	۳۳۔ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ ۹۰	رکوعات: ۹

اِتَّقِ ڈر، بچ — قَلْبَيْنِ دو دل — جَوْفِ سینہ، پیٹ — الّٰٓـِٔيْ وہ عورتیں جو

تُظٰهِرُوْنَ تم ظہار کرتے ہو، تم ماں بہن کہتے ہو — اَدْعِيَآءَكُمْ لے پالک، تمہارے متبنّی — مَوَالِيْكُمْ تمہارے رفیق

اَخْطَاْتُمْ تم کو بھول چوک ہو جائے — تَعَمَّدَتْ عمداً کیا، قصداً کیا — اَوْلٰى زیادہ مہربان — مَسْطُوْرًا لکھا ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾

اے نبیؐ! (صرف) اللہ سے ڈرو اور (ان) کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانئے؛ یقیناً اللہ کو سب کچھ معلوم ہے اور وہ حکمت والا ہے۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اور جو کچھ آپ کو آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا جاتا ہے، تو (صرف) اسی کی پیروی کیجئے (اور اُن سے کہہ دو کہ) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ کو

خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ

سب کی خبر ہے۔ تو (صرف) اللہ (ہی) پر بھروسہ کرو، وہی کام سنوارنے کے لیے کافی ہے، (اور ان سب کو سنا دو کہ) اللہ تعالیٰ نے کسی

مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَ مَا

آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے ہیں، اور تمہاری ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کر لیتے ہو انہیں تمہاری ماں نہیں بنا دیا، اور (اسی طرح)

جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ يَقُوْلُ

تمہارے منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹے نہیں بنا دیئے جاتے، تم اپنے منہ سے انہیں ایسا کہہ لیتے ہو (تو کیا ہوا) اللہ تعالیٰ صاف صاف

الْحَقَّ وَ هُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

(علانیہ) کہہ رہا ہے، اور وہی سیدھی راہ بتانے والا ہے۔ تم ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارو، اللہ کے نزدیک یہ انصاف کے زیادہ

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَ لَيْسَ

قریب ہے اور اگر تمہیں ان کے باپ کا پتہ ہی نہ ہو تو (وہ) تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں، اگر تم نے

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اس بارے میں کوئی غلطی کی تو اس کا تم پر کوئی گناہ نہیں، ہاں گناہ اس بات کا ہے جو تم قصداً دل سے کرو، اور (یاد رکھو) اللہ

غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝ اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ‌ؕ

بخشنے والا اور مہربان ہے۔ (اور دیکھو) پیغمبر خود مسلمانوں پر ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں

وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ

اور رشتہ دار کتاب اللہ میں ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے، ہاں اگر تم اپنے دوستوں (میں)

اِلَّاۤ اَنۡ تَفۡعَلُوۡۤا اِلٰٓى اَوۡلِيٰٓئِكُمۡ مَّعۡرُوۡفًا‌ ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الۡكِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ۝٦ وَاِذۡ اَخَذۡنَا

سے (کسی کے ساتھ) کوئی نیک سلوک کرنا چاہو تو یہ (بھی اس) کتاب میں اجازت) لکھی ہوئی (موجود) ہے۔ (اے پیغمبرؐ!) وہ وقت یاد کرو جب کہ

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ وَمِنۡكَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ‌ وَاَخَذۡنَا

ہم نے سب نبیوں سے وعدہ لیا اور آپ سے، نوحؑ سے، ابراہیمؑ سے، موسیٰؑ عیسیٰؑ بن مریم سے بھی لیا ان سب سے پکا عہد لیا کہ (جب قیامت کے دن) سچے

مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۙ‏ ۝٧ لِّيَسۡـئَلَ الصّٰدِقِيۡنَ عَنۡ صِدۡقِهِمۡ‌ ۚ وَاَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۝٨ ع ۸/۱۷

انسانوں سے انکے سچ کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا، اور (سچ ہے) انکار کرنے والوں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (اس وقت تم سچ سچ شہادت دینا)۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورہ احزاب ہے اور احزاب حزب یعنی گروہ کی جمع ہے، چونکہ اس میں جنگ احزاب کا ذکر ہے، جب کہ کافر اور منافق سب مل کر اور ایک گروہ بن کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے؛ اس لیے اس سورت کا نام سورہ احزاب رکھا گیا ہے، اس سورۃ کے پہلے رکوع میں ہی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے اور بتایا ہے کہ صرف اللہ سے ڈرنا چاہیے، کافروں اور منافقوں سے نہیں ڈرنا چاہیے، خواہ وہ سب مل کر ایک گروہ ہی کیوں نہ بن جائیں اور یہ تعلیم دی گئی ہے کہ صرف اللہ پر بھروسہ کیا جائے۔ وہ انسان کے کام سنوارنے کے لیے کافی ہے، اس کے بعد بتایا گیا ہے، جس طرح انسان کے سینہ میں دو دل نہیں ہوسکتے، اسی طرح اس کی دو سگی مائیں نہیں ہوسکتیں، اور اسی طرح ایک شخص کے دو سگے باپ نہیں ہوسکتے، چنانچہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں کہہ دے تو وہ اس کی ماں نہیں بن جاتی اور کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا کہہ دے تو وہ اس کا سگا بیٹا نہیں بن جاتا، کیونکہ اس کا ایک سگا باپ تو پہلے ہے جس کا بیٹا تھا، تو اب دوسرا سگا باپ نہیں ہوسکتا، اسی طرح ایک خالق اور رازق کے ساتھ ساتھ دوسرا رازق اور خالق نہیں ہوسکتا، یعنی ایک شخص کے دو خدا نہیں ہوسکتے۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں پر ان کے اپنے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں اور ان کی بیویاں ان پر ماؤں کی طرح مہربان ہیں؛ اس لیے ہر طرح سے ان کا احترام کرنا چاہیے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک پیغمبر اپنی امت کے متعلق سچی سچی گواہی دے گا؛ کیونکہ وہ اللہ سے اس بات کا پہلے ہی عہد کر چکا ہے، ہمیں چاہیے کہ کسی کے کہنے میں آکر محض رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی امید پر اپنے اعمال سے غافل نہ ہوجائیں، ورنہ ہمیں بھی قیامت کے دن کافروں میں شمار کیا جائے گا۔

زَاغَتِ پھر گئیں	بَلَغَتِ پہنچ گئے، ہوگئے	حَنَاجِرَ حلق، گلا	یَثۡرِبَ مدینہ کا پرانا نام
عَوۡرَةٌ غیر محفوظ	اَقۡطَارِ کنارے، طرف	مَا تَلَبَّثُوۡا وہ نہیں ٹھہریں گے	تُمَتَّعُوۡنَ تم فائدہ دیے جاؤگے
مُعَوِّقِيۡنَ رکنے والے، روکنے والی	قَآئِلِيۡنَ کہنے والے	هَلُمَّ تم چلے آؤ اَشِحَّةً بخیل	تَدُوۡرُ پھرتی ہیں، گھومتی ہیں
سَلَقُوۡكُمۡ تمہارے مقابل ہوں گے، جلد تمہیں ملیں گے		حِدَادٍ لمبی، تیز	بَادُوۡنَ وہ ہوتے، وہ بستے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

اے مسلمانو! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی جب کہ تم پر بہت سے لشکروں نے چڑھائی کردی تھی، چنانچہ ہم

عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۚ﴿۹﴾ اِذْ

نے ان پر آندھی چلائی، اور ایسا لشکر بھیجا جس کو تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اس کو (بھی) دیکھ رہا تھا۔ اور جب

جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ

کافروں کے لشکر اوپر نیچے (چاروں طرف) سے تم پر چڑھ آئے، تو (ڈر کے مارے تمہاری) آنکھیں پتھرانے لگیں اور (تم اس

الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

قدر گھبرائے کہ) کلیجہ منہ کو آرہے تھے، اور تم اللہ کے متعلق طرح طرح کے (برے) گمان کرنے لگے۔ اسی وقت تو مسلمان کو آزمایا گیا

الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

جب کہ انہیں (خوب خوب) زور زور سے جھنجھوڑا گیا۔ اور اس وقت منافق اور جن کے دل میں (بزدلی کا) مرض تھا کہہ رہے

مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ

تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ جو (کامیابی کا) وعدہ کیا تھا وہ تو محض دھوکہ ہے۔ اور اسی وقت ان میں سے ایک گروہ نے

مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ

(پکار کر یہ بھی) کہہ دیا کہ مدینے والو! تم (ان لشکروں کے مقابلے میں) نہیں ٹھہر سکتے، (میدان جنگ سے) لوٹ جاؤ اور ان میں سے

فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕ ملع

ایک فریق (آکر) نبی سے (میدان جنگ سے جانے کی) اجازت مانگ رہا تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں (یعنی غیر محفوظ

وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ

ہیں) حالانکہ وہ ان کے غیر محفوظ نہ تھے، وہ تو (صرف جنگ سے) بھاگنا چاہتے تھے، اگر اس کے (یعنی مدینہ کے) اطراف سے ان پر (کوئی)

عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَ مَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾

آگھسے پھر ان سے فتنہ و فساد کی درخواست کی جائے تو یہ اس کو منظور کرلیں اور ان گھروں میں بہت ہی کم ٹھہریں؛ حالانکہ

وَ لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ

انہوں نے اس سے پہلے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ (میدان جنگ سے) پیٹھ نہیں پھیریں گے اور (انہیں معلوم ہے کہ) اللہ کے

وَ كَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ

(ساتھ جو) عہد (باندھا جائے اس) کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔ (اے محمدؐ!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم قتل ہونے سے یا موت سے

فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

بھاگ رہے ہو تو (یاد رکھو) یہ بھاگنا تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا (زیادہ سے زیادہ دنیا کی زندگی سے) تھوڑا سا فائدہ اٹھا سکو گے (اس سے

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَبِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَبِكُمْ

زیادہ تمہیں کیا ملے گا)۔ان سے پوچھیے اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو (اس کے مقابلہ میں) اس سے تمہیں کون بچا سکے گا یا اگر تم پر وہ (اپنی)

رَحْمَةً ؕ وَ لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ۝١٧ قَدْ یَعْلَمُ

رحمت کرنی چاہے تو کون اس کو روک سکتا ہے، یہ (یادرکھیں) اللہ کے مقابلہ میں کسی کو (اپنا) دوست یا مددگار نہیں پائیں گے۔ (اور انہیں سنادو کہ) تم میں

اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَلَا یَاْتُوْنَ

سے لوگوں کو جنگ سے روکنے والوں کا اللہ کو پتہ ہے اور (ان کا بھی) جو اپنے بھائیوں سے کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس چلے آؤ، اور وہ (خود بھی)

الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝١٨ۙ اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ

لڑائی میں بہت کم (ہی) شریک ہوتے ہیں، تمہاری مدد کرنے میں بہت بخیلی سے کام لیتے ہیں، (اے محمدؐ!) جب کبھی کوئی خوف کا موقع

اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ

آجاتا ہے تو آپ ان کو دیکھیے کہ وہ آپ کی طرف اس طرح دیکھنے لگتے ہیں کہ ان کی آنکھیں چکرائی جاتی ہیں جیسے کہ کسی پر موت کی غشی طاری

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

ہورہی ہو، پس جب خوف دور ہوجاتا ہے تو پھر مال حاصل کرنے کے لیے بڑی تیز زبانی سے تم سے باتیں کریں گے، حقیقت میں یہ لوگ ایمان ہی نہیں

اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝١٩ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ

لائے، اللہ نے ان کے سب اعمال ضائع کردیے ہیں، اور ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ ان کا گمان ہے کہ (حملہ کرنے والے) لشکر (ابھی تک)

وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ

نہیں گئے اور اگر انہیں پتہ چل جائے کہ (حملہ کرنے والے) لشکر (واپس جانے کے بعد پھر) آرہے ہیں تو ان کی بڑی خواہش ہوگی کہ کیا اچھا ہوتا کہ یہ

عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِیْلًا ۝٢٠ ع ٢/١٢/١٨

(دور کہیں) دیہاتوں میں ہوتے اور وہاں سے تمہارا حال پوچھا کرتے، اگر وہ تم میں ہوں تو بھی لڑیں گے تھوڑا ہی، (وہ تو لڑنے سے بھاگ رہے ہیں)۔

تفسیر

اس رکوع میں جنگ احزاب کا ذکر ہے، جس میں مکہ کے کافر اور مدینہ سے نکالے ہوئے یہود اور ان کے حمایتی قبیلے سب کے سب مل کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے، اور اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح منافق اور بزدل موت سے ڈر ڈر کر طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے، کبھی لڑائی سے بھاگنے کے لیے کوئی بہانہ گھڑتے تھے، انہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لڑائی میں موت سے ڈر کر بھاگنا انسان کو زیادہ فائدہ نہیں دے سکتا، یہی ہوسکتا ہے کہ دو چار سال یا دس بیس سال وہ اور زندہ رہے، مگر اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا اور اس کے اعمال سب ضائع ہوجائیں گے، ہمیں بھی چاہیے کہ جہاں موت کا خطرہ ہو بزدلی نہ دکھائیں اور بھاگیں نہیں؛ بلکہ اللہ پر بھروسہ کرکے جمے رہیں اور ہم کامیاب ہوں تو یہ بھی ہمارے فائدے کی بات ہوگی، اگر ہم مارے بھی جائیں تو اللہ کی طرف سے ہمیں مغفرت اور جنت حاصل ہوگی، حقیقت حال تو یہی ہے کہ ایک غیبی طاقت جو باوجود انسانوں کے چاہنے کے اگر اس کا منشاء نہیں ہے تو وہ ہونے ہی نہیں دیتی ہے، جس کے لیے یہ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں، اور جب خود اس کی مرضی ہوتی ہے تو بغیر انسانی جدوجہد کے سب کچھ ہوجاتا

ہے، وقت پر بارش کا ہونا، ہر جگہ سانس لینے کے لئے ہوا کی موجودگی، آفتاب کی روشنی، زمین کی نباتات وغیرہ اگرچہ بنی آدم کی ضرورت کی چیزیں ہیں، لیکن غور کیا جائے تو اس غیبی طاقت کی تابع فرمان آسمان وزمین کی ہر چیز نظر آئے گی، پس ان سب کو اللہ کا لشکر سمجھنا چاہیے اور وہ جب کسی بندے کی تائید فرمانا چاہتا ہے تو ان میں سے کسی ایک کو حکم دے دیتا ہے جس کے ذریعہ خدا کے باغیوں کا قلع قمع ہوجاتا ہے، مگر یہ انہی کے حصہ کی چیز ہے جو ہر حال میں اس پر قوی ایمان رکھیں اور اس کے نام پر جہاد کریں، وباللہ التوفیق۔

اُسْوَةٌ نمونہ	یَرْجُوا امید رکھتا ہے	نَحْبَهٗ اپنا حصہ بَدَّلُوْا بدل دیا انہوں نے
لَمْ یَنَالُوْا انہیں پہنچے	ظَاهَرُوْهُمْ ان کی مدد کی	صَيَاصِيْهِمْ ان کے قلعے
قَذَفَ ڈال دیا	تَأْسِرُوْنَ تم قیدی بناتے تھے	لَمْ تَطَـُٔوْهَا تم نے اس پر پاؤں نہ رکھے تھے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا

یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا اچھا نمونہ (پیروی کے لیے) موجود ہے یعنی ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے

اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ

(ملنے) اور قیامت کا دن آنے کی امید رکھتا ہے اور اللہ کی بہت یاد کرتا ہو۔ اور جب مومنوں نے کافروں کے جتھے دیکھے تو (خوش ہو کر)

قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ

بولے: یہی تو ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا، اور (اس طرح) ان

اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ

ایمان اور ان کی فرمانبرداری بڑھتی گئی۔ مومنوں میں سے بعض تو ایسے آدمی ہیں کہ جو کچھ انہوں نے اللہ سے عہد باندھ لیا تھا اسے سچ کر دکھایا

عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا

(یعنی خوب دکھائی شجاعت) پھر بعض تو ان میں سے ایسے ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض ابھی کسی اور موقع کے منتظر ہیں، اور انہوں نے

تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ

اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی، تاکہ سچوں کو اللہ ان کے سچ کا بدلہ دے اور منافقوں کو اگر وہ چاہے تو عذاب دے اور چاہے تو ان کی

عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ

توبہ قبول کرے، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ نے کافروں کو ان کے غصے کی حالت میں واپس کر دیا کہ ان کی کچھ بھی

لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ

مراد پوری نہیں ہوئی (کیونکہ انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے کوئی فائدہ نہ اٹھایا) اور اللہ تعالی مسلمانوں کے لئے جنگ میں آپ ہی کافی ہو گیا

قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ

(کہ اس کی نوبت ہی نہ آنے دی) اور اللہ بہت قوت اور غلبہ والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے مشرکوں کی مدد کی تھی ان کو ان کے قلعوں

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَأْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۝٢٦ وَاَوْرَثَكُمْ

سے (نیچے) اتار دیا اور ان کے دلوں پر رعب طاری کر دیا، کہ تم ایک گروہ کو قتل اور دوسرے کو قید کر رہے تھے، اور ان کی زمین اور ان کے گھر

اَرْضَهُمْ وَ دِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝٢٧ ع ۳ ۱۹

بار اور ان کے مال ومتاع اور ایسی زمین کا تمہیں وارث بنا دیا جس پر کبھی تمہارے قدم بھی نہ پڑے تھے، اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں مشرکوں کی وہ جنگ جس میں کہ ابوسفیان نے تمام عرب کے مختلف جتھے جمع کیے تھے، جس کی وجہ سے اسے جنگ احزاب کہتے ہیں۔ اس کا ذکر ہے کہ کس طرح کافروں نے ہزیمت اٹھائی اور وہ بے نیل ومرام واپس لوٹے، چونکہ بنوقریظہ نے بھی مشرکوں کی امداد کی تھی؛ اس لیے ان کی بھی سرکوبی کے لیے آنحضرتؐ اسی حالت میں چل دیئے اور لوگوں کو نماز بھی محلہ بنوقریظہ میں ہی پڑھنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ لوگ جو قلعہ بند ہو کر بیٹھے تھے، آخر حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے، اور اس کے مطابق تمام بالغ مرد کو قتل کر دیا گیا اور عورتوں کو باندی بنایا گیا اور ان کی زمین واموال مسلمانوں کے قبضے میں آئی، اس رکوع میں انہی واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور سب کا خلاصہ انسان کو بنایا اور انسان کو اپنی حسب مرضی دیکھنے کیلئے ایک نمونہ سامنے رکھا جو ذات مبارک محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہے، اب اگر اس میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا کو رضامند کرے، تو اس کے لیے لازم ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اتباع کرے، یہ ناگزیر ہے اور اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ کار نہیں۔

یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ خاتم النبیین آنحضرت ﷺ کا خدائی اسوہ حسنہ صرف وہی ہے جس کو قرآن مقدس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور آپ نے اسی کی اتباع کی اور آپ نے دوسروں کو بھی اسی طرف بلایا اور جب دنیا سے تشریف لے گئے تو تاقیامت اسی کو چھوڑ گئے جس میں ایک حرف کا ردوبدل ہی ممکن نہیں جو اپنا آپ دعویٰ ہی ہے اور اپنا آپ ثبوت ہے، آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

كُنْتُنَّ تم عورتیں تھیں	تُرِدْنَ تم چاہتی ہو	تَعَالَيْنَ آؤ تم عورتیں
اُمَتِّعْكُنَّ میں تمہیں کچھ نفع دیدوں	اُسَرِّحْكُنَّ میں تمہیں رخصت کردوں	سَرَاحًا رخصت
مَنْ يَّقْنُتْ جو فرمانبرداری کرے	اَقِمْنَ تم عورتیں قائم کرو، ادا کرو	اٰتِيْنَ تم عورتیں دو
اَطِعْنَ تم عورتیں اطاعت کرو	اُذْكُرْنَ تم یاد کرو	مَا يُتْلٰى جو پڑھی جاتی ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ

اے نبیؐ! آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے: اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کے طالب ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ

اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝٢٨ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ

نفع دیکر خیر و خوبی سے رخصت کردوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (کی خوشنودی) اور آخرت کے گھر کی طالب ہو تو

الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝٢٩ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ

یقین جانو کہ اللہ تم میں سے جو بھی نیک ہوں گی ان کے لیے بہت بڑا اجر تیار کر رکھاہے۔ اے نبی کی بیویو! تم میں

مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝٣٠

سے جو بھی کسی کھلی بدی کی مرتکب ہوگی تو اسے دہرا عذاب دیا جائے گا، اور اللہ کے لیے یہ بات آسان ہے (مشکل نہیں)۔

وَ مَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ

اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی تو ہم اسے اجر (بھی) دہرا (ہی) دیں گے اور اس کے

وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ

لیے ہم نے اچھی روزی تیار کر رکھی ہے۔اے نبی کی بیویو!تم اگر پرہیزگاری کرو تو تم اور عورتوں کی مانند نہیں ہو۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ۚ

تو دبی زبان سے بات نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں کوئی مرض ہو وہ (کسی قسم کا) لالچ کرنے لگے، اور (ہمیشہ) اچھی باتیں کہو۔

وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ

اپنے گھروں میں بیٹھی رہو۔اور قدیم زمانہ ٔ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو نماز پڑھو، زکوۃ دو اور اللہ اور

وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ

اس کے رسول کا کہا مانو، اے اہل بیت! یقیناً اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی دور کردے اور تمہیں خوب پاک وصاف کردے۔اور تمہارے

تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ۚ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ؑ ع

گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت باریک بین اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں ازواج مطہرات کو بتایا گیا ہے کہ دنیاوی جاہ و مال تو چند روزہ چیزیں ہیں اور تمہاری یہ شان نہیں ہے کہ جاہ و مال کے پیچھے پڑ جاؤ، اور لگو بناؤ سنگھار کرنے، بلکہ ایک اولوالعزم نبی کی بیویاں بھی اس کی امت کی عورتوں کے لئے قابل نمونہ ہونی چاہئیں، جیسا کہ وہ خود اپنی امت کے لوگوں کے لیے قابل اتباع ہوتا ہے۔

ان آیتوں میں صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا ہی بیان ہے، اس کے بعد عام مسلمان عورتوں کا ذکر آئے گا۔ مندرجہ بالا آیات کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کا جاہ و مال کچھ حقیقت نہیں رکھتا، بلکہ اصل چیز جس کے حصول کی کوشش کرنی چاہیے، وہ آخرت کی کامیابی ہے، دنیا میں اگر بفرض محال چند روز آرام و عیش سے گذر بھی گئے تو وہ آخرت کے ایک لمحہ کے عذاب کے مقابلے میں بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے اور نہ اس کے ایک پل کے آرام کے مقابلے میں ان کی کوئی ہستی ہے، اس لیے خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کے ذریعہ آخرت کو سنوارنا چاہیے۔

قٰنِتٰتِ عاجزی کرنے والی عورتیں، فرمانبردار عورتیں — صٰدِقٰتِ سچ بولنے والی عورتیں — صٰبِرٰتِ صبر کرنے والی عورتیں

خٰشِعٰتِ خشوع کرنے والی عورتیں — مُتَصَدِّقٰتِ خیرات کرنے والی عورتیں — صَآئِمِیْنَ روزہ رکھنے والے مرد

صَآئِمٰتِ روزہ رکھنے والی عورتیں — حٰفِظٰتِ حفاظت کرنے والیاں، محفوظ رکھنے والی عورتیں

ذٰكِرٰتِ ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ کو یاد کرنے والی عورتیں — خِيَرَةُ اختیار — وَطَرًا حاجت، خواہش

لِكَيْ اس لیے، تاکہ — قَضَوْا پورا کریں — مَقْدُوْرًا اندازہ کیا گیا، مقرر کیا گیا

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِينَ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں، مومن مردوں اور مومن عورتوں، (اللہ کے حکم کی) فرمانبرداری کرنے والے مرد

وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِينَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِينَ وَالصّٰبِرٰتِ

اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مردوں اور سچ بولنے والی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں، (اللہ تعالیٰ

وَالْخٰشِعِينَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِينَ

سے) ڈرنے والے مردوں اور ڈرنے والی عورتوں اور خیرات کرنیوالے مردوں اور خیرات کرنیوالی عورتوں اور روزہ رکھنے والے مردوں

وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا

اور روزہ رکھنے والی عورتوں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مردوں اور حفاظت کرنے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے

وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾ وَ مَا كَانَ

یاد کرنے والے مردوں اور (اللہ تعالیٰ کو کثرت سے) یاد کرنے والی عورتوں کے لیے (اپنی) بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔اور کسی

لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُولُهٗٓ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ

مومن مرد یا مومن عورت کیلئے مناسب نہیں کہ جب اس کے کسی کام کے متعلق اللہ یا اس کا رسول کوئی فیصلہ کردے تو پھر اسے ان کے

الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِينًا ﴿٣٦﴾

معاملہ میں قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، اور (یاد رکھو) جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا یقیناً وہ کھلم کھلا گمراہ ہے۔

وَ إِذْ تَقُولُ لِلَّذِيٓ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

(اے محمدؐ!) وہ وقت یاد کرو جبکہ آپ اس شخص (زید) کو جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا اور آپ نے بھی، (یہ کہہ رہے تھے کہ) اپنی بیوی کو روکے رکھو

وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ

(اور طلاق نہ دو) اور اللہ سے ڈرو اور آپ اپنے دل میں جو کچھ چھپائے ہوئے ہے اللہ اس کو ظاہر کرنے والا ہے، اور آپ لوگوں سے ڈرتے ہیں اور اللہ

أَحَقُّ أَنْ تَخْشٰهُ ۗ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا

اس کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں، مگر جب زید نے اس سے (اپنی) حاجت پوری کر لی (اور اس کے بعد طلاق دے ہی) دی تو ہم نے

لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِيٓ أَزْوَاجِ أَدْعِيَآئِهِمْ

آپ سے اس کا نکاح کر دیا؛ تاکہ (آئندہ) مسلمانوں کو (بھی) اپنے پالکوں کی بیویوں سے جبکہ وہ ان سے (اپنی) حاجت پوری کر لیں (اور اس

إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۗ وَ كَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ﴿٣٧﴾

کے بعد طلاق دیدیں یا کسی اور طرح چھوڑ دیں) نکاح کرنے میں کوئی دقت (محسوس) نہ ہو اور یہ کام اللہ کی طرف سے ہو کے رہنے والا تھا۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا

اور جو بات اللہ کسی نبی پر فرض کردے تو اسے اسکے کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیے، جو رسول پہلے گزر چکے ہیں انکے ساتھ بھی اللہ کی یہی سنت

مِنْ قَبْلُ ۚ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ۟ ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ

چلی آئی ہے۔ اور اللہ کا حکم تجویز کیا ہوا (پہلے سے) ہوتا ہے۔ جو لوگ اللہ کے پیغام پہنچانے کا کام کریں، (ان کا فرض ہے کہ) صرف (اسی) اللہ سے

وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ

ڈریں اور اللہ کے سوا کسی اور سے (ہرگز) نہ ڈریں؛ (کیونکہ انکے) حساب لینے کیلئے اللہ (ہی) کافی ہے۔ (لوگوں کے محاسبہ سے نہ ڈریں اور اے مسلمانو!)

مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۧ ﴿۴۰﴾ ع ۲

محمد مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں وہ تو اللہ کا ایک رسول ہے، جو نبیوں میں (سے) آخری (نبی بھی) ہے اور (دیکھو) ہر ایک چیز کو اللہ اچھی طرح جانتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو جو کہ نیک کام کریں، اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی خوشخبری دی ہے اور یہ بتایا ہے کہ مرد اور عورت نیک کام کرنے میں برابر ہیں۔ اس کے بعد ہر مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی سے روکا گیا ہے، پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ پرانی فضول رسموں کو پسند نہیں کرتا، چنانچہ عرب کے اس رواج کو کہ لے پالک کی بیوی سے شادی نہیں کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے اس طرح توڑا کہ زید جو کہ آنحضرت ﷺ کا لے پالک تھا اس کی بیوی سے؛ جبکہ اس نے اسے طلاق دے دی، آنحضرت ﷺ کو نکاح کرنے کا حکم دیا، اس کے بعد بتایا ہے کہ فضول رسموں کے توڑنے میں کسی سے نہیں ڈرنا چاہیے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ رسول خدا آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا، اب ہمارا فرض یہ ہے کہ اس آخری نبی کی لائی ہوئی کتاب پر پورے طور پر عمل کریں؛ کیونکہ اس کے بعد کوئی اور ہدایت دینے والی چیز نہ ہے نہ آسکتی ہے۔

سَبِّحُوْهُ تم اس کی تسبیح کرو	يُصَلِّيْ وہ درود بھیجتا ہے، رحمت بھیجتا ہے	دَاعِيًا دعوت دینے والا، پکارنے والا
دَعْ چھوڑ دے	اَحْلَلْنَا ہم نے حلال کر دیں، جائز کر دیں · الّٰتِيْٓ وہ عورتیں جو	تَبَدَّلَ تو تبدیل کرے
اَفَآءَ اس نے غنیمت میں دیا	هَاجَرْنَ انہوں نے ہجرت کی	تُرْجِيْ تو پیچھے رکھے، امید میں رکھے
وَهَبَتْ انہوں نے یا اس عورت نے بخش دیا، سونپ دیا		تُـْٔوِيْٓ تو پناہ دے، تو قریب کرے
عَزَلْتَ تو نے چھوڑ دیا، پیچھے ڈال دیا	لَا يَحْزَنَّ وہ عورتیں فکر نہ کریں، غم نہ کریں	يَرْضَيْنَ وہ عورتیں راضی ہوں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۙ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِيْ

اے مسلمانو! اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو، اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ اور (دیکھو) اللہ اور اس کے فرشتے تمہیں (کفر کے)

يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَكَانَ

اندھیرے سے (ایمان کی) روشنی کی طرف لانے کیلئے (ہر وقت) تم پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور (دیکھو) وہ مسلمانوں پر بہت ہی

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَ اَعَدَّ

مہربان ہے۔ جس دن وہ (مسلمان) اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے، سلام علیک سے ان کا استقبال کیا جائے گا اور اللہ نے ان کے لیے (ان

لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

کے نیک کاموں کا بہت ہی) اچھا بدلہ تیار کیا ہے۔ اے پیغمبر! آپ کو ہم نے لوگوں پر گواہ بنا کر اور (انہیں جنت کی) خوشخبری دینے والا

وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيۡرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَ سِرَاجًا

اور (عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور آپ کو لوگوں کو اللہ کے حکم سے اسی طرف بلانے والا اور (ان کو ہدایت دینے کے لیے) ایک

مُّنِيۡرًا ﴿۴۶﴾ وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ بِاَنَّ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَضۡلًا كَبِيۡرًا ﴿۴۷﴾

روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ اور (اے محمدؐ!) جو آپ پر ایمان لائیں انہیں خوشخبری دو کہ ان پر اللہ کی طرف سے بہت فضل ہوگا۔

وَ لَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ وَدَعۡ اَذٰىهُمۡ وَ تَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ

اور (اے محمدؐ!) کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانئے، (اگر آپ کو کچھ تکلیف بھی دیں) تو (بھی) ان کی تکلیف کا خیال چھوڑ دو، اللہ پر بھروسہ کر،

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ﴿۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نَكَحۡتُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ

(آپ کے کام سنوارنے کے لیے) اللہ کافی ہے۔ اے مسلمانو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور صحبت سے پہلے ہی

مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ فَمَا لَكُمۡ عَلَيۡهِنَّ مِنۡ عِدَّةٍ تَعۡتَدُّوۡنَهَا ۚ فَمَتِّعُوۡهُنَّ

انہیں طلاق بھی دے دو تو پھر ان کے ذمہ تمہاری طرف سے کوئی عدت نہیں جس کو کہ تم گنتے رہو۔ بس انہیں

وَسَرِّحُوۡهُنَّ سَرَاحًا جَمِيۡلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَحۡلَلۡنَا لَكَ اَزۡوَاجَكَ الّٰتِىۡۤ اٰتَيۡتَ

اچھی طرح (کچھ دے دلاکر) رخصت کردو، اے نبی! ہم نے آپ کے لیے وہ عورتیں جن کو آپ ان کے حق مہرادا

اُجُوۡرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتۡ يَمِيۡنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ

کردے اور جو مملوکہ عورتیں جنگ میں اللہ آپ کو دے، اور آپ کے چچا کی بیٹیاں، یا پھوپھی کی بیٹیاں،

وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ ۫ وَامۡرَاَةً مُّؤۡمِنَةً اِنۡ وَّهَبَتۡ

ماموں کی بیٹیاں، اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہوں، اور ایسے ہی وہ مسلمان عورتیں جو خود کو آپ کے سپرد

نَفۡسَهَا لِلنَّبِىِّ اِنۡ اَرَادَ النَّبِىُّ اَنۡ يَّسۡتَنۡكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ

کردیں اگر آپ ان سے نکاح کرنا چاہے تو آپ کے لیے حلال کردی گئی ہیں اور یہ صرف آپ کے لیے خاص (حکم) ہے عام مسلمانوں کے لیے نہیں،

قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِىۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ

ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے متعلق ان پر جو کچھ فرض کیا ہے، (اور یہ اجازت آپ کو صرف اس لیے دی ہے)؛

لِكَيۡلَا يَكُوۡنَ عَلَيۡكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۵۰﴾ تُرۡجِىۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ

تاکہ آپ کو کوئی دقت محسوس نہ ہو اور (دیکھو) اللہ بخشنے والا اور بہت ہی مہربان ہے۔ اگر آپ ان میں سے جس کو چاہے پیچھے رکھے اور جس کو

وَتُـْٔوِىۡۤ اِلَيۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابۡتَغَيۡتَ مِمَّنۡ عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰٓى

چاہے اپنے پاس جگہ دے، اور جس کو آپ نے پیچھے ڈال رکھا ہو اسے پھر بلالے تو آپ پر کوئی گناہ نہیں، یہ زیادہ قریب ہے کہ ان کی آنکھیں

اَنۡ تَقَرَّ اَعۡيُنُهُنَّ وَلَا يَحۡزَنَّ وَيَرۡضَيۡنَ بِمَاۤ اٰتَيۡتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ

ٹھنڈی رہیں اور وہ (کوئی) فکر نہ کریں اور جو کچھ آپ نے ان سب کو دے رکھا ہو، اس سے خوش ہوں، اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اس کو

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ

اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ جاننے والا بھی ہے اور نرمی سے بھی کام لیتا ہے (اے پیغمبرؐ!) اس کے بعد ان عورتوں کے سوا آپ کو کسی اور سے

وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

نکاح کرنے کی اجازت نہیں، اور نہ ہی آپ کے لیے یہ جائز ہے کہ اگر کوئی عورت آپ کو حسن کی وجہ سے پسند آئے تو اسے اپنی کسی بیوی کے

يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿٥٢﴾ ع

بدلے میں لے آئے، ہاں لونڈیاں (جو آپ کی زرخرید ہوں ان کو تبدیل کرسکتے ہیں) اور (دیکھو) اللہ ہر ایک چیز پر نگاہ رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی عنایات جو مسلمانوں پر وہ کرتا ہے، گنوائی ہیں اور انہیں اپنی تعریف کرنے کا حکم دیا ہے، اس کے بعد رسول خدا ﷺ کو خطاب کیا ہے اور آپ کو آپ کے فرائض بتائے ہیں، اس کے بعد نکاح وغیرہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کو خاص اختیارات دیئے ہیں، اور آپ پر خاص پابندیاں عائد کی ہیں۔ ہمارے لیے اس رکوع میں یہ نصیحت موجود ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ہماری ہدایت کے لیے ہر وقت ہم پر درود پڑھتے ہیں اور ہمارے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں تو ہمیں اس کی رحمت سے محروم نہیں رہنا چاہیے؛ بلکہ فوراً ہدایت قبول کرکے اس کی رحمت کا حقدار بننا چاہیے، اور اس کی ہدایت یہ قرآن مجید ہے جس کو اس نے خود مومنوں کے لیے رحمت قرار دیا ہے۔

اِنٰىهُ پکنا، کھانے کا پکنا	مُسْتَاْنِسِيْنَ دیکھنے والے، لگنے والے، چاہنے والے، خواہش کرنے والے	
وَرَآءِ پیچھے، باہر	حِجَابٍ پردہ	تُؤْذُوْا تم ایذا دو، تکلیف دو
اِتَّقِيْنَ وہ عورتیں اللہ سے ڈریں	يُصَلُّوْنَ وہ درود بھیجتے ہیں	

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى

اے مسلمانو! سوائے اس وقت کے جب تمہیں کھانا کھانے کیلئے بلائے، (کبھی بلا پوچھے اپنے) پیغمبر کے گھر میں نہ جاؤ (اور کھانے پر بھی

طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا

جاؤ تو اتنا جلدی) نہ (پہنچو کہ وہاں بیٹھے) کھانا پکنے کا انتظار کرو (بس اتنا ہوا کہ) جب تم (کھانا کھانے کے لیے) بلائے جاؤ تو اندر جاؤ

طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي

اور جب کھانا کھا چکو تو (فوراً وہاں سے) اٹھ کھڑے ہو اور نہ (پیغمبر سے) باتیں سننے کے لیے (بھی وہاں ٹھہرو) تمہارا ایسا کرنا پیغمبر کو (بہت)

النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ

تکلیف دیتا ہے، مگر وہ تم سے (کچھ کہتے ہوئے) شرماتے ہیں؛ لیکن اللہ (تو) سچ بات (کہنے) سے نہیں رک سکتا، (وہ تو کہہ دیتا ہے)

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ

اور (دیکھو) جب تم ان (کی بیویوں) سے کچھ سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو، یہ بات تمہارے اور ان کے دلوں کو (ایک دوسرے

وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا

سے) زیادہ پاک (وصاف) رکھے گی، اور تمہارے لیے یہ (کسی طور پر بھی) مناسب نہیں کہ نبی کو (کوئی) تکلیف پہنچاؤ اور نہ ہی

اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا

(تمہارے لیے جائز ہے کہ) کبھی بھی اس کی بیویوں سے اس (کی وفات) کے بعد نکاح کرو، یہ (بات) اللہ کے نزدیک بہت بڑا (گناہ) ہے، تم ایک چیز کو

اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْۤ اٰبَآئِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآئِهِنَّ

ظاہر کرو یا چھپاؤ (اللہ کے لیے برابر ہے) کیونکہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ اور نبی کی بیویوں پر اپنے باپ، بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں اور (مسلمان)

وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَ لَا نِسَآئِهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ

عورتوں اور زر خرید لونڈیوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ نہیں، اور (اے نبی کی بیویو!) اللہ سے ڈرو، اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

اَيْمَانُهُنَّ ۚ وَ اتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ

اے مسلمانو! (دیکھو) اللہ اور اسکے فرشتے (اپنے) نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب خوب سلام بھیجا کرو۔ اور (یاد رکھو)

عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ

جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں، اللہ نے ان پر دنیا (میں بھی) اور آخرت میں (بھی) لعنت کردی ہے اور (آخرت میں)

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ

ان کے لیے (اور بھی) رسوا کرنے والا عذاب تیار کررکھا ہے۔ اور جو لوگ بے قصور مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستاتے ہیں،

يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۸﴾ ع

وہ ایک بڑا بھاری بہتان باندھ رہے ہیں اور (سر پر) ایک صریح بھاری گناہ (کا بوجھ) اٹھا رہے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تہذیب سے کام لینے کا حکم دیا ہے اور ایسی باتوں سے منع کیا ہے جن سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہو، نیز آں حضرت کی بیویوں کے ساتھ آپ کے بعد نکاح کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا گیا ہے، کیونکہ اس سے بھی رسول اللہ ﷺ کی ہتک ہوتی تھی، اس کے بعد بتایا ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے اپنے رسول پر درود بھیجتے ہیں، مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ اس پر درود بھیجیں اور پورے طور پر اسکی تابعداری کریں، درود پڑھنے کا بہت ثواب ہے، چنانچہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اس کے ذمہ دس نیکیاں لکھی جائیں گی، مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ بغیر رسول خدا کی تابعداری کے درود کوئی فائدہ نہیں دے گا؛ کیونکہ صحیح اسلام یہی ہے کہ اللہ کے تمام حکموں کو مانا جائے نہ کہ ایک کو مانا جائے اور ایک کو چھوڑ دیا جائے۔ اس رکوع کی آخری آیات میں رسول اللہ ﷺ اور عام مسلمانوں کو ستانے والوں کو عذاب آخرت سے ڈرایا گیا ہے۔

يُدْنِيْنَ وہ نیچا کرلیں — جَلَابِيْبِ چادریں — يُعْرَفْنَ وہ عورتیں پہچانی جائیں — لَا يُؤْذَيْنَ وہ عورتیں تکلیف نہ دی جائیں

مُرْجِفُوْنَ جھوٹی خبریں اڑانے والے — نُغْرِيَنَّكَ ہم پیچھے لگادیں گے — لَا يُجَاوِرُوْنَ وہ قریب نہیں رہیں گے

تُقَلَّبُ الٹائے جائیں، اوندھے کیے جائیں — سَادَتَنَا ہمارے سردار — كُبَرَآءَنَا ہمارے بڑے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَٰتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن

اے نبیؐ! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور تمام مسلمانوں کی بیویوں کو کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر (باہر نکلتے وقت) اپنی چادریں لٹکالیا کریں،

جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾

یہ اس لیے کہ وہ پہچانی نہ جائیں اور انہیں (کوئی) تکلیف نہ دی جائے۔اور اللہ (حقیقت میں) بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ ٱلْمُنَٰفِقُونَ وَٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَٱلْمُرْجِفُونَ فِى

(اور اے پیغمبر!) اگر یہ منافق اور جن کے دل میں (کفر کا) مرض ہے اور وہ لوگ جو مدینہ میں (جھوٹی) خبریں اڑانے والے (اپنی کارستانیوں

ٱلْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَآ إِلَّا قَلِيلًا ۛ ﴿٦٠﴾ معانقة ١٢

سے) باز نہیں آئیں گے، تو ہم ضرور تمہیں (انہیں سزا دینے کیلئے) ان پر مسلط کر دیں گے اور بہت کم ہی مدینہ میں آپ کے قریب رہنے پائیں گے۔

مَّلْعُونِينَ ۛ أَيْنَمَا ثُقِفُوٓا۟ أُخِذُوا۟ وَقُتِّلُوا۟ تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ

یہ ملعون (اس قابل) ہیں کہ جہاں بھی پائے جائیں پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔اور ایسے لوگ جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں، ان

خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ ۖ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ ٱللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ عَنِ ٱلسَّاعَةِ ۖ الربع

میں اللہ کا (یہی) قانون (چلا آرہا) ہے اور آپ اس قانون کو کبھی تبدیل ہوتا نہ پائیں گے، یہ کافر لوگ آپ سے قیامت کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں،

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ ٱللَّهَ لَعَنَ

(ان سے) کہہ دیجئے اس کا (صحیح) علم (میرے) اللہ کو ہی ہے اور آپ کو کیا پتہ ہے کہ وہ گھڑی بالکل قریب آچکی ہو۔اللہ نے ایسے کافروں پر

ٱلْكَٰفِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۖ لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا

لعنت کی ہے اور ان کے لیے دہکتی ہوئی آگ (کا عذاب) تیار کر رکھا ہے۔یہ اس (عذاب) میں ہمیشہ رہیں گے اور کسی کو اپنا دوست یا

وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِى ٱلنَّارِ يَقُولُونَ يَٰلَيْتَنَآ أَطَعْنَا

مددگار نہیں پائیں گے۔جس دن ان کے منہ (اس) آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے، (اس دن) کہیں گے: ہائے ہماری بدبختی! (کیا ہوتا کہ

ٱللَّهَ وَأَطَعْنَا ٱلرَّسُولَا۠ ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا

ہم نے اللہ کی اور (اس کے) رسول کی تابعداری کی ہوتی اور (یہ) کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں (کے حکموں)

فَأَضَلُّونَا ٱلسَّبِيلَا۠ ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ ءَاتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ وَٱلْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ ع ٥

کی تابعداری کی تھی، انہوں نے ہمیں (تیرے سیدھے) راستہ سے گمراہ کیا، اے پروردگار! انہیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت بھیج۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے اور اسکے بعد رسول خدا کو بدکاروں کو سزا دینے کا حکم دیا ہے، اس کے بعد بتایا ہے کہ ان ملعونوں کو سزا اس دنیا میں ہی ختم نہیں ہو جائے گی؛ بلکہ انہیں آخرت میں سخت عذاب دیا جائے گا اور آخرت میں اپنی غلطیوں کا اقرار کریں گے، اور بتائیں گے کہ ہم نے غلطی کی جو رسول کی تابعداری کے بجائے اپنے بزرگوں کا کہا مانا، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اس سے نصیحت

حاصل کریں اور سوائے رسول خدا کے اور کسی کی تابعداری نہ کریں، تاکہ کہیں ہم بھی قیامت کے دن عذاب میں گرفتار نہ ہوں۔

اٰذَوْا انہوں نے تکلیف دی	فَبَرَّاَ اس نے اسے بری کیا، بچایا	فَازَ کامیاب ہوا، مراد پائی	فَوْزًا کامیابی، مراد
عَرَضْنَا ہم نے پیش کی	اَبَیْنَ انہوں نے انکار کیا	یَحْمِلْنَ وہ اٹھائیں	اَشْفَقْنَ وہ ڈرے
ظَلُوْمًا ظلم کرنے والا	جَهُوْلًا جہالت کرنے والا، نادان		

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا

اے مسلمانو! (دیکھو) ان لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے حضرت موسیٰؑ کو ستایا تھا، جو الزام انہوں نے ان سے لگایا تھا اس سے تو اللہ نے

وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾

اسے بری کردیا؛ (کیونکہ) وہ اللہ کے نزدیک بہت مرتبہ والے تھے۔ اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو، اور (جب بات کہو تو) سیدھی بات کہو۔

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

اللہ تمہارے ایسا کرنے سے تمہارے اعمال کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا

فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ

سو وہ بڑی کامیابی کو پہونچے گا۔ اور (دیکھو) ہم نے (قرآن پر عمل کرنے کی) امانت (کا بوجھ) آسمان، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا؛

فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا

مگر انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا؛ کیونکہ وہ اس سے ڈرے؛ مگر انسان نے اس (امانت) کا بوجھ اٹھالیا، یقیناً انسان انتہائی ظالم اور نادان سا

جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ

ہے۔ (اب اسی امانت میں خیانت کی وجہ سے) اللہ منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا

وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾ ع ۹

اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے گا؛ (کیونکہ) اللہ (ایمانداروں کے لیے ہے ہی) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے پھر دوبارہ مسلمانوں کو ایسی باتوں سے روکا ہے جن سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوتی ہو، اس کے بعد ایمان لانے اور رسول خدا کی اطاعت کرنے پر دین و دنیا میں کامیابی کی خوشخبری دی گئی ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ انسان نے اس قرآنی احکام کی اطاعت وفرمانبرداری کے بوجھ کو خود اپنے سر لیا، اب اس کا فرض ہے کہ اس کو نبھانے کی توفیق مانگنی چاہیے اور اپنی طرف سے قرآنی احکام کی پوری پوری اطاعت کی کوشش کرنی چاہیے، اللہ اپنی مہربانی سے ہمیں ضرور کامیاب کرے گا۔

آیات: ۵۴	۳۴- سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ ۵۸	رکوعات: ٦

يَلِجُ داخل ہوتا ہے	يَعْرُجُ چڑھتا ہے	لَا يَعْزُبُ نہیں دور ہوتا	سَعَوْا کوشش کی
نَدُلُّكُمْ ہم بتلائیں گے تم کو	مُزِّقْتُمْ ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے تم	مُنِيْبٍ رجوع ہونے والا، لوٹنے والا	

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ ہُوَ

تمام تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کی چیزوں کا مالک ہے اور آخرت میں (بھی) اسی کی تعریف ہے اور وہی

الۡحَکِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ ﴿۱﴾ یَعۡلَمُ مَا یَلِجُ فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا یَخۡرُجُ مِنۡہَا وَ مَا یَنۡزِلُ مِنَ

حکمت والا باخبر ہے۔ زمین میں جو کچھ جاتا ہے (مثلاً بیج،)اور یا زمین سے جو کچھ نکلتا ہے (مثلاً نباتات) اور جو کچھ آسمان سے

السَّمَآءِ وَ مَا یَعۡرُجُ فِیۡہَا ؕ وَ ہُوَ الرَّحِیۡمُ الۡغَفُوۡرُ ﴿۲﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لَا تَاۡتِیۡنَا

گرتا ہے (مثلاً پانی) اور جو کچھ آسمان پر چڑھتا ہے، ان سب کی اللہ کو خبر ہے، اور وہی مہربان بخشنے والا ہے۔ کفار کہتے ہیں کہ ہم کو قیامت

السَّاعَۃُ ؕ قُلۡ بَلٰی وَ رَبِّیۡ لَتَاۡتِیَنَّکُمۡ ۙ عٰلِمِ الۡغَیۡبِ ۚ لَا یَعۡزُبُ عَنۡہُ مِثۡقَالُ

پیش آنی نہیں۔ (اے پیغمبرؐ) آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں! قسم ہے میرے رب کی! وہ تم پر ضرور آئے گی۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے، ذرہ

ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ وَ لَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِکَ وَ لَاۤ اَکۡبَرُ

برابر بھی کوئی چیز آسمان اور زمین میں اس سے پوشیدہ نہیں ہے، ذرے سے چھوٹی اور ذرے سے بڑی جتنی چیزیں ہیں سب کتاب واضح (یعنی

اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ ﴿٭۳﴾ لِّیَجۡزِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

لوح محفوظ) میں (لکھی ہوئی) ہیں۔ (غرض مجھ کو اپنے پروردگار کی قسم ہے قیامت تم کو ضرور پیش آکر رہے گی)؛ تاکہ جو لوگ ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ﴿۴﴾

اور نیک کام (بھی) کیے خدا (ان کو ان کے کیے کا) بدلہ دے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (آخرت میں گناہوں کی) مغفرت اور (بہشت

وَ الَّذِیۡنَ سَعَوۡ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ

میں) عزت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں (کے توڑ) میں مخاصمانہ کوشش کرتے رہے یہی ہیں جن کے لیے (قیامت میں)

اَلِیۡمٌ ﴿۵﴾ وَ یَرَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ

دردناک سزا (ہوئی) ہے۔ اور (اے پیغمبرؐ) جن لوگوں کو (آسمانی کتاب کا)علم دیا گیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ جو کتاب (یعنی قرآن)

رَّبِّکَ ہُوَ الۡحَقَّ ۙ وَ یَہۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَمِیۡدِ ﴿۶﴾ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ

آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتری ہے وہ برحق ہے اور اسی اللہ کا راستہ بتلاتی ہے جو غالب اور حمد وثناء کے لائق ہے۔ کفار (آپ کی ہنسی

کَفَرُوۡا ہَلۡ نَدُلُّکُمۡ عَلٰی رَجُلٍ یُّنَبِّئُکُمۡ اِذَا مُزِّقۡتُمۡ

اڑانے کے لیے) کہتے ہیں کہ کیا ہم تم کو ایک ایسے شخص کا پتہ بتائیں جو تمہیں یہ نئی بات بتلائے گا کہ جب تم (مرنے کے بعد) بالکل

کُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّکُمۡ لَفِیۡ خَلۡقٍ جَدِیۡدٍ ﴿ۚ۷﴾ اَفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا

ریزہ ریزہ ہوجاؤ گے تو پھر از سرنو پیدا کیے جاؤ گے۔ (معلوم نہیں) اس شخص نے خدا پر جھوٹ (بہتان)

اَمۡ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ فِى الۡعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الۡبَعِيۡدِ ۸

باندھا ہے یا اس کو کسی طرح کا جنون ہے (ایسا نہیں ہے)؛ بلکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والے عذاب اور دور دراز کی گمراہی میں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے

اَفَلَمۡ يَرَوۡا اِلٰى مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ

آسمان اور زمین کی طرف جو ان کو انکے آگے کی طرف اور پیچھے کی طرف (یعنی ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں) نظر نہیں کی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو

بِهِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَيۡهِمۡ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّـكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ ۹ ع

زمین میں دھنسا دیں، یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں، ہر ایک بندہ جو خدا کی طرف رجوع ہونے کا خیال رکھتا ہے، اس کے لیے اس میں بڑی عبرت ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کو سورہ سبا اس لیے کہتے ہیں کہ دوسرے رکوع میں سبا والوں کا ذکر ہے، جو خدا کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے تھے، اس لیے خدا نے ان سے وہ نعمتیں چھین لیں، اور انہیں تباہ کر ڈالا۔ اس رکوع میں قیامت کے آنے کا ذکر ہے، اور خدا کی قدرت کا بیان ہے کہ اس سے کہیں بھی کسی جگہ کوئی بڑی یا چھوٹی چیز چھپی ہوئی نہیں، اس کے بعد قیامت میں دوبارہ اٹھائے جانے والے کافروں کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ سخت گمراہی اور غلطی میں پڑے ہیں، قیامت کا ہونا لازمی امر ہے، ورنہ نیک کو نیکی کا اجر اور بد کو بدی کی سزا نہ ملتی۔

اَوِّبِیۡ تم میری تسبیح کیا کرو	اَلَنَّا ہم نے نرم کیا	سٰبِغٰتٍ مکمل ڈھانکنے والی	سَرۡدِ جوڑنا، جوڑ
غُدُوُّهَا اس کی صبح کی مسافت	رَوَاحُهَا اس کی شام کی مسافت	اَسَلۡنَا ہم نے بہایا	عَيۡنَ چشمہ
قِطۡرِ تانبہ	یَزِغۡ وہ ٹیڑھا ہوتا ہے	مَحَارِيۡبَ جمع محراب، مسجدیں	جِفَانٍ پیالے، لگن
جَوَابِ تالاب	قُدُوۡرٍ دیگیں	رٰسِيٰتٍ جمی ہوئی، ٹکی ہوئی	دَلَّهُمۡ انہیں خبر دی، مطلع کیا
مِنۡسَاَتَهٗ اس کا عصا، لاٹھی	سَبَاٍ ایک ملک کا نام	سَيۡلَ سیلاب، طوفان	عَرِمِ ایک جگہ کا نام ہے
ذَوَاتَیۡ والے	خَمۡطٍ بدمزہ	اَثۡلٍ جھاؤ	سِدۡرٍ بیری
سَيۡرَ سرائے، منزلیں	بٰعِدۡ دور کر، لمبا کر	اَسۡفَارِنَا ہمارے سفر	

وَلَقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِىۡ مَعَهٗ وَالطَّيۡرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ

ہم نے یقیناً داؤدؑ کو اپنے فضل سے نوازا (اور حکم دیا کہ) اے پہاڑو! تسبیح میں ان کا ساتھ دو اور اے پرندو! تم بھی اور ہم نے ان کے لیے لوہا

الۡحَدِيۡدَ ۱۰ اَنِ اعۡمَلۡ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرۡ فِى السَّرۡدِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّىۡ

نرم کر دیا۔ (اور کہا کہ) اس سے پوری زرہیں بناؤ اور (ان کے) جوڑنے میں (صحیح) انداز رکھو اور نیک کام کرو، یقیناً میں تمہارے

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۱۱ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ غُدُوُّهَا شَهۡرٌ وَّرَوَاحُهَا

کاموں سے واقف ہوں۔ اور ہم نے سلیمانؑ کے لیے ہوا کو مطیع کر دیا کہ اس کی صبح کی رفتار ایک مہینہ کی مسافت تھی اور شام کی رفتار

شَهۡرٌ ۚ وَاَسَلۡنَا لَهٗ عَيۡنَ الۡقِطۡرِ ؕ وَمِنَ الۡجِنِّ مَنۡ يَّعۡمَلُ بَيۡنَ يَدَيۡهِ

بھی ایک مہینہ کی مسافت تھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا، اور بعض جن (بھی ان کے مطیع کر دیئے کہ جو) خدا کے

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾

حکم سے ان کے حضور میں کام کرتے رہتے اور جو ان میں سے ہمارے حکم سے اعراض کرے گا ہم اسے بھڑکتی آگ کا مزہ چکھائیں گے۔

یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ

وہ جن سلیمانؑ کے لیے وہ چیزیں بناتے جو ان کو منظور ہوتا یعنی بڑی بڑی عمارتیں، مورتیں اور حوضوں کے برابر لگن اور ایک ہی جگہ جمی

رّٰسِیٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

رہنے والی دیگیں بناتے تھے (اور ہم نے کہا) اے آل داؤدؑ! ہمارا شکر کرو اور (پھر بھی) میرے بہت تھوڑے بندے (ہیں جو) شکر گزار ہیں۔

فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ

پھر جب ہم نے سلیمانؑ کی موت کا فیصلہ کردیا تو سوائے اس دیمک کے جو ان کا عصا کھا گئی تھی اور کسی نے ان کی موت کا پتہ نہ دیا،

فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ؕ ﴿۱۴﴾

پھر جب وہ گر پڑے تو جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب جانتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں رہتے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ

یقیناً سبا والوں کے لیے ان کے گھروں میں نشانی (موجود) تھی، دو باغ تھے ایک داہنے اور ایک بائیں، (ہم نے ان سے کہا) اپنے رب کا

رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ

(دیا) رزق کھاؤ، اور اس کا شکر (ادا) کرو، یہ پاکیزہ شہر ہے اور (تمہارا) پروردگار بخشنے والا ہے۔ پس انہوں نے (یہ حکم) نہ مانا تو ہم نے ان پر

سَیْلَ الْعَرِمِ وَ بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَیْءٍ مِّنْ

بند کا سیلاب بھیج دیا اور ان کے ان باغوں کے عوض دو باغ دیئے، جن کے پھل بدمزہ تھے، اور ان میں جھاؤ کے درخت اور کچھ بیری

سِدْرٍ قَلِیْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَ هَلْ نُجٰزِیْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

کے درخت لگے (اور بس)۔ یہ بدلہ ہم نے انہیں ان کی ناشکر گزاری کے سبب دیا، اور ہم ناشکروں کو ہی سزا دیتے ہیں۔

وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ الْقُرَی الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا قُرًی ظَاهِرَةً وَّ قَدَّرْنَا

اور ہم نے ان کی اور دوسری بستیوں کے درمیان جن پر ہم نے برکت نازل کی تھی اور بستیاں آباد کر رکھی تھی جو نظر آتے تھے، اور ان کے

فِیْهَا السَّیْرَ ؕ سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَ اَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا

درمیان ان کی آمد و رفت کا خاص انداز رکھا تھا، (اور حکم دیا کہ)۔ ان میں دن رات بے کھٹکے چلو پھرو۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے

رَبَّنَا بٰعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا وَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِیْثَ وَ مَزَّقْنٰهُمْ

پروردگار! ہماری مسافت دور کی بنادے اور انہوں نے (یہ کہہ کر) اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا، پس ہم نے ان کو افسانہ بنادیا، اور انہیں بالکل

كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَ لَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ

تتر بتر کردیا، یقیناً اس (واقعہ) میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے (خدا کی قدرت کی) نشانیاں (موجود) ہیں۔ اور بلاشبہ ابلیس نے

اِبۡلِیۡسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوۡهُ اِلَّا فَرِیۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا کَانَ لَهٗ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ

ان کے بارے میں اپنے ظن کو سچ کر دکھایا اور سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے سب نے اسی کی پیروی کی۔ اور اس کا ان پر کوئی قابو نہ تھا؛

اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِالۡاٰخِرَةِ مِمَّنۡ هُوَ مِنۡهَا فِیۡ شَکٍّ ؕ وَ رَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۲ ۸

مگر یہ اس لیے ہوا کہ ہم جان لیں کہ کون آخرت پر یقین رکھتا ہے اور ان میں سے کون شک میں پڑا ہوا ہے۔ اور آپ کا پروردگار ہر چیز پر نگہبان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام پر جو خدا نے انعامات کیے ان کا مختصر ذکر فرمایا ہے اس کے بعد سبا والوں کا ایک واقعہ یاد دلایا ہے کہ کس طرح ان کی نافرمانی کے سبب خوش ذائقہ پھلوں کے باغ سیل عرم نے تباہ کر ڈالے اور ان کی جگہ بد ذائقہ پھل، جھاؤ اور بیری کے درخت رہ گئے۔

فائدہ

خدا ناشکری کرنے والوں سے اپنی نعمت چھین لیتا ہے۔

اَلۡحَقۡتُمۡ تم نے ملائے فَتَّاحُ کھولنے والا، فیصلہ کرنے والا نُسۡئَلُ ہم پوچھے جائیں گے اَجۡرَمۡنَا ہم نے جرم کیا

قُلِ ادۡعُوا الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمۡلِکُوۡنَ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ فِی

(اے محمدؐ! ان مشرکوں سے) کہہ دو کہ اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم خدا سمجھتے ہوئے پکارتے ہو، (یاد رکھو) نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں سے ان

السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ وَ مَا لَهُمۡ فِیۡهِمَا مِنۡ شِرۡکٍ وَّ مَا لَهٗ مِنۡهُمۡ

کے قبضہ میں ایک ذرہ بھر (بھی) ہے اور نہ ان (کے بنانے) میں (بھی) کسی طرح شریک ہے؛ (کیونکہ) ان میں سے کوئی (بھی اس کا بناتے

مِّنۡ ظَهِیۡرٍ ﴿۲۲﴾ وَ لَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا لِمَنۡ

وقت) مددگار نہیں ہے۔ اللہ کے سامنے سوائے اس کے جس کو اللہ (اپنی مہربانی سے) اجازت دے (اور کسی کی) سفارش (کسی کے) کام

اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤی اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ قَالُوۡا مَاذَا ۙ قَالَ

نہیں آئے گی، (وہ سفارش کرنے والے بھی) جب ان کے دل سے (اللہ کا کچھ) خوف دور ہوگا، تو وہ (بھی یہ) سوال کریں گے کہ تمہارے

رَبُّکُمۡ ؕ قَالُوا الۡحَقَّ ۚ وَ هُوَ الۡعَلِیُّ الۡکَبِیۡرُ ﴿۲۳﴾ قُلۡ

پروردگار نے کیا حکم دیا ہے، (جواب دینے والے انہیں) جواب دیں گے کہ سچی بات کا حکم دیا ہے، اور (دیکھو) وہ اللہ بڑا ہی اعلیٰ

مَنۡ یَّرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ

اور بڑے مرتبے والا ہے، (ان مشرکوں سے) پوچھو کہ آسمان اور زمین کے اندر تمہیں کون رزق دے رہا ہے؟ انہیں بتا دے کہ اللہ تعالیٰ

اَوۡ اِیَّاکُمۡ لَعَلٰی هُدًی اَوۡ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۲۴﴾ قُلۡ لَّا تُسۡئَلُوۡنَ

(ہی تمہیں رزق دیتا ہے) اور (ان سے کہو اب تم خود ہی سوچ لو کہ) واقعی ہم یا تم ضرور راست پر ہیں یا صریح گمراہی میں ہیں کہہ دو کہ اگر

عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا

ہم مجرم ہیں (تو) تم سے ہمارے جرائم کی باز پرس نہ ہوگی اور ہم سے تمہارے اعمال کی باز پرس نہ ہوگی (اور ان سے) کہہ دو کہ (قیامت

رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ

کے دن بھی) ہمارا پروردگار ہم سب کو اکٹھا کرے گا پھر ہمارے درمیاں صحیح صحیح فیصلہ کرے گا (کہ کون مجرم تھا) اور وہ بڑا فیصلہ کرنے والا

الْعَلِيْمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ

اور سب کچھ جاننے والا ہے۔(ان سے) کہہ دو کہ (اے مشرکو!) جن کو تم نے اس کے ساتھ شریک کر رکھا ہے ذرا ان کا کام تو دکھاؤ۔

بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ

ہرگز نہیں دکھا سکیں گے؛ بلکہ صرف اللہ ہی سب سے زبردست اور حکمت والا ہے۔(جس نے یہ سب زمین اورآسمان بنائے ہیں۔ اے

اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

محمدؐ!) ہم نے (جو) تمہیں (بھیجا ہے تو) تمام انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور (نافرمانی سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، مگر اکثر لوگوں کو

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ

(اس بات کا بھی) پتہ نہیں۔ اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ (قیامت کا) وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتلاؤ۔ ان سے) کہہ دو: تمہارے

مِّيْعَادُ يَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

واسطے ایک خاص دن کا وعدہ (مقرر) ہے کہ اس سے نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکو گے نہ پیچھے ہٹ سکو گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب آسمان اور زمین وغیرہ کے بنانے میں اس اللہ کا کوئی شریک نہیں تو اب ان چیزوں میں جو اس آسمان اور زمین کے درمیان ہیں کوئی کیسے اس کا شریک ہوسکتا ہے۔ اس کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ اس کی طاقت اور شان اس قدر زبردست ہے کہ قیامت کے دن کوئی اس کے سامنے کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکے گا، اگر کسی کو اجازت بھی دی جائے گی تو وہ بھی صرف سچی بات بیان کرے گا، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ وہی اللہ سب کو رزق دیتا ہے، انسان کی کتنی سخت غلطی ہے کہ خالق اور رازق کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنائے، ہمارا فرض ہے کہ اسی رازق اور خالق کے آگے سر جھکائیں اور اس کی ہی عبادت کریں۔

مَوْقُوْفُوْنَ کھڑے کیے جانے والے — صَدَدْنٰكُمْ ہم نے تمہیں روکا تھا — تَاْمُرُوْنَنَآ تم ہمیں حکم دیتے تھے

اَغْلٰلَ طوق، زنجیریں — اَعْنَاقِ گردنیں، جمع عنق — مُتْرَفُوْهَآ اس کے مالدار

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰٓى

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلی (الہامی کتابوں) پر (اے محمدؐ!) کاش کہ تم اس وقت ان کی حالت

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِالْقَوْلَ ۚ

دیکھتے کہ جب یہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور ایک دوسرے پر الزام دھرے گا، (اس وقت) ادنیٰ درجہ کے

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے (یعنی ہم تمہاری وجہ سے برباد ہوئے) اس پر وہ سرکش،

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ

کمزوروں سے یوں کہیں گے: جب تمہارے پاس ہدایت آچکی تھی تو کیا ہم نے تمہیں اس کے قبول کرنے سے روک لیا تھا؛

جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا بَلْ

بلکہ تم خود ہی (بڑے) مجرم تھے، اور کمزور لوگ سرکشوں سے کہیں گے: (ہم پہلے مجرم نہیں تھے)؛ بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں

مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ نَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا

نے (روکا تھا) جب کہ تم ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے شریک ٹھہرائیں، اور وہ سب عذاب کو دیکھ کر (اپنی)

النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ

شرمندگی کو (ایک دوسرے سے) مخفی رکھیں گے، اور ہم (ان) کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے انہیں صرف انکے کئے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

اور ہم نے جس بستی میں بھی کوئی ڈرانے والا (یعنی رسول) بھیجا، تو اس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم تو یقیناً اس پیغام کو نہیں مانتے جسکے ساتھ

اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّ مَا نَحْنُ

تم کو بھیجا گیا ہے۔ اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم مال و اولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہوگا۔ آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجئے

بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۳۵﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۱۰

کہ بیشک میرا پروردگار جس کیلئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے؛ لیکن اکثر لوگ (ہیں کہ اتنی سی بات بھی) نہیں سمجھتے۔

تفسیر

کافروں کا بیان ہے کہ جو قرآن اور اس سے پچھلی کتابوں کے منکر ہیں، جب خدا کے سامنے پیش ہوں گے تو ایک دوسرے پر لعن طعن کریں گے، اور عذاب دیکھ کر بہت ہی پشیمان ہوں گے؛ مگر اس وقت کچھ کام نہ آئے گا۔ چنانچہ ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے جائیں گے، اور جہنم رسید ہوں گے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ آپ سے پہلے لوگوں نے اسی طرح اپنے رسولوں کو مال اور اولاد کے گھمنڈ میں جھٹلایا اور دل میں یہ خیال بٹھالیا کہ ہمیں تو خدا عذاب دے گا ہی نہیں، مگر انجام کیا ہوا، یہی کہ دنیا میں سخت عذاب ہوا، اور آخرت کا عذاب اور تیار ہے، اس لیے مال اور اولاد کے گھمنڈ میں آکر خدا اور اس کے رسولوں کے منکر ہونے والے یہ کافر بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ کسی کا دنیا میں ظاہری شان و شوکت سے رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ آخرت میں سرخرو ہوگا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ خدا کی گرفت کے مقابلے میں نہ مال کام آسکتا ہے نہ اولاد۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ روزی کی کمی وزیادتی خدا کے اختیار میں ہے، تو پھر جنہیں روزی کی فراخی ہے، انہیں خدا سے یوں بے نیاز نہیں ہونا چاہیے، نہ جانے وہ کب ان کی ناشکر گزاری کے سبب ان کی روزی تنگ کر دے۔

فائدہ: قرآن کو جھٹلانے والے قیامت کے دن بہت پشیمان ہوں گے۔

تُقَرِّبُكُمْ تمہیں قریب کردیتی ہیں زُلْفٰی نزدیک غُرُفٰتِ جمع غرفہ، بالاخانے یَسْعَوْنَ کوشش کرتے ہیں

مُعٰجِزِیْنَ ہرادینے والے یُخْلِفُهٗ اس کا عوض دے گا یَصُدَّكُمْ تمہیں باز رکھے یَدْرُسُوْنَهَا جن کو وہ پڑھتے ہیں

بَلَغُوْا پہنچے مِعْشَارَ دسواں حصہ، عشر عشیر نَكِیْرِ عذاب، ناخوش

وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ
اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسے نہیں ہیں کہ وہ ہمارے نزدیک تمہارا کوئی درجہ بڑھا دیں، ہاں جو بھی ایمان لائے گا اور نیک عمل
صَالِحًا٘ فَاُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۳۷
کرے گا تو وہی ہیں جنہیں ان کے اعمال کا دوگنا بدلہ ملے گا، اور وہ بالا خانوں میں بڑے امن سے رہیں گے۔
وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىِٕكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۳۸ قُلْ
اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ہرا دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو وہ عذاب میں حاضر کیے جائیں گے۔(اے محمدؐ!) آپ
اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ
(ان سے) کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق بڑھاتا یا گھٹاتا ہے، اور تم جو بھی خرچ کرو گے
مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۳۹ وَ یَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ
اس کا وہ بدلہ دے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اور (اس دن ان کا کیا حال ہوگا کہ) جس دن خدا ان سب کو جمع کرے گا اور پھر
یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ۴۰ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ
فرشتوں سے پوچھے گا: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے: تیری ذات (شرک سے) پاک ہے تو ہی
وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ۴۱
ہمارا آقا ہے، نہ کہ یہ لوگ (ہمارے نہیں)؛ بلکہ جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے، اور اکثر کا تو ان پر ایمان بھی تھا (کہ وہ نفع نقصان کا اختیار
فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا
رکھتے ہیں) پس آج (کے دن) تم میں سے کوئی دوسرے کے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھے گا اور ہم گنہگاروں سے کہیں گے: اس جہنم کے
عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۴۲ وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا
عذاب کا مزہ چکھو، جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور (اے محمدؐ!) جب انہیں ہماری کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ
مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا
یہ شخص تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں کی پوجا سے باز رکھے جن کی تمہارے باپ دادا پوجا کرتے چلے آئے ہیں اور کہتے ہیں:
مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًی ؕ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ
یہ (قرآن) تو اس کی بنائی ہوئی باتیں ہیں اور کافروں نے جب ان کے پاس رسول برحق آپہنچا تو کہہ دیا کہ یہ کھلا

هٰذَآ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۴۳﴾ وَ مَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ مِّنۡ كُتُبٍ يَّدۡرُسُوۡنَهَا وَ مَاۤ

جادو ہے۔ حالانکہ ہم نے تو انہیں (الہامی) کتابیں نہیں دیں کہ وہ انہیں پڑھتے پڑھاتے ہوں اور نہ آپ سے قبل کوئی ڈرانے والا

اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ قَبۡلَكَ مِنۡ نَّذِيۡرٍ ﴿۴۴﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۙ وَ مَا

ان کی طرف بھیجا تھا۔ (کوئی بات نہیں) ان سے پہلے لوگوں نے بھی (یونہی ہمارے رسولوں کو) جھٹلایا؛ حالانکہ جو (دنیاوی ترقی) ہم نے انہیں دی تھی

بَلَغُوۡا مِعۡشَارَ مَاۤ اٰتَيۡنٰهُمۡ فَكَذَّبُوۡا رُسُلِىۡ ۖ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿۴۵﴾ ع ۵ ۱۱

یہ (تو) اسکے دسویں حصہ کو (بھی) نہیں پہنچے، غرض انہوں نے میرے رسولوں کی تکذیب کی، سو (دیکھو) میرا کیسا عذاب ہوا (کہ وہ سب ملیامیٹ ہوگئے)۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے رکوع کا بیان جاری ہے اور بتایا گیا ہے کہ تم جو مال واولاد پر اتنا گھمنڈ اور غرور دکھارہے ہو، یہ چیزیں ایسی نہیں کہ ان کی وجہ سے ہمارے یہاں تمہاری قدرومنزلت ہو، قدرومنزلت ہوگی تو دنیا والوں کے یہاں؛ لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ جو نیک عمل بجالائے گا، وہی قدرومنزلت کا مستحق ہے۔ وہی بالاخانوں میں رہنے کا حقدار ہے، وہی بہشت میں رہے گا، اور یہ سب مال واولاد اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پھر مشرکین کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ جنہیں تم یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ وہ تمہاری سفارش کریں گے اور تمہیں فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں، وہ یقیناً آج نہ سفارش کرسکتے ہیں نہ تمہیں نفع یا نقصان پہنچاسکتے ہیں۔ اس کے بعد قرآن کریم کا ذکر ہے کہ ان کی طرف کتاب اور رسول بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ پہلے انہیں نہ کتاب دی گئی اور نہ ان کی طرف کوئی رسول بھیجا گیا، پھر بتایا گیا کہ یہی قومیں جو تکذیب کی وجہ سے ہلاک ہوئیں وہ تمدن کی اس منزل پر تھیں کہ یہ لوگ تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں پہنچے، پھر انہیں ہم نے ہلاک کرڈالا تو یہ کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

فائدہ

قرآن نہ ماننے والوں کا انجام برا ہے اور ماننے والے دین ودنیا میں ترقی کریں گے۔

وَاحِدَةٍ ایک بات	فُرَادٰى علیحدہ علیحدہ	يَقۡذِفُ ڈال دیتا ہے
اِنۡ ضَلَلۡتُ اگر گمراہ ہوگیا ہوں میں	اِنِ اهۡتَدَيۡتُ اگر میں راہ ہدایت پر ہوں	فَزِعُوۡا وہ گھبرا گئے
فَوۡتَ بھاگنے کی جگہ	اُخِذُوۡا پکڑے گئے	تَنَاوُشُ رسائی، پہنچ
يَقۡذِفُوۡنَ پھینکتے تھے	حِيۡلَ حائل کردی گئی	اَشۡيَاعِهِمۡ ان کے گروہ، جماعتیں

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمۡ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلّٰهِ مَثۡنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوۡا ۚ

(اے محمدؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لیے دو دو یا ایک ایک کھڑے ہو جاؤ پھر غور

مَا بِصَاحِبِكُمۡ مِّنۡ جِنَّةٍ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا نَذِيۡرٌ لَّكُمۡ بَيۡنَ يَدَىۡ عَذَابٍ شَدِيۡدٍ ﴿۴۶﴾

کرو کہ تمہارے (اس) ساتھی کو کچھ جنون ہے؟ نہیں؛ بلکہ وہ تو صرف ایک سخت آنے والے عذاب سے تمہیں ڈرانے والا ہے۔

قُلۡ مَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ فَهُوَ لَكُمۡ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ

آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ (اگر) میں نے تم سے (اس وعظ ونصیحت کی) کوئی اجرت مانگی ہو، تو وہ تمہیں مبارک، اس کا بدلہ تو میرے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ

پروردگار کا ذمہ ہے اور وہ سب حالات کو دیکھنے والا ہے۔ آپ (ان سے) کہہ دیجئے، کہ میرا غیب کا جاننے والا خدا، دین حق کو دل میں ڈال

الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾

دیتا ہے۔ آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ (اب) حق آ گیا ہے، باطل نہ ظاہر ہوسکتا ہے اور نہ وہ پلٹ سکتا ہے، (اب مٹ کر رہے گا)۔

قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا

آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں (تمہارے زعم کے مطابق) گمراہی پر ہوں تو وبال مجھ پر ہی ہوگا اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وجہ

يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

سے ہے کہ میرا پروردگار میری طرف وحی کرتا ہے، بیشک وہ (بندوں کی باتیں) سننے والا اور (ان کے) قریب ہے۔ اے کاش کہ آپ ان کی

فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ

حالت دیکھتے کہ جب یہ گھبرا اٹھیں گے، کہیں بھاگ کر نہ جاسکیں گے، پاس ہی سے پکڑے جائیں گے۔ اور چیخ اٹھیں گے کہ ہم ایمان لائے، مگر

وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ

اب دنیا سے اتنی دور آجانے پر ایمان تک کہاں رسائی ہوسکتی ہے، (اس کا تو دنیا میں لانا کام آتا ہے۔) اور حال یہ ہوگا کہ اس سے قبل وہ قرآن کا انکار کر چکے

قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ

تھے اور بے تحقیق باتیں دور ہی دور سے ہانکا کرتے تھے۔ اور ان میں اور انکی (قبول ایمان کی) آرزو میں ایک آڑ کردی جائیگی جیسا کہ انکے ہم مشربوں کیساتھ

مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿٥٤﴾ ع ٦ ١٢

(بھی) یہی (برتاؤ) کیا جائے گا جو ان سے پہلے تھے جدائی ہوجائے گی، جیسے ان سے پہلے گروہوں کیساتھ ہوا تھا وہ یقیناً سخت شک میں تھے جس نے ان کو تردد میں ڈال رکھا تھا۔

تفسیر

مشرک و کافر لوگ آنحضرت ﷺ کو دیوانہ کہتے تھے، تو حکم ہوا کہ آپ ان سے یوں کہیے کہ اچھا ایک ایک دو دو مل جاؤ اور آپس میں خود ہی دلوں میں فیصلہ کرلو کہ جو شخص ایسی اچھی باتیں بتائے، پچھلے لوگوں کے حال سنا کر تمہیں ڈرائے اور آئندہ آنے والے عذاب سے تمہیں بچانے کے لیے سر توڑ کوشش کرے اور باوجود سخت ایذاؤں اور تکالیف و مصائب کی بھی اپنی وعظ نصیحت کو نہ چھوڑے، کیا وہ دیوانہ ہوسکتا ہے، نہیں ہرگز نہیں۔ پھر کافروں کی اس حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ جب واقعی قیامت کے دن سب لوگ گھبرائے گھبرائے نکل کھڑے ہوں گے تو کافر کہیں گے: اب ہم ایمان لاتے ہیں، مگر وہ ایمان مقبول نہیں ہوگا اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

فائدہ: وعظ و نصیحت کا اجر خدا ہی سے لینے کی امید رکھنا چاہیے۔

فائدہ: حق پر پابند ہوجانا چاہیے کہ اس کے مقابلے میں باطل ٹھہر ہی نہیں سکتا، ہمیشہ سچ بولو جھوٹ بولنے والا کبھی سرخرو نہیں ہوسکتا۔ اس لیے دوبارہ اٹھنے اور سزا و جزا کے دن پر ضرور اعتقاد رکھنا چاہیے؛ کیونکہ نیک اور بدعمل کا دار و مدار اسی دن پر ہے، نیکی اور بدی کا بدلہ اسی دن ملے گا۔

آیات : ۴۵	۳۵۔ سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ ۴۳	رکوعات : ۵

اَجْنِحَةٍ بازو، جمع جناح کی — اُولِيٓ اَجْنِحَةٍ پروں والے، بازو والے

مُرْسِلَ جاری کرنے والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى

ہر طرح کی تعریف خدا کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، اور فرشتوں کو نبیوں کی طرف بھیجتا ہے وہ دو دو،

وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ

تین تین، چار چار بازوں والے ہیں، اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں بڑھاتا ہے، وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اللہ لوگوں پر جب رحمت کے

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ مَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

دروازے کھول دیتا ہے تو اسے کوئی روک نہیں سکتا، اور اللہ ہی جسے روک دے تو پھر اس کے بغیر کوئی جاری کرنے والا بھی نہیں

وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ② يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ

اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے لوگو! اپنے اوپر خدا کا احسان یاد کرو، کیا اس کے علاوہ کوئی اور پیدا کرنے والا بھی ہے جو

غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③ وَ اِنْ

تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو، پھر تم اسے چھوڑ کر کہاں بہک رہے ہو، اور اے محمدؐ! اگر یہ

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

آپ کو جھٹلاتے ہیں، تو آپ سے پہلے بھی نبیوں کی یونہی تکذیب ہو چکی ہے، اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جائیں گے۔ اے لوگو!

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہنے والا ہے، تو تمہیں دنیا کی چند روزہ زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور شیطان تمہیں اللہ کے بارے میں

لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑥ اَلَّذِيْنَ

بہکا نہ دے۔ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے چیلے چانٹوں کو اسی لیے بلاتا ہے کہ تم دوزخی ہو جاؤ۔

كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦ ع ۱۳

تو جو لوگ کفر کریں گے ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے تو ان کے لیے مغفرت اور بڑا اچھا بدلہ ہے۔

تفسیر

اس سورة کو فاطر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شروع ہی میں خدا کی ایک صفت ''فاطر'' یعنی بغیر مادہ کے کسی چیز کو پیدا کر دینے والا بیان

ہوئی ہے۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جس پر رحمت کرنا چاہے تو اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا اور خدا ہی جس پر اپنی رحمت کے دروازے نہ کھولے تو کوئی بھی اس کے بعد اس پر رحمت نہیں کرسکتا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اپنی شان بیان کی ہے کہ میں ہوں جو آسمانوں اور زمینوں میں سے تمہیں رزق عطا کرتا ہوں، پھر تم شرک کیوں کرتے ہو، کوئی اور بھی ہے جو ایسا کرتا ہے۔ پھر شیطان سے بچنے کو کہا گیا ہے ؛ کیونکہ وہ انسان کا دشمن ہے، اور دشمن سے انسان کو احتیاط کرنا اور بچنا لازم ہے۔

یَصۡعَدُ چڑھتے ہیں	اَلۡکَلِمُ باتیں	یَرۡفَعُہٗ وہ اٹھالیتا ہے
یَبُوۡرُ برباد ہوگا	لَاتَضَعُ نہیں جنتی	مُعَمَّرٍ عمر والا، بوڑھا
عَذۡبٌ شیریں، میٹھا	فُرَاتٌ پیاس بجھانے والا، میٹھا پانی	سَآئِغٌ آسانی سے پی لیا جاوے، خوشگوار
مِلۡحٌ نمکین	اُجَاجٌ تلخ کڑوا	طَرِیًّا تازہ، تر
قِطۡمِیۡرٍ چھوہارے کی گٹھلی پر جو باریک چھلکا ہوتا ہے	یُنَبِّئُکَ بتائے گا تجھے	

اَفَمَنۡ زُیِّنَ لَہٗ سُوۡٓءُ عَمَلِہٖ فَرَاٰہُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ

تو کیا وہ شخص جس کو اس کا برا کام اچھا کر کے دکھایا گیا ہو اور وہ اسے (سچ مچ) اچھا سمجھے (ایک مومن کی مانند ہوسکتا ہے) تو بس اللہ جسے

مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۫ۖ فَلَا تَذۡہَبۡ نَفۡسُکَ عَلَیۡہِمۡ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ

چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے، تو (اے محمدؐ!) آپ ان پر افسوس کرتے کرتے جان نہ دے ڈالیں، بیشک

اللّٰہَ عَلِیۡمٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ﴿۸﴾ وَ اللّٰہُ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ الرِّیٰحَ فَتُثِیۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰہُ اِلٰی بَلَدٍ

اللہ ان کے کاموں سے خوب واقف ہے۔ اور اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے پس وہ بادل اٹھا کر مردہ شہر تک ہانک لے

مَّیِّتٍ فَاَحۡیَیۡنَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ کَذٰلِکَ النُّشُوۡرُ ﴿۹﴾ مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ

جاتی ہیں، پھر ہم مینہ کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کردیتے ہیں، اسی طرح لوگ (بھی حشر کے دن) اٹھائے جائیں گے۔ جو عزت کا خواہاں

الۡعِزَّۃَ فَلِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ جَمِیۡعًا ؕ اِلَیۡہِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ ؕ

ہو تو (سمجھ لے کہ) عزت (تو) صرف اللہ ہی کے لیے ہے اور تمام پاکیزہ باتیں اس تک پہنچتی ہیں، اور نیک عمل کو وہ اٹھا لیتا ہے

وَالَّذِیۡنَ یَمۡکُرُوۡنَ السَّیِّاٰتِ لَہُمۡ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ؕ وَمَکۡرُ اُولٰٓئِکَ ہُوَ یَبُوۡرُ ﴿۱۰﴾

اور جو بری چالیں چلتے رہتے ہیں تو ان کے لیے سخت عذاب ہے، اور ان کی سب چالیں برباد ہوجاتی ہیں۔

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ ثُمَّ جَعَلَکُمۡ اَزۡوَاجًا ؕ وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ

(اے لوگو!) اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے بنائے اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی

اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِہٖ ؕ وَ مَا یُعَمَّرُ مِنۡ مُّعَمَّرٍ وَّ لَا یُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِہٖۤ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ ؕ

ہے؛ مگر اس کے علم میں یہ سب ہوتا ہے اور کوئی عمر والا عمر نہیں پاتا، اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی ہے ؛ مگر وہ سب لوح محفوظ میں ہے

اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرٌ ﴿۱۱﴾ وَ مَا یَسۡتَوِی الۡبَحۡرٰنِ ٭ۖ ہٰذَا عَذۡبٌ فُرَاتٌ

اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ اور (یہ اسی کی قدرت ہے کہ) دونوں دریا برابر نہیں ہیں (بلکہ) ایک تو شیریں پیاس بجھانے والا ہے،

سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَ مِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ تَسْتَخْرِجُوْنَ
جس کا پینا آسان ہے اور ایک نمکین اور تلخ ذائقہ ہے تم ہر ایک سے (مچھلی کا) تازہ گوشت (شکار کر کے) کھاتے ہو اور اپنے پہننے کے لیے
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ
زیور نکالتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں دیکھتا ہے کہ پانی کو پھاڑتی ہوئی چلتی ہیں؛ تاکہ تم (ان کے ذائقہ سے) اس کی روزی ڈھونڈو اور تاکہ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ
تم شکر (ادا) کرو۔ وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے، سب ایک خاص مدت
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
کے لیے گردش کر رہے ہیں، (اے لوگو!) یہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی (سب جگہ) حکومت ہے اور جن لوگوں کو تم اس کے علاوہ پکارتے ہو وہ تو
مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَ لَوْ سَمِعُوْا
(ایک) کھجور کی گٹھلی کے چھلکے جتنا بھی اختیار نہیں رکھتے۔ اگر تم ان کو پکارو تو تمہاری پکار ہی نہ سنیں اور اگر (بفرض محال) وہ سن (بھی) لیں تو جواب (ہی)
ع ۱۴ مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾
نہ دیں اور وہی قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے۔ (تو اے شخص) تجھے ایک باخبر خدا کے برابر اور کوئی یہ بات بتا نہیں سکتا (بس اسی کو مان)۔

تفسیر

شروع میں بتایا گیا ہے کہ آپ اپنی قوم پر کتنے شفیق ہیں، پھر اپنی قدرت کا بیان کیا ہے، اس کے بعد مشرکوں کو ان کے شریکوں کی بے بسی کا حال بتایا ہے اور یہ سب اس لیے کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود حقیقت میں نہیں ہو سکتا، اس پر یقین لایا جائے۔

مُثْقَلَةٌ بوجھ اٹھانے والا — لَا يُحْمَلْ نہیں لادا جائے گا — ظِلٌّ سایہ
حَرُوْرٌ دھوپ — مُسْمِعٌ سنانے والا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
اے لوگو! تم سب خدا کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز اور قابل تعریف ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو (صفحہ دنیا سے) مٹا دے
وَ يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ
اور (تمہاری جگہ) ایک نئی مخلوق پیدا کر دے۔ اور یہ بات اللہ کے لیے مشکل نہیں ہے۔ اور کوئی بار اٹھانے والا دوسرے کا بار نہ اٹھائے گا
وَ اِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّ لَوْ كَانَ
اور اگر کوئی بھاری بوجھ اٹھانے والا کسی کو (ہاتھ بٹانے کے لیے) بلائے گا، تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی اس پر نہ لادا جائے گا، خواہ وہ کتنا
ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ مَنْ
ہی قریبی کیوں نہ ہو۔ (اور اے محمد!) آپ تو ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہوں اور نماز پڑھتے ہوں اور جو شخص

تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ۭ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِي

(بھی گناہوں سے) پاک رہے گا، اپنی ہی ذات کے لیے پاک رہے گا اور (پھر جزا و سزا کے لیے) سب خدا کی طرف لوٹیں گے اور (اے

الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوْرُ ﴿۲۰﴾ وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الْحَرُوْرُ ﴿۲۱﴾

محمدؐ!) یقیناً اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہوسکتا، اور نہ اندھیرا اور روشنی،اور نہ سایہ اور دھوپ، اور نہ

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي

زندے اور مردے برابر ہو سکتے ہیں، ہاں جسے اللہ چاہے سنا سکتا ہے،اور جو قبروں میں ہیں آپ انہیں (کچھ) نہیں

الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا

سنا سکتے، آپ تو صرف ایک ڈرانے والے (رسول) ہیں (اے محمدؐ!) بیشک ہم نے قرآن کے ساتھ آپ کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا

وَّ نَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۲۴﴾ وَ اِنْ

بنا کر بھیجا ہے اور ویسے تو کوئی بھی گروہ ایسا نہیں جہاں ہم نے کوئی ڈرانے والا نہ بھیجا ہو، (مگر آپ سب کے لیے ہیں) اور (اے محمدؐ!) اگر یہ

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ

آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو یقیناً ان سے پہلوں نے بھی تکذیب کی تھی،ان کے پاس (بھی) رسول نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب

ع ۳ ۱۲/۱۵ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۲۶﴾ ع

(شریعت) لے کر آئے تھے، پھر (جو) کافر (ہوگئے ان) کو ہم نے پکڑ لیا، سو (دیکھو) میرا کیسا عذاب ہوا۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ سب لوگ خدا کے محتاج ہیں اور اسے کسی کی پروانہیں، وہ اگر چاہے تو لوگوں کی ناشکری پر ان کو صفحۂ دنیا سے نیست و نابود کر دے اور ان کی جگہ دوسری مخلوق لا بسائے جو ان کی طرح ناشکر گزار اور نافرمان نہ ہو، مگر وہ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے اور اس لیے انہیں بار بار عذاب سے ڈراتا ہے اور پہلے لوگوں کے حالات کو بطور عبرت کے سناتا ہے؛ تاکہ وہ نافرمانیوں سے باز رہیں۔

پھر بتایا گیا ہے کہ گناہوں کا بوجھ جس نے گناہ کیا وہی اٹھائے گا، کسی کے ذرہ بھر گناہ میں بھی دوسرے کو نہ پکڑا جائے گا؛ بلکہ اسی سے باز پرس ہوگی، عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو چکے ہیں، اگر یہ مسئلہ ٹھیک بھی ہو تو ذرا غور کرو کہ اس سے گنہگاری کا کیسا بازار گرم ہو رہا ہے؛ کیونکہ گناہ کرنے والے کو یہ خیال ہے کہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو چکا۔ اب کیا ہے نجات تو مل ہی جائے گی، لیکن قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کسی کے گناہ کا بار نہیں اٹھائے گا، اس سے بدکاری کا سد باب کرنا منظور ہے، کیونکہ ہم جب تک اس بات سے ڈریں گے نہیں کہ ہمارے گناہوں پر عذاب ہوگا اس وقت تک ہم گناہ کو معمولی بات سمجھتے رہیں گے، سبحان اللہ قرآن کریم کی ایک ایک آیت اپنے اندر کیا کیا گوہر پنہاں رکھتی ہے، لیکن دیکھنے کے لیے قرآنی آنکھ اور سمجھنے کے لیے روشن دماغ درکار ہے۔

جُدَدٌ راستے — بِيضٌ سفید، جمع ابیض کی — حُمْرٌ سرخ، جمع احمر کی

غَرَابِيبُ کالے، سیاہ — سُوْدٌ کالے — دَوَآبِّ جاندار، جمع دابہ کی

عُلَمٰٓؤُا جمع عالم کی، جاننے والا، علماء — عَلَانِیَةً ظاہر، کھلم کھلا — لَنْ تَبُوْرَ گھاٹا نہ ہوگا
مُقْتَصِدٌ میانہ روی — سَابِقٌ سبقت کرنے والا — لُغُوْبٌ تھکن، تکان — یَصْطَرِخُوْنَ چلاتے ہیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ
کیا تم نے دیکھا نہیں کہ خدا نے آسمان سے پانی برسایا، پھر ہم نے اس سے رنگ برنگ کے پھل پیدا کیے اور (اسی طرح) پہاڑوں
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾
کے (بھی) مختلف حصے ہیں (بعضے) سفید (بعضے) سرخ کہ ان کی رنگتیں بھی مختلف ہیں (اور بعض نہ سفید نہ سرخ بلکہ) بہت گہرے سیاہ۔
وَ مِنَ النَّاسِ وَ الدَّوَآبِّ وَ الْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ
اسی طرح آدمی اور جانور اور چوپائے مختلف رنگ کے ہیں، اللہ کے بندوں میں علماء (ہیں کہ) اس سے
عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا
ڈرتے ہیں۔ یقیناً اللہ زبردست اور بخشنے والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم
الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾
کرتے ہیں اور ہمارا دیا چھپے چھپے اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جسے کبھی گھاٹا نہ ہوگا۔
لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾
یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیدے اور اپنے فضل سے اور زیادتی (بھی) کردے بیشک وہ بخشنے والا اور نیک
وَ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا
اعمال کا قدردان ہے۔ اور (اے محمدؐ!) یہ جو کتاب ہم نے آپ کی طرف بذریعہ وحی نازل کی ہے یہ بالکل ٹھیک ہے اور پہلی کتابوں کی
بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
مصدق ہے اور بلاشبہ اللہ اپنے بندوں (کے حال) سے واقف ہے اور دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ
جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے انتخاب کیا تو (اب) بعض (تو) ان میں سے اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں، بعض میانہ رو ہیں،
وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ
اور بعض خدا کے حکم سے نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں، یہ (اس کا) بڑا فضل ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والی
يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾
بہشتوں میں داخل ہوں گے، ان میں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، اور ان کا لباس ریشم کا ہوگا۔
وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ
اور وہ کہیں گے: اس خدا کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے رنج و غم دور کیا، بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا اور قدردان ہے۔ جس نے

اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ۝٣٥ وَالَّذِينَ

اپنے فضل سے ہمیں ہمیشہ رہنے والے گھر میں اتارا ہے کہ اس میں نہ تو ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ کوئی تکان۔ (اس کے برعکس) کافروں

كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ

کے لیے جہنم کی آگ ہوگی (اس میں) نہ تو ان کی زندگی ہی ختم کی جائے گی کہ وہ مرجائیں اور نہ عذاب ہی کم کیا جائے گا (کہ آرام پائیں،)

كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ۝٣٦ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

ہم یونہی ہر ناشکرے کو سزا دیں گے۔ اور وہ اس میں (پڑے) چیختے ہوں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں (دوزخ سے) نکال کہ ہم ان

نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۭ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ

برے کاموں کی بجائے اچھے کام کریں (تو جواب ملے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جو چاہتا نصیحت حاصل کرتا (اور نیک

تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيرُ ۭ فَذُوقُوا فَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ نَّصِيرٍ ۝٣٧ ع ۱۱/۱۶

عمل کرتا) اور کیا تمہارے پاس ڈرانے والا نہ بھیج دیا؟ پس (اب تو عذاب کا) مزہ چکھتے رہو کہ ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ نے شروع رکوع میں اپنی قدرت کی رنگینیاں بیان فرمائی ہیں، پھر خدا کی راہ میں خیرات کرنے والوں کو پورا اجر دینے کا وعدہ ہے اوران کی خیرات کی مثال ایسی تجارت سے دی ہے کہ جس میں کوئی نقصان یا ٹوٹا نہ ہو، پھر جنتیوں کا ذکر ہے اوران کے لباس اور قیمتی جواہرات کا بیان ہے، جسے وہ استعمال کریں گے۔ پھراس کے برعکس عبرت پذیری کے لیے ساتھ ساتھ دوزخیوں کا بھی بیان کردیا کہ لوگ برے کاموں سے ہٹ کراپنی زندگی نیک کاموں میں صرف کریں، کیونکہ وہاں وہ لاکھ چیخ وپکار کریں گے، کچھ شنوائی نہ ہوگی۔ دنیا عمل کا مقام ہے، عمل جیسا ہوگا ویسا اس کا بدلہ ملے گا۔

مَقْتًا	غصہ	اَرُونِي	مجھے دکھاؤ	تَزُولَا	وہ دونوں ہٹ جائیں	زَالَتَا	ہٹ گئے
اُمَمِ	جمع امۃ، امتیں	نُفُورًا	نفرت	لَا يَحِيقُ	حق ثابت نہیں ہوتیں		

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝٣٨ هُوَ الَّذِي

یقیناً خدا آسمانوں کی اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے اور وہ دلوں کی باتوں سے بھی واقف ہے، خدا وہی ہے جس نے

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ۭ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۭ وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ

تمہیں زمین پر تم سے پہلوں کا وارث بنایا تو جو (بھی) کفر کرے گا تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور ان کافروں کے لیے ان کا

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيدُ الْكٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ۝٣٩ قُلْ

کفران کے پروردگار کے نزدیک غصہ ہی تو بڑھاتا ہے اوران کافروں کا کفران کے لیے نقصان ہی بڑھاتا ہے۔ (اے محمدؐ!) آپ (ان سے) کہہ

اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۭ اَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْاَرْضِ

دیکھئے: تم اپنے قرارداد شریکوں کا حال تو بتاؤ جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو، مجھے دکھاؤ تو انہوں نے زمین کی کونسی چیز پیدا کی ہے

اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ

یا آسمانوں (کی پیدائش) میں وہ (خدا کے) ساجھی تھے یا کیا ہم نے انہیں کتاب دی ہے کہ وہ اس وجہ سے کھلی دلیل رکھتے ہوں ، (یہ کچھ

بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝۴۰ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ

بھی نہیں ہے)؛ بلکہ یہ گنہگار ایک دوسرے کو دھوکہ (فریب) دے رہے ہیں، یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کو سنبھالے ہوئے ہے کہ وہ

وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

(جگہ سے) ٹل نہ جائیں، اور اگر وہ ٹل (ہی) جائیں تو اس کے بعد کوئی انہیں روک نہیں سکتا، بلاشبہ خدا بڑا تحمل والا

غَفُوْرًا ۝۴۱ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ

اور بخشنے والا ہے۔ اور یہ بڑی لمبی چوڑی قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانے والا رسول آئے گا تو وہ ضرور

اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ۝۴۲ اسْتِكْبَارًا

تمام امتوں سے زیادہ سیدھے راہ پر رہیں گے، مگر جب ان کے پاس (ان کی خواہش کے مطابق واقعی) رسول آ گیا تو ان کی نفرت اور بڑھ گئی۔

فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ

زمین پر تکبر کرنے اور بری چالیں چلنے لگے؛ حالانکہ بری چالیں (الٹا) کرنے والوں ہی پر پڑتی ہیں، پھر کیا یہ (اپنے سے) پہلے لوگوں کے

اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝۴۳

طریقہ کار کا انتظار کر رہے ہیں، تو اس خدائی (عذاب کے) طریقہ میں نہ تو تبدیلی ہوگی اور نہ وہ ٹلے گا۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْا

اور کیا انہوں نے زمین میں سیر کر کے یہ پتہ نہیں چلایا کہ ان سے پہلی قوموں کا کیا انجام ہوا؛ حالانکہ وہ ان سے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ

قوت میں زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور کوئی ایسی چیز تو ہے ہی نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں اسے ہرا دے، وہ تو

اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝۴۴ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا

بڑے علم اور قدرت کا مالک ہے۔ اور اگر خدا بندوں پر ان کے بداعمال کی وجہ سے گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک جاندار بھی باقی نہ چھوڑتا؛ لیکن وہ

مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۝۴۵ ع ۱۷

(ہے کہ اس نے) انہیں ایک مقرر مدت تک کیلئے ڈھیل دے رہا ہے۔ پھر جب ان کی مدت پوری ہوگی تو اللہ (ہی) اپنے بندوں (کے حال) کا نگران ہوگا۔

تفسیر

اس میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو ان پر زیادہ غصہ آتا ہے اور یقیناً وہ گھاٹے میں رہیں گے، پھر کفار و مشرکین کا ذکر ہے کہ قرآن کے نزول سے پہلے یہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ خدایا اہل کتاب کی طرح ہم پر بھی کوئی نبی اور کتاب اتار، چنانچہ جب ان کی حسب مرضی نبی آیا اور کتاب نازل ہوئی تو بجائے اپنے وعدے کے مطابق سب امتوں سے زیادہ سیدھے راہ پر

ہوتے، یہ لگے تکبر کرنے اور نفرت کرنے، تو بتایا گیا ہے، ان کی اس سرکشی کا وہی انجام ہوگا جو پہلوں کا ہوا اور خدائی عذاب آکر رہے گا۔ یہ لوگ اس عذاب کو ٹال نہ سکیں گے۔

پھر آخر میں اپنی شفقت کا بیان کیا ہے کہ اگر خدا لوگوں کے گناہوں پر فوراً گرفت کرلیا کرتا تو آج روئے زمین پر کوئی متنفس نہ بچتا، سبحان اللہ! کیسا مہربان خدا ہے کہ بندوں کو مہلت دے دیتا ہے کہ شاید سدھر جائیں، ورنہ وہ اختیار رکھتا ہے جب چاہے ان پر عذاب نازل کرے۔

رکوعات: ۵	۳۶۔ سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ ۴۱	آیات: ۸۳

تَنْزِيْلَ اتارا ہوا — اَذْقَانِ جمع ذقن کی، ٹھوڑیاں — مُقْمَحُوْنَ سر اٹھائے ہونگے
سَدًّا دیوار — اَغْشَيْنٰهُمْ ہم نے انہیں ڈھانپ لیا — اٰثَارَ جو چیزیں پیچھے چھوڑی جائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰسٓ ۝١ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٤

یٰسٓ۔ حکمت والے قرآن کی قسم! یقیناً آپ رسولوں میں سے (ایک) ہیں۔ جو سیدھے راستے پر ہیں۔ اور مہربان

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝٦

خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے؛ تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے تھے، پس وہ غفلت میں پڑے رہے۔ خدا کی بات ان

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا

میں سے اکثر پر پوری ہوچکی ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ بلاشبہ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں، اور وہ ٹھوڑیوں تک ہیں جس سے ان

فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

کے سر اوپر اٹھ گئے ہیں، اور ہم نے ان کے آگے اور انکے پیچھے ایک دیوار بنادی ہے اور (ہر طرف سے) ان کو ڈھانپ لیا ہے، تو وہ (اب کچھ) دیکھ (ہی)

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝٩ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠

نہیں سکتے، اور ان کیلئے تو ایک ہی بات ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ تو ایمان لائیں گے ہی نہیں۔ آپ تو اسی کو ڈرا سکتے ہیں، جو نصیحت

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝١١

پر چلے، اور بن دیکھے خدا سے ڈرتا رہے، تو ایسے شخص کو آپ بخشش اور عمدہ اجر کی خوشخبری دے دیجئے، بلاشبہ ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم جو

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ؕ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝١٢ ع

کچھ وہ عمل آگے بھیجتے ہیں، اور ان کے وہ اعمال بھی جن کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں لکھ رہے ہیں، اور ہم نے سب چیزوں کو ایک روشن کتاب میں قلمبند کرلیا ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کے شروع میں یٰسین آیا ہے اسی وجہ سے اس کا نام یٰسین ہے، بعضوں نے کہا ہے کہ یاسین خود آنحضرتؐ کا نام ہے اور یہ اقرب الی

الصواب ہے، کیونکہ فوراً ہی اس کے بعد آپ کو خطاب کیا جارہا ہے۔ اس سورہ کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے قرآن کا دل کہا گیا ہے، مگر آج کل لوگ صرف یاسین پڑھ لینے کو کافی سمجھتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں، یاسین بھی قرآن کی اور سورتوں کی طرح ایک سورۃ ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جس طرح انسان کا ہر عضو اپنی اپنی جگہ ضروری ہے، اسی طرح قرآن کی ہر سورۃ اپنی جگہ بڑی فضیلت رکھتی ہے اور بڑی ضروری ہے، کیونکہ سارا قرآن خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام ہر حالت میں خواہ کہیں سے پڑھا جائے قابل قدر اور باعث ثواب اور موجب برکت ہے۔

اس رکوع میں قرآن کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں، پھر کفار کے اس گروہ کا ذکر ہے کہ جس میں کوئی نبی نہ آیا تھا، اور انہیں ڈرانے کو کہا ہے۔ پھر ان لوگوں کا ذکر ہے کہ جو بالکل راہ ہدایت پر آنے کی توفیق ہی نہیں رکھتے، ان کے لیے ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے۔ پھر ایمان لانے والوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہم نے انسان کا ہر عمل محفوظ کر لیا ہے، جس طرح گراموفون کے ریکارڈ ہوتے ہیں، اسی طرح اس کی زندگی کا ریکارڈ ہمارے یہاں ٹھہرا جارہا ہے۔

تَکْذِبُوْنَ تم جھوٹ بولتے ہو	تَطَیَّرْنَا ہم نے بدشگونی لی	لَمْ تَنْتَھُوْا تم باز نہ آئے
نَرْجُمَنَّکُمْ ہم تمہیں سنگسار کردیں گے	ذُکِّرْتُمْ تمہیں نصیحت کی گئی	مُسْرِفُوْنَ حد سے گزرنے والے
فَطَرَنِیْ اس نے مجھے پیدا کیا	یُرِدْنِ میرے بارے میں وہ ارادہ کرے	لَا یُنْقِذُوْنِ مجھے نہیں چھڑا سکتے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾

وقف لازم

(اے محمدؐ!) آپ انہیں گاؤں والوں کا قصہ سنا دیجئے کہ جب ان کے پاس (ہمارے) رسول آئے، جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ

مگر انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا پھر ہم نے تیسرے کو ان کی مدد کے لیے بھیجا، ان سب نے کہا کہ (اے لوگو!) یقیناً ہم تمہاری طرف (خدا

مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ

کی طرف سے) بھیجے گئے ہیں۔ وہ کہنے لگے: (ہم کیسے مانیں،) تم تو ہماری طرح بس ایک آدمی ہو، اور اللہ نے کوئی کتاب ہی نہیں اتاری تم تو

اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ

جھوٹ بولتے ہو، کہنے لگے: (تم مانو نہ مانو) ہمارا پروردگار بخوبی جانتا ہے کہ ہم یقیناً تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور ہم پر (خدا کے احکام کا) واضح

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

طور پر پہنچا دینا (فرض) ہے۔ وہ کہنے لگے: ہمارے لیے تمہارا آنا بڑا منحوس ثابت ہوا ہے، اگر تم (ان باتوں کے کہنے سے) باز نہیں آؤ گے تو ہم تمہیں

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ

سنگسار کردیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں سخت ایذا پہنچے گی۔ وہ کہنے لگے: تمہاری نحوست تو یقیناً تمہارے ساتھ ہے، نصیحت کی بات اگر

ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ

تمہیں کہی جائے تو تم نحوست بتاتے ہو، نہیں بات دراصل یہ ہے کہ تم حد سے بڑھنے والے ہو، اور شہر کی دوسری طرف سے ایک شخص دوڑتا

يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

ہوا آیا اور کہنے لگا: اے میری قوم! پیغمبروں کی پیروی کرو، ان کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر (بھی) نہیں مانگتے، اور وہ ہدایت پر (بھی) ہیں۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٢٢ ءَاَتَّخِذُ مِنْ

اور مجھے کیا ہوا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں، جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ کیا میں (اس کے) خدا

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ

کے علاوہ کوئی اور (جھوٹا) خدا بنالوں؟ حالانکہ اگر (وہ خدائے) رحمن مجھے نقصان دینا چاہے تو نہ ان کی سفارش میرے کسی کام آئے اور نہ وہ

شَيْـًٔا وَّ لَا يُنْقِذُوْنِ ٢٣ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٢٤ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

مجھے (اس سے) بچاسکیں۔ ایسا ہو تو میں بے شک بڑی فاش غلطی میں پڑ جاؤں گا۔ میں تو بلاشبہ تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں، پس تم

فَاسْمَعُوْنِ ٢٥ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ٢٦ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ

میری بات سنو۔ اس سے کہا گیا: جنت میں داخل ہوجا، (اس وقت) اس نے کہا: اے کاش! میری قوم جان لیتی کہ خدا نے مجھے بخش دیا ہے

وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ٢٧ وَ مَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ

اور مجھے (اپنے) عزت والے بندوں میں شریک کرلیا ہے۔ اور (اے محمدؐ!) ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر (ہلاکت کے لیے)

وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ٢٨ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ٢٩ يٰحَسْرَةً

نہیں اتارا تھا اور نہ ہی ہم ایسا کرنے والے (ہی) تھے، وہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ تھی کہ (جس کے سنتے ہی) وہ بجھ بجھا کر رہ گئے، کتنا افسوس ہے

عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٣٠ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا

ان بندوں پر کہ جن کے پاس جب کوئی رسول آیا تو وہ اس سے ٹھٹھا ہی کرتے رہے۔ (اے محمدؐ!) کیا ان کفار مکہ نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے ہم

قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ٣١ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ٣٢

نے کتنی امتیں ہلاک کر ڈالیں اور یہ کہ اب وہ ان کے پاس لوٹ کر کبھی نہیں آرہے اور ان میں کوئی ایسا نہیں جو مجموعی طور پر ہمارے روبرو حاضر نہ کیا جائے۔

تفسیر

اس رکوع کے مطالب کا سلسلہ اس سے پہلے کے رکوع سے ہے، یعنی شہر انطاکیہ کے لوگوں کی نافرمانی اور سرکشی کا بیان ہے کہ کس طرح انہوں نے پیغمبروں کو ستایا اور منحوس بتایا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ خدا میں تبلیغ کرنے میں کتنی دشواریاں سامنے آتی ہیں، پھر یہ بھی کہا گیا ہے کہ دین خداوندی کے پھیلانے میں جو لوگ پیغمبروں کی نیابت کرتے ہیں یا ان کے بعد تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیتے ہیں ان سے ان کی قوم کیا سلوک کرتی ہے؛ لیکن ان کا جو اجر عظیم خدا کے ہاں اسے ملتا ہے وہ ان مصائب کے مقابلے میں ہزار ہا درجہ بہتر ہوتا ہے۔

پھر کیا وجہ ہے کہ ہم بھی قرآن کی تبلیغ کرنے کے لیے اپنے کو وقف کرکے اس اجر عظیم کے مستحق نہ بنیں؟ ہمارا فرض ہے کہ مردمیدان بن کر سب مصیبتوں کو برداشت کرتے ہوئے قرآن ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوجائیں اور آخر دم تک اسی فرض کو انجام دیتے رہیں۔

عُيُوْنٍ جمع عین، چشمے
عَمِلَتْهُ اس کو کیا ہے اس نے
نَسْلَخُ ہم ادھیڑ لیتے ہیں، کھینچ لیتے ہیں
مُظْلِمُوْنَ وہ اندھیرے میں ہوتے ہیں
عَادَ وہ لوٹا
عُرْجُوْنِ سوکھی ہوئی ٹہنی
قَدِيْمِ پرانی

يَسْبَحُوْنَ وہ تیر رہے ہیں، چکر لگا رہے ہیں | مَشْحُوْنِ بھری ہوئی | يَرْكَبُوْنَ وہ چڑھتے ہیں
صَرِيْخَ فریاد سننے والا | يُنْقَذُوْنَ وہ بچائے جائیں گے | اَنُطْعِمُ کیا ہم کھانا کھلائیں اَطْعَمَهٗ وہ اس کو کھلاتا
تَاْخُذُهُمْ وہ ان کو پکڑے گی | يَخِصِّمُوْنَ وہ جھگڑتے ہوں گے | تَوْصِيَةً وصیت کرنا

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
اور ان کافروں کے لیے یہ بے جان زمین ہی ایک (کافی) نشانی ہے، ہم اسے زندہ کرتے ہیں، پھر اس میں سے اناج پیدا کرتے ہیں جس میں سے
يَاْكُلُوْنَ ۝۳۳ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۝۳۴ لا
یہ کھاتے ہیں، اور پھر اسی زمین میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگا رکھے ہیں، اور اس میں چشمے جاری کردیے ہیں؛ تاکہ وہ ان
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝۳۵
باغوں سے میوے کھائیں، جنھیں انہوں نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا پھر بھی یہ (کیوں ان نعمتوں کا) شکر (ادا) نہیں کرتے۔ (بہت عالی
سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
مرتبہ اور) پاک ہے وہ ذات جس نے جو کچھ زمین اگاتی ہے اور اس کی اپنی جنس میں اور جن کو جانتے بھی نہیں، ان میں سے ہر ایک چیز کو
وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۶ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ اور ان کے لئے رات (ہماری قدرت کی) ایک بڑی نشانی ہے کہ ہم اس (رات) پر سے دن کو اتارتے ہیں تو یکایک وہ لوگ
مُّظْلِمُوْنَ ۝۳۷ لا وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝۳۸ ؕ
اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے اور یہ اسی زبردست علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے۔
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝۳۹ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ
اور (دیکھو) ہم نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کردی ہیں، یہاں تک کہ (ہر بار ایک منزل میں) وہ کھجور کی پرانی سوکھی ہوئی ٹہنی کا سا ہو
اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ
جاتا ہے، (اور دیکھو) نہ تو سورج سے یہ ہوسکتا ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات سے یہ ہوسکتا ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے، ہر ایک
وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝۴۰ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ
(اپنے اپنے) دائرہ میں چکر لگا رہا ہے، اور پھر ان کے لیے یہ بھی (ہماری قدرت کی) نشانی ہے کہ ہم ان کی نسلوں کو بھری ہوئی کشتیوں میں
الْمَشْحُوْنِ ۝۴۱ لا وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝۴۲ وَ اِنْ نَّشَاْ
سوار کرتے ہیں، (اسی طرح) ان کے لیے (اور بھی چیزیں) ہم نے کشتی جیسی پیدا کردیں، جن پر یہ سوار ہوتے ہیں، اگر ہم چاہیں تو انکو
نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝۴۳ لا اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا
(سمندر میں ہی کشتی الٹ کر) غرق کردیں، جہاں کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو اور نہ یہ بچائے جاسکیں۔ یہ صرف ہماری طرف سے رحمت ہے

وَ مَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ

کہ انہیں ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کی مہلت دیتے ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم لوگ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے سامنے اور تمہارے

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا

پیچھے ہے؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔اور (ان کی حالت تو یہ ہے کہ) ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے جو نشانی بھی ان کے پاس لائی جاتی ہے

عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ

یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔اور جب ان (کافروں) سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ تمہیں اللہ نے دے رکھا ہے اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو تو کافر

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ

ایمانداروں سے کہتے ہیں: کیا ہم ان لوگوں کو (اپنا مال) کھلاتے پھریں جن کو اگر اللہ (کھلانا) چاہتا تو (آپ ہی) ان کو کھانے کو دیتا، (ہم سے

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾

کیوں کھلواتا،معلوم ہوتا ہے کہ) تم بالکل صریح غلطی میں ہو، اور کہتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو۔

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

یہ لوگ صرف ایک سخت چنگھاڑ کے منتظر ہیں جو ان کو آ پکڑے گی۔اور وہ سب باہم لڑ جھگڑ رہے ہوں گے (یہ یاد رکھیں) پھر ان میں اتنی بھی

تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

طاقت نہیں رہے گی کہ یہ کسی کو وصیت کریں یا گھروں کو ہی لوٹ جاسکیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور قدرت کے ثبوت میں انسانوں کے سامنے عام دنیا کے روز وشب کے معاملات کو پیش کیا ہے اور انہیں غور کرنے کو کہا ہے، اور پھر خود ہی بتاتا ہے کہ دیکھو کس طرح چاند سورج، دن اور رات ایک قاعدے کے مطابق بدلتے رہتے ہیں، کبھی یہ نہیں ہوتا کہ سورج اور چاند دونوں ایک ہی وقت اکٹھے ہو جائیں اور نہ یہ کبھی ہوا ہے کہ رات اتنی بڑھ جائے کہ دن وہی غالب ہو جائے، ان سب باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی قدرت ہے جو ان کو ایک اندازے سے چلا رہی ہے ورنہ یہ اس پابندی سے کبھی کام نہ کرتے، اور وہ قدرت ایک ہی ہو سکتی ہے یعنی ذات باری تعالیٰ۔اس کے بعد کافروں کا بیان ہے کہ کس طرح وہ ہر ایک بات سے منہ موڑے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو تو کہتے ہیں ہم کیوں کریں، یہ تو خدا کی مرضی ہے کہ یہ بھوکے مریں، اگر اس کی مرضی نہ ہوتی تو وہ انہیں امیر کیوں نہ بنا دیتا، وہ بیوقوف یہ نہیں سمجھتے کہ خدا ایسا کر سکتا ہے، مگر یہ اس کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں ثواب حاصل کرنے کی توفیق دی اور موقع دیا، اگر ایسا نہ کرتا تو ہم نیک کیسے شمار کیے جاتے، اس کے بعد انہیں بتایا گیا ہے کہ اللہ کا عذاب کس طرح یکدم آجاتا ہے، ہمیں ان باتوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

نُفِخَ پھونکا جائے گا | صُوْرِ قرن، بگل | اَجْدَاثِ قبریں | یَنْسِلُوْنَ وہ دوڑ پڑیں گے

مَرْقَدِ بستر، سونے کی جگہ	شُغُلٍ دھندا، کام	فٰكِهُوْنَ جی بہلانے والا
اِمْتَازُوْا تم الگ ہو جاؤ	جِبِلًّا خلقت	اِصْلَوْا تم داخل ہو جاؤ
تُكَلِّمُنَآ ہم سے باتیں کریں گے	لَطَمَسْنَا البتہ ہم مٹا دیتے	اِسْتَبَقُوا وہ دوڑیں
مَسَخْنَا ہم بگاڑ دیں، مسخ کر دیں	مُضِيًّا آگے بڑھنا	

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا

اور پھر جب صور پھونکا جائے گا تو فوراً وہ (اپنی) قبروں سے اٹھ اٹھ کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑیں گے۔ اور کہیں گے: ہائے ہماری بدبختی!

مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ

یہ کس نے ہمیں ہمارے سونے کی جگہ سے اٹھا دیا (ان سے کہا جائے گا) یہ وہی ہے جس کا (تمہارے) پروردگار نے (تمہیں) وعدہ دیا تھا،

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اور پیغمبروں نے اس کی تصدیق کی تھی۔ (پھر ہوگا کیا) بس ایک چنگھاڑ سی ہوگی، اور وہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر ہو جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

(اور ہم اعلان کر دیں گے کہ) آج کسی جان پر (ذرہ بھر بھی) ظلم نہیں ہوگا اور جو کچھ تم نے (دنیا میں) کیا ہوگا تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى

بے شک آج (کے دن) جنتی (اپنے) شغل میں دل بہلا رہے ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیویاں سائے میں تختوں پر

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ وہاں ان کے لیے (ہر طرح کے پھل کھانے کو) ہوں گے اور جو کچھ بھی وہ مانگیں گے ان کو مل جائے گا۔

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا

(اور ان کے) مہربان پروردگار کی طرف سے (انہیں) سلامتی کا پیغام دیا جائے گا۔ (پھر پروردگار حکم دے گا) اے مجرمو! تم جنتیوں

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ

سے علیحدہ ہو جاؤ۔ (اور ان سے کہے گا) اے آدم زادو! کیا میں نے تمہیں جتلا نہیں دیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا

عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا

صریح دشمن ہے۔ اور (تمہیں یہ کہا تھا کہ) میری ہی عبادت کرنا، یہی سیدھا راستہ ہے، یقیناً اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو

كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

گمراہ کر دیا، کیا تمہیں عقل نہیں تھی (جو اس کے پھندے میں پھنس گئے، اچھا تو اب) یہ جہنم ہے جس کا تم (نافرمانوں) سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَآ

آج اپنے کفر کی پاداش میں اس میں داخل ہو جاؤ۔ (اور دیکھو) آج (کے دن) ہم تمہارے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور جو کچھ تم نے کیا ہوگا،

اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞۶۵ وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ

اس کی شہادت (ہمارے سامنے) تمہارے ہاتھ پاؤں بول کر دیں گے۔ اگر ہم چاہتے تو ان (کافروں) کی (دنیا میں ہی) آنکھیں پھوڑ دیتے

فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ۞۶۶ وَ لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا

پھر یہ راستہ ڈھونڈنے کے لیے دوڑتے، مگر ان کو کہاں نظر آتا، اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ پر ہی ان کی شکلیں بگاڑ دیتے، پھر یہ

اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّ لَا يَرْجِعُوْنَ ۞۶۷ ع

نہ تو آگے ہی بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہی ہٹ سکتے۔

تفسیر

اس رکوع میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح کافر اپنی قبروں سے گھبرائے ہوئے اٹھیں گے، اس کے بعد جنتیوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح وہ آرام میں ہوں گے، ان کی وہاں ہر ایک خواہش پوری کی جائے گی، اس کے بعد پھر دوزخیوں سے سوال و جواب کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح ان کے ہاتھ پاؤں ان کے گناہوں کی شہادت دیں گے پھر انہیں نصیحت کی گئی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اس دنیا میں ہی انہیں اندھا کر سکتا ہے، ان کی شکلیں بدل سکتا ہے، انہیں اس سے ڈرنا چاہیے، اور اس کی دی ہوئی مہلت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

نُعَمِّرْ ہم عمر دیتے ہیں، بوڑھا کرتے ہیں	نُنَكِّسْهُ ہم اس کو الٹا کرتے ہیں، پلٹتے ہیں	يَحِقَّ وہ سچ کرتا ہے، پورا کرتا
ذَلَّلْنَا ہم نے ذلیل کیا، مطیع کیا	رَكُوْبُ سواریاں	مَشَارِبُ مشروبات، پینے کی چیزیں
خَصِيْمٌ جھگڑنے والا	رَمِيْمٌ گلی ہوئی، کھوکھلی	اَخْضَرِ ہرا، سبزایا گیا
تُوْقِدُوْنَ تم جلاتے ہو	خَلّٰقُ بہت پیدا کرنے والا	

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ۞۶۸ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ

کیا وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ ہم (دنیا میں) جس کو بوڑھا کر دیتے ہیں، اسے پیدائشی حالت کی طرف پھر پلٹ دیتے ہیں۔ اور ہم نے (اپنے)

الشِّعْرَ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۞۶۹ لا

پیغمبر کو شعر (کہنا) نہیں سکھایا اور یہ اس کے لیے مناسب بھی نہیں تھا؛ (بلکہ اسے جو کچھ سکھایا) وہ ایک نصیحت کی چیز اور بالکل واضح

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۞۷۰ اَوَلَمْ يَرَوْا

قرآن ہے۔ (اور) یہ اس لیے کہ جو (دل کے اعتبار سے) زندہ ہو اسے (عذاب سے) ڈرائے اور کافروں پر حجت ثابت ہو جائے ان کافروں نے

اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۞۷۱

کیا اتنا بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے (کس طرح) ان کے لیے اپنے ہاتھوں سے (یہ) چوپائے بنائے جن کے (اب) یہ مالک (بنے بیٹھے) ہیں۔

وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۞۷۲ وَ لَهُمْ فِيْهَا

اور ان کو ان کا بالکل مطیع کر دیا، جن میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں، اور ان میں ان کے لیے اور بھی

مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(کئی قسم کے) فائدے ہیں، اور پینے کی چیزیں بھی ہیں (یعنی دودھ) پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے۔ اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ

رکھے ہیں، اس امید پر کہ وہ ان کی مدد کریں۔ (انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) وہ ان کی (ذرہ بھر بھی) مدد نہیں کرسکتے، اور یہ (مشرکین) ان کے

جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وقف لازم

لئے حاضر باش لشکری ہیں۔ (اے محمدؐ!) آپ کو ان کی بیہودہ باتوں سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے، ہم سب جانتے ہیں، جو یہ چھپ چھپا کر کہتے ہیں

وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

اور جو علانیہ کہتے ہیں۔ انسان نے اس بات پر (بھی) غور نہیں کیا کہ ہم نے (ہی تو) اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر (اب) وہ بڑا جھگڑالو

مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ

بن گیا ہے۔ اور ہمارے متعلق (ہی) مثالیں بیان کررہا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول (ہی) چکا ہے (اور) کہتا ہے کہ کون (ہے جو) گلی ہوئی

الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَ هُوَ

ہڈیوں کو زندہ کرسکتا ہے۔ (اے محمدؐ! اس سے) کہہ دو کہ وہی دوبارہ (بھی) زندہ کرسکتا ہے جس نے پہلی مرتبہ اس کو پیدا کیا تھا اور وہ

بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿٧٩﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ

ہر چیز کے پیدا کرنے کو اچھی طرح سے جانتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس نے سبز درخت سے تمہارے لیے آگ پیدا کردی، پھر تم اس سے

تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ وقف غفران

اور آگ سلگا لیتے ہو۔ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ کیا وہ اس (بات) پر قادر نہیں کہ (دوبارہ) ان جیسے آدمی پیدا کرسکے، کیوں نہیں؛

بَلٰي ۤ وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ

بلکہ وہ تو بہت ہی زبردست پیدا کرنے والا ہے اور ہر ایک چیز سے واقف ہے۔ (اور اس کا پیدا کرنا کیا ہے،) جب وہ کسی چیز (کے پیدا کرنے) کا

يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ

ارادہ کرتا ہے تو وہ اس سے کہتا ہے: ہوجا، پس وہ ہوجاتی ہے، (دیکھو) وہ ذات (کس قدر) پاک ہے، جس کے قبضہ میں ہر چیز (یعنی تمام

وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع ٥

آسمانوں اور زمین) کی حکومت ہے اور (یاد رکھو) تم سب اسی کی طرف لوٹو گے۔

تفسیر

اس رکوع میں کافروں کو اندھا کردینے یا شکل بدل ڈالنے کے متعلق دلیل دے کر سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر یہ کتنا آسان ہے، ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بچہ جوان ہوتا ہے، پھر بوڑھا ہوتا ہے، جوانی میں جہاں اسے ہر طرح کی طاقت حاصل تھی، ویسے ہی بڑھاپے میں اسے ہر طرح سے کمزوری محسوس ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ پھر بچہ سے زیادہ کمزور ہوجاتا ہے، دانت جھڑ جاتے ہیں، آنکھیں کمزور ہوجاتی ہیں،

ہاتھ یہاں تک کہ ہلنے سے رہ جاتے ہیں، یہ شکل کا مسخ ہونا نہیں تو اور کیا ہے، اس کے بعد بتایا ہے کہ قرآن شعروشاعری نہیں، جسے محض دل خوش کرنے کے لیے پڑھا جائے، بلکہ اس کو نصیحت حاصل کرنے کے لیے پڑھنا چاہیے، اور جو اس سے نصیحت حاصل نہیں کرسکتا وہ حقیقت میں مردہ ہے، اسے زندہ کہنا ہی فضول ہے، اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیاں دیکھا کر کافروں کو غیرت دلائی ہے، اس کے بعد کافروں کی اس بات کا جواب دیا گیا ہے کہ انسان کی جب ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو وہ پھر دوبارہ کیسے پیدا ہوگا، قرآن بتاتا ہے کہ کیا انہوں نے اپنے پہلی مرتبہ پیدا ہونے پر غور نہیں کیا کہ کس طرح ہم نے معمولی نطفہ سے ہڈیاں گوشت اور سب چیزیں بنا کر انسان کو پیدا کیا، جو ایک مرتبہ یہ کام کرسکتا ہے تو وہ ضرور دوسری مرتبہ بھی کرسکتا ہے، اخیر میں بتایا گیا ہے کہ ہم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہوشیار رہیں، اور اس کی یاد سے غافل نہ ہوں؛ تاکہ اس کے پاس جب جائیں تو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

آیات : ۱۸۲	۳۷۔ سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ مَکِّیَّۃٌ ۵٦	رکوعات : ۵

صّٰٓفّٰتِ صف باندھ کر کھڑے ہونے والے	زٰجِرٰتِ جھڑکنے والے	زَجْرًا جھڑکی
تٰلِیٰتِ تلاوت کرنے والے	کَوَاکِبِ ستارے جمع کوکب کی	مَارِدٍ سرکش
یَسَّمَّعُوْنَ سن سکتے	مَلَاِ عالم، فرشتے	یُقْذَفُوْنَ مارے جاتے ہیں
دُحُوْرًا بھگانے کے لیے	وَاصِبٌ دائمی، لازم ہوجانے والا	خَطِفَ اچک لے
خَطْفَۃَ اڑتی بات، اچک لے جانا	فَاسْتَفْتِہِمْ پس ان سے پوچھو	لَازِبٍ لیس دار، چپکتی
یَسْتَسْخِرُوْنَ ہنسی اڑاتے ہیں	زَجْرَۃٌ جھڑکی	یَوْمُ الْفَصْلِ فیصلے کا دن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ

قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونے والوں کی۔ پھر قسم ہے جھڑکنے والوں کی۔ پھر قسم ہے قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی۔ کہ یقیناً

اِلٰـہَکُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَہُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا

تمہارا معبود یکتا ہے۔ آسمانوں زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں اور طلوع کرنے کے مواقع کا مالک ہے، یقیناً ہم نے

زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَۃِ ۣالْکَوَاکِبِ ﴿۶﴾ وَ حِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾

دنیا کے آسمان کو ستاروں سے زینت بخشی اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کی۔

لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَیُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ لَہُمْ عَذَابٌ

(اب) وہ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ہر جانب سے انہیں مار پڑتی ہے۔ بھگانے کے لیے اور ان کے لیے دائمی

وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَۃَ فَاَتْبَعَہٗ شِہَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِہِمْ

عذاب ہے۔ ہاں (اب کوئی) اڑتی سی بات اچک لے تو روشن ستارا اس کا پیچھا کرتا ہے۔ (اے محمدؐ!) ان سے پوچھیے کہ از روئے پیدائش یہ زیادہ

المنزل ۶

اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ⑪

مشکل تھے یا ان چیزوں کا پیدا کرنا مشکل ہے جو ہم نے پیدا کی ہیں، (ان کے مقابلے میں) ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ⑫ وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ⑬

کیا آپ (ان کے انکار پر) تعجب کرتے ہیں؛ حالانکہ وہ ہنسی کر رہے ہیں۔ اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

وَ اِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ⑭ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑮ ءَاِذَا مِتْنَا

اور جب انہیں کوئی نشانی دکھائی جاتی ہے تو تمسخر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: یہ تو صاف جادو ہے، (اور کہتے ہیں کہ) کیا جب ہم مرجائیں گے

وَ كُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ⑯ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ⑰ قُلْ نَعَمْ

اور ہماری مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے اگلے آباء واجداد بھی؟ آپ کہہ دیجئے: ہاں! اور تم سب

وَ اَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ⑱ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ⑲ وَ قَالُوْا

(انکار کی وجہ سے) ذلیل ہو (کر آو) گے، وہ تو ایک جھڑکی ہوگی (اور بس) یہ سب فوراً (قبروں سے نکل کر ادھر ادھر) دیکھنے لگیں گے، پھر

يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑳ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ㉑ ع ۱/۲۱ ۵

کہیں گے: ہائے ہماری شامت! یہ تو بدلہ (انصاف) کا دن آگیا، جواب ملے گا: ہاں! یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔

تفسیر

شروع رکوع میں ان فرشتوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں جو صف باندھے ہوئے خدا کی تسبیح میں مشغول رہتے ہیں، اسی لیے اس سورۃ کا نام بھی صافات ہے، جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یقین نہیں رکھتے انہیں قائل کیا گیا ہے کہ یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں جو ہم سے نہ ہو سکے گی، اس سے قبل ہم کیسی کیسی مشکل چیزیں پیدا کر چکے ہیں۔

اُحْشُرُوا ان کو اکٹھا کرو	اِهْدُوْهُمْ ان کو راستہ بتادو قِفُوْهُمْ ان کو ٹھہرا لو	مَسْئُوْلُوْنَ پوچھے جانے والے
تَنَاصَرُوْنَ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں	ذَآئِقُوْنَ چکھنے والے ہیں	اَغْوَيْنٰكُمْ ہم نے تمہیں گمراہ کیا
مُشْتَرِكُوْنَ ملے جلے، شریک ہیں	تَارِكُوْا چھوڑنے والے	فَوَاكِهُ میوہ جات، پھل وغیرہ
مُتَقٰبِلِيْنَ آمنے سامنے بیٹھے ہوئے	يُطَافُ طواف کریں گے	كَاْسٍ پیالہ
مَعِيْنٍ سفید شراب	شٰرِبِيْنَ پینے والے	غَوْلٌ جھگڑا يُنْزَفُوْنَ مدہوش ہوں گے
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ نیچے نگاہ رکھنے والیاں	عِيْنٌ بڑی آنکھوں والی	بَيْضٌ انڈے
مَكْنُوْنٌ حفاظت سے رکھے ہوئے	مُصَدِّقِيْنَ تصدیق کرنے والے	مَدِيْنُوْنَ بدلہ دیے جانے والے
مُطَّلِعُوْنَ اطلاع پانے والے	اِطَّلَعَ جھانک کر دیکھا	سَوَآءِ بیچ كِدْتَّ قریب تھا کہ تو
تُرْدِيْنِ مجھے ہلاک کرو گے	مُحْضَرِيْنَ حاضر کیے جانے والے	مَيِّتِيْنَ مرنے والے، مردہ زَقُّوْمِ تھوہڑ
اَصْلِ جڑ، گہرائی	رُءُوْسُ سروں اٰكِلُوْنَ کھانے والے	مَالِئُوْنَ بھرنے والے
شَوْبًا ملونی، ملائی	اَلْفَوْا پایا	اٰثٰرِهِمْ ان کے قدم بقدم يُهْرَعُوْنَ دوڑتے ہیں

اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(حکم ہوگا) نافرمانی کرنے والوں اور ان کی بیویوں اور ان جھوٹے معبودوں کو اکٹھا کرو، جنہیں وہ خدا کے علاوہ پکارتے تھے،

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ الربع

اوران سب کو جہنم کی راہ دکھادو، اچھانہیں ذراٹھہراؤ کہ ان سے (کچھ) پوچھا جائے گا، (کہا جائے گا) کیا بات ہے تم ایک دوسرے کی

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

مدد نہیں کرتے ہو۔ (ایسانہیں ہوگا)؛ بلکہ اس دن تو وہ بڑے تابعدار (بنے کھڑے) ہوں گے۔ اور ایک دوسرے سے (یوں)

یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْیَمِیْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا

سوال کریں گے۔ کہیں گے :تم ہمارے داہنی طرف سے آتے تھے، (اورہمیں گمراہ کرتے تھے)۔ وہ کہیں گے: تم (پہلے) کب ایماندار تھے

مُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِیْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ

(کہ ہمارے بہکانے میں آگئے؟) اور ہماراتم پر زور کیا تھا؟ (بات یہ نہیں)؛ بلکہ تم خود ہی بڑے سرکش لوگ تھے۔ ہم پر تو ہمارے پروردگار

عَلَیْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِیْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی

کا وعدہ پورا ہوگیا کہ ہم عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں، ہم تو گمراہ تھے ہی، ہم نے تم کو بھی (اپنے ساتھ) گمراہ کردیا (بس) آج کے دن یہ

الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ

سب عذاب میں شریک رہیں گے۔ ہم گنہگاروں کو یوں ہی سزا دیتے ہیں، بے شک یہی ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ

معبود نہیں تو سرکشی کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ ہم کیاایک دیوانے شاعر کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ (یقیناً محمدؐ مجنوں

مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَ صَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ﴿۳۸﴾

نہیں ہیں)؛ بلکہ وہ ٹھیک بات کہتے ہیں ، اور رسولوں کی تصدیق کرتے ہیں، تم یقیناً دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو۔

وَ مَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

اور تمہیں اسی کی سزا دی جائے گی جو تم کرتے تھے، مگر خدا کے خالص بندوں کو نہیں۔ ان کے لیے تو

رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ وَ هُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ

بڑی عمدہ غذائیں (مقرر) ہیں، (یعنی) میوے (وغیرہ) اور ان کی بڑی عزت کی جائے گی۔ نعمتوں والی جنتوں میں۔ اعلیٰ تختوں پر

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۴﴾ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۴۵﴾ بَیْضَآءَ لَذَّةٍ

ایک دوسرے کے مقابل (بیٹھے) ہوں گے ان کے پاس ایسا جام شراب لایا جائے گا جو بہتی ہوئی شراب سے بھرا جائے گا، سفید ہوگی، پینے

لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّ لَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

والوں کو لذیذ معلوم ہوگی۔ نہ اس میں دردِ سر ہوگا اور نہ وہ اس کے سبب بہکیں گے، اور ان کے پاس بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) نیچی

عِيْنٌ ﴿٤٨﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٥٠﴾

نگاہیں کیے (بیٹھی) ہوں گی، گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے انڈے ہیں، پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر بات چیت کرنے لگیں گے۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿٥١﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿٥٢﴾

ان میں سے ایک کہے گا: میرا ایک ہم نشین (دوست) تھا، وہ کہا کرتا تھا: کیا تو بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہوگیا ہے؟

ءَاِذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿٥٣﴾

کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوکر رہ جائیں گے، اس وقت کیا ہم جزا سزا دیے (جانے کے لیے دوبارہ اٹھائے) جائیں گے۔

قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ

پھر وہ کہے گا: کیا تم جھانک کر (دوزخیوں کا حال) دیکھنے والے ہو؟ چنانچہ وہ بھی جھانکے گا، اور اسے جہنم کے بیچ میں دیکھے گا اور بول اٹھے گا:

تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿٥٦﴾ وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَمَا

خدا کی قسم! تو مجھے بھی ہلاک کرنے والا تھا، اور اگر میرے پروردگار کا (مجھ پر) احسان نہ ہوتا تو میں بھی ماخوذ لوگوں میں ہوتا، (اب بتا کیا ہم

نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿٥٨﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٥٩﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ

کہتا نہیں تھا کہ) ہم نہیں مریں گے مگر یہی ہماری پہلی موت، اور نہ ہمیں آخرت میں عذاب دیا جائے گا، یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی

الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ

ہے۔ اسی کے مثل عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے، تو کیا یہ (جنتیوں کی) مہمانی اچھی ہے یا وہ تھوہڑ کا درخت (جو دوزخیوں کو

الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ

کھانے کے لیے دیا جائے گا)۔ ہم نے اس (درخت) کو ظالموں کے لیے (موجب) امتحان بنایا ہے، تحقیق وہ ایک درخت ہے جو قعر دوزخ

الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ

سے نکلتا ہے۔ اور اس کے شگوفے ایسے ہوں گے جیسے شیطانوں کے سر۔ پس وہ (بھوک میں) اسی سے کھائیں گے اور اسی سے

مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ

پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر سے ان کو کھولتا ہوا پانی (پیپ میں) ملاکر دیا جائے گا۔ پھر یقیناً ان کا (اصل) ٹھکانا دوزخ

لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾

ہی رہے گا؛ (کیونکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ) انہوں نے اپنے باپ دادا کو غلطی پر پایا پھر وہ ان کے نقش قدم پر دوڑتے چلے جارہے ہیں۔

وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾

یقیناً ان سے قبل پہلے کے بہت سے لوگ گمراہ ہوئے اور ہم نے بلاشبہ ان میں (اپنے عذاب سے) ڈرانے والے (رسول) بھیجے۔ (پھر انہوں

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾

نے تکذیب کی تو) دیکھو کہ ان لوگوں کا کیسا (برا) انجام ہوا، جنہیں ڈرایا گیا تھا مگر اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جو اللہ کے مخلص بندے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں جھوٹے معبودوں کا ذکر اوران کی بے بسی کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح قیامت میں لوگ ایک دوسرے پرلعن طعن کریں گے، اور سب کو یکساں عذاب دیا جائے گا، وہ سب خدا کے شریک ٹھہراتے تھے اور آنحضرت ﷺ کو شاعر اور دیوانہ کہنے کی یہی سزا ہوگی کہ وہ دردناک عذاب کا مزہ چکھیں گے۔

اس کے برعکس جنتی جنت میں عیش کریں گے، جو چیز چاہیں گے انہیں اس میں ملے گی۔ پھر دوزخ کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچا گیا ہے کہ کس طرح اس میں وہ لوگ پڑے چیختے چلاتے ہوں گے، جنہیں دوبارہ اٹھنے کا یقین ہی نہ تھا اور وہ خوب جی کھول کر دنیا میں گناہ کر چکے تھے، اور اپنے باپ دادا کی غلطی پر اڑے رہے۔

مُجِيْبُوْنَ جواب دینے والے، فریاد کرنے والے	بٰقِيْنَ باقی رہنے والے		نَظْرَةً ایک نگاہ، ایک نظر
نُجُوْمِ ستارے، جمع نجم کی	سَقِيْمٌ بیمار		رَاغَ متوجہ ہوا، پوشیدہ کیا
يَزِفُّوْنَ دوڑتے ہوئے	ابْنُوْا بناؤ، تعمیر کرو		اَذْبَحُكَ میں تجھے ذبح کرتا ہوں
اِفْعَلْ کر ڈال	تُؤْمَرُ تجھے حکم دیا جاتا ہے	سَتَجِدُنِيْٓ تو مجھے پائے گا	تَلَّهٗ لٹا دیا اس کو
جَبِيْنِ پیشانی	صَدَّقْتَ تونے سچا کر دکھایا		فَدَيْنٰهُ ہم نے اس کا فدیہ دیا

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ

اور بلاشبہ ہمیں نوحؑ نے پکارا تھا، ہم (تو اس سے) اچھی طرح دعا قبول کرنے والے ہیں، اور ہم نے ان کو اوران کے گھر والوں کو سخت

الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَ جَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

تکلیف سے نجات دی، اور ہم نے اس کی آل اولاد کو (دنیا میں) باقی رکھا۔ اور ہم نے ان کے لئے (ذکر خیر) پچھلوں میں قائم رکھا کہ

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا

نوحؑ پر تمام عالم میں سلامتی ہو۔ (اور) ہم بیشک اچھا کام کرنے والوں کو یوں ہی بدلہ دیں گے۔ وہ یقیناً ہمارے ایماندار بندوں میں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ

وقف لازم

سے تھے، پھر ہم نے دوسرے (سرکشوں) کو غرق کر دیا۔ اور یقیناً نوحؑ کے پیروؤں میں سے ایک ابراہیمؑ بھی تھے، جب وہ اپنے پروردگار

رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾

کے حضور میں قلب سلیم لے کر آئے، (وہ وقت یاد کرو) جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: تم یہ کن چیزوں کو پوجتے ہو۔

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي

کیا تم افترا کر کے اللہ کے سوا دوسروں کو چاہتے ہو، پس رب العالمین کی نسبت تمہارا خیال کیا ہے؟ پھر انہوں نے ستاروں کو نظر بھر کر

النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ

دیکھا۔ اور کہا میں بیمار ہونے والا ہوں، پس مشرک پیٹھ پھیر کر ان کے پاس سے چلے گئے۔ پھر ابراہیمؑ ان کے معبودوں کے پاس گئے

فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

اوران سے کہا: کیا بات ہے؟ (کہ کھانا پڑا ہے اور) تم کھاتے نہیں؟ (کچھ تو کہو تمھیں کیا ہوا) تم بولتے کیوں نہیں؟ پھر وہ ان پر جھک پڑے

ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ

اور دائیں ہاتھ سے لگے ان پر ضربیں لگانے، (جب لوگوں نے بتوں کا یہ حال دیکھا) تو دوڑتے ہوئے ابراہیمؑ کی طرف آئے۔ تو ابراہیمؑ نے

اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ

کہا: کیا تم ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہو جنہیں تم (اپنے ہاتھوں سے) تراش کر بنا لیتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمہیں اور جو (بت) تم نے بنائے ہیں

وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

انہیں بھی پیدا کیا ہے۔ وہ بولے: ایک عمارت بناؤ اور آگ میں اسے ڈال دو، پس انہوں نے ایک چال چلنا چاہی لیکن ہم نے انہی کو نیچا

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ

کردیا (یعنی اس پر پانی پھیر دیا اور وہ ذلیل ہوگئے۔) وہ بولے: میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں، وہ یقیناً میری راہبری

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ

کرے گا۔ اے میرے پروردگار! مجھے نیک اولاد (بھی) دے، چنانچہ ہم نے انہیں ایک تحمل والے بیٹے کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ ان کے

السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ

ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیمؑ نے کہا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ز سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

اسماعیلؑ بولے: اے ابا جان! آپ کو جیسا حکم دیا گیا ہے ویسا ہی کیجئے، آپ یقیناً مجھے ان شاء اللہ مستقل مزاج والوں میں سے پائیں گے۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

پھر جب دونوں (ہمارے حکم کے آگے) جھک گئے اور ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کو پیشانی کے بل زمین پر لٹا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیمؑ!

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾

تم نے خواب کو سچ کر دکھایا، (یہ کمال اطاعت ہے،) ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیں گے۔ اور یہ تو ایک کھلی ہوئی آزمائش ہے۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾

اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑا ذبیحہ دیا۔ اور ان کے لئے (ذکر خیر) پچھلوں میں قائم رکھا کہ ابراہیم علیہ السلام پر سلامتی ہو۔

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ

ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیں گے، یقیناً ابراہیمؑ ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں۔ اور ہم نے انہیں (اس کے بعد) اسحاقؑ کی

نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا

خوشخبری دی جو نبی اور صالحین میں سے تھے۔ اور ہم نے ان پر اور اسحاقؑ پر برکت نازل کی اور ان دونوں کی اولاد میں بعض نیکی کرنے والے

مُحۡسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ مُبِيۡنٌ ۝۱۱۳ ع ۳

ہیں اور بعض اپنی ہی جان پر (گناہ کر کے) صریح ظلم کرنے والے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہے، پھر ابراہیم علیہ السلام کے اس فعل کا بیان ہے جو انہوں نے لوگوں کو بتوں کی بے بسی اور بے کسی کا اندازہ کرانے کے لیے کیا تھا، اور جس کی وجہ سے انہوں نے غصہ میں آ کر انہیں جلا ڈالنا چاہا، مگر خدا کے حکم سے آگ نے ان پر کوئی اثر نہ کیا، پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے کا ذکر ہے کہ وہ قربانی کی جگہ پر گئے اور خدا نے پکارا کہ اے ابراہیمؑ تم نے خواب کو سچ کر دکھایا اور کمال اطاعت کا اظہار کیا ہے، اس کے بعد اس کے بجائے انہوں نے ایک دنبہ کی قربانی کی اور سنت ابراہیمی آج تک پیروان رسول عربی پر جو استطاعت رکھتے ہوں، فرض کر دی گئی ہے۔

فائدہ

خدا کی قدرت پر پختہ ایمان رکھنا چاہیے، وہ چاہے تو آگ سے پانی کا کام لے اور پانی سے آگ کا، کیونکہ جس نے تاثیر بخشی ہے تاثیر کو بدل بھی سکتا ہے، عاجز انسان کے سامنے یہ بڑی بات ہو تو ہو خدا کے سامنے کیا بڑی بات ہے، ان کی کمبختی ہے جو اپنے محدود علم اور عقل کا اندازہ کر کے خدا کی لامحدود طاقت پر بھی حکم لگا بیٹھے ہیں۔

مُسۡتَبِيۡنَ ظاہر کرنے والی، بیان کرنے والی — بَعۡلًا بت کا نام — تَذَرُوۡنَ تم چھوڑے ہو — تَمُرُّوۡنَ تم گزرتے ہو

وَلَقَدۡ مَنَنَّا عَلٰى مُوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ ۝۱۱۴ وَ نَجَّيۡنٰهُمَا وَ قَوۡمَهُمَا مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۝۱۱۵

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور ہارونؑ پر احسان کیا۔ اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو سخت تکلیف سے نجات دی۔

وَ نَصَرۡنٰهُمۡ فَكَانُوۡا هُمُ الۡغٰلِبِيۡنَ ۝۱۱۶ وَاٰتَيۡنٰهُمَا الۡكِتٰبَ الۡمُسۡتَبِيۡنَ ۝۱۱۷ وَهَدَيۡنٰهُمَا

اور ہم نے ان کی مدد کی، بس وہی فرعونیوں پر غالب رہے۔ اور ان کو ہم نے واضح کتاب (توریت) عطا کی۔ اور ان دونوں کو

الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝۱۱۸ وَ تَرَكۡنَا عَلَيۡهِمَا فِى الۡاٰخِرِيۡنَ ۝۱۱۹ سَلٰمٌ عَلٰى مُوۡسٰى وَ هٰرُوۡنَ ۝۱۲۰

سیدھی راہ دکھائی۔ اور پچھلوں میں ان کے لئے (ذکر خیر) قائم رکھا کہ موسیٰ اور ہارونؑ پر سلامتی ہو۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۱۲۱ اِنَّهُمَا مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝۱۲۲ وَاِنَّ اِلۡيَاسَ لَمِنَ

ہم یقیناً نیکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں اور یقیناً وہ دونوں ہمارے نیک بندوں میں سے تھے، اور یقیناً الیاسؑ پیغمبروں میں سے

الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝۱۲۳ اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۝۱۲۴ اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّ تَذَرُوۡنَ

ہیں۔ (وہ وقت یاد کرو) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم (خدا سے) ڈرتے نہیں؟ کیا تم بہتر پیدا کرنے والے خدا کو چھوڑ کر بعل کو

اَحۡسَنَ الۡخَالِقِيۡنَ ۝۱۲۵ اللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَ رَبَّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝۱۲۶ فَكَذَّبُوۡهُ فَاِنَّهُمۡ

پکارتے ہو، اللہ تمہارا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا بھی پروردگار ہے، مگر انہوں نے الیاسؑ کو جھٹلایا، پس وہ یقیناً (عذاب

لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ

میں) حاضر کئے جائیں گے، مگر وہ نہیں جو اللہ کے مخلص بندے ہیں۔ اور ہم نے پچھلوں میں ان کے لئے (ذکر خیر) قائم کر رکھا کہ الیاسؑ

عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ

پر سلامتی ہو۔ ہم یقیناً نیکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں۔ وہ یقیناً ہمارے نیک بندوں میں سے تھے۔ اور یقیناً لوطؑ (بھی) پیغمبروں سے ہیں،

لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

(وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے ان کو اور ان کے سارے گھرانے کو نجات دی، سوائے ایک بڑھیا کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگئی،

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ ع ۵ / ۸

پھر ہم نے اور سب کو ہلاک کر دیا۔ اور یقیناً تم صبح کے وقت ان کی بستیوں پر سے گزرتے ہو۔ اور رات کو بھی گزرتے ہو پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اس کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر ہے، ان کی قوم کا ایک بہت بڑا بت تھا جسے بعل کہتے تھے، حضرت الیاس نے اس بت کی پوجا کے بجائے خدا کی عبادت کرنے کا انہیں حکم دیا، پھر اس کے بعد لوط علیہ السلام کا ذکر ہے اور ان کی قوم کی تباہی پر رکوع کو ختم کیا گیا ہے۔

فائدہ

خدا کے ان برگزیدہ بندوں کا ذکر ان کی پیروی کے لیے ہے اور ان کی شریر قوموں کا بیان اس لیے ہے کہ ہم ایسے افعال سے بچیں۔

اَبَقَ بھاگا	صَبَاحُ صبح، دن	فَسَاهَمَ پس قرعہ ڈالا	مُدْحَضِيْنَ مغلوب ہونے والے	اَلْتَقَمَهٗ ان کا لقمہ بنالیا
اَلْحُوْتُ مچھلی		مُلِيْمٌ ملامت کرنے میں پڑا ہوا	مُسَبِّحِيْنَ تسبیح کرنے والے	نَبَذْنٰهُ ہم نے اسے ڈال دیا
عَرَآءِ خالی میدان		سَقِيْمٌ ناتواں، بیمار	يَقْطِيْنٍ کدو، بیلدار درخت	مِائَةِ اَلْفٍ ایک لاکھ
نَسَبًا رشتہ ناطہ		فٰتِنِيْنَ بہکانے والے	صَالِ جانے والے، پہنچنے والے	سَاحَتِ میدان، انگنائی

وَ اِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ

اور بلاشبہ یونسؑ، رسولوں میں سے تھے، جب وہ بھاگ کر ایک بھری کشتی کی طرف آئے، پس (حضرت) یونسؑ شریک قرعہ ہوئے تو یہ

مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَ هُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ

مغلوب رہے (اور ان کو دریا میں ڈال دیا گیا) اچانک بڑی مچھلی نے انہیں نگل لیا اور وہ خود کو ملامت کر رہے تھے۔ اور اگر یہ اس وقت

مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ النصف

ہماری تسبیح شروع نہ کیے ہوتے۔ تو مچھلی کے پیٹ ہی میں قیامت تک رہتے۔ پھر ہمارے حکم سے مچھلی نے انہیں ایک خالی جگہ میں اگل دیا

وَ هُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ

اور وہ کمزور حالت میں تھے۔ اور ہم نے ان کے اوپر ایک بیل دار درخت (کدو کی بیل) اگادی۔ اور انہیں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ کی

اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

طرف رسول بنا کر بھیجا۔ پس وہ (عذاب دیکھ کر جو) ایمان لائے تو ہم نے ایک وقت مقرر تک ان کو نفع پہنچایا، (اے محمدؐ!) آپ ان سے

اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ

پوچھیے کہ کیا تیرے خدا کے لیے تو بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے ہیں؟ یا کیا ہم نے جب فرشتوں کو عورتیں بنایا تھا،تو یہ (اس وقت)

شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

موجود تھے؟ آگاہ رہیے کہ یہ ان کا بہتان ہی تو ہے جو کہہ رہے ہیں کہ خدا کے بھی اولاد ہے اور یقیناً یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾

کیا اس نے بیٹے چھوڑ کر بیٹیاں اختیار کرلیں، تمہیں کیا ہوگیا، تم کیسا (بیہودہ) حکم لگاتے ہو؟ کیا (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔

اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ جَعَلُوْا

یا تمہارے پاس کوئی کھلی حجت ہے؟ (اچھا) اگر تم واقعی سچے ہو تو لاؤ وہ نوشتہ (دکھاؤ جو تمہارے پاس ہے) اور انہوں نے

بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

خدا اور جنوں کے مابین رشتہ قائم کردیا حالانکہ جن یہ بات خوب جانتے ہیں کہ وہ ضرور حاضر کیے جانے والے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ

اور اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں؛ مگر وہ جو اس کے مخلص بندے ہیں۔ (عذاب نہیں دیے جائیں گے) پس (اے

وَ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ

مشرکو!) تم اور جن کی تم پوجا کرتے ہو۔ وہ (کسی کو بھی راہ حق سے) بہکا نہیں سکتے ہو؛ مگر اسی کو جو (پہلے ہی سے علم خدا میں) جہنم میں

الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَ مَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّ اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾

پہنچنے والا ہے۔ (اور فرشتے کہتے ہیں) اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا ایک معین مقام نہ ہو۔ اور ہم صفیں باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔

وَ اِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ اِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اور ہم (خدا کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں،اور کافر (تو بس) یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلوں کی کوئی کتاب ہوتی (کہ ہم اسے پڑھتے)

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

تو ہم ضرور اللہ کے مخلص بندے بن جاتے، (پس جب کتاب آگئی تو) وہ اس کے انکاری ہوبیٹھے تو یقیناً انہیں جلد (انجام) معلوم ہوجائے گا۔

وَ لَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَ اِنَّ

اور یقیناً پہلے سے ہی ہمارا وعدہ اپنے بھیجے ہوئے رسولوں کے لیے کیا جاچکا ہے۔ کہ ان کی یقیناً مدد کی جایا کرے گی، اور یہ کہ خدائی فوج ہی

جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّ اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾

ہمیشہ غالب رہا کرے گی (اے محمدؐ!) آپ ان سے (ذرا) ہٹ جائیے، ایک مدت تک کے لیے۔ اور ان کی حالت دیکھیے اور یہ خود بھی دیکھیں گے،

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ

کیا یہ ہمارے عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں؟ پھر جب وہ ان کے میدان میں اتر آئے گا تو جن لوگوں کو (عذاب سے) ڈرایا گیا تھا ان

الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَ تَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّ اَبْصِرْ فَسَوْفَ

کے لیے وہ کتنا برا دن ہوگا، آپ ایک وقت معین تک کے لیے ان سے علیحدہ ہوجایئے۔ اور دیکھتے رہئے اور وہ بھی جلد دیکھیں گے (کہ کیسے

يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

عذاب آیا کرتا ہے) آپ کا پروردگار جو یہ باتیں بناتے ہیں، ان سے پاک ہے، وہ تو صاحب عزت ہے اور تمام رسولوں پر سلامتی ہو۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

اور ہر طرح کی تعریف تمام دنیا کے پالنے والے خدا ہی کے لیے ہے۔

ع ۵

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے کہ ان پر کیا کیا مصائب نازل ہوئیں اور ان پر کیا کیا گزری، پھر مشرکین کے غلط عقیدوں اور فاسد خیالات کی تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہم رسولوں کی مدد کرتے رہتے ہیں، اس لیے اے محمدؐ! آپ کو گھبرانا نہیں چاہیے، بلکہ آپ موقع آنے تک انتظار کریں اور جب ان پر عذاب نازل ہوگا تو یہ کتنا پشیمان ہوں گے۔

اخیر میں پیغمبروں پر سلامتی بھیج کر رکوع کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف پر ختم کیا ہے اور دراصل ہے بھی وہ اسی لائق۔

آیات: ۸۸	۳۸- سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ ۳۸	رکوعات: ۵

ذِی الذِّکْرِ نصیحت والا، عزت والا — لَاتَ نہیں ہے — مَنَاصٍ بھاگنے کا وقت — عُجَابٌ عجیب

اِنْطَلَقَ چل دیئے — اِمْشُوْا چلو — وَاصْبِرُوْا قائم رہو، مستقل مزاج رہو — يُرَادُ ارادہ کیا گیا

فَلْيَرْتَقُوْا چاہیے کہ چڑھ جائیں — اِخْتِلَاقٌ گھڑی ہوئی بات، جی سے بنائی ہوئی بات — اَسْبَابِ سیڑھیاں، رسیاں

مَهْزُوْمٌ بھگا دیئے جانے والے، شکست کھائے — ذُو الْاَوْتَادِ میخوں والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

صٓ وَ الْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّ شِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ

صٓ۔ قسم ہے نصیحت والے قرآن کی کہ آپ برحق ہیں، مگر جو لوگ کافر ہوگئے ہیں وہ تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں۔ ہم نے ان

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَ عَجِبُوْا اَنْ

سے قبل کئی قومیں تباہ کر ڈالیں، پس جب وہ چلائے تو (کہا گیا) اب بچاؤ کا وقت نہیں ہے، (اسی عذاب میں مرو) اور انہیں اس پر حیرانی ہے

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۫ وَ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝٤ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ

کہ انہیں میں سے ان کے پاس ایک ڈرانے والا آیا، اور کافر کہتے ہیں: یہ تو جھوٹا جادوگر ہے۔ کیا اس نے سب خداؤں کو (کاٹ چھانٹ کر)

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝٥ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَ اصْبِرُوْا

ایک ہی خدا بنا دیا، یقیناً یہ بڑی عجیب بات ہے، اور ان کے سردار (اٹھ کر) چل دیئے کہ چلو آؤ، تم اپنے اپنے معبودوں (کی پوجا)

عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ

پر قائم رہو اور اس کا کہنا کوئی خاص غرض رکھتا ہے۔ اور ہم نے تو پچھلے دین میں ایسی بات سنی ہی نہیں، یہ تو من گھڑت

هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ

چیز ہے، (اور کہتے ہیں،) کیا ہم میں سے وحی اسی پر ہی نازل ہوئی تھی؟ (اور کوئی نہیں تھا؟ اور یہ آپ کو کچھ نہیں کہتے)؛ بلکہ یہ (کافر)

فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨

میری (ہی) نصیحت کی طرف سے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ ابھی انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ

یا (کہیں) ان کے پاس آپ کے پروردگار کی رحمت کے خزانے (تو نہیں) ہیں، جو بڑا زبردست اور بہت عطا کرنے والا ہے، یا (کیا) آسمان،

مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝١٠

زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں پر ان کا تسلط (تو نہیں) ہوگیا؟ پس (اگر ایسا ہے تو) انہیں چاہیے کہ (آسمان) کی سیڑھیوں پر چڑھ جائیں

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

(پھر بھی عذاب سے نہیں بچیں گے،) یہ (کافر) بھی اور جتھوں کی طرح ایک شکست خوردہ چھوٹی سی جماعت ہیں، (جو جلد ہی بھگا دیئے

قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ؕ

جائیں گے،) ان سے قبل قوم نوح اور عاد اور میخوں والے فرعون نے (پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا۔ اور قوم ثمود، قوم لوط، اور بن والوں نے

اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ ع ١٠/١٤

بھی، یہی وہ جتھے تھے۔ ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا اور ہمارے عذاب کے مستحق ہو گئے۔

تفسیر

اس سورۃ کے شروع کے حرف "ص" پر ہی ساری سورۃ کا نام "صٓ" ہے، اس میں بھی یٰسین کی طرح قرآن کی قسم کھا کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نبی برحق ہیں، اور یہ کافر سرکشی کر رہے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ یہ تو عجیب باتیں کہتا ہے کہ سب معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی کی پوجا کرو، چلو اس کے پاس نہ ٹھہرو، اور اپنے اپنے بتوں کی پوجا میں لگے رہو۔ چنانچہ ان لوگوں کو اگلے سرکش لوگوں کا حال بتا کر عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

فَوَاقٍ دیر، مہلت	عَجِّلْ جلدی کر، پہلے سے	قِطَّنَا ہمارے عذاب کا حصہ
ذَا الْاَیْدِ قوت والا	اَوَّابٌ رجوع کرنے والا	یُسَبِّحْنَ تسبیح کرتے ہیں
اِشْرَاقِ سورج نکلنے کا وقت	مَحْشُوْرَةً جمع کیے گئے	شَدَدْنَا ہم نے مضبوط کردیا
فَصْلَ الْخِطَابِ فیصلہ کی قوت	خَصْمِ جھگڑا کرنے والے (فریق)	خُلَطَآءِ ساجھی، شریک
تَسَوَّرُوْا انہوں نے دیوار پھاندی	خَصْمٰنِ دو جھگڑنے والے	لَا تُشْطِطْ زیادہ نہ کر، ناانصافی نہ کر
تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ ننانوے	نَعْجَةٌ بھیڑ، دنبی	اَکْفِلْنِیْهَا اسے میرے حوالے کردے
عَزَّنِیْ زیادتی کی میرے پاس	نِعَاجِهٖ اس کی بھیڑیں	مَاٰبٍ ٹھکانا

وَ مَا یَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾

اور یہ (کفار مکہ) تو بس ایک سخت آواز کا انتظار کر رہے ہیں، جس کے بعد انہیں (ایک منٹ کی) مہلت نہ ملے گی۔ اور یہ (از راہ

وَ قَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰی

تمسخر) کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! قیامت سے پہلے ہی ہمارا حصہ (یعنی اعمال کی سزا) ہمیں جلد دیدے۔ (تو اے محمدؐ!) آپ ان

مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا

کی باتوں پر صبر کیجئے اور ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کیجئے جو بڑی قوت والے اور رجوع کرنے والے تھے، یقیناً ہم نے پہاڑوں کو

الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ

(بھی ان کے) تابع کردیا تھا جو داؤدؑ کے ساتھ شام اور صبح کے وقت تسبیح پڑھتے تھے، اور پرندے (بھی) جمع کردیے تھے، وہ

کُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ شَدَدْنَا مُلْکَهٗ وَاٰتَیْنٰهُ الْحِکْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

سب ان کے فرمانبردار تھے، اور ہم نے ان کی سلطنت (کی بنیاد) مضبوط کردی، اور انہیں علم و حکمت اور فیصلے کرنے کی قوت بخشی۔

وَ هَلْ اَتٰىکَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ (وقف لازم)

اور (اے محمدؐ!) کیا آپ کو جھگڑا کرنے والوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانے میں آگھسے، اور داؤدؑ کے پاس آئے تو

فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰی بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ فَاحْکُمْ

وہ ان سے ڈر گئے، وہ بولے: آپ فکر نہ کیجئے، ہم دونوں ایک جھگڑا لائے ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، تو ہمارے

بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ

درمیان آپ ٹھیک ٹھیک (ابھی) فیصلہ کردیجئے، اور ناانصافی نہ کیجئے، اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے، (دیکھئے) یہ میرا بھائی ہے اس کے

وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَکْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی

پاس ننانوے بھیڑیں ہیں اور میرے پاس ایک ہی ہے تو یہ مجھ سے کہتا ہے کہ وہ (بھی) میرے حوالے کردے اور بات کرنے میں (بھی)

الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِکَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَ اِنَّ

مجھے دباتا ہے۔ (اس پر) داؤدؑ نے کہا: یقیناً اس نے اتنی بھیڑیں رکھتے ہوئے تجھ سے بھی ایک بھیڑ مانگ لینے میں تجھ پر زیادتی کی ہے اور یقیناً

كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا
اکثر ساجھی (یوں ہی) ایک دوسرے پر زیادتی کر جایا کرتے ہیں، سوائے ان کے جو ایمان لائے ہوں، اور نیکوکار ہوں اور ایسے تو بہت
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَ ظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ
تھوڑے ہیں، اب داؤد علیہ السلام سمجھ گئے کہ (اس فیصلہ کے ذریعہ) خدا نے ان کی آزمائش کی ہے اور انہوں نے اپنے پروردگار سے بخشش
وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ ۲۴ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَ اِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا
(کی دعا) مانگی اور وہ سجدے میں گر پڑے اور (ہماری طرف) رجوع ہوگئے، چنانچہ ہم نے ان کی لغزش کو بخش دیا اور یقیناً ان کے لیے (تو)
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۲۵ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ
ہمارے ہاں بڑا درجہ اور عمدہ ٹھکانہ (موجود) ہے، (ہم نے ان سے کہا) اے داؤدؑ! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا جانشین بنایا ہے، تو لوگوں کے
بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
درمیان انصاف سے فیصلہ کرو، اور خواہشات پر نہ چلو کہ وہ اللہ کی راہ سے تمہیں بہکا دیں گی، اور جو راہ خدا سے بھٹک جاتے
يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ۲۶
ہیں ان کے لیے اس سبب سے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا، سخت عذاب ہے۔

السجدۃ ۱۰ ع ۱۱/۲

تفسیر

بعض لوگوں نے جھوٹی روایتیں مشہور کر دی ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے اوریا کو قتل کرا کے اس کی بیوی کو بھی اپنی بیویوں میں شامل کر لیا تھا اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان کو بتانے کے لیے یہ آزمائش کی تھی کہ دو فرشتے بھیجے تھے: مگر سچ تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ ہمارے خالص منتخب کیے ہوئے بندے ہوتے ہیں، جنہیں ہم ہی بناتے ہیں، اور انہیں قوموں کی ہدایت کے لیے بھیجتے ہیں، تو اگر خدا ہی ان کی آزمائش ایسے طریقے سے کرے کہ جو ظاہر میں کھلم کھلا بے حیائی کی طرف لے جائے تو پھر امت کے سدھرنے کا معاملہ خطرے میں پڑ جائے گا۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حکم جاری کر دیا تھا کہ جو شخص داؤدؑ پر یہ بہتان لگائے گا کہ انہوں نے اوریا کو قتل کرا کے ان کی بیوی کو اپنے عقد میں لے لیا تھا، تو میں اس کو ایک سو ساٹھ درے لگاؤں گا۔

سبحان اللہ! صحابہ کا تو یہ عقیدہ ان کے بارے میں اور آج کل ہم مسلمان ہیں کہ اپنے انبیاء پر ایسے بے بنیاد بہتان باندھتے ہیں کہ الامان والحفیظ، اور یہ سب اپنی شرارتوں کے لیے دلیل پکڑنا ہے کہ فلاں خدا کا نبی تھا، اس نے یہ کام کیا تو ہم کس شمار میں ہیں، بھائی بڑے بڑے لوگ آزمائش میں پھنس گئے، ہم تم کس گنتی میں ہیں۔

غرض ان سب باتوں سے بچنا چاہیے، انبیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ وہ معصوم تھے، ان سے کوئی صریح گناہ یا ایسا گناہ جس کی وجہ سے ان کی شان رسالت میں فرق آتا ہو، نہ ان سے سرزد ہو سکتا تھا اور نہ ہوا، باقی جو قرآن میں ہو اس پر ایمان لانا کافی ہے۔

فُجَّارِ جمع فاجر، بدکار لوگ | لِيَدَّبَّرُوْٓا تاکہ وہ تدبیر کریں، غور وفکر کریں | عُرِضَ پیش کیے گئے، روبرو لائے
صُفِنٰتُ گھوڑے | جِيَادُ اچھی نسل کے | تَوَارَتْ وہ چھپ گئے | فَطَفِقَ اس نے شروع کیا
سُوْقِ جمع ساق، پنڈلیاں | رُخَآءً دھیمی دھیمی | بَنَّآءٍ عمارتیں بنانے والے، معمار
غَوَّاصٍ غوطہ لگانے والے | اَصْفَادِ زنجیریں | اَمْنُنْ احسان کر | زُلْفٰی نزدیکی

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ
اور ہم نے (یہ) آسمان اور زمین اور جو کچھ (بھی) ان کے اندر ہے بیکار نہیں بنایا، یہ کافروں کا خیال ہے (کہ بیکار بنایا ہے،) سو کافروں کی
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ۲۷ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
خرابی ہے آگ کی۔ (ان سے پوچھو) کیا ہم قیامت کے دن ایمانداروں اور نیک کام کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے والوں کے
كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۲۸ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ
برابر کردیں گے یا پرہیزگاروں کو فاجروں کی طرح (سزا) کر دیں گے، (ہرگز نہیں، اے محمدؐ!) ہم نے یہ مبارک کتاب آپ کی طرف
مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۲۹ وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ
اس لیے اتاری ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں اور عقل رکھنے والے (اس سے) نصیحت حاصل کریں، اور (پھر) ہم نے داؤدؑ
سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ؕ۳۰ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ
کو سلیمانؑ (سا نیک بیٹا) دیا، وہ بہت ہی اچھا بندہ تھا اور (ہماری طرف) بہت متوجہ رہتا تھا۔ چنانچہ جب (ایک دفعہ) اس کے سامنے شام کے
الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۳۱ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ
وقت اصیل (اور تیز رو) گھوڑے پیش کیے گئے، تو کہنے لگا کہ میں اس مال کی محبت میں (لگ کر) اپنے رب کی یاد سے غافل ہوگیا، یہاں
حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۳۲ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا
تک کہ آفتاب پردہ (مغرب) میں چھپ گیا، (اس نے حکم دیا کہ) ان کو پھر میرے پاس لوٹا کر لاؤ، سو اس نے ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر
بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ۳۳ وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَ اَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا
(تلوار سے) ہاتھ صاف کرنا شروع کیا، اور یقیناً ہم نے سلیمانؑ کو (اور بھی) آزمایا، اور اس کے تخت پر ہم نے (ایک ادھورے بچے کا) جسم
ثُمَّ اَنَابَ ۳۴ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا
لا کر ڈال دیا، پھر وہ (ہماری طرف) متوجہ ہوا۔ (اور) اس نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت دے جو
لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۳۵ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ
کہ میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو اور تو ہی (سب کچھ) دینے والا ہے۔ چنانچہ ہم نے ہوا کو اس کے قابو میں کردیا جہاں وہ جانا چاہتا
تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۳۶ وَ الشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ
اسی طرف وہ اس کے حکم کے مطابق آہستہ آہستہ چلتی، اور (اسی طرح) سب (سرکش) شیطان اس کے مطیع کردیے تھے کوئی معماری کرتا تھا

وَّ غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِیۡنَ مُقَرَّنِیۡنَ فِی الۡاَصۡفَادِ ﴿۳۸﴾ ھٰذَا

تو کوئی غوطہ خور تھا۔ اور دوسرے جنات کو بھی جو (زیادہ سرکش تھے وہ) زنجیروں میں جکڑے رہتے تھے، (اور ہم نے سلیمانؑ کو اجازت دے رکھی تھی کہ)

عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِکۡ بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَ اِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا

یہ ہماری دی ہوئی بے حساب دولت ہے (جس کو) آپ (چاہے اس پر) احسان کیجئے (جس سے چاہے اسے) روک رکھیں اور یقیناً ہمارے

لَزُلۡفٰی وَحُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع

نزدیک اس کا بہت مرتبہ ہے اور بہت اچھا ٹھکانا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بیکار نہیں بنائی، ہر ایک سے فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے اور سب سے زیادہ فائدہ جس چیز سے حاصل ہوسکتا ہے، وہ قرآن مجید ہے، اس کے بعد یہی ظاہر کرنے کے لیے کہ کوئی چیز بے فائدہ نہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ گھوڑا ایک حیوان ہے اگر اس کو جہاد کے واسطے پالا جائے جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کرتے تھے تو یہ ایک نیکی بن جاتی ہے اور بیکار چیز نہیں رہتی، چنانچہ رسول خدا بھی فرماتے ہیں کہ میدان جنگ میں اللہ کے لیے رات بھر پہرہ دینا سال بھر کی تہجد کی نمازوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے، اور آپ نے فرمایا ہے کہ گھوڑے پالو، کیونکہ ان کی پیشانی میں برکت ہے اور یہ بالکل سچ ہے، آج ریل، ہوائی جہاز اور دخانی جہاز، موٹریں وغیرہ کی موجودگی کے باوجود جس قدر کام یہ جانور دیتا ہے، اور کوئی جانور نہیں دیتا، آج کل بھی لڑائیوں میں یہ بہت کام کا جانور سمجھا جاتا ہے، اس کے بعد سلیمان علیہ السلام کی مثال دے کر بھی ظاہر کیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے، اللہ ہر ایک چیز کو اس کے ماتحت کر دیتا ہے، یہاں تک کہ بے جان چیزیں مثلاً ہوا وغیرہ، اگر ہم بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح اللہ کے پورے پورے فرمانبردار بن جائیں تو ہمیں بھی وہ حکومت دے سکتا ہے اور کائنات کی ہر چیز ہمارے قبضہ میں کر سکتا ہے اور وہ ہمیں فائدہ دے سکتی ہے۔

نُصۡبٍ تکان، مصیبت	اُرۡکُضۡ ایڑ لگا	مُغۡتَسَلٌ غسل کرنے کی جگہ
بَارِدٌ ٹھنڈا ضِغۡثًا جھاڑو	لَا تَحۡنَثۡ قسم نہ توڑ	اُولِی الۡاَیۡدِیۡ ہاتھوں والے، قوت والے
مُصۡطَفَیۡنَ چنے ہوئے	اَلۡاَخۡیَارِ اچھے، نیک	قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ شرمیلی نگاہوں والیاں
اَتۡرَابٌ ہم عمر نَفَادٍ ختم ہونا	حَمِیۡمٌ گرم پانی غَسَّاقٌ پیپ	مُقۡتَحِمٌ دھنسنے والی
لَا مَرۡحَبًا کوئی اچھی آؤ بھگت نہیں	نَعُدُّھُمۡ ہم انہیں گنتے تھے، شمار کرتے تھے	تَخَاصُمُ جھگڑیں گے

وقف لازم

وَاذۡکُرۡ عَبۡدَنَاۤ اَیُّوۡبَ ۘ اِذۡ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ

اور (اے محمدؐ!) آپ ہمارے بندے ایوبؑ کو یاد کیجئے: جبکہ ایوبؑ نے اپنے پروردگار سے التجا کی کہ (اے میرے پروردگار!) مجھے شیطان نے

بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ

بہت رنج اور تکلیف دی ہے، (میری مدد کر، تو ہم نے اسے وحی کی کہ زمین پر) اپنا پاؤں مارئیے یہ نہانے دھونے کے لیے اور پینے کے لیے

وَّ شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا

ٹھنڈا پانی (موجود) ہے۔ ہم نے ان کو اس کا کنبہ عطا کیا اور ان کے ساتھ (گنتی میں) ان کے برابر اور بھی اپنی رحمت دیے، یہ عقل والوں

وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَ خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ

کے لیے نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے۔ (پھر ہم نے اسے حکم دیا کہ) تم اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا سینکوں کا لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو

اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ

ہم نے اسے بہت ہی صبر کرنے والا پایا، ہمارا بڑا ہی اچھا بندہ تھا، (ہماری طرف) بہت متوجہ رہتا تھا، (اسی طرح) ہمارے بندوں ابراہیم،

وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ ۚ

اسحاقؑ اور یعقوبؑ (کے واقعات) کو یاد کرو جو کہ طاقت ور بھی تھے اور عقلمند بھی، ہم نے ان لوگوں کو ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے

وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ

ساتھ مخصوص کردیا تھا۔ اور وہ ہمارے یہاں چنے ہوئے بہترین بندوں میں سے تھے، اسی طرح اسماعیلؑ، یسعؑ اور ذوالکفلؑ کے واقعات کو یاد کرو

وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

اور یہ سب کے سب ہمارے بہترین بندے تھے، یہ (دنیا میں تو ان کے واقعات لوگوں کے لیے) نصیحت (کا باعث) ہیں اور (آخرت میں ان)

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ ۙ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾ ۚ مُتَّكِـِٕيْنَ

پرہیزگاروں کے لیے بہت ہی اچھا ٹھکانا ملے گا، ہمیشہ رہنے کے باغ ہوں گے، جن کے دروازے ان کے لیے (ہر وقت) کھلے رہیں گے، ان

فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ

باغوں میں وہ تکیہ لگا کر (بیٹھے) ہوں گے (اور) طرح طرح کے پھلوں اور طرح طرح کی پینے والی چیزوں سے ان کی خاطر تواضع کی جائے گی،

قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾

اور (پھر وہاں) ان کے لیے ہم عمر نیچی نگاہ رکھنے والیاں عورتیں (بھی) ہوں گی، (ان سے کہا جائے گا) یہی وہ چیز ہے جس کا تمہیں حساب کے

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ ۚ هٰذَا ؕ وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ ۙ جَهَنَّمَ ۚ

دن ملنے کا وعدہ کیا گیا تھا، یہ ہمارا دیا ہوا کبھی ختم نہ ہوگا۔ (ادھر تو یہ ہے، ادھر) سرکشوں کے لیے بہت برا ٹھکانا ہوگا، یعنی جہنم جس میں ڈالے

يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ ۙ

جائیں گے (اور دیکھو) وہ (کس قدر) برا مقام ہوگا، (وہاں انہیں کہا جائے گا) لو یہ گرم پانی، اور پیپ چکھو۔ اور (ان کے علاوہ) اسی طرح

وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ ؕ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ

کے ملتے جلتے اور عذاب ہوں گے، (جب اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو پہلوں سے کہا جائے گا لو) یہ ایک اور فوج ہے جو تمہارے ساتھ ہی

اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ

(دوزخ میں) دھنسنے والی ہے، پس ان کی بھی آؤ بھگت نہیں ہوگی؛ کیونکہ وہ بھی دوزخ میں پڑنے والے ہوں گے، اتباع متبوعین سے کہیں

اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

گے تمہیں پر خدا کی مار؛ کیونکہ ہماری مصیبت کے تمہیں باعث ہو اور یہ (جہنم) کتنا برا ٹھکانہ ہے، وہ پھر کہیں گے: اے ہمارے پروردگار!

مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَ قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى

جس نے بھی ہمارے لیے یہ دوزخ تیار کروایا ہے، اسے اس دوزخ کی آگ میں دگنا عذاب دے اور وہ کہیں گے: کیا بات ہے؟ ہم ان

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾

آدمیوں کو (یہاں) نہیں دیکھتے جن کو ہم سب سے زیادہ برا سمجھتے تھے، کیا ہم ان کا ٹھٹھا اڑایا کرتے تھے، یا ہماری آنکھیں ان سے چوک

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع

گئیں (اور) یہ بات یعنی دوزخیوں کا لڑنا جھگڑنا بالکل سچی بات ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر ہے، جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر کسی جگہ تبلیغ میں سخت دقتیں پیش ہوں تو مبلغ کو کچھ عرصہ کے لیے وہ جگہ چھوڑ دینی چاہیے اور کسی اور جگہ کو تبلیغ کے لیے انتخاب کر لینا چاہیے، پھر جب اسے طاقت حاصل ہو پھر ضرور پہلی جگہ پر جا کر تبلیغ کرے، چنانچہ رسول خدا نے بھی ایسا ہی کیا تھا، مکہ والوں کے ظلم وستم سے تنگ آ کر مکہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے اور جب طاقت حاصل ہوئی تو پھر مکہ کو فتح کر کے وہاں اسلام کی تبلیغ کی، اس کے بعد اور پیغمبروں کا ذکر ہے، اس کے بعد جنت اور دوزخ والوں کی حالت کا مقابلہ کیا گیا ہے، اور دکھایا گیا ہے کہ جنت والے کس قدر آرام وراحت میں ہوں گے اور دوزخ والے کس طرح مصیبت میں گرفتار ہوں گے اور ایک دوسرے پر لعن طعن کر رہے ہوں گے، ہمیں دوزخیوں کی حالت سے آج ہی سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس سے بروقت اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنی چاہیے؛ تاکہ ہم پر وہ اپنی رحمت کی نظر کرے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

نَبَؤٌا خبر — يَخْتَصِمُوْنَ وہ جھگڑتے تھے — بِيَدَيَّ میرے اپنے ہاتھوں سے

عَالِيْنَ بلند، اعلیٰ مرتبہ والے — لَاَمْلَئَنَّ میں ضرور بھر دوں گا — مُتَكَلِّفِيْنَ تکلف کرنے والے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ

(اے محمدؐ! ان مشرکوں سے) کہہ دیجئے: میں تو (اس اللہ کی طرف سے) ڈرانے والا ہوں اور (دیکھو) سوائے اس زبردست غالب اکیلے اللہ کے

الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

اور کوئی عبادت کے لائق نہیں (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے: وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار بہت ہی

الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

زبردست اور بہت ہی بخشنے والا ہے۔ (اور ان سے) کہہ دیجئے کہ قیامت ایک بہت بڑی خبر ہے، مگر تم اس سے (بالکل) بے پرواہ ہو رہے ہو

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ

(اور ان سے) کہہ دیجئے کہ جب فرشتے (حضرت آدم کی پیدائش کے متعلق) جھگڑ رہے تھے، مجھے عالم بالا کا (بھی) کوئی علم نہیں، مجھے تو یہی

اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

وحی کی گئی ہے کہ میں صرف لوگوں کو صاف صاف ڈراؤں۔ (اے محمدؐ وہ فرشتوں کا جھگڑا یوں ہے کہ) جب آپ کے پروردگار نے فرشتوں

اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

سے کہا کہ میں گارے سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ جب میں اسے بنا سنوار کر اس میں اپنی (طرف سے) جان ڈال دوں تو اس کے

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ

سامنے تم سب سجدہ میں گر پڑنا؛ چنانچہ سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ اس نے تکبر (میں آکر انکار) کیا

وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا

اور وہ کافروں میں سے ہوگیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابلیس! جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس کو سجدہ کرنے سے کون

خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ

سی چیز تجھے روکتی ہے، تو مغرور تو نہیں ہوگیا، یا تو بڑے درجہ والوں میں ہے اس نے کہا: (ہاں) میں اس سے اچھا ہوں؛ کیونکہ تو نے مجھے

مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ

آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے گارے سے، اللہ نے (غضب میں آکر) کہا کہ یہاں سے نکل جا تو مردود ہے اور قیامت تک تجھ پر میری

لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ

(طرف سے) پھٹکار ہے، ابلیس نے (یہ سن کر) کہا: کہ اے پروردگار! مجھے (بھی) اس دن تک جس دن کہ (یہ) انسان دوبارہ اٹھائے جائیں

يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ

(کچھ کرنے کی) مہلت دے، اللہ نے کہا: تجھے مہلت دی جاتی ہے، اس دن تک جس کا وقت (ہمیں اچھی طرح) معلوم ہے، ابلیس نے

فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

(پھر) کہا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میں ان سب انسانوں کو گمراہ کروں گا، ان میں سے تیرے مخلص بندوں کے سوا (کہ شاید انہیں

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ ۫ وَ الْحَقَّ اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ

نہ کرسکوں) اللہ نے کہا کہ میں سچ کہتا ہوں اور میں تو (ہمیشہ) سچ ہی کہا کرتا ہوں کہ میں تجھ سے اور ان انسانوں میں سے جو بھی تیری پیروی

مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ

کریں ان سے جہنم بھر دوں گا۔ (اے محمدؐ ان سے) کہہ دیجئے: میں اس (ہدایت دینے) کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ

مَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

کرنے والوں میں سے ہوں،یہ قرآن (تو) تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے، مگرتمہیں اس کا پتہ

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾ ع

کچھ دیر بعد ہی چلے گا (کہ میں سچ کہہ رہا ہوں)۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کی خبر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں، اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور ابلیس کے سجدہ کرنے سے انکار کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ گو ابلیس ہر ایک کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے؛ مگر اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اس کا بس نہیں چلتا، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر بھی شیطان کا بس نہ چلے تو ہمیں چاہیے کہ خلوص دل سے اللہ کی عبادت کریں اور اسی کی پناہ میں آجائیں، ورنہ ہم اس کے پنجے میں پھنس کر اس کے ساتھ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ معاذ اللہ۔

آیات: ۷۵	۳۹۔ سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ ۵۹	رکوعات: ۸

لِيُقَرِّبُوْنَآ تاکہ وہ ہمیں قریب کردیں — زُلْفٰی نزدیک — يُكَوِّرُ لپیٹتا ہے

لَا يَرْضٰى وہ راضی نہیں ہوتا — تَمَتَّعْ فائدہ اٹھالے — قَانِتٌ بندگی کرنے والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

یہ کتاب بڑے زبردست حکمت والے اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے، (اور اے محمدؐ!) یہ کتاب ہم نے (بالکل) ٹھیک موقع پر آپ کی

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ

طرف اتاری ہے، پس اب آپ کو چاہیے کہ خالص اعتقاد کرکے اللہ کی عبادت کرتے رہو، یاد رکھو عبادت جو کہ (شرک) سے خالص ہو

الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا

اللہ ہی کے لئے ہے اور جن لوگوں نے اسے چھوڑ کر اور معبود بنا لیے ہیں (اور کہہ رہے ہیں کہ) ہم ان کی عبادت اس لیے کر رہے ہیں کہ

لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۬

یہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں، جس بات میں یہ اختلاف کر رہے ہیں، (قیامت کے دن ہی) اللہ ان کے متعلق (صحیح) فیصلہ کرے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

(اور آپ انہیں سنا دیجئے کہ) جو جھوٹا بھی ہو اور کفر پر کمر بستہ ہو اللہ اسے (کبھی) سیدھی راہ نہیں دکھائے گا، اور (ان سے کہہ دیجئے) اگر خدا کا

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

ارادہ کسی کو (اپنا) بیٹا بنانے کا ہوتا تو وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس کو چاہتا (بیٹا) بنا لیتا۔ (ان کے مقرر کیے ہوئے معبودوں کو

هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ

کیوں بیٹا بناتا،) وہ اس صفت سے بالکل پاک ہے وہ اللہ بالکل اکیلا ہے، زبردست (اور ہر چیز پر غالب) ہے۔ اسی نے (یہ) آسمان اور زمین

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَ يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ

حکمت سے بنائے، وہی رات کو دن پر لپٹائے ہوئے ہے، اور دن کو رات پر، اسی نے سورج اور چاند کو (ایک خاص قاعدہ کا) پابند کر

كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمْ

رکھا ہے، ان میں سے ہر ایک ایک مقرر وقت کے مطابق سفر کر رہا ہے یاد رکھو وہی زبردست ہے بخشنے والا ہے (اور دیکھو) اسی نے تمہیں

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ

ایک اکیلی جان سے پیدا کیا اور پھر اسی (کی جنس) سے (ہی) اس کی بیوی (بھی) پیدا کی، پھر اسی نے تمہارے فائدے کے لیے آٹھ قسم کے

الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا

چوپایوں کے جوڑے پیدا کیے اور وہی ہے جو تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں کے اندر (تہ بہ تہ) تین اندھیرے میں ایک حالت کے بعد دوسری

مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ

حالت میں بناتا ہے، (دیکھو) یہ اللہ (جو) تمہارا پروردگار ہے، (ان صفتوں کا مالک ہے) ہر قسم کی حکومت اسی کے قبضہ قدرت میں ہے،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۶﴾ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۟ قف

صرف اور صرف وہی معبود ہے تم اسے چھوڑ کر کدھر بہک رہے ہو، اگر تم کفر کو اختیار کرو تو وہ تم سے بے نیاز ہے، (مگر) وہ اپنے بندوں

وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ؕ

کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا، ہاں اگر تم اس کا شکر ادا کرو تو (یہ تمہاری ہی بہتری کے لیے ہے) اور اسے وہ پسند ہے اور (یاد رکھو قیامت کے

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

دن) کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (اور دیکھو) تمہیں آخر کار اسی پروردگار کی طرف لوٹنا ہے اور جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ

تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

سب تمہیں بتا دے گا؛ (کیونکہ) وہ (تو) دلوں (تک) کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ اور (دیکھو) جب (کبھی) انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو

دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ

بڑی (عاجزی سے سچے دل سے) وہ اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر دعائیں مانگتا ہے، مگر جب اسے اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ملتی

مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ

ہے تو جس کو نعمت ملنے سے پہلے پکار رہا ہوتا ہے اسے بالکل بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانا شروع کر دیتا ہے، تا کہ (اوروں کو بھی) اس

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ⑧

کے راستے سے گمراہ کردے (اے محمدؐ! اس سے) کہہ دیجئے کہ اپنی (اس) ناشکری کا تھوڑا سا فائدہ اور اٹھالے (آخر) تو دوزخیوں میں جا ملے گا۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ

(کیا یہ کافر اس شخص کا ہم پایہ سمجھا جاسکتا ہے) بھلا جو شخص رات کے وقت میں سجدہ وقیام (یعنی نماز) کی حالت میں عبادت کررہا ہو،

وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ

آخرت (کے عذاب) سے ڈرتا ہو اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہو، تو کہہ دیجئے: کیا جاننے بوجھنے والے اور ان جان نادان برابر ہوسکتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑨ ع ١٥

ہیں؟ (ہرگز نہیں جو) عقل والے ہیں (وہ تو) ضرور (اس سے) نصیحت حاصل کریں گے۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورہ زمر ہے اور زمر کے لفظی معنی گروہ کے ہیں، کیونکہ اس میں دوزخیوں اور جنتیوں کے گروہ کا ذکر ہے، اس لیے اس سورۃ کو زمر کہا گیا ہے، اس کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک بات کا ذکر کیا ہے جو وہ اکثر شرک کے لیے آڑ بناتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان چیزوں کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے؛ بلکہ اس لیے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیں، کیونکہ یہ خود مقرب تھے، یہ بڑی سخت نادانی ہے، خواہ کوئی اللہ کا کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو وہ عبادت کے لائق نہیں ہوسکتا؛ کیونکہ اگر وہ مقرب ہے تو اپنے لیے، کسی کو فائدہ پہنچانا یا نقصان پہنچانا اس کے اختیار میں نہیں۔ فائدہ یا نقصان پہنچانا اللہ ہی کے اختیار میں ہے، اس لیے اسی کی عبادت کرنی چاہیے، اس کے بعد اللہ نے اپنی عنایات بتائی ہیں کہ کس طرح اس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور پھر کس طرح اس کے آرام کے لیے دن اور رات بنائے پھر اس کے کام کرنے کے لیے چوپائے بنائے، مگر انسان کی یہ حالت ہے کہ جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو پھر اسے اللہ یاد آتا ہے ورنہ عام حالتوں میں وہ اسے بالکل بھول جاتا ہے، بلکہ جب اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو خدا کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے وہ اس نعمت کو اوروں کی طرف منسوب کرکے شرک میں مبتلا ہوجاتا ہے، یہ صریح کفر ہے اور اس کا نتیجہ جہنم کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے، ہمیں چاہیے کہ عقل وانصاف سے کام لیں اور جس کو ہم مصیبت میں پکاریں اور جو ہمیں مصیبتوں سے نجات دے خوشی کی حالت میں بھی اسی کو یاد رکھیں اور اسی کا شکریہ ادا کریں اور وہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں۔

يُوَفّٰى پورا کردیا جائے گا	اَجْرَهُمْ ان کی مزدوری	اُمِرْتُ میں حکم دیا گیا ہوں
اَنْ اَكُوْنَ یہ کہ ہوں میں	ظُلَلٌ جمع ظل، اوڑھنا	مَبْنِيَّةٌ جڑے ہوئے، بنے ہوئے
فَسَلَكَهٗ پس بہائے اس کو	يَهِيْجُ زور پر آتی ہے	

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

(اے پیغمبر!) آپ (مسلمانوں سے میری جانب سے) کہہ دیجئے کہ اے میرے ایماندار اور اپنے رب سے ڈرنے والے بندو! اس دنیا میں

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ

نیکی کرنے والوں کے لیے (آخرت میں) بھلائی ہے اور اللہ کی زمین کشادہ ہے، صبر کرنے والوں کو ان (کے صبر) کا اجر (قیامت میں) بے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ اِنِّيْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

حساب دیا جائے گا۔ (اور اے پیغمبرؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کروں کہ عبادت کو اسی

مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۙ﴿١١﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٢﴾ قُلْ اِنِّيْۤ

کے لیے خالص کروں، اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں آپ (یہ بھی) کہہ دیجئے اگر (بفرض محال) میں

اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

اپنے رب کا کہنا نہ مانوں تو میں ایک بڑے دن (یعنی قیامت کے دن) کے عذاب سے ڈرتا ہوں آپ کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ ہی کی عبادت اس

مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۙ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

طرح کرتا ہوں کہ اپنی عبادت کو اسی کے لئے خالص رکھتا ہوں اور تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی کرو؛ (لیکن) کہہ دیجئے کہ (یاد رہے)

الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿١٥﴾

نقصان میں وہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالیں گے اور یہی تو صریح گھاٹا ہے۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ

ان کے لیے ان کے اوپر سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے اور ان کے نیچے سے بھی آگ کے محیط شعلے ہوں گے، یہی وہ عذاب ہے

اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿١٦﴾ وَ الَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا

جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے ہمارے بندو! ہمارا ہی ڈر مانو، اور جو لوگ بت پرستی سے بچتے رہے اور خدا کی طرف رجوع ہوئے

وَاَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ﴿١٧﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ

ان کے لیے (جنت کی) خوشخبری ہے، (اے پیغمبرؐ!) ہمارے ان بندوں کو خوشخبری سنادو۔ جو (ہمارے) کلام کو گوش دل سے سنتے ہیں

فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٨﴾

اور اس کی ساری اچھی باتوں پر چلتے ہیں، یہی لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی اور یہی لوگ عقل (سلیم) بھی رکھتے ہیں۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۚ﴿١٩﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

(اے پیغمبرؐ!) بھلا جس شخص پر عذاب کی بات محقق ہو چکی تو کیا اسے آپ دوزخ سے نکال سکتے ہیں؟ (نہیں)؛ لیکن جو لوگ اپنے رب سے

رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ۬

ڈرتے ہیں، ان کے لیے (بہشت میں) بالاخانے اور بالاخانوں کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہیں، اور ان کے نیچے نہریں جاری ہیں،

وَعْدَ اللّٰهِ ۭ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝۲۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَلَكَهٗ

(یہ) اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ خلافی (بھی) نہیں کرتا۔ (اے مخاطب) تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس سے زمین میں

يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

چشمے بہائے پھر وہی اس پانی کے ذریعے سے رنگ برنگ کی کھیتی اگاتا ہے جو (زوروں پر آکر) پھر سوکھ جاتی ہے اور زرد پڑ جاتی ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۲۱ ع ۲

پھر اسے اللہ ریزہ ریزہ کردیتا ہے، بیشک اس (کھیتی کی ابتدا اور انتہاء) میں عقلمندوں کے لیے بڑی نصیحت ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ والوں کیلئے اجر کا ذکر ہے، عذاب دوزخ کا بیان ہے، بار بار دوزخ کے عذاب کا ذکر اس لیے ہے کہ بندے اس سے ڈر کر پرہیز گار بنیں، شرک کی برائی بیان کی گئی ہے، پھر اس کے بعد ہی اچھے لوگوں کا ذکر ہے، بت پرستوں کی برائی اور ان کے عذاب کا بیان ہے، پھر توحید پرستوں اور قرآنی علم پر عمل کرنے والوں کے انجام خیر کا بیان ہے۔

مُتَشَابِهًا آپس میں ملے ہوئے مَّثَانِيَ بار بار، دہرائی ہوئی تَلِيْنُ نرم ہوجاتے ہیں

خِزْيَ رسوائی، ذلت ذِيْ عِوَجٍ پیچیدگی والا مُتَشٰكِسُوْنَ آپس میں کشمکش کرنے والا

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰي نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ

جس کسی کا سینہ اسلام کے لیے اللہ نے کھول رکھا ہے پس وہ اپنے پروردگار کی روشنی پر (چلتا) ہے تو افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۲ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ

یاد خدا سے (غافل ہوکر) سخت ہوگئے ہیں، یہی لوگ (تو) صریح گمراہی میں ہیں، اللہ نے بہت اچھا کلام (یعنی یہ کتاب) اتاری جس کی

الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ڰ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

باتیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں (اور ایک ہی بات سمجھانے کے لیے) بار بار دہرائی گئی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو

الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى

جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، پھر ان کے جسم اور دل نرم ہوکر یاد خدا کی طرف راغب ہوتے ہیں قرآن اللہ کی ہدایت ہے

اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۲۳ اَفَمَنْ

جسے چاہتا ہے وہ اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہے، اور اللہ ہی جسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے پھر اس کا کوئی راہ بتانے والا نہیں ہوتا، کیا وہ شخص

يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

جو قیامت کے دن اپنے منہ کو بدترین عذاب کی ڈھال بنائے گا (برابر ہوسکتا ہے، اس کے جو اللہ کی امان میں رہے گا)، دوزخ میں ان) ظالموں

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ

سے کہا جائے گا جو کچھ تم (دنیا میں) کرتے رہے (اب) اس کے مزے چکھو، جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے (بھی پیغمبروں کو) جھٹلایا تو

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

ان پر عذاب ایسی طرف سے آیا کہ ان کو گمان بھی نہ تھا، توان کو اسی دنیا کی زندگی میں اللہ نے ذلت (اور رسوائی) کا مزہ چکھایا اور آخرت کا

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا وقف لازم

عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے، کاش! یہ لوگ (اتنی بات) جانتے، ہم نے آدمیوں کے (سمجھانے) کے لیے ہر قسم کی مثالیں اس قرآن

الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ

میں بیان کردی ہیں؛ تاکہ وہ نصیحت قبول کریں، یہ قرآن صاف اور سلیس عربی زبان میں ہے اس میں کوئی پیچیدگی نہیں امید ہے کہ لوگ

لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ

(اسے سمجھ کر اللہ سے) ڈریں (اب) اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک شخص (غلام) ہے جس میں کئی شرکاء ہیں جو باہم جھگڑتے ہیں اور

مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

ایک اور آدمی ہے جو پورا ایک آدمی کا (غلام) ہے کیا ان دونوں کی حالت یکساں (ہوسکتی) ہے (یہ سنکر یہ لوگ کہیں گے ہرگز نہیں ہوسکتے تو اے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ

پیغمبر! یہ جواب پاکر کہو) الحمد للہ؛ مگر (افسوس ہے کہ) ان میں سے اکثر (اتنی بات بھی) نہیں جانتے۔ (اے محمدؐ!) آپ کو (بھی) مرنا ہے اور

وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ز ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۷

انہیں بھی مرنا ہے، پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے (اپنے) جھگڑا پیش کروگے (اس وقت حق اور باطل کا فرق معلوم ہوجائے گا)۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی قرآن مقدس کی تعریف ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس میں ہر طرح کی مثال انسانی سمجھ کے مطابق بیان کی گئی ہے؛ تاکہ لوگ شرارتوں سے باز آجائیں اور خدا اور روز آخرت پر ایمان لاکر دارین کی فلاح حاصل کریں، پھر مومن ہونے کی دلیل بیان کی گئی ہے کہ قرآن مقدس کو سن کر اس کا دل کانپ اٹھے گا، اب ہر شخص کو اسی معیار کو مدنظر رکھ کر اپنے اپنے دل کو ٹٹولنا چاہیے کہ آیا یہ صفت اس کے اندر ہے یا نہیں، موت برحق ہے اور جو پیدا ہوا اس کو مرنا لازمی ہے۔

يُخَوِّفُوْنَكَ وہ تجھے ڈراتے ہیں — كٰشِفٰتُ کھولنے والا — مُمْسِكٰتُ روکنے والے

حَسْبِيَ میرے لیے کافی ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ

اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور جس نے سچ کو جب اس کے پاس آیا ہو جھٹلا دیا ہو، کیا ایسے ناشکروں کے

مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَ الَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ

لیے دوزخ میں جگہ نہیں؟ (ہے اور ضرور ہے۔ یاد رکھو) وہ لوگ جو سچ بات لے کر آئیں اور ر (پھر) اس کو (عملی طور پر) سچ کر (بھی)

هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾

دکھائیں وہی پرہیزگار ہیں۔ ان کو اللہ کی طرف سے جو بھی وہ چاہیں ملے گا، نیکوکاروں کا بدلہ یہی ہوسکتا ہے کہ

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا

اللہ ان کے برے کاموں کو جو انہوں نے کیے ہوں معاف کردے اور ان کے نیک کاموں کا بہت ہی اچھا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ

بدلہ دے۔ کیا اللہ اپنے بندے (کی حفاظت) کے لیے کافی نہیں ہے (اے محمدؐ!) جو یہ کافر آپ کو اس کے سوا (اور معبودوں) سے ڈرا رہے ہیں

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ

(شاید انہیں یہ معلوم نہیں کہ) جس کو اللہ رسوا کردے اسے کوئی راہ نہیں بتا سکتا اور جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

کیا اللہ زبردست نہیں اور انتقام لینے کے قابل نہیں؟ ہے اور (ضرور ہے)۔ اور (اے محمدؐ!) اگر آپ ہی ان سے پوچھے کہ یہ آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ

کس نے بنائے ہیں؟ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ (پھر ان سے) کہیے: بھلا پھر تم یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو یہ

اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

جن کو اس کے سوا تم پکارتے ہو اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف کو کم کرسکتے ہیں، یا اگر وہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں،

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ

(اور ان سے) کہہ دیجیے کہ میرا اللہ میرے لیے (ہر طرح سے) کافی ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ (اور ان سے) کہہ دیجیے:

اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

اے میرے ہم قومو! جو (کام) تم اپنی جگہ پر کر رہے ہو کیے جاؤ، میں اپنا کام کیے جاؤں گا، پس تمہیں جلد معلوم ہوجائے گا کہ کس پر عذاب آئے گا جو اسکو

يُّخْزِيْهِ وَ يَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ

رسوا کردے گا اور (پھر) اس پر ہمیشہ کا عذاب (بھی) نازل ہوگا۔ (اے محمدؐ!) ہم نے یہ کتاب لوگوں (کو ہدایت دینے) کیلئے (بالکل) برحق تم پر اتاری،

فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع

(اب) جو (اس سے) ہدایت حاصل کرے گا تو وہ اپنی ہی جان کا بھلا کرے گا اور جو گمراہ رہے گا اسکا وبال اس (کی اپنی جان) پر ہوگا اور آپ انکے ذمہ دار نہیں ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ سب سے زیادہ ظالم وہ ہے جو اس قرآن کو اللہ کی طرف سے نہ مانے اور اس پر عمل نہ کرے اور پرہیزگار اسی کو کہا جا سکتا ہے جو اس پر ایمان بھی رکھتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ صرف ایمان رکھنے والا پرہیزگار نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی حفاظت کے لیے کافی ہے۔ انہیں کسی اور سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہیے، کیونکہ دنیا کی کوئی طاقت اس زبردست اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصیبت کو روک نہیں سکتی اور نہ ہی کوئی طاقت اسے کسی پر مہربانی کرنے سے باز رکھ سکتی ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن ہر ایک کے لیے ہدایت کی کتاب ہے، جو چاہے اس سے ہدایت حاصل کرے اور جو ہدایت حاصل کرے گا اس کا اپنا ہی کچھ فائدہ ہوگا اور جو نہیں کرے گا وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں دے گا، اپنا ہی نقصان کرے گا۔

لَمْ تَمُتْ نہ مر سکو   اِشْمَاَزَّتْ متنفر ہو جانا، تنگ ہونا، برا ماننا

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ

وہی اللہ ہے جو موت کے وقت کسی جان کو پورے طور پر قبضے میں کر لیتا ہے اور جو نہیں مرتی اس کو نیند کے وقت اپنے قبضہ میں رکھتا ہے

الَّتِىْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ يُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ

پھر جس کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اسے روک لیتا ہے اور دوسری روح کو ایک خاص وقت تک کے لیے (دنیا میں) بھیج دیتا ہے، سوچنے

فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۴۲ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

سمجھنے والوں کے لیے اس (تمام کام) میں (ہی اللہ کی قدرت کی) نشانیاں (موجود) ہیں۔ کیا ان کافروں نے اللہ کو چھوڑ کر (اوروں کو اپنا)

شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴۳

سفارشی بنا رکھا ہے۔ (اے محمدؐ! ان سے) پوچھو، اگر انہیں کسی چیز پر بھی اختیار نہ ہو اور کسی چیز کو (اچھی طرح) جانتے بھی نہ ہوں، تب بھی

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ

کیا وہ سفارش کرائیں گے۔ (انہیں) بتا دیجیے کہ ہر قسم کی سفارش تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے؛ کیونکہ وہ تمام آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور تم

تُرْجَعُوْنَ ۝۴۴ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

سب کو (آخر) اسی کی طرف لوٹنا ہے، جب کبھی اللہ کے اکیلے ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان (کافروں) کے جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے

بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۴۵ قُلِ اللّٰهُمَّ

دل تنگ ہو جاتے ہیں؛ (لیکن) جب اللہ کے سوا (دوسروں) کا ذکر آتا ہے تو (پھر) بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم یہ دعا مانگو: اے

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِىْ

(ہمارے) اللہ! جس نے آسمان اور زمین بنائے اور جو کہ سب چھپی ہوئی اور ظاہر باتوں کو جانتا ہے جس معاملہ میں (یہ) تیرے بندے اختلاف

مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۴۶ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِى الْاَرْضِ

کر رہے ہیں تو ہی اس کے متعلق (صحیح صحیح) فیصلہ کر۔ اور (دیکھو) اگر (یہ) ظالم (مشرک) کے پاس دنیا بھر کی چیزیں ہوں؛ (بلکہ) اتنا ہی

جَمِيعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ

اور بھی ہوتو وہ دے کر (اپنے آپ کو) قیامت کے عذاب کی سختی سے چھڑانا چاہیں گے (تو ان کو ہرگز نہیں چھوڑا جائے گا) اور (وہاں) ان پر اللہ

مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ

کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا کہ وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے۔ اور جو برے کام انہوں نے کیے ہوں گے (ان کے برے اثرات بھی)

مَا كَسَبُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

ان پر ظاہر ہوجائیں گے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان کو گھیر لے گا، انسان (کی حالت یہ ہے کہ اس) کو جب کوئی

دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ

تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں (مدد کے لیے) پکارتا ہے پھر جب ہم اپنی طرف سے کوئی نعمت اسے دیتے ہیں تو کہتا ہے: یہ مجھے (میرے) علم کی

عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

وجہ سے ملی ہے۔ (وہ یہ نہیں جانتا کہ) یہ ایک آزمائش ہوتی ہے اور اکثر کو (اس بات کا) علم نہیں (کہ ہماری نعمتیں آزمائش کے لیے ہوتی

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا

ہیں۔) ان سے پہلے لوگوں نے (بھی) یہی کہا تھا (کہ انہیں نعمتیں ہمارے علم و ہنر کی بدولت مل رہی ہیں، مگر جب ہلاک ہونے پر آئے) تو

يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

ان کی کاروائی (یعنی علم و ہنر) ان کے کسی کام نہ آئی، پھر ان کی تمام بداعمالیاں ان پر آپڑیں (اور سزایاب ہوئے) اور ان میں بھی جو ظالم ہیں

سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ

ان پر بھی ان کی بداعمالیاں ابھی پڑنے والی ہیں اور یہ خدا کو (اس سے) عاجز نہیں کر سکتے، کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ (ہی ہے جو) جس پر

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ع

چاہے رزق فراخ کردیتا ہے اور جس پر چاہے رزق تنگ کردیتا ہے اور اس میں ایمان والوں کے لیے (اس کی قدرت کی) کئی نشانیاں ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ موت وحیات اللہ کے قبضہ میں ہے اور جس کے قبضہ میں موت وحیات ہو وہی عبادت کے لائق ہے نہ کہ وہ جس میں اپنے آپ کی حفاظت کی بھی طاقت نہ ہو، پھر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حقیقی شفاعت بھی اسی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے؛ اس لیے اس کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ ہونا سخت غلطی اور نادانی ہے، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر قیامت کے دن کافر قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے تمام دنیا کی دولت یا اس سے بھی دگنی دولت دے کر بچنا چاہیں گے تو نہیں بچ سکیں گے، اس کے بعد انسان کی ایک بری صفت کا تذکرہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مصیبت کے وقت تو انسان اللہ کو اپنا مالک اور ہر چیز پر قادر سمجھتا ہے۔ مگر جب کوئی نعمت اسے ملتی ہے تو اللہ کو قادر نہیں سمجھتا اور اس کی مہربانی کا شکریہ ادا نہیں کرتا؛ بلکہ یہ کہتا ہے کہ نعمت مجھے اپنے علم و ہنر کی وجہ سے ملی ہے، حالانکہ وہ علم و ہنر بھی اسی باری تعالیٰ کا دیا ہوتا ہے، چنانچہ ایسا کہنا اللہ کو ہرگز ہرگز پسند نہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر نعمت کے ملنے پر اس کا شکر ادا کریں اور اس کی مہربانی اور عنایت سمجھیں اور اپنے علم و ہنر پر مغرور نہ ہوں۔

اَسْرَفُوْا انہوں نے زیادتی کی	لَا تَقْنَطُوْا ناامید نہ ہو	اَنِیْبُوْا رجوع کرو، متوجہ ہو
فَرَّطْتُّ میں نے کمی کی	جَنْۢبِ جانب، بارے میں	سٰخِرِیْنَ ہنسی اڑانے والے، تمسخر کرنے والے
مُسْوَدَّةٌ سیاہ، کالے	مَفَازَتِ کامیابی کے ساتھ	مَقَالِیْدُ کنجیاں

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ

(اے محمدؐ! ان مسلمانوں کو) بتا دیجئے (کہ اللہ کہتا ہے کہ) اے میرے بندو! تم میں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر (کوئی) زیادتی کی ہے تو اللہ کی

رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

رحمت سے ناامید مت ہو، یقیناً اللہ (تمہارے) تمام گناہ معاف کردے گا؛ (کیونکہ) وہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَ اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور پیشتر اس کے تم پر کوئی عذاب آئے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جاسکے تم اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ اور اس کے (حکموں کے) آگے

وَ اتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً

جھک جاؤ اور پیشتر اس کے کہ تمہیں پتہ بھی نہ چلے اور تم پر یکدم عذاب آجائے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اتارا

وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ۙ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ

گیا ہے اس کی اچھی طرح پیروی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی کہے کہ میں نے جو کمی اللہ کی اطاعت کے بارے میں کی تھی مجھے اب اس پر بہت

فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ۙ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ

افسوس ہے اور میں تو اس کو ہنسی ہی سمجھتا رہا۔ یا (عذاب دیکھنے کے بعد) کوئی یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی

مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ۙ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ

پرہیزگار بن جاتا۔ یا جب عذاب دیکھے تو کہے کہ اگر مجھے واپس لوٹنے کی اجازت مل جائے تو میں اب ضرور نیک کام کروں گا (اب افسوس کا

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ

کوئی فائدہ نہیں)۔ اس سے پہلے دنیا میں تیرے پاس بہتیرے نشانیاں آتی رہیں، مگر تو نے ان کو جھٹلایا اور تو نے تکبر کیا اور کافروں

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ

کا ساتھی بنا۔ (اے مسلمانو!) جن لوگوں نے (دنیا میں) اللہ پر جھوٹ باندھا ہوگا تم قیامت کے دن دیکھو گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہو

فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ

رہے ہوں گے، کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہوگا؟! اور اللہ تقویٰ شعاروں کو کامیابی کے ساتھ بامراد بنا کر (عذاب سے)

السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾

بچائے گا، انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی اور انہیں کوئی غم بھی نہیں ہوگا۔ (دیکھو) اللہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر ایک چیز کا نگہبان ہے۔

ع ۶
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

اسی کے پاس زمین اور آسمانوں (کے خزانوں) کی کنجیاں ہیں اور (یادرکھو) جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو نہیں مانتے وہی سب سے زیادہ نقصان میں رہیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہیں ہونا چاہیے اور جب بھی اسے اپنے کیے پر ندامت ہو فوراً اللہ کی طرف رجوع کرے اور توبہ کر کے آئندہ سے اپنے آپ کو اس کا فرمانبردار بندہ بنانے کی کوشش کرے اور پھر یہ بتایا ہے کہ بے وقت کی ندامت انسان کے کسی کام نہیں آسکتی، جیسا کہ قیامت کے دن گنہگار کئی طرح سے اپنے گناہوں پر نادم ہوگا، مگر اس کی ندامت اسے پھر عذاب سے نہیں بچا سکے گی، اس لیے ہمیں چاہیے کہ کبھی بھی یادِ الٰہی سے غافل نہ ہوں اور جب کبھی بھی بھول کر کوئی غلطی ہم سے ہو جائے تو فوراً توبہ کریں؛ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا عذاب نازل ہو یا ہمیں موت آجائے اور اس غلطی کی وجہ سے ہم دوزخ میں ڈالے جائیں۔

تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ تم مجھے حکم دیتے ہو | مَطْوِيّٰتٌ لپیٹے ہوئے | اَشْرَقَتِ روشن ہوجائے گی

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَقَدْ اُوْحِيَ
(اے محمدؐ! ان مشرکوں سے) کہیے اے جاہلو! کیا مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کو چھوڑ کر (کسی اور کی) عبادت کروں؟ اور یقیناً آپ کی طرف اور جو
اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
آپ سے پہلے (نبی) گزرے ہیں سب کی طرف یہ وحی کر دی گئی تھی کہ (اے میرے بندے) تو اگر شرک کرے گا تو تیرے سب نیک
عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾
کام ضائع کر دیے جائیں گے اور تو سراسر نقصان میں رہ جائے گا۔ اور تجھے چاہیے کہ صرف اسی اللہ کی عبادت کرے اور اسی کا شکر گزار ہو۔
وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور انہوں نے اللہ کی کچھ عظمت نہیں کی جیسی عظمت کرنا چاہیے تھی، حالانکہ (اس کی عظمت کا یہ حال ہے کہ) قیامت کے دن زمین سب
وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ
اس کی مٹھی میں ہوگی اور (یہ) آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔ (دیکھو) اللہ ان چیزوں سے جن کو یہ اس کا شریک بناتے ہیں
وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي
(کس قدر) بلند ہے اور (شرک سے کتنا) پاک ہے۔ اور (پھر جب اللہ کے حکم سے) صور پھونکا جائے گا تو سوائے اس کے جس پر اللہ کی خاص
السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا
مہربانی ہو سب آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہو جائیں گے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب اٹھ کھڑے (ہوں گے
هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ
اور ادھر ادھر) دیکھتے ہوں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے بالکل روشن ہو جائے گی اور اعمال نامہ رکھ دیا جائے گا اور سب نبی اور گواہی

وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّھَدَآءِ وَ قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَ ھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝۶۹ وَ وُفِّیَتْ

دینے والے حاضر ہوں گے اور سب لوگوں کا انصاف سے فیصلہ کردیا جائے گا اور ان کے ساتھ (کوئی بے انصافی یا) ظلم نہیں کیا جائے گا،

کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۝۷۰

جو کچھ کسی نے کیا ہوگا اسے (اس کا) پورا پورا بدلہ دیدیا جائے گا؛ (کیونکہ دینے والا اللہ ہوگا) جو کہ خوب جانتا ہے جو کچھ کہ انہوں نے کیا ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مشرکوں نے اللہ تعالٰی کی قدرومنزلت کا صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا جو اوروں کو اس کا شریک بنا رہے ہیں، پھر اللہ تعالٰی نے انہیں اپنی قدرت کا کچھ حال بتایا ہے؛ تاکہ انہیں کچھ اندازہ ہو اور وہ شرک سے باز آجائیں۔ اس کے بعد قیامت کے دن کا نقشہ کھینچ کر بتایا گیا ہے کہ معلوم ہو کس طرح ایک شاہی دربار کی طرح دربار لگے گا جس میں ہر کسی کے ساتھ انصاف کیا جائے گا اور ہر ایک امت کے اعمال کی جانچ کے لیے اسی امت کے نبیوں سے پوچھا جائے گا، ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ کہیں ہمارے کام اللہ کے حکم کے خلاف تو نہیں، اگر ایسا ہوا تو رسول خدا صاف کہہ دیں گے کہ ان کے اعمال میری امت کے اعمال نہیں اور ہم ان کی شفاعت سے محروم رہ کر دوزخ میں ڈالے جائیں، ہمیں ہر وقت اپنے اعمال کو قرآن کے مطابق بنانا چاہیے۔

سِیْقَ ہانکے جائیں گے — زُمَرًا گروہ — فُتِحَتْ کھولا جائے گا، کھولے جائیں گے

خَزَنَۃ چوکیدار، پاسبان — طِبْتُمْ تم پاک ہوئے — نَتَبَوَّاُ ہم جگہ بنائیں گے — حَآفِّیْنَ گھیرے ہوئے

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْھَا فُتِحَتْ

اور پھر کافر ٹولی بنا بنا کر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے (ان کیلیے) کھلے ہوئے ہوں

اَبْوَابُھَا وَ قَالَ لَھُمْ خَزَنَتُھَآ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَتْلُوْنَ

گے اور دوزخ کے نگہبان ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تم میں سے (ہی) کوئی (ایسے اللہ کے) رسول نہیں پہنچے تھے جو تم کو تمہارے رب

عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ رَبِّکُمْ وَ یُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰی

کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور تم کو تمہارے اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے، وہ کہیں گے: ہاں آئے تو تھے (مگر ہم نے نہ مانا) اور کافروں

وَ لٰکِنْ حَقَّتْ کَلِمَۃُ الْعَذَابِ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ۝۷۱ قِیْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَھَنَّمَ

کے متعلق عذاب کی پیشین گوئی پوری ہو کر رہی۔ انہیں کہا جائے گا: (اچھا تو اب) جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ (اور) ہمیشہ اس میں رہو،

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ ۝۷۲ وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

(دیکھو) جہنم تکبر کرنے والوں کے لیے (کتنا) برا ٹھکانا ہے، اور (دوسری طرف) وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ہیں، ٹولے بنا بنا کر

رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْھَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُھَا وَ قَالَ لَھُمْ

جنت کی طرف لے جائے جائیں گے جب وہ جنت کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو جنت کے نگہبان ان کو

خَزَنَتُھَا سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ ۝۷۳ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ

سلام علیکم کہیں گے (اور کہیں گے) تم (اب گناہوں سے) پاک ہو بس اب جنت میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہو۔ وہ (جنتی یہ سن کر)

صَدَقَنَا وَعۡدَهٗ وَاَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّةِ حَيۡثُ نَشَآءُ ۚ

کہیں گے: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس (جنت کی) سرزمین کا وارث بنایا (اب) ہم جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں،

فَنِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الۡمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ

(دیکھو اچھے) کام کرنے والوں کو کتنا اچھا اجر ملے گا۔ (اے محمدؐ!) آپ اس دن دیکھیں گے کہ فرشتے اپنے پروردگار کے عرش کو اردگرد سے گھیرے ہوں گے (اور)

يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ ۚ وَقُضِىَ بَيۡنَهُمۡ بِالۡحَقِّ وَقِيۡلَ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۵﴾ ع ۵

اپنے رب کی تسبیح وتحمید کر رہے ہوں گے (پھر) انکے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب تعریف اس اللہ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں جنت اور جہنم میں جانے والوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح وہ ٹولیاں بنا بنا کر جنت اور دوزخ میں لے جائے جائیں گے، اگر ہم قیامت میں دوزخ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہ کریں اور اس سے ڈرتے رہیں؛ تاکہ ہم بھی جنت والے گروہ میں شامل کیے جائیں۔ اس سورۃ کے اخیر میں الحمدللہ کہہ کر ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم بھی ہر کام کے ختم کرنے کے بعد الحمدللہ کہا کریں، یعنی اس خالق کا شکر یہ ادا کریں جس نے ہمیں اچھی طرح کام ختم کرنے کی توفیق دی۔

آیات: ۸۵	۴۰- سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنِ / غَافِرٍ مَكِّيَّةٌ ۶۰	رکوعات: ۹

قَابِلِ قبول کرنے والا — قَابِلِ التَّوۡبِ توبہ قبول کرنے والا — ذِى الطَّوۡلِ فضل والا

يَغۡرُرۡكَ تجھے دھوکے میں ڈال دے — لِيُدۡحِضُوۡا تاکہ نیچا دکھادیں — وَقِهِمۡ اور ان کو بچا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ الۡعَلِيۡمِ ۙ﴿۲﴾ غَافِرِ الذَّنۡۢبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ

حٰمٓ۔ (یہ) قرآن خدا کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جو زبردست اور علم والا ہے۔ وہ گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا،

شَدِيۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِى الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۳﴾

سخت سزا دینے والا، اور بڑا فضل کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کی طرف (سب کو جزا سزا کے لیے) لوٹنا ہے۔ (اے محمدؐ!)

مَا يُجَادِلُ فِىۡۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَلَا يَغۡرُرۡكَ

خدا کی آیتوں پر تو وہی جھگڑتے ہیں جو کافر ہو گئے ہیں تو (کہیں ان کافروں کی ظاہری شان و شوکت اور) ان کا شہروں میں (تجارت کے لیے)

تَقَلُّبُهُمۡ فِى الۡبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّالۡاَحۡزَابُ

چلنا پھرنا آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے (کہ شاید یہ عذاب سے بچ رہیں گے نہیں؛ بلکہ) ان کافروں سے پہلے قوم نوحؑ اور ان کے بعد

مِنۢ بَعۡدِهِمۡ ۖ وَ هَمَّتۡ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوۡلِهِمۡ لِيَاۡخُذُوۡهُ وَجٰدَلُوۡا بِالۡبَاطِلِ

آنے والی جماعتوں نے تکذیب کی اور ہر ایک رسول کی امت نے (اپنے) پیغمبر کو گرفتار کرنا (اور پھر مار ڈالنا) چاہا اور جھوٹی دلیلوں کے ساتھ

لِيُدۡحِضُوۡا بِهِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُهُمۡ ۖ فَكَيۡفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَ كَذٰلِكَ

حق کو نیچا دکھانے کیلئے انہوں نے جھگڑے (بھی) کیے، پھر میں نے انہیں پکڑا، پھر (دیکھا کہ) میرا عذاب کیسا (سخت) تھا۔ اور اسی طرح

حَقَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۝۶ اَلَّذِيۡنَ يَحۡمِلُوۡنَ

آپ کے پروردگار کا وعدہ ان کافروں کیلئے (بھی) ثابت ہو چکا ہے کہ (ان پر عذاب آئے گا؛ کیونکہ) وہ دوزخی ہیں۔ اور جن فرشتوں نے

الۡعَرۡشَ وَ مَنۡ حَوۡلَهٗ يُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ لِلَّذِيۡنَ

عرش اٹھایا ہوا ہے اور جو اس کے اردگرد ہیں سب اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمانداروں

اٰمَنُوۡا ۚ رَبَّنَا وَسِعۡتَ كُلَّ شَىۡءٍ رَّحۡمَةً وَّ عِلۡمًا فَاغۡفِرۡ لِلَّذِيۡنَ تَابُوۡا

کے لیے بخشش مانگتے رہتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور تیرا علم بھی، پس جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور تیری

وَ اتَّبَعُوۡا سَبِيۡلَكَ وَقِهِمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِ ۝۷ رَبَّنَا وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ عَدۡنِ ۨالَّتِىۡ

(سیدھی) راہ پر چلتے ہیں، ان کو بخش دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (اور) اے ہمارے پروردگار! ہمیشہ رہنے والے باغوں میں جن کا تو نے

وَعَدْتَّهُمۡ وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّيّٰتِهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝۸

ان سے وعدہ کیا ہے انہیں داخل کر اور جو بھی ان کے باپ دادا ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہوں انہیں بھی، یقیناً تو زبردست اور حکمت والا

وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۝۹

ہے۔ اور ان کو (قیامت کی) تکلیفوں سے بچا اور جسے تو نے اس دن تکلیفوں سے بچا لیا تو (گویا) تو نے ان پر بہت رحم کیا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام مومن اس وجہ سے ہے کہ قوم فرعون میں ایک شخص موسیٰ پر ایمان لایا تھا لیکن وہ فرعونیوں کے ڈر سے ظاہر نہیں کرتا تھا، چنانچہ اس نے فرعونیوں کو موسیٰ کی باتیں ماننے کے لیے وعظ و نصیحت کی، چونکہ اس سورۃ میں اس کا آگے چل کر ذکر آئے گا، اس لیے اس کا نام سورہ مومن ہی رکھ دیا گیا۔ اس رکوع میں خدا کی صفات بیان کی گئی ہیں اور بتایا گیا ہے کہ کافروں کی ظاہری شان و شوکت سے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے کہ شاید یہ عذاب سے بچ رہیں گے، ہاں اگر دنیا میں بچ بھی رہے تو آخرت میں نہیں چھوٹ سکیں گے پھر فرشتوں کا ذکر ہے اور ایمان داروں کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ ایسے ہیں کہ ان کے لیے فرشتے بھی بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور ان کے مومن باپ دادا، بیویوں، اور اولاد کے لیے بھی جنت میں داخل کر دینے کی دعا کرتے ہیں اور قیامت کی تکلیفیں جو بہت سخت ہوں گی ان سے بچانے کی التجا کرتے ہیں۔

فائدہ: ایماندار کی بھی کیا شان ہے کہ فرشتوں جیسی مخلوق بھی ان کے لیے دست بہ دعا ہوتی ہے۔

فائدہ: قیامت کے دن جو سختیوں سے بچ رہا تو وہ واقعی کامیاب ہو گیا، حدیث میں ہے کہ اس دن لوگ اپنے اعمال سیئہ کی مناسبت سے پسینے میں شرابور ہوں گے پسینہ کسی کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کی کمر تک کسی کے گلے تک۔ الحدیث۔

یُنَادَوْنَ پکارے جائیں گے	مَقْتِكُمْ تمہاری بیزاری، تمہارا غصہ	تُدْعَوْنَ تم بلائے جاتے تھے
اَمَتَّنَا تو نے ہمیں موت دی	اَحْیَیْتَنَا تو نے ہمیں زندگی دی	اِعْتَرَفْنَا ہم نے اقرار کرلیا
یُنِیْبُ رجوع کرتا ہے	رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ بلند درجوں والا	ذُوالْعَرْشِ سلطنت کا مالک
تَلَاقِ ملاقات	بٰرِزُوْنَ نکلنے والے حَنَاجِرِ گلے	اٰزِفَةِ نزدیک آنے والا

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ
(قیامت کے دن) کافروں کو پکارا جائے گا (اور کہا جائے گا) کہ تم سے اللہ کی بیزاری تمہاری (آج کے دن) اپنی جانوں کی بیزاری سے
اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِیْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝١٠ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ
بڑھی ہوئی تھی کہ جب (دنیا میں) تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم کفر پر اڑے رہتے تھے۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار!
وَ اَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝١١
تو نے دوبار ہمیں موت دی اور دوبار زندہ کیا، اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں، تو کیا (یہاں سے) نکلنے کی کوئی سبیل (نہیں) ہو سکتی؟
ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَ اِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ
(کہا جائے گا نہیں،) اس لیے کہ جب صرف ایک خدا کی دعوت دی جاتی تھی تو تم (اس کا) انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ شرک کیا
تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ۝١٢ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمْ
جاتا تو تم اسے مان لیتے تھے، پس (آج تو) اسی ایک خدا کی جو بڑا اور بلند مرتبت ہے بادشاہت ہے۔ (اے لوگو!) خدا وہی ہے جو تمہیں (ہر وقت
اٰیٰتِهٖ وَ یُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَ مَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ۝١٣
اپنی قدرت کی) نشانیاں دکھاتا رہتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا ہے اور نصیحت تو وہی حاصل کرتا ہے جو (اس کی طرف) رجوع
فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝١٤ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ ذُوالْعَرْشِ ۚ
کرتا ہے۔ تو تم خالص اعتقاد کرکے اللہ کو پکارو چاہے کافر (اسے) برا (ہی) مانیں۔ وہ بلند درجے والا اور عرش کا مالک ہے،
یُلْقِی الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِیُنْذِرَ یَوْمَ التَّلَاقِ ۝١٥ ۙ یَوْمَ
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ان پر قیامت کے دن سے ڈرانے کے لیے وحی یعنی اپنا حکم نازل کرتا ہے، جس دن یہ لوگ
هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا یَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَیْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
(قبروں سے) نکل پڑیں گے تو اللہ سے ان کی کوئی بات چھپی نہ ہوگی، (کہا جائے گا) آج کے دن کس کا راج ہے، (جواب ملے گا) یکتا
الْقَهَّارِ ۝١٦ اَلْیَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ
اور زبردست خدا کا۔ اس دن ہر شخص کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اس دن کوئی ظلم نہ ہوگا، اللہ یقیناً بہت جلد حساب کر ڈالنے والا ہے۔ اور
الْحِسَابِ ۝١٧ وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ؕ۬
(اے محمدؐ!) آپ انہیں اس دن سے ڈرائیے جو نزدیک ہی آگیا ہے کہ جب (مارے ہیبت کے) دل گھٹ کر گلوں کے پاس آجائیں گے، (اس دن)

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؕ ۝۱۸ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ۝۱۹

نہ ظالموں کیلئے کوئی سچا دوست ہوگا اور نہ ایسا سفارشی کہ اسکی بات مانی جائے۔ اللہ آنکھوں (تک) کی چوری کو جانتا ہے اور (اسے) جو دل چھپائے ہوتے ہیں،

وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۲۰ ع

اور اللہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کردے گا اور جن چیزوں کو وہ لوگ اللہ کے علاوہ پکارتے تھے وہ کوئی فیصلہ (ہی) نہیں کرسکیں گے، یقیناً اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں کافروں پر جو قیامت کے دن گزرے گی، اس کا بیان ہے، اس دن وہ بھاگ جانا چاہیں گے، مگر کوئی راستہ نہ ملے گا۔ پھر بتایا ہے کہ ڈر کے مارے دل گلوں تک آجائیں گے اور اس دن کوئی سفارشی کسی کی سفارش نہ کرسکے گا۔ نبیوں کے بھیجنے کی ایک غرض یہ بھی بتائی ہے کہ وہ انہیں قیامت کے دن سے ڈرائیں اور بتائیں کہ اس دن کے لئے نیک عمل کریں، اور نیکوکار ہی اس دن کی مصیبتوں سے نجات پاسکیں گے۔

وَاقٍ بچانے والا — اِسْتَحْيُوْا زندہ رکھو — ذَرُوْنِىْٓ مجھے چھوڑو

عُذْتُ پناہ لیتا ہوں — مُتَكَبِّرٍ غرور کرنے والا

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

کیا یہ کفار زمین پر چل پھر کر دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلوں کا کیا حال ہوا؟ جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور

كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَمَا كَانَ

روئے زمین پر (ان کے) آثار (بھی ان سے زیادہ موجود) ہیں، پس اللہ نے انہیں گناہوں کے سبب (عذاب میں) پکڑ لیا، پس انہیں اللہ سے کوئی بچانے

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝۲۱ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

والا نہ ملا (اور ہلاک ہوگئے)۔ اس وجہ سے کہ ان کے پاس رسول نشانیاں لے کر آتے تھے، پس اللہ نے انہیں

فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِىٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۲ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا

انکار کرنے کی وجہ سے پکڑ لیا، وہ یقیناً بڑی قوت والا اور سخت سزا دینے والا ہے۔ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو معجزے اور کھلا غلبہ دے کر

وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۙ ۝۲۳ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۲۴ فَلَمَّا

بھیجا۔ فرعون، ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہہ دیا کہ جھوٹا جادوگر ہے، پھر جب وہ سچا دین لے

جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا

کر ہماری طرف سے ان کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اس کے ساتھ جو ایمان لے آئے ہیں انکے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور بیٹیوں کو زندہ

نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِىْ ضَلٰلٍ ۝۲۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِىْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى

رہنے دو؛ حالانکہ (انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ) کافروں ہی کی چالیں غلط ہوتی ہیں۔ اور فرعون بولا: چھوڑ دو مجھے کہ میں موسیٰ کو قتل کردوں

وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِى الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝۲۶

اور (دیکھوں تو یہ کون سے) اپنے رب کو بلا لے (گا)، مجھے تو یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ تمہارا (آبائی) دین نہ بدل دے یا زمین پر فساد نہ پھیلا دے۔

ع ۸ وَقَالَ مُوْسٰۤى اِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾

اور موسیٰ نے کہا: یقیناً میں اپنے رب اور تمہارے رب کی ہر ایک متکبر سے پناہ مانگتا ہوں، جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے لوگوں کے حالات کا ذکر ہے کہ جب عذاب آیا تو انہیں کوئی نہ بچا سکا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ انہیں تین سرکش یعنی فرعون، ہامان اور قارون کے پاس بھیجا؛ مگر انہوں نے ان کی باتوں پر کان نہ دھرا۔ اس لیے فرعون، ہامان اور اس کا لشکر تو نیل میں غرق ہوا اور قارون کو خدا نے زمین میں دھنسا دیا۔

فائدہ : خدا متکبر شخص کو پسند نہیں کرتا۔ متکبروں سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔

اِنْ يَّكُ اگر وہ ہو	يُصِبْكُمْ تمہیں پہنچے گا	مُسْرِفٌ زیادتی کرنے والا ظٰهِرِيْنَ غلبے والے
اُرِيْكُمْ میں تمہیں دکھاتا ہوں	رَشَادِ بہتری	دَاْبِ حال تَنَادِ پکار
فَمَا زِلْتُمْ تم رہے	مُرْتَابٌ شکی، شک کرنے والا	تَبَابٍ تباہی، بربادی

وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا

اور فرعون کی برادری میں سے ایک ایماندار شخص نے جو اپنا ایمان چھپاتا تھا کہا: (بھلا یہ کونسا انصاف ہے کہ) تم ایک شخص کو

اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّىَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ

صرف اتنی سی بات پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے مار ڈالوگے؛ حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں

وَ اِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ

(بھی) لایا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کی سزا اسے ملے گی اور اگر وہ سچا (ہی) ہے تو (پھر) وہ عذاب جس کا وعدہ وہ تم سے کرتا

الَّذِىْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ

ہے تم پر آ کر رہے گا؛ کیونکہ اللہ حد سے گزرنے والے اور جھوٹے کو ہدایت نہیں کرتا۔ اے میری قوم! آج تمہاری بادشاہی

الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ

ہے اور زمین پر (تمہارا) غلبہ ہے؛ مگر (یہ تو بتاؤ کہ) اللہ کا عذاب ہم پر آپڑا تو ہماری کون مدد کرے گا؟ تو فرعون بولا:

مَاۤ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَاۤ اَرٰى وَ مَاۤ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَ قَالَ الَّذِىْۤ اٰمَنَ

میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جسے میں خود ٹھیک سمجھتا ہوں اور میں تو تم کو صرف بہتر راہ بتاتا ہوں۔ اور اس ایمان لانے والے نے کہا:

يٰقَوْمِ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ

اے میری قوم! مجھے تو اندیشہ ہے کہ کہیں (پہلی) قوموں کی طرح تم پر بھی عذاب کا دن نہ آجائے۔ جیسے قوم نوح، عاد اور ثمود کی حالت

وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَ يٰقَوْمِ اِنِّىْۤ اَخَافُ

ہوئی اور جو ان کے بعد (سرکش) ہوئے اور اللہ تو (اپنے) بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور اے میری قوم! مجھے (اس) قیامت کے دن

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ

سے تمہارے بارے میں ڈر معلوم ہوتا ہے، جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور اس دن خدا (کے عذاب) سے تمہیں کوئی بچانے والا نہیں

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ

ہوگا اور اللہ ہی جسے گمراہ کردے اسے کوئی راہ پر نہیں لاسکتا۔ اور تمہارے پاس موسیٰ سے قبل یوسف (بھی) نشانیاں لے کر آئے تھے

فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۗ حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ

تو وہ تمہارے پاس جو لیکر آئے اس کے بارے میں (بھی) تم شک ہی کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ مرگئے تو تم نے کہہ دیا (چلو چھٹی

اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۗ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۚ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ

ہوئی،) اب اللہ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا، اللہ تو اسی طرح ہر زیادتی کرنے والے، شک میں پڑنے والے کو (راہ ہدایت سے) بھٹکا دیتا

يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۗ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ

ہے۔ وہ ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کی آیتوں کے بارے میں بغیر کسی ایسی دلیل کے جو انہیں دی گئی ہو لڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور ایمانداروں کے نزدیک

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا

یہ باتیں بڑی نفرت والی ہیں، اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر متکبر اور جبار کے دل پر مہر کردیتا ہے۔ اور فرعون نے ہامان سے کہا کہ میرے لیے ایک اونچا محل بنوا،

لَّعَلِّيْۤ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۙ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۗ

شاید اس میں آسمان پر جانے کے راستوں تک جا پہنچوں، پھر (وہاں جاکر) موسیٰ کے خدا کو ایک نظر جھانک کر دیکھ لوں؛ حالانکہ میں اسے جھوٹا سمجھتا ہوں،

ع ۹ وَ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۗ وَ مَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ ع

اور اسی طرح فرعون کے برے کام اسے بھلے دکھائے گئے تھے اور وہ (سیدھی) راہ سے روک دیا گیا تھا اور فرعون کی چال تو برباد ہی ہونے والی تھی۔

تفسیر

اس رکوع میں آل فرعون میں سے ایک مومن کا ذکر ہے جس نے اپنا ایمان چھپاتے ہوئے انہیں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی طرح طرح سے ترغیب دی، اس سارے رکوع میں اسی کی تقریر کا ذکر ہے۔

دَارُ الْقَرَارِ ہمیشہ رہنے والا گھر — اَدْعُوْكُمْ میں تمہیں بلاتا ہوں — تَدْعُوْنَنِيْ تم مجھے بلاتے ہو — مَرَدَّنَآ ہمارا لوٹنا

سَتَذْكُرُوْنَ تم عنقریب یاد کروگے — اُفَوِّضُ میں سپرد کرتا ہوں — يُعْرَضُوْنَ پیش کیے جاتے ہیں — تَبَعًا تابعدار

مُغْنُوْنَ ہٹانے والے — خَزَنَةِ داروغے — يُخَفِّفْ ہلکا کردے

وَ قَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۚ ﴿٣٨﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ

اور وہ شخص جو ایمان لایا تھا، کہنے لگا: اے میری قوم! میری بات مان کہ میں تجھے سیدھی راہ دکھاؤں۔ اے میری قوم! یہ دنیا کی چند روزہ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى

زندگی کا نفع ہے (جو مجھے مل رہا ہے)، اور بیشک ہمیشہ رہنے والا (تو) گھر (وہی) آخرت (ہی) ہے، جو کوئی برا کام کرے گا اسے ویسا ہی بدلہ

إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
ملے گا اور جو کوئی مرد یا عورت ایمان کی حالت میں نیک عمل کریں گا تو ایسے ہی لوگ بہشت میں داخل ہوں گے، انہیں
يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٤٠﴾ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي
وہاں بے حساب رزق دیا جائے گا، اور اے میری قوم !یہ کیا بات ہے کہ میں تو تمہیں نجات کی طرف دعوت دیتا ہوں، اور تم مجھے
إِلَى النَّارِ ﴿٤١﴾ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ النصف
دوزخ کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں، تو اس بات پر مصر ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا انکار کردوں اور بغیر علم کے اس کے ساتھ (اوروں کو) شریک
وَأَنَا أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي
ٹھہرالوں؟ (جو کچھ طاقت نہیں رکھتے) اور میں تم کو اس خدا کی طرف بلاتا ہوں کہ جو بڑا زبردست اور بخشنے والا ہے۔ بے شک تو مجھے اس
إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ
(جھوٹے خدا) کی طرف بلاتا ہے، جو نہ دنیا میں کسی کو بلاسکتا ہے اور نہ آخرت میں اور بے شک ہمیں خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے
وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ
اور بے شک حد سے بڑھ جانے والے ہی دوزخی ہیں۔ جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں تم آگے چل کر اسے یاد کرو گے اور میں تو اپنا معاملہ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَاهُ اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ
اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں، اللہ بندوں (کے حال) کا نگہبان ہے۔ پس اللہ نے اس (مومن) کو ان کی مضر تدبیروں سے بچا لیا
بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ
اور فرعونیوں پر برا عذاب آ پڑا (یعنی غرق نیل ہوئے) اب انہیں صبح و شام (دوزخ کی) آگ پر پیش کیا جاتا ہے، اور جس دن
تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ
قیامت ہوگی (تو کہا جائے گا،) فرعونیوں کو بہت سخت عذاب میں داخل کردو، (اے محمدؐ!) اور (اس دن سے انہیں ڈرایئے کہ) جب دوزخی
فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم
ایک دوسرے سے آگ میں (پڑے) جھگڑ رہے ہوں گے، کمزور آدمی بڑوں سے کہیں گے: ہم تو (دنیا میں) تمہارے تابعدار تھے تو کیا تم
مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ
ہم سے آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو؟ بڑے آدمی کہیں گے: ہم سب آگ میں پڑے ہیں اب تو (جو) فیصلہ (کرنا تھا) خدا نے
حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ
بندوں کے درمیان کردیا۔ اور آگ میں پڑے ہوئے لوگ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ (ذرا) اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ
عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ ۖ قَالُوا
ایک دن کے لیے ہم پر سے عذاب ہلکا کردے، وہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر نہ آئے تھے؟ وہ کہیں گے: ہاں

بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۵۰ ع

آئے تھے، تو داروغے کہیں گے: (ایسا ہے) تو تم خود ہی پکارو، اور کافروں کی پکار بے کار جاتی ہے۔

تفسیر

اس میں اس ایمان والے کا بیان ختم کردیا، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ آل فرعون پر سخت عذاب آیا اور اب وہ عالم برزخ میں ہیں، اور انہیں صبح و شام آگ دکھائی جاتی ہے کہ انہیں اس دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ پھر بتایا گیا ہے کہ عذاب میں سب ڈالے جائیں گے، چاہے بڑے لوگ ہوں یا وہ چھوٹے لوگ جو ان کی پیروی کرتے تھے، اور کوئی کسی کی سزا سے کچھ حصہ بھی نہ ہٹا سکے گا۔

فائدہ

فرعونیوں پر صبح و شام آگ کا پیش کیا جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ عالم برزخ حق ہے اس میں بھی گنہگاروں کو عذاب ہوا کرتا ہے۔

اَشْهَادُ جمع شہید، گواہ — اِبْكَارِ صبح کے وقت — كِبْرٌ غرور

مُسِيْٓءُ بدکار، گنہگار — اَسْتَجِبْ میں قبول کروں گا — دٰخِرِيْنَ ذلیل

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ

ہم یقیناً دنیا کی زندگی میں (بھی) رسولوں اور (ان کے بعد) ایمانداروں کی مدد کرتے رہیں گے، اور اس دن بھی کہ جب گواہ کھڑے کیے

الْاَشْهَادُ ۝۵۱ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝۵۲

جائیں گے۔ اس دن نافرمانوں کا کوئی عذر فائدہ مند نہ ہوگا، ان کے لیے لعنت ہے اور رہنے کے لیے برا گھر (یعنی دوزخ) ہے۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝۵۳ هُدًى

اور ہم نے موسیٰ کو ہدایت نامہ (یعنی توریت) عطا کی اور (ان کے ذریعہ) بنی اسرائیل کو توریت کا وارث بنایا۔ وہ (کتاب) عقل والوں

وَّ ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝۵۴ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ

کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔ (اے محمدؐ!) آپ صبر سے کام لیجئے بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اپنے کو خطاؤں سے معافی مانگئے

وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝۵۵ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ

اور اپنے پروردگار کی صبح و شام تعریف کے ساتھ پاکی بیان کیجئے، جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو انہیں پہنچی ہو خدا کی آیتوں (کے بارے)

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں میں بس بڑائی سما گئی ہے جسے وہ حاصل نہیں کرسکتے، تو آپ (ایسی باتوں سے) خدا کی پناہ مانگئے، وہ یقیناً

هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۵۶ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ

سننے والا اور دیکھنے والا ہے، بے شک آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے کی نسبت کہیں زیادہ مشکل تھا؛ لیکن (ہم نے یہ کام

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۵۷ وَ مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

بھی کیا مگر) اکثر لوگ جانتے ہی نہیں۔ اور اندھا اور بینا برابر نہیں ہوسکتے، اور نہ وہ لوگ جو ایمان لاکر اچھے کام کریں

الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا

اور بدکار برابر ہوسکتے ہیں،(بات یہ ہے کہ) تم بہت کم سوچتے ہو۔ یقیناً قیامت ضرور آئے گی، جس کے بارے میں کچھ شبہ نہیں،

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ

لیکن اکثر لوگ (ہیں کہ اس پر بھی) ایمان نہیں لاتے۔اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے: مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا، یقیناً وہ

الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ ع

لوگ جومیری عبادت سے(غرور کی وجہ سے) منہ موڑتے ہیں(مرنے کے بعد) جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

تفسیر

شروع رکوع میں بتایا گیا ہے کہ خدا ایمان والوں کی ضرور دنیا میں مدد کرے گا اور یہی وعدہ اس کا رسولوں سے بھی رہا، پھر قیامت کے دن سے ڈرایا گیا ہے اور نافرمانوں کا کوئی عذر اس دن قبول نہیں کیا جائے گا، پھر آپ کو حکم ہے کہ حفظ ماتقدم کے طور پر ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہیے کہ خدا آپ کو گناہوں سے بچائے، بعض لوگ اس سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ بھی گنہگار تھے، تو اول تو ذنب کے معنی ہی ایسے گناہ کے لینا جو نبی کی شان کے خلاف ہو درست نہیں۔ پھر ویسے بھی لغات عرب سے معلوم ہوتا ہے کہ ذنب معمولی خطا کو بھی کہتے ہیں اور اسی طرح غفر کا مطلب ڈھانپنا ہے، اور استغفر کا مطلب یہ ہوا کہ بچاؤ کی کوشش کر، مغفر خود کو کہتے ہیں جو سر کو بچاتی ہے یا ڈھانپ لیتی ہے۔

پھر بتایا گیا ہے کہ شیطانی خیالات سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے اور حکم دیا گیا ہے کہ خدا سے دعا کرو، سبحان اللہ کیسا مہربان خدا ہے کہ حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا۔

یُؤْفَكُ بہکتا ہے	صَوَّرَكُمْ تمہاری شکلیں بنائیں	صُوَرَكُمْ تمہاری صورتیں
نُهِیْتُ منع کیا گیا ہوں میں	لِتَبْلُغُوْٓا تا کہ تم پہنچو	شُیُوْخًا جمع شیخ کی، بوڑھے

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

اللہ وہی ہے جس نے رات کو تمہارے آرام کے لیے اور دن کو(چیزیں) دکھانے والا بنایا، بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا

النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ

ہے؛ لیکن اکثر لوگ(اس کے فضل کا) شکر نہیں کرتے یہی اللہ تو تمہارا پروردگار ہے جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے علاوہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

کوئی معبود نہیں ہے، پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو؟ اسی طرح وہ بہکتے ہیں جو خدا کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ

اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو قرار گاہ اور آسمان کو چھت بنایا اور اسی نے تمہاری شکلیں بنائیں اور انہیں بہت خوبصورت بنایا

وقف لازم

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ

اور پاکیزہ چیزیں تمہیں کھانے کو عطا کیں یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے، پس برکت والا ہے اللہ جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، وہ ہمیشہ

الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۵﴾

زندہ رہنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، پس تم خالص اعتقاد کر کے اس کو پکارو کہ سب تعریفیں اسی اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا

(اے محمدؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے کہ جب میرے پروردگار کی طرف سے صاف دلیلیں میرے پاس آچکیں تو ان چیزوں کی پوجا سے

جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ۫ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾

مجھے روک دیا گیا ہے جن کی تم اللہ کے علاوہ پوجا کرتے ہو اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمام جہانوں کے پالنے والے کے آگے سرتسلیم

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ یُخْرِجُكُمْ

خم کروں وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفے سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر وہی ہے جو تمہیں (ماں کے پیٹ سے)

طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ

بچہ کی حالت میں نکالتا (اور پرورش کرتا) ہے؛ تاکہ تم اپنی اپنی جوانی کی عمر کو پہنچو، پھر (تمہیں زندہ رکھتا ہے کہ) تم بوڑھے ہوجاؤ اور تم میں

مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

سے بعض ایسے ہیں کہ ان (وقتوں) سے پہلے ہی مرجاتے ہیں اور یہ سب اس لیے ہے کہ تم (اپنی زندگی کا) مقررہ وقت پورے کرلو، اور

هُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ ع ۸ ۱۲

تاکہ تم عقل وفکر سے کام لو، خدا وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے، پھر جب کسی کام کا کرنا ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہے ہوجا تو وہ ہوجاتا ہے۔

تفسیر

اس سارے رکوع میں خدا کی تعریف اور اس کی قدرت کے مناظر اور اس کی قدرت کا بیان ہے۔ پھر انسان کی پیدائش اور اس کی غرض و غایت اور اس کا مقصد بتایا گیا ہے، اور سب مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ خدا کے علاوہ کسی کی پوجا نہ کریں اور خدا ہی کیلئے اسلام پر قائم ہوجائیں۔

فائدہ: انسان کو عبث پیدا نہیں کیا گیا، یہاں اس کی غرض یہ بیان کہ لعلکم تعقلون یعنی عقل سے کام لو تو اس میں سب طرح کی باتیں آگئیں اور یہ بھی کہ تم جو اسلام جیسے سچے دین کو چھوڑے جا رہے ہو، اسے اپنے عقل کی کسوٹی پر پرکھ کر دیکھو اور جنہیں تم خدا کے علاوہ پوجتے ہو، ان کے بارے میں عقل سے کام لو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تم پہلے لوگوں کے حالات یا اپنے سے بڑوں کے مرنے جینے کو دیکھ چکے ہو، اب ان کے واقعات سے عبرت پکڑو اور عقل سے کام لو، وہ باتیں کرو جن سے وہ خوش ہو اور انہیں چھوڑ دو جن سے وہ ناراض ہو۔

یُصْرَفُوْنَ پھیرے جاتے ہیں | یُسْحَبُوْنَ گھسیٹے جائیں گے | یُسْجَرُوْنَ جھونک دیے جائیں گے

ضَلُّوْا گم ہوگئے | تَمْرَحُوْنَ تم اکڑتے تھے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝٦٩ ۚۛ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا معانقة ١٣
(اے محمدؐ!) کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جو ہماری آیتوں پر جھگڑتے ہیں وہ کدھر پھرے جارہے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے قرآن
بِالْكِتٰبِ وَ بِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٠ ۙ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ
کو جھٹلایا اور ان باتوں کو بھی جھٹلایا جس کے ساتھ ہم نے رسولوں کو بھیجا وہ جلد (انجام) معلوم کرلیں گے۔ جب ان کی گردنوں میں
اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۝٧١ ۙ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝٧٢ ۚ ثُمَّ قِيْلَ
طوق اور زنجیریں (پڑی) ہوں گی اور وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے، پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔ پھر ان سے
لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٧٣ ۙ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا
کہا جائے گا: کہاں ہیں جنہیں تم خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے تھے، تو کہیں گے: ہم سے وہ گم ہوگئے، (گم نہیں ہوئے)؛ بلکہ ہم تو اس سے
مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝٧٤ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي
پہلے کسی کو پکارتے ہی نہ تھے، اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسے ہی بھٹکادے گا۔ یہ اس کی سزا ہے کہ تم (دنیا) میں ناحق اتراتے تھے
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝٧٥ ۚ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
اور یہ اس لیے بھی کہ تم اکڑتے تھے، جہنم کے دروازوں سے اندر داخل ہوجاؤ اور اس میں ہمیشہ رہو،
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝٧٦ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا
تکبر کرنے والوں کا یہ کتنا برا ٹھکانا ہے، (اے محمدؐ!) آپ (ذرا) صبر کیجیے، بیشک اللہ کا وعدہ برحق ہے۔ ہم نے جو ان سے وعدہ کیا ہے
نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا
(عذاب یا قتل کا) اگر آپ کو اس کا کچھ حصہ دکھا بھی دیں یا (اس کے وقت سے قبل ہی) آپ کو (دنیا سے) اٹھالیں تو (بھی انہیں عذاب تو ہوگا ہی، پھر)
يُرْجَعُوْنَ ۝٧٧ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے، اور ہم نے آپ سے قبل بہت سے رسول بھیجے ہیں، ان میں سے بعض (ایسے ہیں کہ ہم نے ان) کا ذکر آپ کو
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا
سنایا اور بعض (ایسے ہیں کہ ہم نے آپ کو ان) کا حال نہیں سنایا اور کسی بھی رسول کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی نشانی لے
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝٧٨ ع ٨ / ١٤
آئے پھر جب خدا کا حکم آپہنچے گا تو (ان کے درمیان) انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا اور اس وقت جھوٹے لوگ ہی گھاٹے میں ہوں گے۔

تفسیر

اس میں ان لوگوں کا انجام بتایا گیا ہے جو خدا کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں، کہ وہ انہیں دوزخ میں کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا جائے گا اور کتوں کی طرح ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ڈال دی جائیں گی، اور دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے، اس دن ان کا کوئی سفارشی بھی نہ ہوگا جو ان کی مدد کرسکے۔ کفار پر یہ وعدہ عذاب ضرور پورا ہونے کا ذکر ہے، جو واقعی

پورا ہو کر رہا، اور پھر قیامت کے دن جو عذاب ہو گا وہ علیحدہ ہے۔ کسی نبی میں یہ طاقت نہیں کہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی معجزہ دکھائے۔

فائدہ جب نبی کی یہ شان ہونے کے باوجود بھی اسے از خود کسی قسم کا معجزہ دکھانے کا مقدور نہیں سوائے اس حال کے کہ خدا ہی کا حکم ہو جائے اور معجزہ ظاہر ہو تو پھر جھوٹے پیروں فقیروں کا حال اسی سے پرکھ لینا چاہیے جو آئے دن مخلوقات کو جھوٹی کرامتیں دکھا کر فریب کاری سے پکارتے ہیں کہ انہیں کب یہ طاقت نصیب ہو سکتی ہے۔

فائدہ قرآن میں صرف عرب کے گردونواح کے انبیاء کا ذکر ہوا ہے، ورنہ نبی ہر قوم اور ہر ملک میں آئے ہیں، جن کا بیان کرنا یہاں مقصود نہیں ہے، جو شخص بھی نبی کی شان رکھتا ہوگا اس کی تعلیم سے ظاہر ہو جائے گا کہ وہ کہاں تک قرآنی تعلیم سے ملتی جلتی ہے؛ کیونکہ انبیاء کی تعلیم کا نچوڑ قرآن میں موجود ہے۔

اَیَّ کونسی تُنْكِرُوْنَ تم انکار کرتے ہو

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾

اللہ وہی ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے، اسلئے کہ تم ان میں سے بعض پر سواری (بھی) کرو اور ان میں سے بعض کا گوشت کھاؤ۔

وَ لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا

اور ان جانوروں میں تمہارے لیے اور بھی فائدے ہیں اور وہ اس لیے بھی ہیں کہ تم ان پر اپنے مطلب تک پہونچو جو تمہارے دلوں میں ہے

وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖۗ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

اور ان پر (بھی) اور کشتی پر (بھی) لدے لدے پھرتے ہو، اور (ان کے علاوہ) تم کو اپنی اور بھی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے، پس تم اس کی کون سی

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

نشانی کا انکار کرو گے۔ (اے محمدؐ!) کیا ان کافروں نے زمین پر سیر نہیں کی کہ یہ دیکھتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا؛

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى

حالانکہ وہ ان سے تعداد میں (بھی) زیادہ تھے، اور قوت میں (بھی) بڑھے ہوئے تھے اور زمین پر انہوں نے ان سے بڑھ کر اپنی یادگاریں

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ

چھوڑیں مگر ان کی (یہ تمام تر) کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی؛ چنانچہ جب ان کے پاس رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر اترائے

مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا

اور ان پر وہ عذاب آپڑا جس کے ساتھ یہ تمسخر کرتے تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا تو کہنے لگے: ہم صرف ایک خدا پر ایمان

بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ

لاتے ہیں، اور ہم جس کو شریک ٹھہراتے تھے، ان کا انکار کرتے ہیں۔ (اور انہیں چھوڑتے ہیں) مگر اب ان کا (ہمارا عذاب دیکھ کر) ایمان لانا

ع ۹ ۱۳ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ ع

فائدہ مند نہ ہوا (اور عذاب نہ ٹلا)، یہی اللہ کا قانون ہے جو بندوں میں پہلے سے ہوتا چلا آیا ہے اور اس وقت کافر خسارے میں رہ گئے۔

تفسیر

شروع رکوع میں خدا نے اپنے انعامات میں سے ایک انعام یعنی حیوانوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے فائدے بتائے ہیں، پھر اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ جس طرح یہ خشکی پر تمہارے کام کی چیزیں ہیں اسی طرح جہاز ہیں کہ ان میں تم خود ہوتے ہو اور اپنا مال اسباب بھی تجارت کی غرض سے لادتے ہو۔ پھر مشرکین و کفار کو پہلی امتوں کے عذاب کا حال سنایا ہے جو ان سے تہذیب و تمدن، زور بازو، شجاعت اور تعداد میں کہیں بڑھے ہوئے تھے، پھر جب وہ عذاب آنے کے بعد ہلاک ہو کر رہے تو یہ کب بچ سکتے ہیں۔

رکوعات: ۶	۴۱۔ سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ / فُصِّلَتْ مَكِّيَّةٌ ۶۱	آیات: ۵۴

فُصِّلَتْ تفصیل بیان کی گئی، تشریح کی گئی — اِسْتَقِيْمُوْٓا قائم رہو، کمر بستہ ہو جاؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا

حٰمٓ۔ یہ کتاب بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے اتاری گئی ہے، یہ عربی قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں جاننے والوں

لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٣ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَاَعْرَضَ

کے لیے بالکل کھلی کھلی ہیں، (اور یہ قرآن) بشارت (بھی) دیتا ہے اور (اللہ کے عذاب سے) ڈراتا (بھی) ہے مگر اکثر لوگ (اب بھی) اس

اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝٤ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ

سے منہ موڑے ہوئے ہیں، اور (اس کو) سنتے (تک) نہیں۔ اور کہتے ہیں جس چیز کی طرف اے محمدؐ! تم ہمیں بلا رہے ہو اس سے ہمارے

اِلَيْهِ وَ فِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ مِنْۢ بَيْنِنَا وَ بَيْنِكَ حِجَابٌ

دل پردوں میں ہیں، اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہے (ہم اس کو سن نہیں سکتے) اور ہمارے اور آپ کے درمیان تو ایک پردہ سا حائل ہے،

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝٥ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

(آپ کی بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی) اس لیے آپ اپنا کام کیجیے، ہم اپنا کام کیے جاتے ہیں، (اے محمدؐ! ان سے) کہیے میں (تمہیں اور تو کچھ نہیں

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ

کہتا، یہی کہتا ہوں کہ میں) تمہاری طرح ایک انسان ہوں اور مجھے یہ وحی کیا گیا ہے کہ تمہارا اللہ اکیلا اللہ ہے پس اسی کی طرف سیدھے رہو

وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝٦ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

اور اس سے (اپنے سابقہ گناہوں کی) معافی مانگو اور (یاد رکھو) مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے، اور ان کے لیے بھی ہلاکت ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے،

هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٨ ع ۱۵

اور وہ حقیقت میں آخرت کے منکر ہیں، اور جو (کتاب پر) ایمان لے آئیں گے اور اچھے کام کریں گے ان کے لیے بے انتہا اجر ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قرآن سوچنے سمجھنے والوں کے لیے بالکل آسان چیز ہے۔ اسکے احکام بالکل صاف صاف ہیں اور سب سے بڑی بات اور اصل بات جس کی طرف قرآن میں دعوت دی گئی ہے وہ اللہ کو اپنا معبود ماننا ہے اور شرک سے بچنا ہے، یہ ہر ایک کی سمجھ میں آسکتا ہے کہ دو خدا ایک ہی وقت میں نہیں ہوسکتے، اس لیے خدا کے ساتھ کوئی شریک نہیں، اس رکوع کی آخری آیتوں میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کو بھی عذاب سے ڈرایا گیا ہے، حقیقت میں خدا کے کسی حکم کو اپنی مرضی سے ٹال دینا بھی ایک قسم کا شرک ہے، اس لیے ہمیں اللہ کے حکموں کے سامنے بالکل جھک جانا چاہیے۔

اَقْوَاتَ جمع قوت، غذائیں — دُخَانٌ دھواں — اِئْتِیَا تم دونوں آؤ — طَوْعًا اَوْ کَرْهًا چاروناچار، خوشی سے یا مجبوراً
طَآئِعِیْنَ خوشی خوشی سے کوئی کام کرنے والے — مَصَابِیْحَ جمع مصباح، چراغ — صَرْصَرًا تیز ہوا، آندھی
نَحِسَاتٍ منحوس، برے — اَخْزٰی زیادہ رسوا کرنے والا — عَمٰی اندھا

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ

(اے محمدؐ! ان سے) کہیے کیا تم اس اللہ کا انکار کر رہے ہو جس نے دو دن میں (یہ) زمین بنائی اور تم اس کے شریک بنا رہے ہو،

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۹ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَ بٰرَكَ فِیْهَا

تمام جہانوں کا پالنے والا تو وہی ہے۔ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور اس زمین میں فائدہ کی چیزیں رکھ دیں اور اس میں اس

وَ قَدَّرَ فِیْهَآ اَقْوَاتَهَا فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝۱۰ ثُمَّ اسْتَوٰٓی اِلَی السَّمَآءِ

(کے رہنے والوں) کی غذائیں تجویز کردیں چار دن میں (ہوا جو شمار میں) پورے ہیں پوچھنے والوں کے لئے۔ پھر وہ آسمان کی طرف جو ایک

وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ

دھواں سا تھا متوجہ ہوا اور اس سے اور زمین سے کہا کہ دونوں یا تو خوشی خوشی یا (میرے حکم سے) مجبور ہو کر میری اطاعت میں آجاؤ،

قَالَتَآ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۝۱۱ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ اَوْحٰی فِیْ كُلِّ

دونوں نے کہا: ہم بخوشی حاضر ہوتے ہیں۔ پھر اس نے دو دن میں ان کو سات آسمان بنا دیئے اور ہر ایک آسمان میں (اس کے مناسب) اپنا حکم

سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ

(فرشتوں کو) بھیج دیا اور ہم نے ہی (سب سے) نزدیک کے آسمان کو چراغوں سے سجایا اور اس کی حفاظت (استراق شیاطین سے) کی، (دیکھو)

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝۱۲ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً

یہ زبردست اور جاننے والے کا مقرر کیا ہوا انتظام ہے۔ اگر یہ (پھر بھی اللہ پر ایمان لانے سے) منہ موڑیں تو (انہیں) کہہ دیجئے کہ میں

مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ ۝۱۳ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ

تمہیں ایسی آفت سے جیسی کہ عاد اور ثمود پر آئی تھی ڈراتا ہوں۔ ان کے پاس (بھی) آگے پیچھے رسول آتے رہے (اور انہیں کہتے رہے)

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ

کہ سوائے اللہ کے (اور کسی کی) عبادت نہ کرو (اور) وہ جواب دیتے رہے کہ اگر ہمارا رب (ہمیں مسلمان بنانا) چاہتا تو وہ (ہماری ہدایت

مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝١٤ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا

کے لیے آسمان سے) فرشتے بھیجتا (تمہیں کیوں بھیجتا) تم جو کچھ ہمارے پاس لے کر آئے ہو ہم (اس سے منکر ہیں) اس کو نہیں مانتے۔ پس عاد نے

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ

ناحق ملک میں تکبر کیا اور کہا کہ ہم سے زیادہ طاقتور (اور) کون ہے؟ کیا انہوں نے (اتنا بھی) غور نہیں کیا کہ جس اللہ نے انہیں پیدا کیا

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝١٥ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

تھا وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے اور (اسی طرح) وہ ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے رہے آخر کار ہم نے ان کو دنیا میں (ہی) رسوائی کا عذاب چکھانے

فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

کیلیے بڑے منحوس دنوں میں ان پر سخت تیز آندھی بھیجی اور آخرت کا عذاب (ان کیلیے اس سے بھی) زیادہ رسوا کن ہوگا اور وہ (وہاں کسی قسم کی)

وَ هُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝١٦ وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ

مدد نہیں دی جائیں گی، اب رہی بات قوم ثمود کی پس ہم نے انہیں ہدایت دی مگر انہوں نے اندھے ہونے کو (ہی) ہدایت پر ترجیح دی

ع ۲ ۱۶ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝١٧ وَ نَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝١٨

پس ان کو ان کی بدکاریوں کی وجہ سے سراپا ذلت والے عذاب کی آفت نے آ پکڑا اور ہم نے ایماندار اور جو ڈرتے تھے انہیں (اس عذاب سے) بچایا۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں اور تکبر کرنے والوں کو عبرت دلانے کے لیے پہلے تو اپنی قدرت کے کاموں کی طرف توجہ دلائی ہے، پھر عاد اور ثمود کی ہلاکت کا واقعہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ مشرک اور کافر ان سے زیادہ سخت اور زیادہ طاقت والے نہیں، اللہ ان سے زیادہ طاقت والا ہے، وہ ان کو بھی عاد اور ثمود کی طرح ہلاک کر سکتا ہے اور آخری آیت میں ایمان داروں کو تسلی دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایسے عذابوں سے ہر طرح محفوظ رکھے گا۔

يُوْزَعُوْنَ لائے جائیں گے	اَنْطَقَنَا ہم کو اس نے گویائی دی	اَنْطَقَ گویائی دیا
تَسْتَتِرُوْنَ تم چھپاتے تھے	اَرْدٰىكُمْ تمہیں تباہ کر دیا	يَسْتَعْتِبُوْا وہ عذر پیش کریں، وہ توبہ کریں
الْمُعْتَبِيْنَ جن کی توبہ قبول کی جائے	قَيَّضْنَا ہم نے مقرر کر دیئے	قُرَنَآءَ قرین، ہم نشین

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝١٩

اور جس دن اللہ سے دشمنی رکھنے والوں کو اکٹھا کر کے (دوزخ کی) آگ کی طرف لائے جائیں گے پھر وہ روکے جائیں گے (تاکہ بقیہ بھی

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَ

آجائیں) یہاں تک کہ جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے تو ان کے کان، آنکھیں اور کھالیں ان کے برے کاموں کی گواہی دیں گی،

جُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢٠ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؕ قَالُوْٓا

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ وہ کہیں گے (ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں) ہمیں تو اس اللہ نے

أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ

جس نے سب چیزوں کو بولنے کی طاقت دی ہے اسی نے ہمیں بھی بولنے کی طاقت دی ہے (تمہیں معلوم نہیں تھا کہ) اسی اللہ نے تمہیں

مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٢١ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ

پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کے جاؤ گے، اور تم (دنیا میں) اس بات سے تو اپنے آپ کو چھپا ہی نہ سکتے تھے جو (برے کام) تم

عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ

چھپا چھپا کر کرتے تھے تو تمہارا یہ گمان تھا کہ تمہارے خلاف تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں، تمہارے خلاف گواہی نہیں دیں گے؛

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٢٢ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ

لیکن تم اس گمان میں رہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس میں اکثر کا اللہ کو (بھی) پتہ نہیں، اور یہی تمہارا برا گمان تھا جس میں تم اپنے پروردگار

ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٢٣ فَإِنْ يَّصْبِرُوْا

کے متعلق مبتلا تھے، اسی نے تمہیں تباہ کیا اور تم سراسر خسارے میں رہے۔ پس اگر وہ (اب) صبر کریں تو بھی ان کا ٹھکانا (دوزخ کی)

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝٢٤ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ

آگ ہے اور اگر وہ عذر پیش کر کے (اپنے گناہوں کی) معافی چاہیں تو وہ قبول نہیں کی جائے گی، اور ہم نے ان (بدکاروں) کے لئے

قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ أُمَمٍ

(بدکار) ہم نشین مقرر کردیئے تھے جو ان کے (سب) اگلے پچھلے کاموں کو انہیں اچھا کر کے دکھا رہے تھے اور ہماری یہ پیشین گوئی جیسا کہ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٢٥ ع ۱۷

پہلی امتوں کے متعلق خواہ وہ جن تھے یا انسان پوری ہوئی ان کے متعلق بھی پوری ہو کر رہیں گی کہ وہ ضرور نقصان اٹھائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ قیامت کے دن بدکاروں کے اعضاء مثلاً ہاتھ پاؤں، آنکھیں، کان، حتیٰ کہ کھال تک ان کی بدکاری کی شہادت دے گی۔ اور وہ حیران ہو کر ان چیزوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی ہے، یہ چیزیں ان سے کہیں گی کہ ہم تو خدا کے حکم سے مجبور تھے، ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اپنے جسم کے ہر حصہ کو بدی سے روکنا چاہیے، کان سے کسی کی چغلی یا برائی نہ سننی چاہیے، زبان سے کسی کی چغلی یا غیبت نہیں کرنی چاہیے، اسی طرح آنکھوں سے کسی چیز کی طرف برے ارادے سے دیکھنا نہیں چاہیے، ورنہ قیامت کے دن یہی چیزیں شہادت دے کر ہمیں عذاب میں گرفتار کرا دیں گی۔

نَجْزِيَنَّهُمْ ضرور بدلہ دیں گے ہم　　أَرِنَا دکھادے ہم کو

تَتَنَزَّلُ اترتا ہے　　أَوْلِيٰٓؤُكُمْ تمہارے مددگار

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

اور کفار (لوگوں سے) کہتے ہیں: تم لوگ یہ قرآن مت سنا کرو، اور (جب وہ پڑھا جائے تو) اس کے بیچ میں غل مچا دیا کرو شاید تم (اس تدبیر

تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ

سے مسلمانوں سے) بازی لے جاؤ، ہم کفار کو ضرور عذاب شدید کا مزہ چکھائیں گے اور انہیں ان کے برے

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا

اعمال کی سزادیں گے۔ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ یہی دوزخ ہے، یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے، ہماری آیتوں سے انکار کرنے

بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ

کا بدلہ یہی ہے۔ کفار (قیامت میں) کہیں گے: اے ہمارے رب! جنوں اور آدمیوں کو جنہوں نے ہمیں بہکایا تھا ہمیں دکھا کہ ہم انہیں پاؤں

وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

تلے روندیں؛ تاکہ وہ (بدبخت) اور ذلیل ہوجائیں۔ بے شک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے پھر وہ (اسی عقیدہ پر)

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ

جمے رہے، تو (مرتے وقت) ان پر (رحمت کے) فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) کسی قسم کا خوف ورنج نہ کرو اور اس جنت کی خوشی مناؤ جس کا

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا

تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دنیاوی زندگی میں بھی ہم تمہارے مددگار تھے اور آخرت میں بھی مددگار ہوں گے، وہاں تم کو وہ چیز جسے تمہارا

مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ ؕ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾ ع ۱۸

دل چاہے گا موجود ملے گی، وہاں جو تم مانگو گے پاؤ گے۔ بخشش کرنے والے اور مہربانی کرنے والے خدا کی طرف سے (یہ تمہاری) ضیافت ہوگی۔

تفسیر

اس رکوع میں تلاوت قرآن مجید میں گڑبڑی کرنے والوں کی برائی بیان کی گئی ہے اور ان کی سزا کا ذکر ہے اور جو لوگ اخیر سانس تک اس بات پر قائم رہتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے۔ ان کی تعریف بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جنت کی امید ایسے ہی شخص کو رکھنا چاہیے اور صاف صاف بیان کردیا گیا ہے کہ جنت کسی خاص قوم یا فرد کیلئے نہیں ہے، بلکہ قرآنی اصول کے مطابق جو بھی عمل کرے گا، وہ جنت کا مستحق ہے۔

خَاشِعَةً دبی دبائی، پڑی ہوئی	اِهْتَزَّتْ لہلہاتی ہے	رَبَتْ ابھرتی ہے	قِيْلَ کہا گیا
اَحْيَاهَا زندہ کردیا اس کو	يُلْحِدُوْنَ کجی کرتے ہیں	شِئْتُمْ چاہتے ہو تم	شِفَآءٌ شفا

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ

(اے لوگو!) اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور وہ نیکوکار بھی ہو اور (لوگوں سے) کہے کہ میں (بھی)

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

خدا کے فرمانبردار بندوں میں ہوں۔ (اے پیغمبرؐ!) بھلائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی، برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو جو بہت ہی اچھا ہو،

فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقّٰىهَآ

پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے۔ اور یہ بات انہی کو نصیب ہوتی ہے جو

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝٣٥ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ

بڑے مستقل (مزاج) ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے۔اور اگر آپ کو شیطان کی طرف سے کچھ وسوسہ

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٣٦ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ

ہونے لگے،تو اللہ سے پناہ مانگ لیا کیجئے؛ کیونکہ وہی سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔اس کی نشانیوں میں سے رات، دن،

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ

سورج اور چاند ہے، پس تم لوگ سورج اور چاند کو نہ سجدہ کرو ؛بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا،

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝٣٧ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ

اگر تم خاص اسی کی بندگی کرنا چاہتے ہو۔(اے پیغمبرؐ!)اگر یہ لوگ سرکشی کریں گے تو(اللہ کے پاس عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں ہے؛

رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْــَٔمُوْنَ ۝٣٨ ۩ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ

کیونکہ) آپ کے رب کے پاس جو(فرشتے) ہیں وہ سب رات دن اسی کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے بھی نہیں اور (اے پیغمبر!) یہ بھی اس کی

تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ

نشانی ہے کہ آپ زمین کو پژمردہ دیکھتے ہیں، اور جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے، اور ابھر جاتی ہے۔جس نے اس زمین کو

اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٣٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا

جلایا وہی (خدا تو قیامت کے دن) مردوں کو جلانے والا ہے؛ کیونکہ وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔جو ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں، وہ ہم سے

لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ

پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔بھلا وہ شخص جو قیامت کے دن آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن بے خوف وخطر آئے،(لوگو) جو

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ

چاہو سو کرو، (مگر یاد رہے کہ) تم لوگ جو(کچھ بھی) کرتے ہو اللہ(اسے) دیکھ رہا ہے۔جن لوگوں کے پاس قرآن جیسی نصیحت آئی

لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝٤١ۙ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

اور انہیں نہ مانا (دوزخی ہیں)؛ کیونکہ یہ قرآن تو بڑے پائے کی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ اس کے آگے کی طرف سے اس کے پاس پھٹکنے پاتا ہے

وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝٤٢ مَا يُقَالُ لَكَ

اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے ؛کیونکہ حکمت والے سزاوار حمد وثناء خدا کی طرف سے اتاری ہوئی ہے۔(اے پیغمبرؐ!) آپ سے بھی وہی

اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ

باتیں کہی جاتی ہیں، جو آپ سے پہلے (اور) پیغمبروں سے کہی جاچکی ہیں، بے شک آپ کا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب

عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝٤٣ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ

کرنے والا بھی ہے۔(اے پیغمبرؐ!) اگر ہم قرآن کو غیر عربی زبان میں اتارتے تو یہ(کفار) کہتے کہ اس کی آیتیں کیوں نہ مفصل (ہماری زبان

اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

میں) بیان کی گئیں یہ کیا بات ہے کہ قرآن عجمی ہے اور رسول عربی ہے (اے پیغمبرؐ) فرما دیجئے کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں، ان کے لیے یہ

هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ

قرآن تو سراپا ہدایت اور (امراض روحانی کے لیے) شفا ہے اور جو لوگ بے ایمان ہیں ان کے کانوں میں ڈاٹ اور وہ قرآن ان کے حق میں

ع ۵ ۱۲ ۱۹ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع

نابینائی ہے، یہ لوگ (قرآن سے ایسی بے پروائی ظاہر کرتے ہیں کہ گویا) دور سے پکارے جاتے ہیں (اور یہ کچھ بھی نہیں سنتے)۔

تفسیر

اس شخص سے بہتر کوئی بھی نہیں جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے اور خود بھی نیک عمل کرے۔ یعنی رب العالمین کے حکموں یعنی قرآن کے بتائے ہوئے اصول سے ایک بال برابر بھی کمی بیشی نہ کرے، بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہوسکتیں، برائی کو بھلائی کی ڈھال بنا کر ٹال دینے کی تعلیم ہے، اگر شیطان کسی طرح کا کوئی وسوسہ ڈالے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے، سورج اور چاند کی پرستش سے باز رکھا گیا ہے، کیونکہ یہ سب چیزیں تو انسان کے فائدے کے لیے ہیں اور انسان ہی کے لیے مسخر ہیں، ان کے سامنے سر عبودیت خم کرنا ہو تو وہی مثال رکھتا ہے جیسا کہ ایک آقا ایک غلام کو اپنی خدمت کرنے کے لیے رکھے اور کچھ دنوں بعد وہ خود غلام ہی کی خدمت کرنے لگے۔

ساری خدائی کا حاصل خدا ہے، اگر سب کچھ ہوتا اور خدا نہ ہوتا تو اہل دل کے لیے موت تھی، کائنات کی مثال جسد بے روح سے دی جاتی ہے، بلکہ ان سب سے بدتر، پس جو کچھ ہے خدا ہے، خدا ہی سے سب کچھ ہے اور خدا ہی کے لیے سب کچھ ہے؛ اس لیے اگر ایک شخص خدا والا بن جائے تو اس نے سب کچھ کرلیا، اس کو سب کچھ مل گیا، لیکن قرآن نے ابھی اس کی تکمیل کے لیے ایک درجہ باقی اور رکھا ہے وہ یہ کہ دوسروں کو بھی خدا والا بنائے، اس لیے اسلام قطعاً تبلیغی مذہب ہے، اور اس کا ہر نام لیوا نوع انسانی کے ہر فرد کو خدا والا بنانے کے لیے بقدر حیثیت معلم ومبلغ، خدا کے نزدیک ایسا شخص سب سے زیادہ پیارا ہے اور سب سے زیادہ محبوب۔

يُرَدُّ لوٹایا جاتا	اَكْمَامِ غلاف	اٰذَنّٰكَ ہم نے جتلا دیا، بتلا دیا
مَّحِيْصٍ بچاؤ کی جگہ	لَا يَسْئَمُ نہیں تھکتا، نہیں اکتاتا	يَئُوْسٌ مایوس ہونے والا
قَنُوْطٌ ناامید ہونے والا	عَرِيْضٍ چوڑی، لمبی، بڑی	اٰفَاقِ آسمان، چاروں طرف

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور یقیناً ہم نے ہی موسیٰؑ کو توریت (جیسی کتاب) دی تھی پھر اس میں (بھی) اختلاف کیا گیا، (اے محمدؐ!) اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾

فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو اختلاف کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا اور وہ اب تک اس کی طرف سے شک میں ہیں جس نے انہیں تردد میں ڈال

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

رکھا ہے۔ جو نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لیے کرتا ہے اور جو برا عمل کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہوگا، اور آپ کا پروردگار (تو حقیقت میں) بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى

قیامت کے علم کا حوالہ اللہ ہی کی طرف دیا جاسکتا ہے، اور کوئی پھل اپنے خول سے نہیں نکلتا اور نہ کسی عورت کو حمل رہتا ہے، اور نہ وہ

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ

بچہ جنتی ہے مگر یہ سب اس کی اطلاع سے ہوتا ہے۔ اور جس دن اللہ مشرکوں کو آواز دے گا کہ کہاں ہیں جنھیں میرا شریک ٹھہراتے تھے،

قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿٤٧﴾ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ

وہ کہیں گے: ہم تو بتا چکے ہیں کہ ہم میں کوئی ان کا قائل نہیں۔ اور جنھیں وہ دنیا میں پکارتے تھے، سب غائب ہوجائیں گے،

وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿٤٨﴾ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ

اور انہیں یقین ہوجائے گا کہ اب ان کے لیے بھاگنے کی کوئی سبیل نہیں۔ انسان کا بھی عجب حال ہے کہ مال کے لیے دعا کرنے سے تھکتا

الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿٤٩﴾

نہیں، (اور رحمت کی امید رکھتا ہے) اور جب (کہیں) اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ آس توڑ کر (اس کی رحمت سے) ناامید ہوجاتا ہے۔

وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ

اور اگر ہم کسی تکلیف پہنچانے کے بعد انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ ضرور کہتا ہے، یہ میرے لیے تھی ہی اور مجھے تو یقین

السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ

نہیں کہ قیامت بھی کبھی ہوگی اور بفرض محال ایسا ہو بھی تو (اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر گیا تو) وہاں میرے لیے بھلائی ہی

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٥٠﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا

ہوگی، ہاں ہم کافروں کو ان کی سب کرتوتیں جتادیں گے اور انہیں (بھلائی کی جگہ) سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے، اور جب ہم انسان پر

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ ﴿٥١﴾

(اپنی) نعمت نازل کرتے ہیں تو وہ (ہماری طرف سے) رخ پھیر لیتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ

(اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجیے کہ دیکھو اگر یہ (قرآن) اللہ کی طرف سے ہو پھر تم اس کا انکار کردو تو تم ہی بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوسکتا

مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ

ہے کہ جو (حق سے) ایسی دور دراز مخالفت میں پڑا ہو، ہم ان کافروں کو جلد روئے زمین پر اور خود ان ہی کی ذات میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے

اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰي كُلِّ

یہاں تک کہ ان پر کھل جائے گا کہ یہ (قرآن) واقعی خدا کی جانب سے ہے، کیا آپ کے رب کی یہ بات بھی کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٥٣﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿٥٤﴾

آگاہ ہوجائیے کہ یہ لوگ اپنے پروردگار سے ملنے ہی سے شک میں (پڑے ہوئے) ہیں، سن لیجیے کہ وہ سب چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو نیک عمل کرتا ہے اپنے فائدے کے لیے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے وہ خود اس کی سزا بھگتے گا، پھر خدا کے علم کا بیان ہے، اس کے بعد مشرکوں کی بے بسی اور لاجوابی کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

پھر انسان کی دو مختلف حالتوں کا صحیح نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے کہ وہ مصیبت میں تو گھبرا اٹھتا ہے اور ہر طرح کی آس توڑ بیٹھتا ہے، لیکن خوشحالی کے زمانے میں جب اس پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے تو دعائیں مانگتا ہے، تھکتا ہی نہیں، اس وقت ناامیدی غائب ہو جاتی ہے، پھر ایک دوسرے گروہ کا ذکر ہے کہ جب انہیں نعمت دی جاتی ہے تو خدا ہی کو بھول جاتے ہیں۔

پھر قرآن کا انکار کرنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر یہ سچ ہے تو تم عذاب کے لیے تیار رہو کہ وہ ہر مکذب قوم پر اپنا عذاب نازل کرتا رہا ہے۔

آیات: ۵۳	۴۲۔ سُورَۃُ الشُّورٰی مَکِّیَّۃٌ ۶۲	رکوعات: ۵

یَتَفَطَّرْنَ وہ پھٹ پڑیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ

حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ (اے محمدؐ!) جس طرح آپ سے پہلے پیغمبروں پر وحی بھیجی گئی تھی اسی طرح اس زبردست اور حکمت والے اللہ نے آپ کی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۴

طرف (بھی اس قرآن کو) وحی کیا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے، اور وہ بہت ہی عالیشان اور عظمت کا مالک ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

قریب ہے کہ اوپر سے آسمان پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی

لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

مانگتے ہیں، خوب سمجھ لو کہ اللہ ہی بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور (اے محمدؐ!) جن لوگوں نے اسے چھوڑ کر اوروں کو اپنا کارساز

اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۡ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶ وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

بنا رکھا ہے اللہ ان کو دیکھ بھال رہا ہے، آپ ان کے ذمہ دار نہیں۔ اور (دیکھو یہ) عربی قرآن ہم نے آپ کی طرف اس لیے

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ

وحی کیا کہ آپ مکہ اور اس کے اردگرد رہنے والوں کو (عذاب سے) ڈرائے اور ان کو اس دن سے ڈرائے جس دن کہ سب کے سب (اللہ کے

فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ⑦ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

سامنے) اکٹھے ہوں گے، جس میں ذرا شک نہیں، ایک گروہ (اس دن) جنت میں جائے گا اور ایک دوزخ میں، اگر اللہ چاہتا تو

لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

(زبردستی) ان سب کو ایک امت بنا دیتا، مگر وہ اسی کو (اپنی رحمت میں) داخل کرتا ہے جس کو وہ (اپنی رحمت میں داخل کرنا) چاہتا ہے،

وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ⑧ أَمِ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ

اور ظالموں کے لیے کوئی دوست اور مددگار نہیں بن سکتا، کیا انہوں نے اس کو چھوڑ کر اوروں کو (اپنا) مالک بنا لیا ہے، انہیں سنا دو کہ وہی اللہ

أَوْلِيَاءَ ۖ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ⑨ ع

اصلی مالک ہے اور وہی ہے جو مردوں کو زندہ کریگا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورۃ الشوریٰ اس لیے ہے کہ اس میں مسلمانوں کی ایک صفت شوریٰ کا بیان ہے اور شوریٰ کے معنی مشورہ کے ہیں، یعنی مسلمان جو اپنے کام مشورہ سے کرتے ہیں۔ اس سورہ کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قدر اعلیٰ شان وشوکت کا مالک ہے کہ کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا؛ مگر اس کے باوجود وہ اس قدر رحم کرنے والا بھی ہے کہ اس نے فرشتوں کو سب دنیا والوں کے لیے بخشش مانگنے کی اجازت دے رکھی ہے اور یہ بتایا گیا ہے، انسان کا اصلی سرپرست اور پالنے والا وہی اللہ ہے؛ کیونکہ وہ زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے، اس کے علاوہ کسی اور کو اپنا مالک بنانا ظلم اور شرک ہے۔

يَذْرَؤُكُمْ وہ تمہیں بکھیرتا ہے، پھیلاتا ہے	شَرَعَ اس نے شریعت بنائی	اِسْتَقِمْ کھڑا رہ، قائم رہ
لِأَعْدِلَ تاکہ میں عدل کروں، انصاف کروں	دَاحِضَةٌ پھسپھسی	اُسْتُجِيبَ قبول کیا گیا، مان لیا گیا
يُمَارُونَ وہ شک کرتے ہیں	لَطِيفٌ لطف کرنے والا، مہربان	قَوِيٌّ طاقتور، قوت والا

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبِّي

(اے محمدؐ! انہیں سنا دیجئے کہ) جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے، (دیکھو) یہ ہے وہ اللہ جو میرا پروردگار

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ⑩ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

ہے، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں، (وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جس نے تمہاری

جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ

جنس سے (ہی تمہاری) بیویاں پیدا کیں اور جانوروں کے جوڑے بھی انہیں کی جنس سے پیدا کیے، (اور) اس (جوڑے ملانے) کے ذریعہ

يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ⑪ لَهُ مَقَالِيدُ

سے تمہاری نسل چلاتا رہتا ہے، کوئی چیز اس کے مثل نہیں اور (دیکھو) وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ

اور زمین (کے خزانے) کی کنجیاں ہیں، وہی جس کے لیے مناسب سمجھتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے، اور جس کو چاہے کم کر دیتا ہے۔ (اور) ہر

شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ

ایک بات کو اچھی طرح جانتا ہے، اسی نے تمہارے لیے وہ شریعت مقرر کی ہے جس کی اس نے نوحؑ کو وصیت کی تھی اور (اے محمدؐ!) جو

وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَعِیْسٰۤی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا

آپ کو ہم نے وحی کی اسی کی وصیت ابراہیمؑ وموسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو بھی ہم نے کی تھی کہ (اللہ کے) دین کو (دنیا میں) قائم کرو اور اس میں آپس میں

فِیْهِ ؕ كَبُرَ عَلَی الْمُشْرِكِیْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ ؕ اَللّٰهُ

تفرقہ پیدا نہ کرو، (اے محمدؐ! ہمیں معلوم ہے کہ) جس (مذہب اور شریعت) کی طرف آپ (ان) مشرکوں کو بلاتے ہیں وہ انہیں بہت ناگوار

یَجْتَبِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾

گزرتی ہے (انہیں سنا دو کہ) اللہ جس کو چاہتا ہے نبوت کے لیے چن لیتا ہے اور (پھر) جو اس کی طرف جھکتا ہے وہ اس کو ہدایت دیتا ہے۔

وَ مَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

اور وہ لوگ علم کے ان کے پاس پہونچ جانے کے بعد آپس کی ضد اضدی سے باہم متفرق ہوگئے۔ اور اگر پہلے ہی سے ایک مقرر مدت (کی

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ بَیْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ

مہلت) کا وعدہ آپ کے پروردگار کی طرف سے نہ کر دیا گیا ہوتا تو ان کا قصہ ہی پاک کر دیا جاتا اور ان کے بعد جو ان کتابوں کے وارث بنے وہ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ

(بھی آج تک) اس کی طرف سے ایسے (قوی) شک میں پڑے ہیں جس نے (ان کو) تردد میں ڈال رکھا ہے۔ (پس اے محمدؐ!) آپ (ان کے

وَ اسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ

اختلاف کو دور کرنے کے لیے) انہیں اسلام کی دعوت دیجئے اور جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے، (اپنے مذہب اسلام پر مضبوطی سے) قائم رہئے

وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ

اور انکی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے اور (انہیں) سنا دیجئے کہ میں جو (کچھ بھی) اللہ نے کتاب کی صورت میں اتارا ہے اس پر ایمان رکھتا

وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ لَنَاۤ اَعْمَالُنَا

ہوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ (پھر انہیں یہ بھی بتا دیجئے کہ) ہمارا اور تمہارا پروردگار اللہ ہے ہمارے اعمال

وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ اِلَیْهِ

ہمارے کام آئیں گے، اور تمہارے اعمال تمہارے، ہمارے تمہارے درمیان (تو) کوئی جھگڑا (ہی) نہیں اللہ ہم سب کو جمع کرے گا، اور اسی

الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ

کے پاس (سب کو) جانا ہے۔ اور جو لوگ اللہ (کے دین) کے بارے میں (مسلمانوں سے) جھگڑے نکالتے ہیں، بعد اس کے کہ وہ مان لیا گیا،

لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ⑯

ان لوگوں کی حجت ان کے رب کے نزدیک باطل ہے اور ان پر غضب (واقع ہونے والا) ہے اور ان کیلئے (قیامت کے دن) سخت عذاب

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ؕ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ⑰

(ہونے والا) ہے۔(اور دیکھو) اللہ وہی ہے جس نے (یہ) برحق کتاب اور انصاف کو نازل کیا ہے،اور (اے محمدؐ!) آپ کو کیا پتہ ہے کہ قیامت

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَ يَعْلَمُوْنَ

قریب (آچکی) ہو۔جو اس پر یقین نہیں رکھتے وہی اس کے لیے جلدی کر رہے ہیں،اور جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے ہیں

اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ⑱ اَللّٰهُ

کہ یہ (بالکل) سچ ہے،سن لو یقیناً وہ لوگ جو قیامت کے متعلق شک میں (پڑے ہوئے) ہیں وہ بہت بڑی گمراہی میں ہیں۔(دیکھو) اللہ اپنے

لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ⑲ ع ۲

بندوں پر (کس قدر) مہربان ہے جس کو چاہتا ہے (بے حساب) رزق دیتا ہے اور بہت طاقت کا مالک اور زبردست ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسی ایک دین اسلام کی اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں کو وحی کی تھی،ان کی امتوں نے اپنے ذاتی جھگڑوں کی وجہ سے اس میں اختلاف کیا،اور کوئی یہودی بن گیا،کوئی عیسائی کہلایا،ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اپنے ذاتی جھگڑوں کی بناپر مذہب میں اختلاف نہیں کرنا چاہیے اور فرقہ بندی سے توبہ کرنی چاہیے؛ کیونکہ اللہ کو یہ ہرگز ہرگز پسند نہیں،اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کو ماننے کے بعد پھر اس کے متعلق فضول جھگڑے پیدا کرتے ہیں انہیں بہت سخت عذاب ملے گا،ہمیں بھی چاہیے کہ خواہ مخواہ کے فضول جھگڑوں سے بچے رہیں جن سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو، بلکہ الٹا ہمارا وقت ضائع ہو اور کہیں ایسا بھی نہ ہو کہ ان جھگڑوں میں ہم اپنا ایمان کھو بیٹھیں۔اس کے بعد بتایا ہے کہ جو عذاب کے آنے سے یا قیامت سے نہیں ڈرتا وہ مسلمان نہیں کہا جاسکتا؛اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اللہ کے عذاب سے ڈریں اور برے کاموں سے بچیں۔

شَرَعُوْا انہوں نے شریعت بنائی،شریعت مقرر کی	رَوْضٰتِ جمع روضہ،باغوں	اَلْمَوَدَّةَ دوستی،نیک برتاؤ
يَقْتَرِفْ کمائے گا	يَعْفُوْا وہ معاف کرتا ہے	بَسَطُوْہ کھول دے،فراخ کردے
لَيَبْغَوْا وہ ضرور بغاوت کریں،سرکشی کریں	قَنَطُوْا وہ ناامید ہوگئے	

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا

(یاد رکھو) جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہو ہم اس کو اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے اور جو دنیا کی کھیتی کا طالب ہو تو ہم اس کو کچھ دینا (اگر چاہیں)

نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ⑳ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ

دے دیں گے اور اس کے لیے آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہوگا،(اے محمدؐ!) کیا ان کے کچھ شریک (خدائی) ہیں جنھوں نے ان کیلئے ایسا

مِّنَ الدِّيۡنِ مَا لَمۡ يَاۡذَنۡۢ بِهِ اللّٰهُ‌ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةُ الۡفَصۡلِ لَقُضِىَ

دین مقرر کردیا ہے جس کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا، اور اگر (خدا کی طرف سے) ایک قول فیصل (ٹھہرا ہوا) نہ ہوتا تو (دنیا ہی میں)

بَيۡنَهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيۡنَ

ان کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور یقیناً ظالموں کیلئے (سخت) دردناک عذاب (تیار) ہے۔تو (قیامت کے دن ان) ظالموں کو دیکھو گے کہ (کس

مُشۡفِقِيۡنَ مِمَّا كَسَبُوۡا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمۡ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

طرح) یہ اپنے کیے (کا بدلہ پانے) سے ڈر رہے ہوں گے اور وہ انہیں (ضرور) مل کے رہے گا اور (دوسری طرف) جو (اللہ پر) ایمان لائے

الصّٰلِحٰتِ فِىۡ رَوۡضٰتِ الۡجَـنّٰتِ‌ۚ لَهُمۡ مَّا يَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ‌ؕ

(ہوں گے) اور انہوں نے نیک کام (بھی) کیے (ہوں گے) وہ جنتوں کے باغوں میں ہونگے (اور وہاں) انہیں جو (بھی) وہ چاہیں گے انکے

ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِىۡ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

پروردگار کی طرف سے مل جائیگا یہ اللہ کا بڑا فضل ہے۔یہی ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ‌ؕ قُلْ لَّاۤ اَسۡـئَلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِى الۡقُرۡبٰى‌ؕ وَمَنۡ

اور اچھے عمل کئے ،آپ (ان سے) یوں کہئے کہ میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا سوائے رشتہ داری کی محبت کے،اور (یاد رکھو) جو

يَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ فِيۡهَا حُسۡنًا‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ

نیک کام کرے گا تو ہم اس کی خوبی اور بڑھا دیں گے بیشک اللہ بخشنے والا اور نیکیوں کی قدر کرنے والا ہے۔(اے محمدؐ!) کیا یہ کافر کہتے ہیں

افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا‌ۚ فَاِنۡ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخۡتِمۡ عَلٰى قَلۡبِكَ‌ؕ وَيَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَيُحِقُّ

کہ آپ نے اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے پس اللہ اگر چاہے تو آپ کے دل پر مہر لگا دے اور اللہ باطل کو مٹا تا ہے، اور حق کو اپنے احکام سے

الۡحَـقَّ بِكَلِمٰتِهٖ‌ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ

ثابت کیا کرتا ہے، یقیناً اللہ دلوں کے بھیدوں (تک) کو جانتا ہے۔اور (دیکھو) وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور (ان

وَيَعۡفُوۡا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۙ‏ ﴿۲۵﴾ وَيَسۡتَجِيۡبُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا

کے) گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ اور وہی ہے جو کہ ایمانداروں اور اچھے کام کرنے

الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ﴿۲۶﴾

والوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں (مانگنے سے بھی) زیادہ دیتا ہے اور کافروں (کو سنا دو کہ ان) کے لیے سخت عذاب

وَلَوۡ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزۡقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَلٰـكِنۡ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ

ہے۔اور اگر اللہ اپنے سب بندوں پر رزق فراخ کر دیتا تو یقیناً وہ زمین پر سرکش ہوجاتے؛ لیکن (اسی لیے) اللہ جو (کچھ) چاہتا ہے ایک اندازہ

مَّا يَشَآءُ‌ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ

سے نازل کرتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں (کے حالات) سے خوب واقف ہے اور (انہیں) دیکھتا رہتا ہے۔اور وہی اللہ ہے کہ جب لوگ ناامید

مِنۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَ یَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الۡوَلِیُّ الۡحَمِیۡدُ ﴿۲۸﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِهٖ خَلۡقُ

ہوجاتے ہیں تو مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے، وہی تعریف کے قابل اور اصلی مالک ہے۔ اور اس کی (قدرت کی) نشانیوں

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَثَّ فِیۡهِمَا مِنۡ دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰی جَمۡعِهِمۡ اِذَا یَشَآءُ قَدِیۡرٌ ﴿۲۹﴾ ع

میں سے آسمان اور زمین کا پیدا کرنا اور اس میں ہر طرح کے جانوروں کا پھیلا دینا ہے اور وہ جب چاہے ان کے اکٹھا کرنے پر قادر ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جولوگ اسلامی شریعت کو چھوڑ کر اپنی طرف سے کوئی اور شریعت بنالیں ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہوگا اور یہ بڑی سخت نادانی اور بدنصیبی ہے کہ انسان ایک بنی بنائی چیز کو جو مفت میں مل رہی ہو نہ لے اور اس کے مقابلہ میں بڑی محنت سے ایک ناقص چیز کو خود بنائے، اللہ کی بنائی ہوئی شریعت ہر طرح سے مکمل ہے، لہٰذا اس کو چھوڑنا اور اپنی شریعت بنانا اسی طرح کی حماقت اور نادانی ہے، ہمیں اس سے بچنا چاہیے، اس کے علاوہ یہ بھی بتایا ہے کہ جو شخص اپنے اعمال کا پھل دنیا میں ہی لینا چاہے گا اسے دنیا ہی میں دے دیا جائے گا، مگر آخرت میں پھر اس کے لیے کچھ نہیں ہوگا، ہمیں چاہیے کہ بالکل دنیا ہی کی زندگی کا خیال نہ کریں؛ بلکہ آخرت کا خیال بھی رکھیں اور وہاں اجر پانے کے لیے نیک کام کریں، اس کے بعد بتایا ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو کس طرح جنت میں جگہ دے گا اور وہ دنیا میں بھی ان پر مہربانیاں کرے گا، ان کے گناہ معاف کردے گا، اور ان کی نیکیوں کو بڑھا دے گا، ہمیں اس کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے اور اس کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اسی سے اپنی حاجات بیان کرنی چاہئیں۔

جَوَارِ جہاز	اَعۡلَامِ پہاڑ	یُسۡكِنِ وہ ساکن کردے، بند کردے
یَظۡلَلۡنَ وہ رہ جائیں	رَوَاكِدَ کھڑے، تھمے ہوئے	ظَهۡرِ پیٹھ
یُوۡبِقۡهُنَّ انہیں تباہ کردے	غَضِبُوۡا وہ غصہ میں آتے ہیں	شُوۡرٰی مشورہ، صلاح

وَ مَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَیۡدِیۡكُمۡ وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِیۡرٍ ﴿۳۰﴾ ؕ

(اے انسانو!) تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے ہی ہاتھوں کے کیے ہوئے (برے) کاموں (کی وجہ) سے (پہنچتی ہے،)

وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚۖ وَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ

اور بہت (برے کاموں) سے وہ درگزر (بھی) کرتا ہے، اور (دیکھو) تم (اس کو) زمین کے اندر عاجز نہیں کر سکتے اور اسکے سوا تمہارا کوئی

وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۳۱﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِهِ الۡجَوَارِ فِی الۡبَحۡرِ كَالۡاَعۡلَامِ ﴿۳۲﴾ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡكِنِ

مالک یا مدد دینے والا (بھی) نہیں، اس کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے پہاڑوں جیسے سمندر میں جہاز ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو بند کردے

الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهۡرِهٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ

اور جہاز پانی کی سطح پر ہی کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، اس میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے (اس کی قدرت کی) نشانیاں

شَكُوۡرٍ ﴿۳۳﴾ۙ اَوۡ یُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا كَسَبُوۡا وَ یَعۡفُ عَنۡ كَثِیۡرٍ ﴿۳۴﴾ۙ

ہیں، یا (اگر وہ چاہے تو) انسانوں کی بدکاریوں کی وجہ سے ان جہازوں کو تباہ کردے اور (ان میں) بہت سے آدمیوں سے درگزر کر جائے۔

وَّ يَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ

اور ہماری نشانیوں کے متعلق (خواہ مخواہ کے) جھگڑے پیدا کرنیوالے جان لیں کہ انکے لیے (ہمارے عذاب سے بھاگ کر) بچ جانے کے

مَّحِيْصٍ ۳۵ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

لیے کوئی جگہ نہیں، (اے انسانو!) جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے یہ دنیا کی زندگی میں ہی فائدہ دینے والا ہے اور (یاد رکھو) ایمانداروں

خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ ۳۶ وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ

اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرنے والوں کیلئے اللہ کے ہاں (اس سے کہیں) بہتر اور (کہیں) زیادہ دیرپا (ثواب) ہے، اور وہ جو کہ بڑے

الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۚ ۳۷ وَالَّذِيْنَ

بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں اور جب (کبھی) غصہ میں آتے ہیں تو (فوراً جس پر غصہ آئے) معاف کردیتے ہیں،

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠

اور وہ لوگ جو اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور انکے کام آپس میں صلاح و مشورہ سے طے

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۚ ۳۸ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ

پاتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے (ہمارے راستے میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور (ایماندار وہ لوگ) جن پر (اگر کوئی) زیادتی

الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ۳۹ وَ جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ

ہوتی ہے تو اس کا بدلہ لیتے ہیں، (ان سب کیلئے بھی بہت بہتر اور دیرپا اجر ہے،) اور (یاد رکھو) برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہوگی، پس جو معاف

عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۴۰ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ

کردے اور صلح سے کام لے تو اس کا اجر (اسے) اللہ کے ہاں ملے گا، (دیکھو) اللہ ظالموں کو (کبھی) پسند نہیں کرتا۔ اور جو اپنے اوپر ظلم ہو چکنے

ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ۭ ۴۱ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ

کے بعد (برابر کا) بدلہ لے لے تو ان پر کوئی الزام نہیں۔ الزام ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں

النَّاسَ وَ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۴۲ وَ لَمَنْ صَبَرَ

اور ناحق زمین پر سرکشی کرتے ہیں (وہ یاد رکھیں کہ) ایسوں ہی کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور (دیکھو) جو شخص صبر کرے

وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۴۳ ع ۴ ۱۴ ۵

اور معاف کردے یہ البتہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

تفسیر

سب سے پہلے اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسانوں پر جو مصیبتیں آتی ہیں وہ ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے آتی ہیں، اس کے بعد قدرت اور رحمت کا حال بتایا ہے کہ اگر اللہ رحم نہ کرے اور انسانوں کے ہر برے کام کی سزا انہیں دے تو ہر وقت ان پر مصیبتیں نازل ہوتی رہیں، مگر پھر بھی وہ ان کے بہت سے گناہ معاف کردیتا ہے، اس کے بعد ان نیک ایماندار بندوں کی صفتیں بیان

کی ہیں جن کے لیے آخرت میں بہت بھاری اجر ہوگا، ہمیں چاہیے کہ وہ صفتیں اپنے اندر پیدا کریں اور اپنے کاموں میں ایک دوسرے سے مشورہ کرلیا کریں، کسی پر خواہ مخواہ ظلم نہ کریں؛ تاکہ ہم بھی ان نیک بندوں میں شمار کیے جائیں۔

مَرَدٍّ لوٹ جانا | ذُلِّ ذلت | طَرْفٍ خَفِيٍّ کنکھیوں، آنکھ کے گوشے سے

اِسْتَجِيْبُوْا قبول کرو، مانو | مَلْجَاٍ پناہ لینے کی جگہ | نَكِيْرٍ انکار کرنا

عَقِيْمًا بانجھ، بے اولاد | وَحْيًا وحی کرنا، دل میں ڈال دینا | تَصِيْرُ لوٹتے ہیں

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا

اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے بعد اس کا کوئی مددگار نہیں بن سکتا اور (اے محمدؐ!) آپ دیکھو گے کہ جب (یہ) ظالم عذاب (یعنی

الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ۚ﴿۴۴﴾ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ

دوزخ کی آگ) کو دیکھیں گے تو پوچھیں گے: کیا (اب دنیا میں) لوٹ جانے کا کوئی راستہ ہے؟ اور آپ دیکھیں گے کہ (کس طرح) وہ ذلت سے

عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ

سر جھکائے ہوئے اسی دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے ست نگاہ سے دیکھ رہے ہوں گے اور جو لوگ ایمان والے تھے وہ (اس وقت) کہیں

اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ اَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

گے حقیقت میں گھاٹے میں وہی لوگ رہے جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو مع اپنے اہل و عیال گھاٹے میں ڈالا، یاد رکھو ظالم

اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ

ہمیشہ قائم رہنے والے عذاب میں ہوں گے، اور (وہاں) کوئی ایسا سرپرست ان کا نہیں ہوگا جو اللہ کے سوا ان کی مدد کرے، اور (یاد

يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۶﴾

رکھو) جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے پھر اسے کوئی راستہ نہیں (سوجھتا، سوائے لوگو) تم اس دن کے آنے سے پہلے ہی جس دن کہ اللہ کی

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ

طرف سے واپس لوٹنے کی اجازت نہ ہوگی، اپنے رب کی دعوت کو قبول کرو (اور یاد رکھو) اس دن تمہارے لیے کوئی جائے پناہ نہیں ہوگی

مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّ مَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ

اور نہ تمہیں انکار (سے کچھ فائدہ) ہوگا، (اے محمدؐ!) اگر وہ (یہ باتیں سن کر بھی اسلام سے) منہ موڑیں تو (آپ پر اس کا کوئی الزام نہیں) آپ کو ہم

اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا

نے ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجا (جو آپ زبردستی کریں) بس آپ کا فرض تو (میرا) پیغام (کھول کر ان تک) پہنچا دینا تھا (سو آپ نے پہنچا دیا)

الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

اور (ان کی تو حالت ہی یہی ہے کہ) جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوشی سے پھولا پڑتا ہے اور جب اس کے اپنے ہی برے

أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾ لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ

کام کی وجہ سے اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو انسان فوراً ناشکرا بن جاتا ہے، اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے جو

مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا

چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے، یا (جس کو چاہتا ہے) لڑکے اور لڑکیاں دونوں دیتا

وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ

ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے، یقیناً وہ بہت علم کا اور قدرت کا مالک ہے۔ اور یہ کسی انسان کی شان نہیں کہ اللہ اس سے (روبرو)

إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ

باتیں کرے، مگر (تین طریقے سے) یا تو الہام سے یا حجاب کے باہر سے یا کسی فرشتہ کو بھیج دے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے

بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ

پیغام پہونچا دیتا ہے، بے شک وہ بہت عالیشان اور حکمت والا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے (یہ) قرآن آپ کی طرف وحی کیا (اور)

مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ

آپ کو (تو) معلوم (بھی) نہیں تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا چیز ہے؛ لیکن ہم نے اس (قرآن) کو نور بنایا جس سے ہم اپنے بندوں

مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي

میں سے جسے چاہیں ہدایت کرتے ہیں اور یقیناً (بھی اسی قرآن کی مدد سے) لوگوں کو سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ یعنی اس خدا

لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾ ع

کے راستہ کی کہ اسی کا ہے جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور یاد رکھ سب امور اس کی طرف رجوع ہوں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں لوگوں کو قیامت کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ قیامت کے آنے سے پہلے پہلے ایمان لے آئیں، اس کے بعد آخری آیتوں میں قرآن کو نور کہا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن سے ہی ہمیں حلال وحرام، کفر و اسلام، جھوٹ سچ وغیرہ کی صحیح صحیح تمیز حاصل ہوتی ہے، نیز ہم اسی کی مدد سے اپنے لیے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونے کے لیے سیدھا راستہ ڈھونڈھ سکتے ہیں، مگر یہ چیزیں ہمیں اسی وقت حاصل ہو سکتی ہیں جب کہ ہم قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں، ورنہ جس طرح اندھے کے ہاتھ میں لیمپ ہے اور وہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا، اسی طرح ہم قرآن سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔

آیات: ۸۹	۴۳ - سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ ۶۳	رکوعات: ۷

أُمِّ الْكِتَابِ اصل کتاب یعنی لوح محفوظ — كَمْ کتنے ہی — أَنشَرْنَا ہم نے زندہ کر دیا

لِتَسْتَوُوا تاکہ تم اچھی طرح بیٹھ جاؤ — مُقْرِنِينَ قابو میں لانے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ملع حٰمٓ ۚ ۝۱ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۛ ۝۲ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ ۝۳ وَ اِنَّهٗ
حٰمٓ۔ واضح کتاب کی قسم، یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے؛ تاکہ تم (خوب) سمجھ سکو۔ اور بلاشبہ وہ
فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ ؕ ۝۴ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ
ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑے رتبہ کی اور حکمت بھری کتاب ہے کیا ہم اس وجہ سے کہ تم حد سے بڑھے ہوئے ہو (اپنی) نصیحت کو تم
قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝۵ وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝۶ وَ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ
سے روک لیں؟ اور ہم نے پہلی قوموں میں کتنے ہی نبی بھیجے اور جب بھی کوئی نبی ان کے پاس آیا
اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى
وہ ان کی ہنسی اڑانے لگتے۔ چنانچہ ہم نے (چن چن کر) ان کو ہلاک کیا جو قوت میں ان سے بڑھے ہوئے تھے (اور تکبر کرنے
مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸ وَ لَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ
لگے تھے) اور پہلوں کی یہ حالت (ہلاک وغارت کی) ہوچکی ہے، اور (اے محمدؐ!) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کس نے پیدا
لَیَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ۙ ۝۹ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
کیا تو جھٹ بول اٹھیں گے: بڑے زبردست اور صاحب علم (خدا) نے پیدا کیا ہے۔ (تو آپ کہہ دیجئے کہ) وہی ہے جس نے تمہارے لیے
مَهْدًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۚ ۝۱۰ وَ الَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ
زمین کو فرش بنایا اور اس میں راستے بنا دیئے؛ تاکہ تم منزل مقصود تک پہونچ سکو اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، ایک خاص مقدار
بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝۱۱ وَ الَّذِیْ
میں، پھر اس سے مردہ زمین میں جان ڈال دی (تو اے منکرو!) اسی طرح تم (بھی قبروں سے زندہ کرکے) نکالے جاؤ گے، اور خدا
خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ۙ ۝۱۲
وہی ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کئے اور بعض چوپائے اور کشتی ایسے بنائے کہ تم (ان پر) سوار ہوتے ہو؛ تاکہ
لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ
تم ان کی پیٹھ پر جم کر بیٹھو، پھر جب اس پر بیٹھ چکو تو اپنے رب کی نعمت کو یاد کرو اور یہ کہو کہ اس کی ذات پاک ہے
وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ ۝۱۳ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا
جس نے ان کو ہمارے کام میں لگادیا اور ہم تو ایسے نہ تھے جو ان کو قابو میں کر لیتے اور یقیناً ہم سب کو اپنے پروردگار کی طرف ہی لوٹ کر
ع ۱ ۵ لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝۱۴ وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ؕ ۝۱۵
جانا ہے، اور یہ لوگ اس کے بندوں میں سے بعض کو (اس کی) اولاد قرار دیتے ہیں، بیشک انسان کھلا ناشکر گزار ہے۔

تفسیر

اس سورۃ میں زخرف یعنی سونے کا ذکر ہے، اس لیے اس کا نام زخرف رکھ دیا۔

اس رکوع میں قرآن کے عربی زبان میں نازل ہونے کا سبب یہ بتایا ہے کہ لوگ سمجھ سکیں، چونکہ عربوں کی زبان ہی عربی تھی اس لیے قرآن کا اس زبان میں نازل ہونا ضروری بھی تھا، لیکن جو وجہ بتائی گئی ہے یعنی اس کے احکام کا سمجھنا، اس پر غور کرنا چاہیے، کیا قرآن ہمارے لیے سمجھنے کی چیز نہیں؟ کیا یہ قرآن ہم سب کی طرف نہیں ہے جو عربی زبان نہیں جانتے اور پھر کیا ہم سب بھی خدا کے اس مقصد کو کہ "تم سمجھو" پورا کر رہے ہیں، نہیں تو پھر ضروری ہوا کہ قرآن کا ہر زبان میں ایسے طریقے سے ترجمہ ہو کہ پڑھنے والا اسے سمجھ سکے یا خود اس قدر عربی کا جاننے والا ہو کہ عربی کو سمجھ سکے، چونکہ ہر کسی کے لیے ضروری نہیں ہے کہ عربی پڑھے، اس لیے اس کا مادری زبان میں قرآن کا سمجھنا از حد ضروری ہے۔ اس کے بعد خدا کی نعمتوں کا ذکر ہے اور کفار و منکرین قیامت کو مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ وہ کس طرح دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

مسئلہ

جانور، ریل گاڑی، ہوائی جہاز یا اسٹیمر یا اگن بوٹ وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے اور خود قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے۔ "سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا ہٰذَا وَ مَا کُنَّا لَہٗ مُقۡرِنِیۡنَ"۔

فائدہ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کشتی یا پانی پر چلنے والی چیزوں کے لیے بھی مذکور ہوئی ہے، وہ یہ ہے: "بسم اللہ مجرھا و مرساھا ان ربی لغفور رحیم"

ظَلَّ ہو جاتا ہے	مُسۡوَدًّا سیاہ	کَظِیۡمٌ غصہ والا
یُنَشَّؤُا پرورش کیا جاتا ہے	خِصَامِ لڑائی، حجت	اِنَاثًا عورتیں، بیٹیاں
مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ پکڑنے والا	مُتۡرَفُوۡہَا اس کے خوشحال لوگ	مُقۡتَدُوۡنَ اقتدا کرنے والے، قدم بہ قدم چلنے والے

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخۡلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصۡفٰکُمۡ بِالۡبَنِیۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُہُمۡ

کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں (خود) لے لیں اور تمہیں بیٹوں کیلئے چن لیا؛ حالانکہ جب ان میں سے کسی (کافر) کو اس چیز کے ہونے

بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحۡمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجۡہُہٗ مُسۡوَدًّا وَّ ہُوَ کَظِیۡمٌ ﴿۱۷﴾

کی خبر دی جاتی ہے جس کو خدا کا نمونہ (یعنی اولاد) بنا رکھا ہے (یعنی بیٹی کی بشارت دی جاتی ہے) تو (مارے غصے کے) اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

اَوَ مَنۡ یُّنَشَّؤُا فِی الۡحِلۡیَۃِ وَ ہُوَ فِی الۡخِصَامِ غَیۡرُ مُبِیۡنٍ ﴿۱۸﴾ وَ جَعَلُوا

اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہتا ہے، کیا وہ جو زیوروں میں پلے اور جھگڑوں میں بات نہ کر سکے، (اسے خدا نے اپنی اولاد بنالیا؟) اور انہوں نے

الۡمَلٰٓئِکَۃَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَہِدُوۡا خَلۡقَہُمۡ ؕ سَتُکۡتَبُ

فرشتوں کو جو رحمٰن کے بندے ہیں لڑکیاں بنا دیا، کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ ان کی (یہ) گواہی لکھ لی جاتی ہے، اور (پھر

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ

قیامت کے دن ان سے) پوچھا جائیگا۔اور یہ (کفار) کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم بتوں کی عبادت نہ کرتے، انہیں علم ہی نہیں،

عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ﴿٢٠﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ

اٹکل پچو باتیں کررہے ہیں، (بتائیں تو بھلا) کیا ہم نے اس قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ یہ اس سے استدلال کر رہے ہوں؟

مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾

(نہیں کتاب وعلم تو ملا نہیں)؛ بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا اور ہم (بھی) انہیں کے نقش قدم پر چل رہے

وَ كَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ

ہیں،اور (اے محمدؐ!) اسی طرح ہم نے آپ سے قبل کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا ایسا نہیں بھیجا کہ اس کے خوشحال لوگوں نے اسے یہ نہ کہا

اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ

ہو کہ ہم نے اپنے باپ داد کو ایک طریقے پر (عبادت کرتے) پایا، ہم (بھی) انہی کی اقتداء کر رہے ہیں، (تو) وہ (ڈرانے والا) کہتا تھا کہ

اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ

کیا تم اس پر بھی نہ مانو گے کہ میں تمہیں اس سے زیادہ اچھا طریقہ بتادوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا تھا؟ (تو) سب نے کہہ دیا تمہیں جو کچھ بھی

اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ ع ۲/۸

دیکر بھیجا گیا ہے ہم اس کو ماننے والے نہیں ہیں، پس ہم نے ان سے (اس کا) انتقام لیا، پھر دیکھ لو کہ ان جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا؟

تفسیر

اس سورۃ میں کفار ومشرکین کے عقائد باطلہ کی تردید کی گئی ہے اور پہلے لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ اپنے باپ دادا کی رسموں کو اس وجہ سے نہ چھوڑتے تھے کہ انہیں خدا کے عذاب کا ڈر نہیں ہوتا تھا، اور اسی لیے باوجود اس کے کہ پیغمبر اور ڈرانے والے رسول ان سے کہتے کہ یہ طریقہ جو ہم پیش کررہے ہیں تمہارے لیے بہتر ہے، مگر وہ جھٹ کہہ دیتے کہ ہم تو تمہاری کوئی بات نہیں ماننے کے، اس وجہ سے ان پر اکثر عذاب نازل ہوتا۔

فائدہ

اپنے باپ دادا کو کسی غلطی پر پانا اور پھر اسے باوجود غلطی سمجھ لینے کے کرتے چلے جانا صریح حماقت ہے، اس سے بچنا بہت ضروری ہے، بزرگوں کی تعظیم اور چیز ہے، وہ کرنی ہر ایک پر فرض ہے، مگر ان کی غلطی پر بھی ان کی پیروی کرتے چلے جانا دوسری چیز ہے اور یہ فرض نہیں؛ بلکہ بہت سے نقصانات کی موجب ہے؛ اس لیے انسان کو چاہیے کہ جب خدا نے اسے عقل سمجھ دی ہے تو وہ سوچے کہ کون سی رسم، کون کون سا رواج، کون سی بات ہمارے باپ دادا ایسی کرتے آئے ہیں کہ جسے ہم نہ کریں گے تو ہمارا فائدہ ہی ہوگا اور کرنے سے نقصان، تو جب اتنی بات سمجھ میں آجائے تو فوراً اسے چھوڑ دے، آج کل بیاہ شادی، موت، ختنہ وغیرہ کی غیر ضروری رسمیں سب بند کردینے کی ہیں، کیونکہ ان میں فائدہ نہیں نقصان ہیں۔

بَرَآءٌ بری	بَاقِيَةً باقی رہنے والا	عَقِبِهٖ اس کی اولاد
قَرْيَتَيْنِ دو شہر	قَسَمْنَا ہم نے تقسیم کردی	مَعِيْشَتَهُمْ ان کی روزی، ان کی معیشت
سُخْرِيًّا ماتحت	سُقُفًا چھتیں	فِضَّةٍ چاندی
مَعَارِجَ سیڑھیاں، زینے	يَظْهَرُوْنَ چڑھتے ہیں	سُرُرًا تخت زُخْرُف سونا

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: یقیناً میں ان (بتوں) سے بیزار (بری) ہوں جن کی تم پوجا کرتے ہو۔

اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ

مگر اس کو (پوجتا ہوں) جس نے مجھے پیدا کیا، پھر یقیناً وہی مجھے ہدایت بھی دے گا، اور اللہ نے اس بات کو اس کی اولاد میں ایک

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ

یادگار بنادیا کہ وہ (ہماری طرف) رجوع کریں۔ پھر میں ان کو اور ان کے باپ دادا کو نفع پہنچاتا رہا یہاں تک کہ ان کے پاس حق

الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

اور (اس کو) بیان کرنے والا رسول آپہنچا، چنانچہ جب ان کے پاس حق بات پہنچ گئی تو کہنے لگے: یہ تو جادو ہے، اور ہم تو اسے نہیں مانیں گے۔

وَ قَالُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ

اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن (بھلا) دو شہروں (یعنی مکہ وطائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا؟ (اے محمدؐ! آپ ان سے پوچھئے) کیا وہ

يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

اپنے پروردگار کی رحمت تقسیم کرتے (پھرتے) ہیں (کہ جسے چاہا دے دی، نہیں بلکہ ہم ہی ہیں کہ) ہم نے ان کے درمیان اس دنیا میں ان

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ

کی روزی تقسیم کردی اور بعض کو بعض پر درجہ دے دیا؛ تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لیں، اور (پھر بھی) تمہارے پروردگار کی رحمت

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَوْ لَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً

ان چیزوں سے جو یہ جمع کرتے ہیں (کہیں) بہتر ہے، اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہوجاتے (یعنی سب کافر

لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ

ہی ہوجاتے) تو ہم ضرور ان کے لیے جو خدائے رحمٰن کا انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور زینے بھی

عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾

جن پر وہ چڑھتے ہیں۔ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں چاندی کے بنا دیتے،

وَزُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اور سونے کا سامان بھی کردیتے، مگر یہ سب (اس چند روزہ) دنیوی زندگی (ہی) کی پونجی ہوتی (اور بس)، اور آخرت (تو اس کے مقابلے

ع ۶

وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

میں) جو آپ کے پروردگار کے نزدیک ہے وہ متقیوں کے لیے (بدرجہا بہتر) ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے اول میں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشرکانہ عقائد سے اعراض کرنے کا بیان ہے اور ان کے عقیدہ کو ان کی اولاد میں بھی جاری کر دیئے جانے کا بیان ہے، اس کے بعد کفار مکہ کی سرکشی کا بیان ہے کہ جو یہ چاہتے تھے کہ ہم میں سے کسی بڑے آدمی پر قرآن کیوں نازل نہیں ہوا، یعنی یا مکہ کے کسی رئیس پر نازل ہوتا یا طائف کے کسی رئیس پر اترتا، محمدؐ پر کیوں نازل ہوا؟ اس کا پہلے بھی ایک جواب گزر چکا ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغامبری کے لیے کس کو چنے، اب یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ تو خدا کی رحمت ہے، وہ جسے چاہے عطا کر دے، کیا وہ اس کی رحمت بانٹ رہے ہیں، جو اس پر یوں اعتراض کر رہے ہیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اگر سب لوگوں کا لالچ کی وجہ سے کفر پر اڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم کافروں کو اور بھی اپنی طرف سے زینت دے دیتے، پھر آخرت میں انہیں عذاب ہوگا اور اس کے مقابلے میں متقی جنت میں جائیں گے، یہ چند روزہ سامان ان کے کسی کام کا نہیں۔

يَعْشُ غفلت کرتا ہے، آنکھیں بند کر لیتا ہے	نُقَيِّضْ مقرر کر دیتے ہیں	قَرِيْنٌ ساتھی، پاس رہنے والا
بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ مشرق و مغرب کا فاصلہ، بہت دوری	نَذْهَبَنَّ ہم لے جائیں	مُنْتَقِمُوْنَ بدلہ لینے والے
مُقْتَدُوْنَ اختیار رکھنے والے	اِسْتَمْسِكْ مضبوطی سے پکڑ لے	يُعْبَدُوْنَ پرستش کی جاتی ہے

وَ مَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَ اِنَّهُمْ

اور جو خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے تو ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں، وہ اس کے ساتھ ساتھ لگا رہتا ہے۔ اور یہ (شیاطین) یقیناً

لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا

انہیں راہ (ہدایت) سے روک دیتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں، یہاں تک جب ہمارے پاس وہ (آدمی) آئے گا تو

قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنْ

کہے گا: (اے شیطان!) کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دوری ہوتی کہ (تو) بہت برا ساتھی ہے۔ اور اب جبکہ تم

يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

(خوب) گناہ کر چکے، یہ (پشیمانی) تمہارے کام نہیں آئے گی، اب عذاب میں (بھی) تم ایک دوسرے کے شریک رہو گے۔ (اے محمدؐ!)

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَ مَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ

کیا آپ بہروں کو سنائیں گے یا اندھوں کو راہ دکھائیں گے؟ اور ان کو جو کھلی گمراہی میں ہیں؟ پھر اگر ہم آپ کو وفات دے دیں۔

بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا

تو (بھی) ہم ان سے (ضرور) بدلہ لے کر رہیں گے۔ یا ہم اگر آپ کو وہ عذاب جس کا وعدہ ان سے کیا ہے دکھلا دیں تب بھی ہم ان پر

عَلَیۡہِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فَاسۡتَمۡسِکۡ بِالَّذِیۡۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ ۚ
(پوری) قدرت رکھتے ہیں (کہ جب چاہیں) عذاب دے دیں گے۔ پس آپکی طرف جو (کچھ) وحی کی جاتی ہے آپ اس پر اچھی طرح عمل
اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴۳﴾ وَ اِنَّہٗ لَذِکۡرٌ لَّکَ وَ لِقَوۡمِکَ ۚ وَ سَوۡفَ
کیجئے، یقیناً آپ راہ راست پر ہیں، اور بلاشبہ یہ قرآن آپ اور آپ کی قوم کے لیے سراپا نصیحت ہے اور ان سے (اس کے انکار کی وجہ) پوچھی
تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ سۡـَٔلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا
جائے۔ اور جو رسول ہم نے آپ سے قبل بھیجے ہیں، ان کے بارے میں (ان سے) پوچھیے کہ کیا (ان کے ذریعہ) ہم نے سوائے خدا کے
مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِہَۃً یُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾ ع
اور معبود بنا دیئے تھے کہ ان کی پوجا کی جائے، (نہیں ایسا نہیں ہوا)۔

تفسیر

اس رکوع میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو یادِ خدا سے غافل ہوجاتا ہے اس کی وجہ سے شیطان اس پر قابو پالیتا ہے اور اسے راہ ہدایت سے بہکا کر بری بری باتوں میں لگا دیتا ہے۔ پھر اس کا انجام بھی بتادیا کہ جب قیامت کے دن عذاب کا وقت آئے گا تو وہ شخص کہے گا، میں جو شیطان کی باتوں پر چلتا رہا، یہ میرا کتنا برا ساتھی تھا کہ مجھے اس نے گمراہ کردیا اور اب عذاب ہونے والا ہے، اس وقت وہ چاہے گا کہ شیطان سے کوسوں کی دوری ہوجائے، مگر اب کیا فائدہ ہوگا، اسے اور اس کے شیطان کو عذاب دیا جائے گا۔ پھر قرآن کا ذکر ہے کہ یہ سب کے لیے نصیحت ہے اور اسی پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ پھر یہ بتایا ہے کہ ہم نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس نے توحید کے بجائے بت پرستی کی تعلیم دی ہو، بلکہ سب ایک ہی خدا کی عبادت کی تعلیم دیتے تھے۔

فائدہ

خدا کا ذکر ہمیشہ زبان پر جاری رکھنا چاہیے، حدیث شریف میں ہے کہ دو کلمے ہیں جو رحمٰن کو بہت پیارے ہیں، زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو میں وزنی ہیں، یعنی ان کا بہت ثواب ہے، وہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' اور ''سبحان اللہ العظیم'' ہیں۔ (بخاری کتاب التوحید)

نُرِیَنَّکَ ہم نے انہیں دکھائی | یَنۡکُثُوۡنَ وعدہ خلافی کرتے ہیں | مَہِیۡنٌ ذلیل | مُقۡتَرِنِیۡنَ باندھے ہوئے
اٰسَفُوۡنَا ہمیں انہوں نے غصہ دلایا | سَلَفًا گذرا ہوا واقعہ | مَثَلًا عبرت | اٰخِرِیۡنَ آئندہ آنے والی نسلیں

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِہٖ فَقَالَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ
اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا، پس انہوں نے (وہاں آکر) کہا: میں رب العالمین
رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا ہُمۡ مِّنۡہَا یَضۡحَکُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرِیۡہِمۡ مِّنۡ
کی طرف سے رسول (ہو کر آیا) ہوں، پھر وہ جب ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس پہنچے تو وہ لگے ان کی ہنسی اڑانے۔ اور ہم کوئی نشانی ایسی نہ
اٰیَۃٍ اِلَّا ہِیَ اَکۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِہَا ۫ وَ اَخَذۡنٰہُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوۡا
دکھاتے کہ وہ پہلی سے بڑی اور زبردست نہ ہو اور ہم نے انہیں سخت تکلیف میں مبتلا کردیا کہ شاید وہ (ہماری طرف) رجوع کرلیں، اور وہ

وَقَالُوا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

کہنے لگے: اے جادوگر! تو ہمارے لیے اپنے پروردگار سے اس چیز کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کیا ہے کہ بیشک ہم ضرور راہ پر

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ نَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ

آجائیں گے، چنانچہ جب ہم نے وہ مصیبت ان پر سے ہٹالی تو وہ یکدم (اقرار سے) پھر گئے، اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کردی کہ

يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

اے میری قوم! کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے؟ اور میرے (محل) کے نیچے یہ نہریں بہہ رہی ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں ہو۔

اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْ لَآ

تو پھر کیا (پیروی کے لیے) میں اچھا ہوں یا موسیٰؑ، جو ذلیل آدمی ہے اور صاف طور پر بول (بھی) نہیں سکتا۔ (اگر یہ واقعی رسول ہی ہے تو) اس کو

اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

سونے کے کنگن (پہننے کے لیے) کیوں نہیں دیئے گئے، یا فرشتے اسکے ساتھ صف باندھے کیوں نہ آگئے؟ (تو یقیناً یہ قابل اطاعت نہیں اور نہ رسول ہے)۔

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا

پس (اس طرح) اس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا، اور انہوں نے اسی کی اطاعت کرلی، وہ یقیناً (بڑے) بدکار لوگ تھے، پھر جب انہوں نے ہمیں (بہت ہی)

انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع ۵ ۱۱

غصہ دلایا، تو ہم نے ان سے انتقام لیا، یعنی کہ ان سب کو (دریائے نیل میں) غرق کردیا اور ان کو گیا گزرا کردیا اور آنے والوں کیلیے مثال بنادی، (عبرت)۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا ہے، فرعون نے جو اعلان اپنی قوم میں کیا، اس پر جو اس کی قوم نے اسے سچا سمجھ لیا، ان کی حماقت کا اظہار ہوتا ہے، فرعون نے خدا کی سلطنت کے مقابلے میں جو آسمانوں اور زمینوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے، اپنی چھوٹی سی سلطنت پیش کی، پھر اس نے ایسے شخص کو ذلیل کہا جسے خود خدا نے اپنے کلام سے نوازا اور شرف رسالت بخشا اور جو خدا کے نزدیک بڑے قابل قدر تھے، حالانکہ خدا کے نزدیک وہی درحقیقت ذلیل تھا، پھر فرعون نے ان پر یہ الزام لگایا کہ وہ بول نہیں سکتے، حالانکہ جتنا وہ بول سکتے اس سے مطلب برآمد ہوجاتا تھا تو اور کس بات کی ضرورت تھی؟ اگر وہ بول نہیں سکتے تھے تو اسے اتنا ڈر کیوں ان سے محسوس ہوتا تھا، اور قوم میں ان کے خلاف منادی کیوں کرتا تھا اور یہ کیوں کہتا تھا کہ مجھے ڈر ہے کہ موسیٰ تمہارا دین ہی نہ بدل دیں، تو معلوم ہوا کہ کسی کا اچھی طرح بول نہ سکنا اس کی شان میں فرق نہیں ڈالتا، پھر اس نے کہا کہ اس کے سونے کے کنگن نہیں ہیں، جو اس زمانے میں بڑی عظمت کی نشانی تھی، دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ فرشتے نہیں آئے جو بڑی تقدس کی بات خیال کی جاتی تھی تو اس کا جواب یہی ہے کہ سونے کے کنگن اور فرشتوں کی تو اس وقت ضرورت ہوتی کہ موسیٰ نو نشانیاں لے کر نہ آئے ہوتے، تو جب تم نے نو نشانیاں بھی دیکھ کر انکار کردیا تو کیا تعجب ہے کہ فرشتوں وغیرہ کو دیکھ کر بھی انکار کرڈالتے اور جادو ہی بتلاتے، مگر اس کی قوم نے اتنی بات نہ سمجھی، چنانچہ فرعون نے ان احمقوں کو اپنے پیچھے لگالیا کہ اگر عقل والے ہوتے تو یہ باتیں خود سوچتے اور موسیٰ کی پیروی کرتے۔

يَصِدُّوْنَ چلاتے ہیں | جَدَلًا جھگڑنے کی غرض سے | خَصِمُوْنَ جھگڑا کرنے والے
يَخْلُفُوْنَ جانشین بنتے | عِلْمٌ نشانی | لَا تَمْتَرُنَّ شک میں نہ پڑو
لِاُبَيِّنَ تاکہ میں بیان کروں | اَلْاَخِلَّآءُ جمع خلیل کی، دوست

وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝۵۷ وَ قَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ
اور جب مسیح ابن مریم کا قصہ بیان کیا جاتا ہے تو آپ کی قوم (خوشی سے) چلا اٹھتی ہے اور کہنے لگتی: ہے کیا ہمارے معبود اچھے
اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝۵۸ اِنْ
ہیں یا وہ؟ (تو اے محمدؐ!) یہ باتیں وہ آپ سے جھگڑا کرنے کے لیے کہتے ہیں (یہ ہی نہیں)؛ بلکہ یہ قوم ہی جھگڑالو ہے، وہ (یعنی مسیح)
هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؕ ۝۵۹ وَلَوْ نَشَآءُ
تو بس (ہمارے) ایک بندے تھے جن پر ہم نے انعام کیا اور انہیں بنی اسرائیل کیلئے (اپنی قدرت کی) نشانی قرار دیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو
لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝۶۰ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ
تمہیں میں سے فرشتے بنا دیتے جو (تمہارے بعد) زمین پر جانشیں بنتے اور (اے محمدؐ! آپ کہہ دیجئے کہ) عیسیٰ تو قیامت کی ایک نشانی ہیں،
فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱ وَ لَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ
تو تم اس کے بارے میں شک نہ کرو، اور میری پیروی کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔ اور (کہیں) شیطان تمہیں روک نہ دے، وہ تو
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶۲ وَ لَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ
تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب عیسیٰ کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے تو انہوں نے کہا تھا: یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں،
وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝۶۳
اور اس لیے کہ جن بعض باتوں میں تم اختلاف کرتے رہے ہو، اب میں ان کو خوب واضح کردوں گا، تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۴ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ
یقیناً اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے، پس اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے، سو مختلف گروہوں نے (اس بارے میں)
مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۶۵ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
باہم اختلاف ڈال لیا، پس ظالموں کے لئے دردناک دن کے عذاب کی بڑی خرابی ہے۔ کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت انہیں
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۶ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝۶۷ ع ۱۱/۱۲
یکدم آلے، اور انہیں خبر (بھی) نہ ہو، اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متقیوں کے (کہ وہ دوست ہی رہیں گے)۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے، اور بتایا گیا ہے کہ تم جو عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنائے بیٹھے ہو، وہ غلط ہے وہ تو ہمارے

ایک بندے تھے اور بس، اور وہ خود یہی تعلیم دیتے تھے کہ اے لوگو! خدا میرا اور تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی پرستش کرو، انہوں نے یہ بھی تعلیم نہیں دی کہ تم انہیں خدا کا بیٹا بنالو، اور لگو انہیں پوجنے۔

پھر بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد لوگ کئی گروہوں میں منقسم ہوگئے، اس کی تفصیل عیسائی مذہب کی تاریخ سے بخوبی مل سکتی ہے، یعنی عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتے تھے، اور بعض صرف نبی مانتے تھے، اور بعض ان کے بارے میں طرح طرح کے عقائد رکھتے تھے۔

تُحْبَرُوْنَ تمہاری آؤ بھگت ہوگی	صِحَافٍ رکابیاں، پیالے	اَكْوَابٍ آبخورے
تَشْتَهِيْ چاہتے ہیں	تَلَذُّ لذت پاتی ہیں	لَا يُفَتَّرُ نہیں کم کیا جاوے گا
يَقْضِ البتہ خاتمہ کردے		

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَ لَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ

(کہا جائے گا) اے میرے بندو! آج کے دن نہ تمہیں (کسی بات کا) خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہی ہیں جو ہماری

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

آیتوں پر ایمان لائے تھے، اور مسلمان تھے۔ (کہا جائے گا:) تم اور تمہاری بیویاں جنت میں خوشی خوشی داخل ہوجاؤ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ

ان کے سامنے سونے کی پیالیاں اور آبخورے (بھر بھر کر) لائے جائیں گے اور وہاں وہ چیزیں ملیں گی جو دل چاہے گا،

وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا

اور جن سے آنکھوں کو لذت ہوگی، اور تم ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہوگے۔ اور یہ وہ جنت ہے جن کے تم (اپنے نیک) اعمال کی وجہ سے

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

وارث بنائے جاؤگے۔ ان میں تمہارے لیے بہت میوے ہوں گے، ان میں سے (خوب) کھاتے رہوگے۔ (اور اس کے برعکس)

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَ هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾

گنہگار یقیناً جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے وہ (عذاب) ان سے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اسی میں (بالکل) مایوس ہو کر رہ جائیں گے۔

وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا

اور ہم نے ان پر (ذرا) ظلم نہیں کیا؛ لیکن یہ خود ظالم تھے۔ وہ چلائیں گے: (اے مالک! کاش) تیرا پروردگار (موت دیکر) ہمارا خاتمہ ہی

رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ

کردے، تو وہ کہے گا، (نہیں بلکہ) تم ہمیشہ اسی حالت میں رہوگے، (اے کفار مکہ) یقیناً ہم تمہارے پاس حق لائے ہیں، لیکن تم میں سے

اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا

اکثر حق سے نفرت کرتے ہیں، کیا انہوں نے ایک امر (یعنی انکار کرتے رہنے) کا پختہ ارادہ کرلیا ہے، ہم بھی (عذاب دینے کا) پختہ ارادہ

مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰىهُمْ ؕ

کرتے ہیں، یا انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کے بھیدوں اور خفیہ باتوں کو سن نہیں رہے ہیں؟ کیوں نہیں، (ہم ضرور سن رہے ہیں)

بَلٰی وَ رُسُلُنَا لَدَیۡهِمۡ یَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾ قُلۡ اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ٭ۖ فَاَنَا

اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (بیٹھے) لکھتے رہتے ہیں۔ (اے محمدؐ آپ ان سے) کہہ دیجئے کہ اگر خدا کا کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے

اَوَّلُ الۡعٰبِدِیۡنَ ﴿۸۱﴾ سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾

پہلے میں اسے پوجتا۔ ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں، آسمانوں اور زمین کا پروردگار اور عرش کا مالک (بہت) پاک ہے۔

فَذَرۡهُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَ یَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾

(اے محمدؐ!) آپ انہیں بحث و مباحثہ اور کھیل کود میں چھوڑ دیجئے، یہاں تک کہ انہیں وہ دن آلے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

وَ هُوَ الَّذِیۡ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ ؕ وَ هُوَ الۡحَكِیۡمُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۴﴾ وَ تَبٰرَكَ

اور وہی خدا آسمان میں (بھی) معبود ہے اور زمین میں (بھی) معبود ہے اور وہ بڑا باحکمت اور صاحب علم ہے۔ وہ بڑا برکت والا ہے کہ

الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَهُمَا ۚ وَ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ

جس کے ہاتھ میں آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی (ہر چیز) کی بادشاہت ہے اور قیامت (کے دن) کا اسے ہی علم ہے اور تم سب کو اسی

وَ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا یَمۡلِكُ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ

کی طرف لوٹنا ہوگا، اور جن کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا (بالکل) اختیار نہیں رکھتے، سوائے اس کے کہ وہ کوئی سچی گواہی دیں

بِالۡحَقِّ وَ هُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَیَقُوۡلُنَّ

اور وہ (اس حال میں کہ وہ اس بات کو) جانتے ہوں، اور (اے محمدؐ!) اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو کہیں گے:

اللّٰهُ فَاَنّٰی یُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۸۷﴾ ۙ وَ قِیۡلِهٖ یٰرَبِّ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ

اللہ نے، پھر یہ کدھر بہکے چلے جا رہے ہیں؟ اور اس کو رسول کے اس کہنے کی بھی خبر ہے کہ اے میرے پروردگار! یہ لوگ ایمان لانے

لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَ قُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾ ع ۲۲ ۱۴

والے نہیں ہیں پس آپ ان سے ہٹ جایئے اور کہہ دیجئے: بس میرا سلام ہے، پھر یہ (آگے چل کر خود ہی انجام کو) معلوم کر لیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اولاً جنتیوں کا ذکر ہے اور اس کی نعمتوں کا بیان ہے، اس کے بعد جہنمیوں کا بیان ہے، پھر کفار مکہ کی طرف خطاب ہے کہ خدا ان سب باتوں سے واقف ہے، پھر خدا کی قدرت اور سلطنت کا بیان ہے اور آخیر میں ان سے اعراض کرنے کا بیان ہے۔

آیات: ۵۹	۴۴۔ سُوۡرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ ۶۴	رکوعات: ۳

یُفۡرَقُ فیصلہ کیا جاتا ہے — اَرۡتَقِبۡ انتظار کرو — دُخَانٍ دھواں — مُعَلَّمٌ سکھایا ہوا

كَاشِفُوۡا ہٹانے والے — عَآئِدُوۡنَ پھر عود کرنے والے — نَبۡطِشُ پکڑیں گے ہم — بَطۡشَةَ پکڑ

اَدُّوْا حوالے کردو، دیدو، ادا کردو اِعْتَزِلُوْنِ مجھے چھوڑ دو، مجھ سے جدا ہوجاؤ رَهْوًا ساکن، ٹھہرا ہوا
زُرُوْع جمع زرع کی، کھیتیاں فٰكِهِيْنَ لطف اٹھانے والے بَكَتْ رویا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ۝١ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝٢ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مع
حٰمٓ۔ واضح کتاب کی قسم کہ ہم نے اس (قرآن) کو مبارک رات میں نازل کیا، (اور اس کے ذریعہ) ہم (تمہیں)
مُنْذِرِيْنَ ۝٣ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝٤ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ
ڈرانے والے ہیں۔اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے، یہ حکم ہماری طرف سے ہے، ہم ہی رسول
اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝٥ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٦
بنا کر بھیجنے والے ہیں، (اے محمدؐ!) یہ آپ کے پروردگار کی رحمت ہے، یقیناً وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، اگر تم یقین رکھنے والے ہو، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩
وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے، وہی تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا پروردگار ہے؛ بلکہ وہ شک میں ہیں، اور کھیل میں مصروف ہیں۔
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا
پس آپ اس دن کا انتظار کیجئے جس دن کہ آسمان سے ایک صاف دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا! (کہا جائے گا) یہی دردناک
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ
عذاب ہے (وہ کہیں گے،) اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب ہٹا لے، ہم ضرور ایمان لانے والے ہیں، اب نصیحت کہاں حاصل ہوگی
الذِّكْرٰى وَ قَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا مُعَلَّمٌ
حالانکہ ان کے پاس بیان کردینے والا رسول آچکا، پھر وہ اس سے منہ پھیر کر چل دیئے تھے اور انہوں نے کہہ دیا تھا کہ یہ تو سکھایا ہوا دیوانہ
مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ وقف لازم وقف لازم
ہے، (جواب دیا جائے گا) ہم تھوڑے عرصے کیلئے عذاب ہٹا دیتے ہیں؛ لیکن تم پھر (بھی) وہی کرو گے۔اور جس دن ہم بڑی سخت
الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦ وَ لَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ جَآءَهُمْ
گرفت کریں گے (اس دن) بیشک ہم انتقام لیں گے، اور یقیناً ہم نے ان سے قبل قوم فرعون کو آزمایا اور ان کی طرف ایک عزت والا
رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝١٧ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٨ وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا
رسول بھیجا، کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کردو، میں ایک امانتدار رسول ہوں، اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو، میں

عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۚ﴿۱۹﴾ وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ

تمہارے پاس کھلے غلبے کے ساتھ آیا ہوں، اور میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی اس بات سے پناہ لیتا ہوں کہ

وَ رَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ

کہیں تم مجھے سنگسار نہ کردو، اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے جدا ہو جاؤ، پھر انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ

اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ

(اے میرے پروردگار!) یہ تمام گنہگار لوگ ہیں، (ان سے ہمیں بچا، حکم ہوا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لیکر نکل جاؤ کہ تمہارا

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ

پیچھا کیا جائے گا، اور تم دریا کو سکون کی حالت میں چھوڑ دینا یقیناً وہ لشکر ڈوبنے والا ہے۔ کتنے باغات اور چشموں

وَّ عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا

اور کھیتوں اور اچھے مکانوں کو انہوں نے چھوڑا۔ اور ان نعمتوں کو جن کا وہ لطف اٹھایا کرتے تھے۔ (نافرمانوں کا یہی انجام ہوتا ہے) یہ قصہ اسی

قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ﴿۲۹﴾

طرح ہوا اور ان چیزوں کا ہم نے دوسروں کو وارث بنا دیا، بس نہ ان پر آسمان نے آنسو بہائے نہ زمین نے، اور نہ انہیں مہلت دی گئی۔

تفسیر

اس سورۃ میں قیامت کی ایک نشانی یعنی آسمان سے دھواں ظاہر ہونے کا بیان ہے، چونکہ دھوئیں کو عربی میں دخان کہتے ہیں اس لیے اس سورہ کا نام سورہ دخان ہے، شروع میں قرآن نازل ہونے اور شب قدر کی فضیلت کا بیان ہے، پھر عذاب کا ذکر ہے اور اس کے بعد موسیٰ اور فرعون کا واقعہ دہرایا اور بتایا کہ وہ جن باغات اور اچھے مکانوں میں رہتے تھے ان سب کا وارث ہم نے بنی اسرائیل کو بنا دیا۔

اَخْتَرْنٰهُمْ ہم نے انہیں برگزیدہ کرلیا   مُنْشَرِیْنَ دوبارہ اٹھائے جانے والے   لٰعِبِیْنَ کھیلنے والے

وَ لَقَدْ نَجَّیْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِیًا

اور ہم نے بلاشبہ بنی اسرائیل کو (بڑے) ذلت کے عذاب سے نجات دی، یعنی فرعون (کے ہاتھ) سے، جو زیادتی کرنے والوں میں

مِّنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰیٰتِ

بڑا متکبر تھا، اور ہم نے بنی اسرائیل کو اسی علم کی رو سے سارے جہاں پر فضیلت دی تھی۔ اور ہم نے انہیں (اپنی) وہ نشانیاں دیں

مَا فِیْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِیَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَ مَا نَحْنُ

جن میں کھلی آزمائش تھی۔ اور یہ کفار (تو) یہی کہتے ہیں کہ بس ہمیں ایک ہی دفعہ مرنا ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے

بِمُنْشَرِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّ الَّذِیْنَ

(اور کہتے ہیں کہ) اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو (زندہ کرکے) لاؤ۔ کیا وہ اچھے ہیں یا قوم تبع؟ (جو شان و شوکت میں زیادہ تھے)

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ اَهْلَكْنٰهُمْ ۫ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

اور جو ان سے پہلے تھے جنہیں ہم نے ہلاک کیا کہ وہ یقیناً گنہگار لوگ تھے، اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور اسکے درمیان جو کچھ ہے اسے

بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

کھیل کے طور پر پیدا نہیں کیا، ہم نے انہیں ایک خاص مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے، لیکن ان میں سے اکثر (ہیں کہ) جانتے (ہی)

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا

نہیں، یقیناً فیصلہ کا دن (قیامت) ان سب کا مقرر وقت ہے، کہ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا اور نہ وہ ان کی مدد

وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۙ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ ع ۱۴ ۱۵

کی جائے گی، سوائے ان کے جن پر اللہ رحم کرے، بیشک وہ زبردست اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول بنی اسرائیل کو عذاب سے نجات دینے کا بیان ہے، پھر قیامت کے منکرین کے بے ہودہ اعتراض کا بیان ہے، پھر اس دن سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔

زَقُّوْمِ تھوہڑ	اَثِيْمِ گنہگار	مُهْلِ پگھلا ہوا تانبا	يَغْلِيْ ابلے گا
غَلْيِ ابلنا	خُذُوْهُ اس کو پکڑو	اُعْتِلُوْهُ اس کو کھینچ لے جاؤ	صُبُّوْا ڈال دو
ذُقْ چکھ	سُنْدُسٍ ریشمی کپڑے	اِسْتَبْرَقٍ ریشم کا موٹا کپڑا	
زَوَّجْنٰهُمْ ہم ان کی شادی کردیں گے	مُرْتَقِبُوْنَ انتظار کرنے والے		

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۙ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۙ﴿۴۵﴾

یقیناً تھوہڑ کا درخت، گنہگاروں کا کھانا ہوگا۔ جو (کہ بہ صورت ہونے میں) تیل کی تلچھٹ جیسا ہوگا (اور) وہ، پیٹوں میں ایسا کھولے گا جیسا

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ

تیز گرم پانی کھولتا ہے، (حکم ہوگا،) اسے پکڑو، گھسیٹتے ہوئے جہنم کے بیچوں بیچ ڈال دو۔ پھر ڈالو اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا

رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا

عذاب، (اور کہا جائے گا) اب مزہ چکھ لے، تو (تو دنیا میں) بڑا غالب اور عزت والا تھا، یہی ہے وہ (عذاب) جس کے بارے

كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۚ﴿۵۲﴾

میں تمہیں شک تھا، (اس کے برعکس) متقی لوگ امن والے مقام میں ہوں گے، یعنی باغوں اور چشموں میں، وہ باریک

يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۚ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ؕ﴿۵۴﴾

اور موٹے ریشمی کپڑے پہنے ہوئے آمنے سامنے (بیٹھے) ہوں گے، ایسا ہی ہوگا اور ہم انہیں بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ دیں گے،

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ

وہ ہر طرح کے میووں کو بے خوف و خطر منگاتے ہوں گے۔ وہ پہلی موت کے علاوہ اس میں اور موت کا مزہ نہ چکھیں گے،

وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا

اور خدا انہیں جہنم کے عذاب سے بچالے گا۔ (ان پر) یہ آپ کے پروردگار کا فضل ہوگا اور یہی (سب سے) بڑی کامیابی ہے۔ (بات یہ ہے کہ)

يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۳/۱۶

ہم نے اس (قرآن) کو آپ کی زبان میں آسان کردیا؛ تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں، آپ انتظار کیجئے اور یہ بھی انتظار میں رہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں گنہگاروں پر جو عذاب دوزخ میں ہوگا اس کا بیان ہے، پھر اس کے بعد پرہیزگاروں کو جو آرام وہاں ملے گا، اس کا ذکر ہے۔ قرآن عربی زبان میں اس لیے نازل ہوا کہ وہ لوگ اس سے نصیحت پکڑیں، جن کی زبان عربی ہے، مگر دوسری جگہ یہ ہے کہ یہ تمام عالموں کے لیے ہدایت ہے، لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس کا ہر زبان میں پہنچانا فرض ہے، تاکہ تمام عالم کے لوگ نصیحت حاصل کرسکیں، جو اس کی اصل غرض وغایت ہے۔

رکوعات: ۴	۴۵۔ سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۵	آیات: ۳۷

يَبُثُّ پھیلاتے ہیں تَصْرِيْفِ پھیرنا يَسْمَعُ سنتا ہے يُصِرُّ اصرار کرتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ

حٰمٓ۔ یہ قرآن زبردست اور حکمت والے اللہ کی طرف سے اترا ہے، آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لیے (قدرت الٰہی کی) نشانیاں ہیں،

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

(لوگو!) تمہارے پیدا کرنے اور (روئے زمین پر) جانوروں کے پھیلانے میں یقین کرنے والوں کے لیے (قدرت الٰہی کی) نشانیاں ہیں۔

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

اور رات و دن کے ردوبدل میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرماکر زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے (اس

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ

میں) اور ہواؤں کے بدلنے میں سمجھ دار لوگوں کے لیے (بھی قدرت الٰہی کی بیشمار) نشانیاں ہیں، (اے پیغمبرؐ) یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنہیں

نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ

ہم ٹھیک ٹھیک آپ کو پڑھ کر سناتے ہیں، اب یہ لوگ اللہ اور اللہ کی آیتوں کے بعد اور کس بات پر ایمان لائیں گے، ہر ایک جھوٹے بدکار پر

اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ۙ﴿۷﴾ يَّسۡمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰى عَلَيۡهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا

افسوس ہے، کہ جب خدا کی آیتیں اس کے روبرو پڑھی جاتی ہیں اور وہ اس کو سنتا بھی ہے پھر بھی مارے غرور کے (کفر پر) اس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا

كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۸﴾ وَ اِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰيٰتِنَا شَيۡئَا

(بالکل) سنا ہی نہیں، تو (اے پیغمبرؐ) آپ ایسے نالائقوں کے لیے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے، (کفر پر اڑے رہنے کے علاوہ) جب وہ ہماری آیتوں

اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ؕ﴿۹﴾ مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغۡنِىۡ

میں سے کسی آیت کی خبر پاتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب ہے، آخرت میں ان کے لیے جہنم ہے، اور

عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَيۡئًا وَّ لَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِيَآءَ ۚ وَ لَهُمۡ عَذَابٌ

(دنیا میں) جو کچھ (بھی) انہوں نے کمایا، (اس دن ذرا بھی) وہ ان کے کام نہ آئے گا اور نہ وہ معبود کام آئیں گے جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے کارساز ٹھہرا

عَظِيۡمٌ ؕ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِيۡمٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱۷

رکھا تھا، اور ان پر بڑا عذاب ہوگا، یہ (قرآن) سرتاپا ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے پروردگار کی آیتوں کے منکر ہیں ان کے لئے بہت سخت دردناک عذاب ہے۔

تفسیر

قرآن مجید کی تعریف ہے، پھر اس ذات کی جس نے ایسی زبردست کتاب نازل فرمائی اور کافروں سے پوچھا گیا کہ خدا کی بات کے بعد اب کس چیز پر ایمان لاؤ گے، گویا قرآن مجید آخری چیز ہے جس سے روگردانی کے بعد حجت تمام ہو جاتی ہے اور ہدایت کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں، زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے بھرے پڑے ہیں؛ مگر انہیں کے لیے جن کو چشم بصیرت حاصل ہو۔

يُغۡنُوۡا کفایت کریں گے — بَصَآئِرُ جمع بصیرۃ، کھلی ہوئی چیز — اِجۡتَرَحُوۡا مرتکب ہوئے

اَللّٰهُ الَّذِىۡ سَخَّرَ لَكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِىَ الۡفُلۡكُ فِيۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا

(لوگو!) اللہ وہ (قادر مطلق) ہے جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا، تاکہ خدا کے حکم سے اس میں جہاز چلیں اور تم

مِنۡ فَضۡلِهٖ وَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۚ﴿۱۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الۡاَرۡضِ

لوگ اس کے فضل (یعنی روزی کی) تلاش کرو، اور شکرگزار (بندے) بن جاؤ۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، وہ سب اس نے

جَمِيۡعًا مِّنۡهُ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ قُلۡ

(اپنے فضل سے) تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے، غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں (بھی قدرت حق کی) نشانیاں ہیں۔ (اے پیغمبرؐ)

لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَغۡفِرُوۡا لِلَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجۡزِىَ قَوۡمًۢا بِمَا

آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ خدا کے دنوں کی توقع نہیں رکھتے ان سے درگزر کریں (اور خدا پر چھوڑے رہیں)؛ تاکہ اللہ ان

كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَ مَنۡ اَسَآءَ فَعَلَيۡهَا ثُمَّ

لوگوں کو ان کے کیے کا بدلہ دے۔ جس نے بھلائی کی اپنے لیے کی اور جو برائی کرتا ہے تو اس کا وبال اسی کے اوپر ہے اور آخرکار

اِلٰی رَبِّکُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحُکۡمَ وَ النُّبُوَّۃَ

تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب او رحکومت اور پیغمبری عنایت فرمائی تھی

وَ رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ

اور اچھی روزی عطا کی تھی اور تمام عالم پر انہیں فضلیت دی تھی اور دین کے کھلے کھلے احکام بتا دیئے

فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ ۙ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ

پس آگاہی حاصل ہونے کے بعد انہوں نے صرف آپس کی ضد سے باہم اختلاف کیا، (اے پیغمبرؐ) جن باتوں میں یہ اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے

بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ جَعَلۡنٰکَ عَلٰی شَرِیۡعَۃٍ مِّنَ

دن تمہارا پروردگار ان میں (ان باتوں کا) فیصلہ کردے گا، (اے پیغمبرؐ) پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک خاص طریقے پر کر دیا ہے، سو آپ اسی کی پیروی

الۡاَمۡرِ فَاتَّبِعۡہَا وَ لَا تَتَّبِعۡ اَہۡوَآءَ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّہُمۡ لَنۡ یُّغۡنُوۡا عَنۡکَ

کیجئے اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے جنہیں (ان باتوں کا) علم نہیں ہے، اللہ کے مقابلے میں یہ لوگ آپ کے کچھ کام بھی نہیں آ سکتے،

مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۚ وَ اللّٰہُ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۱۹﴾ ہٰذَا بَصَآئِرُ

اور بیشک نافرمان لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔ یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرت کی باتیں ہیں

لِلنَّاسِ وَ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّقَوۡمٍ یُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۲۰﴾ اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَہُمۡ

اور یقین کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے، جو لوگ بدکاریوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں کیا انہوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم انہیں

کَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحۡیَاہُمۡ وَ مَمَاتُہُمۡ ؕ سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾ ع ٢/١٨

ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیا، ان سب کا مرنا اور جینا ایک ہی طرح کا ہوگا، یہ لوگ برا حکم لگاتے ہیں۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے اور جو لوگ اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں، ان کی خرابی بیان کی گئی ہے، پھر اس امر کو واضح کر کے دہریت کی تردید کی گئی ہے کہ ایک مقررہ وقت تک دن رہتا ہے اور سورج جلوہ افروز ہوتا ہے اور پھر رات آتی ہے؛ تاکہ تم دن میں معاش تلاش کر کے شام کو آرام کی نیند سو جاؤ اور پھر چاند بھی اپنی مقررہ وقت تک غائب رہ کر ظاہر ہوتا ہے تو تم ہی غور کرو کہ ان تمام نظام ربوبیت کا کوئی ناظم ہوگا یا نہیں؟

دَہۡرٌ زمانہ کی گردش

وَ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَ لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ

اور اللہ نے سب آسمانوں اور زمین کو حکمت کے مطابق بنایا اور (دیکھو ہم نے سب کو اس لیے بنایا ہے کہ) ہر ایک جان کو جو کچھ

بِمَا کَسَبَتۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ

وہ (اس دنیا میں) کرے اس کا (پورا پورا) بدلہ دیا جائے اور ان پر (کسی قسم کا) ظلم نہیں ہوگا، (اے پیغمبرؐ) آپ نے اس شخص کی حالت پر

هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ

(بھی) غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش کو (ہی) اپنا معبود بنا رکھا ہو اور اس کو اللہ نے باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہو اور اس کے کانوں

عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

اور دل پر مہر لگا دی ہو اور اس کی آنکھوں پر (غفلت کا) پردہ ڈال دیا ہو، پھر اللہ کے بعد ایسے شخص کو کون سیدھا راستہ دکھا سکتا ہے؟ کیا تم

وَ قَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَ مَا يُهْلِكُنَآ

پھر بھی نہیں سمجھتے؟ اور یہ کہتے ہیں: بس سوائے ہماری اس دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہیں، ہم (یوں ہی) مرتے اور زندہ ہوتے ہیں،

اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

اور ہم کو صرف زمانہ (کی گردش) سے موت آتی ہے، اور ان لوگوں کے پاس اس پر کوئی دلیل نہیں محض اٹکل سے ہانک رہے ہیں۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوا

اور جب ایسے لوگوں کے سامنے ہماری واضح نشانیاں بیان کی جاتی ہیں تو ان کی اور کوئی دلیل نہیں ہوتی بس یہ کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے (مردہ)

ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

باپ دادا کو زندہ کر لاؤ، (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے کہ (ہم میں مارنے یا جلانے کی طاقت نہیں،) اللہ ہی (ہے جو) تمہیں زندگی دیتا ہے، پھر

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

تمہیں مارے گا، پھر تمہیں قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اکٹھا کرے گا، مگر اکثر لوگوں کو (اس بات کا بھی) علم نہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو شخص اپنی خواہشات کا بندہ بن جائے اس سے ہدایت حاصل کرنے کی قوت ہی سلب کر لی جاتی ہے، اور وہ کسی طرح ہدایت حاصل نہیں کر سکتا، اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنا بھی ایک قسم کا شرک ہے، کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جس کی بھی تابعداری کی جائے گی گویا اسے ایک طرح سے اللہ کا شریک بنایا جائے گا، ہمیں شرک سے بچنا چاہیے اور صرف خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنا چاہیے، اور اپنی خواہشات کا ہرگز ہرگز بندہ نہیں بننا چاہیے۔

يَخْسَرُ خسارے میں ہوگا، نقصان اٹھائے گا	جَاثِيَةً گھٹنوں کے بل ہونا	تُدْعٰى وہ بلائی جائیں گی
نَسْتَنْسِخُ ہم لکھتے تھے	مَا نَدْرِيْ ہم نہیں جانتے	مُسْتَيْقِنِيْنَ یقین کرنے والے، اعتبار کرنے والے
نَنْسٰكُمْ ہم تمہیں بھول جائیں گے	نَسِيْتُمْ تم بھول گئے	كِبْرِيَآءُ بڑائی بزرگی

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ

(یاد رکھو) سب آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ کے قبضہ میں ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس (دن) اہل باطل گھاٹے میں

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ

ہوں گے، اور (اے محمدؐ!) آپ دیکھیں گے کہ ہر ایک امت (اللہ کے سامنے) گھٹنے ٹیکے ہوگی، ہر ایک امت اپنے اعمال نامے کی طرف بلائی جائے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ

گی (اور انہیں سنا دیا جائے گا کہ) آج تمہیں اسی کا بدلہ ملے گا، جو تم (دنیا میں) کرتے تھے، (اور دیکھو) ہماری یہ کتاب بالکل سچ سچ (تمہارے

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

حالات) بتا رہی ہے اور تم جو کچھ (دنیا میں) کرتے تھے ہم اس میں لکھتے جاتے تھے، پس جن لوگوں نے (دنیا میں) ایمان لانے کے بعد اچھے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ

کام کیے ہوں گے انہیں ان کا پروردگار اپنی رحمت کے (سایہ) میں داخل کرے گا (اور) یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔اور جن لوگوں نے کفر

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا قِيْلَ

(کو اختیار) کیا (ہوگا ان سے کہا جائے گا) کیا تمہارے سامنے میری نشانیاں بیان نہیں کی گئی تھیں، ہاں تو تم نے تکبر کیا اور یقیناً تم سب مجرم ہو،

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ

اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت (کے آنے) میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے، تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا

اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ

چیز ہے؟ محض ایک خیال سا تو ہم کو بھی ہوتا ہے اور ہم کو یقین نہیں۔اور (اس وقت) ان کو اپنے تمام برے اعمال ظاہر ہو جائیں گے اور جس

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ

(عذاب) کے ساتھ وہ استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرے گا۔اور (ان سے) کہا جائے گا کہ جس طرح تم اس دن کے (سامنے) آنے کو

لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ

بھولے ہوئے تھے ہم بھی (اسی طرح) آج تمہیں بھلا دیں گے سو اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا، اور اس

بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ

کی وجہ یہ ہے کہ تم نے میری آیات کا مذاق اڑایا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا، چنانچہ وہ آج کے دن اس (دوزخ)

لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ

سے نہ تو نکل (ہی) سکیں گے نہ ان کو عذر پیش کرنے کی اجازت دی جائے گی، پس سب تعریف اسی اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں،

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع ۱۱ / ۴

زمین اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اور آسمانوں اور زمین میں اسی کو بڑائی ہے، اور وہ بڑا زبردست اور حکمت کا مالک ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کا نقشہ کھینچ کر دکھایا ہے کہ کس طرح ہر ایک امت اللہ کے سامنے حاضر ہوگی اور اس امت کی کتاب کے مطابق اس کے اعمال کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا، ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہیے، اور اپنے اعمال کو کتاب اللہ یعنی قرآن کے مطابق بنانا چاہیے، جن کاموں کا یہ حکم دے انہیں کریں اور جن سے یہ منع کریں اس سے بچیں کہ فلاح و نجات کی صرف یہی ایک چیز ہے۔

آیات: ۳۵	۴۶- سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ ٦٦	رکوعات: ۴

تُفِيْضُوْنَ تم بنا رہے ہو، تم پڑے ہوئے ہو — بِدْعًا نیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ② مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ

حٰمٓ۔ یہ کتاب زبردست طاقت والے اور حکمت والے اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ (اے محمدؐ! ان کو سنا دو کہ) ہم نے (یہ) آسمان اور زمین

وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ

اور جو کچھ ان کے اندر ہے ایک مصلحت کے مطابق اور خاص وقت تک کے لئے بنایا ہے اور (یہ) کافر (ابھی تک) جس چیز سے ڈرائے جاتے

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہیں اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ (اے محمدؐ! ان مشرکوں سے) دریافت کیجئے کہ کبھی تم نے ان کی حالت پر غور کیا ہے جس کو تم خدا کو

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ؕ

چھوڑ کر پکارتے ہو۔ (ذرا) مجھے (بھی تو) دکھاؤ کہ زمین میں سے انہوں نے کیا (کچھ) پیدا کیا ہے یا آسمان کے بنانے میں انہوں نے (خدا کے

اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ④

ساتھ) شرکت کی ہے (اور اس کے ثبوت کے لئے) اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علمی روایت اگر تم سچے ہو تو لاؤ۔ اور اس شخص سے

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى

بڑھ کر گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مدد کے لئے پکارے (اور وہ بھی اس کو) جو قیامت تک اس کی دعا کا جواب نہ

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ⑤ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ

دے سکے کیونکہ وہ (تو) اسکے پکارنے کو جانتا ہی نہیں، اور جب (قیامت کے دن) سب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے تو وہی (جن کو یہ پکارتے ہیں)

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ⑥ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

ان کے دشمن ثابت ہونگے کیونکہ وہ انکے عبادت کرنے سے صاف انکار کر دینگے (کہ انہوں نے کبھی ہماری عبادت نہیں کی) جب ان (کافروں)

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ

کے سامنے ہماری واضح نشانیاں بیان کی جاتی ہیں تو کافر (اپنی عادت کے مطابق کہ ہر ایک) حق بات جب انکے سامنے آتی ہے تو کہہ دیتے

مُّبِيْنٌ ⑦ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

ہیں کہ یہ تو صریح جادو (کا کھیل) ہے۔ (اے محمدؐ!) کیا یہ کافر کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے (اپنی طرف سے) یہ جھوٹ گھڑ لیا ہے۔ لہٰذا تم ان

لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ

سے کہہ دو کہ اگر میں نے اسے گھڑا ہے (جیسا کہ تم کہتے ہو) تو (پھر تمہیں اس سے کیا،) اللہ کی طرف تمہیں میرے متعلق کوئی اختیار

شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا

تو نہیں دیا گیا، جن باتوں میں تم پڑے ہو وہ اچھی طرح جانتا ہے، تمہارے اور میرے درمیان وہی گواہ کافی ہے اور وہ بخشنے والا مہربان

مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا

ہے، اور (ان سے) کہہ دو میں کوئی نیا رسول نہیں اور مجھے (تو یہ بھی) معلوم نہیں کہ کل میرے ساتھ کیا ہوگا، یا تمہارے ساتھ کیا ہوگا،

مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ

میں تو جو کچھ مجھے وحی کیا جاتا ہے اس کی پیروی کرتا ہوں اور میں تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ (ان سے) پوچھ کیا تم نے

عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي

کبھی غور کیا ہے کہ اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس سے انکار کرو (تو تمہارا کیا انجام ہوگا) اور (دیکھو) بنی اسرائیل میں سے کوئی گواہ

مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ ع

ایسی ہی کتاب اترنے کی شہادت دے کر ایمان لے آئے اور تم تکبر میں ہی رہو (یاد رکھو) بیشک اللہ بے انصاف لوگوں کو ہدایت نہیں کرے گا۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورہ احقاف اس لیے ہے کہ اس میں احقاف کا ذکر آتا ہے اور احقاف ایک مقام کا بھی نام ہے اور ریتیلے میدان کو بھی کہتے ہیں۔ اس رکوع میں پہلے یہ بیان کرنے کے بعد کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے، کافروں اور مشرکوں کو اس میں غور و فکر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور انہیں سمجھایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی زمین و آسمان کا بنانے والا نہیں اور اس کے سوا اور کسی طرف سے انسانوں کی ہدایات کے لیے کوئی کتاب نہیں اتاری گئی تو پھر اس کا شریک کوئی کیسے ہوسکتا ہے، اور پھر انہیں بتایا گیا ہے کہ جن کو وہ خدا کا شریک سمجھ کر پوج رہے ہیں، قیامت کے دن وہ اپنی عبادت کئے جانے کا انکار کردیں گے کیونکہ انہیں تو پتہ ہی نہیں کہ ہماری کوئی عبادت کر رہا ہے، یا ہمیں کوئی پکار رہا ہے، اور اس کے علاوہ معبود، دوست کے بجائے انسان کے دشمن ثابت ہوں گے، اس لیے انہیں چاہیے کہ ان سے بچیں اور اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن نہ بنائیں۔

سَبَقُوْنَآ ہم سے سبقت کرتے ہیں	نَتَجَاوَزُ ہم تجاوز کریں گے، درگزر کریں گے
اَوْزِعْنِيْٓ مجھے توفیق دے	يَسْتَغِيْثٰنِ وہ دونوں فریاد کرتے ہیں
اَتَعِدٰنِنِيْٓ کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو	
اُخْرَجَ میں نکالا جاؤں گا	

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا

اور کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ قرآن میں اگر اچھائی ہوتی تو کیا ہم ہی پہل نہ کرتے، اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نصیب

بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝۱۱ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا

نہیں ہوئی تو یہ کہیں گے کہ یہ قدیمی جھوٹ ہے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب جو راہ نما اور رحمت تھی اور یہ ایک کتاب ہے جو اس کو

كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾ اِنَّ

سچا کرتی ہے،عربی زبان میں، ظالموں کو ڈرانے کے لئے اور نیک لوگوں کو بشارت دینے کیلئے ہے۔ بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾

اللہ ہے(اور) پھر (اس کے بعد وہ) اس پر (مرتے دم تک) قائم رہے، تو انہیں (کسی عذاب کا) خوف نہیں ہوگا اور نہ انہیں (کوئی) غم ہوگا؛

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

(کیونکہ) وہی (تو) جنتی ہیں اور اس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ (سب) ان کے کیے ہوئے (کاموں) کا بدلہ ہوگا، اور ہم نے انسان کو

بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۗ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۗ وَحَمْلُهٗ

اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرنے کی نصیحت کی ہے؛ (کیونکہ) اس کی ماں بڑی تکلیف سے اسے (پیٹ میں) لیے رہی ہے، اور (پھر)

وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۗ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ

اس نے اسے سخت تکلیف سے جنا اور اس کا (یہ) حمل اور (اس کے بعد) دودھ چھڑانے (تک) کے تیس مہینہ ہیں، (اس عرصہ میں اس

اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ

نے تکلیف اٹھائی تو اب اس کا فرض ہے کہ) جب وہ جوان ہو اور چالیس برس کا ہوجائے تو کہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ

اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

میں ان مہربانیوں کا جو تو مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں ان کا شکر ادا کروں اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نیک کام کروں جو تجھے پسند ہوں

وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓئِكَ

اور میری اولاد کو بھی نیک کاموں کی صلاحیت دے میں تیری طرف ہی متوجہ ہوتا ہوں اور میں (تیرا ہی) فرمانبردار ہوں، (یاد رکھو) ایسا

الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۗ

کہنے والوں کے (ضرور ہی) اچھے عمل ہم قبول کریں گے، او رہم ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے اور بہشت والوں کے لیے

وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ

یہ بالکل سچا وعدہ ہے، جو انہیں دیا جاتا ہے۔اور وہ شخص جس نے اپنے والدین سے کہا ہو کہ افسوس ہے تم پر، کیا تم مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ میں

لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ

(مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے) نکالا جاؤں گا، حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گزر چکی ہیں (جب وہ نہیں نکالی گئیں تو میں کیسے نکالا

وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

جاؤں گا) اور (اس کے والدین کی حالت یہ ہو کہ) وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہوں (اور وہ اس سے کہہ رہے ہوں کہ) تمہاری ہلاکت ہو

فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

(قیامت پر) ایمان لا (دیکھو) اللہ کا وعدہ سچا ہے، پس وہ یہ جواب دیتا ہو کہ یہ (ہے کیا، سوائے) پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں، یہی

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ

وہ لوگ ہیں جن پر اور ان سے پہلے گزری ہوئی جنوں اور انسانوں کی قوموں پر یہ بات پوری ہو کر رہی کہ وہ ضرور

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٨﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ

نقصان میں رہے، جو کچھ کسی نے کیا ہوگا اسی کے مطابق اس کے لیے درجے ہوں گے اور ہر ایک کو اسی کے اعمال کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا

وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ

اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اور جب ظالم لوگ (قیامت کے دن دوزخ کی) آگ کے سامنے لائے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا)

طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

کیا تم ہی وہ ہو جو کہ اپنی نیکیوں کا دنیا میں فائدہ اٹھا چکے ہو، اور نیکیوں کو دنیا میں (ہی) ضائع کر چکے ہو، چنانچہ آج تمہیں اس ناحق تکبر کے بدلے

بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع ٢

جو کہ تم دنیا میں کرتے تھے اور تمہارے فسق (یعنی نافرمانی) کے بدلے ذلت کے عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کافر جب کسی الہامی کتاب سے ہدایت حاصل کرنا نہیں چاہتے تو کہہ دیتے ہیں کہ اس کتاب میں تو کوئی اچھی بات ہی نہیں، پھر ان سے کہا گیا ہے کہ اگر اس کتاب میں اچھی بات نہ سہی، موسیٰؑ کی کتاب کو تم نے کب مانا جو اس سے پہلے تھی، وہی تمہاری رہبری کے لیے کافی تھی اور اس کتاب میں اچھائی کی باتیں کیوں نہیں۔ کیونکہ یہ بھی اس موسیٰؑ والی کتاب کی تصدیق کرتی ہے، جب وہ سچی تھی تو یہ بھی سچی ہے، اس کے بعد انسان کو والدین کے ساتھ احسان کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی ہے اور بتایا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا، اور والدین کی نافرمانی کرنے والے کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ والدین سے احسان اور نیکی سے پیش آئیں اور دوزخ سے ڈریں۔

اَحْقَافِ ریتیلا میدان، ایک مقام کا نام لِتَاْفِكَنَا تو ہمیں ہٹا دے، پھیر دے مُسْتَقْبِلَ پھیلا ہوا، امنڈا ہوا
اَوْدِيَ وادی، میدان عَارِضٌ بادل مُمْطِرُنَا وہ ہم پر مینہ برسائے گا تُدَمِّرُ ہلاک کرتی یا برباد کرتی

وَ اذْكُرْ اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَ قَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ

اور (اے محمدؐ! وہ وقت یاد کیجئے) جب کہ عادؑ کے بھائی (ہودؑ) نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور ان سے پہلے اور ان کے بعد کئی پیغمبر گذر چکے

وَ مِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

تھے، (اور انہوں نے کہا اے میرے ہم قومو!) سوائے اللہ کے (اور کسی کی) عبادت نہ کرو اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں تم پر ایک بڑے دن کا عذاب

عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا

نہ آجائے۔ انہوں نے جواب دیا (اے ہودؑ!) کیا تو ہمارے پاس (یہ ڈراوا لے کر) اس لیے آیا ہے کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دے،

بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ

اگر تو سچا ہے تو جس (عذاب) کا تو وعدہ کر رہا ہے وہ لے آ۔ ہودؑ نے کہا: (اس عذاب کے آنے کے وقت کا) علم تو اللہ ہی کو ہے، اور میں

وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

تمہیں وہ پہونچا رہا ہوں جو میں دیکر بھیجا گیا ہوں اور (الٹا) میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جاہلوں کی سی باتیں کر رہے ہو، چنانچہ جب انہوں

عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا

نے اس بادل کو اپنے میدانوں کے مقابل آتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہم پر خوب مینہ برسائے گا، حالانکہ وہ وہی (عذاب) تھا جس کے

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا

لیے وہ جلدی کر رہے تھے، (وہ تو) ایک ایسی آندھی (تھی) جس میں دردناک عذاب تھا، اس (آندھی) نے اپنے پروردگار کے حکم سے ہر

فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

ایک شئے کو برباد کردیا، چنانچہ وہ ایسے برباد ہوئے کہ سوائے ان کے گھروں کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا، (دیکھو) ہم گنہگار مجرموں کو یونہی

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا وَّ اَفْـِٕدَةً ۡۖ

سزا دیا کرتے ہیں، اور (دیکھو) ہم نے انہیں وہ طاقت دے رکھی تھی جو ہم نے تمہیں نہیں دی، اور ہم نے انہیں کان، آنکھیں اور دل دے

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَ لَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ

رکھے تھے؛ مگر جب انہوں نے ہماری ہی نشانیوں کا انکار کرنا شروع کردیا تو ان کے کان آنکھیں اور دل ان کے کسی کام نہ آسکے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾

اور جس (بات) کا وہ مذاق اڑاتے تھے، اسی نے ان کو آگھیرا۔

تفسیر

اس رکوع میں عادؔ کی قوم کی ہلاکت کا حال بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ جب کوئی قوم کسی پیغمبر کو جھٹلاتی ہے تو اس کا کیا انجام ہوتا ہے، اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہی چیز جو کہ رحمت ہو، برے انسان کی برائی کی وجہ سے زحمت بن جاتی ہے، جیسے کہ وہ بادل جو کہ انسان کے لیے رحمت کا سامان ہوتا ہے، نافرمان قوم کی ہلاکت کا سامان بنا اور یہ بتایا ہے کہ خدا کے عذاب سے انسان کسی تدبیر سے بچ نہیں سکتا، اس کی عقل اس کے کسی کام نہیں آسکتی، ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی عقل کے بھروسے پر خدا کے کاموں میں نقص یا عیب نہ نکالا کریں، بلکہ صدق دل سے ان پر ایمان لاکر ان پر عمل کریں، تاکہ اللہ کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہوں، اور اس کے عذاب سے محفوظ رہیں۔

قُرْبَانًا قریب کرنے والے — نَفَرًا ایک جماعت — حَضَرُوْهُ وہ اس کے سامنے آئے

يُجِرْكُمْ وہ تمہیں بچائے گا — لَمْ يَعْيَ وہ نہیں تھکا

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ

اور (اے کافرو اور مشرکو) ہم نے تمہارے اردگرد کی (ایک) بستیوں کو ہلاک کیا ہے، اور ہم نے (ان کے سامنے بھی اپنی) نشانیاں پھیر پھیر

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۲۷ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا

کر بیان کیں؛ تا کہ وہ (کفر سے) لوٹ جائیں۔ (مگر وہ نہ لوٹے پس پھر جب ہماری طرف سے عذاب آیا تو) جن جن چیزوں کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ

انہوں نے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کو (اپنا) معبود بنا رکھا ہے کیوں ان کی کوئی مدد نہ کی بلکہ عذاب آنے پر وہ سب ان سے غائب ہو

وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۸ وَ اِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ

گئے (اور انہیں بالکل ہی بھول گئے) اور (ان کا انہیں اللہ کا شریک سمجھنا) یہ (تو) ایک صریح جھوٹ اور افترا تھا، اور (اے محمدؐ! وہ وقت یاد کیجئے)

نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا

جب جنوں میں سے ہم نے ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا (اور) وہ قرآن سنتے تھے چنانچہ جب وہ اس کے قریب پہنچے تو (آپس میں)

اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝۲۹ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ

کہنے لگے کہ چپ رہو (اور قرآن سنو) پھر جب (قرآن کا پڑھنا) ختم ہو چکا تو اپنی قوم کو ڈرانے کے لیے واپس چلے گئے، (اور جا کر اپنی قوم سے)

اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے جو موسیٰؑ کے بعد اتاری گئی ہے (اور) جو اس سے پہلے (کتابیں نازل ہو چکی) ہیں

يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۳۰ يٰقَوْمَنَآ

وہ (کتاب) ان (سب) کی تصدیق کرتی ہے وہ (کتاب بالکل) سچے دین کی طرف ہدایت کرتی ہے اور (انسان کو) سیدھی راہ بتلاتی ہے، اے

اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ

ہماری قوم! (اسی) اللہ کی (طرف) دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ، اللہ تمہارے لئے تمہارے گناہوں کو

ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۳۱ وَ مَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ

معاف کردے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا۔ اور (یاد رکھو) جو اللہ کی طرف بلانے والے (کی دعوت) کو قبول نہیں کرے گا

بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۲

وہ دنیا میں اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا اور اس اللہ کے سوا اس کا کوئی حمایتی (بھی) نہیں ہوسکتا، ایسا آدمی (حقیقت میں) سراسر گمراہی میں ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ

کیا ان کافروں نے (کبھی) غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور ان کے بنانے سے نہیں تھکا وہ اس بات پر بھی

عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى ؕ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۳۳ وَ يَوْمَ يُعْرَضُ

قدرت رکھتا ہے کہ وہ مردہ کو زندہ کرسکے؛ بلکہ وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس دن (یہ) کافر (دوزخ کی) آگ پر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ

پیش کئے جائیں گے (تو ان سے پوچھا جائے گا،) کیا یہ (ہمارا وعدہ) سچا نہیں تھا، (تو) کہیں گے: کیوں نہیں اور ہمارے رب کی قسم (سچ تھا

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ

تو (اللہ ان سے) کہے گا: اب تم اس کفر کا (جو دنیا میں کرتے تھے) عذاب چکھو، (اے محمدؐ) آپ (بھی) ویسے ہی صبر سے کام لیجئے جیسا کہ بڑے

اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ

باہمت پیغمبروں نے صبر کیا اور ان (کے عذاب) کیلئے جلدی نہ کیجئے (اور) یہ (تو) جب (بھی) اس (عذاب) کو جس کا یہ وعدہ دیے جاتے ہیں دیکھیں تو انہیں

لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (دنیا میں) سوائے گھڑی بھر دن کے (زیادہ دیر) رہے ہی نہیں (آپ کا کام ان تک پیغام) پہنچا دینا ہے سو وہی برباد ہوں گے جو نافرمانی کریں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو کافروں کو بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے پہلے کئی بت پرستوں اور مشرکوں کی بستیوں کو ہلاک کیا ہے، جب ان کے جھوٹے معبودان کے کسی کام نہیں آسکے تو تمہارے کس کام آئیں گے۔ اس کے بعد جنوں کا قرآن سن کر ایمان لانے کا واقعہ بیان کر کے انسان کو شرم دلائی ہے کہ جن تو اس کو سن کر اس پر ایمان لے آئے اور اس کے بعد انہوں نے بغیر کسی کے کہے اس کی تبلیغ بھی شروع کر دی مگر تم سراسر انکار کر رہے ہو۔ تمہارا ابھی فرض ہے کہ اس پر ایمان لاؤ اور اس کی تبلیغ کرو۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر اس سے انکار ہی کرتے رہو گے تو دوزخ میں ڈالے جاؤ گے۔ اس کے بعد رسول خدا کو صبر سے قرآن کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم حقیقت میں اب ہمارے لیے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ خود قرآن پر عمل کریں اور اس کی تبلیغ کریں۔

آیات: ٣٨	٤٧۔ سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ ٩٥	رکوعات: ٤

اَضَلَّ اکارت گئی، برباد ہوئے — بَالَهُمْ ان کا حال، ان کا کام — رِقَابِ گردنیں، جمع رقبۃ کی — الْوَثَاقَ مشکیں

فَشُدُّوا مضبوط کرو، سخت کرو، کسو — اَوْزَارَهَا اپنے ہتھیار — عَرَّفَ اس نے بتایا — تَعْسًا تباہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾ وَ الَّذِيْنَ

جو (قرآن سے) انکار کرتے ہیں اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے (پر چلنے) سے روکتے ہیں خدا نے ان کے اعمال برباد کر دیے اور جو لوگ اللہ پر

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ

ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور جو کچھ محمدؐ پر اتارا گیا ہے اور وہ انکے پروردگار کی طرف سے امر واقعی ہے تو ان کے گناہ معاف

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

کر دیئے جائیں گے اور ان کی حالت بہتر کر دی جائے گی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جنہوں نے انکار کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی

وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

اور جو ایمان لائے انہوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے حق کی پیروی کی (اور دیکھو) اللہ تعالیٰ اسی طرح لوگوں کیلئے ان کے حالات بیان

لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ

فرماتا ہے۔(اگر یہ کافر اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں) تو (اے مسلمانو!) جب تمہارا ان کافروں سے مقابلہ ہو تو ان کی (خوب) گردنیں کاٹو

حَتّٰٓي اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ڎ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ

حتی کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو خوب کس کے ان کی مشکیں باندھ لو، پھر اسکے بعد (تمہیں حق ہے کہ ان پر) احسان رکھتے ہوئے چھوڑ

وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڔ ذٰلِكَ ړ مع

دو یا ان سے فدیہ لیکر چھوڑ دو، (غلام نہ بناؤ، یہ کام اس قت تک جاری رکھو) جب تک کہ لڑنے والے اپنے ہتھیار نہ رکھ دیں (اور انکا لڑائی کا

وَلَوْ يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟

جوش ٹھنڈا نہ پڑ جائے) یہ حکم (جہاد کا جو مذکور ہوا) بجالانا، اور اگر اللہ چاہتا تو (کسی اور طریقہ سے) ان (کافروں) سے بدلہ لے سکتا تھا مگر (یہ

بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حکم تمہیں اس لیے دیتا ہے)؛ تاکہ وہ تمہیں ایک دوسرے سے (لڑا کر) آزمائے اور (سنو) جو لوگ اللہ کے راستے میں (لڑتے ہوئے)

فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝۵ۚ

مارے جائیں گے ان کے اعمال بالکل ضائع نہیں کیے جائیں گے، اللہ ان کو (جنت کا) راستہ بتائے گا اور ان کی حالت کو (بہت) بہتر بنادے گا،

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ

اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جس کی ان کو پہچان کر دے گا، اے مسلمانو! اگر تم اللہ (کے دین کے پھیلانے میں اللہ) کی مدد کرو گے تو وہ

يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۸

(بھی) تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں میدان جنگ میں) جما دے گا۔ اور کافروں کیلئے ہلاکت ہوگی اور ان سب کو برباد کردے گا؛

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۹ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

کیونکہ اُنہوں نے جو کچھ اللہ نے اتارا تھا اس کو ناپسند کیا، اس لیے ان کے اعمال ضائع سمجھے جائیں گے، کیا ان کافروں نے زمین پر چل پھر کر

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ

غور نہیں کیا کہ جو ان سے پہلے (کافر) تھے ان کا کیا انجام ہوا، اللہ نے ان پر ہلاکت نازل کی تھی، اور ان کافروں کے لیے بھی ایسی ہی ہلاکت

اَمْثَالُهَا ۝۱۰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ۝۱۱ۧ ع ۱۱ ۵

ہے (اور) انکے ہلاک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا مالک تو اللہ ہے اور کافروں کا کوئی مالک نہیں (جو ان کو عذاب سے بچا سکے)۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سورہ محمد رکھا گیا ہے۔ اس سورہ کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ حضرت

محمد ﷺ پر اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لائیں گے اور ان کے مطابق کام کریں گے تو وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے، اس کے بعد مسلمانوں کو جہاد کی تعلیم دی گئی ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اسلام پھیلانے میں کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو زمین کی بادشاہت دے گا اور اگر وہ جنگ کرتے ہوئے مارے جائیں گے تو بھی انہیں کوئی فکر نہیں ہونی چاہیے؛ کیونکہ انہیں جنت ملے گی۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو کسی سے نہیں ڈرنا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے اور سب سے زیادہ طاقتور ہے اور ان کی مدد کرے گا اور ان کے مقابلے میں کافروں کو رسوا کرے گا۔

نَاصِرَ مدد کرنے والا	غَيْرِ اٰسِنٍ بے بو، نہ بگڑنے والا	لَمْ يَتَغَيَّرْ نہیں بگڑتا	طَعْمُهٗ اس کا مزہ
شَارِبِيْنَ پینے والے	عَسَلٍ شہد	سُقُوْا وہ پلائے جائیں گے	اَمْعَآءَ انتڑیاں
اٰنِفًا ابھی	اَشْرَاطُهَا اس کی نشانیاں	ذَنْبِ گناہ، خطا	

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

اللہ بالضرور ان ایمانداروں کو جنہوں نے نیک کام کیے ہوں گے ایسے جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی،

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَ يَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ

اور کافر جو (اس دنیا میں) فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور (بے فکری سے) جانوروں کی طرح سے کھا پی رہے ہیں اور ان کا ٹھکانا (دوزخ کی)

مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ

آگ ہوگا۔ (اے محمدؐ!) ہم نے (اس بستی سے پہلے) کئی بستیوں کو ہلاک کیا ہے جو اس بستی سے زیادہ طاقتور تھیں جس نے آپ کو نکالا ہے

اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

اور (ہمارے مقابلے میں) کوئی ان کی مدد نہ کر سکا (تو اب ان کی کون مدد کر سکے گا، ان سے پوچھو) کیا وہ لوگ جو اپنے پروردگار کی طرف سے

رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْٓا

(عطا کی ہوئی) روشن دلیلوں پر (چل رہے) ہوں، ان کے برابر ہو سکتے ہیں جن کے برے کام (ہی) ان کو اچھے دکھائی دے رہے ہوں اور وہ

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ

اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں، (اور) جس جنت کا وعدہ پرہیزگاروں کو دیا جاتا ہے (وہ تو ایسی ہے کہ) جس میں ایسے پانی کی

اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ

نہریں ہیں جس میں کبھی کوئی سڑانڈ (یا بو) نہیں پیدا ہوگی اور اس میں ایسے دودھ کی نہریں ہوں گی جس کا مزہ کبھی نہیں بگڑے گا اور پینے

وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ

والوں کے لیے مزیدار شراب کی (بھی) نہریں ہوں گی اور (وہیں) صاف شہد کی نہریں (بھی) ہوں گی اور (اس کے علاوہ) جنتیوں کے

فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ

لیے ہر قسم کے پھل ہوں گے اور (سب سے بڑھ کر) ان کے رب کی طرف سے (ان کے گناہوں کی) معافی ہے کیا وہ شخص جو ہمیشہ آگ

فِي النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ⑮ وَ مِنْهُمْ

میں رہنے والا ہو اور اسے کھولتا ہوا پانی پینے کو ملنے والا ہو جو کہ اس کی انتڑیوں کو کاٹتا جائے گا، (ان جنتیوں کے برابر ہوسکتا ہے۔اے محمدؐ!) ان

مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ حَتّٰى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

(کافروں) میں سے بعض ایسے (بھی) ہیں جو آپ کی باتیں (بیٹھے) سنتے رہتے ہیں مگر جب آپ کے پاس سے (اٹھ کر) باہر جاتے ہیں تو ان

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا

سے جن کو اللہ نے کچھ علم دے رکھا ہے پوچھتے ہیں کہ اس (رسول) نے ابھی کیا کہا تھا، (جیسا کہ خود انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں، حقیقت

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ⑯ وَ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

یہ ہے کہ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے کیونکہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، اور جو لوگ ہدایت قبول

زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ⑰ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

کرچکے ہیں ان کو (آپ کا کہنا) زیادہ ہدایت دیتا ہے اور وہ زیادہ پرہیزگاری حاصل کرتے ہیں، تو (پھر) یہ کافر (اب اور) کس چیز کا انتظار کررہے

اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا

ہیں، سوائے قیامت کے جو ان کو یکدم آپکڑے گی، اس (کے آنے) کی نشانیاں (تو ان کے پاس) آچکی ہیں، سو جب ان کے پاس وہ آگئی تو

جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ⑱ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ

انکو (پھر) نصیحت (حاصل کرنے) کی مہلت کب ملے گی۔ (اے محمدؐ!) پس تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور اپنے اور

لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ⑲ ع ٨/٢

مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگتے رہئے اور اللہ جانتا ہے کہ تمہیں کہاں لوٹ کر جانا ہے اور تمہارا (آخری) ٹھکانا کہاں ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور دوزخیوں کا مقابلہ کرکے کافروں کو غیرت دلائی ہے اور بتایا ہے کہ جو شخص محض اپنے کھانے پینے کی فکر میں لگا رہے وہ ایک قسم کا حیوان ہے، کیونکہ انسان کا کام تو آئندہ کی فکر کرنا ہے، جسے یہی نہیں وہ انسان ہی کیسا، ہمیں چاہیے کہ محض حیوانوں کی طرح کھانے پینے میں نہ لگے رہیں، بلکہ اپنے فرض کو پہچانیں اور اسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔

اَوْلٰى زیادہ قریب، بہتر	فَاَصَمَّهُمْ ان کو اس نے بہرا کردیا	اَقْفَالُ جمع قفل، تالے
سَوَّلَ بتادیا، جل دیا، چکمہ دیا	اَمْلٰى اس نے امید دلائی	

وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ

(اے محمدؐ!) یہ مسلمان کہتے ہیں (جہاد کے متعلق) کوئی سورت کیوں نہیں اترتی، پس جب کوئی اٹل سورت اترے گی اور اس میں لڑائی کا

فِيْهَا الْقِتَالُ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ

حکم ہوگا تو آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں (بزدلی کا) مرض ہے وہ اس طرح آپ کی طرف دیکھیں گے جیسے کہ مرتے وقت کوئی بیہوشی

عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۚ﴿٢٠﴾ طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟ فَاِذَا عَزَمَ

میں (کسی کو) دیکھتا ہے، پس عنقریب ان کی کمبختی آنے والی ہے ان کی اطاعت اور بات چیت معلوم ہے۔ پس جب سارا کام تیار ہی ہو جاتا ہے تو

الْاَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ﴿٢١﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ

اگر یہ (بزدل) لوگ خدا کے حکم کو سچ کر دکھاتے تو یہ انہی کیلئے بہتر تھا، (اے مسلمانو!) پس کیا تم بھی یہی کرنیوالے ہو کہ پیٹھ پھیر دو

اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ

اور (پھر اس کے بعد) دنیا میں فساد پھیلاؤ اور رشتے ناطے توڑو، ایسے لوگوں پر (تو) اللہ نے لعنت کی ہے، اور انہیں بہرا

وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾

اور آنکھوں سے اندھا کردیا ہے، کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے، یا ان کے دلوں پر تالے (لگے ہوئے) ہیں (جو ان پر کسی چیز کا اثر

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ

نہیں ہوتا،) یقیناً جو لوگ ہدایت کے اچھی طرح ان پر ظاہر ہو جانے کے بعد پیٹھ پھیر دیتے ہیں (حقیقت میں) شیطان نے انہیں چکمہ

سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ

دیا اور انہیں امیدیں دلائی ہیں، یہ اس سبب سے ہوا کہ ان لوگوں نے ایسے لوگوں سے جو اللہ کے اتارے ہوئے احکام سے نفرت کرتے

اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ

ہیں یہ کہا کہ بعض معاملات میں ہم تمہارا کہنا مان لیں اور اللہ ان کے خفیہ باتیں کرنے کو جانتا ہے۔ جب مرتے وقت فرشتے ان کے

الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوں گے (اس وقت ان کی کیا بری حالت ہوگی) یہ اس سبب سے کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی ہے

ع اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع

جس سے خدا ناراض ہوتا ہے اور انہوں نے اس کی رضامندی کو ناپسند کیا ہے، اس لیے ان کے تمام اعمال کو ضائع کر دیا۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لڑائی سے یعنی جہاد سے ڈرنے والے بزدلوں کی مذمت کی ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح مرتے وقت انہیں فرشتے عذاب دیں گے، جب موت اور زندگی اللہ کے اختیار میں ہے، تو پھر موت سے ڈرنا بڑی سخت غلطی ہے اور اس کے علاوہ جب یہ جان اسی کی دی ہوئی ہے تو پھر کیوں نہ اسی کے راستہ میں خرچ ہو، صحیح مسلمان وہی ہے جو اللہ کے احکام کے سامنے بلا چون وچرا گردن جھکادے اور جو کسی حکم کو مانے کسی کو نہ مانے اور اس کا انکار کرے تو وہ مسلمان نہیں کہا جا سکتا، ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور ہر وقت اس کی فرمانبرداری کے لیے کمر بستہ رہنا چاہیے۔

اَضْغَانَ کینہ	لَاَرَيْنٰكَ ہم تجھے دکھاتے	عَرَفْتَهُمْ تو ان کو پہچانتا	لَتَعْرِفَنَّ تو ضرور ان کو پہچانے گا
بِسِيْمٰا نشانی سے	لَحْنِ الْقَوْلِ طرز گفتگو	يَتِرَ وہ نہیں گھٹائے گا	يُحْفِكُمْ وہ تمہیں تنگ کرے، تم سے وہ مانگے

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۝۲۹

کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے یہ گمان کر رکھا ہے کہ اللہ ان کے کینوں کو ظاہر نہیں ہونے دے گا۔ (اے محمدؐ!)

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ

اگر ہم چاہتے تو انہیں آپ کو دکھا دیتے سو آپ ان کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیتے اور اب بھی آپ انکو (ان کے) طرز گفتگو سے پہچان لیں گے

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۰ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ

اور (ان سے کہہ دیجئے کہ) اللہ تمہارے کاموں کو اچھی طرح جانتا ہے، اور (اے مسلمانو!) ہم تم کو اس وقت تک آزمائیں گے جب تک کہ

وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ۝۳۱ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ

ہم تم میں سے مجاہدین اور صبر کرنے والوں کو (صاف صاف) نہ جان لیں اور ہم تمہاری ہر ایک بات کو آزمائیں گے، یقیناً وہ لوگ جو کہ

اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ

ہدایت کا پتہ چل جانے کے بعد کفر کو اختیار کرتے ہیں اور (لوگوں کو) اللہ کے راستے (پر چلنے) سے روکتے ہیں اور رسول کی مخالفت کرتے ہیں

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝۳۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور ان کے (ہی) اعمال کو ضائع کردے گا۔ اے مسلمانو! تم اللہ (کے حکموں) کی تابعداری کرو

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَاتُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ ۝۳۳ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور رسول کی اطاعت کرو (یعنی ان کے کہے پر چلو) اور (خواہ مخواہ رسول کی نافرمانی کر کے) اپنے اعمال کو ملیامیٹ نہ کرو، جن لوگوں نے کفر

وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝۳۴

(ہی) کو اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ (پر چلنے) سے روکا پھر وہ کفر کی ہی حالت میں مر جائیں تو یقیناً اللہ کبھی ان کو معاف نہیں کرے گا،

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ مَعَكُمْ

(اور اے مسلمانو!) تم (ہرگز) ہمت نہ ہارو اور (خواہ مخواہ) صلح کی دعوت نہ دو، تم ہی غالب رہو گے؛ (کیونکہ) اللہ تمہارے ساتھ ہے، وہ

وَ لَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝۳۵ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا

تمہاری کوششوں کو بے سود نہیں ہونے دے گا، (یہ) دنیا کی زندگی کھیل تماشا ہے، سو اگر تم ایمان لے آؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کرو گے

يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَايَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ۝۳۶ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ

تو تمہیں اللہ اس کا اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارے مال تو نہیں مانگتا۔ (اور) اگر وہ تم سے (تمہارے) مال مانگے پھر انتہاء درجہ تک تم سے

تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ۝۳۷ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا

مانگتا رہے تو تم کنجوسی کرنے لگو گے اور تمہارا (دل کا) کھوٹ (صاف) ظاہر کر دے گا۔ کیا تم ایسے ہی ہو گئے ہو کہ تمہیں اللہ کے راستے میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ

خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں بعض کنجوسی کرنا شروع کر دیتے ہیں، (یاد رکھو) جو کنجوسی کرے گا تو وہ خود اپنے سے بخل

نَفْسِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ

کرے گا (یعنی اس کا وبال اپنی جان پر لے گا) اللہ تم سے بالکل مستغنی ہے، تم ہی فقیر ہو اور (سن لو) اگر تم (اس کے) احکام سے منہ موڑو گے

قَوْمًا غَیْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

تو وہ تمہاری جگہ ایک دوسری قوم لے آئے گا، جو کبھی تمہاری جیسی نہ بنے گی۔

ع ۴

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے منافقوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان کی باتوں سے ہی ان کی منافقت کا پتہ چل جاتا ہے، اس کے بعد مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ جب تک انہیں خود صاف صاف منافقوں کا پتہ نہیں چل جائے گا ہم انہیں آزماتے رہیں گے اور اس کے بعد مسلمانوں کو رسول کی تابعداری میں کام کرنے کی ہدایت کرنے کے بعد بخیلی سے منع کیا گیا ہے، اور انہیں بتایا ہے کہ بخیلی کا انجام ان کے حق میں برا ہوگا اور پھر انہیں سمجھایا گیا ہے کہ اگر وہ رسول کی تابعداری سے منہ موڑیں گے تو اللہ میں اتنی قدرت ہے کہ وہ ان کے بجائے رسول خدا کی تابعداری کے لیے کوئی اور قوم پیدا کردے اور انہیں اپنی رحمت سے محروم کردے، ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور پیشتر اس کے کہ ایسا ہو ہمیں اللہ کے بندے بن جانا چاہیے۔

رکوعات: ۴	۴۸۔ سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِیَّةٌ ۱۱۱	آیات: ۲۹

فَتَحْنَا ہم نے فتح عطا کی — لِیَزْدَادُوْۤا تاکہ بڑھا دے — ظَآنِّیْنَ ظن رکھنے والے — دَآئِرَةُ پھیر، دائرہ، گھیرا

تُعَزِّرُوْهُ اس کی مدد کرو — تُوَقِّرُوْهُ اس کی عزت کرو — تُسَبِّحُوْهُ خدا کی تسبیح کرو — اَصِیْلًا شام

یُبَایِعُوْنَكَ تم سے بیعت کرتے ہیں — نَكَثَ توڑ دیا — اَوْفٰی پورا کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۙ﴿۱﴾ لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ

(اے محمدؐ!) یقیناً ہم نے آپ کو کھلی فتح عنایت کی، یہ اس لیے تاکہ خدا آپ کی اگلی پچھلی سب خطائیں بخش دے اور آپ پر اپنی نعمت

وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا ﴿۳﴾

پوری کردے اور آپ کو سیدھا راستہ دکھادے۔ اور (یہ اس لیے بھی کہ) خدا آپ کی بڑی زبردست مدد کرے گا۔ وہی ہے

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَ لِلّٰهِ

جس نے ایمان داروں کے دلوں میں تسکین ڈال دی؛ تاکہ ان کے ایمان میں اور بھی زیادتی کرے اور آسمان اور زمین

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۴﴾ لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ

کے لشکر اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ بڑا صاحب علم و صاحب حکمت ہے۔ (اور یہ فتح اس لیے بھی ہے کہ) مسلمان مرد اور عورتوں کو

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ یُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ ؕ

ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور (اس لیے بھی کہ) اللہ ان سے ان کی برائیاں

وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا ۙ۝۵ وَّ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ

دور کردے اور اللہ کے نزدیک (تو) یہ بڑی کامیابی (کی بات) ہے؛ تاکہ (اس کے برعکس) منافق مرد اور عورتوں

وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّیْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَیْهِمْ دَآىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ

اور مشرک مرد اور عورتوں کو جو اللہ کی نسبت برے خیال رکھتے تھے، انہیں عذاب دے ان پر برا وقت پڑنے والا ہے۔

وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ۝۶ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ

اور ان پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی، اور ان کے لیے جہنم تیار ہے اور وہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کے

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۝۷ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

لشکر اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں، اور اللہ بڑا زبردست اور صاحب حکمت ہے، (اے محمدؐ!) بیشک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا،

وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ۝۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ

خوشخبری پہنچانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (اے لوگو!) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی

وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۝۹ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ

عزت کرو اور صبح و شام خدا کی تسبیح بیان کرو۔ (اے محمدؐ!) جو لوگ آپ (کے ہاتھ) پر بیعت کر رہے ہیں وہ یقیناً خدا سے بیعت کر رہے ہیں،

یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ

ان کے ہاتھوں پر (دراصل) اللہ کا ہاتھ ہے تو جو (بھی) بیعت توڑے گا وہ اپنی ذات کا نقصان کرے گا اور جس نے اس عہد کو نبھایا جو اس

اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۱۰ ع ۹

نے اللہ سے باندھ لیا ہے تو جلد ایسے شخص کو اللہ اجر عظیم دے گا۔

تفسیر

یہ سورہ صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی جو بظاہر بڑی دبی صلح تھی لیکن اللہ نے اسے فتح قرار دیا، مطلب یہ تھا کہ اس صلح کے بعد آپ کو عنقریب بڑی فتح حاصل ہوگی، اس وجہ سے اس سورہ کا نام بھی سورۃ الفتح ہے۔

صلح حدیبیہ کا مختصر واقعہ

یوں ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینہ سے مکہ بغرض ادائیگی عمرہ آئے، لیکن مکہ والوں نے انہیں شہر سے باہر روک دیا اور گفت و شنید شروع ہوئی، آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ ہم لڑائی کے لیے نہیں آئے بلکہ عمرہ کریں گے اور چلے جائیں گے، چنانچہ حضرت عثمان کے مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد کسی نے یہ افواہ اڑا دی کہ حضرت عثمان کو قتل کر دیا گیا، آپ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر تمام اصحاب سے بیعت لی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے اور خون کا آخری قطرہ بھی خدا کی

راہ میں بہادیں گے، اسی بیعت کا نام "بیعت رضوان" ہے۔ خدا نے ان اصحاب کا ذکر اس رکوع میں بھی کیا ہے اور دوسری سورت میں بھی ان کا ذکر ہو چکا، بعد میں خبر غلط نکلی تو صلح کی شرائط لکھی گئیں، مفصل سیرۃ النبی حصہ اول میں دیکھیے۔

شَغَلَتْنَا ہم کو مشغول رکھا — اَهْلُوْنَا ہمارے اہل وعیال — ظَنَنْتُمْ تم نے گمان کیا، تم نے سمجھ لیا۔
لَنْ يَّنْقَلِبَ ہرگز نہیں لوٹے گا — اِنْطَلَقْتُمْ تم چلو گے، جانے لگو گے — لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ تم اسے، حاصل کرو
ذَرُوْنَا ہمیں چھوڑو، ہمیں اجازت دو — نَتَّبِعْكُمْ ہم تمہاری پیروی کریں — تَحْسُدُوْنَنَا تم ہم سے حسد کرتے ہو
يُسْلِمُوْنَ وہ اسلام لائیں گے — اَعْرَجِ لنگڑا

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا
(اے محمدؐ!) دیہاتیوں میں سے جو لوگ (جہاد پر جانے سے) پیچھے رہ گئے تھے بہت جلد آ کر کہیں گے کہ ہمارے مال واہل عیال (یعنی گھر بار)
فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ فَمَنْ
نے ہمیں مشغول رکھا اس لیے آپ (تو اللہ سے) ہمارے لیے معافی مانگیے، یہ اپنی زبان سے ایسی باتیں کہیں گے جو ان کے دل میں نہیں
يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ
ہیں، (اے محمدؐ! ان سے) کہہ دیجئے اگر اللہ تمہیں نقصان یا نفع پہنچانا چاہے تو اللہ کے مقابلے میں کسی کی کیا
كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ
چل سکے گی، وہ خود تمہارے سب کاموں سے خبردار ہے (تمہیں گھر بار نے مشغول کیا رکھا تھا)؛ بلکہ تمہارا (تو) یہ گمان تھا کہ (اللہ کا)
وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ
رسول اور مسلمان اب اپنے گھروں کو واپس لوٹ کر ہی نہیں آئیں گے اور تمہیں دل میں یہ بہت بھلا معلوم ہو رہا تھا اور تمہارا یہ گمان
السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ
بہت ہی برا گمان تھا، اور تم تو ہو ہی تباہ ہونے کے لائق۔ اور (سن لو) جو (ٹھیک طور پر) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں لائیں گے
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ
تو ایسے کافروں کیلئے ہم نے (دوزخ کی) دہکتی آگ تیار کر رکھی، اور (دیکھو) اللہ ہی کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور وہی جسکو مناسب
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ
سمجھے گا معاف کرے گا، جسکو چاہے گا عذاب دیگا اور وہ (حقیقت میں) بہت (ہی) بخشنے والا مہربان ہے، (اے محمدؐ!) جب (کبھی) تم مال
الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ
غنیمت حاصل کرنے کے لیے جانے لگو گے تو یہ پیچھے رہ جانے والے فوراً کہیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی اجازت دو کہ ہم
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ
تمہارے ساتھ چلیں وہ لوگ یوں چاہتے ہیں کہ خدا کے حکم کو بدلا ڈالیں، (ان سے) کہہ دو کہ اللہ نے یہ فیصلہ پہلے سے ہی کر دیا ہے کہ تم

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ

ہمارے ساتھ نہیں چل سکو گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو (جو ہمیں ساتھ نہیں لے جاتے،) بلکہ (حقیقت میں

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ

بات کو) یہ لوگ بہت کم (سوچتے) سمجھتے ہیں۔ (جو ایسا کرتے ہیں) ان پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے کہ بہت جلد تمہیں ایک

بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ

بہت سخت لڑاکو قوم کی طرف (لڑنے کیلئے) بلایا جائے گا یا تو تم ان سے لڑو گے یا وہ (بے لڑے) مسلمان ہو جائیں گے، سو اگر تم (اب اللہ

اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ

کے رسول کی) اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا بہت اچھا اجر دے گا اور اگر تم نے جیسا کہ پہلے اطاعت سے منہ موڑا تھا اب بھی منہ موڑو گے

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى

تو اللہ تمہیں (سخت) دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ہاں اندھے، لنگڑے یا مریض پر (جنگ سے پیچھے رہ جانے پر)

الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

کوئی گناہ نہیں (یاد رکھو) جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس کو اللہ ایسے جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں چل رہی

الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع ۲

ہوں گی اور جو پیٹھ پھیرے گا تو اللہ اس کو (سخت) دردناک عذاب دے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں جہاد سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کا ذکر ہے اور ان کے نفاق کا پول کھولا گیا ہے پھر اس کے بعد ان لوگوں کو جو واقعی معذور تھے ان سے مستثنیٰ کیا گیا ہے، منافقوں کو سخت عذاب ہوگا، جو لوگ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں، ان کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔

اَثَابَهُمْ انعام کیا ان پر، بھیجا ان پر	مَغَانِمَ غنیمتیں	يَاْخُذُوْنَهَا وہ لیں گے	تَاْخُذُوْنَهَا تم لو گے
لَمْ تَقْدِرُوْا انہیں تم نے قدرت پائی	بَطْنِ پیٹ، یہاں مراد سرحد	اَظْفَرَكُمْ تمہیں فتح دی	مَعْكُوْفًا روکے ہوئے
تَطَـُٔوْهُمْ تم ان کو کچل ڈالتے	مَعَرَّةٌ نقصان	تَزَيَّلُوْا ہٹ جاتے	حَمِيَّةَ حمیت، ضد
اَلْزَمَهُمْ ان کو جما دیا	اَهْلَهَا اس کے اہل، اس کے سزاوار		

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

بلاشبہ خدا ان لوگوں سے راضی ہے جنہوں نے درخت کے نیچے آپؐ (کے ہاتھ) پر بیعت کی، اللہ نے ان کے دلوں کی بات جان لی تھی

فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ

(کہ وہ بات پر جمے رہیں گے،) پس اللہ تعالیٰ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا اور انہیں نزدیک (یعنی خیبر) کی فتح دی اور (اس فتح میں) بہت

كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۹ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ

سی غنیمتیں بھی (دیں) جن کو یہ لوگ لے رہے ہیں۔ اور اللہ (یقیناً سب سے) زبردست اور صاحب حکمت ہے۔ (اے مسلمانو!) اللہ

مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ

(اور بھی) بہت سی غنیمتوں کا تم سے وعدہ کرتا ہے، جو تم حاصل کرو گے، اب تو اس نے جلدی سے تمہیں یہ (فتح خیبر) دی اور لوگوں (یعنی مکہ

عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ يَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲۰ ۙ

والوں) کے ہاتھ تم سے روک دیے اور یہ اس لیے کہ تم مومنوں کے لیے یہ (خدا کی) ایک نشانی قرار پائے، اور خدا تمہیں سیدھے راستے

وَّ اُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

پر قائم رکھے۔ اور دوسری وہ فتح ہے جو ابھی تمہیں نہیں ملی، اللہ کو اس کا اختیار ہے (کہ وہ تمہیں وہ فتح عطا کرے) اور اللہ تو ہر بات پر قدرت

قَدِيْرًا ۝۲۱ وَ لَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۝۲۲

رکھتا ہے۔ اور یہ کفار مکہ اگر تم سے لڑنے (پر ہی تل جاتے) تو (کیا تھا؟) پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے پھر نہ کوئی ان کا حامی ہوتا اور نہ کوئی مددگار۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝۲۳ وَ هُوَ الَّذِيْ

یہ تو اللہ کا قانون ہے جو پہلے سے جاری (ہو چکا) ہے اور یقیناً اس کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور خدا وہی ہے جس نے

كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ

مکہ والوں کے ہاتھ کو تم سے اور تمہارے ہاتھ کو مکہ والوں سے (لڑنے سے) روک دیا، مکہ کی سرحد پر جبکہ تم ان پر غالب ہی آ چکے تھے اور جو

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۲۴ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا، کافر وہی تو ہیں جنھوں نے تمہیں مسجد حرام سے روک دیا اور قربانی کے جانور کو بھی اس بات سے

وَ الْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ

روک لیا کہ وہ اپنے محل (یعنی حرم) میں پہنچ جائیں اور اگر (مکہ میں) چند ایسے مسلمان مرد اور عورتیں نہ ہوتیں کہ جن کا حال تمہیں

تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

معلوم نہ تھا کہ جنہیں تم (کافروں کے ساتھ ہی لڑائی میں) کچل ڈالتے، جس پر ان کی وجہ سے تم کو بھی بے خبری سے ضرر پہونچتا (تو خدا

لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا

ضرور تمہیں جنگ کی اجازت دیدیتا) اور یہ اس لیے بھی کہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے (اور ہلاکت سے بچا لیتا ہے) اگر

لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۲۵ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ ا

وہ (مسلمان) نکل گئے ہوتے تو ضرور ہم (تمہارے ہاتھوں) ان کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔ اور (اے محمدؐ اس وقت کو یاد کرو) جب کافروں

لْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

نے اپنے دلوں میں ضد ڈال لی (اور وہ) ضد (بھی) جاہلیت کی تو (اس کے مقابلے میں) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ اور مومنوں کو اپنی طرف سے

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾

تحمل عطا کیا، اور انہیں پرہیزگاری کی بات پر جما دیا اور وہ اس بات کے واقعی زیادہ مستحق اور اہل تھے اور اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

تفسیر

اس میں اول تو بیعت رضوان کا ذکر ہے اس کے بعد فتح خیبر کی پیش گوئی ہے اور بتایا ہے کہ خدا مسلمانوں کو بہت سی غنیمتیں دے گا۔ اس کے بعد اس وقت کا ذکر ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ لڑائی کے لیے بالکل تیار ہو گئے تھے؛ لیکن آپ نے منع فرما دیا اور اس کے بجائے صلح کر لی۔ اس صلح میں جو مصلحت اس وقت بعض لوگوں اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی معلوم نہ ہوئی وہ بعد میں ظاہر ہوئی، اس رکوع میں یہ بھی مصلحت بتائی ہے کہ بہت سے مسلمان مرد اور عورتیں جو مکہ میں رہتے تھے وہ مفت میں مارے جاتے، کیونکہ وہ مکہ والوں کے ڈر سے ایمان چھپاتے تھے، اور ان سے دبے رہتے تھے۔

لَتَدْخُلُنَّ تم ضرور داخل ہو گے — مُحَلِّقِیْنَ سر منڈائے ہوئے — مُقَصِّرِیْنَ بال کترانے والے — لَا تَخَافُوْنَ تم نہیں ڈرو گے

لِیُظْهِرَهٗ کہ غالب کر دے اس کو — اَشِدَّآءُ سخت — رُحَمَآءُ جمع رحیم، رحم دل — شَطْئَهٗ اس کی سوئی

اٰزَرَهٗ اس کو مضبوط کیا — اسْتَغْلَظَ موٹا ہوا — سُوْقِ تنا، پنڈلی — یُعْجِبُ اچھی معلوم ہوتی ہے

زُرَّاعَ کسان، کھیتی کرنے والے — لِیَغِیْظَ تا کہ غصے سے جل مریں

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۙ

بیشک خدا تعالیٰ نے اپنے رسول (محمدؐ) کا خواب سچ کر دکھایا کہ ضرور اگر اللہ کو منظور ہوا تو تم مسجد حرام میں بے خوف و خطر داخل ہو گے

مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ

سر منڈاؤ گے اور یا بال کترواؤ گے (اور کوئی) خوف نہ کھاؤ گے تو اسے وہ بات معلوم ہے جو تم نہیں جانتے اور اس (فتح مکہ) کے

ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ

بجائے سردست اس نے (تمہیں) قریبی (فتح خیبر) دے دی۔ اور اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اس

لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ

کو سب ادیان پر غالب کر دکھائے، اور (اس دین کے سچا ہونے کے لیے) خدا کی گواہی بس ہے، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کافروں پر

مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ

سختی کرنے والے اور آپس میں (ایک دوسرے پر) رحم کرنے والے ہیں، (اے دیکھنے والے) تو دیکھے گا کہ وہ رکوع اور سجود بجا لا رہے ہیں،

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ

(اور) اپنے پروردگار کے فضل کے خواہاں رہے ہیں، اور (اس کی) رضامندی کے، ان کی نشانی (یہی ہے کہ) ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں،

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ

یہ اوصاف تو ان کی توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کا وصف یوں ہے جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی،

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ

پھر اس نے اس کو قوی کیا پھر وہ موٹی ہوئی ، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ ان سے کافروں کو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع ٤ ١٢

غصہ دلائے ان میں سے ایمان والے اور نیک عمل کرنے والوں سے خدا نے مغفرت اور اجر عظیم (دینے) کا وعدہ فرمایا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کا بیان ہے جو آپ نے مدینہ میں دیکھا، یعنی مسلمان ہیں کہ بے خوف و خطر مکہ میں گئے ہیں اور حج وعمرہ کے ارکان بجالارہے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ ہونے کا بیان فرمایا ہے۔ پہلے سال جب کہ مسلمانوں کو کافروں نے روک دیا اور صلح حدیبیہ ہوچکی تو بعض لوگ جو منافق تھے لگے کہنے کہ رسول اللہ کا خواب غلط نکلا، مگر اگلے سال صلح کی رو سے مسلمان عین اسی طرح امن وامان سے مکہ میں داخل ہوئے جیسا کہ آپ نے خواب دیکھا تھا۔

اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ اسلام ہر مذہب پر غالب آنے کے لیے آیا ہے، پھر مسلمانوں کی تعریف بیان کی گئی ہے اور ان کے خواص انجیل اور توریت میں مذکور ہوئے ہیں، ان کا ذکر ہے۔

آیات: ١٨	٤٩- سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٦	رکوعات: ٢

لَا تُقَدِّمُوْا مت بڑھو، بڑھ کر بات نہ کرو	لَا تَرْفَعُوْا مت اونچی کرو	لَا تَجْهَرُوْا مت پکار کر بات کرو
يَغُضُّوْنَ دبا لیتے ہیں، آہستہ بات کرتے ہیں	اَمْتَحَنَ امتحان کرلیا	يُنَادُوْنَكَ آپ کو پکارتے ہیں
حُجُرٰتِ حجرے	فَتَبَيَّنُوْا پس خوب تحقیق کرلو	فَتُصْبِحُوْا پس تم ہوجاؤ
نٰدِمِيْنَ نادم ہونے والے	عَنِتُّمْ تم تکلیف میں پڑجاؤ	حَبَّبَ محبوب بنادیا، اچھا دکھایا
كَرَّهَ نفرت دلادی	عِصْيَانَ نافرمانی	رٰشِدُوْنَ ٹھیک راہ پر چلنے والے
اَصْلِحُوْا صلح کرادو	بَغَتْ زیادتی کرے	تَبْغِيْ زیادتی کرتی ہے
تَفِيْٓءَ لوٹ آئے وہ	فَآءَتْ وہ لوٹ آئی	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے باتیں نہ بنایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ سننے والا ہے

عَلِيْمٌ ﴿١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا

اور جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبیؐ کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو

لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲

جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو(ایسا نہ ہو کہ) تمہارے اعمال (ہی) اکارت جائیں اور تمہیں پتہ (بھی) نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

یقیناً وہ لوگ جو اپنی آوازیں رسولؐ اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو خدا نے پرہیزگاری کیلئے خاص

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ

کردیا ہے۔ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ بلاشبہ وہ لوگ جو آپ کو گھروں کے باہر سے پکارتے ہیں

الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا

اکثر عقل سے بے بہرہ ہیں اوراگر وہ آپ کے نکلنے تک صبر(سے انتظار) کرتے تو ان کے لیے یہ(بہت)

لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا

بہتر ہوتا اور اللہ غفور رحیم ہے۔اے ایمان والو! اگر کوئی بدکار تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو(پہلے اس کی) خوب تحقیق کرلو کہ کہیں ناسمجھی

اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ

میں تم کسی قوم کو کوئی ضرر نہ پہونچا دو، پھراپنے کیے پر پشیمان ہونے لگو، اور خوب سمجھو کہ تمہارے درمیان

رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ

خدا کا رسول موجود ہے اور اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا ہی (کہا)مان لیا کرتا تو تم مصیبت میں پڑ جاتے مگر(بات تو یہ ہے کہ)

اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

اللہ نے (عموماً) تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور تمہارے دلوں میں اسے اچھا کردکھایاہے اور کفر، نافرمانی

وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

اور گناہ سے تمہیں نفرت دلا دی ہے، ایسے ہی لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل اور انعام سے ہدایت پر ہیں۔ اور اللہ صاحب علم

حَكِيْمٌ ۝۸ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ

وحکمت ہے۔اور اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں لڑائی ہوجائے تو ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک

اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ

دوسرے پر زیادتی کرے تو جو زیادتی کرے اس سے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کو مان لے،اور اگر وہ اس پر تیار ہوجائے تو

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

عدل کے ساتھ ان میں صلح کرادو، اور انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے، یقیناً تمام ایمان والے بھائی

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ ع

ہیں، پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو،اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیاجائے۔

تفسیر

اس سورہ میں حجرات کا ذکر ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرہ کے باہر سے پکارنے والوں پر ناراضگی کا اظہار ہے کہ اس میں بے ادبی ہوتی ہے، اور رسول کی شان کم ہوتی ہے، اس لیے اس سورہ کا نام سورۃ الحجرات ہے۔

اس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ رسول کے سامنے اونچے سے بولنا بھی گستاخی ہے اور اسے پکارنا بھی۔ پھر ایمان والوں کو یہ سبق دیا ہے کہ ہر خبر کی اچھی طرح تحقیق کرلیا کریں، بغیر تحقیق کے بہت سے فسادات پھیلنے اور نقصانات کا احتمال ہے، پھر مسلمانوں میں صلح وصفائی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور عدل وانصاف کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

لَا یَسْخَرْ ٹھٹھا نہ کرے	لَا تَلْمِزُوْٓا طعنے نہ دو	لَا تَنَابَزُوْا نہ پکارو
بِالْاَلْقَابِ برے ناموں سے	اِجْتَنِبُوْا بچو	لَا تَجَسَّسُوْا نہ کھوج کرو
لَا یَغْتَبْ نہ غیبت کریں	کَرِهْتُمُوْهُ اس سے تم نفرت کرتے ہو	شُعُوْبًا شاخیں، برادریاں
لِتَعَارَفُوْا تاکہ تم پہچانو آپس میں	اَکْرَمَکُمْ تم میں سے زیادہ عزت والا	اَتْقٰکُمْ تم میں سے زیادہ متقی، پرہیزگار
لَا یَلِتْ نہیں کمی کرے گا	لَمْ یَرْتَابُوْا نہیں شک میں رہے	یَمُنُّوْنَ احسان جتاتے ہیں
لَا تَمُنُّوْا احسان نہ جتاؤ		

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ

اے مسلمانو! تم میں سے ایک قبیلہ کے مرد دوسرے سے تمسخر نہ کریں ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ بہتر ہوں

وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ

اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے تمسخر کریں ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو

وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ

اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا (ہی) بری بات ہے، اور جو (ایسی حرکتوں سے) توبہ نہ کریں

فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ

گے تو وہ (بڑے) زیادتی کرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو؛ کیونکہ بعض گمان

الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ

گناہ ہوتا ہے اور نہ ایک دوسرے کا سراغ لگایا کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو، کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ

لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۲

بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو (پھر اس بات کو کیسے پسند کرتے ہو) اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا؛ تاکہ تم آپس میں شناخت کرسکو،

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ

بلاشبہ تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہی خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ باعزت ہے، یقیناً اللہ جاننے والا اور خبردار ہے۔ دیہاتی لوگ (آکر)

آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ

کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، (اے محمدؐ!) آپ کہہ دیجئے تم ابھی ایمان کہاں لائے ہو، بلکہ یوں کہو کہ ہم (مخالفت چھوڑ کر) مطیع ہو گئے ہیں،

الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ

اور ابھی تک ایمان (تو) تمہارے دلوں میں داخل (بھی) نہیں ہوا، اور اگر تم اللہ اور اسکے رسول کی پیروی کروگے تو وہ تمہارے کاموں میں

أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

سے کسی کا ثواب کم نہیں کرے گا، بلاشبہ وہ غفور رحیم ہے۔ اصل ایمان دار تو وہ ہیں جو اللہ اوراس کے

وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ

رسول پر ایمان لائے اور پھر (کسی) شک وشبہ میں نہ رہے اور اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا، (تو) یہی

هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

سچے (ایماندار) ہیں۔ (اے محمدؐ!) آپ (ان سے) کہہ دیجئے: کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے ہو؟ حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین کی سب

فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ

چیزوں کی خبر رکھتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (اے محمدؐ!) یہ لوگ اسلام لاکر آپ پر احسان جتاتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر

إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

اپنے اسلام لانے کا احسان نہ دھرو؛ بلکہ (یہ تو) اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان (لانے) کی توفیق دی اگر تم سچے ہو۔

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ ع

اللہ (تو) آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بہت اچھے احکام مندرج ہیں، جو یہ ہیں:

(۱) ایک دوسرے کا ٹھٹھا مزاق نہ اڑائے (۲) ایک دوسرے کو طعنے نہ دیں (۳) برے ناموں سے نہ پکارو

(۴) بدظنی سے بچتے رہیں (۵) جاسوسی نہ کریں (۶) غیبت نہ کریں

اس کے بعد بتایا ہے کہ گنوار لوگ کہتے تھے کہ ہم نے بڑا احسان کیا ہے جو اسلام قبول کیا، اس پر خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ! یہ آپ پر کیا احسان دھرتے ہیں، یہ تو خدا کا فضل تھا کہ اس نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالیا اور مسلمان ہونے کی توفیق دی۔

آیات: ۴۵	۵۰- سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ ۳۴	رکوعات: ۳

عَجِبُوْٓا تعجب کرتے ہیں — رَجْعٌ لوٹ، واپسی — مَرِيْجٍ بے قرار، متزلزل — فُرُوْجٍ رخنہ، شگاف

بَهِيْجٍ خوشنما — حَصِيْدِ غلہ کھیتی کا — نَضِيْدٌ گتھے ہوئے — رَسّ خندق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ (١) بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

قٓ۔ (اے پیغمبرؐ) قسم ہے قرآن مجید کی (کہ آپ ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں،) بلکہ ان کو اس بات پر تعجب ہوا کہ ان (کافروں) کے پاس

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ (٢) ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

انہیں میں کا ایک ڈرانے والا (پیغمبر بنکر) آیا سو یہ کافر کہنے لگے کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے، کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے (تو پھر ہم

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ (٣) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ

زندہ کیے جائیں گے،) یہ (زندہ ہونا تو عقل سے) بالکل بعید بات ہے، (ان کافروں کو معلوم ہونا چاہیے کہ) ہم کو (تو) معلوم ہوتا رہتا

مِنْهُمْ ۚ وَ عِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ (٤)

ہے کہ زمین ان (مردوں) سے جتنا کم کرتی (اور کھاتی) رہتی ہے اور (اس کے علاوہ) ہمارے پاس (وہ) کتاب (یعنی لوح) محفوظ (موجود) ہے،

بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ (٥)

بلکہ سچی بات کو جب وہ ان کو پہونچتی ہے جھٹلاتے ہیں، غرض یہ کہ وہ ایک متزلزل حالت میں ہیں (یعنی کبھی رسول اللہ کو مجنون کہتے ہیں

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ

اور کبھی شاعر وغیرہ) کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو کس طرح بنایا اور اسے کیسی زینت دی ہے اور اس میں کوئی

فُرُوْجٍ (٦) وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ

شگاف (کا نام بھی) نہیں، اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں پہاڑ قائم کیے اور ہر قسم کی خوشنما چیزیں اس میں اگائیں؛

بَهِيْجٍ (٧) ۙ تَبْصِرَةً وَّ ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ (٨) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

تاکہ رجوع کرنے والے بندے بینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو۔ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ (٩) ۙ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ (١٠) ۙ

اور اپنے بندوں کو روزی دینے کے لیے اس پانی کے ذریعہ باغ اگائے اور کھیتی کا اناج اور لمبی لمبی کھجوریں جن کے گچھے خوب گتھے ہوئے

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَ اَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ (١١)

ہوتے ہیں اور (نیز) ہم نے مینہ کے ذریعہ مری ہوئی بستی کو زندہ کیا (پس) اسی طرح (قیامت کے دن لوگوں کو) قبروں سے نکلنا ہوگا،

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ۝١٢ وَ عَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ۝١٣

ان لوگوں سے پہلے نوح ؑ کی قوم نے اور خندق والوں نے اور قوم ثمود نے، اور عاد نے اور فرعون نے اور قوم لوط نے، اور بن کے رہنے

وَّ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ۝١٤ اَفَعَيِيْنَا

والوں نے اور قوم تبع نے، ان سب نے اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا سو میری وعید (ان پر) محقق ہو گئی، کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے میں تھک گئے

بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝١٥ ع ١٥ ١٥

(کہ قیامت میں دوبارہ پیدا نہ کر سکیں گے نہیں نہیں)؛ بلکہ یہ لوگ از سر نو پیدا کرنے کی طرف سے (محض بے دلیل) شبہ میں ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کی تعریف ہے، اس تعجب کو کہ انسان کے لیے انسان ہی نذیر بنا کر بھیجا گیا اس کی تردید کی گئی ہے کہ تعجب تو اس کے برعکس ہونا چاہیے، اور بتایا گیا ہے کہ یہاں جو کچھ بھی کرتے ہو ان سب کا تم کو حساب و کتاب دینا ہوگا، کیونکہ اگر نہ کیا جائے تو ہزاروں مظلوموں کا انصاف باقی رہ جائے، اس کے بعد رجوع کرنے والے بندوں کی تعریف ہے اور نافرمان قوموں کے ہلاک ہونے کا بیان ہے۔

تُوَسْوِسُ دل میں ڈالتے ہیں	حَبْلِ رسی	وَرِيْدِ شہ رگ	قَعِيْدٌ بیٹھا ہوا
عَتِيْدٌ تیار	تَحِيْدُ گریز کرتا رہا، بھاگتا رہا	حَدِيْدٌ تیز	اَطْغَيْتُهٗ گمراہ کیا میں نے اس کو

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ نَحْنُ

اور بے شک ہم (ہی) نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دلی خیال (تک سے) واقف ہیں اور ہم اس کے شہ رگ (یعنی جان)

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝١٦ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ

سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ جب دو قلم بند کرنے والے (یعنی کراماً کاتبین فرشتے اس کی باتیں) قلم بند کرتے جاتے ہیں، ایک

الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝١٧ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝١٨

داہنی طرف بیٹھا ہوا ہے اور ایک بائیں طرف، انسان کوئی ایسی بات نہیں بولتا مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا تیار ہے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝١٩

اور موت کی سختی (تو) ضرور آ کر رہے گی، (تو اس وقت ہم آدمی کو جتا دیں گے کہ) یہی وہ حالت ہے جس سے تو گریز کرتا تھا،

وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝٢٠ وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا

اور (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا یہی دن وعید کا ہوگا۔ اور ہر ایک آدمی (اعمال کے جوابدہی کیلیے) اس طرح آئیگا کہ

سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ۝٢١ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا

اس کیساتھ ایک (فرشتہ) ہانکنے والا ہوگا اور ایک (فرشتہ) گواہ ہوگا۔ (ہم اس سے کہیں گے کہ اے شخص) تو اس (دن) سے غافل تھا، سو

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا

اب ہم نے تجھ پر سے تیرا پردہ (غفلت کا) ہٹا دیا، سو آج (تو) تیری بینائی بڑی تیز ہے۔ اور اس کا ساتھی (گواہی) کہے گا کہ یہ

مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ

وہ (نامہ اعمال) ہے جو میرے پاس تیار ہے، (ہم فرشتوں کو حکم دیں گے کہ) ہر کافر، سرکش، نیکی سے روکنے والے،

مُعْتَدٍ مُّرِيْبِۣ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي

حد عبودیت سے بڑھنے والے، دین میں شک پیدا کرنیوالے تھے اور اللہ کے ساتھ جنہوں نے دوسرا معبود قرار دیا تھا ان سب کو (لے جاکر)

الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَا اَطْغَيْتُهٗ

جہنم میں جھونک دو اور اس مجرم کو بھی (لیجاکر) سخت عذاب میں ڈال دو۔ اس کا ساتھی (شیطان) کہے گا کہ اے ہمارے پروردگار! میں

وَ لٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ

نے تو اسے سرکش نہیں بنایا تھا بلکہ یہ خود دور کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ کہے گا: تم لوگ ہمارے سامنے جھگڑا نہ کرو، اور میں تو پہلے ہی

بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ ع ۲/۱۶

تمہارے پاس وعید بھیج چکا تھا، ہمارے یہاں بات (وعید مذکور) بدلی نہیں جاتی اور نہ بندوں پر ہم (کچھ) ظلم کرتے ہیں۔

تفسیر

اگر ہوش وگوش والا انسان ہو تو اس کے نیک بننے کے لیے صرف خدا کی ذات کا یقین کافی ہے، اس آیت شریفہ کا ایک ٹکڑا ہے کہ "اللہ تعالیٰ انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے" اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے، مگر حسرت وافسوس تو اس پر ہے، خداوند کریم ہم سے اتنا نزدیک ہے اور ہم اس سے کس قدر دور پڑے ہوئے ہیں، انسان کے ساتھ ہمیشہ دو فرشتے نیکی وار بدی لکھنے کے واسطے رہتے ہیں، آج جدید تحقیقات نے جس بات کو ثابت کیا ہے کہ جو بات آدمی کے منہ سے نکلتی ہے وہ فضائے آسمان میں ہمیشہ کے لیے محفوظ رہتی ہے اور دیکھو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر سے قرآن مجید پکار کر کہہ رہا ہے، انسان کے منہ سے کوئی لفظ نکلنے نہیں پاتا کہ ایک نگہبان لکھنے کو تیار رہتا ہے۔

اَمْتَلَاْتِ بھر گئی تو　　اَوَّابٍ رجوع کرنے والے　　فَنَقَّبُوْا پس چھان مارا　　حَشْرٌ اجتماع

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزْلِفَتِ

اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے: کیا تو (دوزخیوں سے) بھر گئی؟ وہ کہے گی: کچھ اور بھی ہے؟ اور بہشت (اس قدر) پرہیزگاروں کے

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ

قریب لائی جائے گی کہ کچھ فاصلہ نہ ہوگا، یہی وہ (جنت) ہے جس کا وعدہ تم میں سے ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے (اور) محافظ

حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبِۣ ﴿۳۳﴾

حقوق سے کیا جاتا ہے، جو اللہ سے بے دیکھے (دنیا میں) ڈرتا تھا اور رجوع ہونے والا دل لیکر (قیامت میں) حاضر ہوگا (تو ہم اس سے کہیں

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا

گے) اس جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ یہی (تو) ہمیشہ رہنے کا دن ہے، بہشت میں ان لوگوں کو جو چاہیں گے ملے گا اور ہمارے

وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

پاس اور بھی زیادہ (نعمت) ہے؛ (کیونکہ ہماری سرکار میں تو کسی چیز کی کمی نہیں،) اور ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتیں ہلاک کر دیں جو ان

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾

سے قوت میں سخت تر تھیں اور تمام شہروں کو چھانتے پھرتے تھے (لیکن جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو ان کو) کہیں بھاگنے کی جگہ نہ ملی۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾

اس میں اس شخص کیلیے بڑی عبرت ہے جس کے پاس (فہیم) دل ہو یا وہ (کم از کم دل سے) متوجہ ہو کر (بات کی طرف) کان ہی لگا دیتا ہو،

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖۗ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا، اور ہم کو ذرا ساتھکان (بھی) نہ معلوم

لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ

ہوئی، (اے پیغمبر!) آپ ان (کافروں) کی باتوں پر صبر کیجئے اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد

الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ

وثناء کے ساتھ تسبیح و تقدیس کیا کیجئے، اور رات کو بھی تسبیح و تقدیس کیا کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی، اور (اے پیغمبر!) سن لیجئے کہ جس دن

الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

پکارنے والا (یعنی فرشتہ اسرافیل) قریب سے پکاریگا جس روز اس چیخنے کو بالیقین سب بخوبی سن لیں گے، وہی دن (قبر سے) نکلنے کا ہوگا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ اِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ

ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں، اور (سب کو) ہمارے ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، جس دن زمین ان (مردوں) پر سے پھٹ جائے گی

سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

اور وہ جلدی سے نکل پڑیں گے یہی روز حشر ہوگا جو ہمارے لیے آسان ہے۔ (اے پیغمبر!) ان لوگوں کی باتیں ہم بخوبی جانتے ہیں، آپ

وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۳ ۱٦ ۱۷

ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں، بلکہ جو شخص ہمارے وعید سے ڈرتا ہے ان کو قرآن کے ذریعہ سے نصیحت کیجئے۔

تفسیر

جنت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ آدمی جو چاہے گا سو ملے گا، لوگ دنیا کی زندگی کو بہت کچھ سمجھتے ہیں؛ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک وہ لہو ولعب ہے، اگر اب بھی کوئی جنت کی چاہت نہ کرے اور اس کے لیے کوشش نہ کرے تو بڑی بھاری بدبختی ہے، جاننا چاہیے کہ قرآن سرتا پا نعمت ہی نعمت ہے، مگر اس سے وہی شخص فائدہ اٹھاتا ہے جس کو اللہ نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے۔

آیات: ٦٠	۵۱۔ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ٦٧	رکوعات: ۳

ذٰرِيٰتِ اڑانے والی ہوائیں ذَرْوًا اڑانا، پھیلانا حٰمِلٰتِ اٹھانے والیاں وِقْرًا بوجھ
جٰرِيٰتِ چلنے والی مُقَسِّمٰتِ تقسیم کرنے والے تقسیم کرنے والیاں ذَاتِ الْحُبُكِ راستے یا جالی
يُؤْفَكُ باز رہتا ہے اُفِكَ باز رکھا گیا خَرّٰصُوْنَ انکل سے کام لینے والے
سَاهُوْنَ بھولے ہوئے، بے خبر يُفْتَنُوْنَ وہ فتنہ میں ڈالے جائیں گے، تپائے جائیں گے يَهْجَعُوْنَ وہ سوتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾

قسم ہے ان ہواؤں کی جو غبار وغیرہ کو اڑاتی ہوں، پھر ان بادلوں کی جو بوجھ (یعنی بارش) کو اٹھاتے ہیں، پھر ان کشتیوں کی جو نرمی سے چلتی ہیں۔

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّ اِنَّ الدِّيْنَ

پھر ان فرشتوں کی جو (حکم کے موافق) چیزیں تقسیم کرتے ہیں۔ تم سے جس (قیامت) کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ بالکل سچا ہے۔ اور (اعمال کا) بدلہ

لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾

ضرور مل کر رہے گا۔ قسم ہے آسمان کی جس میں (فرشتوں کے چلنے کے) راستے ہیں کہ تم لوگ (قیامت کے بارے میں) مختلف گفتگو میں ہو۔

يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ

اس سے وہی پھرتا ہے جس کو پھرنا ہوتا ہے۔ یہ انکل پچو باتیں کرنے والے غارت ہوں۔ جو جہالت میں (آخرت کو) بھولے ہوئے ہیں،

سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾ يَسْئَلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

پوچھ رہے ہیں کہ روزِ جزا کب ہوگا؟ (ان سے کہہ دو) اس دن ہوگا جس دن کہ یہ آگ پر تپائے جائیں گے۔ (اور ان سے کہا جائے گا کہ)

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ

اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو، یہی وہ چیز ہے جس کے لیے تم بہت بے تاب ہو رہے تھے۔ (اس دن) پرہیزگار جنت (کے باغوں) میں چشموں

وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ

کے پاس ہوں گے۔ جو کچھ انہیں انکے پروردگار کی طرف سے ملے گا وہ اس کو لے جائیں گے (اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) وہ اس سے پہلے دنیا میں نیک کام

مُحْسِنِيْنَ ﴿۱٦﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

کرتے رہے ہیں۔ رات کے وقت (بھی) وہ بہت کم سوتے تھے، اور سحری کے وقت وہ (اللہ سے اپنے گناہوں کی) بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں

وَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ

میں مانگنے والے اور محروم کا حصہ ہوتا تھا، اور (دیکھو اگر) یقین کرنے والے (ہوں تو اس کو یقین دلانے) کے لیے زمین کے اندر ہی (خدا کی قدرت کی)

لِّلْمُوْقِنِيْنَ (۲۰) وَ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (۲۱) وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ

بہت سی نشانیاں (موجود) ہیں، اور تمہاری اپنی ذات میں بھی (اسکی قدرت کی نشانیاں) کیا تم نے (کبھی) غور نہیں کیا، اور (دیکھو) تمہارے رزق (کا سامان)

وَ مَا تُوْعَدُوْنَ (۲۲) فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ (۲۳) ع ۲ ۱۸

آسمان میں ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے، آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم! وہ ایسا ہی سچا ہے جیسا کہ تمہاری (آپس کی دنیا کے متعلق) بات چیت سچی ہے۔

تفسیر

اس سورہ کا نام اس کے پہلے رکوع کے پہلے لفظ کے نام پر رکھا گیا ہے اور اس کے پہلے رکوع میں کافروں کو مخاطب کر کے بتایا گیا ہے کہ جب تمام ایماندار اس بات پر گواہی دے رہے ہیں کہ قیامت آ کے رہے گی اور پھر جب اسلام کے احکام پر عمل کرنا بھی مشکل نہیں تو انہیں کچھ عقل سے کام لینا چاہیے اور اسلام کو قبول کر لینا چاہیے، پھر انہیں عذاب قیامت سے ڈرایا اور سمجھایا ہے کہ وہ اس سوال کے پیچھے نہ پڑے رہیں کہ قیامت کب ہوگی، اس کے بعد انہیں اسلام کی رغبت دلانے کے لیے جنتیوں کا حال بتایا گیا ہے اور نیز مسلمانوں کی صفتیں بیان کی گئی ہیں، پھر انہیں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اگر وہ غور سے کام لیں تو انہیں خدا پر ایمان لانے میں کوئی شبہ نہ ہو کیونکہ زمین میں ہی اس کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں مثلاً اس میں سے پانی کے چشموں کا پھوٹنا، اس میں ذرہ سے بیج کا درخت بن کر نکلنا۔ اور انہیں بتایا گیا ہے کہ انسان کی اپنی ہستی ہی خدا کی قدرت کی بڑی زبردست نشانی ہے۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ جب ایک مٹی کا کھلونا بھی بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتا تو یہ تمام انسان کا جسم کیسے بن گیا، ضرور اس کا بنانے والا کوئی ہے اور وہی ذات باری تعالیٰ ہے، جب انہیں یہ معلوم ہو جائے تو انہیں قیامت کے آنے میں شک نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ اس کا کہا ہوا ہے جس نے ایک معمولی نطفہ سے انہیں پیدا کیا ہے، اس رکوع میں ہمارے لیے نصیحت حاصل کرنے کی یہ ہے کہ جب اللہ نے مسلمانوں کی صفتیں بیان کر کے کافروں کو اسلام لانے کی ترغیب دی ہے، تو ہمیں مسلمان ہوتے ہوئے اپنے اندر وہ صفتیں پیدا کرنی چاہئیں، تا کہ کہیں کافر یہ طعنہ نہ دیں کہ مسلمان ایسے ہی ہیں جن کی اللہ اس قدر تعریف کر رہا ہے۔

مُسَوَّمَةً نشان زدہ	بِرُكْنِهٖ اس کے لشکر ارکان سلطنت
عَقِيْمٌ بانجھ	مَا تَذَرُ نہیں چھوڑتی

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ (۲۴) اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ

(اے محمدؐ!) کیا آپ کو ابراہیمؑ کے عزت دار مہمانوں کا حال معلوم ہے، جب وہ اس کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا سلام علیکم ابراہیمؑ نے (جواب میں)

سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ (۲۵) فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ (۲۶)

وعلیکم السلام (کہنے کے بعد) کہا: (تم تو) اجنبی (معلوم ہوتے) ہو، پھر اپنے گھر جا کر ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آئے، اور اسے ان کے سامنے رکھا

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ (۲۷) فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ

(مگر وہ کچھ خاموش رہے تو) ابراہیمؑ نے کہا: کیا بات ہے، تم کھاتے کیوں نہیں؟ اور دل میں کچھ ان سے ڈرے، انہوں نے کہا: ڈرو نہیں، اور اسے ایک لڑکا

وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ (۲۸) فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا

(پیدا ہونے) کی خوشخبری دی جو بڑا عالم ہوگا، اتنے میں ابراہیمؑ کی بیوی (یہ خوشخبری سنتے ہی تعجب سے چیخ کر) آگے بڑھی پھر ماتھے پر ہاتھ مارا اور کہنے لگی: بانجھ

وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ (۲۹) قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ (۳۰)

بڑھیا (کو اب بچہ ہوگا) وہ (مہمان) کہنے لگے: (تجھے تعجب کیسا ہے) تیرے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے (اور وہ ہو کر رہے گا) بیشک وہ باحکمت ہے سب کچھ جانتا ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ (۳۱) قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ (۳۲)

(اس کے بعد) ابراہیمؑ نے (ان سے) کہا کہ تمہارا کام کیا ہے اے فرشتو! انہوں نے کہا: ہمیں مجرموں کی طرف بھیجا گیا ہے،

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ (۳۳) مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ (۳۴)

تا کہ ہم ان پر کھنگر کے پتھر برسائیں۔جن پر آپ کے رب کے پاس (یعنی عالم غیب میں) خاص نشانیاں بھی ہیں حد سے گذرنے والوں کیلیے۔

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (۳۵) فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ

چنانچہ ہم نے جو (جو بھی) مسلمان تھا، اس کو اس بستی سے نکال لیا۔سو ہم نے مسلمانوں کے سوائے ایک گھر کے اور کوئی گھر (مسلمانوں

الْمُسْلِمِيْنَ (۳۶) وَ تَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ (۳۷)

کا) نہیں پایا، اور ہم نے اس (تباہ شدہ بستی) میں دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے (اب بھی کافی) نشانیاں باقی رکھی ہیں۔

وَ فِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ (۳۸)

اور موسیٰؑ (کے قصہ) میں (بھی ہماری قدرت کی اور دردناک عذاب دینے کی نشانیاں موجود ہیں چنانچہ) جب ہم نے اسے واضح دلیلیں

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَ قَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ (۳۹) فَاَخَذْنٰهُ

دے کر فرعون کی طرف بھیجا مگر فرعون نے اپنے لشکر سمیت (موسیٰؑ سے) منہ موڑا اور (الٹا اسے) جادوگر اور دیوانہ کہا۔پھر ہم نے (بھی)

وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَ هُوَ مُلِيْمٌ (۴۰) وَ فِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا

اس کو اور اس کے لشکر کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا، اور فرعون ملامت کے قابل تھا ہی۔(اسی طرح) عاد (کے قصہ) میں (بھی نشانیاں

عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ (۴۱) مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ (۴۲)

ہیں) جب کہ ہم نے ان پر نامبارک آندھی بھیجی۔وہ جس شئے پر بھی گزرتی تھی اسے پیس ڈالتی تھی۔(پھر اسی طرح) ثمود (کے قصہ)

وَ فِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ (۴۳) فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ

میں (بھی عبرت کا سامان ہے) جب کہ ان سے کہا گیا کہ دنیا کی زندگی سے ٹھیک کچھ فائدہ اٹھاؤ۔پس جب انہوں نے اپنے پروردگار

رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ (۴۴) فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ

کے حکم سے نافرمانی کی، تو ان کو ان کی نظروں کے سامنے بجلی نے آ پکڑا۔پھر انہیں اتنی بھی مہلت نہ ملی کہ کھڑے ہو سکتے اور وہ ایک

وَّ مَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ (۴۵) وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ (۴۶) ع ۲

دوسرے کی مدد بھی نہ کر سکے، اور ان سے پہلے نوحؑ کی قوم کا واقعہ ہے، وہ بھی یقیناً نافرمان قوم تھی (تو اسے بھی ہم نے ہلاک کیا)۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی کی وجہ سے ان کی ہلاکت کا حال بیان ہے اور اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہے تو اس کے لیے ان قوموں کی ہلاکت کے واقعات عبرت کے لیے کافی ہیں اور خصوصاً نافرمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ نافرمانی سے باز آئیں ورنہ ان پر بھی ایسا ہی عذاب نازل کیا جائے گا، جیسا کہ پہلے نافرمانوں کو

ہلاک کیا گیا، ہمیں بھی اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے، اور اوروں کو بھی ڈرانا چاہیے اور ان واقعات سے عبرت حاصل کر کے خدا کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔

مُوْسِعُوْنَ وسعت رکھنے والے، زیادہ طاقت رکھنے والے فَرَشْنٰهَا ہم نے فرش بنایا
اَتَوَاصَوْا کیا ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں مٰهِدُوْنَ بچھانے والے ذَنُوْبًا حصہ، ڈول

وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا

اور (دیکھو) ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ہم اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتے ہیں، اور اس زمین کو ہم نے (ہی) فرش کی طرح

فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ

بچھایا ہے (اور دیکھو) ہم کتنا اچھا فرش بچھانے والے ہیں۔ اور تمہاری نصیحت حاصل کرنے کے لیے ہم نے ہر ایک چیز کو جوڑا جوڑا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ وَ لَا

پیدا کیا ہے۔ (اے محمدؐ انہیں کہہ دیجئے) جلد اللہ کی طرف دوڑو، (دیکھو) میں اسکی طرف سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ اور (دیکھو) میں

تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ

تمہیں اس سے صاف صاف ڈراتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بناؤ۔ ان کافروں سے پہلے جب کبھی

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ

کوئی رسول آیا تو اسے انہوں نے (بس یونہی) جادوگر یا دیوانہ کہا۔ ایسے ہی یہ بھی یہی کہتے ہیں، شاید یہ ایک دوسرے کو کہنے کی وصیت کر

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾

جاتے ہیں، بلکہ (معلوم ہوتا ہے کہ) یہ ہیں ہی بہت سرکش۔ (اے محمدؐ!) آپ کو ان کا خیال نہ کرو کیونکہ (ان کے اسلام نہ لانے سے) آپ کو کوئی

وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ

ملامت نہیں ہوگی، آپ نصیحت کرتے رہیے، کم از کم نصیحت سے تو مسلمانوں کو فائدہ ہو رہا ہے، اور (دیکھو) میں نے جنوں اور انسانوں کو (سوائے)

اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾

اپنی بندگی کیلئے (اور کسی کام کیلئے نہیں) پیدا کیا، اور میں ان سے کوئی رزق (تو) نہیں چاہتا اور نہ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں،

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ

(انہیں معلوم ہو جانا چاہیے کہ) اللہ خود بہت بڑا رزق دینے والا اور زبردست قوت کا مالک ہے۔ (اور یاد رکھو) ان ظالموں کے لئے (سزا کی)

اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ

بھی باری (علم الٰہی میں) مقرر ہے، جیسے ان کے (گذشتہ) ہم مشربوں کی باری (مقرر) تھی سو یہ جلدی نہ کریں، غرض ان کافروں کیلئے

الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۳

اس دن کے آنے سے بڑی خرابی ہوگی، جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کی ہیں اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہے، اور آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر لوگ آپ کو کافر مجنون یا جادوگر کہیں تو اس بات کا خیال نہ کریں؛ بلکہ تبلیغ کیے جائیں، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق چلیں، ان سے عبرت اور معرفت حاصل کریں، اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا، ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بنالیں، یعنی اس کی مرضی پر چلیں، اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں، عبودیت کے جلوہ سے باہر قدم نہ نکالیں، خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اس سے محبت پیدا کریں۔

آیات: ۴۹	۵۲۔ سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ ۷۶	رکوعات: ۲

رَقٍّ ورق	مَنْشُوْرٍ کھلی ہوئی	مَعْمُوْرِ آباد، بھرا ہوا
بَيْتِ الْمَعْمُوْرِ فرشتوں کا کعبہ	مَرْفُوْعِ اونچی، بلند	مَسْجُوْرِ ابلتا ہوا، جوش والا
تَمُوْرُ ہچکولے کھائے، پھٹ پڑے	دَعًّا دھکے دیتے ہوئے	فٰكِهِيْنَ مزے اڑانے والے
سُرُرٍ جمع سریر، تخت	مَصْفُوْفَةٍ صف بہ صف رکھے ہوئے	عِيْنٍ بڑی بڑی آنکھوں والی
مَآ اَلَتْنٰهُمْ ہم نے کم نہیں کیا، کم نہیں کریں گے	يَتَنَازَعُوْنَ وہ چھینا جھپٹی کیے	كَاْسًا پیالہ
تَاْثِيْمٌ لغو بکنا، بیہودہ بکنا	يَطُوْفُ پھرتے ہوں گے	غِلْمَانٌ لڑکے، نوکر
مَكْنُوْنٌ چھپائے ہوئے	سَمُوْمِ گرم ہوا، لو	بَرُّ احسان کرنے والا، نیکی کرنے والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الطُّوْرِ ۝١ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۝٢ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝٣ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۝٤

طور کی قسم۔ اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔ جو کہ کھلے ورقوں میں ہے اور (اللہ کے آباد کیے ہوئے گھر) بیت المعمور کی قسم۔

وَ السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۝٥ وَ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۝٦ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧ مَّا لَهٗ

اور (آسمان کے) بلند چھت کی قسم۔ اور اُمڈے ہوئے دریا کی قسم۔ کہ بے شک آپ کے پروردگار کا عذاب ضرور ہو کر رہے گا۔ کوئی اس کو

مِنْ دَافِعٍ ۝٨ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۝٩ وَّ تَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١٠ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

روک نہیں سکتا۔ جس دن آسمان تھرتھرانے لگے گا۔ اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) ہٹ جائے گا۔ اس دن ان جھٹلانے والوں کی شامت

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝١١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۝١٢ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝١٣

آئے گی۔ جو (اس وقت) اپنے بیہودہ خیالوں میں مست ہیں۔ جس دن یہ دھکے دے کر جہنم کی آگ کی طرف لے جائے جائیں گے۔ (اور

وقف لازم

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

ان سے کہا جائے گا کہ) یہی وہ آگ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ (اب دیکھو) کیا یہ جادو ہے، یا تمہیں دکھائی نہیں دیتا (کہ کیا ہے) بس اس

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

میں اب گھس جاؤ، پھر تم صبر کرو، یا نہ صبر کرو، تمہارے لیے برابر ہے؛ کیونکہ تمہیں اسی کام کا بدلہ مل رہا جو تم دنیا میں کرتے رہے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ ﴿۱۷﴾ فٰكِهِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ

(اور) یقیناً پرہیزگار، (اس دن چین سے) جنت اور نعمتوں میں ہوں گے، اپنے پروردگار کی عنایت سے بہت مزے میں ہوں گے،

وَ وَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۱۸﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ

اور ان کا پروردگار انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا، (اور انہیں کہا جائے گا) مزے سے خوب کھاؤ پیو، یہ اسی کام کا بدلہ (ہی تو) ہے جو تم

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَ زَوَّجْنٰهُمْ

(دنیا میں) کرتے رہے ہو، وہ (جنتی اسی جنت میں) قطاروں میں بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے (بیٹھے) ہوں گے، اور ہم بڑی بڑی

بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ اتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ

آنکھوں والی اور خوبصورت (یعنی حوروں) کو ان کا ساتھی بنا دیں گے، اور جو لوگ (بھی) ایمان لائیں گے اور ان کی اولاد میں سے (بھی) جو

بِاِیْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ مَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ

ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کریں گے، ان کی اولاد کو ان ایمانداروں میں ہم ملادیں گے اور ان کے اعمال (کے اجر) میں ہم کوئی کمی نہیں

كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ﴿۲۱﴾ وَ اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّ لَحْمٍ مِّمَّا

کریں گے (اور یاد رکھو) ہر آدمی اپنے کام کے ہاتھوں گروی ہے، اور ہم جنتیوں کو طرح طرح کے پھل اور جو گوشت وہ چاہیں گے ان کو دے کر

یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَ لَا

ان کی عزت بڑھائیں گے، وہ اس (جنت) میں ایک دوسرے سے پیالے چھین رہے ہوں گے مگر (اس میں بھی) کوئی لغو یا بیہودہ گوئی

تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾

وہاں نہ ہوگی، اور (وہاں) ان کے پاس ایسے خوبصورت لڑکے (ان کی خدمت کے لیے حاضر) ہوں گے جیسے کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں،

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ

اور وہ آگے بڑھ کر ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے، (جن سے وہ حال پوچھیں گے)، وہ کہیں گے (بھائی) ہم تو اس سے پہلے (دنیا میں)

اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾

اپنے گھر والوں میں (قیامت سے) بہت ڈر رہے تھے، سو اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے اور ہمیں دوزخ کے (شعلوں کی لو کے) عذاب سے بچالیا،

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿۲۸﴾ ع

ہم (تو) اس سے پہلے (دنیا میں) اسی کو پکارا کرتے تھے؛ (کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ) وہ بہت ہی محسن اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس سورہ کا نام اس کے پہلے لفظ کے نام پر طور ہے، اس رکوع کے ابتداء میں چند چیزوں کی قسم کھا کر نہ ماننے والوں کو ڈرایا گیا ہے کہ عذاب سے تم نہیں بچ سکتے، پھر قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے، اور اس کی ہولناکی کا ذکر ہے، پھر نہ ماننے والوں کی بے بسی اور ان کی رسوائی کو بیان کیا گیا ہے، اسکے بعد ماننے والوں اور خدا پر ایمان لانے والوں کا ذکر ہے کہ وہ جنت میں مزے کے ساتھ ہوں گے، اور اس میں ان کو غیر معمولی نعمتوں سے نوازا جائے گا، اور ان کی وجہ سے ان کی مومن اولاد کو بھی وہاں کچھ نہ کچھ نفع پہونچے گا، اور ان نعمتوں کو دیکھ کر جنتیوں کا تبصرہ ذکر کیا گیا ہے، اس رکوع میں ہم سبھوں کیلیے یہ سبق ہے کہ ہم اللہ کو ماننے والے بنیں، قرآن کو سمجھ کر پڑھیں؛ تا کہ جنت کے مستحق بن سکیں اور جہنمیوں کی صفات سے بچیں؛ تا کہ قیامت میں اس سے محفوظ رہیں، اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

كَاهِنٍ جھاڑ پھونک کرنے والا | نَتَرَبَّصُ ہم انتظار کرتے ہیں یا کریں گے | رَيْبَ الْمَنُوْنِ زمانہ کی گردش

تَقَوَّلَهٗ اس نے اسے جھوٹ موٹ بنالیا ہے | خُلِقُوْا پیدا کیے گئے | مُصَيْطِرُوْنَ وہ داروغہ ہیں

مُسْتَمِعُ سننے والا | مَكِيْدُوْنَ داؤ میں آجانے والے | سَاقِطًا گرتا ہوا

مَرْكُوْمٌ جما ہوا | يُصْعَقُوْنَ وہ بیہوش کیے جائیں گے یا ان پر بجلی گرائی جاوے گی | اِدْبَارَ پیچھے، بعد

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

(اے محمدؐ!) آپ اپنے پروردگار کے فضل سے کاہن یا مجنون نہیں، لہٰذا ان کافروں کو نصیحت کیے جاو، کیا یہ کافر کہہ رہے ہیں کہ یہ شاعر

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

ہے، ہم اس کے لیے زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں، (ان سے) کہہ دو (ہاں) تم انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ

ہوں، (کہ کب تم پر عذاب آئے،) کیا ان کی عقلیں ان باتوں کی تعلیم کرتی ہیں یا یہ لوگ شریر ہیں، کیا یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ

طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ

قرآن اس نے اپنی طرف سے (جھوٹ موٹ) گھڑ لیا ہے، بلکہ یہ لوگ تصدیق نہیں کرتے، اگر یہ سچے ہیں، تو

مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ

اس جیسی یہ (بھی) کوئی بات (بنا) لائیں، (ان سے پوچھو تو) کیا یہ لوگ بغیر کسی خالق کے خود بخود پیدا ہوگئے ہیں۔ یا خود ہی

الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ

اپنے کو پیدا کرنے والے ہیں، کیا انہوں نے آسمان اور زمینوں کو بنایا ہے، بلکہ یہ لوگ یقین نہیں رکھتے۔ کیا ان کے پاس آپ کے رب

خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

کے خزانے ہیں (محکمہ نبوت کے) حاکم یہ لوگ ہیں، کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر (چڑھ کر آسمان کی) باتیں سنتے ہیں، اگر ایسا ہے تو

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٨ؕ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ

ان میں سے جو سنکر آتا ہے وہ کوئی صاف دلیل پیش کرے، (اے محمدؐ! ان سے پوچھو کہ اے مشرکو بتاؤ) کیا اس اللہ کیلئے بیٹیاں اور

وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝٣٩ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝٤٠ؕ اَمْ

تمہارے لیے بیٹے ہیں، (اے محمدؐ!) کیا آپ ان سے کوئی مزدوری مانگتے ہیں جس کے بوجھ سے یہ دبے جارہے ہیں، کیا ان کو خود ہی

عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝٤١ؕ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ

غیب کی باتیں معلوم ہیں جن کو یہ لکھتے رہتے ہیں، (اے محمدؐ!) کیا آپ کے ساتھ یہ لوگ کوئی فریب کرنا چاہتے ہیں، (انہیں سنادو کہ) یہ

كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝٤٢ؕ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

کافر خود فریب میں گرفتار ہوں گے، کیا ان کا اللہ کے سوا (کوئی اور بھی) پروردگار ہے، اللہ کی ذات پاک ہے اس سے جس کو یہ شریک

يُشْرِكُوْنَ ۝٤٣ وَ اِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا

بناتے ہیں، اور (ان کی عقلوں پر اس قدر پردہ پڑ گیا ہے کہ) اگر یہ کوئی آسمان کا ٹکڑا (اپنے اوپر) گرتا ہوا دیکھیں گے تو بھی کہیں گے:

سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝٤٤ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝٤٥ۙ

یہ تو تہ بتہ جما ہوا بادل ہے، (اے محمدؐ!) ان کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اس دن سے جا ملیں جس میں ان کے ہوش اڑ جائیں گے

يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤٦ؕ وَ اِنَّ لِلَّذِيْنَ

جس دن ان کے مکر وفریب کسی کام نہیں آسکیں گے اور نہ ہی (کسی طرف سے) انہیں مدد مل سکے گی، اور یقیناً ظالموں کے

ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٧ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ

لیے ان کے علاوہ اور بھی عذاب ہے مگر ان میں اکثر کو (ان کا) پتہ نہیں، (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے پروردگار کے حکم کے

رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝٤٨ۙ

مطابق صبر سے کام لیجئے؛ کیونکہ آپ (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے ہے، اور جب بھی آپ (اس کی عبادت کے لیے) کھڑے ہو تو اپنے

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۝٤٩ ع ٢

پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیجئے، اور رات میں بھی تسبیح کیجئے۔ اور ستاروں کے پیچھے بھی۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی ہے اور بتایا ہے کہ جو کافر آپ کو دیوانہ یا جادوگر کہہ رہے ہیں، ان کی بکواس ہے، آپ ان کے بکنے کی پرواہ نہ کریں، تبلیغ کیے جائیں، ہمیں بھی چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اسلام کی تبلیغ سے باز نہ آئیں، خواہ دنیا ہمیں دیوانہ ہی کہتی رہے، اس کے بعد کافروں کو مخاطب کر کے سمجھایا گیا ہے کہ جب وہ خود بخود نہیں بن گئے اور انہوں نے زمین و آسمان کو نہیں بنایا، نہ انہیں غیب کی باتیں معلوم ہیں تو پھر انہیں چاہیے کہ شرک سے توبہ کر کے اپنے خالق و رازق پر ایمان لائیں، اور انہیں بتایا گیا ہے کہ اگر وہ باز نہ آئے تو اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا، جس سے انہیں کوئی بچا

نہیں سکے گا، آخر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم ہمارے لیے بھی ہے، ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل نہیں ہونا چاہیے، جو وقت بھی ملے اس میں تسبیح اور تعریف کرتے رہنا چاہیے۔

فائدہ

انسان خود بخود نہیں پیدا ہوا اور نہ اپنی مرضی کے مطابق پیدا ہوا ہے، اس لیے بھی اس کو خودی سے باز آنا چاہیے، اس کا پیدا کرنے والا خدا ہے، اور خدا ہی اس کے پیدا ہونے کے مصرف کو بہتر جانتا ہے، لہٰذا اس مقصد کو جاننا اور اس کو پورا کرنا انسان کا اصلی کام ہے۔

آیات: ۶۲	۵۳۔ سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ۲۳	رکوعات: ۳

هَوٰى وہ نیچے کو جائے اور گرے	غَوٰى وہ بھٹکا	يَنْطِقُ وہ بات کرتا ہے، بولتا ہے
ذُوْ مِرَّةٍ بڑے جگر والا، صاحب قوت	اِسْتَوٰى متوجہ ہوا	اُفُقِ کنارہ، وہ بلندی جہاں کہ نگاہ کی حد ہو جائے
اَدْنَا وہ قریب ہوا	تَدَلّٰى وہ پاس آیا	قَابَ درمیانی فاصلہ، قدر
قَوْسَيْنِ دو کمان یا کمان کے گوشے	رَاٰى اس نے دیکھا	مَا كَذَبَ جھوٹ نہیں بولا
تُمٰرُوْنَهٗ تم اس سے جھگڑتے ہو	نَزْلَةً اُخْرٰى ایک مرتبہ اور	سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى حد انتہاء پر بیری کا درخت
مَا زَاغَ نہیں چوکی	لَاتَ ایک بت کا نام ہے جس کی قریش پرستش کرتے تھے	
عُزّٰى یہ بھی قریش کے ایک بت کا نام ہے	مَنٰوةَ یہ بھی ایک بت کا نام ہے	ضِيْزٰى بھونڈی، ناانصافی کی بات
تَمَنّٰى وہ آرزو کرے، آرزو		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى (١) مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰى (٢) وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى (٣)
قسم ہے ستارہ کی جب وہ غروب ہونے لگے، تمہارا ساتھی (محمدؐ!) نہ راہ (حق) سے بھٹکے اور نہ غلط راستہ ہو لئے۔ اور جب تک اسے وحی نہ کی
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (٤) عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى (٥) ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى (٦)
جائے وہ خواہش نفسانی سے کوئی بات نہیں کہتے، اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے، جو زور آور ہے، پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا،
وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى (٧) ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى (٨) فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (٩) فَاَوْحٰى
اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا، پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا، پس دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم پھر اس نے اپنے بندے
اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى (١٠) مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (١١) اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى (١٢)
کو جو وحی کرنا تھی وحی کی، اس نے جو کچھ دیکھا ہے، دل نے جھوٹ نہیں کہا، جو کچھ وہ دیکھتے ہیں اسکے متعلق کیا تم اس سے جھگڑتے ہو،

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ يَغْشَى

یقیناً اس نے اسے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا ہے ، سدرۃ المنتہٰی کے قریب۔ جس کے پاس جنت الماویٰ ہے جبکہ سدرہ کو

السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ

چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو چھپا رہی تھی، (اس پیغمبر کی) نگاہ نہ تو چوکی اور نہ حد سے بڑھی، اور یقیناً اس نے اپنے پروردگار کی (قدرت کی)

رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾

بڑی نشانیاں دیکھیں، (اے کافرو!) کیا تم نے (کبھی) لات اور عزیٰ کی حالت پر (بھی) غور کیا ہے، اور تیسرے مناۃ پچھلے کی حالت پر بھی

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِيَ

(کہ آخر ان کو کیا طاقت حاصل ہے،) کیا تمہارے لئے لڑکے اور اللہ کے لئے لڑکیاں ہیں، جب تو یہ تقسیم بہت بھونڈی ہوگی، دراصل یہ

اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ

صرف نام ہیں جو تمہارے باپ دادا نے اور تم نے رکھ لئے ہیں، اللہ نے ان (کے حق ہونے) کی کوئی دلیل نہیں اتاری، اور یہ کافر سوائے

اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾

گمان یا اپنے نفس کی خواہشات کے اور کسی چیز کے پیچھے نہیں لگتے، حالانکہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے لیے ہدایت آچکی ہے، (اس

اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ ع ۵

کی پیروی نہیں کرتے) ان سے پوچھو کہ) کیا انسان کو اس کی ہر تمنا مل جاتی ہے، جب کہ دنیا اور آخرت سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

تفسیر

اس سورہ کا نام اس کے پہلے لفظ کے نام پر النجم ہے، اور اس کے پہلے رکوع میں کافروں کو بتایا گیا ہے کہ جس طرح سورج یا چاند نکلنے کے بعد ستاروں کا کہیں پتہ نہیں چلتا، اسی طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمہارے تمام جھوٹے معبود اور پچھلے پیشوا ماند پڑ جاویں گے، اور انہیں بتایا گیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑے جری اور دل گردے کے آدمی ہیں، وہ تمہارے درمیان رہتے ہوئے بھی شرک اور کفر میں کبھی مبتلا نہیں ہوئے، اس کے بعد معراج میں پیش آمدہ بعض واقعات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس کا مقصد مشرکین کی توبیخ ہے کہ اللہ کی شان تو یہ ہے کہ جبرئیل جیسے عظیم فرشتوں کا وہ خالق ہے، محمدؐ جیسے اس کے رسول ہیں، جنہیں آسمان پر بلا کر بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کرایا، اور وحی نازل کی، کیا تم جن معبودوں کی عبادت کرتے ہو ان کے اندر بھی یہ یا اس قسم کی خوبیاں ہیں؟ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد انہوں نے فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، اور یہ ایسی زبردست بات ہے کہ تم میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ اور پھر تم لات وعزیٰ کی پرستش کر رہے ہو، جو محض بت ہیں، اور وہ اپنے پروردگار کے فضل سے اللہ کے بتائے ہوئے سچے دین کی پیروی کر رہا ہے، تمہیں چاہیے کہ ان باتوں سے نصیحت حاصل کرو، اور اس کی دعوت کو قبول کرو، یہ صرف مکہ کے کافروں کے لیے ہی نہیں، بلکہ تمام دنیا کے کافروں کے لیے ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر غور کریں، اور اسلام قبول کریں، خداوند کریم ہر ایک کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مَلَكٍ فرشتہ يَأْذَنَ وہ حکم کرے لَيُسَمُّوْنَ وہ ضرور نام رکھتے ہیں تَسْمِيَةَ نام رکھنا، نامزد

مَبْلَغُ رسائی اَسَآءُوْا انہوں نے برے کام کیے لَمَمَ چھوٹے گناہ، گناہ کے قریب

اَجِنَّةٌ یہ جمع ہے جنین کی، قبل ولادت ماں کے پیٹ میں موجود بچے لَا تُزَكُّوْا تم اپنی پاکیزگی نہ جتلاؤ

وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ

اور بہت سے آسمان میں فرشتے ہیں جن کی شفاعت کسی کام نہیں آسکتی، مگر ہاں اللہ جس کو چاہے اور اس سے راضی ہو اسے سفارش کرنے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ۝٢٦ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ

کی اجازت دے (تو اس کی سفارش کچھ کام آسکتی ہے، اور) یہ کافر جن کو آخرت کا یقین نہیں، وہ فرشتوں کو زنانہ نام مقرر کرتے ہیں

الْاُنْثٰى ۝٢٧ وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ

حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ محض اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔اور گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں

الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ۝٢٨ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ۝٢٩

دیتا (اے محمدؐ!) جو ہماری اس نصیحت سے منہ موڑے اور سوائے دنیا کی زندگی کے اور کسی چیز کو نہ چاہے تو آپ بھی اس سے منہ پھیر لیجئے۔

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ

یہی ان کے علم کی انتہاء ہے (کہ فرشتوں کو عورتیں بتا رہے ہیں،) بیشک آپ کا پروردگار (تو) اس کو (بھی) جانتا ہے جو اس کے راستہ سے

سَبِيْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝٣٠ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ

بھٹکا ہوا ہو، اور اس کو بھی جو ہدایت پر آگیا ہو، اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اللہ کے قبضہ میں ہے، تاکہ وہ جن لوگوں

الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ۝٣١ اَلَّذِيْنَ

نے برے کام کیے ہوں ان کو ان کی بدکاریوں کا بدلہ دے، اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے۔(اور اچھے لوگ وہ ہیں) جو بڑے

يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ

گناہوں سے اور فحش کاموں سے بچے رہتے ہیں، سوائے چھوٹے گناہ کے، (تو اے محمدؐ!) آپ کا پروردگار بہت کشادہ بخشش والا ہے، (ضرور

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ

انہیں معاف کردے گا اور ان لوگوں کو سنا دیجئے کہ) اللہ تمہیں اس وقت سے بھی اچھی طرح جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا

اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۝٣٢ ع

پھر جب تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں تھے (اس وقت بھی تمہیں جانتا تھا،) پس تم اپنی پاکیزگی آپ بیان نہ کرو، وہ پرہیزگار کو اچھی طرح جانتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں کافروں کو اس باطل خیال سے باز رکھا گیا ہے کہ بت خدا کے سامنے ان کی شفاعت کریں گے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے

کہ ان کے سامنے تو فرشتے تک کی مجال نہیں کہ بغیر اس کی اجازت اور مرضی کے کسی کی سفارش کر سکیں، پھر ان بتوں کو کون پوچھتا ہے، پھر یہ ذکر ہے کہ کافر جو فرشتوں کو عورتوں کے نام دے رہے ہیں یہ بھی ان کی غلطی ہے، اس کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ ہی سب کو ان کے کیے کا بدلہ دے سکتا ہے، کیونکہ سب آسمان وزمین اس کے قبضہ میں ہیں، اور کسی میں یہ طاقت نہیں اور ہو بھی کیسے جبکہ کسی کے قبضہ میں آسمان اور زمین میں سے ذرہ بھر بھی نہیں، اس کے بعد بتایا ہے کہ پرہیزگار وہ ہیں جو کبیرہ گناہوں سے بچیں نہ کہ وہ جو اپنے آپ کو خواہ مخواہ پرہیزگار جتلائیں، ہم بھی اگر پرہیزگار بننا چاہیں تو ہمیں گناہوں سے بچنا چاہئے، ورنہ ہم کبھی پرہیزگار نہیں بن سکتے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے حقدار بن سکتے ہیں۔

اَکْدٰی اس نے ہاتھ روک لیا	لَمْ یُنَبَّاْ وہ خبر نہیں دیا گیا نہیں بتایا گیا	وَفّٰی اس نے پورا کیا
یُرٰی وہ دکھایا جائے گا	اَضْحَکَ وہ ہنساتا ہے	اَبْکٰی وہ رلاتا ہے
اَمَاتَ وہ مارتا ہے	تُمْنٰی وہ ٹپکایا جاتا ہے، ڈالا جاتا ہے	نَشْاَۃَ پیدائش
اَقْنٰی وہ محتاج بناتا ہے	شِعْرٰی ایک ستارے کا نام ہے عرب اس کی پرستش کرتے تھے	
اَطْغٰی زیادہ سرکش	اَھْوٰی اس نے الٹ مارا، دے مارا	تَتَمَارٰی تو شبہ کرے گا، جھگڑا کریگا
اٰزِفَۃُ نزدیک	الْاٰزِفَۃُ قریب آنے والی، قیامت	تَضْحَکُوْنَ تم ہنستے ہو
لَا تَبْکُوْنَ تم روتے نہیں	سٰمِدُوْنَ غفلت میں پڑے ہوئے	

اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور کیا ہے جس نے (اسلام سے) منہ پھیرا (اور وہ اس طرح کہ) تھوڑا سا (اللہ کی راہ میں) خرچ

الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ

کیا اور بند کر دیا اس کو غیب کا علم حاصل ہے کہ وہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے، کیا جو کچھ (حضرت) موسیٰؑ اور وفا دار ابراہیمؑ کے

الَّذِيْ وَفّٰى ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ

صحیفوں میں اس کی اسے خبر نہیں دی گئی کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا (کسی) دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور یہ کہ ہر انسان کیلئے صرف

اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ

وہی ہے جس کی کوشش خود اس نے کی اور یہ بیشک اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی۔ پھر اسے (اسکی کوشش کی) پوری

الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿٤٣﴾ وَاَنَّهٗ

پوری جزا دی جائیگی۔ اور یہ کہ آپ کے رب ہی کی طرف پہونچنا ہے۔ اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے اور رلاتا ہے، اور یہ کہ

هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾

وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے۔ اور یہ کہ اسی نے جوڑے یعنی نر اور مادہ پیدا کیا ہے۔ منی سے جب وہ (رحم میں) ڈالی جاتی ہے۔

وَ اَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ اَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾

اور یہ کہ دوسری بار (بھی) پیدا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور یہ کہ وہی امیر یا غریب کرتا ہے۔ اور یہ کہ وہی شعریٰ ستارے کا پروردگار ہے،

وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور اسی نے عاد اول کو تباہ کیا۔ اور ثمود کو بھی (جن میں سے) ایک بھی باقی نہ رکھا۔ اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو یقیناً یہ سب کے سب

هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَ الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾ فَبِاَیِّ

بڑے ظالم اور حد سے زیادہ سرکش تھے۔ اور (اسی طرح) موتفکہ اسی نے الٹ دیا۔ پھر ان پر چھا گیا جو چھایا (یعنی جو تباہی آئی تھی

اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿٥٥﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿٥٦﴾

سو آئی)۔ پس (اے انسان) تو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کے متعلق شک کرتا رہے گا۔ (دیکھ) یہ (نبی) ڈرانے والے ہیں پہلے ڈرانے

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿٥٧﴾ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾

والوں میں سے (دیکھو) قریب آنے والی قریب تر ہوتی (چلی) جارہی ہے، (اور) سوائے اللہ کے اور کوئی اس کو ٹالنے والا نہیں،

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَ اَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿٦١﴾

قیامت کے آنے والی بات سے تم تعجب کر رہے ہو اور ہنس رہے ہو اور تمہیں (اپنی حالت پر) رونا نہیں آتا اور تم تکبر کرتے ہو۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿٦٢﴾

سو اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کی بلا شرکت) عبادت کرو۔

تفسیر

اس رکوع میں اول یہ بتایا گیا ہے کہ کسی کا بوجھ قیامت کے دن کوئی دوسرا نہیں اٹھا سکتا، اس لیے کسی کے باپ دادا کی خیرات کسی کے کام نہیں آسکتی، ہر ایک کو اپنے لیے خود خیرات کرنا چاہیے، اور نیک کام کرنے چاہئیں، اور پھر اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد سرکش قوموں کی ہلاکت کا حال بیان کیا گیا ہے، اور بتایا ہے کہ قیامت سے اللہ کے عذاب سے ہر وقت ڈرنا چاہیے اور اللہ کے سامنے رونا چاہیے، تاکہ وہ رحم کرے اور اس کی سختی سے محفوظ رکھے، آخری آیت میں سجدہ کرنے اور اللہ کی عبادت کرنے کی تلقین کی گئی ہے، اس لیے جو بھی اس آیت کو پڑھے اسے چاہیے کہ ضرور اللہ کے سامنے سجدہ کرے۔

آیات: ۵۵	۵۴۔ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ ۳۷	رکوعات: ۳

اِنْشَقَّ پھٹ گیا	مُسْتَمِرٌّ زوردار ہمیشہ جاری رہنے والا	مُسْتَقِرٌّ ٹھہرا ہوا، مقرر
مُزْدَجَرٌ جھڑکیاں اور ڈرانے کی باتیں	نُذُرُ ڈرانے والی باتیں	نُكُرٍ عجیب، ناگوار
خُشَّعًا جھکی ہوئی	اَجْدَاثِ قبریں	جَرَادٌ ٹڈیاں
مُنْتَشِرٌ بکھری ہوئی	مُهْطِعِیْنَ دوڑتے ہوئے آنے والے	اُزْدُجِرَ جھڑکا گیا

مُنْهَمِرٍ زور کا مینہ، برسنے والا — دُسُرٍ کیلیں، میخیں — مُدَّكِرٍ نصیحت ماننے والا
اَعْجَازُ تنے — مُنْقَعِرٍ اکھڑا ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ
قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور یہ (کفار) اگر کوئی نشانی دیکھتے (بھی) ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ پہلے سے چلا آتا ہوا
مُّسْتَمِرٌّ ② وَ كَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ③
جادو ہے۔ اور انہوں نے تکذیب کی اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے اور ہر بات کا ایک مقرر وقت ہے۔ اسی (طرح ان کے عذاب کا
وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ④ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ
بھی،) اور یقیناً انہیں وہ خبریں مل چکیں جن میں (عذاب سے) دھمکایا گیا تھا، کامل عقل کی بات ہے؛ لیکن ان ڈرانے والی باتوں نے
فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ⑤ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ
کچھ فائدہ نہیں دیا، (تو اے محمدؐ!) آپ ان سے (کچھ عرصہ کے لیے) ہٹ جائیے، جس دن بلانے والا ایک ناگوار چیز (سزا و جزا) کی طرف
نُّكُرٍ ⑥ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ⑦
بلائے گا (اس دن) ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی، (اور) قبروں سے ایسے نکلتے ہوں گے جیسے بکھری ٹڈیاں ہوتی ہیں۔
مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ⑧
(اور) پکارنے والے کی طرف (طوعاً و کرہاً) دوڑتے ہوں گے، اور (یہ) کافر (اس دن) پکار اٹھیں گے: یہ (دن) تو بڑا سخت دن ہے۔
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ⑨
ان سے پہلے قوم نوحؑ نے (بھی) ہمارے بندے (نوحؑ) کی تکذیب کی، اور کہنے لگے وہ دیوانہ ہے اور ان کو جھڑک دیا گیا۔
فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ⑩ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ
پس انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ (اے پروردگار!) میں مغلوب ہوں، میری مدد کر۔ تو ہم نے (ان پر) آسمان سے زوردار پانی کے
مُّنْهَمِرٍ ⑪ وَّ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ
دروازے کھول دیئے، اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے پھر (آسمان و زمین کا) پانی اس کام کے (پورا ہونے کے) لئے مل گیا جو (علم الٰہی میں)
قُدِرَ ⑫ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ ⑬ تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَنْ
تجویز ہو چکا تھا اور ہم نے نوحؑ کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا جو ہماری نگرانی میں رواں تھی، یہ سب کچھ اس شخص کا بدلہ
كَانَ كُفِرَ ⑭ وَ لَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ⑮
لینے کیلئے کیا جس کی بے قدری کی گئی تھی، اور بے شک ہم نے اس (واقعہ) کو عبرت کے واسطے رہنے دیا تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟

وقف لازم

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾

پھر میرا عذاب اور میراڈرانا کیسا ہوا؟اور یقیناً ہم نے (اس) قرآن کو (لوگوں کے) نصیحت (حاصل کرنے) کے لیے آسان کردیا تو کیا کوئی

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

نصیحت پکڑنے والا ہے؟قوم عاد نے (بھی رسولوں کو) جھٹلایا، پھر میرا عذاب اور میراڈرانا کیسا ہوا؟بلاشبہ ہم نے ان پر ایک نہایت ہی

رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿۱۹﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ

تیز ہوا، ایک پیہم منحوس دن میں بھیج دی، جس نے لوگوں کو (زمین سے) ایسا اکھیڑ پھینکا جس طرح اکھڑے

اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿۲۰﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

ہوئے کھجور کے درخت کے تنے ہوں، پھر میرا عذاب اور میراڈرانا کیسا ہوا؟ اور یقیناً ہم نے (اس) قرآن کو (لوگوں) نصیحت

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾ ع

(حاصل کرنے) کیلئے آسان کردیا تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔

تفسیر

اس سورہ میں شق القمر معجزہ کا واقعہ ہے، اسی لیے اس کا نام قمر ہے، اس میں مشرکوں کی ضد اور ہٹ دھرمی کا نقشہ کھینچا ہے اور انہیں قیامت کے دن سے ڈرایا ہے، پھر قوم پر جو عذاب آیا، اس کا ذکر کیا، تاکہ وہ نصیحت پکڑیں، پھر قوم عاد کا بیان ہے۔

ان سب واقعات کے بیان کرنے کا ماحاصل صرف یہی ہے کہ لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے حالات سن کر عبرت پکڑیں اور صرف اسی کی عبدیت میں آجائیں۔ قرآن کو بہت آسان بنایا گیا ہے اس لحاظ سے کہ جو کوئی چاہے اس سے نصیحت کی باتیں حاصل کرسکے۔

سُعُرٍ دیوانگی	اَشِرٌ شیخی باز	مُرْسِلُوا بھیجنے والے	اِرْتَقِبْهُمْ ان کا انتظار کر
اِصْطَبِرْ صبر کر	قِسْمَةٌ بٹا ہوا، تقسیم کیا ہوا	مُحْتَضَرٌ حاضر کیا ہوا	تَعَاطٰى ہاتھ چلایا
عَقَرَ اس نے کونچیں کاٹ ڈالیں	هَشِيْمِ پھونس	مُحْتَظِرِ اوندھا، ٹوٹا ہوا	تَمَارَوْا انہوں نے شک کیا
صَبَّحَهُمْ ان پر صبح کے وقت آپڑا			

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ اِنَّاۤ اِذًا

قوم ثمود نے (بھی) ڈرانے والوں کو جھٹلایا، وہ کہنے لگے: کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک آدمی کے پیچھے لگ جائیں، تب تو ہم یقیناً گمراہی

لَّفِىْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِىَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ

اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہوں گے، کیا ہمارے درمیان اس پر وحی نازل ہوئی تھی؟ (نہیں): بلکہ یہ (تو) جھوٹا شیخی باز ہے، ان کو عنقریب

اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً

(مرتے ہی) معلوم ہوجائے گا کہ جھوٹا (اور) شیخی باز کون ہے۔ ہم ان کی آزمائش کے لیے ایک اونٹنی بھیجتے ہیں، پس (اے صالح) تو ان کا

لَهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

منتظر رہ اور صبر کر۔اور انہیں بتلا دے کہ پانی ان کے درمیان تقسیم شدہ ہے، ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوگا۔ پس

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾

انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی تو اس نے وار کیا (یعنی تلوار چلائی) اور (اس کی) کونچیں کاٹ دیں، پھر میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

بلاشبہ ہم نے ان پر ایک سخت آواز بھیجی، پس وہ ایسے ہوگئے جیسے کانٹوں کی اوندھی ہوئی باڑ۔اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

آسان کر دیا ہے، کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟ قوم لوطؑ نے (بھی) ڈرانے والوں کی تکذیب کی، بلاشبہ ہم نے ان پر پتھراؤ کرنے والی

حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾

آندھی بھیج دی، سوائے آل لوط کے کہ ان کو ہم نے صبح (ہی) کے وقت بچا لیا، یہ ہماری طرف سے (ان پر) احسان تھا اور ہم (ہر) شکر

وَلَقَدْ أَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ

کرنے والے کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک لوطؑ نے انہیں ہمارے عذاب سے ڈرایا تھا، مگر وہ ڈرانے والوں میں شک ہی کرتے رہے، اور

ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ

انہوں نے ان (لوطؑ) کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پھسلایا پس ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دیں، پس (اب) میرے عذاب اور

صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

ڈرانے کا مزہ چکھو،اور بلاشبہ صبح سویرے ان پر دائمی عذاب آپہونچا، پس (اب) چکھو میرے عذاب اور میرے ڈرانے کا مزہ، اور یقیناً ہم نے

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ ع

قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے، تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟

تفسیر

اس رکوع میں قوم ثمود کی سرکشی اور نافرمانی کا ذکر ہے، اور بتایا گیا ہے کہ اونٹنی کے مار دینے سے ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوا کہ سب اپنے اپنے گھروں میں جہاں تھے وہیں دم بخود ہوئے اور چل بسے۔ اس کے بعد قوم لوطؑ کی بدکاریوں کا نقشہ کھینچا ہے، کہ انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے مہمانوں سے بھی بدکاری کرنی چاہی، مگر خدا تعالیٰ نے صبح ہوتے ہی انہیں مع گھر والوں کے نجات دی اور ان کی بدکار قوم پر آسمان سے پتھراؤ ہوا۔

قرآن ایسے آسان پیرایہ میں اگلی قوموں کی تباہی کا ذکر کرتا ہے کہ ہر کوئی مقصد تک پہنچ سکے اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ ہم نے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے اسے آسان کر دیا ہے۔

مُقْتَدِرٍ قدرت والا — بَرَآءَةٌ براءت، چھٹکارا — سَيُهْزَمُ جلد بھگا دی جائے گی — جَمْعُ جمعیت، جماعت

اَدْهٰى زیادہ سخت — اَمَرُّ زیادہ تلخ — مَسَّ چھونا — لَمْحٍ آنکھوں کی جھپک، رفتار، لمحہ

اَشْيَاعَ جمع شیعہ، گروہ — مُسْتَطَرٌ لکھا ہوا — مَقْعَدِ بیٹھنے کی جگہ — مَلِيْكٍ بادشاہ

وَ لَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۚ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ

اور یقیناً آل فرعون کے پاس (بھی) ڈرانے والے (پیغمبر) پہنچے، (تو) انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا، پس ہم نے انہیں ایسا پکڑ لیا

اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ

جیسے زبردست اور قدرت والا پکڑتا ہے۔ (تو اے اہل مکہ) کیا تمہارے (زمانے کے) یہ کافر ان کافروں سے اچھے ہیں، یا تمہارے لئے (آسمانی)

بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۚ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ

کتابوں میں چھٹکارا (لکھا ہوا) ہے یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب غلبہ پانے والی جماعت ہیں، (ایسا نہیں ہو سکے گا: بلکہ) عنقریب یہ جماعت

الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾

شکست دی جائے گی، اور وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں گے، بلکہ قیامت ان کا (اصل) وعدہ ہے اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔

وقف لازم — اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ

بے شک گنہگار لوگ گمراہی اور جہالت میں (مبتلا) ہیں، جس دن اپنے منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے،

ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَ مَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ

(اور کہا جائے گا ذرا) دوزخ کی آگ لگنے کا مزہ چکھو، یقیناً ہم نے سب چیزوں کو اندازہ سے پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم تو ایک بار ہوتا ہے، جیسے آنکھ کا

كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ

جھپکنا۔ اور (اے کفار مکہ) یقیناً ہم تمہارے جیسے کئی گروہ ہلاک کر چکے ہیں تو کیا (تم میں) کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟ اور جو کچھ انہوں نے کئے ہیں

فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَ كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ

سب نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ہیں، اور ہر چھوٹی بڑی بات لکھی ہوئی ہے، (اسی کے مطابق انہیں عذاب ہوگا،) بلاشبہ پرہیزگار (قیامت کے

وَّنَهَرٍ ۙ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

دن) جنتوں اور نہروں میں (اس کا لطف اٹھاتے) ہوں گے، ایک قدرت والے بادشاہ کے پاس عزت و اکرام کے مقام میں (بیٹھے ہوں گے)۔

تفسیر

شروع میں فرعونیوں کی تکذیب اور معجزات کے انکار کا بیان ہے، پھر کفار مکہ کو خطاب کیا گیا ہے، اور ایک زبردست پیشین گوئی کی گئی ہے، جو حرف بہ حرف پوری ہو کر رہی، یعنی یہ کفار کے جتھے جو جمع ہو کر ستا رہے ہیں، آخر ایک دن سب کو بھگا دیا جائے گا، چنانچہ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا، اور کفار شکست کھا کر بھاگ گئے، پھر بتایا ہے کہ گنہگاروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا، اور بہشت میں جنتیوں کو بڑی عزت سے رکھا جائے گا۔

آیات: ۷۸	۵۵۔ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ۹۷	رکوعات: ۳

اَلرَّحْمٰنُ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام، بہت ہی رحم کرنے والا — عَلَّمَ اس نے سکھایا
اَلْبَیَانَ بولنا، بیان کرنا — بِحُسْبَانٍ حساب کے دن — یَسْجُدٰنِ وہ دونوں سجدہ کرتے ہیں
لَا تَطْغَوْا تم تجاوز نہ کرو، سرکشی نہ کرو — لَا تُخْسِرُوا تم کمی نہ کرو — مِیْزَانَ تولنے کی چیز، ترازو
اَنَامِ آدمی، مخلوق — ذَاتُ الْاَکْمَامِ پردوں والے، جن پر پردے ہوں — ذُوالْعَصْفِ بھوسی والے، جن پر چھلکا ہو
رَیْحَانُ خوشبودار پھول — رَبِّکُمَا تم دونوں کا پروردگار — تُکَذِّبٰنِ تم دو جھٹلاؤ گے
فَخَّارِ ٹھیکری — مَارِجٍ شعلہ — یَلْتَقِیٰنِ دونوں ملتے ہوئے
لَا یَبْغِیٰنِ وہ دونوں بڑھتے نہیں، بغاوت نہیں کرتے — مَرْجَانُ مونگا — مُنْشَئٰتُ بنائی ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾
اَلرَّحْمٰنُ نے۔ (یہ) قرآن سکھایا۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور پھر اسے (اپنا مطلب بیان کرنے کی قوت دے کر) بولنا سکھایا۔
اَلشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّ النَّجْمُ وَ الشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ
(یہ) سورج اور چاند (مقررہ) حساب سے (نکلتے چھپتے رہتے) ہیں۔ اور بیلیں اور درخت (بھی) اسی کے مطیع ہیں، اور اسی (رحمٰن) نے آسمان کو
رَفَعَهَا وَ وَضَعَ الْمِیْزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ
بلند کیا اور اسی نے ترازو کو قائم کیا۔ تاکہ تم تولنے میں تجاوز (کمی بیشی) نہ کرو۔ اور (اسی نے حکم دے رکھا ہے کہ) تم انصاف کے ساتھ
وَ لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ فِیْهَا فَاكِهَةٌ ۙ۫ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ
وزن کو ٹھیک رکھو اور تولنے میں کمی نہ کرو۔ اسی نے (اپنی) مخلوق کے لیے (یہ) زمین بچھا دی۔ جس میں میوے ہیں اور خوشے والی کھجور کے
الْاَكْمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ الرَّیْحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾
درخت ہیں۔ اور بھس والا اناج ہے۔ اور خوشبودار پھول ہیں۔ پس (اے انسانو اور جنو! بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ﴿۱۴﴾ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ﴿۱۵﴾
اسی نے انسان کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکرے کی طرح بجتی تھی پیدا کیا، اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا پس (اے انسانو اور جنو)
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ۚ﴿۱۷﴾
تم (بتاؤ) اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہی رحمن ہے جو دونوں مشرقوں اور مغربوں کا پروردگار ہے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾ بَیْنَهُمَا

سو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے، اسی نے دو دریا بنائے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان

بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا

ایک آڑ ہے جس سے وہ بڑھتے نہیں۔ (ہاں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ (اور پھر دیکھو) ان دونوں میں سے

اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَ لَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

موتی اور مونگا نکلتا ہے۔ (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اور (دیکھو) اسی کے (اختیار اور ملک میں) ہیں جہاز جو سمندر

فِی الْبَحْرِ کَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ ع ۱۱

میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے (نظر آرہے ہیں)، پھر (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

تفسیر

اس سورت کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمٰن ہونے کی دلیلیں پیش کی ہیں، اور بتایا ہے کہ کس طرح اس نے اپنی مہربانی سے انسان کو پیدا کیا، اسے عقل و ہوش دی، اسے بولنا سکھایا، پھر اس کی ہدایت کے لیے قرآن مجید کو نازل کیا، اور اس کے بعد انسان کی راحت کے لیے زمین میں طرح طرح کے پھل اور خوشبودار پھول اور اناج اگائے، پھر اس کے علاوہ اس کی زیب و زینت کے لیے سمندر میں موتی اور مونگا پیدا کیا اور پھر اسی کے دیئے ہوئے ہاتھوں سے اسی کی دی ہوئی چیزوں سے انسان بڑے بڑے جہاز بناتا ہے، جس میں وہ سمندر کی سیر کرتا ہے، ایک ملک کی جنس دوسرے ملک میں لاتا ہے، نفع حاصل کرتا ہے، اب اگر اس پر بھی انسان اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کرے تو اس پر بہت ہی افسوس ہے۔ ہمیں ان نعمتوں کا خیال کرتے ہوئے کبھی بھی کفر کے کلمات زبان سے نہیں نکالنے چاہئیں اور ہر وقت اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

فَانٍ فنا ہونے والا، مٹنے والا	یَبْقٰی باقی رہے گا، یا باقی رہیں	وَجْهُ ذات، ہستی
ذُو الْجَلٰلِ جلال والا، عزت والا	ذُو الْاِکْرَامِ بزرگی والا	یَسْئَلُهٗ وہ اس سے سوال کرتا ہے
شَاْنٍ کام	سَنَفْرُغُ ہم بہت جلد فارغ ہوں گے، متوجہ ہوں گے	ثَقَلٰنِ دو گروہ
یٰمَعْشَرَ اے جماعت	تَنْفُذُوْا تم نکل بھاگتے	نُحَاسٌ دھواں
لَا تَنْتَصِرٰنِ تم نہیں روک سکتے	وَرْدَةً سرخ، گلاب کا پھول	دِهَانِ تیل
نَوَاصِیْ جمع ناصیہ، پیشانیاں	اَقْدَامِ جمع قدم، پاؤں	اٰنٍ گرم پانی

کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ وَّ یَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ﴿۲۷﴾ فَبِاَیِّ

زمین پر جو ہیں سب مٹنے والا ہے۔ صرف تیرے عزت اور بزرگی والے پروردگار کی ذات رہ جائے گی۔ (اے جنو اور انسانو، بتاؤ)

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾ یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ (دیکھو) جو (بھی اس) زمین و آسمان میں ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں،

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ

(اور) وہ ہر وقت شان میں (یعنی ایک کام میں لگا رہتا) ہے۔(آخر بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ اے جنوں

لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾

اور انسانوں کے گروہ !ہم بہت جلد تمہارے(حساب وکتاب کے) لئے خالی ہوئے جاتے ہیں۔(بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ

جھٹلاؤ گے۔اے جنوں اورانسانوں کی جماعت! اگر تم بھاگنے کی طاقت رکھتے ہو تو بغیر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے زمین و آسمان کے

وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا

کناروں سے بھاگ نکلو،(یاد رکھو)تم بغیر غلبہ کے(ہرگز)نہیں بھاگ سکوگے۔ پھر تم (بتاؤ)اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ

جھٹلاؤ گے۔(اور دیکھو)تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا پھر تم اس کو روک نہیں سکتے۔(بتاؤ)تم اپنے پروردگار کی

اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۤءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ پھر جب (قیامت کے دن) آسمان پھٹ پڑیگا اورایسا سرخ ہوجائے گا جیسے سرخ چمڑا۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّ لَا جَآنٌّ ﴿۳۹﴾

(ہاں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے،پھر اس دن جن یا انسان کوئی بھی اپنے گناہوں کے متعلق نہیں

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

پوچھا جائے گا۔(بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں کو جھٹلاؤ گے ۔ اس دن مجرم اپنی (خاص) نشانیوں کی وجہ سے (صاف) پہچانے

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿۴۱﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ

جائیں گے چنانچہ انہیں پیشانی کی بالوں سے اور پاؤں سے پکڑا جائے گا(اور دوزخ میں ڈالا جائے گا)۔(ہاں جنو اور انسانو)تم اپنے پروردگار کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ وقف لازم

کون کونسی نعمتیں کو جھٹلاؤ گے۔ (ہاں) یہ وہ دوزخ ہے جس کو گنہگار جھوٹ بتاتے تھے اسکے اور کھولتے ہوئے گرم پانی کے درمیان

يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ﴿۴۴﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۵﴾ ع ۱۲

چکر لگاتے رہیں گے، (ہاں آخر بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ سوائے اس کی ذات کے اور سب چیزیں فانی ہیں ،اس کے بعد انسانوں اور جنوں کی مجبوری اور بے بسی کا نقشہ کھینچا گیا ہے،اور انہیں بتایا گیا ہے کہ اس دنیا میں ہی جب آتش فشاں پہاڑ پھٹتے ہیں اور ان میں سے آگ اور دھواں نکلتا ہے،تو کچھ نہیں کر سکتے،تو آخرت میں اللہ کے عذاب سے بھاگ کر کہاں جائیں گے، پھر قیامت کے دن کا نقشہ کھینچا گیا

ہے کہ مجرموں اور گنہگاروں کو کس طرح رسوا کیا جائے گا، اس رسوائی سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس دنیا میں ہی اس پروردگار کی نعمتوں کا انکار نہ کیا جائے؛ بلکہ شکریہ ادا کیا جائے۔

مَقَامَ کھڑا ہونا — جَنَّتٰنِ دو باغ، دو جنتیں — ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ دونوں ٹہنیوں والے

عَيْنٰنِ دو چشمے — تَجْرِيٰنِ وہ دونوں جاری ہوں گے — زَوْجٰنِ دو قسمیں، جوڑے

بَطَآئِنُ استر، اندر کی چیزیں — جَنَا میوے — دَانٍ جھکے ہوئے

لَمْ يَطْمِثْ نہیں چھوا ہوا — مُدْهَآمَّتٰنِ دو سر سبز باغ جو سبزی کی وجہ سے سیاہ ہو گئے ہوں

نَضَّاخَتٰنِ دونوں ابل رہے — رُمَّانٌ انار — خَيْرٰتٌ عورتیں

حِسَانٌ خوبصورت — مَقْصُوْرٰتٌ گھیری ہوئی، بند کی گئی — خِيَامِ جمع خیمہ، خیموں

رَفْرَفٍ غالیچے — عَبْقَرِيٍّ نفیس فرش

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور (یاد رکھو) جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہوگا، اس کے لیے دو باغ ہوں گے، (بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾ فِيْهِمَا

کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ وہ دونوں باغ کثیر شاخوں والے ہوں گے۔ (ہاں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی باتیں جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں

عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ

باغوں میں دو چشمے (بھی) جاری ہوں گے۔ (ہاں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ پھر ان دونوں باغوں میں ہر

فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿٥٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ

میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ (ہاں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (اور وہ جنتی اس جنت میں) ایسے فرش پر

بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَ جَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

تکیہ لگائے (بیٹھے) ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے اور دونوں باغوں کے میوے (ان پر) جھک رہے ہوں گے۔ تم دونوں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٥٦﴾

(بتاؤ) اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ ان میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی جنھیں کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾

(اے جنو اور انسانو بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (اور دیکھو) وہ حوریں مثل یاقوت اور مونگے کے ہوں گی۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ

(بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (تم ہی بتاؤ) نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کیا ہوسکتا ہے؟ (تم بتاؤ) تم اپنے

الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ

پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ۔ ان دو باغوں سے کم درجہ میں دو باغ اور ہوں گے۔ (ہاں تم دونوں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾

کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ وہ دونوں باغ گہرے سبز ہوں گے۔ (ہاں تم دونوں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے ۔

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا

ان دونوں باغوں میں دو چشمے ابل رہے ہوں گے۔ (ہاں جنو اور انسانو بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں

فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ

میں میوے، کھجوریں اور انار ہوں گے۔ (ہاں جنو اور انسانو بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے ۔ ان باغوں میں نیک سیرت

حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾

(اور) خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ (ہاں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ حوریں جنتی خیموں میں رہنے والیاں ہیں۔

فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ

(ہاں بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ ان کو کبھی ان سے پہلے کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ (ہاں بتاؤ) تم

الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾

اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ جنتی سبز غالیچوں پر عمدہ عمدہ بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ (ہاں اے جنو اور انسانو

فَبِاَيِّ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَ الْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع ۳ ۱۴

بتاؤ) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے، (اے محمدؐ! دیکھیے) آپ کے عزت و جلال والے پروردگار کا نام بابرکت ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے دوزخیوں کی رسوائی کا حال بیان کیا گیا ہے، اس کے بعد جنتیوں کی خوشحالی بیان کی گئی ہے، اور بتایا گیا ہے کہ جب دنیا میں اچھے اور نیک کام کا بدلہ نیک ہوتا ہے تو آخرت میں کیوں نہ ہوگا۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کے جھٹلانے والوں اور ان کا شکریہ ادا کرنے والوں کا حال بیان کر کے انسانوں اور جنوں کو پوچھا ہے کہ آخر وہ کب تک اور کیوں اس کی دی ہوئی نعمتوں کا انکار کرتے چلے جائیں گے، دوزخیوں کے برے انجام سے عبرت حاصل کریں اور جنتی بننے کی کوشش کریں، اور آخر میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ کا نام بڑا بابرکت ہے اور جو اس کا نام لے گا اسے برکت حاصل ہوگی۔

آیات: ٩٦	٥٦ - سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ ٤٦	رکوعات: ٣

وَقَعَتِ ہو پڑے گی — الْوَاقِعَةُ واقع ہو کے رہنے والی، قیامت — لِوَقْعَتِهَا اس کے واقع ہونے میں

خَافِضَةٌ نیچا دکھانے والی، نیچا کرنے والی — رَّافِعَةٌ بلند کرنے والی، اونچا کرنے والی — رُجَّتِ وہ جھکولے کھائیگی

رَجًّا ہچکولے کھانا	بُسَّتِ چکنا چور ہوجائیں گے	بَسًّا چکنا چور ہوجانا
هَبَآءً گردوغبار	مُّنْۢبَثًّا پھیلا ہوا، بکھرا ہوا	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ داہنے ہاتھ والے
اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ بائیں ہاتھ والے	مَّوْضُوْنَةٍ جواہرات سے جڑے ہوئے	مُتَقٰبِلِيْنَ آمنے سامنے
مُّخَلَّدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے	اَكْوَابٍ آبخورے	اَبَارِيْقَ گلاس
لَا يُصَدَّعُوْنَ انہیں سر درد نہیں ہوگا	لَا يُنْزِفُوْنَ وہ بیہودہ نہیں بکیں گے	يَتَخَيَّرُوْنَ وہ پسند کریں گے
مَّخْضُوْدٍ بے خار	طَلْحٍ کیلے	مَّنْضُوْدٍ لدے ہوئے
مَّمْدُوْدٍ پھیلا ہوا	مَّسْكُوْبٍ بہتا ہوا، چلتا ہوا	
مَقْطُوْعَةٍ کاٹا ہوا	مَمْنُوْعَةٍ منع کیا گیا، روکا گیا	مَّرْفُوْعَةٍ اونچا کیا گیا
اِنْشَآءً بڑھانا، اٹھانا	اَبْكَارًا کنواریاں	عُرُبًا خاوند کی عاشق عورت
اَتْرَابًا ہم عمر	ثُلَّةٌ جماعت، گروہ	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣ اِذَا رُجَّتِ

جب قیامت قائم ہوجائے گی، جس کے واقع ہونے میں کوئی شبہ نہیں، نیچا کرنے والی ہے (اور) بلند کرنے والی ہو گی؛ جبکہ زمین کو

الْاَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧

سخت زلزلہ آئے گا۔ اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چور ہوجائیں گے۔ پھر وہ پراگندہ غبار ہوجائیں گے۔ (اس وقت) تم تین گروہ ہوجاؤ گے۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩

سو جو داہنے والے ہیں وہ داہنے والے کیسے اچھے ہیں اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے برے ہیں اور جو اعلیٰ درجہ کے ہیں وہ تو اعلیٰ ہی

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢

درجہ کے ہیں۔ (اور) وہ (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) خاص قرب رکھنے والے ہیں۔ یہ لوگ (بڑی) نعمتوں والے باغوں میں ہوں گے۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥

ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے۔ (وہ لوگ) سونے کے تاروں سے بنے ہوئے

مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧

تختوں پر۔ آمنے سامنے تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ ان (کی خدمت) کیلئے ہمیشہ جوان رہنے والے لڑکے آتے جاتے رہیں گے۔

بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩

آبخورے اور جگ لیے ہوئے اور ایسا جام لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے پُر ہو، جس سے نہ تو انہیں درد سر ہوگا نہ عقل میں فتور آئے گا،

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝۲۰ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝۲۱ وَ حُوْرٌ عِيْنٌ ۝۲۲

اور جو ایسے پھل لئے ہوں گے جو انہیں پسند ہوں گے۔ اور پرندوں کے گوشت جو انہیں مرغوب ہوں۔اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝۲۳ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۴ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا

جو چھپے ہوئے موتی کی طرح ہوں گی۔ یہ ان کے اپنے کیے(ہوئے نیک کاموں کا)بدلہ ہوگا۔ نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ

تَاْثِيْمًا ۝۲۵ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝۲۶ وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝۲۷ فِيْ سِدْرٍ

کی بات۔سوائے السلام علیکم وعلیکم السلام کے۔ اور داہنے ہاتھ والے ،کیا ہی اچھے ہیں داہنے ہاتھ والے وہ ان باغوں میں ہوں گے

مَّخْضُوْدٍ ۝۲۸ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝۲۹ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝۳۰ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝۳۱ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝۳۲

جہاں بغیر کانٹوں کی بیریاں ہوں گی۔اور تہ بتہ کیلے ہوں گے۔اور لمبا لمبا سایہ ہوگا۔اور بہتا ہوا پانی ہوگا۔اور کثرت سے میوے ہوں گے۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ۝۳۳ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝۳۴ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝۳۵

جو نہ ختم ہوں گے اور نہ ان کی روک ٹوک ہوگی۔ اور اونچے اونچے فرش ہوں گے۔ہم نے (وہاں کی)ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝۳۶ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝۳۷ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝۳۸ ع

یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں ۔محبوبہ ہیں ،ہم عمر ہیں،یہ سب کچھ داہنے والوں کے لیے ہوگا۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورہ واقعہ اس لیے کہ اس میں قیامت کے واقع ہونے کا ذکر ہے،اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح قیامت کے دن زمین کو زلزلہ آئے گا اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے،اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق تین درجوں میں تقسیم ہوجائیں گے،ایک وہ جو کہ سب سے اعلیٰ،دوسرے درمیانہ درجے والے اور تیسرے آخری درجہ والے بدکار،پھر اس کے بعد پہلے دو درجے والوں کا کچھ حال بیان کیا گیا اور نیز یہ بھی بتایا ہے کہ پہلے درجہ میں وہ لوگ ہوں گے جو سب سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں،ہمیں اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں اللہ تیسرے درجے والوں میں سے نہ بنائے اور خود بھی ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ پہلے درجے والوں کے کام کریں۔

اَصْحٰبُ الشِّمَالِ بائیں ہاتھ والے	يَحْمُوْمٍ کالا دھواں	كَرِيْمٍ بھلا، اچھا
يُصِرُّوْنَ وہ اصرار کرتے رہے	حِنْثِ گناہ، سخت گناہ	مَجْمُوْعُوْنَ جمع ہونے والے، اکٹھے کیے جانے والے
اٰكِلُوْنَ کھانے والے	مَالِئُوْنَ بھرنے والے	شٰرِبُوْنَ پینے والے
شُرْبَ پینا	هِيْمِ پیاسے اونٹ	لَا تُصَدِّقُوْنَ تم تصدیق نہیں کرتے، سچا نہیں سمجھتے
مَسْبُوْقِيْنَ عاجز رہنے والے، پیچھے رہنے والے	تُمْنُوْنَ تم منی ڈالتے ہو	نُّبَدِّلَ ہم تبدیل کردیں
نُنْشِئَكُمْ ہم تمہیں اٹھائیں یا پیدا کریں	نَّشْاَةَ پیدا ہونا، اٹھنا	تَحْرُثُوْنَ تم بوتے ہو، کھیتی باڑی کرتے ہو
تَزْرَعُوْنَ تم بوتے ہو، تم اگاتے ہو	زّٰرِعُوْنَ اگانے والے	ظَلْتُمْ تم ہوجاؤ گے، تم رہ جاؤ گے

تَفَکَّهُوْنَ خوش طبعی کی باتیں کرتے ہو	حُطَامًا چورا، ریزہ ریزہ	مُغْرَمُوْنَ جن پر تاوان ڈالا گیا ہو
مَحْرُوْمُوْنَ محروم کیے گئے، بے نصیب	اَنْزَلْتُمُوْهُ تم نے اسے اتارا	مُنْزِلُوْنَ اتارنے والے
تُوْرُوْنَ تم روشن کرتے ہو، جلاتے ہو	مُزْنِ بادل	اَنْشَاْتُمْ تم نے پیدا کیا
مُنْشِئُوْنَ پیدا کرنے والے	مُقْوِیْنَ مسافر	

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ؕ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَاۤ

ان (اصحاب الیمین) کا ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں ہوگا۔ اور ایک بڑا گروہ پچھلے لوگوں میں ہوگا۔ اور جو بائیں والے ہیں وہ بائیں والے کیسے

اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِیْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِیْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾

برے ہیں۔ وہ لوگ گرم ہوا اور گرم پانی میں ہوں گے اور سیاہ دھوئیں کے سایے میں۔ جو نہ ٹھنڈا ہے نہ فرحت بخش۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَ كَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿۴۶﴾

بیشک یہ لوگ اس سے پہلے بہت نازوں میں پلے تھے۔ اور وہ بڑے بڑے گناہوں پر اصرار کرتے تھے۔

وَ كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ۙ۬ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم (اور ہمارا گوشت پوست گل سڑ کر) مٹی ہوجائیں گے اور ہم ہڈیاں رہ جائیں گے، تو ہم دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؟

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۹﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ۬ اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ

یا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادا زندہ کیے جاویں گے؟ (اے محمدؐ! ان کافروں سے) کہہ دو کہ یقیناً اگلے پچھلے سب ایک مقرر دن میں

مَّعْلُوْمٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَیُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

اکٹھے کیے جائیں گے۔ پھر تم اے جھٹلانے والے گمراہو! البتہ تھوہڑ کے درخت کھانے والے ہو

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَیْهِ مِنَ الْحَمِیْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِیْمِ ﴿۵۵﴾

اور اسی سے پیٹ بھرنے والے ہو پھر اس پر کھولتا پانی پینے والے ہو، پھر پینے والے بھی پیاسے اونٹوں کی طرح

هٰذَا نُزُلُهُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْ لَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾

قیامت کے دن ان کی ایسی ہی مہمانی کی جائیگی۔ (اے انسانو!) ہم نے (ہی) تم کو پیدا کیا ہے، پھر (اس کی) تصدیق کیوں نہیں کرتے، تم جو

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ

(صحبت کے وقت) منی ڈالتے ہو (کبھی) اس پر غور (بھی) کیا ہے؟ تم خود ہی بتاؤ کیا تم اسے پیدا کرتے ہو یا ہم (ہی) پیدا کرتے ہیں؟ ہم نے

قَدَّرْنَا بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ

تمہارے لیے موت (کا وقت اور اندازہ) مقرر کردیا ہے، اور ہم اس سے بھی عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ تمہارے جیسے اور (آدمی) پیدا کردیں

وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ

اور تم کو ایسی صورت میں بنادیں جس کا تمہیں (کوئی) پتہ نہیں۔ اب جب کہ تم نے پہلی بار پیدا ہونے کو معلوم کرلیا ہے تو پھر کیوں

لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

نصیحت حاصل نہیں کرتے، یہ جو تم کھیتی باڑی کرتے ہو (کبھی) اس پر (بھی) تم نے غور کیا ہے؟ (ذرا خود ہی بتاؤ) تم اسے اگاتے ہو یا ہم

الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

اگانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کوڑا کرکٹ کردیں، پھر تم حیرت کے ساتھ باتیں ہی بناتے رہ جاؤ گے کہ ہم تو ڈوب گئے۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ

بلکہ ہم تو بدنصیب رہ گئے۔ اچھا تم نے اس پانی کے متعلق (کبھی کبھی) غور کیا ہے جو تم (روزانہ) پیتے ہو، (بتاؤ) تم اسے

مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾

بادلوں سے برساتے ہو یا ہم برساتے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو اسے کھارا کردیتے، تم (اس پر) شکر گزار کیوں نہیں ہوتے

اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ ﴿٧٢﴾

(کہ ہم نے اسے میٹھا بنایا،) اچھا آگ جو جلاتے ہو اس پر (بھی کبھی) غور کیا، (بتاؤ) تم نے (لکڑی کے لیے) درخت پیدا کیے تھے یا ہم نے (ہی)

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ ع ٢ ١٥

پیدا کیے ہیں، (اور دیکھو) ہم نے اسے سبب نصیحت کیا، اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے پس اپنے بڑے پروردگار کے نام کی تسبیح کیا کر۔

تفسیر

اس رکوع میں اول دوزخیوں کی بری حالت بیان کی گئی ہے پھر اس کے بعد انسانوں کو عبرت دلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنے احسانات جتلائے ہیں، اور اس کے احسانات سب پر عام ہیں، مثلاً آگ پانی ہوا، ہر ایک استعمال کرتا ہے ان میں سے کوئی چیز بھی انسان اپنے ہاتھ سے نہیں بنا سکتا، اگر انسان اس پر بھی ناشکر رہے تو یہ بہت بری بات ہے، ہمیں چاہیے کہ ہر وقت اس کی تسبیح کیا کریں؛ تاکہ اس کی نعمتوں کا کچھ تو حق ادا ہو۔

مَوٰقِعِ ٹوٹنا، گرنا	مُدْهِنُوْنَ انکار کرنے والے	حُلْقُوْمَ حلق	حِيْنَئِذٍ اس وقت
مَدِيْنِيْنَ محکوم	رَوْحٌ راحت	رَيْحَانٌ خوشبو	تَصْلِيَةُ گرادیا جانا

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ

پس میں ستاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اور اگر تم سمجھو تو یقینا یہ بڑی (بھاری) قسم ہے۔ کہ بلاشبہ یہ بزرگ

كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ

قرآن ہے۔ جو ایک محفوظ کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں لکھا ہوا ہے۔ اسے پاکیزہ لوگ ہی چھوتے ہیں۔ وہ رب العالمین کی

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ

طرف سے نازل کی گئی ہے، کیا تم اس بات کو ماننے سے سستی کرتے ہو۔ اور تکذیب کو تم اپنی

أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَآ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ

غذا بنا رہے ہو پھر جب (کسی کی جان) حلق تک پہنچ جاتی ہے، اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو، اور ہم اس وقت

أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ إِن كُنتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾

تم سے (پھر بھی) زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم ہمیں دیکھتے نہیں، تو (فی الواقع) اگر تمہارا حساب کتاب ہونے والا نہیں ہے۔

تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾

تو اس کی جان کو واپس (اس کے جسم میں) کیوں نہیں لے آتے، اگر (تم اپنے دعویٰ میں) سچے ہو، پھر اگر وہ مقربوں میں سے ہے

فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾

تو اس کے لیے راحت اور فراغت کی غذائیں ہیں، اور آرام والی جنت ہے اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو اس سے

فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ

کہا جائے گا کہ تیرے لئے امن وامان ہے کہ تو داہنے والوں میں سے ہے اور اگر وہ تکذیب کرنے والا گمراہوں میں سے ہے تو اس کی مہمانی

مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾ ع

گرم پانی سے ہوگی، اور (اس کو) جہنم میں داخل ہونا ہو گا، یہ خبر یقینی ہے، اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجیے۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن کے سچ ہونے کا بیان ہے، یہ ایسے وقت جب کہ کوئی شخص قریب المرگ ہوتا ہے اس وقت خدا کا شہ رگ سے بھی قریب ہونا بیان ہوا ہے، اور انسان کی بے بسی کا ذکر ہے، کہ وہ مرنے کے بعد اس میں دوبارہ جان نہیں ڈال سکتا، اس کے بعد مرنے والوں کے تین گروہ قرار دیئے ہیں، مقربین اور اصحاب یمین تو عیش وعشرت میں ہوں گے اور جھٹلانے والے اور گمراہ لوگ مصیبتوں میں۔

آیات: ٢٩	٥٧- سُورَةُ الْحَدِيدِ مَدَنِيَّةٌ ٩٤	رکوعات: ٤

يَلِجُ داخل ہوتا ہے　　يَعْرُجُ چڑھتا ہے　　مُسْتَخْلَفِينَ پیچھے آنے والے، نائب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمَٰوَٰتِ

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز خدا کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے، آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا

وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢﴾ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ

وہی مالک ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، اور وہ ہر بات پر قادر ہے وہی اول ہے وہی آخر تک رہے گا، وہی ظاہر میں ہے،

وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ

اور وہی پوشیدہ میں ہے اور وہی ہر چیز سے واقف ہے۔اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ

کیا، پھر عرش پر جلوہ گر ہوا، وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے، اور جو

مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۭ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

آسمان سے اترتا ہے اور جو اس طرف چڑھتا ہے اور تم جہاں کہیں بھی ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو (بھی) دیکھنے والا

بَصِيْرٌ ۝٤ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٥ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي

ہے۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ وہی رات کو دن میں اور دن کو

النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٦ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

رات میں داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے۔(لوگو!) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا

اور جس (مال) میں اس نے تمہیں (اپنا) نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ (بھی) کرو، تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور (اس کی راہ

لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝٧ وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا

میں) خرچ کرتے ہیں ان کیلئے بڑا اجر ہے، اور تمہیں کیا ہوگیا کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہو اور پیغمبر تمہیں اس بات کی دعوت دے رہے ہیں کہ

بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰي عَبْدِهٖٓ

تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ اور اگر تم یقین رکھتے ہو تو تم سے (مسلمان ہونے کا) خدا نے عہد (بھی) لے لیا تھا، اللہ اپنے بندے پر واضح آیتیں

اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝٩

نازل کرتا ہے؛ تاکہ تمہیں (کفر کی) ظلمتوں سے (ایمان کے) نور کی طرف لے آئے اور یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر شفقت کرنے والا اور مہربان ہے، اور تمہیں

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۭ

کیا ہوگیا کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو؛ حالانکہ آسمانوں اور زمین کی دولت کا مالک وہی ہے (اور اے مسلمانو) جن لوگوں نے تم میں سے فتح

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً

(مکہ) کے قبل خرچ کیا اور (اسکی راہ میں) جہاد کیا، وہ (انکے) برابر نہیں ہو سکتے (جنہوں نے ایسا نہیں کیا) اور وہ (تو) ان سے زیادہ اجر عظیم کے مستحق ہیں

مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ۭ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝١٠ ع ۱۷

جنہوں نے فتح مکہ کے بعد (خدا کی راہ میں) خرچ کیا اور جہاد کیا اور ویسے تو اللہ نے ہر ایک (فریق) سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

تفسیر

چونکہ اس سورہ میں حدید یعنی لوہے کا ذکر آئے گا، اس لیے اس کا نام بھی حدید ہی رکھ دیا گیا، شروع رکوع میں خدا تعالیٰ کی صفات

کا بیان ہوا ہے۔ اس کے بعد ایمان لانے اور خدا کی راہ میں مال دینے کا حکم ہے اور آنحضرت ﷺ کو پیغمبر برحق قرار دیا ہے کہ وہ تمہیں
کفر سے اسلام کی طرف بلاتے ہیں، اس کے بعد فتح مکہ سے قبل کے مجاہد اور مال خرچ کرنے والوں کے درجوں کا بیان ہے اور بتایا ہے
کہ جو بھی اس کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرے گا یقیناً دنیا و آخرت میں بھلائی کا مستحق ہے۔

اُنْظُرُوْنَا ہمارا انتظار کرو	نَقْتَبِسْ ہم کچھ لے لیں	اَلْتَمِسُوْا ڈھونڈو، تلاش کرو
سُوْرٍ دیوار	فَتَنْتُمْ تم نے فتنے میں ڈال لیا	اَرْتَبْتُمْ تم شک میں پڑے رہے
اَلَمْ یَاْنِ کیا وقت نہیں آیا	اَمَدُ زمانہ، مدت	اِعْلَمُوْٓا جان لو

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝١١

کون ہے جو اللہ (کی راہ میں) قرض حسنہ دے پھر خدا اس کے لیے بڑھاتا چلا جائے، اور اس کے لیے ایک پسندیدہ بدلہ ہے۔

یَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ

جس دن آپ دیکھیں گے کہ مومن مرد اور عورتوں (کے ایمان) کی روشنی ان کے آگے اور دائیں طرف دوڑ رہی ہوگی

بُشْرٰىكُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ ذٰلِكَ

(اور آواز آئے گی،) آج کے دن تمہارے لئے ایسے باغوں کی بشارت ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ان میں ہمیشہ رہو گے یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝١٢ یَوْمَ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا

بڑی کامیابی ہے۔ (اور) جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے: (ذرا) ہمارا انتظار کرلو،

نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَیْنَهُمْ

ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں، کہا جائے گا: پیچھے مڑ جاؤ پھر (وہاں سے) روشنی تلاش کرو، پھر ان کے درمیان ایک دیوار

بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝١٣ؕ

کھڑی کردی جائے گی کہ اس میں ایک دروازہ ہوگا، دروازے کے اندر کی طرف رحمت (برس رہی) ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

ہوگا، منافق (باہر سے) مومن کو کہیں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے، وہ کہیں گے: (تھے) کیوں نہیں، مگر تم نے خود کو مصیبت

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ غَرَّكُمْ

میں ڈال لیا اور انتظار کر رہے تھے اور شک میں پڑے رہے اور (تمہاری) آرزوؤں نے تمہیں دھوکے میں ڈال دیا، یہاں تک کہ خدا کا حکم آپہنچا

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝١٤ فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّ لَا مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ

اور تم کو شیطان نے خدا کے بارے میں فریب دیا۔ تو بس آج نہ تم سے نہ کافروں سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا، تم سب کا ٹھکانا

النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝١٥ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

دوزخ ہے، اور وہی تمہارا رفیق ہے، اور وہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔ کیا ایمان والوں کے لیے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد کیلئے

لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

جھک جائیں اور اس سچے دین کیلئے جو خدا نے نازل کیا اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں کہ ان سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی تھی پھر ان پر

عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ

ایک مدت گزر گئی، پھر ان کے دل سخت ہو گئے اور ایسے لوگوں میں سے اکثر بدکار (کافر) ہیں، (اے لوگو!) سمجھ لو کہ خدا ہی زمین کو

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ

اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے، ہم نے یقیناً (اپنی) آیات تمہارے لئے کھول کر بیان کردی ہیں تا کہ تم سمجھو۔ بلاشبہ صدقہ دینے

وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾

والے مرد اور عورتوں کو اور جنہوں نے اللہ (کی راہ میں) قرض حسنہ دیا، وہ صدقہ (باعتبار ثواب کے) ان کیلئے بڑھا دیا جائے گا اور ان کے

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ

لیے پسندیدہ بدلہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اپنے پروردگار کے نزدیک وہی صدیق اور شہید کا (درجہ رکھتے)

لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع ۱۸

ہیں، ان کیلئے ان کا بدلہ اور ان کا نور (ایمان بس) ہے، اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، (تو) وہی لوگ دوزخی ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو دگنا اجر دیئے جانے کا وعدہ ہے اور بتایا ہے کہ قیامت کے دن ایمانداروں کا نور ایمان انہیں جنت کی طرف ہدایت کرے گا؛ لیکن منافق لوگوں کو کچھ سجھائی نہ دے گا، اس کے بعد مسلمانوں کو قرآن اور اسلام کی طرف متوجہ کیا ہے اور پہلی قوموں کے حالات سے عبرت دلائی ہے کہ کہیں تم بھی ان جیسے نہ ہو جانا۔

تَفَاخُرٌ آپس میں فخر کرنا	تَكَاثُرٌ آپس میں مال و اولاد کی زیادتی جتانا	يَهِيْجُ زور پکڑنا
مُصْفَرًّا زرد	عَرْضِ چوڑائی	نَّبْرَاَهَا اسے ظاہر کریں ہم
لَا تَاْسَوْا افسوس نہ کرو	مُخْتَالٍ غرور کرنے والا	فَخُوْرٍ فخر کرنے والا
		حَدِيْدَ لوہا

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي

(اے لوگو!) سمجھ لو کہ (یہ) دنیا کی زندگانی صرف کھیل کود اور زینت کی چیز ہے اور باہم فخر کرنا اور مال و اولاد کی

الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ

حرص کرنا ہے جیسے مینہ (برستا) ہے کہ اس کی پیداوار (کھیتی) کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہے سو اس کو

فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

تو زرد دیکھتا ہے پھر وہ چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور (مصیبت اٹھانے والے ایمان والوں کو) خدا کی مغفرت

وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۲۰﴾ سَابِقُوْۤا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ

اور رضامندی حاصل ہوگی اور یہ دنیاوی زندگی (تو بس) ایک دھوکے کا سامان ہے، (تو اے لوگو!) اپنے رب کی مغفرت کی اور اس جنت

رَّبِّکُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے

وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۱﴾ مَاۤ اَصَابَ

(اور) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے اور وہ بڑا فضل والا ہے۔ اور روئے زمین

مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ

اور تمہاری ذات پر کوئی مصیبت نہیں پڑتی کہ جسے ایک کتاب میں لکھا ہوا نہ ہو پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں، بیشک

اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ﴿۲۲﴾ لِّکَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا

یہ بات خدا کے نزدیک بہت آسان ہے، (یہ اس لیے بتایا جاتا ہے)؛ تا کہ جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر حد سے زیادہ رنج نہ کرو اور جو تمہیں دیا

بِمَاۤ اٰتٰکُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ ۙ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ

جائے اس پر اترائے نہ پھرو، اور خدا کسی فخر کرنے والے مغرور انسان کو دوست نہیں رکھتا، اور جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو

النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ

بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور منہ موڑے گا تو (خدا کا کیا بگاڑتا ہے،) اللہ بے نیاز اور قابل تعریف ہستی ہے، (اور) یقیناً ہم نے

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْکِتٰبَ وَالْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ

پیغمبروں کو واضح نشانیاں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور (انصاف کی) ترازو (بھی) اتاری تا کہ لوگ انصاف کرنے لگیں اور ہم نے

بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ

لوہا پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور لوگوں کیلئے (دوسرے) منافع (بھی) ہیں اور (اسلئے لوہا پیدا کیا)؛ تا کہ جان لے کہ اس کی اور اسکے

ع ۳ ۱۹ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَ رُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۵﴾ ۧ

رسولوں کی بن دیکھے کون مدد کرتا ہے۔ (اور اللہ کو تو مدد کی ضرورت ہی نہیں ہے) وہ بلاشبہ بڑی قوت والا اور غالب ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بڑے دلنشین پیرایہ میں بتایا گیا ہے کہ یہ دنیاوی زندگی جس پر تم پھولے نہیں سماتے ہو صرف چندروزہ عیش کی چیز ہے، اس کے بعد یہ سب عیش و آرام ختم ہو جاوے گا، اور اپنے کیے پر پچھتاؤ گے، اس لیے اس سے دل نہ لگاؤ، ہاں اتنا جتنا کہ ضروری ہے اور نیک کام کرو کہ وہی آگے کام آنے والا ہے، پھر بتایا ہے کہ مصیبت پر حد سے زیادہ رنج کرنا یا کسی چیز کے ملنے سے حد سے زیادہ خوش ہونا کہ خدا کو ہی بھول جائے دونوں باتیں ٹھیک نہیں ہیں؛ بلکہ خدا کی مرضی کے ماتحت خود کو کر لینا چاہیے کہ جس طرح اسے منظور تھا ہوا، ہم اسی کے لیے ہیں اور اسی کی مرضی کے مطابق چلیں گے پھر بتایا ہے کہ ہر نبی کو ایک کتاب دی گئی، اخیر میں لوہے کے فوائد بیان کیے ہیں کہ تم اس سے آلات حرب کے علاوہ اور بھی فائدے حاصل کر سکتے ہو۔

رَاْفَةً رافت، نرمی رَهْبَانِیَّةَ رہبانیت، ترک دنیا اَبْتَدَعُوْهَا اسے انہوں نے گھڑ لیا

مَا كَتَبْنٰهَا ہم نے اس پر اسے فرض نہیں کیا تھا رَعَوْهَا انہوں نے رعایت کی اس کی كِفْلَيْنِ دو حصے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَ جَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ

اور بیشک ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو رسول بنایا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب جاری رکھا تو بعض ان میں سے ہدایت پر آئے

وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَ قَفَّيْنَا بِعِيْسَى

اور اکثر ان میں سے نافرمان تھے۔ پھر ہم نے انکے بعد پے در پے اور رسول بھیجے اور انکے پیچھے عیسیٰؑ بن مریم

ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَ جَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ

کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا کی اور ان لوگوں کے دلوں میں جو ان کی پیروی کی، نرمی اور رحم دلی (کوٹ کر) بھر دی،

وَ رَهْبَانِيَّةَ ۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا

اور انہوں نے رہبانیت کو از خود نکال لیا کہ ہم نے ان پر اسے فرض نہیں کیا تھا، ہاں یہ تھا کہ وہ خدا کی رضامندی چاہتے تھے، پس انہوں

حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

نے اس کا پورا حق ادا نہ کیا، تو ہم نے ان میں سے ایمان لانے والوں کو ان کا اجر دیا اور ان میں سے اکثر (تو) بدکار تھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ

اے ایمان دار! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر (سچے دل سے) ایمان لاؤ، وہ اپنی رحمت سے (ثواب کے) دو حصے تمہیں دے گا،

وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ

اور تمہیں ایک ایسا نور دے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، (دنیا و آخرت میں،) اور وہ تمہیں بخش دے گا، اور اللہ بڑا غفور رحیم ہے، یہ اس لیے ہے؛

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ

تاکہ اہل کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ فضل کرنا تو اسی کے اختیار میں ہے،

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع ۲۰

وہ جسے چاہتا ہے اسے نوازتا ہے اور وہ بڑے فضل والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لیے روز اول ہی سے رسولوں کا سلسلہ جاری کر دیا تھا اور ان میں سے نوح اور ابراہیم علیہما السلام کا ذکر کیا، پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین کا ذکر ہے، اور رہبانیت کو ان کی ایجاد کہا ہے کہ وہ خدا نے فرض نہیں کی تھی، بلکہ حکم صرف یہی تھا کہ خدا کی رضا ڈھونڈو، اس کے کہنے کے مطابق عمل کرو، لیکن وہ اتنا زیادہ حد سے گزر گئے کہ ترک دنیا اختیار کر لی اور پھر اسے اچھی طرح نباہ بھی نہ سکے، اس کے بعد ایمان والوں کو خطاب ہے کہ محمد ﷺ پر پوری طرح ایمان لاؤ اور اس کے بدلہ میں اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اور اسی بات پر سورہ کو ختم کیا ہے۔

آیات : ٢٢	٥٨۔ سُوۡرَةُ الۡمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٥	رکوعات : ٣

سَمِعَ اس نے سنا	تَشۡتَكِىۡ وہ گلہ کرتی ہے، شکایت کرتی ہے	تَحَاوُرَ سوال وجواب
وَلَدۡنَ انہوں نے جنا	يَّتَمَآسَّا وہ ایک دوسرے سے ملیں، چھوئیں	شَهۡرَيۡنِ دو مہینے
مُتَتَابِعَيۡنِ پے درپے، ایک کے بعد دوسرا	سِتِّيۡنَ ساٹھ	يُحَآدُّوۡنَ مخالفت کرتے ہیں
كُبِتُوۡا وہ ہلاک کئے گئے	كُبِتَ وہ ہلاک کیا گیا	اَحۡصٰى انہوں نے گھیر لیا، شمار کرلیا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ قَوۡلَ الَّتِىۡ تُجَادِلُكَ فِىۡ زَوۡجِهَا وَ تَشۡتَكِىۡۤ اِلَى

یقیناً (اے محمدؐ!) اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو اپنے شوہر کے بارے میں آپ سے جھگڑتی تھی اور (اپنے رنج وغم کی) اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ ۖ وَ اللّٰهُ يَسۡمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌۢ بَصِيۡرٌ ﴿١﴾ اَلَّذِيۡنَ

سے شکایت کرتی تھی، اور اس نے تم دونوں کی گفتگو (یعنی سوال وجواب بھی) سنی یقیناً اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ (اے محمدؐ ان مسلمانوں

يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡكُمۡ مِّنۡ نِّسَآٮِٕهِمۡ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمۡ ؕ اِنۡ اُمَّهٰتُهُمۡ

کو سنادو) تم میں سے جو اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (مثلاً یوں کہہ دیتے ہیں انتِ علیَّ کظہر امّی) وہ ان کی مائیں نہیں ہیں ان کی

اِلَّا اڵّٰٓـىِٔىۡ وَلَدۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّهُمۡ لَيَقُوۡلُوۡنَ مُنۡكَرًا مِّنَ الۡقَوۡلِ وَزُوۡرًا ؕ

مائیں وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنا ہے اگر وہ ان عورتوں کو ماں کہتے ہیں تو یہ ایک ناشائستہ حرکت ہے اور جھوٹ بکتے ہیں؛ (اسلئے ان کو گناہ

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ﴿٢﴾ وَ الَّذِيۡنَ يُظٰهِرُوۡنَ مِنۡ نِّسَآٮِٕهِمۡ ثُمَّ يَعُوۡدُوۡنَ لِمَا

ہوگا) اور (دیکھو) یقیناً اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور جو اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر اپنی کہی ہوئی باتوں کی تلافی کرنی

قَالُوۡا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمۡ تُوۡعَظُوۡنَ بِهٖ ؕ

چاہتے ہیں تو (ان پر فرض ہے کہ) ان عورتوں کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں۔ (دیکھو) تمہیں یہ نصیحت کی جاری ہے

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿٣﴾ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ مِنۡ قَبۡلِ

اور (یاد رکھو) اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے خبردار ہے۔ جو یہ نہ کر سکے تو (اسے چاہئے کہ) اس عورت کو چھونے سے پہلے پے درپے

اَنۡ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ فَاِطۡعَامُ سِتِّيۡنَ مِسۡكِيۡنًا ؕ ذٰلِكَ

دو مہینے روزے رکھے اور اگر کسی میں اتنی بھی طاقت نہ ہو تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یہ (نصیحت تمہیں) اس لئے (کی جاتی) ہے؛

لِتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖ ؕ وَ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ

تاکہ تم (ٹھیک ٹھیک) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (دیکھو) یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور (ان سے) انکار کرنے والوں

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَ رَسُوۡلَهٗ كُبِتُوۡا كَمَا كُبِتَ الَّذِيۡنَ مِنۡ

کو دردناک عذاب ہوگا۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ؐ کے (احکام کے) خلاف کریں گے انہیں ویسے ہی ذلیل کیا جائیگا جیسے کہ ان

قَبۡلِهِمۡ وَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ۝۵

سے پہلے لوگوں کو کیا گیا۔ اور بیشک ہم نے (اب) صاف صاف آیتیں اتاری ہیں (پھر سن لو۔ ان سے) انکار کرنیوالوں کو رسوا کن عذاب دیا

يَوۡمَ يَبۡعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعًا فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا ؕ اَحۡصٰهُ اللّٰهُ

جائیگا۔ جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کریگا تو (اس دن) جو کچھ وہ دنیا میں کرتے رہے تھے انہیں جتلا دیگا۔ اللہ نے ان کے اعمال کو اچھی

وَ نَسُوۡهُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ شَهِيۡدٌ ۝۶ ع

طرح شمار کر رکھا ہے، گو وہ بھول چکے ہوں گے۔ اور اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورہ مجادلہ اس لئے ہے کہ اس میں ایک عورت کے جھگڑے کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ اس کے پہلے رکوع میں اسی کا بیان ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اپنی عورتوں کو ماں بہن یا ایسے الفاظ کہنا گناہ ہے اور اللہ کو یہ پسند نہیں۔ جو بھی ایسا کرے تو اس کی سزا یہ ہے کہ وہ اپنی عورت سے میل جول سے پہلے یا تو ایک غلام آزاد کریں۔ یا دو مہینے روزے رکھیں، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو اللہ کی ان حدوں کو توڑے گا، اس کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لیا کریں۔ تا کہ بعد میں پچتانا نہ پڑے۔

نُهُوۡا وہ روکے گئے۔ منع کئے گئے	يَتَنٰجَوۡنَ وہ چوری چوری مشورے کرتے ہیں	مَعۡصِيَتِ نافرمانی
حَيَّوۡكَ وہ تجھے سلام کہتے ہیں	لَمۡ يُحَيِّكَ وہ تجھے سلام نہیں کرتا	اَشۡفَقۡتُمۡ تم ڈر گئے
لَا تَتَنَاجَوۡا تم سرگوشی نہ کرو	تَنَاجَوۡا تم مشورہ کرو	تَفَسَّحُوۡا تم کھل جاؤ، کھل کر بیٹھو
اَفۡسَحُوۡا کھلے ہو جاؤ	يَفۡسَحِ اللّٰهُ کھلا کر دیگا، فراخ کردے گا	اَنۡشُزُوۡا تم اٹھ جاؤ
قَدِّمُوۡا آگے بھیجو، پیش کرو	تَنَاجَيۡتُمۡ تم آپس میں سرگوشی کرتے ہو	

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ مَا يَكُوۡنُ مِنۡ

(اے محمدؐ) کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ اللہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے اور جہاں (کہیں بھی) تین آدمی

نَّجۡوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمۡ وَلَا خَمۡسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمۡ وَلَاۤ اَدۡنٰى

چوری چھپے مشورہ کرتے ہیں وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے (جو انکی باتوں کو سنتا ہے اسی طرح) اگر پانچ ہوں تو وہ چھٹا ہوتا ہے اور اس سے کم

مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمۡ اَيۡنَ مَا كَانُوۡا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا عَمِلُوۡا يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ

ہوں یا زیادہ، وہ جہاں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے پھر قیامت کے دن جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا انہیں جتلا دیگا۔

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ

یقیناً اللہ ہر بات کو جانتا ہے۔اور آپ نے ان کی حالت پر نہیں غور کیا ہے جنہیں چوری چھپے مشورے کرنے سے روکا گیا ہے، پھر (بھی) وہ بار بار

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ یَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ ز وَ اِذَا

وہی کرتے ہیں جس سے روکے گئے ہیں اور مشورہ (بھی) کرتے ہیں (تو) گناہ اور ظلم اور (اللہ کے) رسول کی نافرمانی کے متعلق۔اور جب

جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ اللّٰهُ لا وَیَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ

(کبھی) آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے طریقہ سے سلام کہتے ہیں جیسے طریقہ سے سلام اللہ کبھی نہیں چاہتا۔ اور دل میں کہتے ہیں کہ

لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ط حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ج یَصْلَوْنَهَا ج

(اگر اللہ کا رسول سچا ہے تو) ہمارے اس کہنے پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ ان (کے عذاب) کیلئے جہنم ہی کافی ہے۔اس میں یہ لوگ

فَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ

(ضرور) داخل ہوں گے اور وہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔ (اے مسلمانو!) جب تم آپس میں مشورہ کرو تو (تم بھی) گناہ گاری یا ظلم یا رسولؐ خدا کی

وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ط وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ

نافرمانی کے متعلق مشورہ نہ کرو۔ اور (اگر کوئی) مشورہ (کرو بھی تو) پرہیز گاری اور نیکی کے متعلق کرو اور اسی اللہ سے ڈرتے رہو جس کے

اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾ اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

پاس تمہیں اکٹھے ہو کر (جانا) ہے۔ (اور دیکھو ظلم اور رسول خدا کی نافرمانی کے) مشورے کرنا شیطان کا کام ہے (اور وہ اسلئے ایسے مشورہ کرتا

وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَ عَلَى اللّٰهِ

ہے) تاکہ ایمانداروں کو غم میں مبتلا کرے حالانکہ وہ خدا کے حکم کے بغیر ان میں سے کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا (اس لئے) ایمانداروں

فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجٰلِسِ

کو چاہئے کہ اللہ پر بھروسہ کریں۔ اے مسلمانو! جب تم سے کسی مجلس میں کہا جائے کہ ذرا کھلے ہو کر بیٹھو تو

فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ج وَ اِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

کھلے ہوجایا کرو۔ اللہ تم کو (جنت میں) کھلی جگہ دیگا۔ اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تم میں سے جو

مِنْكُمْ لا وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

ایماندار اور سمجھدار ہیں ان کے درجے بلند کریگا۔ اور (دیکھو) جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔(اور) اے مسلمانو!

اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ط ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ط

جب تم رسولؐ (خدا) سے مشورہ کرنے لگو تو اس سے پہلے کچھ خیرات کر لیا کرو۔ یہ تمہارے (ہی) لئے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزگی

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ

(کا موجب) ہے۔ اور اگر تم نہ پاؤ تو اللہ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے۔(بخش دیگا۔ اے مسلمانو!) کیا تم مشورہ کرنے سے پہلے خیرات کرنے

نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا

سے ڈر رگئے۔ پس اگر تم نہیں کر سکتے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حال پر عنایت فرمائی سو تم نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کیا کرو۔ اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۧ ﴿۱۳﴾ ع ۲

ادا کرتے رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے رہو (یاد رکھو) جو کام بھی تم کروگے اللہ کو سب کی خبر ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ ہر وقت انسان کے ساتھ ہے اور اسے کوئی بری حرکت کرتے وقت یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ وہ اکیلا ہے اور اسکی اس حرکت کی کسی کو خبر نہیں ہوگی۔ اسکے بعد منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ رسولؐ خدا کی نافرمانی کے متعلق مشورے کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور سمجھایا گیا ہے کہ اگر کوئی مشورہ کرو تو نیکی کے متعلق کیا کرو۔ اسکے بعد مسلمانوں کو مجلس میں اٹھنے بیٹھنے کے آداب سکھائے گئے ہیں۔ یہ سب باتیں انسان کو انسان بنانے کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے قرآن انہیں بیان کر رہا ہے۔ سب سے اخیر میں خیرات کرنے، نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور رسولؐ اللہ کی تابعداری کا حکم دیا گیا ہے۔

تَوَلَّوْا وہ دوست رکھتے ہیں　جُنَّةً ڈھال، بچاؤ کا سامان، اوٹ　اِسْتَحْوَذَ چڑھ بیٹھا، وہ مسلط ہو گیا

اَذَلِّيْنَ ذلیل سے ذلیل　لَاَغْلِبَنَّ میں ضرور غالب رہونگا　يُوَآدُّوْنَ وہ دوست رکھیں　حَآدَّ اس نے مخالفت کی

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے کبھی ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا ہے جو اس قوم سے جس پر اللہ نے غضب کیا ہو۔ دوستی رکھتے ہیں نہ تو وہ لوگ

وَ لَا مِنْهُمْ ۙ وَ يَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ

تم میں سے (گنے جا سکتے) ہیں اور نہ وہ ان میں (شامل) ہیں، اور (اس) جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں (کہ وہ مسلمان ہیں) حالانکہ وہ جانتے ہیں

لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا

(کہ ہم جھوٹ کہہ رہے ہیں)۔ اللہ نے انکے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، یہ جو کچھ (بھی) کر رہے ہیں بہت ہی برا ہے، اپنی قسموں

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾

کو انہوں نے آڑ بنا رکھا ہے پھر وہ (لوگوں کو بھی) اللہ کے راستہ (پر چلنے) سے روکا (وہ یاد رکھیں) انکے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ

اللہ کے مقابلہ میں انکے مال اور انکی اولاد ان کے کسی کام نہیں آسکے گی۔ یہی دوزخی ہیں، جو اس

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا

میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب (قیامت کے دن) اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کریگا تو اسکے سامنے بھی قسمیں کھانا شروع کریں گے جیسے کہ

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾

تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ (اس سے) کچھ حاصل ہوگا (ہرگز نہیں) یاد رکھو یہی لوگ سراسر جھوٹے ہیں۔

اِسۡتَحۡوَذَ عَلَيۡهِمُ الشَّيۡطٰنُ فَاَنۡسٰهُمۡ ذِكۡرَ اللّٰهِ‌ؕ اُولٰۤـئِكَ حِزۡبُ الشَّيۡطٰنِ‌ؕ

شیطان نے ان پر غلبہ پا لیا ہے۔ چنانچہ اس نے انہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ (بس اب) یہ شیطان کی فوج (میں شامل ہو گئے)

اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ الشَّيۡطٰنِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝١٩ اِنَّ الَّذِيۡنَ يُحَآدُّوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ

ہیں۔ اور انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ شیطان کی جماعت ہی سراسر نقصان میں رہے گی۔ (اور) یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے

اُولٰۤـئِكَ فِى الۡاَذَلِّيۡنَ ۝٢٠ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

(احکام کے) خلاف کریں وہی ذلیل تر ہوں گے۔ اللہ نے (یہ) لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسولؐ ضرور غالب رہیں گے۔ یقیناً اللہ بہت

قَوِىٌّ عَزِيۡزٌ ۝٢١ لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ

طاقت کا مالک اور زبردست ہے، (اے محمدؐ!) آپ ایسا (کبھی) نہیں پائیں گے کہ ایک قوم کے لوگ اللہ پر ایمان (بھی) رکھتے ہوں اور قیامت

الۡاٰخِرِ يُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ

پر بھی ان کا ایمان ہو، پھر وہ ان کو دوست رکھیں جو اللہ اور اسکے رسولؐ کے (احکام کے) خلاف (چل رہے) ہوں۔ خواہ وہ انکے باپ ہوں، بیٹے

اَوۡ اَبۡنَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِيۡرَتَهُمۡ‌ؕ اُولٰۤـئِكَ كَتَبَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ

ہوں، بھائی ہوں، رشتے دار ہوں، ہاں ایسے ہی لوگوں (کے متعلق یقین سے کہا جا سکتا ہے ان) کے دل میں اللہ نے ایمان کو ثبت کر دیا

وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ‌ ؕ وَيُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

ہے۔ اللہ ایسوں کی (دنیا میں) روح القدس سے مدد کریگا۔ اور (آخرت میں) انہیں ایسی جنت میں داخل کریگا جس کے نیچے نہریں بہ رہی

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ‌ ؕ اُولٰۤـئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ‌ ؕ

ہونگی۔ اور وہ اس (بہشت) میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا، اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہونگے (ہاں) یہی لوگ اللہ کے

اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝٢٢ ع

لشکر (میں شامل) ہیں (یاد رکھو) یقیناً اللہ کے لشکر (میں شامل ہونے والے) ہی کامیاب ہوں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول منافقوں کی حالت بیان کی ہے۔ اسکے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ کے سامنے بھی قیامت کے دن یہ جھوٹی قسمیں کھائیں گے، مگر انکو کوئی فائدہ ان قسموں کے کھانے سے نہ ہوگا۔ اللہ ان کو جہنم میں ڈالے گا۔

اس کے بعد بتایا ہے کہ صحیح مومن اور ایماندار وہ ہیں جو کہ ہر ایک ایسے آدمی سے قطع تعلق کرلیں جو اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا دشمن ہو۔ خواہ وہ ان کا سگا باپ یا بھائی یا بیٹا کیوں نہ ہو۔ اور ایسے مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے۔ ہمیں بھی اس اللہ والے گروہ میں شامل ہونے کے لئے خود اللہ کے حکموں کی تابعداری کرنی چاہئے۔ اور اس کے حکموں کی نافرمانی کرنیوالوں سے قطع تعلق کرلینا چاہیے۔

آیات : ۲۴	۵۹۔ سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۱	رکوعات : ۳

حَشْرِ اکٹھا کرنا — مَانِعَة روکنے والے، بچانے والے — حُصُوْنُ جمع حصن۔ قلعے

يُخْرِبُوْنَ اجاڑتے ہیں، خراب کرتے ہیں — اِعْتَبِرُوْا عبرت حاصل کرو — جَلَآءَ جلاوطنی

قَطَعْتُمْ تم نے کاٹا — لِيْنَةٍ کھجور کے درخت کا تنا — تَرَكْتُمُوْا تم نے چھوڑا

اُصُوْلِ جمع اصل۔ جڑیں — لِيُخْزِيَ تا کہ وہ رسوا کرے — اَوْجَفْتُمْ تم نے دوڑائے

رِكَابٍ اونٹ — دُوْلَةً پھرنیوالا، ہاتھوں ہاتھ جانیوالا — تَبَوَّؤُ انہوں نے گھر بنایا۔ ٹھکانا بنایا

يُؤْثِرُوْنَ وہ ایثار کرتے ہیں — خَصَاصَةٌ تنگی — يُوْقَ بچایا گیا

سَبَقُوْنَا ہم سے پہلے ہوئے — غِلًّا کینہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

جو چیزیں (بھی) آسمان اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کر رہی ہیں (اور یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ) وہ (اللہ) بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ

وہی (اللہ) ہے جس نے پہلے حشر کے وقت ہی اہل کتاب میں سے کفر کرنیوالوں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ اور تمہیں (بھی یہ)

مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ

گمان نہ تھا کہ وہ (اس طرح اپنے گھروں سے) نکلیں گے۔ (اور انہیں بھی یہ گمان نہ تھا کہ وہ اس طرح اپنے گھروں سے نکلیں گے)

حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۖ

اور انہیں یہ خیال تھا کہ انکے قلعے انہیں اللہ (کے ہاتھوں) سے بچالیں گے۔ مگر اللہ کا وار ان پر ایسی جگہ سے پڑا جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔

وَ قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَ اَيْدِي

اور اس نے انکے دل میں (مسلمانوں کا ایسا) رعب ڈال دیا کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے (خود) اپنے گھروں کو اجاڑ رہے ہیں اور مسلمانوں کے

الْمُؤْمِنِيْنَ ۖ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ② وَ لَوْ لَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ

ہاتھوں سے بھی انہیں اجڑوا رہے ہیں، عقل وہوش رکھنے والو (ان سے) عبرت حاصل کرو۔ اور اگر اللہ تعالیٰ جلاوطنی کا فیصلہ نہ کر دیا ہوتا

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

تو انہیں (اس) دنیا میں (اس سے بھی سخت) عذاب دیتا اور آخرت میں تو انکے لئے دوزخ کا عذاب (ہی) ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④

اللہ اور اسکے رسول سے دشمنی کی ہے۔ اور جو بھی اللہ سے دشمنی رکھے گا تو (اسے معلوم ہو جانا چاہیے کہ) بیشک اللہ بہت سخت پکڑنے والا

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ

ہے۔(اور اے مسلمانو!) تم نے جو کھجور کے درخت کے تنے کاٹے ہیں یا کھڑے رہنے دیئے ہیں وہ (عین) منشاء خداوندی کے مطابق ہوا

الْفٰسِقِيْنَ ۵ وَ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ

کیونکہ وہ بھی چاہتا تھا کہ وہ نافرمان، بدکار ذلیل ہوں۔(اے مسلمانو!) ان کے مالوں میں سے جو مال تمہارے گھوڑا یا اونٹ دوڑائے بغیر اللہ اپنے

وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۶

رسول کو سونپ دے (وہ اسی کا ہے) اور اللہ جس پر چاہے اپنے رسولؐ کا قبضہ کرادے۔ اور (یاد رکھو) اللہ ہر بات کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَ لِذِي الْقُرْبٰى

جو مال (بھی) بستی والوں کے مال میں سے (بے مشقت) اللہ اپنے رسولؐ کو سونپ دے۔ سو وہ اللہ کے راستے میں اسکے رسولؐ کے ہاتھوں

وَ الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ

اسکے قرابت داروں مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کیا جائیگا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ تم میں سے مالداروں کے قبضہ میں نہ آجائے

وَ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور (دیکھو) جو (مال) تمہیں رسولؐ دے اسے لے لو۔ اور جس سے روکے اس سے رک جاؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو (یاد رکھو) وہ بہت

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۷ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وقف لازم

سخت سزا دینے والا ہے۔(اور وہ مال) ان مفلس مہاجرین کیلئے (بھی) ہے (یعنی ان پر بھی خرچ کیا جائیگا) جو کہ اپنے گھروں سے (زبردستی)

وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ

نکال دیئے گئے اور ان کے مال چھین لئے گئے (اور اب) وہ اللہ کی رضامندی اور اسکے فضل کی تلاش میں اللہ اور اسکے رسولؐ کی مدد کر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ ۸ وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ

(اور حقیقت میں) یہی سچے مسلمان ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ایمان قبول کیا اور (مدینہ میں) اپنا گھر بنالیا وہ بھی جب

مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ

انکے پاس کوئی ہجرت کرکے آتا ہے تو اس سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ اور جو ان (مہاجروں) کو دیا جاتا ہے اس کے متعلق اپنے دل میں

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ

کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور اگرچہ خود تنگی میں (کیوں نہ) ہوں (مہاجرین کے معاملہ میں) ایثار سے کام لیتے ہیں اور (یاد رکھو)

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ۹ وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ

جو شخص اپنے نفس کی خواہش سے بچایا گیا وہ یقیناً (دنیا اور آخرت میں) کامیاب ہوگا۔ اور وہ لوگ جو ان کے بعد (اسلام میں) آتے ہیں وہ

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا

(بھی) یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں معاف کر اور ہمارے دل

ع غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾

میں ایمانداروں کے متعلق کوئی کینہ نہ رہنے دے۔اے ہمارے پرور دگار! یقیناً تو بہت ہی شفقت والا اور رحم کرنیوالا ہے۔

تفسیر

اس سورۃ میں چونکہ یہودیوں کے مدینہ سے جلاوطن کئے جانے کا ذکر ہے؛اس لئے اس سورت کا نام بھی سورت حشر رکھا گیا ہے۔اس کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب اللہ کا عذاب آجائے تو کوئی طاقت انسان کو اس سے نہیں بچا سکتی۔جیسا کہ یہود کو ان کے قلعے وغیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچا سکے۔اسکے بعد غنیمت کے مال کے متعلق احکام درج ہیں۔اس کے بعد مہاجرین اور انصار کی تعریف بیان کی گئی۔اور اخیر میں مسلمانوں کی زبانی ایک دعا بیان کی گئی ہے۔ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے یہی دعا مانگا کریں؟

نَافَقُوْا انہوں نے منافقت کی	اُخْرِجْتُمْ تم نکالے گئے	لَنَخْرُجَنَّ ہم ضرور نکلیں گے
لَا نُطِيْعُ ہم تابعداری نہیں کرینگے	قُوْتِلْتُمْ تم سے لڑائی کی گئی	قُوْتِلُوْا ان سے لڑائی کی گئی
مُحَصَّنَةٍ گھرا ہوا۔قلعہ بند	جُدُرٍ جمع جدار۔دیواریں	شَتّٰى متفرق
اُكْفُرْ کفر کر۔ناشکری کر۔انکار کر۔		

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے ان منافقوں کی حالت نہیں دیکھی جو کہ اہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائی کو کہتے (پھرتے) ہیں کہ (فکر نہ کرو۔)

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ

اگر تمہیں (مدینہ سے) نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات ہرگز نہیں مانیں گے۔

فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ

اور اگر تمہارے ساتھ لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے۔اور اللہ علانیہ کہہ رہا ہے کہ یہ بالکل جھوٹ بک رہے ہیں۔اگر (کبھی) ان کو

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١١﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ

نکالا گیا تو یہ (کبھی) انکے ساتھ نہیں نکلیں گے۔اور اگر ان سے لڑائی کی گئی تو یہ کبھی ان کی مدد نہیں کریں گے۔اور اگر (کچھ) مدد کرنے کیلئے

قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَ لَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۣ

نکلے بھی تو (میدان جنگ سے) پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے۔اور (یاد رکھیں) پھر کسی طرف سے (بھی) انکی مدد نہیں کی جائیگی۔(اور انکے

ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ

میدان جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنے کی وجہ یہ ہے کہ) اللہ سے بھی کچھ زیادہ تمہارا رعب ان کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔یہ اس لئے کہ یہ لوگ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ

بالکل عقل سے کام نہیں لیتے۔(اور مسلمانو!) یہ (اہل کتاب اور منافق کبھی بھی) تم سے یکجا جمع ہو کر نہیں لڑیں گے۔مگر اسی صورت میں کہ

قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ

قلعہ بند ہو کر یا دیواروں کی اوٹ لے لیکر۔ اور تم انہیں ایک جماعت خیال کرتے ہیں، (نہیں) انکے دل میں ایک دوسرے سے سخت پھوٹ

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۚ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ

ہے اور آپس میں ان کی لڑائی بہت سخت ہے (اور سب کی) وجہ یہ ہے کہ عقل سے (تو) یہ کام (ہی) نہیں لیتے۔ ان سے پہلے قریب ہی میں

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَ لَهُمْ

جن لوگوں نے اپنے کئے کا مزا چکھا تھا انکی طرح (ان کو مزا چکھایا جائے گا،) اور ان سب کیلئے (آخرت میں) دردناک عذاب ہے۔ ان

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۚ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا

(منافقوں) کی مثال شیطان کی سی ہے؛ جیسا کہ وہ آدمی سے کہتا ہے کہ کافر بن جا، پھر جب (انسان) کفر (کو اختیار) کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ

كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ

(بھائی) میں تو تجھ سے بیزار ہوں، میں (تو) اللہ سے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ڈرتا ہوں۔ (کہیں تیرے ساتھ مجھے بھی عذاب نہ ہو۔) ان

عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۧ﴿۱۷﴾ ع

دونوں کا انجام یہی ہوگا کہ دونوں آگ میں ہوں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ظالموں کی سزا (بھی یہی ہو سکتی) ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ منافق اور مشرک گو بظاہر متحد نظر آتے ہیں، مگر حقیقت میں وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اور وہ کبھی ایک دوسرے کی مدد نہیں کرینگے۔ اسکے بعد منافق کی مثال شیطان کی مثال بیان کی ہے، ہمیں خود ہی سوچنا چاہئے کہ وہ شخص جو ایک دوست کی باتیں آج ہمیں کہہ رہا ہے، ہماری باتیں کسی اور کو سنائیگا۔ اس لئے ہمیں کبھی کسی منافق پر اعتبار نہ کرنا چاہئے۔ اور نہ ہی اسے دوست بنانا چاہیے۔

لِتَنْظُرْ وہ ضرور دیکھے، غور کرے	مُتَصَدِّعًا پھٹ رہا	الْقُدُّوْسُ تمام برائیوں سے پاک
السَّلٰمُ بے عیب	مُؤْمِنُ امن دینے والا	مُهَيْمِنُ وعدہ کو سچا کرنیوالا، وعدہ وفا
جَبَّارُ طاقت والا	بَارِئُ درست کرنیوالا	مُصَوِّرُ تصویر بنانیوالا، شکل دینے والا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ

(اے مسلمانو!) اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر ایک انسان کو چاہیے کہ وہ غور کرے کہ کل (قیامت) کیلئے اس نے کیا سامان تیار

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

کیا ہے اور (دیکھو) اللہ سے ڈرو؛ کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے سب پتہ ہے۔ اور (دیکھو) ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جو (کہ)

نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ

اللہ ہی کو بھول گئے۔ تو اللہ نے ان کو ان کی جان سے بھلا دیا۔ وہی (حقیقت میں) بدکار ہیں۔ (اور دیکھو) دوزخی اور جنتی کبھی برابر

اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾

نہیں ہو سکتے۔ جنتی (ہر حال میں ان سے بلند ہیں؛ کیونکہ وہ) کامیاب ہوں گے۔(اے محمدؐ!) گر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ

نازل کرتے تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے سامنے بیان کر رہے

خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

ہیں؛ تاکہ وہ (بھی کچھ) غور وفکر کریں۔اور اللہ وہی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ چھپے اور ظاہر کو جاننے والا اور

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ

بڑا مہربان نہایت رحم (کرنے) والا ہے۔ اللہ وہی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ (تمام کائنات کا) مالک ہے۔ (تمام

الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

برائیوں سے) پاک اور بے عیب ہے، اور (انسان کو) امن دینے والا (بھی وہی) ہے۔ نگہبانی کرنے والا ہے بہت زبردست ہے

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا

خرابی کو درست کرنیوالا اور بہت بزرگی والا ہے۔ جن کو یہ (مشرک) اس کا شریک بتا رہے ہیں اس سے اللہ (بالکل) پاک ہے۔

یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ

وہی اللہ ہے جو خالق ہے، (ہر چیز کو) ٹھیک بنانیوالا (اور ہر ایک چیز کو اس کی) شکل دینے والا ہے، سب اچھے اچھے نام اس کے ہیں

یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾ ع

جو چیزیں (بھی) آسمان وزمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کر رہی ہیں اور وہ بہت زبردست اور حکمت کا مالک ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ وہ اور لوگوں کی طرح دنیا میں ہی نہ الجھ کے رہ جائیں، انہیں آخرت کیلئے کچھ کرنا چاہیے، اور پھر یہ بتایا ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جنتی اور دوزخی برابر ہونگے، ہرگز ہرگز نہیں جنتی تو اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے۔ اور کافر ناکامیاب رہیں گے۔ اسکے بعد بیان کیا گیا ہے کہ جس قدر صفتیں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی بیان کی ہیں۔ اگر کسی پہاڑ کے سامنے یہ صفتیں بیان کی جاتیں تو وہ اللہ کے ڈر سے پھٹ جاتا؛ مگر انسان کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی چند صفتیں بیان کی ہیں۔ اور بتایا ہے کہ ہر ایک چیز اس کی تسبیح کر رہی ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اس کی تسبیح کیا کریں۔

آیات: ۱۳	۶۰- سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِیَّةٌ ۹۱	رکوعات: ۲

تُلْقُوْنَ تم ملاقات کرتے ہو، ملتے ہو
تُسِرُّوْنَ تم چھپا چھپا کر انسے بات کرتے ہو
اَخْفَیْتُمْ تم نے چھپایا
اَعْلَنْتُمْ تم نے اعلان کیا، ظاہر کیا
یَثْقَفُوْا وہ پائیں

يَفْصِلُ وہ جدا کردیگا	بُرَءٰٓؤُا سب کے سب بیزار	لَاَسْتَغْفِرَنَّ میں ضرور بخشش مانگوں گا
اَنَبْنَا ہم رجوع ہوئے	يَرْجُوا وہ امید رکھے	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ

اے مسلمانو!(دیکھو) میرے اور اپنے دشمنوں کو(ہرگز)دوست نہ بناؤ۔ اور تم ان سے دوستی کے لئے ملتے جلتے ہو؛حالانکہ وہ

اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ

جو سچا کلام تمہارے پاس آچکا ہے ان کا انکار کر تے ہیں۔ اور صرف اس بات پر کہ تم اللہ پر جو تمہارا پروردگار

الرَّسُوْلَ وَ اِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا

ہے ایمان لے آئے ہو تمہیں اور(تمہارے) رسولؐ کو نکال دیتے ہیں مگر تم اگر میرے راستہ میں جہاد کیلئے اور میری

فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا

رضامندی حاصل کرنے کیلئے نکلتے ہو۔ تو چوری چوری انکو محبت جتانے کیلئے انہیں خبریں پہنچاتے رہتے ہو۔ (یاد رکھو) جو تم نے

اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَ مَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

چھپایا اعلانیہ ایسا کام کیا ہے میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور (دیکھو)تم میں سے جو بھی ایسا کریگا وہ سیدھی راہ سے بھٹک

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ يَبْسُطُوْٓا

جائیگا۔وہ(تو جہاں کہیں بھی)تمہیں پائیں گےتو تمہارے ساتھ دشمنوں کا سا برتاؤ(ہی) کریں گے اور تمہیں نقصان پہنچانے

اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ ②

کیلئے دست درازی اور زبان درازی (دونوں) کرینگے اور انکی(تو)مرضی یہی ہے کہ کسی طرح تم (بھی) کافر ہوجاؤ۔ (یاد رکھو)

السدس الاول علی الجمعة لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ

قیامت کے دن تمہاری اولاد یارشتہ داریاں تمہیں (کوئی) فائدہ نہ پہنچا سکیں گے؛(کیونکہ) اللہ تم سب کے درمیان

بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ③ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ

(بالکل) جدائی ڈال دیگا۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہے۔ اور تمہارے لئے (تو) ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں

حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا

(پیروی کیلئے) ایک اچھا نمونہ ہے؛ جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور ان سے جن کو تم اللہ کو چھوڑ

مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا

کر پوج رہے ہو بیزار ہیں، ہم تمہارے(دین سے) منکر ہیں۔جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ ،ہمارے اور تمہارے

وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ

درمیان کھلم کھلا دشمنی اور بغض رہیگا۔ لیکن ابراہیمؑ کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لئے استغفار

اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ مَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ

کروں گا۔ اور مجھے تمہارے متعلق اللہ کے سامنے کوئی (اور) اختیار حاصل نہیں۔(اور انہوں نے دعا

مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٤

مانگی،) اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف متوجہ ہوئے۔ اور (ہمارا) ٹھکانا (آخر) تیرے ہی پاس ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ

اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا،اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں معاف کر۔ بیشک تو ہی زبردست اور حکمت والا

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٥ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ

ہے۔تم میں سے جو (بھی) اللہ تعالیٰ (کے سامنے جانے) کا اور قیامت کے دن (کے آنے) کا اعتقاد رکھتا ہو اسکے لئے ان لوگوں میں (پیروی کرنے کیلئے)

ع كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝٦ ع

بڑا اچھا نمونہ (مل سکتا) ہے اور اگر کوئی (اس سے) منہ موڑے گا تو اللہ (کو کوئی اسکی پرواہ نہیں؛ کیونکہ اللہ) بے نیاز ہے اور بہت سی خوبیوں کا مالک ہے۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورت ممتحنہ اس لئے ہے کہ اسکے آخیر میں نومسلم عورتوں کے امتحان لینے کا ذکر ہے۔

اس سورت کے پہلے رکوع میں مسلمانوں کو ہر ایسے انسان سے جو قرآن اور رسول اللہ صلعم کی رسالت کا انکاری ہو اس سے دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص حقیقت میں اللہ کا دشمن ہے اور جب کبھی اسے موقع ملے گا دشمنی سے باز نہیں آئے گا۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ کبھی بھی اپنی باتیں ایسے آدمیوں کو نہ بتائی جائیں اگر کوئی ایسا کرے گا اسے گمراہ سمجھا جائے گا اور آخرت میں اس کے ساتھ گمراہوں کا سا سلوک ہوگا۔ اسکے بعد ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی مثال کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا کہ جس طرح انہوں نے کافروں سے قطع تعلق کیا تھا تم بھی کرو۔

عَادَيْتُمْ تم دشمنی رکھتے ہو	تَبَرُّوْهُمْ ان سے نیکی کرو	تَوَلَّوْهُمْ تم ان کو دوست رکھتے ہو
اَمْتَحِنُوْهُنَّ انکا امتحان لو، ان عورتوں کو آزماؤ	لَا تَرْجِعُوْهُنَّ انہیں نہ لوٹاؤ، ان عورتوں کو واپس نہ کرو	
عِصَمِ تعلقات	كَوَافِرِ جمع کافر، کافر عورتیں	يُبَايِعْنَكَ وہ عورتیں تجھ سے بیعت کریں
لَا يَسْرِقْنَ وہ عورتیں چوری نہ کریں گی	لَا يَزْنِيْنَ وہ عورتیں زنا نہ کریں گی	
لَا يَعْصِيْنَكَ وہ عورتیں تیری نافرمانی نہ کریگی	بَايِعْهُنَّ تو ان سے بیعت کر	يَئِسُوْا وہ ناامید ہوگئے

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ

ہوسکتا ہے کہ اللہ تمہارے اور ان میں سے جن کے درمیان عداوت ہے ان میں دوستی پیدا کردے؛ (کیونکہ) اللہ قدرت والا ہے۔

وَ اللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ

اور اللہ بہت (ہی) بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور جو لوگ مذہبی معاملات میں تم سے نہ لڑیں اور تمہیں تمہارے

لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ

گھروں سے نہ نکالیں اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا کہ تم ان سے نیکی کرو اور انکے ساتھ انصاف سے پیش آؤ، یقیناً

وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٨ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ

اللہ (تو) انصاف کرنے والوں کو (بہت) پسند کرتا ہے۔ (جن لوگوں سے ملنے سے تمہیں روکا گیا ہے وہ تو) وہ لوگ (ہیں) جنہوں

الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰٓى

نے مذہبی معاملات میں تم سے جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالااور تمہارے نکالنے میں (تمہارے

اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩

دشمنوں کی) مدد کی ان سے دوستی نہ رکھو۔ (دیکھو) جوان سے دوستی رکھیں گے وہی (سب سے بڑھ کر) ظالم ہوں گے۔ اے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ

مسلمانو! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کرکے آئیں تو انہیں آزما لیا کرو۔ اللہ ہی ان کے ایمان کو اچھی

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى

طرح جانتا ہے (کہ کیا ہے۔) پھر اگر تمہیں وہ (ٹھیک) ایماندار معلوم ہوں تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجو۔ وہ

الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ

اب کافروں کے لئے حلال نہیں اور نہ کافر مرد (سے نکاح کرنا) ان عورتوں کیلئے جائز ہے۔اور کافروں نے جو کچھ (ان

وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ

عورتوں پر) خرچ کیا ہو انہیں دے دو۔ اور تمہارے لئے کوئی بڑی بات نہیں اگر تم ان کو حق مہردیکر ان سے نکاح کرلو۔

وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ

اور (دیکھو) اب کافر عورتوں کو تم (بھی نکاح میں) نہ رکھو اور جو کچھ تمہارا (ان پر) خرچ ہوا ہو وہ (انکے کافر رشتہ داروں سے)

ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ وَ اِنْ فَاتَكُمْ

وصول کرلو۔ (اسی طرح) وہ بھی (عورت کے مسلمان ہو جانے پر) اخراجات تم سے وصول کر سکتے ہیں۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو اللہ

شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ

تمہارے درمیان کررہا ہے۔ (کیونکہ) اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی کفار میں رہ جانے سے

اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١

(بالکل ہی) تمہارے ہاتھ نہ آئے، پھر تمہاری نوبت آئے تو جن کی پیشانی ہاتھ سے نکل گئیں جتنا (مہر) انہوں نے (ان بیبیوں پر) خرچ کیا تھا

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ

اس کے برابر تم انکو دے دو اور جس اللہ پر تم ایمان لاتے ہو اس سے ڈرتے رہو۔ اے نبیؐ جب آپ کے پاس

شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ

مسلمان عورتیں آئیں اور اس بات پر بیعت کرنا چاہیں کہ وہ کسی کو اللہ کے شریک نہیں بنائیں گی۔ چوری نہیں کریں گی،

بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِىْ

زنا نہیں کریں گی، اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اور کوئی ایسا بہتان نہ باندھیں گی جس کو انہوں نے اپنے

مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

ہاتھوں اور پاؤں سے گھڑ لیا ہو اور کسی اچھے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، آپ ان سے بیعت لے لیجئے اور ان کیلئے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ

اللہ سے معافی مانگو، یقیناً اللہ معاف کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے۔ اے مسلمانو! کبھی بھی ایسی قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ ناراض ہو۔

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع ۲ ۸

وہ تو آخرت سے ایسے ہی ناامید ہو چکے ہیں جس طرح کہ کافر مردوں سے ناامید ہو جاتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جو کافر علانیہ مسلمانوں کی مخالفت نہ کریں اور مسلمانوں کے مخالفوں کی مدد وغیرہ بھی نہ کریں۔ ان سے مسلمانوں کو انصاف سے کام لینا چاہیے، اور ان سے نیک برتاؤ کرنا چاہیے۔ اسکے بعد ان عورتوں کے متعلق احکام درج ہیں جو کفر چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوں، یا اسلام چھوڑ کر کافروں میں جا ملیں، اور مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ جب کوئی ان کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے تو انہیں چاہیے کہ اسے اچھی طرح آزمالیں، کہیں وہ کسی دنیاوی مطلب کیلئے یا جاسوسی وغیرہ کیلئے تو مسلمان نہیں ہو رہا۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں سے نیک عملی کی بیعت لینے کا حکم دیا گیا ہے، اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح مردوں پر رسول خدا صلعم کی اطاعت واجب ہے، اسی طرح عورتوں پر بھی، ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی عورتوں کو جاہل نہ رہنے دیں۔ اور انہیں بتائیں کہ اللہ نے ان پر کون کون سے فرض عائد کئے ہیں۔ اخیر میں پھر ایسی قوم سے دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے جو اللہ کی مرضی کے خلاف چلتی ہوں؛ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایسے آدمیوں کی صحبت سے اپنا ایمان بھی خطرہ میں پڑ جائے۔

آیات: ۱۴	۶۱۔ سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۹	رکوعات: ۲

لِمَ تَقُوْلُوْنَ تم کیوں کہتے ہو	لَا تَفْعَلُوْنَ تم نہیں کرتے	مَرْصُوْصٌ سیسہ پلائی گئی
تُؤْذُوْنَنِىْ تم مجھے تکلیف دیتے ہو	زَاغُوْۤا وہ ٹیڑھے چلے	اَزَاغَ اس نے ٹیڑھا کر دیا
بَعْدِى میرے بعد	اَحْمَدُ تعریف کے قابل، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نام	يُدْعٰى وہ بلایا جاتا ہو
لِيُطْفِـُٔوْا تاکہ وہ بجھائیں	مُتِمُّ پورا کرنے والا	كَرِهَ برا مانے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾

جو چیزیں (بھی) آسمان اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہ بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔ اے

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲﴾ کَبُرَ مَقۡتًا

مسلمانو! تم وہ بات کہتے ہی کیوں ہو جو کر کے نہیں دکھاتے۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت بری بات ہے کہ تم (ایک) ایسی

عِنۡدَ اللّٰہِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ

بات کہو جو تم نہ کر سکو۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو (بہت ہی) پسند کرتا ہے جو (کہ) اسکے راستہ میں اس طرح صف باندھ کر

یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ﴿۴﴾ وَ اِذۡ

لڑتے ہیں جیسا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔ اور (تمہیں یاد کرنا چاہیے۔) جبکہ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا

قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِہٖ یٰقَوۡمِ لِمَ تُؤۡذُوۡنَنِیۡ وَ قَدۡ تَّعۡلَمُوۡنَ اَنِّیۡ رَسُوۡلُ

تھا کہ اے ہم قومو! مجھے خواہ مخواہ کیوں تنگ کرتے ہو۔ جبکہ تمہیں (اچھی طرح) معلوم ہو چکا ہے کہ میں اللہ کی

اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ ؕ فَلَمَّا زَاغُوۡۤا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوۡبَہُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ

طرف سے تمہاری طرف رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں پھر جب انہوں نے ٹیڑھا راستہ اختیار کیا تو اللہ نے (بھی) انکے دلوں

الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۵﴾ وَ اِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ

کو اسی طرف موڑ دیا؛ (کیونکہ) اللہ (کبھی) فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اور (تمہیں وہ وقت بھی یاد کرنا چاہیے)؛ جبکہ

رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ

عیسیٰؑ بن مریم نے (بنی اسرائیل سے) کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس رسول (ہو کر

یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَہُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ

آیا) ہوں اور میں احمد نامی ایک رسول کی خوشخبری (تمہیں) سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اب جب وہ رسول ان

قَالُوۡا ہٰذَا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶﴾ وَ مَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ

کے پاس واضح دلیلیں لے کر آگیا ہے تو (ان دلیلوں کو) وہ کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم

وَ ہُوَ یُدۡعٰۤی اِلَی الۡاِسۡلَامِ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۷﴾

کون ہوگا کہ جب اسے اسلام کی طرف بلایا جائے تو وہ (الٹا) اللہ پر جھوٹ باندھے، یقیناً اللہ (ایسے) ظالم لوگوں کو (کبھی) ہدایت

یُرِیۡدُوۡنَ لِیُطۡفِـُٔوۡا نُوۡرَ اللّٰہِ بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَ اللّٰہُ مُتِمُّ نُوۡرِہٖ وَ لَوۡ

نہیں کرے گا، یہ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا دیں، مگر خواہ یہ کافر (اس کو) کتنا ہی برا

كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ⑧ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ
کیوں نہ مانیں، اللہ اپنا نور پوری طرح روشن کر کے رہے گا، وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر
ع الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ⑨
بھیجا؛ تا کہ اس (کے مذہب)کو تمام مذاہب پر غالب کردے، خواہ مشرک اس کو کتنا ہی برا کیوں نہ مانیں۔

تفسیر

اس میں مسلمانوں کے صف باندھ کر لڑنے کی تعریف کی گئی ہے اس لیے؛ اس سورہ کا نام صف رکھا گیا ہے۔ اس سورہ کے پہلے رکوع میں اول تو مسلمانوں کو ایسی بات کہنے سے روکا گیا ہے جو وہ کہیں اور کریں نہیں، اللہ چاہتا ہے کہ مسلمان جو کچھ کہیں وہ کر دکھائیں؛ تا کہ دنیا میں ان کی عزت قائم رہے، ہمیں چاہیے کہ اول ہم تو بات سوچ سمجھ کر کریں اور جب بات منہ سے نکالیں تو اس کو پورا کریں، جب ایک بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا اقرار کریں تو اس کو پھر نباہ کر دکھا دیں، یہی مسلمان کی شان ہے۔

اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیش گوئی کی گئی ہے، اور پھر اہل کتاب اور کافروں کو مخاطب کر کے بتایا گیا ہے کہ خواہ کچھ کریں، کتنا برا مانیں، اسلام انشاء اللہ سب مذہبوں پر غالب آئے گا، ہمیں اس پیشگوئی سے خوش ہونا چاہیے، اور اسلام کی تبلیغ میں خوب کوشش کرنی چاہیے۔

تُنْجِيْكُمْ وہ تمہیں بچائے، نجات دے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اے مسلمانو! کیا میں تمہیں ایسی تجارت کا پتہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچاوے۔(وہ تجارت یہ
اَلِيْمٍ ⑩ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
ہے کہ)تم اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاکر اپنے جان و مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، اگر تمہیں
بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑪
(کچھ)علم ہے تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر (سودا) ہے۔(تمہارے ایسا کرنے سے) وہ
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
تمہارے گناہ معاف کردے گا، اور(آخرت میں) تمہیں ایسی جنت میں داخل کرے گا، جنکے نیچے نہریں بہہ
وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑫ وَ اُخْرٰى
رہی ہوں گی، ہمیشہ رہنے کے باغوں میں پاکیزہ مقام ہوگا، اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے، اور دوسری
تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑬
چیز جس کو تم پسند کرو گے وہ اللہ کی امداد اور جلد فتح کا حاصل ہونا ہے اور(اے محمدؐ!) مسلمانوں کو (اس کی)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ
بشارت دے دوالے مسلمانو! اللہ کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ (وہ لوگ اللہ کے مددگار بنے تھے،) جب عیسیٰؑ بن
لِلۡحَوَارِيّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ‌ؕ قَالَ الۡحَـوَارِيُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ
مریم نے (اپنے) ساتھیوں سے کہا تھا کہ کون اللہ کے واسطے جو میرا مددگار بنتا ہے، (اس کے) ساتھیوں نے
اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡۢ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَكَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ‌ ۚ
کہا: ہم اللہ کے (راستے میں) مددگار بنتے ہیں۔ سو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو (حضرت عیسیٰؑ پر) ایمان لے آیا اور
فَاَيَّدۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰى عَدُوِّهِمۡ فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِيۡنَ ۞ ١٤ ع
ایک گروہ نے انکار کیا، پھر ہم نے ایمانداروں کی ان کے دشمن کے خلاف مدد کی پھر وہ (اپنے دشمنوں پر) غالب آ گئے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ دنیاوی عیش وعشرت کو چھوڑ کر اگر انسان اللہ پر ایمان لا کر اس کے راستہ میں کام کرے تو یہ اس کے لیے، بہت بہتر ہے، اس لیے اسے دین بھی حاصل ہوگا، دنیا بھی، دین اس طرح کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیں گے، اور دنیا اس طرح کہ اسے ہر معاملہ میں اللہ کی طرف سے مدد ملے گی اور وہ کامیاب ہوگا، اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات بیان کر کے سمجھایا گیا ہے، کس طرح اللہ اپنے دین کی مدد کرنے والوں کی مدد کرتا ہے، اور انہیں دنیا میں بھی غالب اور کامیاب کرتا ہے، ہمیں بھی چاہیے کہ اس کے دین کے مددگار بن جائیں پھر ہمیں بھی انشاء اللہ وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیاب کرے گا۔

آیات: ١١	٦٢۔ سُوۡرَةُ الۡجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ ١١٠	رکوعات: ٢

يَلۡحَقُوۡا وہ ملے — حُمِّلُوا وہ اٹھوائے گئے — لَمۡ يَحۡمِلُوۡهَا انہوں نے نہیں اٹھایا — مُلٰقِيۡكُمۡ تم سے ملے گی
اَسۡفَارًا کتابیں — فَتَمَنَّوُا تم تمنا کرو — لَا يَتَمَنَّوۡنَهٗۤ وہ اس کی تمنا نہیں کریں گے — تَفِرُّوۡنَ تم بھاگتے ہو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ
(ہر ایک چیز) جو آسمانوں اور زمین کے اندر ہے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، جو (تمام جہانوں کا) مالک ہے، تمام عیبوں سے
الۡعَزِيۡزِ الۡحَكِيۡمِ ۞ ١ هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ
پاک، زبردست اور حکمت والا ہے، وہی اللہ ہے جس نے ان اَن پڑھوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو
يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ
ان کے سامنے اس کی (بھیجی ہوئی) آیتیں پڑھتا ہے، اور انہیں (گناہ سے) پاک کرتا ہے، انہیں کتاب اور حکمت کی

وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِيۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا

باتیں سکھلاتا ہے اگرچہ اس سے پہلے وہ سب کے سب صریح گمراہی میں (مبتلا) تھے، اور (علاوہ ان موجودین کے) دوسروں کے لیے

يَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ‌ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ‏ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ

بھی ان میں سے جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے، یہ (نبوت) اللہ کا فضل ہے

يَّشَآءُ‌ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوالۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ‏ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِيۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰٮةَ

جسے چاہتا ہے یہ (عزت) دیتا ہے، اور (یاد رکھو) اللہ بہت بڑے فضل (و کرم) والا ہے، ان لوگوں کی مثال جن کو توریت

ثُمَّ لَمۡ يَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِ يَحۡمِلُ اَسۡفَارًا‌ ؕ بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ

کی فرمانبرداری کے لیے کہا گیا تھا، ایسی ہے جیسے کہ گدھوں پر کتابیں لدی ہوں، (دیکھو) جو لوگ اللہ کی

الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ‌ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ‏ ﴿۵﴾

آیات کو جھٹلائیں ان کی کتنی بری مثال ہے، اور (یقیناً) اللہ (ایسے) ظالم لوگوں کو (کبھی) ہدایت نہیں کرے گا، (اے

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ هَادُوۡۤا اِنۡ زَعَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ اَوۡلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنۡ دُوۡنِ

محمدؐ!) کہہ دیجیے: اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ اور لوگوں کو چھوڑ کر خاص تم ہی اللہ کے چہیتے ہو اور تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو تو

النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ‏ ﴿۶﴾ وَ لَا يَتَمَنَّوۡنَهٗۤ اَبَدًا

موت کی تمنا کرو، اور (ان) ظالموں کو اللہ (اچھی طرح) جانتا ہے کہ یہ (اپنے) ان (برے اعمال) کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ

بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ‏ ﴿۷﴾ قُلۡ اِنَّ الۡمَوۡتَ

کر چکے ہیں، کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ (ان سے) کہہ دو (کہ اے یہودیو!) وہ موت جس سے تم (اتنا)

الَّذِىۡ تَفِرُّوۡنَ مِنۡهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيۡكُمۡ‌ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ

بھاگ رہے ہو، وہ تم کو آ کے رہے گی پھر اس کے بعد تم چھپے اور ظاہر سب کچھ جاننے والے کی طرف لوٹائے

وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸﴾ ع

جاؤ گے، پس وہی تمہیں ٹھیک بتائے گا کہ تم کیا کرتے ہو۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورہ جمعہ اس لیے ہے کہ اس میں جمعہ کے احکام بیان کیے گئے ہیں، اس سورہ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اہل عرب پر اپنی مہربانی جتلائی ہے کہ اس نے اپنی مہربانی سے ان میں ہی کا ایک ایسا رسول بھیج دیا جو کہ ان کو کفر و شرک سے پاک کرتا ہے اور اس کے علاوہ انہیں کتاب اللہ کی تعلیم دیتا ہے، اور پھر یہ بتلایا ہے کہ اب جو بھی انسان اس دنیا میں پیدا ہوں گے سب پر واجب ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لائیں؛ کیونکہ ان کی نجات کا ذریعہ بھی قرآن کریم ہی ہوگا جو کہ نبی آخرالزماں لے کر آئے ہیں، اس کے بعد یہودیوں سے جو کہ اپنے آپ کو اللہ کے چہیتے سمجھتے تھے کہا گیا ہے کہ یہ ایسے بیوقوف ہیں کہ توریت کے احکام کو نہیں

مانتے؛ مگر اس کو سروں پر اٹھائے ہوئے ہیں، جیسے کہ گدھے پر کتابیں لدی ہوتی ہیں، نہ گدھے کو کتابوں سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے، نہ ان کو، حقیقت میں اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم اس پر عمل کریں نہ کہ ہم اسے اونچے مقام پر رکھ چھوڑیں اور اس کو کبھی ہاتھ نہ لگائیں، اللہ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اللہ کی کتاب کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں اور یہودیوں کی طرح نہ کریں۔

نُوْدِیَ پکارا جائے — قُضِیَتِ پوری ہوجائے

فَانْتَشِرُوْا پس پھیل جاؤ — تَرَكُوْكَ تجھے وہ چھوڑ دیتے ہیں

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

اے مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کی یاد (یعنی خطبہ ونماز) کی طرف (فورا) چل پڑا کرو، اور خرید وفروخت

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ⑨

(اور اسی طرح دیگر مشاغل جو چلنے سے مانع ہوں) چھوڑ دیا کرو اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے لیے (ہی) بہتر ہے۔ پھر جب نماز پوری ہوچکے تو

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ

زمین میں پھیل جایا کرو، اور اللہ کا فضل ڈھونڈھا کرو اور اللہ کو بہت کثرت سے یاد کرو، تاکہ تم (دین ودنیا میں) کامیاب رہو، (اے محمدؐ!) جب

اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ⑩ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً

(بھی) یہ لوگ کوئی تجارت یا مشغولی کی چیز دیکھتے ہیں، تو آپ کو کھڑا چھوڑ کر اس کی طرف دوڑنے کیلئے بکھر جاتے ہیں، (ان سے) کہہ دو

اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ

(اگر تم صبر سے کام لو اور نماز کو چھوڑ کر نہ جاؤ تو) جو (تمہیں اس کا اجر) اللہ کی طرف سے ملنے والا ہے وہ (اس) تجارت سے اور مشغلے

اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ⑪ ع ۲

سے کہیں بڑھ کر ہے اور (یاد رکھو) سب روزی دینے والوں میں سے بہتر روزی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جمعہ کی نماز کے لیے تمام کاروبار چھوڑنے کی نصیحت کی ہے اور اللہ کی عبادت کا حق بھی یہی ہے کہ اس کی عبادت کے لیے تمام کاروبار چھوڑ دیئے جائیں، اور پھر یہ تعلیم دی گئی ہے کہ نماز کے بعد ہاتھ پہ ہاتھ دھر کے نہ بیٹھ جاؤ، اپنی روزی کمانے کے لیے چلو پھرو، تجارت کرو، محنت مزدوری کرو، لیکن یہ سب کچھ ہو، مگر اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو، ہر کام میں اس کا خیال رہے، اس کے بعد جو لوگ نماز میں غفلت برتیں یا جلدی کریں انہیں نصیحت کی گئی ہے کہ اگر تمہیں رزق کی فکر ہے تو رازق خدا ہے، وہ تمہیں بہتر رزق دے گا، اس کی عبادت کو چھوڑ کر اور کسی کام کی طرف مشغول نہ ہو، یہ باتیں سب عمل کرنے کی ہیں، اللہ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

آیات : ۱۱	۶۳ ـ سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۴	رکوعات : ۲

نَشْهَدُ ہم گواہی دیتے ہیں	تَسْمَعْ تو سنتا ہے، تو سنے	خُشُبٌ لکڑیاں
مُسَنَّدَةٌ دیوار سے لگی ہوئی	فَاحْذَرْهُمْ توان سے ڈر	لَوَّوْا وہ پھرتے ہیں
رَجَعْنَا ہم لوٹیں	لَيُخْرِجَنَّ ضرورنکال دے گا	اَلْاَعَزُّ زیادہ عزت والا — اَلْاَذَلَّ زیادہ ذلیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ (وقف لازم)

(اے محمدؐ!) جب (یہ) منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم (تو) دل سے گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہو، اور

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱ اِتَّخَذُوْۤا

اللہ (بھی) اچھی طرح جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہیں، اور اللہ اس بات کی (بھی) شہادت دیتا ہے کہ منافق بالکل جھوٹ بکتے

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

ہیں، اپنی قسموں کو انہوں نے آڑ بنا رکھا ہے اور (اوروں کو بھی) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں،

يَعْمَلُوْنَ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

جو (کچھ بھی) یہ کر رہے ہیں بہت ہی بڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ (پہلے تو) ایمان لائے پھر (بعد میں) کفر کو اختیار کرلیا، سو

لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۳ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

ان کے دلوں پر مہر کردی گئی بس (اب) یہ (کچھ سوچتے) سمجھتے ہی نہیں، (اے محمدؐ!) جب آپ انہیں دیکھتے ہیں تو آپ ان کا ظاہری ڈیل

لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ

ڈول بہت بھلا معلوم ہوگا، اور اگر وہ کوئی بات کرتے ہیں تو آپ ان کی باتوں کو اچھی طرح سنتے ہے، (یہ کسی کام کے نہیں،) یہ تو ایسے ہیں جیسے

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۴ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ

لکڑیاں دیوار کے ساتھ کھڑی کردی گئی ہوں، جہاں کہیں زور کی آواز ہوئی انہوں نے سمجھا کہ ہم پر بجلی گری، (تو) یہ

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ

(آپ کے) دشمن ہیں، ان سے بچئے، اللہ ان کو تباہ کرے، کدھر بہکے جا رہے ہیں، اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ (رسول اللہ کی طرف)

يَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ

آؤ: (تاکہ) وہ تمہارے لیے بخشش طلب کریں تو فوراً اپنا سر پھیر لیتے ہیں، اور دیکھو گے کہ وہ تکبر میں آکر (رسول اللہ کی طرف آنے

لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

سے) رک جاتے ہیں، (اے محمدؐ!) آپ ان کیلئے (اللہ سے) بخشش طلب کریں یا نہ کریں، ان کے لیے برابر ہے، اللہ ان کو کبھی

الْفٰسِقِيْنَ ٦ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ

نہیں بخشے گا، یقیناً اللہ (ایسے) فاسق لوگوں کو ہدایت پر نہیں لائے گا، یہ تو وہی لوگ ہیں، (جو کہ اپنے بھائی بندوں سے) کہتے ہیں

اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۗ وَ لِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنَّ

کہ رسول خدا کے ساتھیوں پر (کوئی پیسہ) خرچ نہ کرو، جب تک کہ وہ (یہاں سے) بھاگ نہ جائیں: (حالانکہ یہ) منافق یہ نہیں

الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ٧ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

سوچتے کہ اللہ کے پاس (تو) آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں، (وہ مسلمانوں کی مدد کرسکتا ہے۔) اور کہہ رہے ہیں کہ اگر ہم

لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ۗ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

مدینہ (میں واپس) لوٹے تو (وہاں جاکر) سب عزت والے (مشورہ کر کے ان) ذلیلوں کو نکال دیں گے، ان منافقوں کو یہ معلوم نہیں

وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ٨ ع١٤

کہ عزت تو حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے ہی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ منافق کسی کے بھی دوست نہیں ہوتے، اور کچھ کر بھی نہیں سکتے، عموماً بزدل ہوتے ہیں، مسلمانوں کو ان سے ڈرنا نہیں چاہیے اور ان سے پرے رہنا چاہیے، اور اخیر میں یہ بتایا گیا ہے کہ انجام کار مسلمان باعزت ہوں گے اور منافق رسوا ہوں گے۔

لَا تُلْهِكُمْ تمہیں غافل نہ کردے — اَخَّرْتَنِيْٓ تونے مجھے مہلت دی — اَصَّدَّقَ میں صدقہ کرتا، خیرات کرتا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

اے ایمان والو! (دیکھو کہیں) تمہارے مال اور اولاد اللہ کی (اس) نصیحت سے تمہیں غافل نہ کردیں، (دیکھو) جو (بھی مال اور

وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ٩ وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا

اولاد میں پڑا) اس سے غافل ہوجائے گا، وہ سراسر نقصان میں رہے گا، اور (دیکھو) جو ہم تمہیں دے رہے ہیں اس میں (اللہ کے

رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ

راستہ میں) خرچ کرو پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے اور وہ یہ کہے کہ اے میرے مالک!

لَوْ لَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ١٠

اگر تو مجھے تھوڑی سی مہلت دیتا تو میں کچھ خیرات کرتا اور نیک بندوں سا ہوجاتا اور (یاد رکھو) جب (کبھی) کسی کی موت آجاتی ہے

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١ ع ٢ ١٤

تو اور (پھر) اسے (ایک لمحہ کی بھی) مہلت نہیں دیتا؛ کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ (مہلت ملنے کے بعد) تم کیا کروگے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے کہ وہ مال اور اولاد سے اتنی محبت نہ رکھیں کہ اللہ کو بھی بھول جائیں، اور جب موت آنے لگے تو پھر اللہ سے دعائیں کریں، اور اپنے کیے پر پشیمان ہوں انہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں ہر طرح سے ہر وقت کمر بستہ رہیں، اور جہاں موقع ملے اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کریں، اور اسلام کا مطلب بھی یہی ہے کہ مسلمان جب بھی اللہ کا حکم ملے اس کے سامنے جھک جائے اور ہم سب کو پورے پورے مسلمان بننے کی توفیق دے۔

رکوعات : ٢	٦٤ - سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ ١٠٨	آیات : ١٨

صُوَرَكُمْ تصویر، شکلیں — لَتُبْعَثُنَّ تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤگے — تَغَابُنِ ہار جیت، غبن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۫

جو اس آسمان اور زمین کے اندر ہے، وہ اللہ کی تسبیح کر رہی ہے، بادشاہت (بھی) اسی اللہ کے لیے ہے اور سب تعریف (بھی) اسی

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

کے لیے ہے اور وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا پھر تم سے بعض (تو اس سے) منکر ہیں اور

مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ

بعض ایماندار ہیں اور (یاد رکھو) جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ (اس کو) دیکھ رہا ہے، اسی نے آسمانوں اور زمین کو (عین) مصلحت کے مطابق بنایا ہے

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ يَعْلَمُ مَا فِي

اور اسی نے تمہیں (یہ) شکلیں دیں، پس عمدہ شکل دی، اور (یاد رکھو پھر سب کو) اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

ہے وہ سب کچھ جانتا ہے اور جو کچھ تم چھپا چھپا کر کرتے ہو، یا جو تم علانیہ کرتے ہو وہ سب جانتا ہے اور وہ دلوں (تک) کے بھیدوں کو جاننے والا

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا

ہے۔ (اے انسانو!) کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جنہوں نے (تم سے) پہلے کفر کیا تھا پھر انہوں نے اپنے (ان) اعمال کا

وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ

وبال (دنیا میں بھی) چکھا، اور (آخرت میں) ان کے لیے (اور بھی) دردناک عذاب ہے، اور ان پر وبال آنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا

پاس ان کے رسول واضح دلیلیں لے کر پہنچے، تو انہوں نے کہا کہ کیا یہ انسان ہمیں ہدایت کریں گے، چنانچہ انکار کرتے ہوئے انہوں

وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۶﴾ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ

نے منہ پھیر لیا،اور اللہ نے (بھی ان سے) بے نیازی اختیار کی اور اللہ بے نیازاور ہرطرح کی خوبیوں کا مالک ہے،(اے محمدؐ!) ان

يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ ذٰلِكَ عَلَى

کافروں نے گمان کر رکھا ہے کہ یہ دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں،(ان سے) کہہ دو: میرے پروردگار کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا

گے، پھر تمہیں بتایا جائے گا کہ تم نے (دنیا میں) کیا کیا تھا، اور یہ (دوبارہ اٹھانا) تو اللہ کے لیے (بالکل) آسان ہے،(اے لوگو!) اللہ پر اور اس

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ

کے رسولؐ پر اور جو نور ہم نے اتارا ہے اس پر ایمان لاؤاور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ (اس کو) اچھی طرح جانتا ہے۔(اور دیکھو) جس دن وہ

وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ

تمہیں حشر کے وقت (سب کو) اکٹھا کرے گا اور وہی دن (تمہاری) ہار جیت کا دن ہے۔اور جو اللہ پر ایمان لایا ہوگا اور اس نے اچھے کام

وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

کیے ہوں گے تو اللہ اس کی برائیاں دور کردے گا اور اس کو ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اس میں

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۹﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی بھاری کامیابی ہے، اور (اس کے برخلاف) جنہوں نے کفر (کو اختیار) کیا (ہوگا) اور ہماری نشانیوں کو

النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۰﴾ ع

جھٹلایا (بھی ہوگا) وہ دوزخی ہوں گے (اور) اس (دوزخ) میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ کتنا بُرا ٹھکانا ہوگا۔

ع ۱۵

تفسیر

اس سورہ کا نام تغابن اس لیے ہے کہ اس میں قیامت کے دن کو تغابن کے نام سے پکارا گیا ہے،اور تغابن کے معنی ہیں ہارنا یا جیتنا، کیونکہ قیامت کے دن اصلی پتہ چلے گا کہ کون کامیاب ہوا ہے اور کون ناکام، اس لیے قیامت کے دن کو یوم التغابن کہا گیا ہے اور پھر اسی رکوع میں بتادیا ہے کہ کامیاب کون ہوں گے اور ناکامیاب کون ہوں گے۔اور پھر کامیابی کا راستہ دیکھنے کے لیے اللہ نے انسان کو قرآن جیسا نور دے دیا، اب انسان کا فرض ہے کہ خدا کے رسولؐ پر ایمان لاکر قرآن سے ہدایت حاصل کرے، اور خواہ مخواہ قیامت کے دن نقصان میں نہ رہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ

(اے انسانو! دیکھو) جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اللہ ہی کے حکم سے آتی ہے ،اور جو اللہ پر ایمان لے آئے تو اللہ اس کے دل کو

وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ

(مصیبت میں صبر کی) ہدایت کر دیتا ہے اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور اللہ کی اطاعت کرو، اور رسولؐ (کے حکموں) کی اطاعت کرو،

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ⑫ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ

اگر تم (اس سے) منہ موڑو گے تو (رسولؐ کا کچھ نہیں بگاڑو گے،) ہمارے رسولؐ پر تو صرف (اللہ کے پیغام کو) کھول کھول کر پہنچا دینا (فرض)

وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ

ہے، اور سوائے اللہ کے (اور) کوئی معبود نہیں، مسلمانوں کو صرف اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے، اے مسلمانو! تمہاری بیویوں اور

مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ

اولاد میں سے (ہی) اکثر تمہارے دشمن ہیں، ان سے ڈرو، اور اگر تم (انہیں) معاف کر دو (ان سے) درگزر کرو، اور (ان کے) قصور بخش دو (تو

تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑭ اِنَّمَاۤ

اللہ بھی تمہیں معاف کر دے گا،) یقیناً وہ (بھی) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً (یہ) تمہارے مال اور تمہاری اولاد (تمہاری)

اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑮ فَاتَّقُوا

آزمائش (کا سبب) ہیں، اور (اگر تم اس آزمائش میں کامیاب رہے تو) اللہ کے نزدیک (اس کا) بڑا اجر ہے۔ (اور دیکھو) جہاں تک (بھی) تم سے

اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو، اور (اس کے احکام) سنو اور (ان کی) تابعداری کرو اور (اس کے راستے میں) خرچ کرو، یہ تمہارے لیے ہی

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑯ اِنْ تُقْرِضُوا

بہتر ہوگا، اور جو اپنے نفس کی بخیلی (کی عادت) سے بچا لیا گیا یقیناً (بس) وہی کامیاب ہوگا۔ اور اگر تم اللہ (کے راستہ میں اس) بہتر طریقہ

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ⑰ ۙ

سے قرض دو گے تو وہ اس کو دگنا کر کے تمہیں دے گا، اور تمہارے گناہ (بھی) معاف کر دے گا؛ اور اللہ (تو) بہت ہی قدر دان

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑱ ع ۲ ۱۶

اور بردبار ہے، وہ سب چھپی ہوئی باتوں اور ظاہری باتوں کو جاننے والا بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مال، اولاد اور بیویاں وغیرہ سب انسان کی آزمائش کا سبب بنتی ہیں، چنانچہ ہو سکتا ہے کہ انسان ان کی محبت میں پھنس کر اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال دے، یا ان میں سے کسی ایک سے زیادہ محبت کرتے ہوئے دوسرے کا حق ادا نہ کرے۔ ہمیں اس آزمائش میں کامیاب ہونے کے لیے اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہیے، اس کے بعد کہا گیا ہے کہ جہاں تک بھی انسان سے ہو سکے اللہ کے حکموں کی اطاعت کرے، اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے؛ کیونکہ یہی نیک کام آخرت میں اس کے کام آئیں گے، بیوی بچے یا مال و دولت کام نہیں آئیں گے۔

آیات : ١٢	٦٥ - سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ ٩٩	رکوعات : ٢

اَحْصُوْا تم شمار کرو	فَارِقُوْهُنَّ ان عورتوں کو جدا کردو	مَخْرَجًا نکلنے کا راستہ
لَا يَحْتَسِبُ وہ گمان نہیں کرتا	يَئِسْنَ وہ عورتیں ناامید ہو جائیں	لَمْ يَحِضْنَ جنہیں حیض نہ آتا ہو
اُولَاتُ الْاَحْمَالِ حمل والیاں	يَضَعْنَ وہ وضع کریں، جن دیں	اَسْكِنُوْهُنَّ ان عورتوں کو رکھو
سَكَنْتُمْ تم رہتے ہو	وُجْدِكُمْ تمہارے مقدور کے مطابق	اْتَمِرُوْا ٹھہرالو، مشورہ کرو
تَعَاسَرْتُمْ ایک دوسرے کو تنگ کرو	عُسْرٍ تنگی يُسْرًا فراخی	يُحْدِثُ بیان کرے گا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

اے نبیؐ! (ان مسلمانوں کو سنا دو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو، تو ان کو (زمانہ) عدت (یعنی حیض) سے پہلے (یعنی طہر میں) طلاق دو۔

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ

اور (اس) عدت کو شمار کرو اور (دیکھو) اس اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا پروردگار ہے، ان (طلاق دی ہوئی عورتوں) کو (ہرگز) ان

وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ

کے (رہنے کے) گھر سے (بھی) نہ نکال دو اور نہ وہ عورتیں خود نکلیں سوائے اس حالت کے وہ صریح بے حیائی کی مرتکب ہوں، اور یہ اللہ

وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ

کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں اور جو (بھی) اللہ کے حدوں سے تجاوز کرے گا تو وہ اپنی جان پر ظلم کرے گا، (اور اے نبیؐ!) آپ کو معلوم

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا (١) فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

نہیں شاید اللہ اس کے بعد (یعنی طلاق کے بعد) کوئی نئی بات (ندامت اور رجعت کرنے میں دلچسپی) پیدا کردے، پس جب وہ عورتیں اپنی

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ

عدت کی مدت کے قریب پہنچ جائیں تو پھر (یا تو) انہیں اچھے طریقہ سے (گھر میں) رکھ لو یا (پھر) انہیں اچھے طریقہ سے جدا کردو اور (ہر

مِّنْكُمْ وَ اَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

معاملہ میں) اپنے میں سے دو انصاف پسند آدمیوں کو گواہ بنالو، اور اللہ کے لیے گواہی پر قائم رہو، (تم میں سے) جو (بھی) اللہ پر اور قیامت کے

وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (٢)

دن پر ایمان رکھے، اس کو یہ نصیحت کی جاتی ہے اور (دیکھو) جو (بھی) اللہ سے ڈرے گا (ضرور) اللہ اسکے لئے (آسانی کی) کوئی راہ نکال دے

وَّ يَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ

گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے (روزی ملنے کا اسے) گمان (بھی) نہ ہوگا، اور جو (بھی) اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اس کے لیے

اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ۝٣ وَ الّٰٓئِیۡ

کافی ہے، یقیناً اللہ اپنا حکم پورا کر کے رہتا ہے اور (ضرور) اس نے ہر ایک شئے کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے، اور (دیکھو) تمہاری

یَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِكُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشۡهُرٍ ۙ

(مطلقہ) بیویوں میں سے جو حیض سے ناامید ہوچکی ہوں اور تمہیں (عدت شمار کرنے میں کچھ) شبہ ہوتو ان کی عدت تین مہینہ شمار کی

وَّ الّٰٓئِیۡ لَمۡ یَحِضۡنَ ؕ وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ؕ

جائے، اور جن کو حیض نہیں آتا (ان کی بھی عدت یہی ہے،) اور حمل والی عورتوں کی مدت عدت اس وقت تک ہے جب کہ وہ بچہ جن لیں،

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ یُسۡرًا ۝٤ ذٰلِكَ اَمۡرُ اللّٰهِ اَنۡزَلَهٗۤ اِلَیۡكُمۡ ؕ

اور (یاد رکھو) جو (بھی) اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کردے گا، (دیکھو) یہ اللہ کا حکم ہے جسکو تمہاری طرف نازل کیا ہے

وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرۡ عَنۡهُ سَیِّاٰتِهٖ وَ یُعۡظِمۡ لَهٗۤ اَجۡرًا ۝٥ اَسۡكِنُوۡهُنَّ

اور جو اللہ سے ڈرے گا تو اس کی برائیاں اس سے دور کردے گا، اور اس کے اجر کو بڑھا دے گا۔ (اے مسلمانو! تمہیں چاہیے کہ) اپنے مقدور

مِنۡ حَیۡثُ سَكَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِكُمۡ وَ لَا تُضَآرُّوۡهُنَّ لِتُضَیِّقُوۡا عَلَیۡهِنَّ ؕ وَ اِنۡ كُنَّ

کے مطابق جہاں تم خود رہو ان (طلاق دی ہوئی) عورتوں کو (بھی) وہیں رکھو اور ان کو ستانے کے لیے تنگ نہ کرو، اور اگر وہ بچہ جننے والی

اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَیۡهِنَّ حَتّٰی یَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَكُمۡ فَاٰتُوۡهُنَّ

ہوں، تو بچہ جننے تک ان کے اخراجات کو برداشت کرو، پھر اگر وہ تمہارے لیے (تمہارے بچہ کو) دودھ (بھی) پلائیں تو دستور کے موافق آپس

اُجُوۡرَهُنَّ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَیۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ

میں (مزدوری کے بارے میں) مشورہ کرکے انہیں ان کی مزدوری (بھی) دیدو، اور اگر تم آپس میں کشمکش کروتو (اس سے بہتر ہے کہ) کوئی

فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰی ۝٦ لِیُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَ مَنۡ قُدِرَ عَلَیۡهِ

اور اس (بچے) کو دودھ پلا دے، مالدار اپنی وسعت کے مطابق (اس بچہ کے دودھ پلائی پر) خرچ کرے اور جس کی آمدنی (کچھ) کم ہو وہ جو

رِزۡقُهٗ فَلۡیُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا

بھی اللہ نے اسے دے رکھا ہو، اس میں سے (اپنی طاقت کے مطابق) خرچ کرے (اور دیکھو) اللہ کسی کو (بھی) جس قدر کہ اس کو ہمت

ع ١٧ مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَیَجۡعَلُ اللّٰهُ بَعۡدَ عُسۡرٍ یُّسۡرًا ۝٧

دے رکھی ہے اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، (اگر رزق کی تنگی ہو تو فکر نہ کرو) اللہ تنگی کے بعد جلد فراخی کردے گا۔

تفسیر

چونکہ اس سورہ میں طلاق کے چند خاص احکام بیان کیے گئے ہیں، اس لیے اس سورہ کا نام سورہ طلاق رکھا گیا ہے۔ اس کے

پہلے رکوع میں صرف طلاق کے متعلق احکام بیان کیے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ طلاق دینے کے بعد عورت کو فوراً گھر سے نہیں نکال دینا چاہیے؛ بلکہ اس کی عدت پوری ہونے تک اس کے سب اخراجات برداشت کرنے چاہئیں اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو، ان کی عدت کی مدت تین ماہ سمجھی جائے پھر یہ بتایا ہے کہ احکام جو بیان کیے گئے ہیں یہ فرض ہیں، ان سے منہ موڑنا کفر کے قریب ہے اور جو ان کی پوری پوری پیروی کرے گا اسے بہت بھاری اجر ملنے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ عورتوں کے ساتھ بے انصافی اور انہیں خواہ مخواہ طلاق دینا اللہ کو ہرگز پسند نہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ بار بار ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

عَتَتْ اس نے سرکشی کی	حَاسَبْنَا ہم نے حساب لیا	نُكْرًا بہت ناپسندیدہ، بہت برا
ذَاقَتْ اس نے چکھا	مِثْلَهُنَّ ان جیسی	

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا
اور بہت سی ایسی بستیاں تھیں، جنھوں نے اپنے پروردگار کے احکام سے اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی ، چنانچہ ہم
شَدِيْدًا ۙ وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَ كَانَ
نے ان کا بہت سخت حساب لیا، اور انہیں بہت بری طرح سے عذاب دیا، انہوں نے اپنے کیے کے وبال کا مزہ چکھا اور ان کا
عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
انجام کار خسارہ ہی ہوا،(قیامت میں بھی) اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، اے عقل و ہوش والو، تو تم
يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛؕ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ ﴿۱۰﴾ مع
اللہ سے ڈرو، اور اسی پر ایمان لے آؤ، یقیناً اس نے تمہاری نصیحت کا سامان کردیا ہے، (اور وہ یہ ہے کہ تمہاری طرف اس
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
نے) ایک ایسا رسول بھیج دیا ہے جو ایمان لانے اور اچھے کام کرنے والوں کو (کفر کے) اندھیرے سے (ایمان کی) روشنی میں
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا
لانے کے لیے تمہارے سامنے اللہ کی کھلی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے اور (دیکھو) جو (بھی) اللہ پر ایمان لائے گا اور اچھے کام کریگا تو وہ اس کو
يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ
ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا (دیکھو) اللہ نے ان کے رزق کا کیا اچھا سامان
لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ
کردیا ہے، اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے ہیں اور انہی کی طرح زمین بھی ان (آسمانوں اور زمین) کے درمیان (اس کے) حکم
لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ؑ ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۱۸
اترتے رہتے ہیں؛ تاکہ تمہیں معلوم ہوجائے کہ اللہ ہر شئے پر قدرت رکھتا ہے، اور دوسرا یہ کہ اس نے ہر ایک شئے کو اپنے علم میں گھیرا ہوا ہے۔

تفسیر

پہلے رکوع میں اللہ نے طلاق کے احکام بیان کیے تھے، اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جو اس کے احکام کو نہیں مانے گا، اس کا انجام ایسا ہی ہوگا جیسا کہ ان بستیوں کا ہوا جنہوں نے اس سے پہلے اللہ کے احکام کی نافرمانی کی اور سمجھایا گیا ہے کہ عقل و ہوش والوں کا کام یہی ہونا چاہیے، کہ ان بستیوں کی ہلاکت سے عبرت حاصل کرتے ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں اور کفر کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی میں آجائیں، اس کے بعد اپنی قدرت بیان کر کے جتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کام کر سکتا ہے، اور ہر ایک چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔

رکوعات: ۲	٦٦۔ سُوْرَةُ التَّحْرِیْمِ مَدَنِیَّةٌ ۱۰۷	آیات: ۱۲

تُحَرِّمُ توحرام کرتا ہے	تَبْتَغِیْ تو چاہتا ہے، ڈھونڈتا ہے	تَحِلَّةَ توڑ ڈالنا، کھولنا
اَسَرَّ اس نے راز کی بات کی	نَبَّاَتْ اس عورت نے بتادی	نَبَّاَنِیَ مجھے اس نے بتایا
تَتُوْبَا تم دونوں توبہ کرو	صَغَتْ جھک پڑے	تَظٰهَرَا تم دونوں ایک دوسرے کی مدد کرو
طَلَّقَكُنَّ وہ تمہیں طلاق دیدے	تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنے والی عورتیں	عٰبِدٰتٍ عبادت کرنے والی عورتیں
سٰٓئِحٰتٍ روزہ رکھنے والی عورتیں	ثَیِّبٰتٍ بیاہی ہوئی	قُوْٓا تم بچاؤ — غِلَاظٌ تندخو، اکھڑ
شِدَادٌ سخت گیر	لَا یَعْصُوْنَ وہ نافرمانی نہیں کرتے	یُؤْمَرُوْنَ وہ حکم دیے جاتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَ اللّٰهُ

اے نبیؐ! آپ کیوں اپنی بیویوں کو راضی کرنے کے لیے وہ چیز جو اللہ نے آپ پر حلال کر رکھی ہے اسے حرام کر رہے ہو۔ اور اللہ (تو)

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ

بہت (ہی) بخشنے والا مہربان ہے، اللہ تعالیٰ نے (تو ایسی) قسموں کو کھول دینے کا حکم تمہیں دیا ہے (یاد رکھو) وہی اللہ تمہارا مالک ہے

وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ② وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ

اور وہ (سب کچھ) جانتا ہے اور حکمت والا ہے، چنانچہ جب نبیؐ نے اپنی بعض بیویوں سے کوئی راز کی بات کی پھر جب اس بیوی نے وہ بات

حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ

(دوسری بیوی کو) بتلا دی اور اللہ نے اس بات کو پیغمبرؐ پر ظاہر کر دیا، پیغمبرؐ نے (اس ظاہر کر دینے والی بیوی کو) کچھ بات جتلادی،

عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ

اور کچھ نہ جتلائی، جب اس بیوی کو پیغمبرؐ نے وہ بات جتلائی تو کہنے لگی: آپ کو یہ کس نے بتایا (کہ میں نے بات کی تھی،) تو نبیؐ نے کہا: مجھے

الْخَبِیْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ

سب کچھ جاننے والے اور خبر رکھنے والے نے بتایا تھا، (اے نبیؐ کی بیویو!) اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہتر ہے ورنہ) تو تمہارے دل تو

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ

(اس طرف) کچھ پھر ہی گئے ہیں (کہ نبیؐ کی محبت دوسری بیویوں سے ہٹا کر اپنے لئے خاص کر لیں)، اور اگر تم ایک دوسری کے ساتھ نبیؐ

ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

پر کچھ جبر کرنا چاہو تو (تم کچھ نہیں بگاڑ سکوگی؛ کیونکہ) اس کا مالک تو اللہ ہے اور (اس کے) جبرئیلؑ اور تمام نیک مسلمان، اور انکے علاوہ تمام فرشتے

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿٥﴾

(اس کے) مددگار ہیں۔ اگر وہ تمہیں طلاق دے دے تو اللہ ایسا کر سکتا ہے کہ تمہارے بدلے اسے تم سے بہتر مسلمان، مومن، نماز گزار، توبہ کرنے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا

والی، (اللہ کی) عبادت کرنے والی، روزہ دار، بیاہی، اور کنواری بیویاں لادے۔ اے مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ

مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿٦﴾

جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس (آگ) پر ایسے فرشتے ہیں جو تند خو اور سخت گیر ہیں، وہ اللہ کے حکم کی (ذرا بھر) نافرمانی نہیں کرتے، اور جو کچھ انہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٧﴾ ع ١٩

حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ (اس دن کافروں سے کہا جائے گا کہ) اے کافرو! آج عذر پیش نہ کرو، تم جو کچھ (دنیا میں) کرتے رہے ہو تمہیں اسی کا بدلہ ملے گا۔

تفسیر

اس سورہ میں چونکہ کسی حلال چیز کے حرام نہ کرنے کے متعلق حکم دیا گیا ہے؛ اس لیے اس سورہ کا نام سورہ تحریم رکھا ہے، اس سورہ کے پہلے رکوع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال دے کر مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ بھی اپنی بیویوں وغیرہ کے کہنے میں آکر کسی حلال چیز کو حرام نہ ٹھہرائیں، اور دوسرا اپنے خاص راز عورتوں کو نہ بتائیں؛ کیونکہ عورتیں اکثر راز کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتیں، اس کے بعد مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اپنے اہل وعیال کو دوزخ سے بچائیں، اور وہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ ہر مسلمان خود قرآن پڑھے، اس پر عمل کرے اور پھر اس قرآن کو اپنے بیوی بچوں کو بھی پڑھائے اور صرف پڑھنے سے نہیں ہوسکتا جب تک کہ قرآن کو سمجھا نہ جائے، اس لیے اس آیت نے ہر مسلمان پر فرض کر دیا ہے کہ وہ خود قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھے اور اپنے گھر والوں کو بھی پڑھائے۔

نَصُوْحًا خالص، مخلصانہ　　اَتْمِمْ تو پورا کر　　اُغْلُظْ سختی کر　　عَبْدَيْنِ دو بندے

صَالِحَيْنِ دو نیک کام کرنے والے　　خَانَتٰهُمَا ان دونوں نے خیانت کی　　فلم يُغْنِيَا ان دونوں کے کچھ کام نہ آیا　　اِبْنِ تو بنا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

اے مسلمانو! اللہ کے سامنے سچی سچی توبہ کرو، ہوسکتا ہے کہ تمہارا پروردگار (تمہاری سچی توبہ کی وجہ سے قیامت میں)

يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

تمہاری برائیاں تم سے دور کردے، اور تمہیں ایسی جنت میں داخل کرے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں، اور (دیکھو) اس

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ

دن اللہ (اپنے) نبیؐ اور جو اس کے ساتھ ایماندار ہوں گے انہیں (ہرگز ہرگز) رسوا نہیں کرے گا، ان (کے ایمان) کا نور ان کے

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ

آگے آگے اور داہنی طرف دوڑتا جائے گا، وہ دعا کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے نور کو ہمارے لیے پورا پورا روشن

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ

کردے، اور ہم کو بخشش دے، یقیناً تو ہر ایک کام پر قدرت رکھتا ہے، اے نبیؐ! کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرو اور

وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

ان پر سختی کرو، اوران کا (آخری) ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے، کافروں (کو سمجھانے) کے لیے اللہ نوحؑ اور لوطؑ کی بیوی

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ

کی مثال بیان کرتا ہے، دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں، سوان دونوں نے ان دونوں بندوں کا حق ضائع کیا تو وہ دونوں

عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ

نیک بندے خدا کے مقابلے ان کے کچھ کام نہ آسکے، اور (انہیں) کہا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں

شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ

داخل ہوجاؤ، اور مومنوں (کو سمجھانے) کے لیے اللہ فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے، جب کہ اس نے (فرعون کے پاس ہوتے ہوئے)

اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ

کہا تھا کہ اے میرے پروردگار! تو میرے لیے جنت میں اپنے پاس مکان بنااور مجھے فرعون اور اس کے کاموں سے نجات دے، اور مجھے (ان)

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ

ظالم لوگوں سے (بھی) نجات دے، اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریم (کی ہے) جس نے اپنے نفس کو روکے رکھا پس اس (کے پاک گریبان)

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿١٢﴾

میں ہم نے اپنی (بنائی ہوئی) روح پھونکی اور اس (مریم) نے اپنے پروردگار کے کلمات اور کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

تفسیر

اس رکوع میں مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ وہ اگر توبہ کریں تو سچے دل سے توبہ کریں، اور سچے دل سے توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی دوبارہ کبھی بھی اس کام کو نہ کرنے کا عزم مصمم کرلے جس سے ایک بار توبہ کرلے۔ اس کے بعد کافروں اور منافقوں کے ساتھ جنگ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کافر اور منافق اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے اور سچے دل سے توبہ نہیں کرتے۔ پھر دو مثالیں دے کر کافروں کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ کسی کا اعلیٰ خاندان میں سے ہونا اس کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا، پھر مسلمانوں کو مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ اگر وہ کوئی نیک کام کریں گے، تو ان کے باپ دادا کے کافر ہونے کی وجہ سے اسے ضائع نہیں کیا جائے گا، ہمیں ان دونوں مثالوں سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے، اور اپنے اعلیٰ خاندان سے ہونے پر مغرور نہیں ہونا چاہیے، اور اپنے خاندان کی رسموں کے پیچھے پڑ کر اسلام کو قبول کرنے سے نہیں رکنا چاہیے اور برے کاموں سے سچے دل کے ساتھ توبہ کرنا چاہیے۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم سچے دل سے توبہ کرکے اس کے نیک بندے بن جائیں۔

رکوعات : ۲	٦٧ - سُوۡرَةُ الۡمُلۡكِ مَكِّيَّةٌ ٧٧	آیات : ۳۰

طِبَاقًا اوپر تلے — تَفٰوُتٍ خلل، چوک — فُطُوۡرٍ شگاف، نقص

كَرَّتَيۡنِ دوبارہ — حَسِيۡرٌ ماندہ، تھکی ہوئی — اُلۡقُوۡا ڈالے جائیں گے

شَهِيۡقًا چلانا، زور کی آواز — تَفُوۡرُ جوش زن، جوش مارتی — تَمَيَّزُ پھٹ جائے گی، جدا جدا ہو جائے گی

فَاعۡتَرَفُوۡا اعتراف کریں گے، اقرار کریں گے — سُحۡقًا لعنت، پھٹکار — ذَاتِ الصُّدُوۡرِ دلوں کی بات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ ۡ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرُ ۙ ۱ الَّذِيۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ

وہ (اللہ) ہے بڑا عالی شان والا جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے، اسی نے موت اور حیات

وَالۡحَيٰوةَ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۙ ۲ الَّذِيۡ خَلَقَ سَبۡعَ

کو پیدا کیا ہے؛ تاکہ تمہیں وہ آزمائے کہ تم میں کس کا کام اچھا ہے، وہ غالب (اور) بخشنے والا ہے، اسی نے تہ بہ تہ سات آسمان

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيۡ خَلۡقِ الرَّحۡمٰنِ مِنۡ تَفٰوُتٍ ؕ فَارۡجِعِ الۡبَصَرَ ۙ هَلۡ تَرٰى مِنۡ

بنائے ہیں، تو اللہ کی صنعت میں کوئی خلل نہ دیکھے گا ،سو تو (اب کی بار) پھر نگاہ ڈال کر دیکھ لے کہیں تجھ کو کوئی خلل

فُطُوۡرٍ ۳ ثُمَّ ارۡجِعِ الۡبَصَرَ كَرَّتَيۡنِ يَنۡقَلِبۡ اِلَيۡكَ الۡبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِيۡرٌ ۴

نظر آتا ہے ،پھر بار بار نگاہ ڈال کر دیکھ (آخرکار) نگاہ ذلیل اور درماندہ ہوکر تیری طرف لوٹ آوے گی۔

وَ لَقَدۡ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡيَا بِمَصَابِيۡحَ وَ جَعَلۡنٰهَا رُجُوۡمًا لِّلشَّيٰطِيۡنِ

ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں (کے چراغوں) سے مزین کیا ہے، اور ان (چراغوں) کو شیاطین کی سنگساری کے لیے بنایا ہے،

وَ اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابَ السَّعِيۡرِ ۵ وَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئۡسَ

اور شیاطین کے لیے آگ کا عذاب تیار کیا ہے۔اور جو لوگ اپنے رب سے کفر کرتے ہیں، ان کے لیے عذاب دوزخ ہے اور وہ بری

الۡمَصِيۡرُ ۶ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا فِيۡهَا سَمِعُوۡا لَهَا شَهِيۡقًا وَّ هِيَ تَفُوۡرُ ۙ ۷ تَكَادُ تَمَيَّزُ

جگہ ہے، اس میں جب وہ ڈالے جائیں گے تو اس میں انہیں شور سنائی دے گا، اور وہ ایسا جوش مارتی ہوگی گویا غیظ سے پھٹا

مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلۡقِيَ فِيۡهَا فَوۡجٌ سَاَلَهُمۡ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ

چاہتی ہے، جب اس میں (کافروں کا) کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو محافظان دوزخ ان سے پوچھیں گے: کیا کوئی ڈرانے والا (پیغمبر) تمہارے پاس

نَذِيۡرٌ ۸ قَالُوۡا بَلٰى قَدۡ جَآءَنَا نَذِيۡرٌ ۙ فَكَذَّبۡنَا وَ قُلۡنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنۡ شَيۡءٍ ۖۚ

نہیں آیا تھا، وہ کہیں گے: ڈرانے والا تو آیا تھا؛ لیکن ہم نے (اسے) جھٹلایا اور (اس سے) کہا: اللہ نے (تو) کوئی کتاب نہیں اتاری،

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿٩﴾ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١٠﴾

تم خود بڑی غلطی میں ہواور وہ یہ (بھی) کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخی نہ ہوتے۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ

غرض وہ (دوزخی) اپنے گناہوں کا اقرار کریں گے، سو دوزخی پر لعنت ہے۔ بے شک جو اپنے پروردگار سے بے دیکھے ڈرتے ہیں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿١٢﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ

ان کے لیے بخشش اور ثواب عظیم ہے، (لوگو!) تم اپنی باتیں چھپاؤ یا ظاہر کرو، اللہ دلوں تک کی باتوں سے خوب واقف ہے۔

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿١٣﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿١٤﴾ ع

کیا جس نے پیدا کیا وہی نہ جانے گا؟ وہ لطیف ہے (اور) باخبر ہے۔

تفسیر

زندگی اور موت کے فلسفہ کو چند لفظوں میں بیان کر دیا گیا ہے، اور جس نے بیان کیا ہے دراصل وہی اس کا حق دار بھی ہے کہ وہ انسانوں کے پیدا کرنے کے بعد ان کی زندگی کے مقصد کو متعین کرے اور ان کی زندگی اور ان کی موت کی غرض و غایت کو بیان کرے، پھر اس پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور پھر انہیں باتوں کو دہرایا گیا ہے۔

ذَلُوْلًا مسخر، تابع — مَنَاكِبِهَا اس کے راستے — یَّخْسِفَ دھنساوے — نَكِیْرِ میرا عذاب

تَمُوْرُ پھٹ جائے گی، الٹ پلٹ ہوجائے گی — حَاصِبًا پتھروں کی بارش — صٰٓفّٰتٍ پر کھولے ہوئے

یَقْبِضْنَ پر سمیٹے ہوئے — لَّجُّوْا جم رہے ہیں — عُتُوٍّ سرکشی — نُفُوْرٍ نفرت، بھاگنے

مُكِبًّا گراہوا، منہ کے بل — ذَرَاَ پھیلایا — زُلْفَةً نزدیک ہوتے، پاس آتا — تَدَّعُوْنَ مانگتے، مانگا کرتے

یُجِیْرُ پناہ دے — غَوْرًا خشک، نیچے کو غائب ہوجائے — مَآءٍ مَّعِیْنٍ پانی کی سوت، پانی جاری

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ

(لوگو!) اسی نے تمہارے لیے زمین کو مسخر کر دیا سو تم اس کے راستوں میں چلو اور اللہ کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ، اسی کے پاس

وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ

دوبارہ زندہ ہوکر جانا ہے، کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہوگئے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں دھنسا دے پھر وہ (زمین)

فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿١٦﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ

تھرتھرانے لگے، کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہوگئے ہو کہ وہ تم پر ایک تیز ہوا بھیج دے

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿١٧﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿١٨﴾

عنقریب تم جان لوگے کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا، اور ان سے پہلے جن لوگوں نے (ہمارے پیغمبروں کو) جھٹلایا تھا سو میرا عذاب کیسا ہوا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ يَقْبِضْنَ ؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ

کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرندوں کو پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے نہیں دیکھتے؟ انہیں رحمن (اللہ) ہی تھامے ہوا ہے۔

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

بیشک وہ ہر شئے کو دیکھ رہا ہے، (لوگو!) ایسا کونسا لشکر تمہارے پاس ہے جو اللہ کے مقابلہ میں تمہاری مدد

الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ

کرے گا؟ کفار محض دھوکے میں ہیں، اگر اللہ رزق (پہنچانا) بند کردے تو پھر کون ایسا ہے جو تمہیں رزق پہنچائے گا؟ بلکہ (کفار)

رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِیْ

محض سرکشی اور نفرت پر اڑے ہوئے ہیں، بھلا ایسا شخص جو اپنے منہ کے بل چلتا ہے، راہ پائے گا یا وہ راہ پائے گا جو راہ

سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

راست پر سیدھا چلا جارہا ہے، (اے محمدؐ!) آپ (لوگوں سے) کہیے: اللہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور کان آنکھیں اور دل

وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ

تمہیں عطا کیے؛ (لیکن) تم لوگ شکر کم کرتے ہو، آپ (یہ بھی) کہیے: اللہ وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا ہے اور اسی کے پاس

وَ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

تمہیں (پھر) جمع ہونا ہے، کفار (مسلمانوں سے) پوچھتے ہیں: تم سچے ہو تو (بتاؤ) وعدہ (قیامت) کب (پورا) ہوگا؟ (اے محمدؐ!) آپ کہہ دیجیے: اس

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ

کا علم اللہ کو ہے، اور میں تو صاف طور پر ڈرانے والا ہوں، پھر جب کفار اس (قیامت) کو پاس آتا ہوا دیکھیں گے تو ان کے منہ بگڑ جائیں گے

كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ

اور ان سے کہا جائے گا: یہی وہ (دن) ہے جس کا تم تقاضا کرتے تھے، (اے محمدؐ!) آپ (ان لوگوں سے) کہہ دیجیے کہ تم یہ بتلاؤ کہ اگر اللہ مجھے

اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ

اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم کردے تو کافروں کو عذاب دردناک سے کون بچائے گا؟ (اے محمدؐ!) آپ کہہ دو کہ وہ بڑا مہربان

الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾

ہے ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں، عنقریب تم جان لوگے کہ صریح گمراہی میں کون ہے، (اے محمدؐ!) آپ (ان لوگوں سے)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع ۲

پوچھو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو تمہارے پاس سوت کا پانی کون لائے گا (یعنی کنویں کی سوت کو کون جاری کرے گا) شیریں تمہیں کون دے گا۔

تفسیر

انسان کی ضروریات زندگی جس کے بغیر اس کا چند لمحے بھی بسر کرنا ناممکن ہے درحقیقت نہ اس کی پیدا کردہ ہیں نہ اس کے

اختیار کی ہیں، اس لیے مذکورہ آیات میں اس میں سے چند کا ذکر ہے، غور کرنے سے خدا پر ایمان لانے کے سوا چارہ نہیں۔

رکوعات : ٢	٦٨ ۔ سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ ٢	آیات : ٥٢

يَسْطُرُوْنَ لکھتے ہیں — بِنِعْمَةِ فضل سے — خُلُقٍ اخلاق، سیرت — مَفْتُوْنُ جنون، فتنہ

تُدْهِنُ ڈھیلے ہوجائیں، سستی کریں — حَلَّافٍ زیادہ قسم کھانے والے — مَشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ادھر ادھر لگانے والا، چغل خور

مَّهِيْنٍ ذلیل، بیوقوف — هَمَّازٍ عیب جو، طعنہ زن — مَّنَّاعٍ منع کرنے والا — عُتُلٍّ سرکش، تندمزاج

زَنِيْمٍ بے نصیب، حرامزادہ — نَسِمُهٗ ہم داغ لگائیں گے — خُرْطُوْمِ سونڈ، ناک — بَلَوْنَا ہم نے آزمایا

لَيَصْرِمُنَّ کاٹ لیں گے، توڑلیں گے — يَسْتَثْنُوْنَ انشاء اللہ کہہ کر استثناء کر — نَاحَرْدٍ بخیلی — صَرِيْمِ جڑ سے کٹا کھیت

صٰرِمِيْنَ پھل توڑنا ہے، کاٹنے والے ہو — يَتَخَافَتُوْنَ چپکے چپکے باتیں کرتے — يَتَلَاوَمُوْنَ ملامت کرتے ہوئے

رٰغِبُوْنَ رغبت کرنے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝٢ وَ اِنَّ

نٓ۔ (اے محمدؐ!) قسم ہے قلم کی اور اس کی جو کچھ کہ وہ (فرشتے) لکھتے ہیں، آپ اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے، اور بیشک

لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝٣ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝٤ فَسَتُبْصِرُ

آپ کے لئے بے انتہاء اجر ہے اور بیشک آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے، پس (اے محمدؐ!) عنقریب آپ دیکھیں گے اور وہ

وَ يُبْصِرُوْنَ ۝٥ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝٦ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

(آپ کے دشمن) بھی دیکھیں گے: کہ کون تم میں دیوانہ ہے، آپ کا رب خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝٧ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝٨

کون بہکا ہوا ہے، اور کون راہ پر ہے، پس آپ جھٹلانے والوں کی نہ مانئے، وہ چاہتے ہیں کہ آپ ذرا ڈھیلے ہو تو

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝٩ وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝١٠ هَمَّازٍ

یہ بھی ڈھیلے پڑجائیں اور آپ کسی ایسے شخص کا کہنا (کبھی) نہ ماننا جو زیادہ قسمیں کھاتا ہے، ذلیل ہے، طعنہ زن ہے، چغلخور

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝١١ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝١٢ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝١٣

ہے، نیکی سے روکنے والا ہے، حد سے بڑھا ہوا ہے گنہگار ہے، بدخو ہے، اس کے علاوہ حرامزادہ ہے، اس کی سرکشی صرف اس لئے

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ۝١٤ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

ہے کہ وہ صاحب مال صاحب اولا دہے، جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے: یہ اگلوں کی

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

کہانیاں ہیں، عنقریب ہم اس کی ناک پرداغ لگائیں گے، بیشک ہم نے ان(کافروں) کو ویسا ہی آزمایا ہے جیسا

اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَطَافَ

کہ صاحب باغ کو آزمایا تھا، انہوں نے یہ قسم کھائی تھی کہ ہم (کل) صبح ہوتے ہی اس کا پھل توڑیں گے، اور انشاء

عَلَیْهَا طَآىِٕفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِیْمِ ﴿۲۰﴾

اللہ نہ کہا تھا، آپ کے رب کی طرف سے ایک بلا اس باغ پر پھر گئی،اور یہ سو ہی رہے تھے ،پس وہ باغ ایسا ہوگیا جیسے کٹی ہوئی کھیتی،

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾

صبح ہوتے ہوتے ایک نے دوسرے کو پکارا کہ اگر تمہیں پھل توڑنے ہیں، تواپنے باغ پر علی الصباح پہنچو۔ وہ پھر یہ سب چپکے

فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ

چپکے یہ باتیں کرتے ہوئے چلے کہ کوئی مسکین آج تمہارے باغ میں داخل نہ ہونے پائے،اور اپنے کو نہ دینے پر قادر سمجھ کر چلے

مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا

پھر جب انہوں نے باغ کو دیکھا تو کہنے لگے، ہم یقیناً راہ بھول گئے

لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

ہیں؛ بلکہ(جگہ تو وہی ہے لیکن) ہم بدنصیب ہیں، اس میں جو بہتر آدمی تھا اس نے کہا:کیا میں نے تم سے نہ

لَوْ لَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقْبَلَ

کہا تھا کہ(اللہ کی) تسبیح کیوں نہیں کرتے؟ سب نے کہا: ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم قصور وار ہیں، پھر ایک نے

بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾

دوسرے کی طرف رخ کرکے ملامت کرناشروع کی،سب نے کہا:ہلاکت ہو ہماری کہ ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے، عجب

عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

نہیں کہ ہمارا رب ہم کو اس سے بہتر باغ دے،اب ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں،(اے محمدؐ!)(ناشکروں پر) اسی طرح(دنیا

الْعَذَابُ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

میں) عذاب ہوتا ہے، اور وہ سمجھیں تو عذاب آخرت (اس سے کہیں) بڑھ کر ہے۔

تفسیر

قسم اور جواب قسم سے علم کی عزت ظاہر ہے، یہ عجیب ہے کہ دنیا کے سب سے زیادہ عقلمند کو دنیا کے بیوقوف لوگ دیوانہ کہیں، مگر جب اپنے کو آزاد سمجھ لیا جائے اور خدا کی بندگی سے منہ موڑ لیا جائے، تو پھر یہ سب آسان ہوجاتا ہے، یہاں تک یہی انسان فرعون و نمرود بن جاتا ہے، اسی سلسلہ میں بدخلقی کی چند باتوں سے بھی آگاہ کردیا گیا ہے جس سے انسان ابنائے جنس میں ذلیل ہوجاتا ہے، اور

ان کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے، پھر ایک ایمان والے اور ایک بے ایمان کی حکایت بیان کی گئی ہے۔

فائدہ

جب کوئی وعدہ کرنا ہو یا کسی کام کے کرنے کا ارادہ کیا جائے تو انشاء اللہ کہنا چاہیے

تَدۡرُسُوۡنَ تم پڑھتے ہو	تَخَیَّرُوۡنَ تم اختیار کرتے ہو، پسند کرتے ہو	زَعِیۡمٌ ذمہ دار، ضامن
مَّغۡرَمٍ تاوان	مُّثۡقَلُوۡنَ بوجھ میں دبے جاتے ہیں	صَاحِبِ الۡحُوۡتِ مچھلی والے، حضرت یونس
مَکۡظُوۡمٌ غمزدہ	تَدٰرَکَ پالیا	نُبِذَ ڈالا جاتا
عَرَآءِ بنجر زمین	مَذۡمُوۡمٌ ملامت کیا گیا، بدحالی	یُزۡلِقُوۡنَ بچلادیں، پھسلادیں

اِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ

پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمت والے باغ ہیں، کیا ہم فرمانبرداروں کو گنہگاروں کی طرح

کَالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَکُمۡ ۟ کَیۡفَ تَحۡکُمُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اَمۡ لَکُمۡ کِتٰبٌ فِیۡہِ

کردیں گے؟ (لوگو) تمہیں کیا ہوگیا ہے، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو، کیا تمہارے پاس کوئی (آسمانی) کتاب ہے جس میں

تَدۡرُسُوۡنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَکُمۡ فِیۡہِ لَمَا تَخَیَّرُوۡنَ ﴿۳۸﴾ اَمۡ لَکُمۡ اَیۡمَانٌ عَلَیۡنَا

پڑھتے ہو، کہ اس میں تمہارے لئے وہ چیز (لکھی) ہو جس کو تم پسند کرتے ہو، یا تم نے ہم سے قسمیں لے رکھی ہیں جو قیامت تک قائم

بَالِغَۃٌ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ اِنَّ لَکُمۡ لَمَا تَحۡکُمُوۡنَ ﴿۳۹﴾ سَلۡہُمۡ اَیُّہُمۡ بِذٰلِکَ

رہیں گی کہ تم کو وہ چیزیں ملے گی جو تم فیصلہ کر رہے ہو (یعنی ثواب و جنت) (اے محمدؐ!) آپ ان مشرکین سے پوچھئے کہ ان میں کون اس کا

ع ۵ زَعِیۡمٌ ﴿۴۰﴾ اَمۡ لَہُمۡ شُرَکَآءُ ۚ فَلۡیَاۡتُوۡا بِشُرَکَآئِہِمۡ اِنۡ کَانُوۡا صٰدِقِیۡنَ ﴿۴۱﴾

ذمہ دار ہے، کیا ان کے ٹھہرائے ہوئے کچھ شریک ہیں، سو اگر یہ سچے ہیں تو اپنے ان شریکوں کو پیش

یَوۡمَ یُکۡشَفُ عَنۡ سَاقٍ وَّ یُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ﴿۴۲﴾

کریں جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی، اور لوگ سجدہ کے لیے طلب کیے جائیں گے تو وہ (سجدے) نہ کرسکیں گے، ان کی آنکھیں

خَاشِعَۃً اَبۡصَارُہُمۡ تَرۡہَقُہُمۡ ذِلَّۃٌ ؕ وَ قَدۡ کَانُوۡا یُدۡعَوۡنَ اِلَی السُّجُوۡدِ وَ ہُمۡ

(ندامت سے) نیچی ہوں گی، (اور) رسوائی انہیں گھیرے ہوئے ہوگی، حالانکہ وہ دنیا میں سجدے کے لیے بلائے جاتے تھے، جبکہ

سٰلِمُوۡنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ یُّکَذِّبُ بِہٰذَا الۡحَدِیۡثِ ؕ سَنَسۡتَدۡرِجُہُمۡ مِّنۡ

تندرست تھے (اور معذرت کرتے تھے،) پس (اے محمدؐ!) آپ مجھے اور ان لوگوں کو جو میرے اس کلام (قرآن) کو

حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ اُمۡلِیۡ لَہُمۡ ؕ اِنَّ کَیۡدِیۡ مَتِیۡنٌ ﴿۴۵﴾ اَمۡ تَسۡـَٔلُہُمۡ

جھٹلاتے ہیں، (ہمارے حال پر) چھوڑ دیجئے، ہم انہیں اس طرح کہ انہیں خبر بھی نہیں ہے، ڈھیل

اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ﴿۴۶﴾ اَمۡ عِنۡدَهُمُ الۡغَيۡبُ فَهُمۡ

دیتے چلے جارہے ہیں، اور انہیں مہلت دیتے ہیں، بیشک ہمارا داؤ مضبوط ہے۔(اے محمدؐ!) آپ ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے کہ یہ اس

يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۴۷﴾ فَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنۡ كَصَاحِبِ الۡحُوۡتِ ۘ

تاوان سے گراں بار ہوگئے ہیں، یا ان کے پاس علم غیب ہے جسے یہ لکھ لیا کرتے ہیں،(اے محمدؐ!) پس آپ اپنے رب

اِذۡ نَادٰى وَ هُوَ مَكۡظُوۡمٌ ﴿۴۸﴾ لَوۡ لَاۤ اَنۡ تَدٰرَكَهٗ نِعۡمَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالۡعَرَآءِ

کی تجویز پر صبر کیجئے اور صاحب حوت (حضرت یونس) کی طرح نہ ہو جب کہ غمگین ہوکر انہوں نے (اپنے رب سے) دعا کی

وَ هُوَ مَذۡمُوۡمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۵۰﴾ وَ اِنۡ يَّكَادُ

ان کے رب کا فضل اگر ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدانوں میں برے حالوں میں پھینک دیے گئے ہوتے؛ لیکن ان

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَ يَقُوۡلُوۡنَ

کے رب نے ان کو نوازا اور صالحین میں انہیں شامل کیا۔(اے محمدؐ!) کفار جب قرآن سنتے ہیں تو قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو

اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۵۲﴾

پھسلادیں۔اور کہتے ہیں، کہ یہ ضرور دیوانہ ہے؛ حالانکہ یہ (قرآن) تمام عالم کے لیے نصیحت ہے۔

تفسیر

انسان جو کچھ چاہے وہی ہوجائے یہ ممکن نہیں؛ کیونکہ اس کے لیے تو ایک حد ہے اور جو چاہے وہ ہوجانا خدائی حد کی چیز ہے، پس خدا خدا ہے اور بندہ بندہ، اس کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ قیامت تو جزا کا دن ہے، عمل کا نہیں، اس لیے وہاں کچھ بھی عمل نہیں ہوسکے گا عمل کی جگہ تو دنیا ہے۔جس طرح ہر پیغمبر نے تبلیغ حق پر انسانوں سے کوئی اجرت نہیں طلب کی اسی طرح اب بھی ہر مذہب کی خدمت انجام دینے والے کا شیوہ یہی ہونا چاہیے۔قرآن مقدس ہر حال میں اللہ سے امید وار رہنے کی تلقین کرتا ہے،اسی لیے حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر فرما کر اس سبق کو یاد دلایا گیا ہے۔

رکوعات: ۲	۶۹۔ سُوۡرَةُ الۡحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ ۷۸	آیات: ۵۲

اَلۡحَآقَّةُ حق ہونے والی	قَارِعَةِ ٹھوکنے والی	صَرۡصَرٍ بادتند، تیز ہوا	عَاتِيَةٍ حد سے نکل جانے والی
حُسُوۡمًا جڑ کاٹنے والی	صَرۡعٰى گری ہوئی	اَعۡجَازُ لکڑی، تنے	خَاوِيَةٍ کھوکھلی
مُؤۡتَفِكٰتُ الٹ جانے، الٹی ہوئی	رَّابِيَةً سخت بلند	جَارِيَةِ کشتی	تَعِيَ یاد رکھے
وَّاعِيَةٌ گوش سنوا، یاد رکھنے والا کان	وَّاهِيَةٌ سست، بودا	اَرۡجَآءِ کناروں	هَآؤُمُ آؤ، لو
قُطُوۡفُ میوے	دَانِيَةٌ نزدیک	هَنِيۡٓـئًا مزے کیساتھ، باطمینان	اَسۡلَفۡتُمۡ تم کر چکے
اَيَّامِ الۡخَالِيَةِ گزرے ہوئے دن	قَاضِيَةَ تمام کرنے والی، خاتمہ کر چکتی	غُلُّوۡهُ اس کو طوق پہناؤ	

صَلُّوْهُ اس کو داخل کرو سِلْسِلَةٍ زنجیر ذَرْعُ پیمائش، گز فَاسْلُكُوْهُ جکڑ دو
يَحُضُّ رغبت دلاتا حَمِيْمٌ دوست، مددگار غِسْلِيْنٍ زخموں کے دھوون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَآقَّةُ ۝١ مَا الْحَآقَّةُ ۝٢ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ

وہ ہونے والی چیز، کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز؟ (اے محمدؐ!) اور آپ کو کچھ خبر ہے کیسی کچھ ہے وہ ہونے والی چیز؟ ثمود اور عاد نے

بِالْقَارِعَةِ ۝٤ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥ وَ اَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ

کھڑکھڑانے والی چیز (قیامت) کو جھٹلایا تھا، سو ثمود تو خوفناک آواز سے ہلاک ہوئے، اور عاد ہوائے تُند سے ہلاک ہوئے جو حد سے بڑھ

عَاتِيَةٍ ۝٦ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا

گئی تھی، اور ان پر سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار مسلط رہی تھی، (اے مخاطب!) پس (اگر) آپ (اس وقت ہوتے تو) دیکھتے کہ وہ

صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝٨ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ

اس طرح گر گئے جیسے کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں کیا اب ان میں کا کوئی (بھی) آپ کو باقی نظر آتا ہے؟ فرعون نے

وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ

اور اس سے اگلے لوگوں نے اور الٹی بستی والوں (قوم لوط) نے خطائیں کی تھیں۔ اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانیاں کی تھیں،

فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١

پھر اللہ نے (بھی) انہیں بہت سخت پکڑا، (لوگو!) جب (نوحؑ کے زمانہ میں) پانی میں طغیانی ہوئی تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کیا کہ

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣

تمہارے لیے ہم یہ (واقعہ) یادگار بنادیں، اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں، (اے محمدؐ!) جب ایک مرتبہ صور پھونکا جائے گا

وَّ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ

اور زمین اور پہاڑ دونوں اٹھائے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزے ریزے کردیئے جائیں گے، تو اس دن ہو پڑنے والی (قیامت)

الْوَاقِعَةُ ۝١٥ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝١٦ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا

ہو پڑے گی، اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ (آسمان) اس دن بودا ہوجائے گا، فرشتے اس کے کناروں پر ہوں

وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝١٧ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ

گے اور آٹھ فرشتے آپ کے رب کا عرش اپنے اوپر اس دن اٹھائے ہوں گے، (لوگو!) اس دن (اللہ کے سامنے) پیش کیے جاؤ گے،

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝١٨ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ

کوئی راز تمہارا مخفی نہ رہے گا، پس جس کے داہنے ہاتھ میں اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا وہ (لوگوں سے) کہے گا، لو

اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝١٩ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝٢٠ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝٢١

میرا نامہ اعمال پڑھو، میں سمجھتا تھا کہ (ایک دن) مجھے میرا حساب (نامہ اعمال) ملے گا، پھر وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا،

فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝٢٢ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝٢٣ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى

یعنی جنت عالی میں ہوگا، جس کے میوے جھکے ہوں گے، (جنتیوں سے کہا جائے گا،) مزے سے کھاؤ پیو اپنے ان اعمال کے بدلے جو تم

الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝٢٤ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝٢٥

نے گذشتہ زمانہ میں کئے اور جسے اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیاجائے گا وہ کہے گا: کاش! مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝٢٦ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝٢٧ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ۝٢٨

اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے، کاش! (میری) موت (دنیا میں میرا) کام تمام کردیتی، میرا مال میرے کام نہ آیا،

هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ۝٢٩ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝٣٠ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝٣١ ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ

میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا، (حکم ہوگا) اسے پکڑو اور قید کرو، اور دوزخ میں ڈال دو، پھر ستر گز کی

ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝٣٢ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝٣٣ وَلَا يَحُضُّ

لمبی زنجیر میں اسے جکڑ دو، یہ اللہ بزرگ پر ایمان نہیں لاتا تھا، اور محتاجوں کے کھانا کھلانے پر

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣٤ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝٣٥ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا

ترغیب نہیں دیتا تھا، آج اس کا کوئی مددگار یہاں نہیں ہے، اور نہ (اس کے لیے) زخموں کے غسالہ (دھوون) کے سوا

مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝٣٦ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِــُٔوْنَ ۝٣٧ ع ٥

کوئی کھانا ہے، خطا کاروں ہی کا یہ کھانا ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے اخیر میں بڑی عبرت انگیز آیتیں ہیں، ایک بزرگ کے سامنے یہ آیتیں تلاوت کی گئیں تو بے ہوش ہوکر گر پڑے، سبب دریافت کیا گیا تو بولے میں نے سمجھا کہ قیامت قائم ہوگئی اور گویا مجھ کو پکڑنے کا حکم دیا جارہا ہے، اس لیے مجھ پر یہ حالت طاری ہوئی۔

اَقَاوِيْلِ باتیں — تَقَوَّلَ بناوٹی بات کرنا، افتراء کرنا — كَاهِنٍ آئندہ کی بات اٹکل پچو سے بتانے والا

حَقُّ الْيَقِيْنِ تحقیقی، یقینی — حٰجِزِيْنَ باز رکھنے والا، بچالانے والا — وَتِيْنَ دل کی رگ

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝٣٨ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝٣٩ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

(لوگو!) میں قسم کھاتا ہوں ان تمام چیزوں کی جو تمہیں نظر آتی ہیں، اور ان چیزوں کی جو تمہیں نظر نہیں آتیں، کہ یہ

كَرِيْمٍ ۝٤٠ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝٤١ وَلَا بِقَوْلِ

(قرآن) ایک رسول (فرشتہ) بزرگ کا کلام ہے، کسی شاعر کا قول نہیں، مگر تم لوگ کم یقین کرتے ہو، یہ کسی

كَاهِنٍ ؕ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ

کاہن کا بھی کلام نہیں ہے، مگر تم لوگ کم غور کرتے ہو، یہ پروردگار عالم کے یہاں سے اترا ہے، اگر(اے محمدؐ!) کوئی

تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

بات ہم پر افترا کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ(مضبوطی) سے پکڑتے، اور اس کی رگ جان کاٹ دیتے، اور کوئی

مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَ اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ

(بھی)تم میں سے ہم کواس سے روک نہ سکتا،اور اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے،

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾

اورہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ اسے جھٹلاتے ہیں،اور بے شک یہ(قرآن) کافروں کے لیے(موجب) حسرت ہوگا،

وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾ ع ۲ ۱۵

اور یہ (قرآن) یقینی حق ہے، (اے محمدؐ!) پس آپ اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کیجیے۔

تفسیر

قرآن کی حقانیت پر یقین دلایا گیا ہے اور ان سب کا ایک ہی مطلب ہے کہ انسان قرآن کے حکموں کو قطعی سمجھ کر اس پر ایمان لائے اور عمل کر کے اپنے دین و دنیا کو آراستہ کرے۔

آیات: ۴۴	۷۰- سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ ۷۹	رکوعات: ۲

ذِی الْمَعَارِجِ سیڑھیوں والا — تَعْرُجُ چڑھتے ہیں — خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ پچاس ہزار برس
مُهْلِ تیل کی تلچھٹ — عِهْنِ دھنکی ہوئی اون، روئی — فَصِيْلَتِهِ کنبے — تُـْٔوِيْهِ اسکوٹھکانہ دیتے ہیں
لَظٰى شعلے والی آگ — نَزَّاعَةً ادھیڑنے والی — لِلشَّوٰى منہ کی کھال — فَاَوْعٰى بند رکھا
هَلُوْعًا بےصبر — مَحْرُوْمِ بن مانگے — جَزُوْعًا جزع فزع، اضطراب — مُّشْفِقُوْنَ ڈرتے ہیں
مَاْمُوْنٍ بےخوف، نڈر کیا گیا — رٰعُوْنَ خیال رکھنے والے — مُّكْرَمُوْنَ عزت کیے گئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿١﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿٢﴾ مِّنَ اللّٰهِ

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کی درخواست کی، جو کافروں پر ہونے والا ہے، اور کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے، اللہ

ذِی الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

صاحب معارج کی طرف سے (وہ عذاب) ہوگا۔ اس کی طرف فرشتے اور روح (جبرئیلؑ) ایک دن میں جس کی مقدار دنیا کے سالوں سے

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝۴ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝۵ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝۶ وَّ نَرٰىهُ

پچاس ہزار سال کی ہے، چڑھتے ہیں، (اے محمدؐ!) آپ اچھی طرح سے صبر کیے رہیے، یہ لوگ قیامت کو بعید (از قیاس) سمجھتے ہیں، اور ہمارے

قَرِيْبًا ۝۷ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝۸ وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝۹

نزدیک قریب (الوقوع) ہے، اس دن آسمان تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوجائے گا، اور پہاڑ دھنکے ہوئے رنگین اون کی طرح ہوجائیں گے،

وَ لَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝۱۰ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ

اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا حالانکہ وہ اسے دکھا بھی دیے جائیں گے، گنہگار تمنا کرے گا کہ کاش! آج میں اپنے

يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيْهِ ۝۱۱ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۝۱۲ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝۱۳ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

بیٹے، بی بی، بھائی اور اپنے رشتہ داروں کو جو اسے پناہ دیا کرتے تھے اور تمام ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں فدیہ دے کر عذاب سے

ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝۱۴ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ۝۱۵ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝۱۶ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ

نجات پاتا؛ (لیکن ایسا) ہرگز نہ ہوگا۔ وہ دہکتی ہوئی آگ ہے جو کھال کھینچنے والی ہوگی (حکم الٰہی سے) پیٹھ پھیرنے والوں کو (ارشاد نبی

وَ تَوَلّٰى ۝۱۷ وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ۝۱۸ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝۱۹

سے) اعراض کرنے والوں کو اور مال کو جمع کر کے حفاظت سے رکھنے والوں کو وہ بلائے گی، بیشک انسان کم ہمت بنایا گیا ہے،

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ۝۲۰ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝۲۱ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝۲۲ الَّذِيْنَ هُمْ

جب اسے نقصان پہنچتا ہے تو بے تاب ہوجاتا ہے اور جب نفع پہنچتا ہے تو بخیل ہوجاتا ہے، مگر ایسے لوگ جو مداومت کے ساتھ

عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝۲۳ وَالَّذِيْنَ فِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝۲۴ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۲۵

نماز پڑھتے ہیں، اور جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں کے حصے متعین ہیں،

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۲۶ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۲۷

اور جو روز جزا کی تصدیق کرتے ہیں، اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝۲۸ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۲۹ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ

بیشک ان کے رب کا عذاب نہ ڈرنے کی چیز نہیں ہے، اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی ازواج

اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۳۰ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

یا اپنی لونڈیوں کیونکہ ان پر (اس میں) کچھ الزام نہیں ہے، ہاں جو لوگ ان کے علاوہ اور کی خواہش کرتے ہیں، وہ حد سے بڑھنے والے

الْعٰدُوْنَ ۝۳۱ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۳۲ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ

ہیں، وہ لوگ جو اپنی امانتوں کا اور اپنے وعدوں کا خیال کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں، اور وہ

قَآئِمُوْنَ ۝۳۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۳۴ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝۳۵ ع ۱

لوگ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں، یہ سب جنتوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔

تفسیر

اگر قیامت کے دن گنہگار کو ایک لمحہ کی بھی رخصت دنیا میں دوبارہ آنے کی ملے تو وہ اس کو سارے جہاں کی دولت دے کر بھی حاصل کرنے کو غنیمت سمجھے گا، لیکن ایسا نہیں ہو سکے گا، اور کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا، اپنے بیگانے ہو جائیں گے اور ہر ایک اپنے حال میں ایسا مبتلا ہو گا کہ کسی کی خبر نہ ہو گی، اس کے دوزخ کے بے پناہ عذاب سے آج بچنے کی کوشش لازمی ہے، اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

اس رکوع میں انسانی فطرت کا بیان کر کے جو تقسیم کی گئی ہے اور اعمال کے لحاظ سے جو درجے مقرر کیے گئے ہیں، حد درجہ قابل لحاظ ہیں۔

قِبَلَكَ تیری طرف	مُهْطِعِيْنَ دوڑتے ہیں	عِزِيْنَ جماعت جماعت
مَسْبُوْقِيْنَ عاجز کیے گئے	اَجْدَاثِ قبروں	سِرَاعًا دوڑتے
نُصُبٍ بتوں کے تھان، پرستش گاہ	يُوْفِضُوْنَ دوڑتے ہیں	تَرْهَقُ چھائی ہوئی

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ

(اے محمدؐ!) کافروں کو کیا ہو گیا ہے، جو آپ کی طرف (تکذیب کیلئے) دوڑ کر آتے ہیں، داہنے اور بائیں سے جماعتیں بن کر

عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا اِنَّا

کیا ان کو یہ امید ہے کہ ان میں کا ہر ایک نعمت والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟ ہرگز (ایسا) نہ ہو گا، یہ جانتے ہیں

خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَ الْمَغٰرِبِ اِنَّا

کہ ہم نے انہیں کس (گندی) چیز سے پیدا کیا ہے، میں قسم کھاتا ہوں مشارق اور مغارب کے پروردگار (یعنی اپنی

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾

ذات) کی کہ مجھے یہ قدرت ہے کہ ان (کافروں) سے اچھے لوگ لا کر بسائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں، (اے محمدؐ!) آپ

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَ يَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾

ان کو چھوڑ دیجئے کہ یہ باتیں بنائیں اور کھیلیں، یہاں تک کہ ان کو اپنے اس دن سے سابقہ ہو جس کا وعدہ (ان سے) کیا جاتا

يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾

ہے، اس روز قبروں سے یہ اس طرح نکل کر دوڑیں گے گویا یہ کسی پرستش گاہ کی طرف جا رہے ہیں، آنکھیں ان کی نیچی ہوں گی،

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۲ ۸

ذلت ان پر چھائی ہوگی، (اس وقت ارشاد ہوگا) یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ (ان سے) کیا جاتا تھا۔

تفسیر

قرآن مجید جس انداز میں اپنی حقانیت اور اپنے احکامات کی قطعیت کا اظہار کرتا ہے، پتھر کا دل بھی اس سے پاش پاش ہو جائے تو تعجب نہیں اور جس رنگ میں افہام اور تفہیم کو کام میں لاتا ہے مہربان سے مہربان باپ شفیق سے شفیق استاد اور بہتر سے بہتر حکمراں بھی ان کے سامنے ہیچ ہیں، پس اس رکوع میں بھی جو کچھ ہے اسی غرض کے لیے ہے۔

آیات: ۲۸	۷۱۔ سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ ۷۱	رکوعات: ۲

اَجَلٍ وعدہ	دَعَوْتُ تبلیغ کی، بلایا	اِسْتَغْشَوْا اوڑھ لیے
مِّدْرَارًا بارش، بہت برسنے والا	وَقَارًا معتقد، اعتقاد	اَطْوَارًا طرح طرح
بِسَاطًا بچھونا	لِّتَسْلُكُوْا تاکہ تم	فِجَاجًا کشادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ ان پر دردناک عذاب آنے کے پہلےاپنی قوم کو ڈراؤ۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ② اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَ اَطِيْعُوْنِ ③

انہوں نے کہا: اے میری قوم! میں تمہارے لیے صاف صاف ڈرانے والا ہوں، اللہ کی عبادت کرو، اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو،

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ يُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ

اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا، اور تم کو وقت مقرر تک (یعنی موت کے وقت تک دنیا میں رہنے کی) مہلت دے گا، اگر تم جانتے ہو تو اللہ

لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ④ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّ نَهَارًا ⑤ وقف لازم

کا ٹھہرایا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو پھر نہیں ٹلتا، نوحؑ نے کہا: اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا،

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ⑥ وَ اِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ

میرے بلانے سے وہ اور بھاگنے لگی اور میں نے جب جب انہیں بلایا کہ یہ رجوع ہوں اور تاکہ تو انہیں بخشے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے

اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ⑦ ثُمَّ اِنِّيْ

کانوں میں رکھ لیں اور اپنے کپڑے (اپنے اوپر) لپیٹ لیے اور اصرار کیا اور (میری اطاعت سے) غایت درجہ کا تکبر کیا پھر میں نے

دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ⑧ ثُمَّ اِنِّيْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ⑨ فَقُلْتُ

انہیں باآواز بلند بلایا اور پھر باعلان اور باخفا ان سے باتیں کیں، اور سمجھایا کہ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ⑩ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ⑪ وَّيُمْدِدْكُمْ

اپنے رب سے گناہ بخشواؤ وہ بڑا بخشنے والا ہے۔تم پر برسنے والا بادل بھیجے گا، تمہارے مال اور اولاد

بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ⑫ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ

بڑھائے گا، تمہارے باغ درست کردے گا، اور تمہارے لیے نہریں جاری کردے گا، تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ کہ تم اللہ کی عظمت کے

وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾
معتقد نہیں ہو؛حالانکہ اسی نے تم کو مختلف اطوار پر پیدا کیا ہے،کیاتم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے اوپر تلے سات آسمان کس طرح بنائے ہیں،
وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
اور ان میں چاند کو روشن اور سورج کو چراغ (کے مانند روشن) بنایاہے، اسی نے تمہیں زمین سے اگایا (یعنی خاص
نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ
طور پر پیدا کیا)ہے، پھر تمہیں وہ (مرنے کے بعد) اس میں لے جائے گا اور پھر (بروز قیامت) نکالے گا،اوراللہ نے زمین کو
الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ ع
تمہارے لئے فرش کر دیا ہے تا کہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلو۔

تفسیر

فریضہ تبلیغ کی ادائیگی اور پیام حق کے پہچانے کے طریق اور اس راہ میں مصیبتیں جھلنے کا اظہار ہے۔جس سے بہت کچھ خدا کی کتاب کے علم وعمل کے عام کرنے اور دین حق کو غالب رکھنے اور زمین پر آسمانی بادشاہت کے قیام کے لیے زندگی بسر کرنے والوں کے لیے سبق ہے۔

كُبَّارًا بڑا — تَذَرُنَّ چھوڑو — وَدًّا بت کا نام — سُوَاعًا بت کا نام — يَغُوْثَ بت کا نام
يَعُوْقَ بت کا نام — نَسْرًا بت کا نام — دَيَّارًا رہتا سہتا، بستا — تَبَارًا ہلاک کرنا

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ
نوح ؑ نے کہا: اے میرے رب !انہوں نے میری نافرمانی کی ہے اور ایسے لوگوں کی اطاعت کی ہے جن کے مال
اِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ
اور اولادنے انہیں نقصان ہی پہونچایا ہے اور(میرے ساتھ) انہوں نے بڑا مکر کیا ہے، اور(باہم ایک دوسرے
وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَ قَدْ اَضَلُّوْا
سے) کہتے ہیں کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور (بالخصوص) ودّ،سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑو،اور ان لوگوں
كَثِيْرًا وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿٢٤﴾ مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا
نے بہتوں کو بہکایا ہے،(اے میرے پروردگار!) تو ان ظالموں کی گمراہی بڑھا، بہ سبب اپنے گناہوں کے وہ
فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿٢٥﴾ وَ قَالَ نُوْحٌ
ڈبو دیئے گئے پھر دوزخ میں داخل کیے گئے پس اللہ کے سوا کسی کو انہوں نے اپنا مددگار نہ پایا،اور نوح ؑ نے (یہ
رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿٢٦﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ
بھی) دعا کی: اے میرے رب!(ان) کافروں میں سے کسی کو زمین پر زندہ چلتا پھرتا نہ چھوڑ، اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ

يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور ان کی اولاد بھی بدکار اور کافر ہوگی، اے میرے رب ! مجھے بخش اور میرے ماں باپ کو بخش دے

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

اور اسے بھی بخش جو میرے گھر میں باایمان داخل ہو، اور تمام مومنین اور مومنات کو بھی بخش دے اور ظالموں کی تباہی بڑھاتا جا۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی حضرت نوح علیہ السلام کے اسی جذبہ حق پرستی کا اظہار ہے جس کا اوپر کے رکوع میں ذکر ہے۔

رکوعات : ۲	۷۲۔ سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ ۴۰	آیات : ۲۸

نَفَرٌ جماعت	رُشْدِ بھلائی	جَدُّ عزت، شان	سَفِيْهُ بیوقوف
شَطَطًا زیادتی، بڑھی ہوئی بات	يَعُوْذُوْنَ پناہ پکڑتے ہیں	رَهَقًا تکبر	شُهُبًا شعلوں
لَمَسْنَا تلاشی لینا چاہی، ٹٹولا ہم نے	حَرَسًا چوکیدار، پہرے دار	رَشَدًا بھلائی، ہدایت	قِدَدًا متفرق
رَصَدًا گھات لگائے، تیار نگہبان	لَا نَدْرِيْ ہم نہیں جانتے	هَرَبًا بھاگ کر	بَخْسًا کمی، کم
نُعْجِزَهٗ ہم عاجز کریں گے	رَهَقًا زیادتی، زیادہ	قٰسِطُوْنَ ظالم	صَعَدًا سخت
تَحَرَّوْا انہوں نے قصد کیا	حَطَبًا لکڑیاں، جلاون	غَدَقًا پانی کی زیادتی	لِبَدًا حلقہ حلقہ، بھیڑ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾

(اے محمدؐ!) آپ (لوگوں سے) کہہ دو : مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ چند جنوں نے (مجھے قرآن پڑھتے ہوئے) سن کر کہا ہے کہ ہم

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى

نے عجیب قرآن سنا، جو نیک راہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے، اور ہم کسی کو اپنے رب کا شریک نہ

جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا

ٹھہرائیں گے، ہمارے رب کی شان برتر ہے، نہ اس نے کسی کو (اپنی) بیوی بنایا ہے اور نہ کسی کو لڑکا (بنایا) ہے،

عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

اور ہماری قوم کے بے وقوف البتہ اللہ کی نسبت حد سے بڑھی ہوئی باتیں کہتے ہیں، ہم سمجھتے تھے کہ آدمی اور جن اللہ کے

كَذِبًا ۝٥ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ

حق میں جھوٹ باتیں نہیں کہیں گے، بے شک بعض انسان بعض جنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے،

فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝٦ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝٧

اس لیے آدمیوں نے جنوں کا تکبر بڑھا دیا تھا، اور جیسا تم نے خیال کیا تھا ویسا ہی انہوں نے بھی خیال کیا

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝٨ وَّ اَنَّا

تھا کہ اللہ کسی کو (پیغمبر بنا کر) مبعوث نہ کرے گا، اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت نگہبانوں سے اور شعلوں

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا

سے بھرا ہوا پایا، اور ہم سننے کے لیے (پہلے آسمان کی) نشست گاہوں میں بیٹھتے تھے، اب جو

رَّصَدًا ۝٩ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ

سنتا ہے تو اپنے لئے ایک تیار شعلہ پاتا ہے، ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس انتظام سے زمین

رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝١٠ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ

والوں کے ساتھ ان کے پروردگار نے کوئی نقصان پہنچانا چاہا تھا یا بھلائی کرنا چاہی تھی، ہم میں نیک بھی ہیں اور

قِدَدًا ۝١١ وَّ اَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝١٢

بد بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں پر تھے اب ہم سمجھ گئے کہ ہم زمین میں اللہ کو ہرا نہیں سکتے، اور نہ ہم

وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا

بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں، ہم نے جب ہدایت کی بات سنی تو اس پر ایمان لائے، جو شخص اپنے رب پر ایمان

وَّلَا رَهَقًا ۝١٣ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ

لاتا ہے وہ کسی نقصان اور ظلم سے نہیں ڈرتا، ہم میں بعض مسلم ہیں اور بعض سرکش ہیں، جو اسلام لائے ہیں

فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝١٤ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝١٥

انہوں نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے، اور سرکشوں کو جہنم کا ایندھن ہونا ہے۔ (اے محمدؐ! آپ لوگوں سے کہہ دو کہ اللہ

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۝١٦

کہتا ہے) اگر یہ (اہل مکہ) راہ پر قائم رہتے تو ہم انہیں پانی کی کثرت سے خوب سیراب کرتے، اور اس میں ان (کی شکر

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝١٧

گزاری) کا امتحان کرتے، جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ اسے سخت عذاب میں داخل کرے

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝١٨ وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ

گا، مسجدیں تو اللہ (کی عبادت) کے لیے (مخصوص) ہیں، (لوگو! وہاں) اس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو، جب اللہ کا بندہ (محمدؐ)

يَدۡعُوۡهُ كَادُوۡا يَكُوۡنُوۡنَ عَلَيۡهِ لِبَدًا ۱۹

اللہ کی عبادت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

ع ۹ / ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں دو خاص باتوں کا بیان ہے ایک تو جنوں کے قرآن پر ایمان لانے اور ان کے عقائد کے متعلق دوسرے مساجد کے بارے میں کہ ان کا مصرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے نہ کہ اور کچھ۔

مُلۡتَحَدًا جائے پناہ　　اَمَدًا مدت، زمانہ　　يُظۡهِرُ خبردار کرتا ہے

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّىۡ وَ لَاۤ اُشۡرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ۲۰ قُلۡ اِنِّىۡ لَاۤ اَمۡلِكُ لَـكُمۡ ضَرًّا

(اے محمدؐ!) آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتا، (اور یہ بھی) کہہ دو کہ میں

وَّلَا رَشَدًا ۲۱ قُلۡ اِنِّىۡ لَنۡ يُّجِيۡرَنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنۡ اَجِدَ مِنۡ دُوۡنِهٖ

تمہیں ضرر یا نفع نہیں پہنچا سکتا، (یہ بھی) کہہ دو: مجھے اللہ (کے غضب) سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا، اور نہ میں اس

مُلۡتَحَدًا ۙ ۲۲ اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ

کے سوا کوئی ٹھکانا پاتا ہوں، لیکن خدا کی طرف سے پہونچانا اور اس کے پیغاموں کو ادا کرنا یہ میرا کام ہے اور اللہ اور

فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ۲۳ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوۡا مَا يُوۡعَدُوۡنَ

اس کے رسول کی جو نافرمانی کرے گا تو اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں انہیں ہمیشہ رہنا ہوگا، جب یہ (کفار)

فَسَيَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۲۴ قُلۡ اِنۡ اَدۡرِىۡۤ

دیکھیں گے اس چیز کو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے، تو جان لیں گے کس کے مددگار کمزور ہیں، اور کس کی تعداد قلیل ہے، (اے محمدؐ!)

اَقَرِيۡبٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ اَمۡ يَجۡعَلُ لَهٗ رَبِّىۡۤ اَمَدًا ۲۵ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ

آپ کہہ دو: مجھے معلوم نہیں کہ عذاب موعود قریب ہے یا میرا رب نے اس کے لئے مدت دراز مقرر کر رکھی ہے، وہی غیب کا جاننے والا

فَلَا يُظۡهِرُ عَلٰى غَيۡبِهٖۤ اَحَدًا ۙ ۲۶ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰى مِنۡ رَّسُوۡلٍ فَاِنَّهٗ يَسۡلُكُ

ہے، اپنے غیب پر وہ کسی کو اطلاع نہیں دیتا؛ مگر برگزیدہ پیغمبروں کو (اور وہ بھی اس طرح کہ) ان کے آگے اور ان کے

مِنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَمِنۡ خَلۡفِهٖ رَصَدًا ۙ ۲۷ لِّيَـعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ

پیچھے وہ فرشتوں کا پہرہ رکھتا ہے، تاکہ اسے معلوم ہوتا رہے کہ فرشتوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچادیے، ان (پہرہ داروں)

ع ۲ / ۹ / ۱۲

رَبِّهِمۡ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيۡهِمۡ وَاَحۡصٰى كُلَّ شَىۡءٍ عَدَدًا ۲۸

کے تمام حالات اللہ کے علم میں ہیں، اور ہر شئے کو اللہ نے شمار کر رکھا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہ بات بتلائی گئی ہے کہ ہر چیز کا پورا علم صرف اللہ بزرگ و برتر کو ہے، انبیاء علیہم السلام کو بھی اسی قدر علم دیا جاتا ہے، جس کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر اصل مدعا کی طرف دعوت ہے، جو قرآن مجید کی غرض ہے۔

آیات: ۲۰	۷۳۔ سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّلِ مَکِّیَّۃٌ ۳	رکوعات: ۲

مُزَّمِّلُ کپڑا اوڑھنے والے — رَتِّلِ واضح پڑھ، صاف صاف پڑھ — تَرْتِيْلًا ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، واضح پڑھنا

سَنُلْقِیْ ہم ڈالیں گے — قَوْلًا ثَقِيْلًا بات بھاری، قرآن — نَاشِئَةَ اٹھنا — وَطْأً نفس کا کچلنا

اَقْوَمُ زیادہ سیدھا کرنے والا — اَقْوَمُ قِيْلًا سب سے زیادہ ٹھیک بات — سَبْحًا شغل، کام — هَجْرًا چھوڑ دینا

تَبَتَّلْ لپٹ، متوجہ ہو — مَهِّلْ ڈھیل دے — لَدَيْنَآ ہمارے نزدیک — اَنْكَالًا بیڑیاں

تَرْجُفُ کانپے گی — كَثِيْبًا ٹیلے — مَّهِيْلًا بھربھرے، ریگ رواں

وَبِيْلًا بھاری سخت — شِيْبًا بوڑھاپا — ذَا غُصَّةٍ اٹکنے والا، پھنس جانے والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾

اے کپڑوں میں لپٹنے والے، رات کو (نماز کے لیے) قیام کیا کرو، مگر تھوڑی سی رات یعنی نصف رات (کہ اس میں قیام نہ کرو بلکہ آرام کرو)

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾

یا اس نصف سے کسی قدر کم کردو ،یا نصف سے کچھ بڑھادو،اور قرآن کو ٹھہر کر پڑھا کرو، عنقریب ہم آپ پر ایک بھاری کلام

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا ؕ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ

ڈالنے والے ہیں، بیشک رات کے اٹھنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے، اور (اس وقت) دعا خوب

سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ؕ﴿۸﴾ رَبُّ

نکلتی ہے، دن میں آپ کو (وعظ اور نصیحت کے) مشاغل طویل رہیں گے، اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے الگ

الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا

ہو کر اسی اللہ سے ملو، وہ مشرق اور مغرب (تمام جہاں) کا پروردگار ہے، سو اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اسی کو

يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَ ذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ

کارساز بناؤ، کفار کے کہے پرصبر کرو اور خوبی کے ساتھ ان سے کنارہ کشی کرو، مجھے اور ان جھٹلانے والے دولتمندوں کو اپنے اپنے

وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ⑪ اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ⑫ۙ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ

حال پر چھوڑ دو، اور ان لوگوں کو اور تھوڑے دن مہلت دے دو، ہمارے پاس (ان کے لیے) بیڑیاں ہیں اور دوزخ ہے۔ گلے میں

وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ⑬ۗ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَ كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا

اٹکنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے، (یہ سب) اس دن (کے لیے ہیں) جب زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں

مَّهِيْلًا ⑭ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ

گے اور پہاڑ (ریزہ ریزہ ہو کر) ایک رواں ہوجائیں گے، (لوگو!) ہم نے پیغمبر (محمدؐ) کو اسی طرح تم پر گواہ بنا کر بھیجا

اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ⑮ؕ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ⑯

ہے، جیسا کہ فرعون کی طرف ہم نے پیغمبر (موسیٰؑ) کو بھیجا تھا، فرعون نے اس پیغمبر کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت پکڑا،

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ⑰ۖ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ

اگر تم لوگ (دنیا میں) کافر رہے تو اس دن (کے عذاب) سے کیونکر بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا، جس میں آسمان پھٹ جائے گا،

كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ⑱ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ⑲ ع ۹ ۱۲

بیشک اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا، یہ (قرآن) نصیحت ہے سو جس کا جی چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے۔

تفسیر

پیغمبر اسلام خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی کا بیان ہے جوان کی عبادت کے سلسلہ میں بیان ہوا ہے اوراس کے ساتھ ہی وہ حقیقی تعلیم ہے جس کی انسان کو ضرورت ہے۔

ثُلُثَيِ دو تہائی	ثُلُثَ ایک تہائی	لَنْ تُحْصُوْهُ نہ نباہ سکو گے
تَيَسَّرَ میسر ہو، آسانی ہو	مَرْضٰى بیمار	تُقَدِّمُوْا آگے بھیجو گے

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآئِفَةٌ

(اے محمدؐ!) آپ کے رب کو معلوم ہے کہ آپ اور چند آپ کے ساتھی تقریباً دو ثلث شب، کبھی نصف شب اور کبھی ثلث شب

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ

کھڑے رہتے ہیں، اللہ رات اور دن کا اندازہ کرتا ہے، اللہ جانتا ہے کہ تم وقت کا اندازہ نہیں کرسکتے اس نے تمہارے حال پر رحم کیا،

عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ

اب (تہجد میں) جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جائے پڑھو، اللہ جانتا ہے کہ تم میں کچھ لوگ بیمار بھی ہوں گے

وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ

اور کچھ لوگ اللہ کے فضل (معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کریں گے، اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو اللہ کی

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖۙ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ

راہ میں لڑائی لڑیں گے، پھر جتنا قرآن نماز میں پڑھا جاوے پڑھو، (پنجگانہ) نماز پڑھا کرو، زکوۃ دو اور (علاوہ زکوۃ کے) اللہ کو خوش دلی

قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ

سے (بھی) قرض دیا کرو، اپنے لیے پہلے سے جو بھلائی تم کر رکھو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے، یہ بہتر ہے اور اس کا اجر

اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ ع

بڑا ہے، اللہ سے مغفرت مانگو، اللہ غفور و رحیم ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی عبادت کی ادائیگی اور ان کی تقسیم بیان کی گئی ہے، قرآن مجید کیا ہے اور اس کا علم کیسے حاصل کرنا چاہیے، اس کا بھی بیان ہے، اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ابنائے جنس کے ساتھ مالی سلوک کرنے کی اعلیٰ تعلیم دی ہے کہ گویا جو کچھ تم اس کی راہ میں کرو گے وہ اللہ پر قرض ہے، یعنی اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔

آیات: ۵۶	۷۴۔ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۴	رکوعات: ۲

مُدَّثِّرُ کپڑے میں لپٹنے والے — رُجْزَ پلیدی — تَمْنُنْ احسان مت کر — تَسْتَكْثِرُ زیادہ لینے کو

نُقِرَ پھونکا جائے گا — نَاقُوْرِ صور — عَسِيْرٌ بھاری، سخت — يَسِيْرٍ آسانی — لِيَسْتَيْقِنَ تاکہ یقین کریں

مَمْدُوْدًا بکثرت پھیلا ہوا — شُهُوْدًا حاضر ہونے والے — مَهَّدْتُّ میں نے بچھایا — تَمْهِيْدًا بچھونا

عَنِيْدًا دشمنی کرنے والا — سَاُرْهِقُهٗ میں اس کو عنقریب چڑھاؤں گا — صَعُوْدًا دوزخ کے ایک پہاڑ کا نام

فَكَّرَ فکر کی — عَبَسَ تیور چڑھائی — بَسَرَ منہ تھتھایا، منہ بسورا — يُؤْثَرُ نقل کیا جاتا ہے، منقول ہے

تُبْقِيْ باقی رکھی — تَذَرُ چھوڑی — لَوَّاحَةٌ جھلس دینے والی — تِسْعَةَ عَشَرَ انیس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ۙ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ۙ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ۙ وَ الرُّجْزَ

اے چادر اوڑھنے والے، اٹھو (لوگوں کو عذاب الٰہی سے) ڈراؤ، اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو، اپنے کپڑے پاک رکھو اور نجاست (گناہ)

فَاهْجُرْ ۝۵ۙ وَ لَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ۙ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷ۭ

سے دور رہو، اور کسی کو اس غرض سے نہ دو کہ (دوسرے وقت) زیادہ معاوضہ چاہو، اور (مشکلات رسالت پر) اپنے رب کے لیے صبر کرو،

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝۸ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَىِٕذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ۙ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰

جب صور پھونکا جائے گا، تو کافروں کے لیے وہ دن تنگی کا ہوگا، آسانی کا نہ ہوگا،

ذَرۡنِیۡ وَ مَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ﴿۱۱﴾ وَّ جَعَلۡتُ لَہٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ﴿۱۲﴾

(اے محمدؐ!) مجھ کو اور اس شخص کو جسے میں نے تنہا پیدا کیا ہے (اپنے اپنے حال پر) چھوڑ دو، اور جسے میں نے بہت سے مال دیئے

وَّ بَنِیۡنَ شُہُوۡدًا ﴿۱۳﴾ وَّ مَہَّدۡتُّ لَہٗ تَمۡہِیۡدًا ﴿۱۴﴾ ثُمَّ یَطۡمَعُ اَنۡ اَزِیۡدَ ﴿۱۵﴾ کَلَّا ؕ اِنَّہٗ

اور پاس رہنے والی اولاد دی، اور سامان (دنیا) ہر طرح کا مہیا کردیا، اس پر بھی وہ توقع رکھتا ہے کہ اسے میں کچھ اور دوں گا: (لیکن) یہ

کَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیۡدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرۡہِقُہٗ صَعُوۡدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّہٗ

ہرگز نہ ہوگا کیونکہ وہ میری آتیوں کا مخالف ہے۔ عنقریب ہم اسے صعود (دوزخ کے پہاڑ) پر چڑھائیں گے، بے شک اس نے (قرآن کی

فَکَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ کَیۡفَ قَدَّرَ ﴿۲۰﴾

نسبت) سوچا اور ایک بات تجویز کی، سو اس پر خدا کی مار ہو کیسی بات تجویز کی پھر اس پر (دوبارہ) خدا کی مار ہو، کیسی بات تجویز کی،

ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَ اسۡتَکۡبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ

پھر دیکھا، پھر منہ بنایا اور زیادہ منہ بنایا، پھر پیٹھ پھیری اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔ پھر کہنے لگا: یہ (قرآن) جادو ہے

یُّؤۡثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنۡ ہٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ الۡبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصۡلِیۡہِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ

جو پہلے سے چلا آتا ہے، یہ (قرآن) آدمی کا ہی کلام ہے، عنقریب میں اسے سقر (جہنم) میں ڈالوں گا، (اے محمدؐ!) آپ کو معلوم ہے کہ سقر

مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبۡقِیۡ وَ لَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَۃٌ لِّلۡبَشَرِ ﴿۲۹﴾ عَلَیۡہَا تِسۡعَۃَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَ مَا جَعَلۡنَاۤ

کیا ہے؟ وہ باقی نہیں رکھتی، اور نہ چھوڑتی ہے، آدمی کو وہ جھلسانے والی ہے۔ اس پر انیس (پاسبان تعینات) ہیں، اور ہم نے

اَصۡحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِکَۃً ۪ وَّ مَا جَعَلۡنَا عِدَّتَہُمۡ اِلَّا فِتۡنَۃً لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا ۙ

فرشتوں ہی کو جہنم کا کارکن بنایا ہے، اور ہم نے ان کی تعداد اس لیے ٹھہرائی ہے کہ منکرین (قیامت) کیلئے (موجب) گمراہی ہو،

لِیَسۡتَیۡقِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَ یَزۡدَادَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِیۡمَانًا وَّ لَا یَرۡتَابَ الَّذِیۡنَ

(اور) تاکہ اہل کتاب یقین کرلیں اور مومنوں کے ایمان بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مومنین

اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ وَ لِیَقُوۡلَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡکٰفِرُوۡنَ مَاذَاۤ

شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں مرض (نفاق) ہے اور جو کافر ہیں، وہ کہیں گے اس کے بیان کرنے سے

اَرَادَ اللّٰہُ بِہٰذَا مَثَلًا ؕ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ وَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَا یَعۡلَمُ

اللہ کا کیا مطلب ہے، (اے محمدؐ!) اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھاتا ہے، آپ کے رب کے

جُنُوۡدَ رَبِّکَ اِلَّا ہُوَ ؕ وَ مَا ہِیَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع ۱۵

لشکر سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا ہے اور یہ (آیتیں) محض انسان کیلئے نصیحت ہیں۔

تفسیر

اس سورہ شریف کے پہلے رکوع میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آداب تعلیم کیے گئے ہیں، اور پھر نافرمانوں کی کیفیت بیان

کر کے ان کو روز قیامت سے ڈرایا گیا ہے اور اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں جو کچھ فرمایا ہے اس پر بے چون و چرا ایمان لانا چاہیے، اور کسی چیز کو فتنہ بنا کر تباہ نہیں ہونا چاہیے۔

اِحْدَى الْكُبَرِ ایک بڑی چیز	رَهِينَةٌ گروہ	لَمْ نَكُ ہم نہ تھے
نَخُوضُ ہم بحث کرتے	قَسْوَرَةٌ شیر	مُنَشَّرَةً کھلے ہوئے

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ إِنَّهَا لَإِحْدَى
کچھ نہیں۔ قسم ہے چاند کی۔ اور قسم ہے رات کی جب جانے لگے۔ اور قسم ہے صبح کی جب روشن
الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿۳۷﴾
ہوجائے۔ کہ دوزخ (بھی) بڑی چیزوں میں سے ایک (چیز) ہے، (اور) اس آدمی کو ڈرانے والی ہے، جو تم میں
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿۳۸﴾ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿۳۹﴾ فِي جَنَّاتٍ مع
سے آگے بڑھنا یا پیچھے ہٹنا چاہتا ہے، ہر ایک اپنے کیے میں گرفتار ہوگا، مگر داہنے (ہاتھ) والے جنتوں میں
يَتَسَاءَلُونَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوا لَمْ
ہوں گے، (اور) گنہگاروں سے سوال کریں گے تمہیں دوزخ میں کون چیز لائی؟ دوزخی کہیں گے: ہم نہ نماز
نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ
پڑھتے تھے۔ نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے، باتیں بنانے والوں کے ساتھ (امور دینی) میں ہم (بھی) باتیں بنایا کرتے
الْخَائِضِينَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۴۶﴾ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ ﴿۴۷﴾
تھے اور روز جزا کو جھٹلاتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں یقین (موت) آیا۔ (اس وقت) ان لوگوں کو
فَمَا تَنفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿۴۹﴾
شفاعت (سفارش) کرنے والوں کی شفاعت سے نفع نہ پہنچے گا، ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ نصیحت سے اس طرح منہ پھیرتے
كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
ہیں گویا گدھے ہیں کہ شیر سے دبک کر بھاگتے ہیں، بلکہ ان میں سے ہر ایک شخص یہی چاہتا ہے کہ (اس کے پاس) کھلے ہوئے آسمانی صحیفے
أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿۵۲﴾ كَلَّا ۖ بَل لَّا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ﴿۵۳﴾ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾
آئیں یہ تو ہوتا نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ آخرت کا ڈر نہیں ہے، کچھ نہیں یہ (قرآن) نصیحت ہے پس جو چاہے۔ اس سے نصیحت حاصل کرے اور بغیر
فَمَن شَاءَ ذَكَرَهُ ﴿۵۵﴾ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ ۚ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾ ع ۲
خدا کے چاہے یہ لوگ نصیحت قبول نہیں کریں گے وہی ہے جس (کے عذاب) سے ڈرنا چاہیے، اور (وہی ہے) جو (بندوں کے گناہ) معاف کرتا ہے۔

تفسیر

قرآن مجید کی شان اور اس کی ضرورت کا بیان ہے اور ان کا جو اس پر ایمان لا کر کامیاب ہوئے اور انکار کر کے برباد ہوئے ہیں۔

آیات : ۴۰	۷۵۔ سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۳۱	رکوعات : ۲

لَاۤ اُقْسِمُ میں قسم کھاتا ہوں لَوَّامَۃِ ملامت کرنے والی اَمَامَہٗ اپنے آگے بَرِقَ پتھرا جائے
خَسَفَ گہنا جائے وَزَرَ پناہ کی جگہ مُسْتَقَر ٹھکانا یُنَبَّؤُا خبر دیا جائے گا
مَعَاذِیْرَہٗ اس کا عذر عَاجِلَۃَ جلدی دینا نَاضِرَۃٌ تازہ، بارونق بَاسِرَۃٌ بدرونق، برے
فَاقِرَۃٌ توڑنے والی تَرَاقِیَ ہنسلی، حلق مَسَاقُ چلنا رَاقٍ جھاڑ پھونک والا اَلْتَفَّتِ لپٹ جائے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَاۤ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؕ﴿۲﴾

میں قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی، اور قسم کھاتا ہوں انسان کے نفس ملامت گر کی۔ (کہ بروز قیامت لوگ زندہ کیے جائیں گے)

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیْنَ عَلٰۤی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ ﴿۴﴾

کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہیں کرسکتے، ہاں ہمیں یہ قدرت ہے کہ ہم اس کی انگلیوں کے پوروں تک درست کر دیں،

بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۚ﴿۵﴾ یَسْـَٔلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ؕ﴿۶﴾

بلکہ انسان چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے (کیونکہ اسے قیامت کے آنے کا یقین نہیں ہے) وہ پوچھتا ہے کہ روز قیامت کب

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ ۙ﴿۸﴾ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

ہے؟ جب آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ چاند بے نور ہو جائے گا، اور آفتاب اور ماہتاب یکجا کیے جائیں گے، اس دن انسان پوچھے گا آج بھاگنے

یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۚ﴿۱۰﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ﴿۱۱﴾ اِلٰی رَبِّكَ یَوْمَئِذِ ﹰالْمُسْتَقَرُّ ؕ﴿۱۲﴾

کی جگہ کہاں ہے؟ ہرگز (جائے گریز) نہ ہوگی، (اور کافروں کو) پناہ نہ ہوگی، (اے مخاطب) اس دن آپ کے رب کے پاس جائے قرار ہوگی۔

یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ؕ﴿۱۳﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ۙ﴿۱۴﴾

(اور) اس دن آدمی کو بتایا جائے گا اس کے آگے بھیجے ہوئے اور پیچھے چھوڑے ہوئے کو آدمی خود اپنے آپ پر خوب مطلع ہے،

وَّ لَوْ اَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ ؕ﴿۱۵﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ﴿۱۶﴾ اِنَّ

اگرچہ وہ اپنے عذر پیش کیا کرے، (اے محمد!) جب تک وحی تمام نہ ہو تو قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کیجئے تاکہ آپ اس کو جلدی جلدی لیں، اس

عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ۚۖ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ

کا (آپ کے قلب میں) جمع کر دینا اور (آپ کی زبان سے) اس کا پڑھوا دینا ہمارا کام ہے، جب ہم قرآن (بذریعہ جبرئیل) پڑھ چکیں تو اس

عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ؕ﴿۱۹﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۙ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ﴿۲۱﴾

کے پڑھنے کی تو پیروی کر، پھر اس کا سمجھا دینا ہمارا کام، (لوگو!) ہرگز ایسا نہیں؛ بلکہ تم دنیا سے محبت رکھتے اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ

کتنے چہرے اس دن ہشاش بشاش ہونگے، اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھتے ہونگے۔ اور کتنے چہرے بدرونق ہوں گے، اور یقین کرتے

اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾

ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا جو کمر توڑ کر رکھ دے گا، کچھ نہیں جب جان ہنسلی تک پہنچے گی، اور (نہایت حسرت سے اس

وَ قِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾

وقت) کہا جاتا ہے کہ کوئی جھاڑنے والا ہے؟ اور (اس وقت) وہ (مردہ) یقین کرلیتا ہے کہ یہ مفارقت (دنیا) کا وقت ہے، اور (تکلیف جان

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ ع ۱ ۱۷

کنی سے) ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے چمٹ جائے گی، (اے شخص) اس دن (تجھے) اپنے رب کے پاس چلنا ہوگا۔

تفسیر

نفس لوامہ وہ ہے جو انسان کو بری بات کے کرنے پر ملامت کرتا ہے، پھر قیامت کے وقوع پر دلیل ہے اور انسان کی نفسانیت پر بحث کی گئی ہے اور اس سلسلے میں ایسی چیزیں بیان کی گئی ہیں جو بڑی لاجواب ہیں، پھر تعلیم قرآن کے لیے خود ذات باری تعالیٰ کے محکم ہوجانے کی طرف اشارہ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس کی یہ کتاب ہے وہی اس کا حقیقی معلم بھی ہے، اخیر میں سکرات الموت کا عبرت انگیز نظارہ پیش کیا گیا ہے۔

يَتَمَطّٰى اکڑتا، نازکرتا — اَوْلٰى کمبختی، وائے — سُدًى بے کار — يُمْنٰى ڈالی جاتی ہے

فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ

پس (جس نے جیتے جی) نہ تو (کلام الٰہی کی) تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی، بلکہ (سمجھانے پر) اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا، اور پھر اپنے گھر اکڑتا ہوا

يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ

چلا گیا، تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے، (پھر مکرر سن لے کہ) تیری کمبختی پر کمبختی آنے والی ہے۔ کیا انسان سمجھتا ہے

سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾

کہ یونہی اسے مہمل چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا انسان ایک قطرہ منی نہ تھا جو (رحم میں) ڈالا گیا، پھر وہ خون بستہ ہوا پھر اللہ نے (اسے دوسری صورت کا) بنایا،

فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع ۲ ۱۸

پھر (اس کے) جوڑ بند درست کیے پھر اس نے نر مادہ دو قسمیں پیدا کیں، کیا وہ قیامت میں مُردوں کے جلانے پر قادر نہیں ہوسکتا۔

تفسیر

اس رکوع میں مغرور اور غفلت شعاروں کی جن خصلتوں کا بیان ہے وہ حد درجہ قابل لحاظ ہیں، اس لیے جزائے اعمال پر یقین کرنا چاہیے، اور بعث بعد الموت کا خیال کرکے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بنا چاہیے۔

رکوعات : ۲	۷۶۔ سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ ۹۸	آیات : ۳۱

اَمْشَاجٍ مخلوط، ملا ہوا — نَّبْتَلِيْهِ ہم آزمائش کریں گے اس کی — تَفْجِيْرًا بہالے جائیں — فَوَقٰى پس بچالیا
مُسْتَطِيْرًا پھیل جائے، عام ہوجائے — قَمْطَرِيْرًا تیور چڑھانے والا، تلخ — عَبُوْسًا سخت
دَانِيَةً جھکے ہوئے، نزدیک ہوجائے — ذُلِّلَتْ نزدیک کیے گئے، اختیار میں ہوجائے — قُطُوْفُ میوے
اٰنِيَةٍ باسن، برتن — فِضَّةٍ چاندی — قَوَارِيْرَا شیشہ — زَنْجَبِيْلًا سونٹھ
لُؤْلُؤًا موتی — مَّنْثُوْرًا بکھرے ہوئے — سُنْدُسٍ باریک ریشم — خُضْرٌ سبز
اِسْتَبْرَقٌ دبیز ریشم — حُلُّوْٓا پہنائے جائیں گے — اَسَاوِرَ کنگن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْــًٔا مَّذْكُوْرًا (۱)
بیشک انسان پر زمانہ میں ایک وقت ایسا بھی آچکا ہے جس میں وہ قابل تذکرہ نہ تھا، ہم نے نطفہ مخلوط سے آدمی
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا
کو پیدا کیا کہ ہم اسے آزمائیں، پھر ہم نے اسے کان اور آنکھیں دیں۔ پھر ہم نے اسے (دین کا) راستہ بتایا،
بَصِيْرًا (۲) اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا (۳) اِنَّآ
اب وہ یا تو شکر گزار (مسلمان ہیں) یا ناشکرے (کافر) ہیں، ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں، طوق اور
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا (۴) اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ
آگ تیار کر رکھی ہیں۔نیک بندے آخرت میں ایسے جام شراب سے پییں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی
مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا (۵) عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ
یعنی ایسے چشمے سے جس سے (خاص) اللہ کے بندے پییں گے، اور (جس طرف چاہیں گے) اسے بہا لے جائیں گے، یہ
يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا (۶) يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ
وہ لوگ ہوں گے جو (اپنی) نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت پھیلی ہوئی
مُسْتَطِيْرًا (۷) وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (۸)
ہوگی۔اور مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ کی محبت پر کھانا کھلاتے ہیں، (اور ان سے کہہ دیتے ہیں کہ) ہم
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا (۹) اِنَّا
تمہیں اللہ کے لیے کھلاتے ہیں، تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں چاہتے، ہم اس دن کے عذاب سے

نَخَافُ مِنۡ رَّبِّنَا يَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِيۡرًا ﴿۱۰﴾ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ

جو سختی اور تلخی کا ہوگا، اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، اللہ انہیں اس دن کے عذاب سے بچا لے گا،

الۡيَوۡمِ وَلَقّٰىهُمۡ نَضۡرَةً وَّسُرُوۡرًا ﴿۱۱﴾ وَ جَزٰىهُمۡ بِمَا صَبَرُوۡا جَنَّةً

اور تازگی اور خوشی میں ان کو رکھے گا۔ اور ان کے صبر کے بدلے انہیں جنت اور ریشمی پوشاک دے گا۔

وَّحَرِيۡرًا ﴿۱۲﴾ مُّتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا عَلَى الۡاَرَآئِكِ لَا يَرَوۡنَ فِيۡهَا شَمۡسًا وَّ لَا

(جنت میں) وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے (بیٹھے) رہیں گے، نہ انہیں تپش معلوم ہوگی نہ سردی (معلوم ہوگی،)

زَمۡهَرِيۡرًا ﴿۱۳﴾ وَدَانِيَةً عَلَيۡهِمۡ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا ﴿۱۴﴾

درختوں کے سائے ان کے اوپر جھکے ہوں گے، اور ان کے پھل ان کے اختیار میں ہوں گے، چاندی کے برتن

وَيُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِاٰنِيَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّ اَكۡوَابٍ كَانَتۡ قَوَارِيۡرَا۠ ﴿۱۵﴾

اور شیشے کے آبخورے اور شیشے بھی چاندی کے ان کے سامنے پیش کیے جائیں گے، جن کو بھرنے والوں نے مناسب انداز سے

قَوَارِيۡرَا۠ مِنۡ فِضَّةٍ قَدَّرُوۡهَا تَقۡدِيۡرًا ﴿۱۶﴾ وَ يُسۡقَوۡنَ فِيۡهَا كَاۡسًا كَانَ

بھرا ہوگا اور بہشت میں ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل (سونٹھ) کی آمیزش ہوگی، یعنی ایسے چشمہ سے جو وہاں ہوگا

مِزَاجُهَا زَنۡجَبِيۡلًا ﴿۱۷﴾ عَيۡنًا فِيۡهَا تُسَمّٰى سَلۡسَبِيۡلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوۡفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَانٌ

جس کا نام (وہاں) سلسبیل ہوگا ہمیشہ رہنے والے غلمان (خدمت کیلئے) جنتیوں کے گرد پھرتے رہیں گے، (اے مخاطب) تو

مُّخَلَّدُوۡنَ اِذَا رَاَيۡتَهُمۡ حَسِبۡتَهُمۡ لُـؤۡلُـؤًا مَّنۡثُوۡرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيۡتَ ثَمَّ رَاَيۡتَ

انہیں دیکھے تو سمجھے کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں، اور جب تو (بہشت پر) نظر کرے گا تو وہاں بڑی نعمت اور بڑی بادشاہت

نَعِيۡمًا وَّمُلۡكًا كَبِيۡرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمۡ ثِيَابُ سُنۡدُسٍ خُضۡرٌ وَّاِسۡتَبۡرَقٌ وَّحُلُّوۡۤا اَسَاوِرَ مِنۡ فِضَّةٍ

نظر آئے گی، جنتیوں کے کپڑے سبز ریشمی باریک اور دبیز ہوں گے، اور وہ چاندی کے کنگن پہنے ہوئے ہوں گے اللہ انہیں

وَسَقٰىهُمۡ رَبُّهُمۡ شَرَابًا طَهُوۡرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمۡ جَزَآءً وَّكَانَ سَعۡيُكُمۡ مَّشۡكُوۡرًا ﴿۲۲﴾ ع ۲۲ ۱۹

پاکیزہ شراب پلائے گا، (اور ان سے کہا جائے گا، جنتیو!) بے شک یہ تمہاری جزا ہے اور تمہاری کوشش کی قدر ہے۔

ق و حفص بغیر الالف فی الوصل فیہما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

تفسیر

قرآن کا موضوع انسان ہے اس لیے اس کے ہر گوشہ پر بحث کی ہے اور ان باتوں کو ظاہر کیا ہے جو آج یا اور کبھی معرض ظہور میں آسکتی ہیں، چنانچہ اس سورہ کے شروع میں بھی اسی کے دلائل ہیں پھر جو لوگ اس پر عمل پیرا ہوں گے ان کے لیے جو انعامات ہیں وہ مذکور ہوئے ہیں۔

بُكۡرَةً صبح | اَصِيۡلًا شام | اَسۡرَ بندھن، جوڑ بند

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ تَنۡزِیۡلًا ﴿۲۳﴾ فَاصۡبِرۡ لِحُکۡمِ رَبِّکَ وَ لَا تُطِعۡ

(اے محمدؐ!) ہم نے آپ پر وقتاً فوقتاً قرآن اتارا ہے۔ اپنے رب کے حکم پر آپ صبر کیجئے، اور ان میں سے

مِنۡہُمۡ اٰثِمًا اَوۡ کَفُوۡرًا ﴿۲۴﴾ وَ اذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۲۵﴾ وَ مِنَ

کسی گنہگار اور ناشکرگزار کا کہا نہ ماننا،اور صبح اور شام اپنے رب کا نام لیتے رہیے ، اور رات میں اللہ کو سجدہ

الَّیۡلِ فَاسۡجُدۡ لَہٗ وَ سَبِّحۡہُ لَیۡلًا طَوِیۡلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوۡنَ الۡعَاجِلَۃَ

کیجئے اور رات کے بڑے حصہ میں اس کی تسبیح کیجئے۔یہ (بے دین) لوگ (تو) دنیا کو دوست رکھتے ہیں، (جو سردست

وَ یَذَرُوۡنَ وَرَآءَہُمۡ یَوۡمًا ثَقِیۡلًا ﴿۲۷﴾ نَحۡنُ خَلَقۡنٰہُمۡ وَ شَدَدۡنَاۤ اَسۡرَہُمۡ

موجود ہے،) اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم نے انہیں پیدا کیا ہے اور انکے جوڑ بند مستحکم کیے ہیں،

وَ اِذَا شِئۡنَا بَدَّلۡنَاۤ اَمۡثَالَہُمۡ تَبۡدِیۡلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ ہٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ

اور جب ہم چاہیں انہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں،یہ نصیحتیں ہیں جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرلے۔

سَبِیۡلًا ﴿۲۹﴾ وَ مَا تَشَآءُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۳۰﴾ یُّدۡخِلُ مَنۡ

جب تک اللہ نہ چاہے تم لوگ (کچھ) چاہ نہیں سکتے، بے شک اللہ دانا اور حکمت والا ہے ، جسے وہ چاہتا ہے اپنی رحمت میں

یَّشَآءُ فِیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ وَ الظّٰلِمِیۡنَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۳۱﴾ ع

داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

تفسیر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اخلاق فاضلہ کی تعلیم ہے جو تمام دنیا کے لیے اسوہ حسنہ ہے، قرآن مجید کی تلاوت وتعلیم کے طریقے بیان ہوئے ہیں، اور منزل مقصود تک پہنچنے کا واحد ذریعہ اس کو قرار دیا گیا ہے۔

آیات: ۵۰	۷۷۔ سُوۡرَۃُ الۡمُرۡسَلٰتِ مَکِّیَّۃٌ ۳۳	رکوعات: ۲

مُرۡسَلٰتِ بھیجی گئی — عُرۡفًا نفع پہنچانے والی ہوا — عٰصِفٰتِ زور کرنے والی ہوا، بادتند — فٰرِقٰتِ فرق کرنے والی

مُلۡقِیٰتِ ڈالنے والی ہیں — عُذۡرًا الزام دینے کو — نُذۡرًا ڈرانے کو — طُمِسَتۡ مٹائے جائیں، بے نور ہوں

فُرِجَتۡ کھولا جائے — نُسِفَتۡ اڑائے جاویں — اُقِّتَتۡ وقت مقرر پر لائے جائیں — اُجِّلَتۡ وعدہ دیئے گئے، ملتوی رکھا گیا

قَرَارٍ مَّکِیۡنٍ مقام محفوظ — کِفَاتًا سمیٹنے والی — شٰمِخٰتٍ بلند، اونچے — فُرَاتًا پیاس بجھانے والا

ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ تین شاخوں والی — ظَلِیۡلٍ سایہ دینے والا — جِمٰلَتٌ اونٹوں — صُفۡرٌ زرد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۙ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۙ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو نفع پہونچانے کیلئے بھیجی جاتی ہیں، پھران ہواؤں کی جو تیزی سے چلتی ہیں، اور ان ہواؤں کی جو بادلوں

نَشْرًا ۙ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾

کو (اٹھاکر) پھیلاتی ہیں، پھران ہواؤں کی جو بادلوں کوایک دوسرے سے جدا کردیتی ہیں، پھران ہواؤں کی جو (دلوں میں) اللہ کی یاد ڈالتی

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۙ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ؕ﴿۷﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۙ﴿۸﴾ وَ اِذَا

ہیں تاکہ حجت تمام ہو اور ڈر پیدا ہوکہ۔ وعدہ قیامت جوتم سے کیا گیا ہے ہوکر رہے گا، اس وقت ستارے بے نور ہوجائیں گے، آسمان

السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۙ﴿۹﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۙ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ؕ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ

پھٹ جائے گا، پہاڑ اڑتے پھریں گے،اور تمام پیغمبر وقت معین پر جمع کیے جائیں گے۔ کس دن کے لیے (پیغمبروں کا) معاملہ

اُجِّلَتْ ؕ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۚ﴿۱۳﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ؕ﴿۱۴﴾ وَیْلٌ

ملتوی رکھا گیاہے؟ فیصلہ کے دن کے لیے (ملتوی رکھا گیاہے)؟ اے محمدؐ! آپ کو خبر ہے کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟اس دن جھٹلانے

یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ؕ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

والوں کی تباہی ہے، کیا ہم نے اگلے لوگوں کو تباہ نہیں کیا، اسی طرح ہم پچھلے لوگوں کو بھی ان کے پیچھے لگا دیں

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾

گے، گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں، اس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔(لوگو!) کیا ہم

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۙ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۙ﴿۲۱﴾ اِلٰی قَدَرٍ

نے تمھیں ذلیل پانی (نطفے) سے پیدا نہیں کیا؟ پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں ایک وقت معلوم

مَّعْلُوْمٍ ۙ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

تک رکھا، پھر ہم نے اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا، ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں، اس دن (قیامت

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۙ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ۙ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا

میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے، کیا ہم نے زمین کو مردوں اور زندوں کے لیے کافی نہیں بنایا ہے؟ہم نے اس میں

رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ؕ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾

بلند پہاڑ کھڑے کیے ہیں، اور تمھیں میٹھا پانی پلاتے ہیں، اس دن (قیامت میں)جھٹلانے والوں کی تباہی ہے،

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰی مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۚ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ

(منکروں سے اس دن کہا جائے گا،) جس دوزخ کو تم جھٹلاتے تھے، اس کی طرف چلو،تین شاخوں والے سائے

شُعَبٍ ۙ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ؕ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۚ﴿۳۲﴾

(دھوئیں) کی طرف چلو۔جس میں سایہ(ٹھنڈک)نہیں ہے، اور نہ گرمی سے وہ بچاتا ہے،وہ بڑے بڑے محلوں کے

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

برابر انگارے برسائے گا، گویا کہ وہ سیاہ رنگ کے اونٹ ہیں، اس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے، یہ وہ دن ہوگا کہ گنہگار بات

وَ لَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

نہ کرسکیں گے۔ اور نہ عذر پیش کرنے کی انہیں اجازت ملے گی، اس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے (اس دن ہم ان سے کہیں گے) یہی

ع ۱ ۲۱ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾

فیصلہ کا دن ہے تم کو اور اگلوں کو (حساب کے لیے) ہم نے جمع کیا ہے، اگر تم حیلہ کرسکتے ہو تو کرو، اس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔

تفسیر

دراصل آسمان و زمین میں جو چیزیں بھی ہیں، عجیب ہیں، اور خدا کی قدرت پر دلالت کرنے والی ہیں، لیکن اس بے بصری کو کیا کیا جائے کہ دل کی آنکھیں بھی اندھی ہوگئی ہیں، یا یہ کہ ہر وقت ان میں گھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے ان کی اہمیت کم ہوگئی ہے، جیسا کہ ہواؤں کے ذکر سے ظاہر ہے۔

يَشْتَهُوْنَ مرغوب خاطر — هَنِيْٓئًا مزے سے — تَمَتَّعُوْا فائدے اٹھالو

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ كُلُوْا

بے شک پرہیزگار (باغوں کے) سایوں میں چشموں میں۔ اور مرغوب خاطر میووں میں ہوں گے، (ہم ان سے کہیں گے) اپنے اعمال کے

وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ

بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو، نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں، اس دن (قیامت میں)

يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

جھٹلانے والوں کی تباہی ہے، (کافرو!) تم (بھی دنیا میں) چندے کھاپی لو اور فائدے اٹھالو، تم گنہگار ہو، اس دن (قیامت میں) جھٹلانے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

والوں کی تباہی ہے، اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے: (نماز میں اللہ کے آگے) جھکو تو نہیں جھکتے۔ اس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں

ع ۲ ۲۲ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

کی تباہی ہے، تو پھر اس کے بعد کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی پہلے رکوع کی طرح قیامت کے دن سے ڈرایا گیا ہے اور طرح طرح کے عذاب سے خوف دلا کر انسان کو انسان بننے پر آمادہ کیا گیا ہے، جو حد درجہ ضروری ہے، اور پوری سورہ میں ایک ہی آیت بار بار ذکر کرکے مجرمین کو لرزا دیا گیا ہے۔ اللّٰھم احفظنا۔

آیات : ۴۰	۷۸۔ سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ ۸۰	رکوعات : ۲

سُبَاتًا آرام کا سبب　مَعَاشًا روزگار　وَهَّاجًا چمکتا، روشن
ثَجَّاجًا زوردار، موسلا دھار　اَلْفَافًا گھنے　سَرَابًا ریت، سراب　لٰبِثِيْنَ رہنے والے
اَحْقَابًا بے شمار مدت، ایک دراز عرصہ　غَسَّاقًا پیپ　وِفَاقًا پورا، موافق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝۲ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳

یہ (کافر) لوگ کس چیز کے بارے میں آپس میں سوال کر رہے ہیں؟ (قیامت کی) بڑی خبر کے بارے میں، کہ جس کے بارے میں

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶

یہ خود اختلاف کر رہے ہیں، آگاہ رہو کہ انہیں جلد معلوم ہوجائے گا پھر (سمجھ لو کہ قیامت کا ہونا) انہیں جلد معلوم

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّ جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹

ہوجائے گا، کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنادیا؟ اور پہاڑوں کو (اس کی میخیں) نہیں بنا دیا؟ اور ہم نے (ہی) تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

وَّ جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ

اور تمہاری نیند کو راحت کی چیز بنایا، اور رات کو پردہ کی چیز بنایا، اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا، اور

سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳ وَّ اَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

تم پر سات (سخت) مضبوط آسمان بنا دیئے۔ اور (سورج کو) ایک روشن چراغ بنادیا۔ اور ہم نے بدلیوں سے زوردار پانی اتارا؛ تاکہ اس کے

مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ۝۱۵ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝۱۶ اِنَّ يَوْمَ

ذریعہ سے دانے اور نباتات اور گھنے گھنے (درختوں والے) باغات پیدا کریں۔ (تو اے لوگو! یاد رکھو کہ) فیصلے کا ایک دن مقرر

الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝۱۷ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸

ہے، کہ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم گروہ کے گروہ (قبروں سے نکل کر بھاگے چلے) آؤ گے، اور آسمان کھول دیا جائے گا

وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹ وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ

تو اس میں دروازے بن جائیں گے، اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ریت کی طرح (چور چور) ہوجائیں گے، بلاشبہ جہنم

سَرَابًا ۝۲۰ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا ۝۲۲ لّٰبِثِيْنَ

(دوزخیوں کی) گھات میں ہے، (کہ کب آئیں اور انہیں جلا ڈالے،) وہ سرکشوں کے رہنے کی جگہ ہے، جس میں وہ مدتوں رہیں

فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝۲۳ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝۲۴ اِلَّا حَمِيْمًا

گے، اس میں نہ ٹھنڈک کا مزہ پائیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا، سوائے گرم پانی اور پیپ کے (اور یہ ان کے اعمال کا)

وَّ غَسَّاقًا ۙ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۙ﴿۲۷﴾ وَّ كَذَّبُوْا

بالکل پورا بدلہ ہوگا، (کہا جائے گا) یہی لوگ تھے کہ انہیں حساب (قیامت) کی کوئی امید نہ تھی، اور انہوں نے خوب (جی کھول کر) ہماری آیتوں کو جھٹلایا،

بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ ع

حالانکہ ہم نے ہر چیز لکھ رکھی ہے، پس (انہیں دوزخ میں ڈال کر کہا جائے گا لو اب) چکھو (عذاب جہنم) کہ ہم تمہاری سزا ہی بڑھاتے جائیں گے۔

تفسیر

اس سورہ کا نام "نبأ" اس لیے ہے کہ اس میں قیامت کی خبر دی گئی ہے، اس رکوع میں کافر جو منکر تھے ان کے قول کی تردید کی گئی ہے اور اپنی طرح طرح کی قدرتوں کا اظہار کر کے قیامت ہونے کی یہ دلیل دی کہ ہم پانی سے مردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں، تو تمہارا زندہ کرنا ہمارے لیے کیا مشکل ہے اور اس دن کا ہونا ضروری ہے جس میں تمہارے اعمال کا انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا۔

پھر بتایا ہے کہ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا اور پہاڑ روئی کی طرح اڑیں گے تو جب ایسی سخت چیزوں کا یہ حال ہوگا تو اور چیزیں کس شمار میں ہیں؟ یہ بڑے بڑے مکان، یہ بڑی بڑی عمارتیں یہ لوہے کی کیلیں، غرض سب چیزیں فنا ہو جائیں گی، تمہیں کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔ پھر ایسے منکروں کا حال بیان کیا گیا ہے جو حساب کتاب کے لیے دوبارہ اٹھنے کے قائل ہی نہ تھے، ان کے لیے جہنم ہے اور اس کی سزاؤں کا نمونہ بھی پیش کر دیا گیا۔

كَوَاعِبَ نوجوان عورتیں — دِهَاقًا بھرا ہوا

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ۙ﴿۳۲﴾ وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ﴿۳۳﴾

(اس کے برعکس) پرہیزگاروں کے لیے یقیناً بڑی کامیابی ہے، یعنی باغات اور انگور، اور نوجوان ہم سن عورتیں اور شراب کے

وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ؕ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ لَا كِذّٰبًا ۚ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ

چھلکتے جام، اس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ جھوٹ، (اے مخاطب!) یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے بدلہ ہوگا

رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ﴿۳۶﴾ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا

(اور اس کے اعمال کے مطابق) پورا انعام، اس پروردگار کی طرف سے جو آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کا

الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ

رحمٰن ہے، (قیامت کے دن) اس سے بات کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوگی جس دن روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے

صَفًّا ۙۤ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

ہوں گے اس وقت سوائے اس کے کوئی نہ بول سکے گا جسے خود ہی خدا اجازت دیدے، اور وہ بھی ٹھیک بات کہے گا، (یہ

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ

قیامت کا) دن (ہونا) برحق ہے تو جو بھی چاہے (نیک عمل کر کے) اپنے پروردگار کے پاس (اپنا) ٹھکانہ بنالے، (اے لوگو!) یقیناً ہم نے

اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ

تمہیں ایک جلد آنے والے عذاب سے ڈرا دیا، جس دن کہ ہر شخص اپنے ہاتھوں کے آگے بھیجے (ہوئے اعمال) کو دیکھ لے

وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝۴۰ ع

گا، اور کافر (تو) حسرت سے (یہی) کہے گا: اے کاش! کہ میں مٹی ہوتا، (اور دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا۔)

ع ۲

تفسیر

پہلے رکوع میں دوزخیوں کا حال تھا، اس میں جنتیوں کا حال بیان کیا ہے اور پھر اس کے بعد حشر کے دن خدا تعالیٰ کے قہر و جلال اور رعب کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس دن کا ہونا بہت ضروری ہے، تم سب کو اپنے اعمال کے مطابق سزا و جزا ملے گی، اس لیے اس دن کے آنے سے پہلے ہی نیک عمل کر لینے چاہئیں کہ وہاں کف افسوس نہ ملنا پڑے۔

آیات: ۴۶	۷۹۔ سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ ۸۱	رکوعات: ۲

نّٰزِعٰتِ کھینچنے والے	غَرْقًا ڈوب کر، سختی سے	نّٰشِطٰتِ آسانی سے نکالنے والے	نَشْطًا آہستہ کھولنا
سّٰبِحٰتِ تیرنے والے	سَبْحًا تیرنا	رَاجِفَةُ کانپنے والی	رَادِفَةُ بعد میں آنے والی
وَّاجِفَةٌ دھڑکنے والے	مَرْدُوْدُوْنَ پھیرے جانے والے	حَافِرَةِ پہلی حالت	نَّخِرَةً کھوکھلی
خَاسِرَةٌ نقصان والی	سَاهِرَةِ میدان حشر		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝۱ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝۲ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝۳

قسم ہے ان فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے نکالتے ہیں۔ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو مومنوں کی جان آسانی سے نکالتے ہیں۔ اور ان کی

وقف لازم

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝۴ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

جو فضا میں تیرتے پھرتے ہیں۔ اور ان کی جو خدا کا حکم سننے میں سبقت کرتے ہیں۔ اور پھر ہر امر کی تدبیر کرتے کہ جس دن ہلا ڈالنے

وقف لازم

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹

والی چیز ہلا ڈالے (نفخہ اولیٰ) گی جس کے بعد ایک پیچھے آنے والی چیز آئے گی (نفخہ ثانیہ) بہت دل اس دن دھڑک رہے ہوں گے اور آنکھیں جھک

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱

رہی ہوں گی۔ یہ (کافر) کہتے ہیں کہ کیا ہم (مرنے کے بعد پھر) پہلی حالت میں لوٹائے جائیں گے، کیا جب ہم کھوکھلی ہڈیاں رہ جائیں گے،

وقف لازم

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ فَاِذَا

کہتے ہیں: (ایسا ہوا تو) یہ دوبارہ اٹھایا جانا تو بڑے نقصان کی بات ہے۔ (اے محمدؐ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ) وہ (تو) صرف (خدا کی طرف سے)

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ

ایک جھڑک ہی ہوگی، (اور بس،) آناً فاناً سب میدان حشر میں آ کھڑے ہونگے (یہ مشکل ہی کیا ہے، اے محمدؐ!) کیا آپ کو موسیٰؑ کا (بھی)

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ

حال معلوم ہے؟ کہ جب ان کے پروردگار نے انہیں طویٰ کی مقدس وادی میں (پکار کر) کہا: فرعون کی طرف جاؤ کہ وہ بہت سرکشی کر رہا ہے،

هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ

پھر (اس سے) کہو کہ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہوجائے؟ اور میں تجھے تیرے پروردگار کا راستہ بتادوں اور تو اس سے ڈرے،

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَ عَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ

چنانچہ موسیٰؑ نے اسے (بڑی سے) بڑی نشانی دکھائی؛ مگر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی، پھر منہ پھیر لیا اور کوشش کرنے لگا (کہ کس طرح

فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ

انہیں نیچا دکھائے) پھر اس نے (سب کو) جمع کیا اور منادی کردی، اور کہہ دیا کہ میں ہی تم سب کا اعلیٰ رب ہوں، پس اللہ نے اسے آخرت

وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾

اور دنیا کے عذاب میں دھر لیا، بلاشبہ اس (واقعہ) میں (خدا سے) ڈرنے والے کے لیے عبرت ہے۔

تفسیر

اس سورہ میں لفظ نازعات آیا ہے؛ اس لیے اس سورہ کا نام نازعات ہے، شروع سورہ میں فرشتوں کے کاموں کی قسمیں کھائی ہیں، اور انہیں اس بات کی دلیل بنایا ہے کہ قیامت ضرور ہوگی، اور اس دن زلزلہ پر زلزلہ آئے گا، سخت پکار ہوگی اور آواز سنتے ہی فوراً تمام لوگ قبروں سے نکل کر میدان حشر میں آ جمع ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا قصہ مختصر الفاظ میں دہرایا ہے، اور یہ بتایا ہے کہ اے کفار مکہ تم سے پہلے فرعونیوں نے ہمارے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا تھا تو دیکھ لو ان کا کیا حشر ہوا، تم بھی ڈرتے رہو کہ تمہارا ابھی یہی حشر نہ ہو، پہلی قوموں کی تباہی کے واقعات میں سب لوگوں کے لیے بڑی نصیحت اور عبرت ہے۔

سَمْكَ چھت　اَغْطَشَ ڈھانک دیا　دَحٰى بچھایا　اَرْسٰى گاڑ دیا　طَآمَّةٌ بلائے عام، عام آفت

بُرِّزَتِ ظاہر کی گئی　اٰثَرَ اس نے ترجیح دی　مُرْسٰى وقوع، قیام　فِيْمَ کس بات میں　مُنْتَهٰى انتہاء

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾

(اے لوگو!) کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا؟ جسے خدا نے بنایا، پھر اس کی چھت کو بلند کیا اور اسے درست بنایا، اس کی رات

وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾

کو اندھیری اور دن کو روشن بنایا، اور اس کے بعد زمین کو بچھا دیا، اور اس سے پانی اور چراگاہیں نکالیں، اور پہاڑوں

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

کو (مضبوطی سے) گاڑ دیا، (یہ سب چیزیں) تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لیے فائدے کی ہیں، پھر جب بڑا ہنگامہ آئے گا

وَ لِاَنْعَامِكُمْ ۝۳۳ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝۳۴ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ

یعنی جس دن انسان اپنی کرتوتوں کو یاد کرے گا، اور دوزخ دیکھنے والوں کے لیے ظاہر کردی جائے گی،

الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝۳۵ وَ بُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ۝۳۶ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۝۳۷

پھر جس کسی نے سرکشی کی ہوگی، اور دنیا (ہی) کی زندگی کو ترجیح دیا ہوگا (یعنی اسی کو سب کچھ سمجھ لیا ہوگا،) تو (یہ) جہنم (اس کا) ٹھکانا

وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۳۸ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝۳۹ وَاَمَّا مَنْ خَافَ

ہوگا۔اور جو اپنے پروردگار کے سامنے (جوابدہی کے لیے) کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور (اس طرح اپنے) نفس کو بری

مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝۴۰ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝۴۱

خواہشوں سے روکتا رہا، تو جنت (میں اس کا) ٹھکانا ہوگا۔ (اے محمدؐ!) یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝۴۲ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ۝۴۳

ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی، آپ کو اسکے بیان سے کیا تعلق؟ یقیناً اس (کی تعیین) کا مدار صرف آپ کے پروردگار کی طرف ہے، آپ (تو)

اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝۴۴ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ۝۴۵ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ

صرف ایک ڈرانے والے ہیں (اور وہ بھی) اسے جو اس دن کا خوف (دل میں) رکھتا ہو، (اور) جس دن (قیامت آئیگی، اور) یہ

يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۝۴۶ ع ۲

اسے دیکھ لیں گے تو یوں سمجھیں گے گویا (دنیا میں) ایک شام یا ایک صبح ہی رہے تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ لوگوں کا پیدا کرنا اور انہیں دوبارہ زندہ کرنا اتنا مشکل کام نہیں جتنا کہ آسمان بنانے کا تھا، جب ہم نے ایسی سخت اور لمبی چوڑی چیز کہ جس کا تمہاری نظر احاطہ نہیں کرسکتی، بنائی ہے تو تمہارا دوبارہ پیدا کردینا ہمارے لیے کونسا مشکل امر ہے، اس کے بعد پہاڑ، چراگاہیں، ان سب چیزوں کو بنایا؛ تاکہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے کام آئیں۔ پھر بتایا ہے کہ جس دن قیامت آجائے گی اس دن ہر شخص اپنے کیے ہوئے اعمال پر کف افسوس ملے گا کہ کاش میں اچھے عمل کرتا تو آج آرام میں رہتا۔اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے آنے کا کسی کو علم نہیں، سوائے خدا کے اور اب تو یہ لوگ اسے بڑی دراز مدت اور صبر آزما زمانہ سمجھ رہے ہیں؛ لیکن جب واقعی قیامت آجائے گی تو یہ سمجھیں گے کہ گویا دنیا میں ایک دن یا ایک صبح ہی رہے تھے۔

آیات: ۴۲	۸۰- سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ۲۴	رکوع: ۱

تَصَدّٰى توجہ کی تو نے، در پے ہوئے	تَلَهّٰى تو نے بے پروائی کی	سَفَرَةٍ لکھنے والے	بَرَرَةٍ نیک کام کرنے والے
اَقْبَرَهٗ قبر میں رکھا	اَنْشَرَهٗ دوبارہ زندہ کیا	قَضْبًا ترکاری، سبزی	حَدَآئِقَ بہت سے باغ
غُلْبًا گھنے باغ	صَآخَّةُ سخت آواز	مُسْفِرَةٌ روشن	ضَاحِكَةٌ ہنسنے والے
مُسْتَبْشِرَةٌ خوش خوش	غَبَرَةٌ گرد	كَفَرَةُ کافر لوگ	فَجَرَةُ فاجر لوگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَبَسَ وَ تَوَلّٰٓى ۝١ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢ وَ مَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ۝٣

اس نے تیور چڑھائے اور منہ موڑ لیا، اس لیے کہ اس کے پاس اندھا آیا، (اے محمدؐ) آپ کو کیا خبر تھی کہ شاید وہ پاکیزگی

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝٤ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝٥ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝٦

اختیار کرتا، یا نصیحت حاصل کرتا اور وہ اسے نفع دیتی، جو شخص (دین سے) بے پروائی کرتا ہے۔ تو اس (کی ہدایت) کے پیچھے پڑتے ہیں؛ حالانکہ

وَ مَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝٧ وَ اَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝٨ وَ هُوَ يَخْشٰى ۝٩ فَاَنْتَ

اس کے پاکیزہ نہ ہونے کا آپ پر کوئی گناہ نہیں، اور رہا وہ جو آپ کے پاس (خلوص دل سے) بھاگا آتا ہے، اور وہ خدا سے ڈرتا ہے، تو

عَنْهُ تَلَهّٰى ۝١٠ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝١١ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝١٢ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝١٣ وقف لازم

آپ اس سے بے پروائی برتتے ہیں، آگاہ رہو، قرآن (معمولی چیز نہیں، یہ تو) ایک نصیحت ہے، جس کا جی چاہے اس سے نصیحت

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝١٤ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝١٥ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝١٦ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ

حاصل کرے یہ ایسے صحیفوں میں ہے جو (عند اللہ) مکرم ہیں، جو بلند مرتبہ اور پاکیزہ ہیں، ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں میں ہیں جو بڑے

اَكْفَرَهٗ ۝١٧ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝١٨ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝١٩ ثُمَّ السَّبِيْلَ

بزرگ اور نیکوکار ہیں، انسان پر خدا کی مار، یہ کتنا ناشکر گزار ہے (سوچتا نہیں کہ) اللہ نے اسے وہ کس چیز سے پیدا کیا ہے! نطفہ سے، خدا نے

يَسَّرَهٗ ۝٢٠ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝٢١ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝٢٢ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ

اسے پیدا کیا اور پھر اس کی صورت بنائی، پھر اس کو انداز سے بنایا پھر اس کو (نکلنے کا) راستہ آسان کر دیا، پھر اسے خدا نے موت دی اور قبر میں

اَمَرَهٗ ۝٢٣ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝٢٤ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝٢٥

لایا، پھر وہ جب چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کرے گا، ہرگز (شکر) نہیں (ادا کیا اور) اس کو جو حکم کیا تھا اس کو (پوری طرح) بجا نہیں لایا، پس

ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝٢٦ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝٢٧ وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ۝٢٨

چاہیے کہ انسان (ذرا) اپنے کھانے (ہی) پر غور کرے، کہ کس طرح ہم نے خوب پانی برسایا، پھر زمین کو پھاڑا، پھر ہم نے اس میں سے

وَّ زَيْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ۝٢٩ وَّ حَدَآئِقَ غُلْبًا ۝٣٠ وَّ فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ۝٣١ مَّتَاعًا لَّكُمْ

دانے اگائے، اور انگور اور ترکاریاں، اور زیتون اور چھوہارے، اور گھنے گھنے باغ، اور میوہ جات اور چارہ، (یہ سب چیزیں پیدا کیں) جو

وَ لِاَنْعَامِكُمْ ۝٣٢ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝٣٣ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝٣٤

تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لیے ہیں، پھر جب کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور (قیامت) برپا ہوگا جس دن

وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ۝٣٥ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ ۝٣٦ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

آدمی اپنے بھائی سے، اور ماں اور باپ سے اور بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا۔ اس دن ان میں سے ہر ایک کی حالت ایسی ہوگی کہ

يُغۡنِيۡهِ ؕ﴿۳۷﴾ وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَةٌ ۙ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسۡتَبۡشِرَةٌ ۚ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوۡهٌ

وہ (دوسرے کی طرف سے) اسے بے پروا کردے گی۔ کچھ چہرے تو اس دن چمک رہے ہوں گے، ہنستے ہوں گے اور خوش

يَّوۡمَئِذٍ عَلَيۡهَا غَبَرَةٌ ۙ﴿۴۰﴾ تَرۡهَقُهَا قَتَرَةٌ ؕ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡكَفَرَةُ الۡفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾ ع ۲ ۵

خوش ہوں گے، اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے، ان پر سیاہی چھائی ہوگی یہی (دنیا میں) کافر و بدکار تھے۔

تفسیر

اس سورہ کے پہلے لفظ سے ہی اس کا نام رکھا گیا ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص خلوص دل سے دین کی بات پوچھنے آئے تو اسے شافی جواب دینا چاہیے اور اعراض نہ کرنا چاہیے، واعظوں کے لیے اس میں بڑی نصیحت ہے، پھر قرآن کا سراپا نصیحت ہونا مذکور ہے اور بتایا ہے کہ وہ کس پایہ کی کتاب ہے اور اس کے بعد خدا کی قدرت کا بیان ہے اور بتایا ہے کہ یہ سب چیزیں جو تمہارے کام آرہی ہیں خدا ہی نے پیدا کی ہیں۔ اخیر میں قیامت کا ذکر ہے اور اس دن لوگوں کے دو گروہ ہوں گے، ایک جنتی اور دوسرے بدکار، جنتی خوش ہوں گے اور بے فکر، اور دوزخی لوگ بڑے غمگین اور اداس ہوں گے اور خوف خدا کے مارے ان کی جان نکلی جارہی ہوگی۔

آیات: ۲۹	۸۱۔ سُوۡرَةُ التَّكۡوِيۡرِ مَكِّيَّةٌ ۷	رکوع: ۱

عِشَارُ دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں — انۡكَدَرَتۡ مکدر ہوجائیں، ٹوٹ جائیں گے — كُوِّرَتۡ لپیٹا جائے، بے نور ہوجائیگا

عُطِّلَتۡ چھوڑی جائیں — وُحُوۡشُ وحشی جانور — سُجِّرَتۡ مشتعل کی جائے — زُوِّجَتۡ ملائے جائیں

مَوۡءٗدَةُ زندہ گاڑی ہوئی بچی — سُئِلَتۡ پوچھی جائے — قُتِلَتۡ قتل کی گئی — نُشِرَتۡ کھولی جائے

كُشِطَتۡ کھال کھینچی جائے — سُعِّرَتۡ دہکائی جائے — اَحۡضَرَتۡ حاضر کیا جائے — خُنَّسِ پیچھے ہٹ جانے والا

كُنَّسِ چھپنے والا — عَسۡعَسَ جانے لگے — تَنَفَّسَ دم لے — مُطَاعٍ جسکی اطاعت کی جائے — ضَنِيۡنٍ بخیل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ ۙ﴿۱﴾ وَ اِذَا النُّجُوۡمُ انۡكَدَرَتۡ ۙ﴿۲﴾ وَ اِذَا الۡجِبَالُ

جب سورج بے نور ہو جائے گا، اور جب ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے، اور جب پہاڑوں کو چلا دیا جائے گا، اور جب

سُيِّرَتۡ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ ۙ﴿۴﴾ وَ اِذَا الۡوُحُوۡشُ حُشِرَتۡ ۙ﴿۵﴾

دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی (اور کوئی ان کا پوچھنے والا نہ ہوگا) اور جب وحشی جانور (بستیوں میں خوف کے

وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ ۙ﴿۶﴾ وَ اِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ ۙ﴿۷﴾ وَ اِذَا الۡمَوۡءٗدَةُ

مارے) آ جمع ہوں گے، اور جب سمندر بھڑکا دیئے جائیں گے، اور جب ایک ایک قسم کے لوگ اکٹھے کیے جائیں گے۔ اور

سُئِلَتۡ ۙ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنۡۢبٍ قُتِلَتۡ ۚ﴿۹﴾ وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ۙ﴿۱۰﴾

جب زندہ گاڑی ہوئی بچی سے پوچھا جائے گا: کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی، اور جب اعمال نامے کھول (کر سب کے

وَ اِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَ اِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَ اِذَا الْجَنَّةُ

سامنے رکھ) دیئے جائیں گے، اور جب آسمان کھول دیا جائے گا،اور جب دوزخ دہکائی جائے گی، اور جب

اُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾

جنت (جنتیوں کے) قریب کردی جائے گی، تو(اس دن) ہر شخص اپنے کیے ہوئے اعمال کو جان لے گا، قسم ہے پیچھے ہٹ

الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾

جانے والے سیدھے چلنے والے اور غائب ہوجانے والے تاروں کی،اور رات کی قسم جب وہ ختم ہونے کو آئے، اور

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾

صبح کی قسم جب وہ آنے لگے :کہ بلاشبہ یہ قرآن ایک بزرگ فرشتے کا قول ہے، جو بڑا صاحب قوت اور عرش والے

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿٢١﴾ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢٢﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ

کے نزدیک عزت والا ہے۔(اور) اس کی اطاعت کی جاتی ہے (اور وہ) وہاں معتبر (بھی) ہے،اور(اے کفار مکہ!) تمہارے

بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿٢٣﴾ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ﴿٢٤﴾ وَ مَا هُوَ

ساتھی (محمدؐ) دیوانہ نہیں ہیں،اور بلاشبہ انہوں نے جبرئیلؑ کو آسمان کے صاف مطلع پر دیکھا ہے،اور وہ غیب (سے

بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿٢٥﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

جو ان) پر(آیات نازل کی جاتی ہیں ان کے ظاہر کرنے میں) بخیل نہیں ہیں۔اور یقیناً یہ شیطان مردود کا کلام نہیں ہے،پھر

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿٢٨﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ

تم کہاں (بھاگے) جارہے ہو؟یہ تو تمام جہانوں کے لیے سراپا نصیحت ہے، ایسے شخص کیلئے جو تم میں سے سیدھا چلنا چاہے۔

ع ۲۹ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٩﴾

اور تم رب العالمین کے چاہے بغیر کچھ نہیں چاہ سکتے۔

تفسیر

اس سورہ میں چونکہ سورج لپیٹ لیے جانے کا ذکر ہے؛اس لیے اس کا نام تکویر ہے،اس سورہ میں خدا تعالیٰ نے جونقشہ کھینچا ہے کہ وہ قیامت کے قریب سب کی نظروں کے سامنے ہوگا۔

پھر بتایا ہے کہ یہ قرآن معمولی کلام نہیں ہے؛ بلکہ بڑے معتبر فرشتے کی زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور یہ تو سارے جہان کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے پھر لوگ پتہ نہیں کیوں دوسری طرف جاتے ہیں۔قرآن کی طرف آؤ اور دیکھو کہ قرآن تمہیں کہاں سے کہاں لے جاتا ہے،تمہاری مصیبتوں میں سے تمہیں نکالے گا،اور تمہیں اوج ترقی پر پہنچادے گا،اخیر میں بتایا ہے کہ جو کچھ ہے اللہ ہی کی مرضی ہے، کسی کی مرضی نہیں چل سکتی،اس کی مرضی ہو تو سب کچھ ہوسکتا ہے،ورنہ نہیں۔

آیات: ١٩	٨٢۔ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ٨٢	رکوع: ١

اِنْفَطَرَتْ پھٹ گئی — كَوَاكِبُ تارے — اِنْتَثَرَتْ جھڑ پڑے — فُجِّرَتْ بہائے جائیں گے

بُعْثِرَتْ زندہ کیے جائیں گے — عَدَلَ معتدل بنایا — رَكَّبَ ترکیب دی، ملایا — كَاتِبِيْنَ لکھنے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْبِحَارُ

جب آسمان پھٹ جائے گا، اور جب تارے (ٹوٹ کر) جھڑ پڑیں گے، اور جب دریا ابل پڑیں گے، اور جب قبریں اکھاڑی جائیں گی (یعنی

فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ﴿٥﴾

مردے نکالے جائیں گے)، تو (اس دن) ہر شخص اپنے اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا، اے انسان! تجھے اپنے ایسے کرم

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿٦﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

کرنے والے رب سے کس نے غافل کر دیا، جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا پھر تیرے اعضاء کو

فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ

مناسب طور پر بنایا۔ پھر جس صورت میں چاہا تجھے ڈھال دیا، ہرگز نہیں؛ بلکہ تم لوگ جزا وسزا (ہی) کو

بِالدِّيْنِ ﴿٩﴾ وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿١٠﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿١١﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿١٢﴾

جھٹلاتے ہو؛ حالانکہ تم پر یقیناً دو نگہبان (موجود) ہیں، جو بڑے بزرگ لکھنے والے ہیں، وہ جانتے ہیں جو کچھ (بھی) تم کرتے ہو۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿١٣﴾ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿١٤﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿١٥﴾

یقیناً نیکوکار نعمتوں (کی جگہ) میں ہوں گے، اور بدکار لوگ بلاشبہ دوزخ میں ہوں گے، جس میں قیامت کے دن داخل ہوں گے،

وَ مَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿١٦﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ

اور اس میں سے (نکل کر) غائب نہیں ہوسکیں گے، اور تجھے کیا معلوم کہ بدلے کا دن کیا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم ہے کہ بدلے کا دن کیا

الدِّيْنِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع ١٩

ہے؟ جس دن کوئی کسی کے ذرہ بھر کام نہ آئے گا، اور اس دن حکم صرف خدا کا چلے گا۔

تفسیر

اس سورہ میں آسمان کے پھٹنے کا بیان ہے، اس لیے اس کا نام انفطار ہے، پہلے تو قیامت کا ذکر ہے، اور پھر انسان کو اس کی پیدائش یاد دلائی ہے، اور قیامت کے جھٹلانے والوں کو بتایا ہے کہ ہماری طرف سے دو لکھنے والے فرشتے تم پر مقرر ہیں، جو تمہارے افعال کو قلمبند کرتے رہتے ہیں، قیامت کے دن اسی کے مطابق تمہیں جزا وسزا ملے گی، اس دن سفارش نہیں چلے گی، جو ہو گا خدا کے حکم سے ہو گا۔

آیات: ۳۶	۸۳- سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ۸۶	رکوع: ۱

مُطَفِّفِيْنَ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والے　اِكْتَالُوْا انہوں نے ناپ کرلیا　يَسْتَوْفُوْنَ پورا لیتے ہیں

كَالُوْا انہوں نے ناپ کر دیا　وَزَنُوْا انہوں نے وزن کیا　يُخْسِرُوْنَ کم کر دیتے ہیں　سِجِّيْنٍ قید، سجین

مَرْقُوْمٌ نشان کیا ہوا　رَانَ زنگ آلود کر دیا　مَحْجُوْبُوْنَ محروم کیے ہوئے　صَالُوْا داخل ہونے والے

عِلِّيُّوْنَ بلند مقام والے　يُسْقَوْنَ پلائے جائیں گے　رَحِيْقٍ شراب خالص　مَخْتُوْمٍ مہر کی ہوئی

خِتٰمُ مہر　مِسْكٌ مشک، کستوری　يَتَنَافَسِ رغبت کرے، تمنا کرے　مُتَنَافِسُوْنَ تمنا کرنے والے

تَسْنِيْمٍ ایک چشمے کا نام جو بہشت میں ہے　يَتَغَامَزُوْنَ ایک دوسرے کو آنکھیں مارتے تھے

فَكِهِيْنَ مذاق کرنے والے　اُرْسِلُوْا بھیجے گئے　ثُوِّبَ بدلہ دیا گیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ① الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ②

ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کیلئے بڑی خرابی ہے کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں، اور

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ③ اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ

جب انہیں ناپ کر دیتے ہیں یا وزن کرکے دیتے ہیں تو کم کر دیتے ہیں، کیا ایسے لوگوں کو یہ یقین نہیں کہ

مَّبْعُوْثُوْنَ ④ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ⑤ يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ⑥

انہیں ایک سخت دن (کے حساب) کے لیے اٹھایا جائے گا، جس دن تمام لوگ (جواب دہی کے لیے) رب العالمین کے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ⑦ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ⑧

سامنے کھڑے ہوں گے، آگاہ رہو کہ بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہوں گے، اور تمہیں کیا پتہ ہے کہ

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ⑨ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ⑩ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

سجین کیا ہے؟ ایک لکھا ہوا دفتر ہے، اس دن تکذیب کرنے والوں کی شامت آئی ہوگی، جو قیامت کے دن کو

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ⑪ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ⑫ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ

جھٹلاتے تھے، اور اسے (تو) وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گزرا ہوا گنہگار ہے، جب اس کے سامنے ہماری آیتیں

اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا

پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے: یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں، آگاہ رہو، (ایسا نہیں ہے)؛ بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان کے اعمال

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

بدلے ان کے دلوں کو زنگ آلود کردیا ہے، خوب سن لو کہ یہ لوگ اس روز بلاشبہ اپنے رب (کے دیدار) سے روک

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

دیئے جائیں گے، پھر وہ جہنم میں جاگریں گے، اور انہیں کہا جائے گا: یہی (جہنم) ہے جس کی تم تکذیب کیا کرتے

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾

تھے ہرگز (ایسا) نہیں، بے شک نیکوکاروں کے اعمال نامے علیین میں ہوں گے اور تمہیں کیا معلوم کہ علیین کیا

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۲۲﴾

ہے، ایک لکھا ہوا دفتر ہے، جس کو مقرب فرشتے (شوق سے) دیکھتے ہیں، بلاشبہ نیکوکار جنت (کی نعمتوں) میں

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿۲۴﴾

ہوں گے، تختوں پر (بیٹھے ہوئے) نظارے کر رہے ہوں گے، اے مخاطب! آپ ان کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی دیکھیں گے

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ

انہیں (بہشت کی) خالص شراب جومشک کی مہر کی ہوئی ہوگی پلائی جائے گی، اورآرزو

الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ مِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾

کرنے والوں کو چاہیے کہ اسی کی آرزو کریں، اور اس (شراب) کی آمیزش تسنیم (کے پانی) کی ہوگی جو ایک چشمہ ہے جس

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَ اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

سے مقرب لوگ پئیں گے، بلاشبہ گنہگار لوگ ایمانداروں پر ہنسا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے

يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ

تو (ازروئے نفرت) آنکھیں مارتے تھے، اور جب اپنے لوگوں کی طرف جاتے تو (ان کے تذکرے کرکے) دل لگیاں کرتے اور جب ایمان

هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

والوں کو دیکھتے تو کہتے: یقیناً یہ لوگ تو بڑے گمراہ ہیں، حالانکہ وہ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے، پھر آج کے دن ایمان والے کافروں

مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۸

پر ہنسیں گے، اور تختوں پر (بیٹھے انہیں عذاب ہوتا) دیکھیں گے، (تب ان سے کہا جائے گا کیا) کافروں کو ان کے کیے کا قرار واقعی بدلہ مل گیا (یا نہیں؟)

تفسیر

اس سورہ میں لین دین میں کمی زیادتی کرنے والوں کا ذکر ہے، اس لیے اس کا نام تطفیف ہے۔ جس کے معنی ہیں ''ناپ تول میں کمی زیادتی''۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ اس لیے کرتے ہیں کہ انہیں قیامت کے دن اس کی جوابدہی کے لیے حاضر ہونے کا یقین ہی نہیں ہے، جس طرح کم دینا گناہ ہے، کم لینا بھی ٹھیک نہیں، انسان کو اپنا حق پورا پورا لینا چاہیے، پھر اسی ضمن میں قیامت کا بیان ہے

کہ اس دن کو جو لوگ جھوٹ سمجھتے تھے ان کی بڑی خرابی ہے، انہیں دوزخ میں ڈال کر کہا جائے گا یہی دوزخ تھی جس کا تم انکار کرتے تھے۔ اس کے برعکس بہشتی لوگ مزے کرتے ہوں گے، جس طرح بدکار لوگ نیکوکاروں پر دنیا میں ہنستے تھے اسی طرح آج کے دن نیکوکار بدکاروں پر عذاب ہوتا دیکھ کر ہنستے ہوں گے۔

فائدہ : حق پورا لینا چاہیے، پورا دینا چاہیے۔

فائدہ : قیامت کے ہونے کا پورا پورا یقین کرنا چاہیے کہ سب برائیاں اسی یقین کے نہ کم یا بالکل نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں۔

فائدہ : ہر ایک کے عمل کے مطابق اسے سزا ملے گی، اس لیے نیک عمل کرنے چاہئیں کہ اس کے مطابق اچھی جزا ملے۔

آیات : ۲۵	۸۴- سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ ۸۳	رکوع : ۱

اَذِنَتْ کان لگا کرسنے	حُقَّتْ لازم کی گئی	مُدَّتْ کھینچ دی گئی	اَلْقَتْ ڈال دے
تَخَلَّتْ خالی ہوجائے	كَادِحٌ کوشش کرنے والا	كَدْحًا خوب کوشش کرنا	وَسَقَ سمیٹا
يَّحُوْرَ پھر آئے گا، دوبارہ زندہ کیا جائے گا	شَفَقِ شفق، شام کی سرخی	اِتَّسَقَ پورا ہوا	
تَرْكَبُنَّ تم ضرور چڑھو گے	يُوْعُوْنَ وہ دل میں چھپاتے ہیں		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝١ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝٢ وَاِذَا الْاَرْضُ

جب آسمان پھٹ جائے گا، اور وہ خدا کے حکم کو سن لے گا اور وہ اسی کے لائق ہے، اور جب زمین کھینچ (کر بڑھا) دی جائے گی،

مُدَّتْ ۝٣ وَ اَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۝٤ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝٥

اور وہ اپنے اندر کی چیزیں نکال کر خالی ہوجائے گی اور وہ اپنے رب کے حکم کو سن لے گی اور وہ اسی لائق ہے (تب قیامت

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝٦ فَاَمَّا

آجائے گی) اے انسان تو اپنے رب کے پاس پہونچنے تک (یعنی مرنے تک) کام میں کوشش کررہا ہے، پھر (قیامت میں) اس (کام کی جزا)

مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝٧ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝٨

اسے جا ملے گا، پس (اس دن) جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا تو اس کا بڑا آسان حساب لیا جائے گا، اور وہ خوش خوش

وَّ يَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩ وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠

اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ آئے گا، ولیکن جس کا اعمال نامہ اس کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ تو موت کو پکارے گا

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝١١ وَّ يَصْلٰى سَعِيْرًا ۝١٢ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ

اور جہنم میں جاگرے گا، بیشک وہ (دنیا میں) اپنے لوگوں میں خوب خوش تھا، (آخرت سے بالکل بے خبر،)

معانقة ۱۷

مَسْرُوْرًا ۝۱۳ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝۱۴ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝۱۵

اس نے تو یقین ہی کر لیا تھا کہ وہ (خدا کی طرف) لوٹ کر نہ جائیگا، کیوں نہیں! اس کا پروردگار (تو) اس (کی ہر حرکت) کو دیکھ رہا تھا،

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝۱۶ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝۱۷ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝۱۸

پس میں قسم کھا کر کہتا ہوں شفق کی، اور رات کی اور ان چیزوں کی جن پر رات چھا جاتی ہے، اور پورے چاند کی کہ تم لوگ ضرور ایک

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝۱۹ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۰ وَاِذَا قُرِئَ

حالت سے گزر کر دوسری حالت میں پہنچو گے، پھر ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے، اور جب ان کے سامنے

السجدة ۱۳

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۝۲۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۝۲۲

قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدے میں نہیں گر پڑتے، بلکہ یہ کافر (اور الٹی) تکذیب کرتے ہیں اور اللہ کو خوب معلوم ہے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۝۲۳ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝۲۴ اِلَّا الَّذِيْنَ

جو کچھ یہ لوگ (اعمال بد کا ذخیرہ) جمع کر رہے ہیں، (اے محمدؐ!) آپ انہیں دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے، سوائے ان لوگوں کے جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵ ع ۹

ان میں سے ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، ان کے لئے (تو) لا انتہا ثواب ہے۔

تفسیر

اس میں چونکہ آسمان کے پھٹنے کا ذکر ہے، اور اس کے لیے لفظ ''انشقت'' وارد ہوا ہے؛ اس لیے سورۃ کا نام انشقاق ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن جن کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے، وہ تو خوش ہوں گے اور بہشتوں میں رہیں گے اور جن کے اعمال نامے ان کی پیٹھ کی طرف سے دیئے جائیں گے، تو وہ جہنم میں داخل ہوں گے؛ کیونکہ ایسے لوگوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ کون ہمارے گناہوں کے بارے میں باز پرس کرے گا اور کون ہمیں دیکھتا ہے؛ حالانکہ خدا کو سب کچھ معلوم تھا، ان کی ہر حرکت کا اسے علم تھا، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ انسان پر مختلف حالتیں آتی ہیں، اور اسی طرح ایک حالت یہ ہے کہ دنیا سے کوچ کر کے آخرت کا سفر کرے گا، جہاں اسے اعمال ہی جہنم یا جنت میں پہنچائیں گے۔ پھر قرآن کریم پر ایمان لانے کے لیے کہا گیا ہے اور ماننے والوں کو خوشخبری ہے اور نہ ماننے والوں کو دردناک عذاب، دوزخ کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے۔

آیات: ۲۲	۸۵- سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ۲۷	رکوع: ۱

مَشْهُوْدٍ حاضر کیا گیا، جس کے پاس حاضر کیا جائے — اُخْدُوْدِ خندقیں — قُعُوْدٌ بیٹھے ہوئے

شُهُوْدٌ حاضر ہونے والے — فَتَنُوْا انہوں نے فتنہ میں ڈالا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝١ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝٢ وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ۝٣

قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور وعدہ کیے ہوئے دن کی، اور حاضر ہونے والے کی اور اس (دن) کی جس میں (لوگوں کی) حاضری ہوتی ہے۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝٤ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝٥ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝٦

کہ خندق والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے ملعون ہوئے، جس وقت وہ لوگ اس (آگ) کے آس پاس بیٹھے ہوئے تھے،

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ

اور ایمانداروں سے جو (برا) سلوک وہ کر رہے تھے (اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے تھے، اور ان کافروں نے ان مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں

اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

پایا بجز اسکے کہ وہ اس زبردست خوبیوں والے اللہ پر ایمان لے آئے تھے، جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ

اور اللہ ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو مومن مردوں اور عورتوں کو تکلیف پہونچائی اور (اس سے) توبہ نہ

وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ

کی تو ان کے لیے (آخرت میں) جہنم کا عذاب ہوگا، جو کہ جلانے والا عذاب ہے، (دوسری طرف) جو لوگ ایماندار ہوں

الْحَرِيْقِ ۝١٠ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ

گے اور انہوں نے اچھے کام کیے ہوں گے ان کے لیے (آخرت میں) ایسی جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝١١ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝١٢

(اور) یہی بڑی (بھاری) کامیابی ہے، (اے محمدؐ! دیکھو) آپ کے پروردگار کی پکڑ بہت سخت ہے، یقیناً وہی ہے جو پہلی بار پیدا

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝١٣ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ

کرتا ہے اور پھر دوبارہ (قیامت میں) پیدا کرسکتا ہے، وہی (گنہگاروں کو) بخشنے والا (اور نیکوں سے) محبت کرنے والا ہے، عرش کا مالک

الْمَجِيْدُ ۝١٥ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝١٦ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ

(اور عظمت والا) ہے، جو چاہے کر ڈالنے والا ہے، کیا آپ کو لشکروں کا حال کچھ معلوم ہے؟ یعنی فرعون اور ثمود کا

وَثَمُوْدَ ۝١٨ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝١٩ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝٢٠

بلکہ کافر یہ (تو) جھٹلانے میں (ہی) لگے ہوئے ہیں، اور (انہیں معلوم نہیں کہ) اللہ ان کو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے،

ع ٢٢ / ١٠ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝٢١ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝٢٢

(یہ کتاب کوئی قصہ کہانی نہیں)؛ بلکہ بڑی عزت والا قرآن ہے جو کہ لوح محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے۔

تفسیر

اس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے جو لوگ مسلمانوں کو تباہ کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں، یا انہیں نقصان پہنچاتے ہیں وہ حقیقت میں

خود ہی تباہ ہوتے ہیں؛ کیونکہ مسلمان تو اپنے ایمان کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے، دنیا میں جو تکلیفات انہیں ہوئیں، انہیں ان کا اجر مل جائے گا، مگر یہ کافر اپنی بدکاریوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے، جہاں ان کو ہمیشہ آگ میں جلنا پڑے گا، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کوئی معمولی کتاب نہیں؛ بلکہ بڑی عزت والی کتاب ہے، اس کے جھٹلانے سے کچھ اس کی قدر و عزت کم نہیں ہو سکتی، جھٹلانے والے کو یہی نقصان پہنچتا ہے کہ وہ ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے۔

آیات: ۱۷	۸۶۔ سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ۳۶	رکوع: ۱

طَارِقٍ رات کو آنے والا   ثَاقِبُ چمکنے والا   دَافِقٍ اچھلنے والا   صُلْبِ پیٹھ   رَجْعِ لوٹانا

تَرَآئِبِ سینے کی ہڈیاں   تُبْلَى ظاہر کی جائے گی   سَرَآئِرُ جمع سر، بھید، چھپی باتیں   هَزْلِ بیہودہ، فضول، مذاق

ذَاتِ الرَّجْعِ پھرنے والا   ذَاتِ الصَّدْعِ پھٹنے والی   فَصْلٌ فیصلہ کرنے والی   رُوَيْدًا تھوڑی، تھوڑا عرصہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾

آسمان کی قسم اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اس کی قسم، (اے محمدؐ!) آپ کو معلوم ہے کہ وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾

ہے؟ ایک چمکتا ستارہ ہے وہ کوئی شخص ایسا نہیں جس پر (اعمال کا) کوئی یاد رکھنے والا (فرشتہ) مقرر نہ ہو (جب یہ بات ہے) تو انسان کو

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ

(ذرا اس پر ہی) غور کرنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے، ایک اچھلنے والے پانی سے (ہی تو) پیدا کیا گیا ہے جو کہ پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں

الصُّلْبِ وَ التَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ

(یعنی تمام بدن) کے درمیان سے نکلتا ہے، یقیناً وہ اس کو دوبارہ لوٹا (کر پیدا کر) نے کی طاقت رکھتا ہے، (وہ اس دن دوبارہ پیدا کیا جائے گا،)

تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّ لَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾

جس دن تمام چھپی ہوئی باتیں ظاہر کر دی جائیں گی، چنانچہ (پھر اس دن) اس کو نہ تو کچھ طاقت ہوگی اور نہ ہی کوئی (اس کی) مدد کرنے والا

وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَ الْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾

ہوگا، قسم ہے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (بیج نکلتے وقت) پھٹ جاتی ہے کہ یہ ایک اٹل فیصلہ کی بات ہے اور کچھ ہنسی

وَّ مَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ

مذاق نہیں، یہ کافر کچھ فریب کر رہے ہیں تو میں بھی ان کے لیے ایک چھپی ہوئی تدبیر کر رہا ہوں، (اے محمدؐ!) بس آپ ان کافروں کو یونہی

ع ۱۷ ۱۱

الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

رہنے دو (بلکہ) تھوڑے ہی دنوں رہنے دو (قیامت کے دن عذاب میں خود گرفتار ہوں گے)۔

تفسیر

اس سورہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طارق بتایا گیا ہے؛ کیونکہ جس طرح طارق ستارے کے نکلنے سے اندھیری رات میں اجالا ہوجاتا ہے اور بھولا بھٹکا مسافر اس سے راہ پاسکتا ہے، اسی طرح کفر اور شرک کے اندھیرے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک نور پھیلا رہا ہے، اور اس سے لوگ ہدایت حاصل کرسکتے ہیں، اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ انسان کو زیادہ غرور نہیں کرنا چاہیے، سوچنا چاہیے کہ اس کی پیدائش کس چیز سے ہوئی اور پھر یہ سوچنا چاہیے کہ جو ہستی اس کو معمولی پانی سے پیدا کرسکتی ہے، یقیناً وہ دوبارہ پیدا کرسکتی ہے، پھر یہ بتایا گیا ہے کہ کافروں پر عذاب آنے کا وعدہ اٹل ہے، خواہ وہ کتنی تدبیریں کریں، ان کے کچھ کام نہ آئیں گی، ہمیں اس سورہ سے یہ ہدایت ملتی ہے کہ ہم اپنی ہدایت کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی کو سامنے رکھیں۔

آیات: ۱۹	۸۷۔ سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ ۸	رکوع: ۱

مَرْعٰى چارہ — غُثَآءً کوڑا — اَحْوٰى سیاہ — نُقْرِئُ ہم پڑھائیں گے

لَا تَنْسٰى تو نہیں بھولے گا — نَفَعَتِ نفع دے گا، فائدہ دے گی — سَيَذَّكَّرُ جلد نصیحت حاصل کرے گا

يَتَجَنَّبُ اجتناب کرے گا، وہ بچے گا — تُؤْثِرُوْنَ تم ترجیح دیتے ہو، اختیار کرتے ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَالَّذِىْ

(اے محمدؐ!) اپنے عالیشان پروردگار کی تسبیح کرو، جس نے (سب چیزوں کو) پیدا کیا (اور) پھر (ان کو) ٹھیک بنایا اور جس نے تجویز کیا اور راہ بتائی

قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾ وَ الَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿٤﴾ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ﴿٥﴾

وہی ہے جس نے (سرسبز) چارہ (زمین سے) نکالا۔ پھر اس کو (سکھا کر) سیاہ کوڑا

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿٦﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۗ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ

کرکٹ بنادیا، یقیناً وہ آپ کو ایسا پڑھائے گا کہ آپ پھر (کبھی) نہیں بھولیں گے، مگر وہی کچھ جو اللہ کی مرضی ہو، یقیناً وہ اونچی کہی ہوئی باتوں کو جانتا ہے

وَ مَا يَخْفٰى ﴿٧﴾ وَ نُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿٨﴾ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿٩﴾

اور آہستہ کہی ہوئی باتوں کو بھی۔ اور (اے محمدؐ!) یقیناً آپ کے لیے ہم آسانیاں پیدا کردیں گے پس آپ نصیحت کرتے جایئے، نصیحت ضرور فائدہ دے گی،

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿١٠﴾ وَ يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ

جو اللہ سے کچھ ڈرتا ہے وہ تو فوراً (اس نصیحت کو) قبول کرے گا اور بدبخت ضرور اس سے (پرے) بھاگے گا، جو بڑی بھاری آگ میں جائے

الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَ لَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾

گا، پھر نہ اس (آگ) میں وہ مرے گا نہ ہی (اسے کوئی) زندگی ہوگی، یقیناً جو (شخص اپنے آپ کو گناہوں سے) پاک کرلے وہ کامیاب ہوگا

وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَ الْاٰخِرَةُ

اور جس نے اپنے پروردگار کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی (وہ بھی اے کافرو!) بلکہ (حقیقت میں) تم دنیا کی زندگی کو (بہت) ترجیح دیتے ہو حالانکہ

خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿۱۹﴾ ع ۱/۹ ۱۲

آخرت (کی زندگی اس سے) کہیں بہتر اور پائیدار ہے، یقیناً یہی بات پہلے صحیفوں میں (بھی) ہے یعنی کہ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں ہے۔

تفسیر

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور ربوبیت دکھانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ کرنے کی نصیحت کی ہے، اور بتایا ہے کہ جو اس نصیحت یعنی قرآن کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا، وہ بڑا ہی بدبخت ہوگا، آخرت میں وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا، اور یہ بتایا ہے کہ حقیقت میں کامیاب وہی شخص سمجھا جائے گا جو شرک سے پاک رہے اور اللہ کی عبادت کرے، اور سب سے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تعلیم کہ شرک سے بچو اور اللہ کی عبادت کرو، دنیا کی زندگی کو زیادہ پسند نہ کرو، تمام پہلے صحیفوں میں بھی ہے، اس کے قبول کرنے میں کسی کو عذر نہیں ہونا چاہیے۔

رکوع: ۱	۸۸۔ سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ۶۸	آیات: ۲۶

غَاشِيَةِ ڈھانک لینے والے	خَاشِعَةٌ جھکے ہوئے	عَامِلَةٌ محنت کرنے والے	نَّاصِبَةٌ تھکے ہوئے
تُسْقٰى وہ پلائے جائیں گے	اٰنِيَةٍ نہایت گرم	ضَرِيْعٍ کانٹے دار گھاس	لَّا يُسْمِنُ وہ موٹا نہیں کرے گا
جُوْعٍ بھوک	نَّاعِمَةٌ آسودہ، تروتازہ	لَاغِيَةً لغوبات	نَمَارِقُ گاؤ تکیے
زَرَابِيُّ غالیچے، قالین، مخملی قالین	مَبْثُوْثَةٌ پھیلائے ہوئے	رُفِعَتْ بلند کیا گیا	نُصِبَتْ گاڑا گیا
سُطِحَتْ بچھائی گئی	مُصَيْطِرٍ داروغہ	اِيَابَ پھر آنا، واپسی	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

(اے پیغمبرؐ!) کیا آپ کے پاس (اس) چھا جانے والی (قیامت) کی کوئی خبر پہنچی ہے؟ کئی چہرے اس دن جھکے ہوئے ہوں گے محنت

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾

کرتے کرتے تھک گئے ہوں گے، بے حد گرم آگ میں جا پڑیں گے، (وہاں) نہایت گرم چشمہ سے پانی پلائے جائیں گے، (اور

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ﴿۷﴾

وہاں) سوائے کانٹے دار گھاس کے ان کے لیے اور کوئی کھانے کی چیز نہ ہوگی، اور وہ نہ (توکھانے والے کی) بھوک ہی دفع

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ﴿۹﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ﴿۱۰﴾

کرے گی نہ ہی موٹا کرے گی، اس دن کئی چہرے (ایسے بھی ہوں گے جو بالکل) تروتازہ ہونگے۔اپنی کوششوں کی وجہ سے خوش

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ؕ﴿۱۱﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ﴿۱۳﴾

ہوں گے، عالیشان جنت میں(وہ) ہوں گے، جن میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے،ان جنتوں میں چشمے جاری ہوں گے،

وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ﴿۱۴﴾ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ﴿۱۵﴾ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ؕ﴿۱۶﴾

اور اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے، اور آبخورے رکھے ہوں گے، اور گاؤ تکیہ برابر لگے ہوں گے، اور مخملی قالین بچھے ہوئے ہوں گے،

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وقفة ﴿۱۷﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وقفة ﴿۱۸﴾

(اے محمدؐ) کیا ان لوگوں نے کبھی اونٹ کی طرف (غور کر کے)نہیں دیکھا کہ کیسا پیدا کیا گیا ہے؟اور یہ آسمان کیسا بلند کیا گیا ہے، اور پہاڑ کی

وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وقفة ﴿۱۹﴾ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ وقفة ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ ؕ

طرف دیکھو کہ کیسا گاڑ دیا گیا ہے۔اور کیا زمین کی طرف بھی غور کر کے نہیں دیکھا کہ کیسے بچھائی گئی ہے؟ (اگر نہیں کرتے تو نہ سہی) پس آپ نصیحت

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؕ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ﴿۲۲﴾ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ۙ﴿۲۳﴾

کرتے رہیے؛ کیونکہ آپ تو ہے ہی نصیحت کرنے والے، آپ ان پر داروغہ نہیں ہے، ہاں جو اس نصیحت سے منہ پھیرے گا اور کفر کو اختیار کرے گا، تو پھر

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؕ﴿۲۴﴾ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

اللہ تعالیٰ (بھی) اسے بہت سخت عذاب دے گا (اور یہ کافر یاد رکھیں کہ) انہیں ہماری ہی طرف (واپس) لوٹ کے آنا ہے، اور ہمیں ہی ان کا حساب لینا ہے۔

تفسیر

اس سورہ میں لفظ غاشیہ آیا ہے جس کی وجہ سے اس سورہ کا نام غاشیہ ہے اور غاشیہ کے معنی ہیں۔ ڈھانپ لینے والی، یہاں مراد قیامت ہے کہ اس کی تکلیف سب پر حاوی ہوگی، خاص کر کافروں کو تو اس دن سخت تکلیف کا سامنا کرنا ہوگا، اور حساب کتاب کے بعد دوزخ میں جانا ہوگا، جہاں کوئی مزے کی چیز نہ پینے کو ملے گی، نہ کھانے کو، ہاں جنہوں نے دنیا میں نیک عمل کیے ہوں گے وہ بڑے عیش و آرام سے جنت میں رہیں گے، پھر قدرت کے مناظر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو نہیں مانے گا ہم اس سے خود سمجھ لیں گے۔

آیات: ۳۰	۸۹- سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۰	رکوع: ۱

اَلْفَجْرِ صبح کا وقت	شَفْعِ جفت	اَلْوَتْرِ طاق	يَسْرِ وہ گزرے
ذِيْ حِجْرٍ عقلمند	اِرَمَ قوم ارم (یعنی قوم عاد)	ذَاتِ الْعِمَادِ ستونوں والے	لَمْ يُخْلَقْ نہیں پیدا کیے گئے

جَابُوا انہوں نے تراشا　سَوْطَ کوڑا　مِرْصَادِ گھات، تاک　اَکْرَمَنِ اس نے مجھے عزت دی
قَدَرَ اس نے تنگ کیا　اَھَانَنِ اس نے مجھے ذلیل کیا　لَا تُکْرِمُوْنَ تم عزت نہیں کرتے　اُدْخُلِیْ تو داخل ہو
تُرَاثَ میراث، مردے کا مال　لَمًّا سمیٹ سمیٹ کر　لَا تَحٰٓضُّوْنَ تم رغبت نہیں دلاتے　جَمًّا بہت
قَدَّمْتُ میں نے آگے بھیجا　حَیَاتِیْ میری زندگی، اپنی زندگی　یُوْثِقُ وہ باندھے گا　وَثَاقَ باندھنا
مُطْمَئِنَّةُ اطمینان والی، مطمئن　اِرْجِعِیْ لوٹ جا تو　مَرْضِیَّةً پسند کی گئی　جَنَّتِیْ میری جنت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالْفَجْرِ ۙ﴿۱﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ﴿۲﴾ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ﴿۳﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۚ﴿۴﴾
فجر کی قسم ہے، اور دس راتوں کی قسم، اور طاق اور جفت راتوں کی قسم،اور رات کی قسم جب کہ وہ جانے لگے، کیا صاحب عقل کے
هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ؕ﴿۵﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۪ۙ﴿۶﴾
لیے ان (قسموں) میں قسم کافی نہیں؟(اے پیغمبرؐ) آپ نے کبھی غور نہیں کیا کہ آپ کے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا،
اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۪ۙ﴿۷﴾ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ۪ۙ﴿۸﴾
ستونوں والے ارم کے ساتھ کیا کیا ، وہ ارم جن کا مثل پھر کسی شہر میں پیدا ہی نہیں کیا گیا، اور ثمود کے ساتھ بھی کیا کیا ؟جو
وَ ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۪ۙ﴿۹﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ۪ۙ﴿۱۰﴾
وادی القری میں (پہاڑ کے) پتھروں کو تراشا کرتے تھے (اور مکانات بنایا کرتے تھے) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ کیا کیا یہ سب وہ
الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ۪ۙ﴿۱۱﴾ فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ۪ۙ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ
لوگ تھے جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی تھی اور وہاں بہت فساد مچا رکھا تھا، پھر آپ کے پروردگار نے ان پر عذاب کا
رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۚۙ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ؕ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ
کوڑا برسایا، اور بے شک آپ کا پروردگار (مجرموں کی) تاک میں لگا رہتا ہے، اور انسان کا تو حال ہی یہ ہے کہ جب اس کا پروردگار اس کو آزمانے
اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ؕ﴿۱۵﴾ وَاَمَّاۤ
کے لیے اس پر کچھ کرم کرتا ہے اور اسے نعمتیں دیتا ہے،تو (بڑا اکڑ کر) کہتا ہے: میرے پروردگار نے (مجھے لائق دیکھ کر) میری عزت کی ہے،
اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ۚ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ
اور پھر جب کبھی اس کو آزمانے کیلئے اس کے رزق کو تنگ کردیتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے پروردگار نے میرے ساتھ (یہ سلوک کرکے
لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ۙ﴿۱۸﴾
میری) اہانت کی ہے،(اے محمدؐ ایسے انسان کو سنا دو کہ پروردگار نے تمہاری اہانت نہیں کی)؛ بلکہ تم (خود ہی خوشحالی میں) یتیم کی عزت نہیں

وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾

کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے پر (اوروں کو بھی) رغبت نہیں دلاتے اور تم مردوں کی میراث سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور تم مال

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

سے حد سے زیادہ محبت کرتے ہو، خبردار! جب زمین توڑ پھوڑ کر ریزہ ریزہ کردی جائے گی، اور آپ کا پروردگار صف باندھے ہوئے فرشتوں کے

وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى

ساتھ آئے گا تو اس دن جہنم (بھی سامنے) لائی جائے گی، اس دن انسان کو (کچھ) عبرت حاصل ہوگی، مگر اب اس کے لیے عبرت

لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ

حاصل کرنے کا وقت کہاں؟ اب وہ کہے گا: ہائے افسوس (میری غفلت پر) کاش میں اپنی اس زندگی کیلئے کچھ پہلے ہی کر لیتا (اے

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَّ لَا يُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ

نافرمانو! سن لو) قیامت کے دن اللہ ایسا عذاب کرے گا کہ کسی نے نہ کیا ہوگا اور ایسا قید کرے گا کہ کسی نے نہ کیا ہوگا، (اس دن ہم

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ

اپنے نیک بندوں سے کہیں گے) اے مطمئن جانو! اپنے پروردگار کی طرف لوٹو اس حال میں کہ تم خدا سے راضی اور خدا تم سے راضی (جاؤ)

ع عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾

میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ اور میری (بنائی ہوئی) جنت میں داخل ہو جاؤ۔

تفسیر

اس سورہ میں صبح کے وقت کی قسم کھائی گئی ہے جس کی وجہ سے اس کا نام الفجر ہے، اس میں قوم عاد، قوم ثمود، اور فرعونیوں کی تباہی کا حال بتایا گیا ہے کہ ان سب نے ہماری نافرمانی کی اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔ پھر اس کے بعد انسانی حالت کا نقشہ پیش کیا ہے کہ انسان ذرا سی مصیبت پر تمام احسانات بھول جاتا ہے، اور بتایا ہے کہ مصیبتوں کی وجہ خود تمہارے ہی اعمال ہیں، ان میں سے کچھ یہ ہیں:

(۱) یتیموں کے ساتھ ظلم کرنا اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھنا۔ (۲) مسکینوں کو کھانا نہ خود کھلانا نہ دوسروں کو اسکی رغبت دلانا۔

(۳) میراث یا ترکہ کو غصب کر جانا (۴) مال کی محبت میں اندھے ہو جانا

یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو تم پر مصیبت لاتی ہیں۔

پھر قیامت کے وقوع کا ذکر ہے، اور بتایا ہے کہ واقعی عذاب دیکھ لینے کے بعد انسان کہے گا کہ اب میں نیک عمل کر لوں، لیکن وہ وقت عمل کا نہیں ہوگا، بلکہ پاداش عمل کا ہوگا، اس دن بدکاروں کو سخت سزا اور نیکوکاروں کو اچھی جزا ملے گی۔

آیات: ۲۰	۹۰- سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ ۳۵	رکوع: ۱

حِلٌّ اترنے والا	كَبَدٍ محنت مشقت	لُبَدًا ڈھیروں، بہت سا	عَيْنَيْنِ دو آنکھیں
شَفَتَيْنِ دو ہونٹ	نَجْدَيْنِ دو راستے	فَلَا اقْتَحَمَ نہیں گھسا	فَكُّ چھڑانا

رَقَبَةٍ گردن | ذِیْ مَسْغَبَةٍ بھوک والا، بھوکا
ذَا مَتْرَبَةٍ خاک آلودہ | مَرْحَمَةِ رحم کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا
(اے پیغمبرؐ) میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی، اور آپ کو اس شہر میں لڑائی جلدی ہونے والی ہے، اور آدم اور آدم کی اولاد کی قسم ہے، کہ ہم
وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَ
نے انسان کو بیشک مشقت میں (گھرا ہوا) پیدا کیا ہے کیا (پھر بھی) وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کو اختیار نہیں، وہ کہتا
عَلَیْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ یَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾ اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَهٗۤ وقف لازم
پھرتا ہے کہ میں نے بہت سارو پیہ پیسہ اڑایا ہے، کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے (مال خرچ کرتے) کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے
اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ ﴿۹﴾ وَ هَدَیْنٰهُ
اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے؟ اور نیکی بدی کے دونوں راستے نہیں سجھا دیے سو
النَّجْدَیْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾
وہ شخص (دین کی) گھاٹی میں سے ہو کر نہیں نکلا اور آپ کو کیا معلوم کہ گھاٹی کیا ہے؟ (غلام کی)
فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾
گردن کا آزاد کردینا، یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا، کسی قریبی یتیم کو یا کسی خاک آلودہ مسکین کو، پھر (اس کے علاوہ)
اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
وہ ان لوگوں میں سے (بھی) ہو جو کہ ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کی، یقیناً
وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۱۸﴾ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
یہی لوگ داہنے والے ہوں گے (اور یہی لوگ مبارک ہوں گے) اور جنہوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا، وہی بائیں ہاتھ
بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾ عَلَیْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾ ع ۱ ۱۵
والے (بدبخت) ہوں گے، ان پر ایسی آگ ہوگی جو (چاروں طرف سے) بند ہوگی۔

تفسیر

اس سورہ میں البلد جس کے معنی شہر کے ہیں، وارد ہوا ہے، اس لیے اس سورہ کا یہی نام ہوگیا، اس سورہ میں بتایا ہے کہ اگر انسان غور سے دیکھے تو وہ سب طرف سے مصیبتوں میں گھرا ہوا ہے، پھر شیخی بگھارنے اور مال کو فضول کاموں میں خرچ کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ خدا ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے، اس کے بعد انسان کے اعضاء مثلاً زبان، آنکھیں، وغیرہ دیے جانے کا بیان

ہے، اور بتایا ہے کہ اس پر بھی وہ شکر نہیں کرتا، اور شکر کا عملی طریقہ یہ بتایا ہے:

(۱) غلاموں کو چھڑانا (۲) یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا

(۳) آپس میں صبر کی تلقین کرنا (۴) ایک دوسرے کو نیک باتوں کی نصیحت کرنا

آیات: ۱۵	۹۱- سُوْرَۃُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ۲۶	رکوع: ۱

تَلٰی وہ پیچھے آئے، بعد میں آئے جَلّٰی روشن کرے طَحٰی بچھایا، پھیلایا اَلْهَمَ اس نے الہام کیا، دل میں ڈال دیا

دَسّٰی گاڑ دیا، خاک میں ملا دیا فُجُوْرَ بدکاری اِنْبَعَثَ کھڑا ہوا، اٹھا اَشْقٰی بڑا بدبخت

دَمْدَمَ ہلاکت ڈالی، عذاب نازل کیا سَوّٰی نیست و نابود کر دیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ۝١ وَ الْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَ النَّهَارِ اِذَا

قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی، اور چاند کی جب کہ وہ سورج کے بعد نکلے، اور دن کی قسم جب کہ وہ اس کو روشن کردے۔

جَلّٰىهَا ۝٣ وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَ مَا بَنٰىهَا ۝٥

اور رات کی قسم جبکہ وہ اس کو ڈھانپ لے، اور آسمان کی قسم اور اس (ذات) کی جس نے اس کو بنایا۔ اور زمین کی اور اس کے بچھانے والی

وَالْاَرْضِ وَ مَا طَحٰىهَا ۝٦ وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا

ذات کی قسم۔ اور ہر ایک جان کی اور اس کے درست بنانے کی قسم کہ اللہ نے اسے اس کی برائی اور بھلائی سمجھا دی ہے، یقیناً وہ شخص کامیاب

فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا ۝٨ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝٩ وَ قَدْ خَابَ مَنْ

ہوگا جو اپنی جان کو (برائی سے) پاک رکھے گا، اور بیشک وہ نامراد رہے گا جو اس کو (گناہوں میں) گاڑے گا، (دیکھو) ثمود نے سرکشی کرتے

دَسّٰىهَا ۝١٠ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝١١ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝١٢

ہوئے (اللہ کی نشانیوں کو) جھٹلایا تھا، جبکہ ان میں سے ایک بدبخت اٹھا (جس نے رسول کی نافرمانی کی،) اللہ کے رسول نے ان سے کہا: یہ

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ۝١٣ فَكَذَّبُوْهُ

اللہ کے نام پر چھوڑی گئی اونٹنی ہے اور اس کو پانی پلانا (تم پر فرض) ہے، مگر انہوں نے اسے جھٹلایا اور اس اونٹنی کی کوچیں کاٹ ڈالیں،

فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝١٤

چنانچہ پھر ان کے رب نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر عذاب نازل کیا اور ساری کی ساری بستی کو نیست و نابود کر دیا،

ع ۱ ۱۵ ۱٦ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝١٥

اور وہ اللہ ایسی بستیوں کے انجام کی ذرا پرواہ نہیں کرتا۔

تفسیر

اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اس نے انسان کو بھلائی یا برائی سمجھا دی ہے، اب جو اس سمجھ کے ہوتے ہوئے عقل سے کام نہیں لے گا یقیناً وہ ضرور اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا، چنانچہ اسی بات کو ثمود کی قوم کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ اس اونٹنی کو چھیڑنا اللہ کی ناراضگی کا موجب ہوگا، اونٹنی کو تکلیف دی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کُل قوم تباہ کردی گئی، ہمیں چاہیے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں، اور کبھی جانتے بوجھتے ہوئے گناہ کا راستہ اختیار نہ کریں۔

آیات : ۲۱	۹۲- سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ۹	رکوع : ۱

تَجَلّٰى روشن ہوجائے — اِتَّقٰى اللہ سے ڈرا — تَرَدّٰى برباد ہوا
تَلَظّٰى شعلے مارتی ہوئی آگ — يُجَنَّبُ بچایا جائے گا — تُجْزٰٓى بدلہ دیا جاتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ① وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ② وَ مَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ

رات کی قسم جب وہ خوب تاریک ہوجائے، اور دن کی قسم جب خوب روشن ہوجائے، اور اس ذات کی قسم

الْاُنْثٰٓى ③ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ④ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ⑤

جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا۔(کہ اے لوگو!)بلاشبہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں، پھر جس نے (خدا کی راہ میں)

وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ⑥ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ⑦ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

دیا اور وہ(خدا سے) ڈرا، اور قرآن کی تصدیق کی، تو اس کے لیے ہم (آخرت میں) آسانیاں بہم پہنچائیں گے، اور جو

وَاسْتَغْنٰى ⑧ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ⑨ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ⑩ وَ مَا

بخل کرتا رہا اور (ہماری آیتوں سے) بے پروا ہوگیا، اور قرآن کی تکذیب کی، تو(آخرت میں) ہم اس کے لیے بڑی

يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ⑪ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ⑫ وَ اِنَّ لَنَا

دشواریاں پیدا کردیں گے، اور جب وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا، بلاشبہ ہدایت

لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ⑬ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ⑭ لَا يَصْلٰىهَآ

(کی راہ دکھانا) ہمارے ذمہ ہے، اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں، (اے لوگو!) میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا، جس میں

اِلَّا الْاَشْقَى ⑮ الَّذِيْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ⑯ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ⑰

وہ بدبخت جائے گا جس نے (قرآن کو) جھٹلایا اور (اس سے) منہ موڑا، اور اس سے وہ پرہیزگار بچا لیا جائے گا، (جو گناہوں سے) پاک ہونے

اَلَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ﴿ۚ۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَہٗ مِنۡ نِّعۡمَۃٍ تُجۡزٰۤی ﴿ۙ۱۹﴾

کی غرض سے (راہ خدا میں) مال خرچ کرتا ہے، حالانکہ اس کے ذمہ کسی کا کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، وہ یہ خیرات اپنے بزرگ خدا

اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی ﴿ۚ۲۰﴾ وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی ﴿۲۱﴾

ع ۱ / ۱۷

کی خوشی حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے، اور قریب ہے کہ وہ (بھی) خوش ہو جائے گا۔

تفسیر

اس سورہ میں خدا تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی ہے اس لیے اس کا نام اللیل ہے، اس میں یہ بتایا ہے کہ جو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور قرآن پر عمل کرتا ہے، تو وہ یقیناً آخرت میں بھی کامیاب ہوگا، اور دنیا میں بھی اچھی زندگی گزارے گا، اور اس کے برعکس جو لوگ بخل کرتے ہیں، اور خدا کے احکام کی پرواہ نہیں کرتے وہ یقیناً آخرت میں بڑی مصیبتوں میں ہوں گے، وہ بھڑکتی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

فائدہ: راہ خدا میں مال اس لیے دینا چاہیے کہ خدا کی رضا حاصل ہو۔

فائدہ: قرآن کے حکم پر پورا پورا عمل کرنے سے نجات مل سکتی ہے، اور دنیا ہی میں نہیں؛ بلکہ آخرت میں بھی انسان کے درجے بلند ہو سکتے ہیں۔

فائدہ: مال وہی کام آئے گا جسے اس دنیا میں کسی نیک کام میں لگا دیا گیا ہو، اور کوئی مال یا کسی کا مالدار ہونا کسی کے کام نہیں آئے گا، بلکہ الٹا ایسا مال عذاب کا موجب ہوگا جیسا کہ قرآن میں دوسری جگہ ہے کہ ان سے لوگوں کی پیٹھیں اور ان کے پہلو داغ دیئے جائیں گے۔ (دیکھو آیت نمبر ۳۵ التوبۃ)

آیات: ۱۱	۹۳- سُوۡرَۃُ الضُّحٰی مَکِّیَّۃٌ ۱۱	رکوع: ۱

سَجٰی چھا گیا، چھا گئی — وَدَّعَ چھوڑ دیا — قَلٰی ناخوش ہوا

عَآئِلًا تنگدست — تَقۡہَرۡ قہر کر، سختی کر — حَدِّثۡ بیان کر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الضُّحٰی ﴿ۙ۱﴾ وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ﴿ۙ۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ﴿ؕ۳﴾

دن کی روشنی کی قسم۔ اور رات کی جب وہ خوب تاریک ہو جائے، کہ (اے محمدؐ!) نہ آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑا

وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ﴿ؕ۴﴾ وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ

ہے نہ وہ (آپؐ سے) ناراض ہوا ہے، اور بلاشبہ آپ کے لیے دنیا سے آخرت بہتر ہے، اور قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو اتنا

فَتَرۡضٰی ﴿ؕ۵﴾ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ﴿۪۶﴾ وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ﴿۪۷﴾

دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے، (اے محمدؐ!) کیا آپ یتیم نہیں تھے، پھر خدا نے (آپؐ کو) پناہ دی، اور اس نے آپؐ کو راہ حق کی

وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ؕ﴿۸﴾ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ؕ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا

تلاش میں سرگرداں پایا تو سیدھے راہ پر لگا دیا، اور اس نے آپؐ کو تنگدست پایا تو غنی کر دیا، پس آپ یتیم سے سختی نہ کیجئے۔ اور سائل کو

ع ۱۱/۱۸ تَنْهَرْ ؕ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ع﴿۱۱﴾

جھڑکی نہ دیجئے: اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے جایئے۔

تفسیر

اس سورہ میں دن کی روشنی کی قسم کھائی گئی ہے، جس کی وجہ سے اس کا نام الضحیٰ ہے۔ شروع کی چند آیتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نقشہ پیش کرتی ہیں، پھر بعد کی آیتوں میں بتایا ہے کہ ہر ایک سے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیے، بظاہر تو ان کا خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے؛ لیکن درحقیقت تمام لوگ مخاطب ہیں کہ

(۱) یتیم سے نرمی سے پیش آئیں (۲) سوالی کو جھڑکیاں نہ دیا کریں، بلکہ اچھی بات کہیں

(۳) خدا نے جو احسانات ان پر کیے ہیں، ان کا شکر ادا کرتے رہیں۔

آیات: ۸	۹۴۔ سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ / اَلشَّرْحِ مَكِّيَّةٌ ۱۲	رکوع: ۱

وَضَعْنَا ہم نے اتارا، دور کیا اَنْقَضَ توڑا اَنْصَبْ محنت کر اِرْغَبْ رغبت کر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ

(اے پیغمبرؐ) کیا ہم نے آپؐ کی خاطر آپؐ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟ (یعنی کیا اس کے علاوہ) اتار دیا ہم نے آپؐ کا بوجھ، جس نے آپؐ

ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾

کی کمر توڑ رکھی تھی، اور آپ کے ذکر (خیر) کا آوازہ بلند کر دیا۔ بے شبہ مشکل کے ساتھ ساتھ آسانی ہے، ضرور مشکل کے ساتھ (ہی ساتھ)

ع ۸/۱۹ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ع﴿۸﴾

آسانی (بھی) ہے، پھر جب آپؐ (تبلیغ رسالت سے) فارغ ہوا کیجئے تو محنت کیا کیجئے، اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کیجئے۔

تفسیر

اس سورہ کا نام الم نشرح اس واسطے رکھا ہے، کہ اس سورہ کا مضمون کمال محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل اور جڑ پر قرار واقعی دلالت کرتا ہے، اس واسطے کہ اس کمال کی حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صدر معنوی جس کی تفصیل آگے آتی ہے، کشادہ اور وسیع ہو کے تجلیات الٰہی کی روشنیوں سے پُر ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل

فرمائیں، گنوایا ہے، یہ نعمتیں دوطرح کی تھیں، پہلی وہ قسم جو آپ کے ظاہر سے تعلق رکھتی تھیں اور دوسری وہ قسم جو آپ کے باطن سے علاقہ رکھتی تھیں، سو سورہ الضحیٰ میں پہلی قسم کا بیان منظور ہوا اور اس سورہ میں دوسری قسم کا، تو گویا ایک سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات ظاہری کے بیان میں ہے، اور دوسری سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات باطنی کے شمار میں۔

رکوع: ۱	۹۵۔ سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ ۲۸	آیات: ۸

تِيْنِ انجیر — زَيْتُوْنِ زیتون — تَقْوِيْمِ اندازہ

رَدَدْنَا پھیر دیا ہم نے — اَسْفَلَ نیچے — غَيْرُ مَمْنُوْنٍ بے انتہاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالتِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ ۝۱ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳

انجیر اور زیتون اور طور سینین اور اس امن والے شہر (مکہ) کی قسم ہے، کہ بے شک ہم نے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵

آدمی کو بہت اچھی شکل میں پیدا کیا، پھر نیچے سے نیچے درجہ میں لوٹا دیا، مگر ان کو نہیں جو ایمان لائے اور اچھے

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶

کام (بھی) کیے؛ (بلکہ) ان کے لیے (تو) بے انتہاء ثواب ہے، پھر (اے انسان!) اس کے بعد (بھی) کون سی چیز تجھے روز جزا

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸ ع ۸/۲۰

کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟ کیا اللہ سب حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ (ضرور ہے)۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورہ تین اس واسطے رکھا ہے کہ تین عرب کے لغت میں انجیر کے پھل کو کہتے ہیں، اور انجیر فائدہ بخشنے اور خوبیوں میں سب میووں سے جامع ہے، جیسے آدمی کا بدن سب بدنوں سے جامع ہے، اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو سب سے بہتر شکل و صورت میں پیدا کیا، مگر یہ جس غرض کے واسطے پیدا کیا گیا ہے، اس کو اگر پورا نہیں کرتا تو سب مخلوق سے بدتر ہو جاتا ہے، اللہ مسلمانوں کو احکام خداوندی کی نافرمانی سے بچائے، آمین ثم آمین۔

رکوع: ۱	۹۶۔ سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۱	آیات: ۱۹

عَلَقٍ جما ہوا خون — يَنْتَهِ باز آیا — نَسْفَعًا گھسیٹیں گے ہم — نَادِيَهٗ ہم نشین — زَبَانِيَةَ دھکے دینے والے فرشتے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ

(اے پیغمبرؐ) پڑھیے اپنے رب کا نام لے کر جس نے (سب کو) پیدا کیا، اور انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے بنایا، (قرآن) پڑھیے اور (خدا پر

وَ رَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ

بھروسہ رکھیے کیونکہ) آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے آدمی کو قلم کے ذریعہ (علم) سکھایا انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جس کو وہ

مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۵﴾ کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۶﴾ اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۷﴾ اِنَّ

بالکل نہیں جانتا تھا، سچ مچ بیشک (کافر) آدمی حد (آدمیت) سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے کہ وہ اپنے آپ کو مستغنی سمجھتا ہے؛ حالانکہ (اے

اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۸﴾ اَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡہٰی ۙ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا

پیغمبرؐ ان سب کو) آپ کے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے، کیا آپ نے اس کو بھی دیکھا جو روکتا ہے (میرے) بندے کو جب وہ نماز

صَلّٰی ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡہُدٰۤی ۙ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی ؕ﴿۱۲﴾

پڑھتا ہے، (اور اے مخاطب) بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر وہ بندہ سیدھے راستے پر ہو اور (دوسروں کو بھی) پرہیزگاری کی تعلیم دیتا ہو، (اور اے

اَرَءَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ؕ﴿۱۳﴾ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ؕ﴿۱۴﴾

مخاطب) بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر وہ شخص (حق کو) جھٹلاتا ہو اور (راہ مستقیم سے) منہ موڑتا ہو کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ (اس کی سرکشی کو)

کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ ۬ۙ لَنَسۡفَعًۢا بِالنَّاصِیَۃِ ۙ﴿۱۵﴾ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ﴿۱۶﴾

دیکھ رہا ہے، خبردار! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کو پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے، وہ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے اسکو چاہیے کہ وہ اپنے

فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ ۙ﴿۱۷﴾ سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ ۙ﴿۱۸﴾ کَلَّا ؕ لَا تُطِعۡہُ

مددگاروں کو بلائے، ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے، آگاہ ہوجایئے (اے صاحب قرآن کہ) آپ ان کا کہنا (ہرگز) نہ مانئے، (اپنے

وَ اسۡجُدۡ وَ اقۡتَرِبۡ ﴿۱۹﴾ ع ۱۹/۲۱

رب) کا سجدہ کیا کیجئے اور قرب (خدا) حاصل کیجئے۔

تفسیر

اس سورۃ کو سورہ علق اس لیے کہتے ہیں؛ کیونکہ اس سورہ میں مذکور ہے کہ آدمی کو علقہ یعنی جمے ہوئے خون سے بنایا ہے، اور مذکور امر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ذلیل کو عزیز کردیتا ہے، جیسے اس لہو کی پھٹکی کو کہ نہایت ذلت کے درجے میں تھی، انسان کی صورت بنا کر اور اس میں روح پھونک کر کیا کچھ عزت بخشی اور اس سورہ شریف میں پڑھنے لکھنے کی بزرگی کا بیان ہے۔

آیات: ۵	۹۷- سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ۲۵	رکوع: ۱

اِذْنِ حکم

مَطْلَعِ الْفَجْرِ پو پھٹنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ

ہم نے قرآن (کی پہلی وحی) کو شب قدر میں اتارا، اور کیا جانا تو نے کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر (خیر و برکت

الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ

وقف النبی ﷺ

میں) ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس (رات) میں فرشتے اور روح (یعنی جبرئیل) اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کے (انجام

رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

ع ۲۲ معانقة

دینے) کے لیے (زمین پر) اترتے ہیں، یہ (رات) صبح ہونے تک سلامتی ہی سلامتی ہے۔

تفسیر

اس سورۃ شریف کو سورہ قدر اس واسطے کہتے ہیں کہ اس میں مذکور لیلۃ القدر ہے، اور لیلۃ القدر کو جو لیلۃ القدر کہتے ہیں اس کی دو وجہیں ہیں: اول یہ کہ قدر مقدار اور مرتبہ کو کہتے ہیں اور اس رات میں مقدار اور رتبہ بنی آدم کے صلحاء اور عابدوں کا ظاہر ہوتا ہے اور مراتب مکسوبہ یعنی کمائے ہوئے مرتبے ان کے قرب اور منزلت میں عند اللہ ثابت ہوتے ہیں، گویا کہ تمام سال کی عبادت کا ثمرہ ظاہر ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ قدر بزرگی کے معنی بھی آتا ہے تو یہ رات کئی طرح پر دوسری راتوں پر شرف اور مرتبہ رکھتی ہے۔

فائدہ

غور کرنا چاہیے کہ قرآن مجید کے نازل ہونے سے جب شب قدر کو یہ مرتبہ حاصل ہوا تو خود قرآن مجید کا کیا مرتبہ ہوگا، خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو قرآن مجید کو عمل کی نیت سے ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں۔

آیات: ۸	۹۸- سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ۱۰۰	رکوع: ۱

لَمْ يَكُنِ نہ تھے

مُنْفَكِّيْنَ باز رہنے والے

صُحُفًا صحیفے

تَفَرَّقَ فرقہ فرقہ ہوئے

حُنَفَآءَ ایک طرف ہو کر

خَشِيَ ڈرا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ (دین اسلام کو) نہیں مانتے وہ (اپنی غلط راہ سے اس وقت تک) باز آنے

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾ فِيْهَا

والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل (یعنی قرآن مجید) نہ آجاتا، (اور) اللہ تعالیٰ کا رسول پاک صحیفے

كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ؕ﴿۳﴾ وَ مَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

پڑھ کر سناتا، جس میں پکی اور معقول باتیں لکھی ہوں، اور اہل کتاب فرقہ فرقہ اس کے بعد ہوئے جب ان

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ؕ﴿۴﴾ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ

کے پاس کھلی دلیل (قرآن بھی) آگیا؛ حالانکہ ان کو (کچھ اور) حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ خدا کی عبادت کریں اور

حُنَفَآءَ وَ يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ؕ﴿۵﴾

دین کو اس کے لیے خالص رکھیں، (ادیان باطلہ شرکیہ سے) یکسو ہوکر اور نماز کو قائم کریں، اور زکوٰۃ کو ادا

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

کریں، اور (سمجھ لیں کہ) اصل دین یہی ہے، بلاشبہ اہل کتاب اورمشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اور یہی لوگ ساری مخلوق سے بدتر ہیں، مگر جو لوگ ایمان

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ

لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کیے یہی وہ لوگ ہیں جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں، انکا بدلہ ان کے

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

پروردگار کے نزدیک بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے

وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۧ﴿۸﴾ ع ۸/۲۲

راضی، یہ (سب کچھ) اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

تفسیر

البینہ لغت میں ظاہر اور روشن چیز کو کہتے ہیں، کہ اس کے دیکھنے کے بعد حقیقت ظاہر ہوجائے اور کچھ شک وشبہ اس میں باقی نہ رہے، جیسے معتبر گواہ دعویٰ میں، اور اس سورہ کا نام البینہ اس واسطے رکھا ہے کہ یہ سورہ دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا خود بخود اپنی نبوت پر ایک روشن نشانی ہیں یہاں تک کہ کچھ احتیاج دوسری دلیل لانے کی نہیں ہے اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور احوال اور اقوالوں سے بخوبی واقف ہے تو وہ یقیناً سمجھ لے گا کہ اس قسم کی مقدس ذات بے شک وشبہ لیاقت پیغمبری کی رکھتی ہے، اور جھوٹ وبناوٹ کا یہاں ہرگز دخل نہیں ہے۔

آیات : ۸	۹۹۔ سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ ۹۳	رکوع : ۱

زُلْزِلَتِ زلزلہ آئے — اَوْحٰى حکم دیا
اَشْتَاتًا مختلف — مِثْقَالَ بھر، برابر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝۱ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝۲ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ

جب زمین اپنے زلزلہ سے زور زور سے ہلائی جائے گی، اور اپنا بوجھ بھی نکال دے گی۔ (یہ دیکھ کر) آدمی کہیں گے کہ اسے

مَا لَهَا ۝۳ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝۴ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵

ہو کیا گیا ہے، اس دن وہ اپنی ساری خبریں بیان کردے گی (کیوں نہ بیان کرے، اس لیے کہ) اس کا رب اسے اسی بات کا حکم دے گا،

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ يَّعْمَلْ

اس دن لوگ مختلف حالتوں میں جمع ہوں گے؛ تاکہ ان کے اعمال ان کو دکھلائے جائیں، تو جس نے ذرہ بھر (بھی) نیکی کی ہوگی

ع ۸ / ۲۴ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝۷ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝۸

اس کو بچشم خود دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ بھر (بھی) بدی کی ہوگی وہ (بھی) اسے بچشم خود دیکھ لے گا۔

تفسیر

اس سورہ شریف میں قیامت کے دن کا ذکر ہے کہ اس دن زور زور کا زلزلہ آئے گا اور زمین سب باتیں اللہ تعالیٰ سے بیان کردے گی، اس دن لوگوں کے اعمال مختلف ہوں گے، کوئی جنتی ہوگا اور کوئی دوزخی، گناہ تھوڑا سا بھی انسان کے لیے باعث ہلاکت ہوگا، اور نیکی تھوڑی بھی ہوگی تو کام آئے گی۔

آیات : ۱۱	۱۰۰۔ سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ۱۴	رکوع : ۱

عٰدِيٰتِ دوڑنے والے گھوڑے — ضَبْحًا ہانپ کر — مُوْرِيٰتِ آگ نکالنے والے — قَدْحًا پتھر جھاڑ
مُغِيْرٰتِ غارت کرنے والے — اَثَرْنَ اڑاتے ہیں — نَقْعًا گرد و غبار — كَنُوْدٌ بڑا ہی ناشکرا
وَسَطْنَ بیچ میں گھس جاتے ہیں — حُصِّلَ ظاہر کیا جائے گا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾

قسم ہے غازیوں کے گھوڑے کی جو دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں، اور ٹاپیں مار کر (پتھروں سے) چنگاریاں نکالتے ہیں، پھر صبح

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾

سویرے (دشمن پر) چھاپا مارتے ہیں، پھر غبار اڑاتے ہیں، پھر (دشمنوں کی) فوج میں جا گھستے ہیں، (الغرض ہم ان سب چیزوں کی قسم

وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۗ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ

کھا کر کہتے ہیں کہ) بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گزار ہے، اور بے شک وہ اس بات کو خوب جانتا ہے، اور اس میں تو شبہ ہی

اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ

نہیں کہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے، کیا وہ اتنا نہیں جانتا جب مردے قبروں سے نکالے جائیں گے، اور جو کچھ چھپا ہے سب ظاہر کر دیا جائے گا،

بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۧ﴿۱۱﴾ ع ۱ ۲۵

بے شک ان کا پروردگار انکے حال سے بخوبی واقف ہے۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورہ عادیات اس واسطے رکھا ہے کہ غازیوں کے گھوڑے غضب الٰہی کی سرعت کی صورت میں کافروں کی ناشکری پر اور اللہ تعالیٰ کے انتقام کا ظہور نافرمانوں پر دوڑتے گھوڑوں کی طرح دنیا میں ہوتا ہے، گویا کہ نمونہ ہے حشر ونشر کا۔

آیات: ۱۱	۱۰۱- سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۰	رکوع: ۱

قَارِعَةٌ دھماکا	فَرَاشِ پروانے	عِهْنِ اون
مَنْفُوْشِ دھنکے ہوئے	رَّاضِيَةٍ من مانی	حَامِيَةٌ دہکتی ہوئی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۗ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ

کھڑکھڑانے والا حادثہ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والا حادثہ؟ اور کیا جانا تونے کہ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والا

النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۗ﴿۵﴾

حادثہ؟ آدمی اس دن (مرے ہوئے) پروانوں کی طرح بکھرے پڑے ہوں گے۔ اور پہاڑ (اس دن) دھنکی ہوئی روئی کی

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾

طرح ہو جائیں گے، (اس دن) جس کی نیکی وزن میں زیادہ ہوگی، وہ خاطر خواہ آرام میں رہے گا؛ لیکن جس کی نیکی وزن میں کم ہوگی

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝٩ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَاهِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١ ع ١١/٢٦

تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا، اور کیا جانا تو نے کہ ہاویہ کیا ہے؟ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

تفسیر

اس سورہ شریف کا نام سورہ قارعہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ دلالت کرتی ہے کہ ایک سخت حادثہ قیامت کے دن واقع ہوگا اور یہ بھی بتایا ہے کہ جنت اور دوزخ کا ملنا صرف اپنے عمل پر موقوف ہے جس کا نیک عمل زیادہ ہوگا وہ جنتی ہے اور جس کا بدعمل زیادہ ہوگا وہ دوزخی ہوگا۔

آیات: ۸	۱۰۲- سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ۱٦	رکوع: ۱

اَلْهٰى غافل کیا زُرْتُمُ ملے تم تَرَوُنَّ ضرور دیکھو گے تم جَحِيْمَ دوزخ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ

(لوگو!) تم کو (کثرت مال اور اولاد پر) فخر کرنا (عاقبت سے) غافل کردیتا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچتے ہو، سن لو (اس کا انجام) تم کو عنقریب

تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦

معلوم ہو جائے گا۔ پھر سن لو (اس کا انجام) تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا، دیکھو اگر تم یقینی طور سے (اس بات کو) جان لیتے (تو ایسا نہ کرتے،)

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨ ع ٨/٢٧

تم دوزخ کو ضرور دیکھو گے، اور پھر اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے، پھر اس دن تم لوگوں سے تمام نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔

تفسیر

اس سورہ کا نام التکاثر اس واسطے رکھا ہے کہ اس سورہ میں تکاثر (یعنی مال طلبی) کی برائی مذکور ہے اور بتایا گیا ہے کہ تکاثر سے ایسا ڈرنا چاہیے جیسے قیامت سے، اس واسطے کہ تکاثر ایک بڑا حجاب ہے بندے اور اس کے مطلوب کے درمیان میں اور جو حجاب ہے اس کے پیچھے عذاب ہے۔

آیات: ۳	۱۰۳- سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ ۱۳	رکوع: ۱

وَ قسم تَوَاصَوْا نصیحت کی ایک دوسرے کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَ الْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

زمانے کی قسم، کہ بے شک آدمی نقصان میں ہے، مگر وہ لوگ نہیں جو کہ ایمان لائے اور نیک کام کیے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق کی

ع ۲۸ الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۳

نصیحت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔

تفسیر

اس سورہ میں زمانے کی قسم کھائی گئی ہے، اس وجہ سے اس کا نام العصر ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہو سکتے ہیں، جو ان چار باتوں پر عمل کرتے ہیں: (۱) خدا پر ایمان لانا (۲) نیک اعمال کرنا (۳) ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرنا (۴) ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تلقین کرنا۔ ان میں سے ہر ایک بات اپنی جگہ پر ایسی مفید ہے کہ صرف اسی ایک کو مان لینے اور اس پر عمل کرنے سے دنیا کی سب برائیاں دور ہو جائیں، اگر لوگ خدا ہی کو صحیح معنوں میں ماننے لگیں، تو روئے زمین کی سب برائیاں دور ہو جائیں، کیونکہ جو خدا کو مانتا ہے گویا اس کے حکم کو بھی مانتا ہے اور اس کا حکم بھی ہے کہ دنیا میں نیکیاں کرو اور برائیوں سے بچو، یا صرف نیک اعمال ہی کرنا شروع کر دیں، تو بھی روئے زمین کے تمام فسادات کا خاتمہ ہو جائے۔ یا ایک دوسرے کو ٹھیک باتوں کی تلقین کرتے رہیں تو بھی یہی نتیجہ بر آمد ہو سکتا۔

فائدہ

اس سورہ سے قرآن حکیم کی فصاحت و بلاغت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کتنے مختصر الفاظ میں کیسے عظیم الشان مضامین اور کیسی حکمت و دانش کی باتیں بیان کر دی ہیں۔

آیات: ۹	۱۰۴۔ سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ۳۲	رکوع: ۱

هُمَزَةٍ طعنہ زنی	لُّمَزَةٍ غیبت کرنے والا	عَدَّدَ گن گن کر رکھا	اَخْلَدَ ہمیشہ رکھا
يُنْبَذَنَّ ضرور ڈالا جائے گا	حُطَمَةِ روندنے والی، مراد دوزخ	مُوْقَدَةُ سلگائی ہوئی	تَطَّلِعُ چڑھ آتی ہے
مُّؤْصَدَةٌ دروازہ بند کی ہوئی	عَمَدٍ ستون	مُّمَدَّدَةٍ لمبے لمبے	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ ۱ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَهٗ ۙ ۲ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ

ہر طعنہ زن اور عیب لگانے والے کی خرابی ہے، جو مال جمع کرتا ہے اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ زندہ

اَخْلَدَهٗ ۚ ۳ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۖ ۴ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۗ ۵ نَارُ اللّٰهِ

رکھے گا، ایسا ہرگز نہیں ہوگا وہ تو حطمہ میں ڈالا جائے گا، اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں تک جا

ع ۲۹ الْمُوْقَدَةُ ۙ ۶ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۗ ۷ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ ۸ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۹

پہونچے گی، (اور) وہ (آگ) ان پر بند کر دی جائے گی (اس طرح سے کہ) وہ لوگ آگ کے بڑے لمبے لمبے ستونوں میں (گھرے ہوں گے)

تفسیر

اس سورہ میں ہمزۃ کا لفظ ہے، جس کی وجہ سے سورہ کا نام ہمزہ ہوا، خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ طعنہ زنی اور غیبت بہت بری چیزیں ہیں، ان سے بچنا ضروری ہے، پھر بتایا ہے کہ جو شخص مال کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتا؛ بلکہ کنجوس لوگوں کی طرح اسے گن گن کر جمع کرتا رہتا ہے، وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کے بعد دوزخ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

فائدہ

مال وہی کام آنے والا ہے جو راہ خدا میں خرچ کر دیا گیا اور جو مال اپنے پاس جمع کر رکھا ہے وہ کام نہیں آئے گا، اس لیے ہمیشہ نیک کاموں میں پیسے خرچ کر دینے چاہئیں، خود اپنے اہل وعیال کو کپڑے بنا دینا بھی حدیث کی رو سے صدقہ ہے اور اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔

آیات: ۵	۱۰۵۔ سُوْرَۃُ الْفِیْلِ مَکِّیَّۃٌ ۱۹	رکوع: ۱

فِیْلِ ہاتھی   تَضْلِیْلِ گمراہی   سِجِّیْلِ کنکر   مَّاْکُوْلِ کھایا ہوا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ؕ﴿۱﴾ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۙ﴿۲﴾

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی سواروں کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کیا ان کی تدبیر کو بالکل غلط نہیں

وَّ اَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ ۙ﴿۳﴾ تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ ۪ۙ﴿۴﴾

کر دیا؟ اور ان پر خدا نے فوج کی فوج پرندے بھیج دیے، جو ان پر پتھریلی کنکریاں پھینکتے تھے، (اور) اس طرح ان کو

فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ ۧ﴿۵﴾

کھائے ہوئے چارے کی طرح (پامال) کر دیا۔

تفسیر

اس سورہ میں اصحاب فیل کا ذکر ہے جس کی وجہ سے اس کا نام الفیل ہے، اصحاب فیل نے چاہا تھا کہ کعبہ کو ڈھا دیں، قصہ یوں ہے کہ ابرہہ نامی بادشاہ یمن کئی سو ہاتھی لے کر کعبہ پر چڑھ آیا، لیکن خدا کی قدرت سے چھوٹے چھوٹے پرندوں نے انہیں کنکریاں پھینک پھینک کر ہلاک کر ڈالا۔

فائدہ: جو شخص حق کی مخالفت کے لیے آتا ہے، وہ تباہ ہو کر رہتا ہے۔

فائدہ: حق کے مقابلے میں باطل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

فائدہ: خدا جب چاہتا ہے تو معمولی سی چیز سے بھی بڑے سے بڑا کام لے سکتا ہے۔ یہ اس کی قدرت سے بعید نہیں۔

فائدہ: یہ قصہ ایسے لوگوں کیلئے عبرت ہے جو حق کے مٹانے پر تلے ہوئے ہیں کہ کہیں خدا آناً فاناً انہیں ہی نہ مٹا ڈالے۔

منزل۷

فائدہ: دیکھو! ہاتھی کتنی بڑی چیز ہے اور اس کے مقابلے میں ایک معمولی پرندہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا، مگر جب خدا کو منظور ہوا تو وہی معمولی پرندہ ہاتھی کو ہلاک کر ڈالتا ہے۔

آیات: ۴	۱۰۶۔ سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ۲۹	رکوع: ۱

اِيْلٰفِ مانوس کر دینا — قُرَيْشٍ ایک قبیلے کا نام — رِحْلَةَ سفر — شِتَآءِ جاڑے کا موسم — صَيْفِ گرمی کا موسم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾ فَلْيَعْبُدُوْا

قریش کو مانوس کر دینے کی وجہ سے یعنی یہ کہ انہیں مانوس کر دیا گیا کہ وہ جاڑے اور گرمی میں (تجارت کی غرض سے) سفر کریں اس لیے

رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع

انہیں چاہیے کہ اس خانہ کعبہ کے رب کی عبادت کریں، جس نے انہیں بھوک کی حالت میں کھانا کھلایا، اور خوف سے مطمئن کر دیا۔

تفسیر

قریش کا نام آنے کی وجہ سے اس سورہ کا نام القریش ہے، قریش عرب کے اس قبیلے کا نام ہے جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، اور یہ قبیلہ معزز قبیلہ تھا، اور کعبہ کی خدمت انہی کے سپرد ہونے کی وجہ سے یہ جاڑے اور گرمی میں جہاں چاہتے تجارت کے لیے سفر کرتے، ان کی عظمت کی وجہ سے کوئی ان پر ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا۔

اس سورہ میں خدا نے انہیں اپنے بھی احسانات یاد دلا کر اپنی عبادت کی دعوت دی ہے، عرب جیسی بنجر زمین میں انہیں سب طرف سے رزق چلا آتا تھا، اور دوسرے حملہ آوروں کا جو عرصہ سے خوف لگا ہوا تھا وہ بھی خانہ کعبہ کی برکت سے دور ہو گیا۔

آیات: ۷	۱۰۷۔ سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ ۱۷	رکوع: ۱

يَدُعُّ دھکے دیتا ہے — مَاعُوْنَ برتنے کی چھوٹی چھوٹی چیزیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾ وَ لَا

(اے محمدؐ!) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے؟ پس یہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور (خود تو

يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ

کیا کھلاتا دوسروں کو بھی) مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا، پس ان نماز پڑھنے والوں کی خرابی ہے، جو اپنی نماز کو بھلا

ع ۲
۳۲
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ﴿۷﴾

بیٹھتے ہیں (یعنی ترک کر دیتے ہیں) جو ریاکاری کرتے ہیں، اور (دوسروں کو) برتنے کی چیزیں نہیں دیتے۔

تفسیر

اس سورہ کے اخیر میں لفظ ''معون'' آنے کی وجہ سے اس کا نام الماعون ہوگیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کو جو جھٹلاتا ہے، اس کا برا حال ہوگا اور جو یتیم پر مہربانی کرنے کے بجائے اسے دھکے دے اور دوسروں کو مسکینوں کو کھانا کھلانے کی رغبت نہ دلائے تو وہ بہت بدنصیب ہوگا، قیامت میں اس کا یہی حال ہوگا۔

پھر نماز پڑھنے والوں کو تنبیہ ہے کہ دل لگا کر اور سوچ سوچ کر نماز پڑھیں، پھر دکھاوے سے منع کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ معمولی معمولی برتنے کی چیزیں ایک دوسرے کو دینے سے رکنا نہیں چاہیے۔

اس سورہ میں اخلاق کی تعلیم ملتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مذہب کی بھی، اور اسی کے ساتھ اعتقادات کی بھی۔

سب سے اول قیامت پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے، جسے قیامت پر اعتقاد ہوگا وہ ضرور اچھے عمل کرے گا، اچھے عمل کرنے کو مذہب سکھاتا ہے اور سب سے بہتر عمل نماز ہے، پھر ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ جو عمل دکھاوے کے لیے ہوگا قابل قبول نہ ہوگا۔

رکوع: ۱	۱۰۸۔ سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ ۱۵	آیات: ۳

كَوْثَرَ قرآن، بہت نعمتیں اِنْحَرْ قربانی کر شَانِ دشمن اَبْتَرُ بےاولاد، بے نام ونشان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿۱﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿۲﴾ اِنَّ

(اے محمدؐ!) بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا، پس (اس کے شکریے میں) آپ اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے، یقیناً

ع ۱
۳۳
شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہوگا۔

تفسیر

اس سورہ میں بتایا ہے کہ آپ کو کوثر دیا گیا، کوثر کے کئی معنی ہیں۔ کوثر کے معنی بہت سی نعمتیں بھی ہیں اور اس حوض کوثر کی طرف اشارہ بھی ہے جو جنت میں ہوگا؛ لیکن سب سے زیادہ مناسب معنی خود قرآن ہے؛ کیونکہ دنیا و آخرت کی کونسی نعمت عظمیٰ اس کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ جس پیغمبر اور جس امت کو قرآن جیسی عظیم الشان کتاب مل گئی، اسے تو دین و دنیا کی سب نعمتوں سے بے پرواہو جانا

چاہیے اور اسی کی طرف لگ جانا چاہیے اور کسی طرف خیال بھی نہیں کرنا چاہیے۔
قربانی کرنا اور نماز پڑھنا اسلام کے دو اہم فریضے ہیں، جن سے خدا کی کامل اطاعت اور بندے کی پوری عبدیت کا اظہار ہوتا ہے۔اس کے بعد بتایا ہے کہ آپ کے دشمن جو آپ کو بے نام ونشان کرنا چاہتے ہیں وہ خود ہی بے نام ونشان ہوں گے اور ہو گئے۔

آیات: ٦	۱۰۹۔ سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ ۱۸	رکوع: ۱

عَبَدْتُّمْ تم نے عبادت کی، تم پرستش کرتے ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿٢﴾ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ

(اے محمدؐ! ان کافروں سے) کہہ دو، اے کافرو! میں کبھی ان کی عبادت نہیں کرسکتا، جن کی خدا کے سوا تم عبادت کرتے ہو، کیونکہ تم اس

اَعْبُدُ ۚ﴿٣﴾ وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿٤﴾ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ؕ﴿٥﴾

خدا کو نہیں پوجتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں، سو جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے ان کو میں ہرگز معبود نہیں بناؤں گا، نہ ہی تم کافر رہتے ہوئے

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾ ع

اس کی عبادت کرنے والے ہو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں، تمہارا حساب تمہارے لیے ہوگا اور میرا میرے ساتھ۔

تفسیر

مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ کبھی بھی کسی ایسی بات کو نہ مانیں اور نہ قبول کریں جو اسلام کے خلاف ہو، علانیہ کہہ دینا چاہیے کہ ہم اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہیں کرسکتے، اور نہ کسی کے تمدن وتہذیب وغیرہ سے متاثر ہو سکتے ہیں۔

آیات: ۳	۱۱۰۔ سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ ۱۱۴	رکوع: ۱

رَاَيْتَ تو دیکھے   يَدْخُلُوْنَ وہ داخل ہوتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿١﴾ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

(اے محمدؐ!) جب اللہ کی مدد اور (مکہ کی) فتح آجائے اور تم لوگوں کو جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوتا ہوا دیکھے تو اپنے پروردگار کی

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾ ع

حمد وثنا کے ساتھ تسبیح کیا کرو، اور اس سے بخشش طلب کرو، یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس سورہ شریف میں مکہ معظمہ کے فتح ہونے کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی فتح نصیب ہوسکتی ہے تو وہ اللہ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے، جب انسان کو کامیابی ہوتو اسے تکبر یا غرور نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

آیات: ۵	۱۱۱۔ سُوْرَةُ اللَّهَبِ / اَلْمَسَدِ مَكِّيَّةٌ ٦	رکوع: ۱

تَبَّتۡ تباہ ہوئے، بے کار ہوئے　يَدَآ دونوں ہاتھ　اَبِىۡ لَهَبٍ آپؐ کے کافر چچا کا نام ہے　تَبَّ وہ ہلاک ہوا

ذَاتَ لَهَبٍ شعلوں والی　حَمَّالَةَ اٹھانے والی　جِيۡدِ گردن　مَّسَدٍ کھجور کی چھال

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبَّتۡ يَدَآ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾

ابی لہب کے دونوں ہاتھ بے کار ہوجائیں، یقیناً وہ (خود بھی) ہلاک ہوگا، اس کا مال اور اس کا کمایا ہوا اس کے

سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۖۚ﴿۳﴾ وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِىۡ جِيۡدِهَا

کسی کام نہیں آئے گا، بہت جلد شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا، اور اس کی لکڑیاں اٹھانے والی بیوی بھی ہلاک ہوگی (اور) اس کی

حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع

گردن میں کھجور کی چھال کی رسی کا پھندا ہوگا۔

ع ۲۶

تفسیر

اس سورہ میں ابولہب اور اس کی بیوی کے ہلاک ہونے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، یہ دونوں اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ یہاں تک کہ ابولہب کی بیوی مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے راستے میں کانٹے بچھا دیا کرتی تھی، ان دونوں کو اپنے مال و دولت پر بہت غرور تھا، مگر جب اللہ کا عذاب آیا تو کوئی چیز انہیں اس عذاب سے بچا نہ سکی، یہ ہر اسلام کے دشمن کے لیے درس عبرت ہے۔

آیات: ۴	۱۱۲۔ سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۲۲	رکوع: ۱

صَمَدُ بے احتیاج، بے نیاز　لَمۡ يَلِدۡ اس نے نہیں جنا　يُوۡلَدۡ وہ جنا گیا　كُفُوًا جوڑ کا، برابر کا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ يَلِدْ ۙ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝۳

(اے محمدؐ ان پوچھنے والوں سے) کہہ دیجئے کہ اللہ (بالکل) یکتا ہے (اور) وہ (شریکوں سے) بے نیاز ہے، نہ تو اس نے (کسی کو اپنی

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ع ۱ ۴ ۲۷

اولاد کی طرح) جنا ہے نہ ہی وہ (کسی سے) جنا گیا ہے اور (دیکھو) کوئی اس کے برابر ہو ہی نہیں سکتا۔

تفسیر

اس سورہ کا نام سورہ اخلاص اس لیے ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو شرک سے خالص کر کے دکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کا شریک ہونا اس لیے محال ہے کہ اول تو اسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں جو کسی کو اپنے کام میں شریک کرے، دوسرا جب کوئی اس سے پیدا نہیں ہوا تو اس کی صفتوں والا بھی کوئی نہیں ہو سکتا، پھر اس کے بعد کسی نے اسے جنا بھی نہیں جسے اس کا ہم پلہ سمجھا جائے، اس سورہ میں سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کے مختصر الفاظ میں پہلے تو مشرکوں کی تردید کر دی گئی ہے اور بعد میں عیسائیوں اور یہودیوں وغیرہ کی، اور یہی قرآن کا اعجاز ہے کہ چند لفظوں میں بڑے سے بڑے مضامین کو ادا کر دیتا ہے۔

آیات: ۵	۱۱۳۔ سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ ۲۰	رکوع: ۱

غَاسِقٍ تاریکی میں آنے والا — وَقَبَ وہ چھا جائے — نَفّٰثٰتِ پھونکنے والیاں، جادوگرنیاں

عُقَدِ گرہوں — حَاسِدٍ حسد کرنے والا — حَسَدَ وہ حسد کرے، جلے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَ مِنْ شَرِّ

(اے محمدؐ!) کہہ دو کہ میں اس پروردگار کی پناہ پکڑتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے، جو کچھ بھی اس نے پیدا کیا ہے (میں) اس کی برائی

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ

سے (اس کے پاس پناہ لیتا ہوں) اور اندھیری رات کی بدی سے جب وہ چھا جائے، اور گنڈوں پر پھونکنے والی جادوگرنیوں کی بری حرکتوں سے بھی،

شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵ ع ۱ ۵ ۲۸

اور حسد کرنے والے کی بدی سے بھی جب کہ وہ حسد کرے، (اس پروردگار کے پاس پناہ لیتا ہوں)۔

تفسیر

اس سورہ میں انسان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سکھلایا گیا ہے کہ وہ ہر قسم کی بدی سے محفوظ رہنے کے لیے صرف اللہ ہی کی پناہ پکڑے؛ کیونکہ سب کا خالق وہی ہے اور سب پر غالب ہے، کوئی جادو وغیرہ اس کے حکم کے بغیر اثر نہیں کر سکتا اور کوئی انسان کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو، نیز اس سورہ سے جہاں حاسد کے حسد سے پناہ مانگی گئی ہے وہاں یہ بھی

نصیحت ملتی ہے کہ حسد ایک بہت بری چیز ہے، اس سے خود بھی بچنا چاہیے۔

آیات: ۶	۱۱۴۔ سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ ۲۱	رکوع: ۱

وَسْوَاسِ وسوسے — خَنَّاسِ پیچھے ہٹ جانے والا — يُوَسْوِسُ وہ وسوسہ ڈالتا ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۞۱ مَلِكِ النَّاسِ ۞۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۞۳

(اے محمدؐ!) کہہ دو کہ میں اس پروردگار کے پاس پناہ لیتا ہوں جو کہ تمام انسانوں کا پالنے والا ہے، تمام انسانوں کا بادشاہ ہے، تمام لوگوں کا معبود ہے،

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۞۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ

میں اس وسوسہ ڈالنے والے کی برائی سے اللہ کے پاس پناہ لیتا ہوں، جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے جو تمام لوگوں کے دلوں میں (طرح طرح کے)

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۞۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۞۶

وسوسے ڈالتا ہے، یہ (وسوسے ڈالنے والا) جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے، (میں سب سے اس پروردگار کے پاس پناہ لیتا ہوں)۔

ع ۲۹

تفسیر

اس سورہ میں بتایا گیا ہے کہ جب لوگوں کا اصلی پالنے والا، ان کا بادشاہ اور ان لوگوں کا معبود صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تو ہمیں ہر طرح کے انسانوں کے شر سے اسی کے پاس پناہ لینی چاہیے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے والے انسان بھی ہوتے ہیں اور شیطان بھی اور ان سب کے شر سے محفوظ رہنے کی ایک ہی صورت ہے کہ انسان اللہ کی پناہ میں آجائے اور اللہ کی پناہ اسے ٹھیک طور پر تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جب وہ اس کے احکام کی تابعداری کرے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کے احکام کی تابعداری کریں اور ہر طرح کے دینی اور دنیاوی شر سے محفوظ رہیں۔

دعاء ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَانَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَاجَهِلْتُ وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَاٰنَآءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

الٰہی قبر میں میری وحشت کو دور فرما اور مجھے قرآن عظیم کے طفیل اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور قرآن کو میرے لیے پیشوا، نور ہدایت اور رحمت بنا۔ الٰہی مجھے وہ یاد دلا دے جو میں اس میں سے بھول گیا ہوں، اور اس کا علم دے جسے میں اس میں سے نہیں جانتا اور مجھے رات اور دن کے ہر وقت اس کی تلاوت کی توفیق دے، اور اے رب العالمین! اسے میرے لیے حجت قرار دے۔ آمین۔

رموز اوقاف

قرآن مجید کی صحیح قرأت کے لیے خاص خاص علامتیں مقرر ہیں جنہیں رموز اوقاف کہتے ہیں۔ ان رموز کی مفصل کیفیت درج ذیل ہے:

م = وقف لازم کی علامت ہے۔ اسے ترک کر دینے سے معنوں میں خلل پڑ جاتا ہے۔ یہاں ٹھیرجانا نہایت ضروری ہے، ورنہ عبارت کا مطلب منشائے الٰہی کے خلاف ہو جائے گا۔

ط = وقف مطلق کی علامت ہے۔ چونکہ اس مقام پر بعد کی عبارت کو سابق عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی وجہ نہایت ضعیف، بلکہ ناپید ہوتی ہے۔ اس لیے احسن یہی ہے کہ یہاں ٹھیر کر آگے کی عبارت پڑھی جائے۔

ج = وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں ٹھیرجانا بہتر ہے مگر نہ ٹھیرنا بھی جائز ہے۔

ز = وقف مجوّز کی علامت ہے۔ یہاں نہ ٹھیرنا بہتر ہے اگرچہ ٹھیرجانا بھی جائز ہے۔

ص = وقف مرخص کی علامت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہاں چاہیے تو ملا کر پڑھنا لیکن اگر پڑھنے والا تھک کر ٹھیرجائے تو کوئی حرج نہیں۔

ق = یہ قد قیل (کہا گیا ہے) یا قیل علیہ الوقف (کہا گیا ہے کہ اس مقام پر وقف ہے) کا مخفف ہے، یعنی بعض علماء کے نزدیک یہاں ٹھیرجانا جائز ہے، لیکن یہاں نہ ٹھیرنا بہتر ہے۔

لا = یہ لا وقف علیہ (اس مقام پر کوئی وقف نہیں) کا مخفف ہے۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہاں ہرگز وقف نہ کیا جائے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ اگر آدمی یہاں ٹھیر گیا ہو تو اسے عبارت پھر سے پڑھنی چاہیے۔

قف = یہ یوقف علیہ (اس مقام پر ٹھیرا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یہاں ٹھیر کر آگے پڑھا جاتا ہے۔

سکتہ = پڑھنے والا سانس لیے بغیر یہاں ذرا ٹھیر جائے، مگر سانس نہ توڑے۔

وقفہ = لمبے سکتے کی علامت ہے۔ یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں، پڑھنے والا اس سے کم ٹھیرے۔ علم قرأت کی اصطلاح میں سکتہ اور وقفہ قریب المعنی ہیں، لیکن سکتہ وصل سے قریب تر ہوتا ہے اور وقفہ وقف سے۔

صل = یہ قد یوصل (کبھی کبھی ملا کر پڑھا جاتا ہے) کا مخفف ہے، یعنی پڑھنے والا کبھی اس جگہ ٹھیر جاتا ہے، کبھی نہیں ٹھیرتا مگر یہاں وقف کرنا احسن ہے۔

صلی = یہ الوصل اولیٰ کا مخفف ہے یعنی ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

جہاں ایک سے زیادہ علامتیں ہوں، وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر ایک سے زیادہ علامتیں ایک سیدھ میں ہوں، تو آخری علامت کا اعتبار ہوگا۔

○ مطلق آیت کی علامت ہے۔ جہاں فقط یہی علامت ہو۔ وہاں وقف کیا جائے۔ اگر آیت پر لا ہو تو نہ ٹھیرنا بہتر ہے، مگر ضرورۃً ٹھیرا جائے تو مضائقہ بھی نہیں۔ قاریوں میں یہی مشہور ہے کہ نہ ٹھیرا جائے۔ اگر آیت پر لا کے سوا کوئی اور رمز وقف ہو، تو وقف و وصل کے لیے اسی علامت کا اعتبار ہوگا۔

∴ ∴ = اگر کوئی عبارت تین تین نقطوں کے درمیان گھری ہوئی ہو تو پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ پہلے تین نقطوں پر وقف کرکے دوسرے تین نقطوں پر وصل کرے۔ یا پہلے تین نقطوں پر وصل کرکے دوسرے تین نقطوں پر وقف کرے۔ اس قسم کی عبارت کو معانقہ یا مراقبہ کہتے ہیں۔

لاؐ = جہاں الف پر علامت ہ ہو وہاں الف کا تلفظ نہیں کیا جاتا۔

QURAAN-E-MAJEED

Urdu Translation, Tafseer and
Meaning of Quranic Words

First Edition : 1937
Second Edition : 2014
Third Edition : 2015
Fourth Edition : 2017

Abu Mohammad Musleh (rh)

Distributor:
Mir Azmat Ali
Ali Manor, #10-1-128/1/2/C, 2nd floor, Masab Tank,
Hyderabad-28, Cell: 09059919928